نیکی کی دعوت

حصۂ اوّل



نیکی کی دعوت کی ضَرورت | نیکی کی دعوت کی فضیلت | نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

SC 1286

یاد داشت

دورانِ مُطالَعہ ضَرورتاً انڈر لائن کیجئے، اِشارات لکھ کر صَفْحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ عِلْم میں ترقّی ہوگی۔

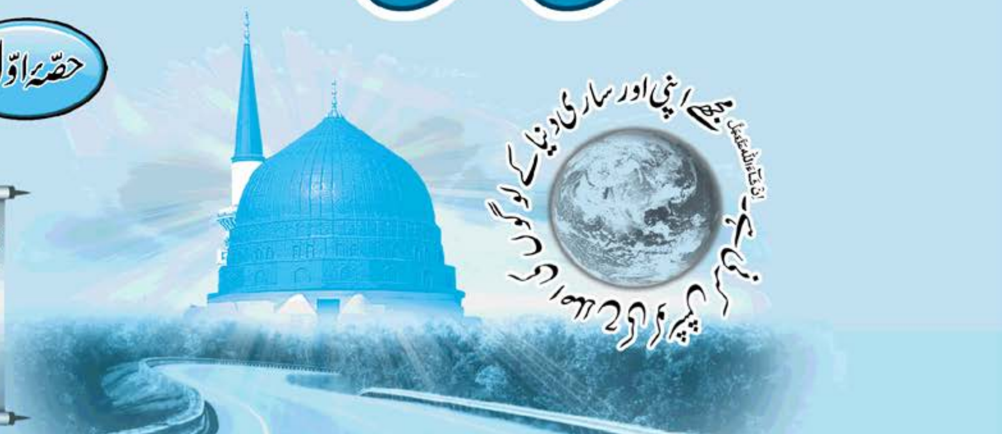
عُنْوان	صَفْحہ	عُنْوان	صَفْحہ

عُنْوان	صَفْحہ	عُنْوان	صَفْحہ

نیکی کی دعوت

حصّہ اوّل

اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے



فیضانِ سنّت
جلد 2 کا
ایک باب

نیکی کی دعوت کی ضَرورت	نیکی کی دعوت کی فضیلت	نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بِلال
مُحَمَّد اِلیَاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC 1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نام کتاب : **نیکی کی دعوت** (حصّۂ اوّل)

مُؤلّف : شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا
ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

تاریخِ اِشاعت : رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ، اگست 2011ء
شوال المکرّم ۱۴۳۲ھ، ستمبر 2011ء
صفرالمظفّر ۱۴۳۳ھ، جنوری 2012ء
جُمادی الاُخریٰ ۱۴۳۳ھ، مئی 2012ء

تعداد : پہلی بار 20000 دوسری بار 21500 تیسری بار 10000 چوتھی بار 10000

ناشر : مکتبۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، بابُ المدینہ کراچی۔

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

۞...... **کراچی** : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی — فون: 021-32203311
۞...... **لاھور** : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ — فون: 042-37311679
۞...... **سردار آباد** : (فیصل آباد) امین پور بازار — فون: 041-2632625
۞...... **کشمیر** : چوک شہیداں، میر پور — فون: 058274-37212
۞...... **حیدر آباد** : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن — فون: 022-2620122
۞...... **ملتان** : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ — فون: 061-4511192
۞...... **اوکاڑہ** : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال — فون: 044-2550767
۞...... **راولپنڈی** : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ — فون: 051-5553765
۞...... **خان پور** : دُرانی چوک، نہر کنارہ — فون: 068-5571686
۞...... **نواب شاہ** : چکرا بازار، نزد MCB — فون: 0244-4362145
۞...... **سکھر** : فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ — فون: 071-5619195
۞...... **گوجرانوالہ** : فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ — فون: 055-4225653
۞...... **پشاور** : فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اِس کتاب کے بارے میں اَہَم مَدَنی پھول

خَاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: ''قِیامت کے دن سب نبیوں سے زیادہ میری اُمّت ہوگی۔'' (مسلم ص۱۲۸ حدیث ۳۳۱) مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الحَنّان اس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: جنّتیوں کی 120 صفیں ہوں گی جن میں سے 80 صَفیں حُضُور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اُمّت کی ہوں گی باقی 40 صَفوں میں سارے نبیوں علَیھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی اُمّتیں۔ (ترمذی ج ٤ ص ٢٤٥ حدیث ٢٥٥٥) مفتی صاحِب ایک اور جگہ لکھتے ہیں: جیسے حُضُورِ انور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام نبیوں علَیھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے سردار ہیں، ایسے ہی حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اُمّت ساری اُمّتوں کی سردار ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج۸ ص۵۸٦)

اَللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِین جَلَّ جَلالُہ کا کروڑ ہا کروڑ اِحسان کہ اس نے ہمیں انسان اور مسلمان بنایا اور اپنے پیارے حبیب، حبیبِ لَبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اُمّت میں پیدا کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس اُمّت کو دنیا وآخرت میں جو رِفْعت ومَنزِلت، شان وعَظمت اور سعادت وشرافت عِنایَت فرمائی ہے اس کا ایک سبب اِس اُمّت کا اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَ نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی نیکی کا حکم کرنے اور بُرائی سے مَنْع کرنے) کے فریضے کو ادا کرنا بھی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ ترجَمے والے پاکیزہ قراٰن ''کنزالایمان مع خزائن العرفان'' صَفْحہ 129 پر پارہ 4 سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کی آیت نمبر 110 میں اِرشاد ہوتا ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: تم بہتر ہو اُن سب اُمّتوں میں جو لوگوں میں ظاہِر ہوئیں، بھلائی کا حُکم دیتے ہو اور بُرائی سے مَنْع کرتے ہو اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) پر ایمان رکھتے ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر مُسلمان اپنی اپنی جگہ مُبَلِّغ ہے خواہ وہ کسی بھی شُعبے سے تَعَلُّق رکھتا ہو، یعنی وہ عالِم ہو یا مُتَعَلِّم (یعنی طالبِ عِلْم) اِمامِ مسجد ہو یا مُؤَذِّن، پیر ہو یا مُرید، تاجِر ہو یا گاہک، سیٹھ ہو یا مُلازِم، اَفسر ہو یا مزدور، حاکم ہو یا محکوم، اَلْغَرَض جہاں جہاں وہ رہتا ہو، کام کاج کرتا ہو، رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ اپنی صَلاحیّت کے مُطابِق اپنے گرد و پیش کے ماحول کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے کوشاں (یعنی کوشش کرنے والا) رہے اور نیکی کی دعوت کا مَدَنی کام جاری

رکھے، مگر افسوس! فی زمانہ یہ عظیم مَدَنی کام بَہُت زیادہ سُستی کا شکار ہے، اِس سُستی کو چُستی سے بدلنے کے لئے تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** سنّتوں بھرے اجتماعات، مَدَنی قافلوں، عِلاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت، مَدَنی تربیّتی کورس، فَرْض عُلُوم کورس، مَدَنی چینل اور **درسِ فیضانِ سنّت** وغیرہ کے ذَرِیعے خوب سَرگرمِ عمل ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ''فیضانِ سنّت'' کے تادمِ تحریر **پانچ اَبواب**: (۱) فیضانِ **بسم اللّٰہ** (۲) آدابِ طَعام (۳) پیٹ کا قفلِ مدینہ (٤) فیضانِ رَمَضان اور (۵) غیبت کی تباہ کاریاں منظرِ عام پر آچکے ہیں، اب چھٹا باب ''**نیکی کی دعوت** (حصّہ اوّل)'' آپ کے ہاتھوں میں ہے جس میں نیکی کی دعوت دینے کی اَھَمِّیَّت وفضیلت اور نہ دینے کے نقصانات کا بیان ہے (یہ باب کافی وسیع ہے اِس میں حِکایاتُ الاَنْبیاء، نیکی کی دعوت کے لئے صَحابۂ کرام کی قربانیاں، کرامت کے ذریعے نیکی کی دعوت، مکتوبات کے ذَرِیعے نیکی کی دعوت، بعدِ وفات نیکی کی دعوت، کمسن مُبلِّغین وغیرہ وغیرہ پر کام کرنے کی نیّت ہے، زندگی کا بھروسا نہیں، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میری چہیتی مَدَنی مجلس'' المدینۃُ العِلمیّۃ'' کوسلامت باکرامت رکھے۔ اِس مجلس کو وَصیَّت کرتا ہوں کہ میرے بعد بھی اِس کام کو جاری رکھتے ہوئے مذکورہ مَوضوعات کی تکمیل کرکے انہیں **فیضانِ سنّت** میں شامل کردے)۔ اِس کتاب کو تقریباً 125 قراٰنی آیات، مَدَنی آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے 249 اِرشادات، 113 عبرت انگیز حِکایات، 51 مَدَنی بہاروں اور مختلف موضوعات پر سینکڑوں **مَدَنی پھولوں** سے مُزَیَّن کیا گیا ہے۔ **اللّٰہ** تعالٰی کی رَحْمت سے اُمّید ہے کہ یہ کتاب پڑھنے سے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں میں نیکی کی دعوت کے عظیم مدنی کام کے جذبے کو مزید تقویّت ملے گی۔ کتابِ ہٰذا کو اَغلاط سے بچانے کی بَہُت کوشش کی گئی ہے اور دعوتِ اسلامی کے تَحْت چلنے والے دارُالِافتاء اہلسنّت کے مفتی صاحِب سے باقاعِدہ شَرْعی تفتیش بھی کروائی گئی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری کوشش رہتی ہے کہ اپنی کُتُب ورسائل اور نعتیہ کلام کو عُلَماءِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی نظر سے گزار کر ہی مَنظرِ عام پر لایا جائے، غَلَطیوں سے ڈر لگتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کوئی غَلَط مسئلہ چھپ جائے لوگ اُس پر عمل کرتے رہیں اور معاذَاللّٰہ آخرت میں میری گرفت ہوجائے۔ بہر حال اپنی کوشش پوری ہے تاہم ممکن ہے کہ غَلَطیاں رَہ گئی ہوں، لہٰذا اِس میں اگر کوئی شَرْعی غَلَطی پائیں تو برائے مہربانی بہ نیّتِ ثواب مجھے ضَرور بِالضَّرور خبردار فرمائیں اور خود کو اَجْرِ عظیم کا حقدار بنائیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **سگِ مدینہ** عُفِیَ عَنہ کو بلا وجہ اَڑتا نہیں شکریہ کے ساتھ رُجوع کرتا پائیں گے۔

اِلتِجائے عطّار: تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی خدمتوں میں مدنی اِلتجا ہے کہ اِس کتابِ مُستَطاب کے ذَرِیعے رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ روزانہ کم از کم **دو دَرْس** (ان میں سے ایک گھر میں ضَرور) دیجئے یعنی مختلف دو

اوقات میں پڑھ پڑھ کر مسلمانوں کو سنایئے اگر کسی کا دل چوٹ کھا گیا اور وہ قرآن و سنّت کی راہ پر آگیا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا بھی بیڑا پار ہوگا۔ **نبیِّ حاشر**، رسولِ صابر و شاکر، محبوبِ ربِّ **قادِر** صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہارے ذَرِیعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے اس سے اچّھا ہے کہ تمہارے پاس **سُرْخ اُونٹ** ہوں۔ (مُسلِم ص ۱۳۱۱ حدیث ۲۴۰۶) حضرتِ علّامہ یحییٰ بن شَرَف نَوَوی (نَ۔وَ۔وی) عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القوی اِس حدیثِ نَبوی (نَ۔بَ۔وی) کی شَرْح میں لکھتے ہیں: سُرْخ اونٹ اہلِ عَرَب کا بیش قیمت مال سمجھا جاتا تھا، اِس لئے ضَربُ المَثَل (یعنی کہاوت) کے طور پر سُرْخ اُونٹوں کا ذِکْر کیا گیا۔ اُخْرَوی (اُخْ۔رَ۔وی) اُمور کو دُنْیوی چیزوں سے تَشْبِیہ (تَش۔بِیْہ یعنی مثال) دینا صِرْف سمجھانے کے لئے ہے ورنہ حقیقت یہی ہے کہ ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت کا ایک ذرّہ بھی دُنیا اور اِس جیسی جتنی دنیائیں تصوُّر کی جاسکیں، اُن سب سے بہتر ہے۔ (شَرحِ مُسلِم لِلنَّوَوِی ج ۱۵ ص ۱۷۸)

دُعائے عطّار: یاربِّ مُصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ جو کوئی روزانہ **فیضانِ سنّت** کے دو دَرْس دیا یا سنا کرے نیز 25 دن کے اندر اندر اِس کتاب (نیکی کی دعوت (حصّہ اوّل)) کا از ابتِدا تا انتِہا مُطالَعہ بھی کرلے اُسے ایمان پر اِستِقامت، سکرات میں سرورِ کشورِ رِسالت صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت، کلمہ پڑھ کر ایمان پر دنیا سے رِحْلَت، قَبْر و حَشْر میں راحت اور اپنی رَحْمت سے بے حساب مغفِرت سے نواز کر جنّتُ الْفِردَوس میں اپنے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس عِنایَت فرما اور سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہٗ، مُعاوِنین، مُفَتِّشین عُلَمائے دین، مجلسِ مکتبۃُ المدینہ کے نگران و اَراکین اور مکتبے کے مَدَنی عملے کے حق میں بھی یہ تمام دُعائیں قَبول کر اور ساری اُمّت کی مغفِرت فرما۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ہے تجھ سے دعا ربِّ رَحمت، مقبول ہو فیضانِ سنّت
گھر گھر مسجد مسجد پڑھ کر اسلامی بھائی سناتا رہے

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس



۲ رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ
03 اگست 2011ء

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

''یا اللہ ! فیضانِ سنّت عام ہو جائے'' کے تئیس حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی 23 نیّتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِه** ۔مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(اَلمُعجمُ الکبیر لِلطّبَرانی ج٦ص١٨٥ حدیث ٥٩٤٢)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حَمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوُّذ و ﴿4﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا (اسی صَفْحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا) ﴿5﴾ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مُطالَعہ کروں گا ﴿6﴾ حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور ﴿7﴾ قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿8﴾ قراٰنی آیات اور ﴿9﴾ اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا ﴿10﴾ جہاں جہاں ''**اللہ**'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿11﴾ جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسْمِ مبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا ﴿12﴾ شَرعی مسائل سیکھوں گا ﴿13﴾ اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو عُلَما سے پوچھ لوں گا ﴿14﴾ حضرتِ سُفْیان بن عُیَینہ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے اِس قول ''**عِنْدَ ذِكْرِ الصّٰلِحِيْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ**'' یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رَحمت نازِل ہوتی ہے۔'' (حِلیۃُ الاولیاء ج ٧ ص٣٣٥ رقم ١٠٧٥٠) پر عمل کرتے ہوئے ذِکرِ صالحین کی بَرَکتیں لُوٹوں گا ﴿15﴾ (اپنے ذاتی نُسخے پر) عِندَ الضَّرورت خاص خاص مقامات انڈر لائن کروں گا ﴿16﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) ''یادداشت'' والے صَفْحہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا ﴿17﴾ کتاب مکمَّل پڑھنے کیلئے بہ نیّتِ حصولِ عِلْمِ دِین روزانہ چند صَفْحات پڑھ کر عِلْمِ دِین حاصل کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا ﴿18﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا ﴿19﴾ اس حدیثِ پاک **تَهَادَوْا تَحَابُّوْا** **یعنی** ایک دوسرے کو تُحفہ دو آپس میں مَحبَّت بڑھے گی (موطا امام مالك ج٢ ص٤٠٧ رقم ١٧٣١) پر عمل کی نیّت سے (ایک یا حسبِ توفیق تعداد میں) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تُحفۃً دوں گا ﴿20﴾ جن کو دُوں گا حتَّی الْاِمکان انہیں یہ ہَدَف بھی دوں گا کہ آپ اِتنے دن (مثلاً 25) دن کے اندر اندر مکمّل پڑھ لیجئے ﴿21﴾ جو نہیں جانتے انہیں سِکھاؤں گا ﴿22﴾ اس کتاب کے مُطالَعہ کا ثواب ساری اُمّت کو اِیصال کروں گا ﴿23﴾ کتابت وغیرہ میں شَرعی غَلَطی ملی تو ناشِرین کو تحریری طور پر مُطّلع کروں گا (ناشِرین و مُصنّف وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زَبانی بتانا خاص مُفید نہیں ہوتا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

نیکی کی دعوت کی ضرورت

مغفرتوں بھرا اجتماع

حضرتِ سیِّدُ نا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ **سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عَظَمت نشان ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے کچھ سیّاح (یعنی سیر کرنے والے) فِرِشتے ہیں، جب وہ مَحافِلِ **ذِکْر** کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں: (یہاں) بیٹھو۔ جب ذاکرین (یعنی ذِکْر کرنے والے) دُعا مانگتے ہیں تو فِرِشتے اُن کی دُعا پر **امین** (یعنی ''ایسا ہی ہو'') کہتے ہیں۔ جب وہ نبی پر **دُرُود** بھیجتے ہیں تو وہ فِرِشتے بھی ان کے ساتھ مل کر **دُرُود** بھیجتے ہیں حتّٰی کہ وہ مُنْتَشِر (یعنی اِدھر اُدھر) ہوجاتے ہیں، پھر فِرِشتے ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ اِن خوش نصیبوں کے لئے خوشخبری ہے کہ وہ **مغفِرت** کے ساتھ واپَس جا رہے ہیں۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۳ ص۱۲۵ حدیث ۷۷۵۰)

مسجِد آباد کرنے کے تین فضائل

سُبْحٰنَ اللہ! ذِکْر و دُرُود کی مَحفلوں کی بھی کیا بات ہے! یاد رہے! سُنّتوں بھرے اجتماعات، دَرْس کے مَدَنی حلقے اور اجتماعِ ذِکْر و نعت وغیرہ بھی **ذِکْر** ہی کی مَحفِلیں ہیں۔ کس قدر خوش نصیب ہیں وہ مسلمان جو **اچّھی اچّھی نیّتوں** کے ساتھ اِس طرح کے رَحمتوں بھرے اجتماعات میں دل لگا کر شرکت فرماتے ہیں اور پھر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے مغفِرت یافتہ اُٹھتے ہیں۔ البتّہ ایسے مغفِرت بھرے اجتماعات میں شرکت کی سعادت ہر ایک کو نہیں ملا کرتی یہ فَقَط خوش قسمت حضرات ہی کا حصّہ ہے۔ عُموماً دَرْس و

بیان **مساجِد** میں ہُوا کرتے ہیں اور مساجِد کے اندر ہونے والے مَدَنی حلقوں میں بیٹھنا چُونکہ بَہُت زیادہ ثواب کا باعِث ہوتا ہے لہٰذا شیطٰن مسجِد میں دل لگنے ہی نہیں دیتا۔"**مسجِد بھرو تحریک**" جاری فرمایئے اور مسجِدیں خوب خوب آباد کیجئے اور شیطٰن کو ناکام و نامُراد کیجئے۔ **حضرتِ** سیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن بن **مَعقِل** رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سے بیان کیا جاتا تھا کہ اَلْمَسْجِدُ حِصْنٌ حَصِينٌ مِّنَ الشَّيْطٰن یعنی مسجِد شیطٰن سے بچنے کے لیے ایک مضبوط قَلْعہ (قَلْ۔عَہ) ہے۔ (مُصَنَّف ابن اَبی شَیبہ ج ۸ ص ۱۷۲) مزید تحریص (یعنی حِرص دلانے) کیلئے مسجِد کے فضائل پر مبنی **تین فرامینِ مصطَفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پیش کئے جاتے ہیں: ﴿1﴾ بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے گھروں کو آباد کرنے والے ہی **اللہ** والے ہیں۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج ۲ ص ۵۸ حدیث ۲۵۰۲) ﴿2﴾ جو مسجِد سے **مَحَبَّت** کرتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے اپنا محبوب بنا لیتا ہے (ایضاً ج ۴ ص ۴۰۰ حدیث ۶۳۸۳) ﴿3﴾ جب کوئی بندہ ذِکر یا نَماز کے لئے **مسجِد** کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کی طرف رَحمت کی نظر فرماتا ہے جیسا کہ جب کوئی غائب آتا ہے تو اس کے گھر والے اس سے خوش ہوتے ہیں۔

(اِبن ماجہ ج ۱ ص ۴۳۸ حدیث ۸۰۰)

وہ سلامت رہا قِیامت میں پڑھ لئے جس نے دل سے چار سلام
میرے پیارے پہ میرے آقا پر میری جانب سے لاکھ بار سلام
میری بگڑی بنانے والے پر
بھیج اے میرے کِردگار سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عزوجل کسی کا مُحتاج نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہر چیز پر قادِر ہے، وہ ہرگز ہرگز کسی کا مُحتاج نہیں، اُس نے اپنی قُدرتِ کامِلہ سے اِس دُنیا کو بنایا، اِسے طرح طرح سے سَجایا اور پھر اِس میں انسانوں کو بسایا۔ **اللہ** تَعَالٰی نے لوگوں کی ہدایت کے لیے وَقْتاً فَوقْتاً **رُسُل و اَنْبِیاء** علیھمُ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو مَبْعُوث فرمایا (یعنی بھیجا)۔ وہ اگر چاہے تو اَنْبِیاءِ کرام علیہمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے بِغیر بھی بگڑے ہوئے انسانوں کی اِصلاح کرسکتا ہے، لیکن اُس کی مَشِیَّت (یعنی مرضی) کچھ اِس طرح ہے کہ میرے بندے نیکی کی دعوت دیں، میری راہ میں مَشَقَّتیں جھیلیں اور میری بارگاہِ عالی سے دَرَجاتِ رَفِیعہ (یعنی بُلند درجے) حاصل کریں۔ چُنانچِہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے رَسُولوں اور نبیوں علیہمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو نیکی کی دعوت کیلئے دُنیا میں بھیجتا رہا اور آخر میں اپنے پیارے حبیب، حبیبِ لَبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو مَبْعُوث کیا اور آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم پر سِلسِلۂ نُبُوَّت خَتْم فرمایا۔ پھر یہ عَظِیْمُ الشّان مَنْصَب اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی پیاری اُمَّت کے سُپُرد کیا کہ خود ہی آپَس میں ایک دُوسرے کی اِصلاح کرتے رہیں اور نیکی کی دعوت کے اِس اَہم فریضے کو سَرانجام دیں۔ یوں رہتی دُنیا تک ہر مُسلمان اپنی اپنی جگہ مُبلِّغ ہے خواہ وہ کسی بھی شعبے سے تَعَلُّق رکھتا ہو، یعنی وہ عالِم ہو یا امامِ مسجد، پیر ہو یا مُرید، تاجِر ہو یا مُلازِم، اَفسر ہو یا مَزدور، حاکم ہو یا محکوم، اَلْغَرَض جہاں جہاں وہ رَہتا ہو، کام کاج کرتا ہو، اپنی صَلاحِیَّت کے مُطابِق اپنے گردوپیش کے ماحول کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے کوشاں رہے اور نیکی کی دعوت کا مَدَنی کام جاری رکھے۔

میں مبلِّغ بنوں سنّتوں کا، خوب چرچا کروں سنّتوں کا
یا خُدا دَرس دوں سنّتوں کا، ہو کرم بہرِ خاکِ مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قراٰن میں نیکی کی دعوت کا حُکم

خدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاک قُراٰن میں مُختلف مَقامات پر نیکی کی دعوت کی جانب رغبت دِلائی ہے، چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ ترجَمے والے پاکیزہ قراٰن'' کنزُ الْایمان مَع خزائنُ الْعِرفان'' صَفْحہ 128 پر

پارہ 4 سُورَۃُ اٰلِ عِمْرٰن کی آیت نمبر 104 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے کہ بھلائی کی طرف بُلائیں اور اچھّی بات کا حکم دیں اور بُری سے منع کریں اور یہی لوگ مُراد کو پہنچے۔

ہر ایک اپنے منصب کے مُطابِق نیکی کی دعوت دے

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت، حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان "تفسیرِ نعیمی" میں اِس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اے مُسلمانو! تم سب کو ایسا گروہ ہونا چاہیے یا ایسی تنظیم بنو یا ایسی تنظیم بن کر رہو جو تمام ٹیڑھے (یعنی بگڑے ہوئے) لوگوں کو خیر (یعنی نیکی) کی دعوت دے، کافروں کو ایمان کی، فاسِقوں کو تقوے کی، غافِلوں کو بَیداری کی، جاہِلوں کو عِلْم و معرِفت کی، خشک مزاجوں کو لَذَّتِ عِشق کی، سونے والوں کو بیداری کی اور اچھّی باتوں، اچھّے عقیدوں، اچھّے عملوں کا زَبانی قَلَمی، عَمَلی، قُوّت سے، نَرْمی سے (اور حاکم اپنے محکوم و ماتحت کو) گرمی سے حُکْم دے اور بُری باتوں، بُرے عقیدے، بُرے کاموں، بُرے خیالات سے لوگوں کو (اپنے اپنے مَنصَب کے مطابِق) زَبان، دِل، عمل، قَلَم، تلوار سے رَوکے۔ مزید فرماتے ہیں:

ہر مسلمان مُبلِّغ ہے

سارے مُسلمان مُبلِّغ ہیں، سب پر ہی فرض ہے کہ لوگوں کو اچھّی باتوں کا حُکْم دیں اور بُری باتوں سے روکیں۔ (تفسیرِ نعیمی ج ٤ ص ٧٢، بِتَغَیُّر) کچھ آگے چل کر حضرتِ قِبلہ مُفتی صاحِب رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اپنی تفسیرِ نعیمی میں بخاری شریف کی یہ حدیثِ پاک نَقْل کی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مَخْزَنِ جُود و سخاوت، پیکرِ عَظَمت و شرافت، مُحسنِ اِنسانیَّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:

بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً یعنی میری طرف سے پہنچادو اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔ (صَحیح بُخاری ج ٢ ص ٤٦٢ حدیث ٣٤٦١)

میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مَچا دوں
ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی

افضل عمل وہ ہے جس کا فائدہ دوسروں کو پہنچے

مُفَسّرِشَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رحمۃُ الْحَنّان مزید فرماتے ہیں: ''اسلام میں تبلیغ بڑی اَہَم عبادت ہے کہ تمام عبادتوں کا فائدہ خود اپنے کو (یعنی اپنی ذات کو) ہوتا ہے مگر تبلیغ کا فائدہ دوسروں کو بھی۔ ''لازِم'' (یعنی صرف اپنی ذات کو فائدہ پہنچانے والے عمل) سے ''مُتَعَدِّی'' (ایسا عمل جو دوسروں کو بھی فائدہ دے وہ) افضل ہے۔ (روایت میں ہے کہ) کسی نے حُضُورِ انور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پوچھا کہ بہترین بندہ کون ہے؟ فرمایا: اللہ تَعالٰی سے ڈرنے والا، صِلۂ رِحمی (یعنی رشتے داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک) کرنے والا، اچھی باتیں بتانے والا اور بُرائیوں سے روکنے والا۔ (اَلزُّھدُ الکبیر لِلْبَیْہَقِی ص ۳۲۷ حدیث ۸۷۷) حضرتِ سیِّدُنا حَسَن (بصری عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ القوی) فرماتے ہیں کہ ''جو اچّھی باتوں کا حکم دے، برائیوں سے روکے وہ اللہ تَعالٰی کا بھی خلیفہ ہے، اُس کے رسول (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا بھی اور اُس کی کتاب (یعنی قراٰنِ کریم) کا بھی۔'' (حدیثِ پاک میں ہے) اگر مسلمانوں نے تبلیغ چھوڑ دی تو اُن پر ظالم بادشاہ مُسَلَّط ہوں گے، اور اُن کی دعائیں قَبول نہ ہوں گی۔ (رُوحُ المَعانی ج ٤ ص ۳۲٦) امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ اے لوگو! بھلائی کا حکم دو، بُرائی سے منع کرو تمہاری زندگی بخیر گزرے گی۔ امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ تبلیغ بہترین جہاد ہے (تفسیرِ کبیر ج ۳ ص ۳۱٦) جیسے تبلیغ کرنا بہترین عبادت ہے ایسے ہی تبلیغ چھوڑ دینا بدترین جُرم اور چھوڑنے والا ذلیل وخوار۔'' (تفسیرِ نعیمی ج ٤ ص ۷۲، بِتَغَیُّر) امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جو دل اچّھائی کو اچّھائی نہ سمجھے اور بُرائی کو بُرائی نہ سمجھے تو اس (دل) کے اُوپر والے حصّے کو ایسے نیچے کر دیا جائے گا جیسے تھیلے کو اُلٹا کیا جاتا ہے اور پھر تھیلے کے اندر کی چیزیں بکھر

جاتی ہیں۔ (مُصَنَّف ابن آبی شَیبہ ج۸ ص۶۶۷ رقم ۱۲۴، ۱۲۵)

گُناہوں بھری زندگی پر نَدامت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل چاروں طرف گُناہ ہی گُناہ کئے جا رہے ہیں حتّٰی کہ بظاہر کسی نیک نظر آنے والے شخص کے قریب جائیں تو وہ بھی بسا اوقات عقیدے کی خرابیوں، زَبان کی بے احتِیاطیوں، بدنگاہیوں اور بداَخلاقیوں کی آفتوں میں مُبتَلا نظر آتا ہے، آہ! ہر سَمت گناہ گناہ اور بس گناہ ہی نظر آرہے ہیں! نیک بندے بے شک موجود ہیں مگر ان کی تعداد کافی کم ہوچکی ہے۔ ایسے نامُساعِد حالات میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سنّتوں بھری تحریک، ''دعوتِ اسلامی'' کا وُجُودِ مسعود کسی نعمتِ غیر مُتَرَقَّبہ (غَیر۔مُتَ۔رَقْ۔قَبہ) سے کم نہیں۔ آیئے! اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر اپنے ایمان کی حفاظت اور اعمال کی اِصلاح کا سامان کیجئے۔ آپ کی ترغیب وتحرِیص کیلئے ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چُنانچہ **بابُ المدینہ** (کراچی) کے علاقہ کیماڑی میں مُقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: عرصۂ دراز سے میں گُناہوں کے مَرَض میں مبتلا تھا، بات بات پر گالی گلوچ، لڑائی جھگڑا اور دنگا فساد جیسی ناپسندیدہ حرکتیں میری عادت میں شامل ہوچکی تھیں اور فلمیں ڈرامے دیکھنے، گانے باجے سننے کا شوق تو جُنُون کی حد تک تھا۔ میری توبہ کی سَبِیل (یعنی راہ) کچھ اس طرح بنی کہ میں ایک بنگلے پر بطورِ ڈرائیور مُلازَمت کرتا تھا، ایک دن کام سے فارِغ ہو کر T.V روم میں بیٹھ گیا۔ وہاں مجھے بذریعۂ مَدَنی چینل سنّتوں بھرا بیان سننے کی سعادت حاصل ہوئی، بیان نے مجھے سرتاپا ہِلا کر رکھ دیا، مجھے اپنی گُناہوں بھری زندَگی پر ندامت ہونے لگی، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے گناہوں سے سچّے دل سے توبہ کی اور راہِ سنّت اپنالی۔ جب مَدَنی چینل پر رَمَضانُ الْمبارَک کے 30 دن کے تربیّتی اِعتِکاف کی رغبت دلائی گئی تو لَبَّیک کہتے ہوئے میں نے 30 دن کے تربیّتی اِعتِکاف کی نیّت کرلی۔ تادمِ تحریر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس نیّت کو عملی جامہ پہناتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں اِعتِکاف کی بَرَکتیں حاصل کررہا ہوں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

عَزَّوَجَلَّ اِعتِکاف سے فارِغ ہوتے ہی میں ہاتھوں ہاتھ یَکمُشت 12 ماہ کے مَدَنی قافِلے میں بھی سفر کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گُناہوں کی دَواء

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مَدَنی چینل کی بَرَکت سے گناہوں کی بیماری میں اِفاقہ ہوا اور مکمَّل ماہِ رَمضانُ المبارَك کے اِعتِکاف کی اور وہ بھی دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں سعادت مل گئی اور ہاتھوں ہاتھ 12 ماہ کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں کا مسافر بننے کی بھی نیّت نصیب ہوئی بہر حال سبھی کو چاہیئے کہ گناہوں کی بیماری کا علاج کریں، اگر گناہ کرتے کرتے بِغیر توبہ مرگئے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوا تو یقین جانئے کہیں کے نہ رہیں گے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی ادائیں بھی خوب ہوا کرتی ہیں، وہ نیکیاں کرنے کے باوُجُود **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے اور **گناہوں کی دواء** تلاش کرتے پھِرتے ہیں، چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ، کسی عبادت گُزار نوجوان کے ساتھ بَصرے میں کہیں سے گزر رہا تھا کہ ایک **طبیب** پر نظر پڑی، جس کے سامنے بَہُت سے مَرد وعورت اور بچّے ہاتھوں میں پانی سے بھری شیشیاں لئے اپنی بیماری کے عِلاج کے طلبگار تھے۔ میرے ساتھ جو عبادت گُزار نوجوان تھا اُس نے کہا: اے طبیب! کیا آپ کے پاس کوئی **گناہوں کی دواء** بھی ہے؟ وہ بولا: ہے۔ نوجوان نے کہا: مجھے عنایت فرمادیجئے۔ اُس نے جواب دیا: **گناہوں کی دواء** کا نُسخہ دس چیزوں پر مشتمل ہے: ﴿1﴾ **فَقْر** اور **اِنکِساری** کے دَرَخت کی جڑیں لو۔ پھر ﴿2﴾ اُس میں **توبہ** کا **ھَلِیْلَہ** (یعنی ہڑ نامی دیسی دوا) ملالو۔ پھر ﴿3﴾ اُسے **رِضائے الٰہی** کی کھرل (کھ۔رَل۔ یعنی دوا کُوٹنے کی پتّھر کی کُونڈی) میں ڈالو اور ﴿4﴾ **قَناعت** کے ہاوَن دَستے سے خوب اچّھی طرح پیس لو۔ پھر ﴿5﴾ اُسے **تقویٰ** وپرہیز گاری کی دیگ میں ڈال دو اور ﴿6﴾ ساتھ ہی اُس میں **حیاء** کا پانی بھی ملالو۔ پھر ﴿7﴾ اُسے **مَحبَّتِ الٰہی** کی آگ سے جوش دو ﴿8﴾ اِس کے بعد اُسے **شُکر** کے پیالے میں ڈال لو۔ اور ﴿9﴾ **اُمّید** وَرَجاء

کے پنکھے سے ہَوا دو اور پھر ﴿10﴾ حمد وثناء کے چمچے سے پی جاؤ۔ اگر تم نے یہ سب کچھ کرلیا تو یاد رکھو کہ یہ نُسخہ تمہیں، دنیا وآخرت کی ہر بیماری ومصیبت میں نفع پہنچائے گا۔ (المُنَبِّہات ص ۱۱۱)

کب گناہوں سے کنارا میں کروں گا یاربّ! نیک کب اے مِرے اللہ! بنوں گا یاربّ!

کب گناہوں کے مَرَض سے میں شِفا پاؤں گا کب میں بیمار، مدینے کا بنوں گا یاربّ!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کھاؤ پیو اور جان بناؤ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج غیر مسلموں کی مذموم تحریکیں دنیا میں ہر جگہ اپنے مذہب کی سالمِیّت (سالِ۔مِی۔یَت) وبقا بلکہ اِرتقاء (یعنی ترقّی) کے لیے سرگرمِ عمل ہیں مگر افسوس! دنیا کی مَحَبَّت میں مَست مُسلمان کو دُنیا کے دَھندوں ہی سے فُرصت نہیں، افسوس صد کروڑ افسوس! اِس دَور کے مُسلمانوں کی اکثرِیَّت نے فَقَط ''کھاؤ پیو اور جان بناؤ'' کو ہی گویا مقصدِ حیات سمجھ رکھا ہے، دوسروں کو صلوٰۃ وسنّت کی تلقین کی کس کو پڑی ہے! بلکہ ان کے پاس تو آخرت کی بھلائی پانے کیلئے اِتنا وَقت بھی نہیں جو اِطمینان سے نَماز ہی پڑھ سکیں اور وہ دَرد بھرا دِل بھی کہاں سے لائیں جو سُنَّت کی مَحَبَّت سے لَبرَیز ہو۔ بس ہر وَقت دنیا، دنیا ہی کی بہتریوں کا تصوُّر رہے۔! **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 125 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''شُکر کے فضائل'' صَفْحہ نمبر 103 پر ہے: حضرت سیِّدُنا امام حَسَن بَصْری علیہ رحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: جو فَقَط کھانے، پینے اور لباس ہی کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نِعمت سمجھے تو یقیناً اُس کا عِلم کم ہے۔ (اَلزُّہد لابن المبارک ص ۱۳٤ رقم ۳۹۷)

دیتا ہوں تجھے واسِطہ میں پیارے نبی کا

اُمّت کو خُدایا رہِ سنّت پہ چلا دے (وسائلِ بخشش ص۱۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُنیا ناپسند ہونے کا پُر کیف سبب

ہماری حالت یہ ہے کہ دنیا کی مَحَبَّت دل سے کم ہونے کا نام نہیں لیتی اور ہر وَقت دُنیا کی نعمتیں اور آسائشیں بڑھانے ہی کی دُھن ہے جبکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے اور حقیقی عاشِقانِ رسول خواہِشاتِ دنیا سے محفوظی اور دنیا کی نعمتوں کی کمی پر شکر گزار ہوتے تھے چُنانچہ ''شُکر کے فضائل'' صَفْحَہ نمبر 68 پر دی ہوئی ایک عبرتناک روایت سنئے اور عبرت سے سر دُھنئے: حضرت سیِّدُ نا مَجمَع انصاری عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ البَارِی ایک بُزُرگ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے مُتَعلِّق بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا مجھے دُنیا (کی آسائشوں) سے بچالینے کا اِحسان، اِس (یعنی دنیا) کی کُشادَگی (مَثَلاً مال و دولت وغیرہ) کی صورت میں ملنے والی نِعمت سے افضل ہے۔ کیونکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے لئے دُنیا کو پسند نہیں فرمایا، اِس لئے مجھے وہ نعمتیں جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے لئے پسند فرمائیں، اُن نعمتوں سے زیادہ پیاری ہیں، جو اس نے اپنے نبی (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کے لئے ناپسند فرمائیں۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج ٤ ص ١١٧ حدیث ٤٤٨٩ مُلَخَّصاً) دُنیا کے مال و دولت کی کثرت اور اِس کی خوب آسائشیں ہونا بے شک نِعمت ہے مگر اِن چیزوں سے بچ کر رہنا یہ **بڑی نِعمت** ہے۔

پیچھا مرا دُنیا کی مَحَبَّت سے چُھڑا دے
یاربّ! مجھے دیوانہ محمد کا بنادے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلام کا صِرف نام رَہ جائے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی حالات بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں، ایسا لگتا ہے کہ اب **اسلام** کا تو صرف نام ہی نام رَہ گیا ہے، صد کروڑ افسوس! مسلمانوں کا اندازِ زندگی زیادہ تر غیر مسلموں والا ہو چکا ہے، نہایت توجُّہ سے یہ رِوایت سَماعت فرمائیے اور دل

جلائیے بلکہ ہو سکے تو آنسو بہائیے، چُنانچِہ حضرتِ مولائے کائنات، **علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا** کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے **مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کا فرمانِ غیب نِشان ہے:** عنقریب لوگوں پر وہ وَقت آئے گا، جب **اسلام کا صرف نام** اور قراٰن کا صِرْف (رَسْم و) رَواج ہی رہ جائے گا، ان کی مسجِدیں آباد ہوں گی مگر ہِدایت سے خالی، ان کے عُلَماء آسمان کے نیچے بدترین خَلْق ہوں گے، ان سے فتنہ نکلے گا اور انہیں میں لوٹ جائے گا۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج ۲ ص ۳۱۱ حدیث ۱۹۰۸)

صِرف نام کے مسلمان رہ جائیں گے

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت، حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الْحَنّان اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: ''(اسلام کا صِرف نام ہی رہ جائے گا یعنی وہ) اِس طرح کہ مسلمانوں کے نام اسلامی ہوں گے اور اپنے (آپ) کو مسلمان (بھی) کہتے ہوں گے مگر رنگ ڈھنگ سب کافِروں کے سے (ہوں گے) جیسا (کہ) آج (کل) دیکھا جا رہا ہے **یا** اَرکانِ اسلام کے نام وشکل تو باقی رہیں گے مگر مقصود فوت ہو جائے گا، (مَثَلاً) **نَماز** کا ڈھانچہ ہوگا خُشُوع خُضُوع نہیں (ہوگا)، **زکوٰۃ** دیں گے مگر قوم پَرْوَرِی خَتْم ہو جائے گی، **حج** کریں گے مگر صِرْف سَیر (وتفریح) کیلئے، **جہاد** ہوگا مگر صرف مُلک گیری (حکومت و سلطنت کے حُصُول) کے لیے۔'' مفتی صاحِب رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ حدیثِ پاک کے اِس حصّے (قراٰن کا صِرف رَسم و رَواج ہی رَہ جائے گا) کی وَضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: رَسْم نَقْش کو بھی کہتے ہیں اور طریقے کو بھی، یہاں دونوں معنیٰ دُرُست ہیں یعنی **قراٰن** کے نُقُوش کاغذ میں اور الفاظ زَبان پر ہوں گے مگر احترام قلب (یعنی دل) میں اور عمل قالِب (یعنی بدن) میں نہ ہوگا **یا** رَسْماً قراٰن پڑھا **یا** رکھا جائیگا، کچہریوں (یعنی کورٹوں) میں جھوٹی قسمیں کھانے کیلئے اور گھروں میں میّت پر پڑھنے کیلئے (تو اِس کا استِعمال ہو گا مگر) عمل (کرنے) کیلئے عیسائیوں (یعنی کرسچینوں) کے قوانین ہونگے۔ (اس حِصّہ حدیث ''ان کی مسجِدیں آباد ہوں گی مگر ہِدایت سے خالی'' سے مراد یہ ہے کہ) **مسجِدوں** کی عمارت عالی شان، دَر و دیوار نَقشیں،

(یعنی نقش و نگار سے آراستہ) بجلی کی فِٹنگ (بھی) خوب مگر نمازی کوئی نہیں، ان کے امام بے دین، گویا مسجِدیں بجائے ہِدایت کے بے دینیوں کا سَرچشمہ بن جائیں گی، ہر مسجِد سے لاؤڈ سپیکر کے ذَرِیعے دَرس کی آوازیں (تو) آئیں گی مگر (اُن بے دین عُلَماء کے) وہ دَرس زہرِ قاتِل ہوں گے، جن میں قران کے نام پر کُفر وطُغیان (طُغیان یعنی بَغاوت۔ سَرکشی) پھیلایا جائے گا۔ (حدیثِ پاک کے آخِری حصّے کی شَرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:) یعنی بے دین عُلَماءِ سُوء (یعنی بد مذہب اور بد عمل عالموں) کی کثرت ہوگی، جن کا فِتنہ سارے مسلمانوں کو (ایسے) گھیر لے گا جیسے دائرے کا خط (کہ) جہاں سے شُروع ہوتا ہے وَہیں پہنچ کر دائرے کو مکمَّل بنا دیتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۲۹)

کفن چور نے جب غیبی آواز سنی

یاد رہے! مساجِد میں ہونے والے عُلَماءِ حق کے دَرسِ قران و حدیث اور ایمان افروز بیان کی یہاں ہرگز مذمّت مُراد نہیں، ان حضرات کے دُرُوس و بیانات اُمّت کے لئے سرچشمۂ ہِدایت اور باعِثِ نُزولِ رَحمت وسببِ مغفِرت ہوتے ہیں چُنانچِہ مشہور بُزُرگ **حضرتِ سیِّدُنا حاتِمِ اَصَم** عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم ایک بار ''بَلْخ'' شہر میں بیان فرما رہے تھے، دَورانِ بیان گنہگاروں کی خیرخواہی کے جذبے کے تحت دُعا مانگی: ''اے پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ اِس اجتماع میں جو سب سے بڑا گنہگار ہے، اپنی رَحمت سے اُس کی مغفِرت فرما۔'' ایک **کفن چور** بھی وہاں موجود تھا، جب رات ہوئی تو وہ کفن چُرانے کی غَرَض سے قبرِستان گیا مگر جُوں ہی قَبر کھودی ایک غیبی آواز گونج اُٹھی: ''**اے کفن چور!** تو آج دن کے وقت **حاتِمِ اَصَم** کے اجتماع میں بخشا جا چکا ہے پھر آج رات یہ گناہ کیوں کرنے لگا ہے!'' یہ سن کر وہ رو پڑا اور اُس نے سچّے دل سے توبہ کر لی۔

(تذکرۃ الاولیاء ص ۲۲۲ مُلَخَّصًا)

مجھے دیدے ایمان پر اِستقامت پئے سیِّدِ مُحْتَشَم یاالٰہی
مِرے سر پہ عِصیاں کا بار آہ مولیٰ! بڑھا جاتا ہے دم بدم یاالٰہی

زمیں بوجھ سے میرے پھٹتی نہیں ہے

یہ تیرا ہی تو ہے کرم یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کیا غیر مسلم بھی ہماری نَقل کرتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! واقِعی نیک بندوں کی زیارت وصُحبت، ان کے بیان کی بَرَکت اور عاشقانِ رسول کے اجتماعات میں شرکت دونوں جہانوں کیلئے باعثِ سعادت ہے۔ اِس **حِکایت** سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مبلِّغ کو بگڑے ہوئے مسلمانوں سے ہمدردی ہونی چاہیے، گنہگاروں کو سمجھانے کے ساتھ ساتھ اُن کے حق میں دعائے خیر سے بھی غفلت نہیں کرنی چاہئے۔ یہ تو تبعِ تابِعین کے زَرِّیں (زَر۔رِیں یعنی سنہرے) دَور کا واقِعہ تھا۔ افسوس اب تو عملی طور پر دِین سے کچھ زیادہ ہی دُوری ہوچکی ہے، آج کل کے اکثر مُسلمانوں کو نہ جانے کیا ہوگیا ہے کہ وہ سنّتوں کو بُھلا کر اَغیار (یعنی غیروں) کے فیشن اپنانے ہی میں فَخر محسوس کرتے ہیں، غیر مسلموں جیسے لِباس میں مَلبوس ہونا ہی اِن کے نزدیک شاید عَین سَعادَت ہے! کیا کسی غیر مسلم کو بھی آپ نے دیکھا ہے جو مسلمان کی حقیقی وَضع قَطع (جیسا کہ ایک مُٹھّی داڑھی، سنَّت کے مطابق زُلفیں، عمامہ شریف اور سنّتوں بھرا لباس وغیرہ) اپنائے ہوئے ہو! ہرگز نہیں دیکھا ہوگا۔ یہ لوگ بڑے عَیّار و مَکّار ہیں، وہ اپنے باطِل و بدبودار اَطوار چھوڑ کر مُسلمانوں کی نَقل ہرگز نہیں کرتے مگر صد کروڑ اَفسوس! غیروں کی نَقّالی والی حَماقت تو اب مُسلمانوں کے دماغوں میں گُھس گئی ہے۔

اے میرے غفلت کی نیند سونے والے اِسلامی بھائیو! خُدارا ہوش کیجئے!! اِس سے پہلے کہ مَوت کا فِرِشتہ آپ کا رِشتۂ حَیات اِس دُنیا سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مُنقَطَع کردے (یعنی کاٹ کر رکھ دے)، جاگ اُٹھئے! اور دُوسرے اِسلامی بھائیوں کو بھی بیدار کیجئے!! ورنہ یادر کھئے

نہ سمجھو گے تو مِٹ جاؤ گے سُن لو اے مُسلمانو!

تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ناکام عاشِق

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! مسلمانوں کے حالات آج ناگُفتہ بِہ ہیں، گناہوں کا زوردار سیلاب جسے دیکھو بہائے لئے جارہا ہے، ایسے میں تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کامَدَنی ماحول کسی نعمتِ عُظمٰی سے کم نہیں، اِس سے ہر دم وابَستہ رہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس سے مُنسَلِک (مُن۔سَ۔لِک) ہونے والوں کی زندَگیوں میں حیرت انگیز تبدیلیاں بلکہ مَدَنی اِنقلاب برپا ہوجاتا ہے۔اِس ضِمن میں ایک **مَدَنی بہار** مُلاحظہ ہو، چُنانچِہ بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے مَلِیر (مَلی۔ر) کے ایک اسلامی بھائی اپنی زندَگی میں آنے والے مَدَنی اِنقِلاب کے بارے میں کچھ یوں تحریر فرماتے ہیں: میں شُومَیِ قسمت سے **عِشْقِ مَجازی** میں گرفتار ہوکر گناہوں میں بَدْمَست ہوگیا تھا، ایک روز مجھے خبر ملی کہ گھر والوں نے ''اُس'' کی شادی کہیں اور کردی ہے۔اِس وُقُوعے (یعنی صدمے) کے بعد میری زندَگی اَجِیرن (اَ۔جی۔رَن یعنی دُشوار) ہوکر رہ گئی، بِالآخر **میرا بھی انجام وُہی ہوا جو عِشْقِ مَجازی میں شیطان کے ہاتھوں کھلونا بننے والے سینکڑوں ناکام ونامُراد عاشِقوں کا ہوا کرتا ہے** چُنانچِہ بیزار ہوکر میں **چَرَس، اَفیون، شراب، ہیروئن اور نَشہ آور انجکشن جیسی مُہلِک مُنَشِّیات** (مُ۔نَش۔شِ۔یات) **کا عادی بن گیا۔** اپنے فاسِد گمان میں قَلْبی سُکُون پانے کی خاطِر شاید ہی کوئی نشہ ہو جو میں نے نہ کیا ہو۔زندَگی سے اِس قَدَر تنگ آچکا تھا کہ مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ **کئی بار تو خودکُشی کی بھی ناکام کوشش کی، خود کو ختم کرنے کی خاطر ڈیٹول، پیٹرول اور تیزاب تک پیا** لیکن سانسوں کی گنتی ابھی پوری نہ ہوئی تھی۔ ربُّ الْعٰلَمین عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی پر قُربان جاؤں کہ اِتنی نافرمانیوں کے باوُجود اس نے مجھ پر بابِ رَحْمت بند نہ کیا، سببِ کرم کچھ یوں ہوا کہ میری ملاقات

دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابَستہ ایک **عاشِقِ رسول** سے ہوگئی۔ ان کے میٹھے بول سن کر میرے دل میں اَزسَرِ نَو جینے کی اُمنگ جاگ اٹھی، ان کی **اِنفرادی کوشش** کی بَرَکت سے 29 شَعبانُ المُعظَّم ١٤٢٧ھ بمطابق 2006ء کو مجھے دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کی رُوحانیت سے بھر پور فضاؤں میں آنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہاں ہر سُو سبز سبز عمامے والے عاشِقانِ رسول کو دیکھ کر میرا ایمان تازہ ہو گیا اور ہاتھوں ہاتھ ١٤٢٧ھ کے ماہِ رَمَضانُ الْمبارَك کے 30 روزہ اجتماعی اِعتِکاف میں بیٹھ گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ گناہگار کو بھی رَمَضانُ الْمبارَك کے روزے رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی، **مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے میرے سر سے عشقِ مَجازی کا بُھوت اُتر گیا، دل سے بُرے خیالات جاتے رہے، میں نے چہرے پر داڑھی، سر پر سبز سبز عمامہ شریف اور بَدَن پر سنّت کے مطابِق مَدَنی لِباس سجالیا** اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پنجوقتہ نَماز کا پابند بن گیا اور تا دمِ تحریر **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے"** کے مقدّس جذبے کے تَحت مَدَنی کاموں کیلئے کوشاں ہوں۔

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فَیضانِ غوث و رضا مَدَنی ماحول
بَفیضانِ احمد رضا اِن شاءَ اللّٰہ یہ پُھولے پَھلے گا سدا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش ص ٦٠٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غیر شرعی عشقِ مجازی کی تباہ کاریاں

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! عشقِ مَجازی کی آگ میں سُلگنے والا عاشِقِ ناشاد ایک عاشِقِ رسول کی اِنفرادی کوشش کے نتیجے میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آ کر **عشقِ رسول** کا جام پینے میں کامیاب ہوگیا۔ بس اس پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہوگیا ورنہ **عشقِ مَجازی** کا ایسا عجیب و غریب مُعامَلہ ہے کہ عُموماً جو ایک بار اس کی لَپیٹ میں آ گیا، اُس کا بچ نکلنا

دُشوار ہوتا ہے۔ آج کل عِشقِ مَجازی کی خوب ہوا چل رہی ہے، اِس کی سب سے بڑی وجہ اکثر مسلمانوں میں اسلامی معلومات کی کمی اور دینی ماحول سے دُوری ہے۔ اِسی سبب سے ہر طرف گناہوں کا سیلاب اُمنڈ آیا ہے! T.V.، V.C.R. اور انٹرنیٹ وغیرہ میں عِشقِیہ فلموں اور فِسقِیہ ڈراموں کو دیکھ کر یا عِشق بازِیوں کی مُبالَغہ آمیز اخباری خبروں نیز ناولوں، بازاری ماہناموں ڈائجسٹوں میں فرضی عِشقیہ افسانوں کو پڑھ کر یا کالجوں اور یونیورسٹیوں کی مَخلُوط (جہاں لڑکا لڑکی ساتھ ہوں ایسی) کلاسوں میں بیٹھ کر یا نامَحرم رشتے داروں کے ساتھ خَلَط مَلَط ہو کر آپَس میں بے تکلُّفی کی دَلدَل کے اندر اُتر کر اکثر نوجوانوں کو کسی نہ کسی سے **عِشق** ہو جاتا ہے۔ پہلے یکطرفہ ہوتا ہے پھر جب فریقِ اوّل فریقِ ثانی کو مُطَّلع کرتا ہے تو بعض اوقات دوطرفہ ہو جاتا ہے اور پھر عُمُوماً گناہ وعِصیان کا طوفان کھڑا ہو جاتا ہے۔ فون پر جی بھر کر بے شرمانہ بات بلکہ بے حجابانہ مُلاقات کے سلسلے ہوتے ہیں، مکتوبات وسَوغات کے تبادلے ہوتے ہیں، شادی کے خُفیہ قول وقرار ہو جاتے ہیں، اگر گھر والے دیوار بنیں تو بسا اوقات دونوں فِرار ہو جاتے ہیں، بَعدَہٗ (یعنی اُس کے بعد) اخبار میں ان کے اِشتہار چھپتے ہیں، خاندان کی آبرو کا سرِ بازار نیلام ہوتا ہے، کبھی ''کورٹ مَیرِج'' کی ترکیب بنتی ہے تو **مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ کبھی یوں ہی بِغیر نکاح کے .... اور ایسے بے رحموں کے ناجائز بچّوں کی لاشیں کچرا کُونڈیوں میں ملتی ہیں نیز ایسا بھی ہوتا رہتا ہے کہ بھاگتے نہیں بنتی تو **خود کُشی** کی راہ لی جاتی ہے جس کی خبریں آئے دن اخبارات میں چھپتی رہتی ہیں۔

یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کا دامن عشقِ مَجازی سے پاک ہے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! آج کل اسلامی معلومات کی کمی کا دَوردورہ ہے، جَہالت ڈَیرا ڈال کر پڑی ہے، بعض عاشِقانِ ناشاد، اپنی گندی عِشق بازیوں پر پردہ ڈالنے کیلئے یہاں تک کہتے سنائی دیتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا **یوسُف** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بھی **زُلیخا** سے عِشق کیا تھا! (**مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ) ایسا ہر گز نہیں، یقیناً اس طرح بکنے والے عاشِقانِ نادان سَخت خطا پر ہیں۔ اپنے نَفس کی شرارتوں کے مُعامَلے میں شیطان کی باتوں میں آکر بے سوچے سمجھے کسی بھی نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ

وَالسَّلام کے بارے میں زَبان کھولنا ایمان کیلئے انتہائی خطرناک ہوتا ہے۔ **یاد رکھئے! نبی** عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام **کی اَدْنیٰ گستاخی بھی کُفر ہے۔** حضرتِ سیِّدُنا **یوسُف** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نبی ہیں اور ہر نبی معصوم۔ نبی سے ہرگز کوئی مذموم حَرَکت صادِر نہیں ہوسکتی۔ چُنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کے مطبوعہ ترجَمے والے پاکیزہ قراٰن،'' **کنزُالایمان مَع خزائنُ العرفان** '' صَفحہ 445 پر پارہ 12 **سُوْرَۃُ یُوْسُف** کی آیت نمبر 24 میں **اللہ** تبارَکَ وَ تَعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ

ترجَمۂ کنز الایمان: اور بیشک عورت نے اس کا اِرادہ کیا اور وہ بھی عورت کا اِرادہ کرتا اگر اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد **محمد** نعیم الدّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الھادِی فرماتے ہیں: **اللہ** تعالٰی نے اَنْبیاء علیہمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے **نُفُوسِ** طاہِرہ کو اَخلاقِ ذَمیمہ و اَفعالِ رَذِیلہ (یعنی مذموم اَخلاق اور ذلیل کاموں) سے پاک پیدا کیا ہے اور اَخلاقِ شریفہ طاہِرہ مقدَّسہ پر اُن کی خِلْقَت (یعنی پیدائش) فرمائی ہے اس لیے وہ ہرنا کَرْدَنی (یعنی ہر بُرے) فِعل سے باز رہتے ہیں۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ جس وَقت **زُلیخا** آپ عَلَیْہِ السَّلام کے دَرْپَے ہوئی اُس وقت آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اپنے والِد ماجِد حضرتِ سیِّدُنا **یعقوب** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو دیکھا کہ اَنگشتِ (اَن۔گُشتِ یعنی اُنگلی) مبارَک دَندانِ اقدس (یعنی پاکیزہ دانتوں) کے نیچے دبا کر اِجتِناب (یعنی باز رہنے) کا اشارہ فرماتے ہیں۔ (خزائنُ العرفان)

حقیقت یہی ہے کہ **عِشْق** صِرف **زُلیخا** کی طرف سے تھا حضرتِ سیِّدُنا **یوسُف** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا دامن اس سے قَطْعاً یقیناً پاک تھا۔ پارہ 12 **سُوْرَۃُ یُوْسُف** آیت نمبر 30 میں شُرَفائے مِصر کی بعض عورَتوں کا قول اِس طرح نَقْل کیا گیا ہے:

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِی الْمَدِیْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۰﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور شہر میں کچھ عورتیں بولیں کہ عزیز کی بی بی اپنے نوجوان کا دل لُبھاتی ہے، بیشک ان کی مَحَبَّت اس کے دل میں پَیر گئی ہے، ہم تو اسے صَریح خُود رفتہ پاتے ہیں۔

حُجَّةُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: ''**زُلیخا** کو رغبت تھی مگر حضرتِ سیِّدُنا **یوسُف** علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام **طاقت وقدرت** رکھنے کے باوُجود اِس (یعنی زُلیخا کی طرف رغبت) سے باز رہے۔ **اللہ** عزَّوَجَلَّ نے قراٰنِ کریم میں آپ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے باز رہنے کے عمل کو خوب سَراہا۔''

(اِحیاءُ الْعُلُوم ج۳ ص ۱۲۹)

عاشِقانِ نادان کا ردّ ہو گیا!

اِس سے اَظْهَرُ مِنَ الشَّمْسِ وَ اَبْیَنُ مِنَ الْاَمْس یعنی سورج سے زیادہ روشن اور روزِ گزشتہ سے زیادہ قابلِ یقین ہو گیا کہ آج کل کے جو **عاشِقانِ نادان** اپنے گناہوں بھرے سڑے ہوئے بدبودار عِشق کو دُرُست ثابت کرنے کیلئے **مَعَاذَاللہ** عزَّوَجَلَّ حضرتِ سیِّدُنا **یوسُف** علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور **زُلیخا** کے واقِعے کو آڑ بناتے ہیں، یہ حکمِ قراٰنی کے سراسر خلاف اور کئی صورتوں میں سیدھا **کُفر** تک لے جانے والا ہے۔ **سُوْرَۂ یُوْسُف** میں صِرف **زُلیخا** کی طرف سے عِشق کا تذکِرہ ہے مگر کہیں بھی کوئی اشارہ تک نہیں ملتا کہ **مَعَاذَاللہ** عزَّوَجَلَّ حضرتِ سیِّدُنا **یوسُف** علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام بھی اُس کے عِشق میں شریک تھے۔ لہٰذا جو لوگ حضرتِ سیِّدُنا **یوسُف** علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو بھی عِشق میں شریک ٹھہراتے ہیں، وہ اِس سے توبہ اور تجدیدِ ایمان کریں یعنی توبہ کر کے نئے سِرے سے مسلمان ہوں۔ **اللہ** عزَّوَجَلَّ کے نبی علیہ السَّلام کی شان بَہُت عظیم ہوتی ہے اور وہ گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔

یااللہ عزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنی حقیقی مَحَبَّت اور اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سچّی پکّی اُلفت

نصیب فرما۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! دنیا کی چاہت ہمارے دل سے نکال دے۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! جو مسلمان گناہوں بھرے ''عِشقِ مَجازی'' کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں انہیں رِہائی دے کر اپنے مَدَنی محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زُلفوں کا اَسیر (قیدی) بنادے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مَحبّت غیر کی دل سے نکالو یارسولَ اللہ
مجھے اپنا ہی دیوانہ بنالو یارسولَ اللہ

(عِشقِ مَجازی کے مُتَعلِّق دلچسپ معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب، ''پردے کے بارے میں سُوال جواب'' صَفحہ 318 تا 356 کامُطالَعہ فرمائیے)

امام اَوزاعی کا رِقّت انگیز بیان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے مشہور مُحدِّث حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کا نیکی کی دعوت پر مشتمل غافلوں کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر بیدار کرنے والا، پُرسوز اور عبرت انگیز بیان سنتے ہیں چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 125 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''شُکر کے فضائل'' صَفْحہ نمبر 32 تا 33 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! (دنیا میں ملی ہوئی) اِن نعمتوں کے ذَرِیعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بھڑکتی ہوئی اُس آگ سے بھاگنے پر مدد حاصل کرو جو دلوں پر چڑھ جائے گی، بے شک تم ایسے گھر (یعنی دُنیائے ناپائیدار) میں ہو جس میں (لمبی عمر کے ذَرِیعے ملی ہوئی) قِیام کی طویل مدّت بھی قلیل (یعنی تھوڑی) ہے اور اس میں تمہیں مقرَّرہ مدّت تک اُن گُزَشتہ لوگوں کا جانَشین بنا کر بھیجا گیا ہے، جنہوں نے دُنیا کی خوشنُمائی اور اس کی رونق و بہار کا رُخ کیا، ان کی عُمریں تم سے طویل اور قد تم سے دراز تھے اور نشانات عظیم تھے۔ اُنہوں نے پہاڑوں کو چِیر ڈالا، پتّھر کی چٹانیں کاٹیں، شہروں میں گھومتے رہے، زیادہ قوّت والے، ان کے جسم سُتون کی طرح تھے۔ اس کے باوُجُود زمانے نے جلد ہی ان کی مدّتوں کو لپیٹ دیا، ان کے

نشانات کو مٹادیا۔ ان کے گھروں کو نَیست و نابُود کردیا اور ان کے ذِکر کو بھلا دیا۔ اب تم نہ ان کو دیکھتے ہو نہ ان کی آواز سنتے ہو۔ وہ جھوٹی اُمّیدوں پر خوش، غفلت میں رات دن بسر کرتے تھے۔ پھر تم جانتے ہو کہ رات کے وَقْت ان کے گھروں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عذاب اُترا تو صُبْح ان میں سے اکثر اپنے گھروں میں مُنہ کے بل اَوندھے پڑے رہ گئے اور جو بچ گئے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب، اس کی نعمتوں کے زَوال اور ہلاکت میں مبتَلا ہونے والوں کے مُنْہَدِم (یعنی گِرے ہوئے) گھروں کے آثار دیکھتے رہ گئے۔ اس میں نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں اور عبرت ہے ان کے لئے جو دل میں خوفِ خدا رکھتے ہیں۔ اور اب ان کے بعد تمہاری مدَّت کم ہے اور دُنیا عارِضی ہے اور زمانہ ایسا آ گیا ہے کہ نہ عَفْو و دَرْگُزر رہا اور نہ ہی نرمی بلکہ بُرائی کی کیچڑ، باقی ماندہ رَنج و غم، عبرتناک ہولناکیاں، بچی کُچی سزاؤں کے اثرات، فتنوں کے سیلاب، پے درپے زلزلوں اور بدترین جانشینوں کا دَوردَورہ ہے۔ ان کی بُرائیوں کی وجہ سے خشکی وتَری میں خرابی ظاہر ہوئی۔ پس تم ان کی طرح نہ ہونا جنہیں لمبی اُمّیدوں اور لمبی مدّتوں نے دھوکے میں ڈال دیا اور وہ خواہِشات کے ہو کر رہ گئے۔ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سُوال کرتے ہیں کہ ہمیں اور تمہیں ان لوگوں میں کردے جو اپنی نَذْر کی حفاظت کرتے ہوئے اُسے پورا کرتے ہیں اور اپنے (حقیقی) ٹھکانے کو پہچان کر خود کو تیّار رکھتے ہیں۔''

(تاریخ دِمشق لابن عساکِر ج ۳۵ ص ۲۰۸ رقم ۳۹۰۷)

موت ٹھہری آنیوالی آئیگی جان ٹھہری جانے والی جائیگی
رُوح رَگ رَگ سے نکالی جائے گی تجھ پہ اِک دن خاک ڈالی جائے گی
قَبْر میں میّت اُترنی ہے ضَرور
جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضَرور

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امام اَوزاعی کون تھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا امام عبدُ الرَّحمٰن اَوزاعی عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ القوی جن کا ابھی ابھی رقّت انگیز بیان سنا، یہ جیِّد عالم، زبردست مُفتی اور اہلِ شام کے بَہُت بڑے امام گزرے ہیں، آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ستَّر ہزار فتوے دیئے ہیں، تَبعِ تابعین میں سے تھے۔ ولادتِ باسعادت سن ۸۸ ھ میں اور وفات شریف ربیعُ النّور سن ۱۵۷ ھ میں ہوئی۔ (حیاۃُ الحیوان ج ۱ ص ۱۹۸)

خواب میں ربّ کی کرم نوازیاں

حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: میں نے ایک بار خدائے غفّار عَزَّوَجَلَّ کا خواب میں دیدار کیا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اے عبدُ الرَّحمٰن! تو ہی **نیکی کی دعوت** دیتا اور بُرائی سے روکتا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں میرے پیارے پیارے پاک پَروَرْدَگار عَزَّوَجَلَّ تیرے ہی فضل و کرم سے اس کی توفیق ملی ہے۔ میرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! مجھے دنیا سے **اسلام** پر اُٹھانا۔ اِس پر **اللہ** تعالٰی نے فرمایا: **سنّت** پر بھی۔ (حِلیَۃُ الْاولیاء ج ۶ ص ۱۵۳ رقم ۸۱۳۱)

وفات کا عجیب واقعہ

حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ القوی بَیروت میں رہتے تھے، ایک مرتبہ بَیروت کے حَمّام میں داخل ہوئے حَمّام کا مالِک بے خیالی میں دروازہ باہَر سے بند کر کے چلا گیا۔ کچھ دنوں کے بعد آ کر جب اُس نے حَمّام کا دروازہ کھولا تو حضرتِ سیِّدُنا **امام اَوزاعی** عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ القوی سیدھا ہاتھ رُخسار (گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو لیٹے ہوئے تھے اور آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی روح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کر چکی تھی۔ (ابنِ عَساکِر ج ۳۵ ص ۲۲۲) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

سرکارِ مدینہ کی سنّت پہ جو چلتے ہیں
اللہ کے وہ بندے زندہ ہیں مزاروں میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شرابی آیا مُؤَذِّن بن گیا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زندگی کا مقصد سمجھنے، اسے حاصِل کرنے، موت کی تیّاری کا ذِہن بنانے اور شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے دنیا کے ساتھ ساتھ اپنی آخرت سنوارنے کا جذبہ پانے کیلئے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے۔ دیکھئے تو سہی! دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول کیسے کیسے بگڑے ہوؤں کو سُدھار دیتا ہے! سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کی صحبتوں سے مالا مال سنّتوں بھرا سفر مُعاشَرے کے ٹُھکرائے ہوؤں کو کہاں سے کہاں پہنچا دیتا ہے! چُنانچہ **مہارا شٹر** (ہند) کے اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستگی سے قبل میں مَرَضِ عِصیاں (یعنی گناہوں کی بیماری) میں انتہاء دَرَجے تک **مبتَلا** ہو چکا تھا۔ دن بھر مزدوری کرنے کے بعد جو رقم حاصل ہوتی رات کو اُسی سے مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ **شراب خرید کر خوب عیّاشی کرتا، شور شرابا کرتا، گالیاں بکتا اور والِدَین واہلِ مَحَلّہ کو خوب تنگ کرتا اسکے علاوہ میں پرلے درجے کا جُواری وبدترین بے نَمازی بھی تھا۔** اسی غفلت میں میری زندگی کے قیمتی ایّام ضائع (ضا۔اِع) ہوتے رہے، آخِرِ کار میرے مقدّر کا ستارہ چمکا۔ ہُوا یوں کہ خوش قسمتی سے میری ملاقات **دعوتِ اسلامی** کے ایک ذِمّے دار اسلامی بھائی سے ہوئی۔ انہوں نے **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے مجھے مَدَنی قافلے میں سنّتوں بھرے سَفَر کی ترغیب دی، اُن کے میٹھے بول نے کچھ ایسا رنگ جمایا کہ مجھ سے اِنکار نہ ہوسکا اور میں ہاتھوں ہاتھ تین دن کے **مَدَنی قافِلے** کا مسافِر بن گیا۔ مَدَنی قافِلے میں **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت ملی اور دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسائل بھی سننے کو ملے۔ جس کی یہ بَرَکت حاصل ہوئی کہ مجھ جیسا پکّا بے نَمازی، شرابی وجُواری تائب ہو کر نہ صِرف نَماز پڑھنے والا بن گیا بلکہ **صدائے مدینہ** لگانے (یعنی فجر کی نَماز کیلئے مسلمانوں کو جگانے) اور دوسروں کو مَدَنی قافِلوں کا مسافِر بنانے والا بن گیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **میری اِنفرادی کوشِش** سے (تادمِ بیان) **30 اسلامی بھائی مَدَنی قافِلوں کے مسافِر بن چکے ہیں** اور اِس وَقت میں ایک مسجِد میں مُؤَذِّن ہوں اور مَدَنی کاموں کی دُھوم میں مچانے کی کوشِش کررہا ہوں۔

چھوڑیں مے نوشیاں مت بکیں گالیاں　　آئیں توبہ کریں قافِلے میں چلو

اے شرابی تُو آ، آ جُواری تُو آ　　چُھوٹیں بد عادتیں قافِلے میں چلو

ہوگا لُطفِ خدا، آؤ بھائی دُعا　　مل کے سارے کریں، قافِلے میں چلو (وسائلِ بخشش ص ٦١٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کردہ مدنی بہار کے ذریعے نیکی کی دعوت

مدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بے نَمازی، شرابی، جُواری، ماں باپ کا دل دُکھانے اور پڑوسیوں کو ستانے، گالی گلوچ کرنے والا، اَلّھڑ (اَل۔لَھڑ) نوجوان مبلِّغ دعوتِ اسلامی کی ''انفرادی کوشش'' کے نتیجے میں مَدَنی قافِلے کا مسافِر بنا، وہاں **عاشِقانِ رسول** کی صحبتوں میں سنّتوں بھرے مَدَنی رسائل سننے اور تائب ہو کر سنّتوں کے مدنی پھول لُٹانے والا، صدائے مدینہ لگانے والا، مسجِد میں اذانیں دیکر نَمازوں کیلئے بُلانے والا بنا اور مَدَنی قافِلوں کا مسافِر بن کر دوسروں کو بنانے والا بن گیا۔ اے عاشِقانِ رسول! یاد رکھئے! **نَماز** ہر عاقِل بالِغ مسلمان مَرد و عورت پر فَرض ہے، نَماز ادا کرنے والا جنّت کا مستحق ہے جبکہ بِلاعُذر ایک وَقت کی نَماز بھی جو قَضا کرنے والا ہے، وہ ہزاروں سال عذابِ نار کا حق دار ہے۔ **شرابی و جواری** کی دونوں جہانوں میں ذلّت وخواری اور دوزخ کی خوفناک سزاؤں کی حقداری ہے، **ماں باپ کو بُرا بھلا کہنے والوں** کو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے شبِ مِعراج اِس حال میں مُلاحَظہ فرمایا کہ وہ آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے۔ **پڑوسی** کے بَہُت سارے حقوق ہیں! **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہے: وہ جنّت میں نہیں جائے گا، جس کا پڑوسی اس کی آفتوں سے اَمن میں نہیں ہے۔ (مُسلِم ص ٤٣ حدیث ٧٣۔(٤٦)) کسی مسلمان کو

گالی نکالنا حرام وجہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

جو خود کھاؤ پہنو وُہی خدّام کو بھی دو

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 246 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**منتخب حدیثیں**'' صَفْحہ 156 تا 160 پر گالی کے صُدُور اور اِس پر نَدامت وغیرہ کے مُتَعلِّق دیئے گئے مضمون سے کچھ حصّہ بالتَّصَرُّف پیش کیا جاتا ہے، سنئے اور اس میں سے خوب خوب ایمان افروز **مَدَنی پھول** چنئے چُنانچِہ **بخاری** شریف میں ہے: حضرت سیِّدُنا مَعرُور رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ''رَبَذَہ'' (نامی مقام جو کہ مدینہ شریف سے تین منزل دُور ہے) میں ملاقات کی، وہ اور ان کا غلام ایک ہی جیسا جوڑا پہنے ہوئے تھے تو میں نے اس کے بارے میں ان سے سُوال کیا تو حضرتِ سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایک شخص سے جھگڑا کیا اور اس کو ماں کے حوالے سے بُرا کہا تو حُضُورِ پُرنور، شاہِ غَیُور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ اے ابوذر! تم نے اس کی ماں کی نسبت بُرے الفاظ کہے تم ایسے آدمی ہو کہ تمہارے اندر جاہِلیَّت کی خَصلَت ہے۔ تمہارے لونڈی غلام تمہارے (دینی) بھائی ہیں، **اللہ** تَعالٰی نے ان لوگوں کو تمہارا ماتحت بنادیا ہے تو جس کا بھائی اُس کے ماتحت ہو، اُس کو چاہیئے کہ جو خود کھائے اُس کو کھلائے اور جو خود پہنے اُس کو پہنائے اور تم اُن خادِموں کو ایسے کاموں کی تکلیف مت دو جو اُنہیں لاچار کردے اور اگر تم ایسی تکلیف دو (یعنی کوئی مَشَقَّت کا کام دو) تو خود بھی کام میں ان کی مدد کرو۔ (صَحیح بُخاری ج ۱ ص ۲۳ حدیث ۳۰)

عظیمُ الشّان نَدامت اور انوکھا کفّارہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا اَبوذَر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جس شخص کو غَلَط الفاظ کہے تھے، وہ حضرتِ سیِّدُنا **بلالِ** حبشی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں۔ وہ الفاظ **مَعَاذَاللہ** کوئی مُرَوَّجہ (مُ۔رَوّ۔وَجہ) گندی گالی نہیں تھی، بس اتنا کہدیا تھا کہ (اے کالی ماں کے بیٹے) حضرتِ سیِّدُنا بِلالِ حبشی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جب دربارِ رسالت میں اس کی شکایت کی تو **سرکارِ مدینہ** صَلَّی

مدینۃ المنورۃ مکۃ المکرمۃ جنّت البقیع

اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا **اَبوذَر غِفاری** رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ڈانٹا اور نصیحت فرمائی۔ اس کے بعد حضرتِ سیِّدُنا اَبوذَر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ پر اس کا کیا رَدِّعمل ہوا، یہ بَہُت ہی لَرزہ بَراَندام کردینے والی داستان ہے، اس کو سُنئے اور خدا عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے لرز یئے: چُنانچِہ دربارِ رسالت کی مَلامت سُن کر فوراً ہی حضرتِ سیِّدُنا **اَبوذَر غِفاری** رضی اللہ تعالٰی عنہ حضرتِ سیِّدُنا **بلالِ حبشی** رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں نَدامت کے ساتھ حاضِر ہوئے اور ایک دم اپنا حَسین رُخسار (یعنی گال) زمین پر رکھ کرانتِہائی لَجاجت کے ساتھ روتے اور گڑگڑاتے ہوئے کہا: ''**اے بلال**! جب تک تم اپنے قدم کے تَلوے سے میرے اِس رُخسار (یعنی گال) کو نہ رَوندو گے میں اُس وَقت تک اپنا یہ چہرہ ہرگز ہرگز زمین سے نہیں اُٹھاؤں گا۔'' حضرتِ سیِّدُنا **اَبوذَرغِفاری** رضی اللہ تعالٰی عنہ کے شدید اِصرار سے مجبور ہوکر حضرتِ سیِّدُنا **بلال** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بادِلِ ناخواستہ (با۔دِلے۔نا۔خاس۔تہ) اپنا قدم سیِّدُنا اَبوذَر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مبارَک چہرے پر رکھ کر فوراً ہی ہٹالیا اور حضرتِ سیِّدُنا **اَبوذَر غِفاری** رضی اللہ تعالٰی عنہ کو مُعاف کردیا۔ (اِرشادُالسّاری ج ۱ ص ۱۹۷)

ابوذرِ غفاری پیکرِ پرہیزگاری تھے

حضرتِ سیِّدُنا علامہ قَسطَلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے اِس واقِعے کے بارے میں یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا **اَبوذَر غِفاری** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہ عار (یعنی غیرت) دلانے والی بات حضرتِ سیِّدُنا **بلالِ حبشی** رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لئے اُس وَقت کہی تھی جبکہ حضرتِ سیِّدُنا اَبوذَر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اِس قسم کے الفاظ کی حُرمت (یعنی حرام ہونے) کا عِلم نہیں ہوا تھا۔ ورنہ حضرتِ سیِّدُنا اَبوذَر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ جیسے پیکرِ تقوٰی و پرہیز گاری سے ایسی بات کا تصوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اِسی لیے **حُضُورِ پُرنور** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صِرف یہ لَفظ کہہ کران کی سَرزَنِش (یعنی ملامت) فرمائی کہ ''تمہارے اندر ابھی جاہِلیَّت کی خَصلَت باقی ہے۔'' اور یہ زَجرو تَوبیخ (زَج۔رو۔تَو۔بی۔خ۔ یعنی ڈانٹ ڈَپٹ) بھی ان کے بُلند مَراتِب کی وجہ سے ہوئی کہ اتنے بڑے آدمی کی زَبان سے اِتنی چھوٹی اور گِری ہوئی بات نہیں نکلنی چاہئے تھی۔ (ایضاً)

سیِّدُنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی اِستقامت

حضرتِ سیِّدُنا ابوذر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ بَہُت ہی قدیمُ الاسلام صَحابی ہیں، یہاں تک کہ بعض عُلَمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام کا قول ہے کہ اسلام قَبول کرنے میں باہَری (غیر حجازی) صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کے اندر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا پانچواں نمبر ہے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مسلمان ہونے کا پورا حال **بخاری** شریف میں مُفَصَّل مذکور ہے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ایمانی جذبے کا حال یہ تھا کہ قَبولِ اسلام کے بعد چند دن تک بلند آواز سے روزانہ مَجمعِ کُفّار میں اپنے اسلام کا اِعلان فرماتے اور کُفّارِ مکّہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ پر پِل پڑتے اور اِس قَدَر زَدوکوب یعنی مار پیٹ کرتے کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ لَہُولُہان ہوکر بے ہوش ہو جاتے مگر جُوں ہی ہوش میں آتے پھر اپنے اسلام کا اِعلان فرماتے۔ (منتخب حدیثیں ص ۱۵۷) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

خدایا بحقِّ بلال و ابو ذر ۔۔۔ مجھے دین پر اِستقامت عطا کر
الٰہی نہ کچھ پوچھنا روزِ محشر ۔۔۔ مجھے بخش بہرِ بلال و ابو ذر
الٰہی برائے بلال و ابو ذر
مجھے خُلد میں دے جوارِ پیمبر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قِیامت کے قریب ایک خوفناک جانور نکلے گا

برائے کرم! نیکی کی دعوت کی اَھَمِّیَّت کو سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ جب قِیامت قریب آجائے گی تو لوگ نیکی کی دعوت تَرک کر دیں گے، ان کی اِصلاح کی کوئی اُمّید باقی نہ رہے گی۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ ترجَمے والے پاکیزہ قراٰن، "**کنزالایمان مَع خزائنُ العِرفان**" صَفْحَہ 712 پر پارہ 20 **سُوْرَۃُ النَّمْل** کی آیت نمبر 82 میں ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عظیم ہے:

وَ اِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ۠ (۸۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جب بات اُن پر آپڑے گی ہم زمین سے ان کے لئے ایک چوپایہ نکالیں گے جو لوگوں سے کلام کرے گا اس لئے کہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہ لاتے تھے۔

بات کرنے والا عجیب شکل کا جانور

حضرتِ صدرُالاَفاضِل مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الھادِی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی ان پر غَضَبِ الٰہی ہوگا اور عذاب واجِب ہو جائے گا اور حُجّت پوری ہو چکے گی، اس طرح کہ لوگ اَمْرٌ بِالْمَعرُوف وَ نَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا) تَرْک کر دیں گے اور ان کی دُرُستی کی کوئی اُمّید باقی نہ رہے گی یعنی قِیامت قریب ہو جائے گی اور اُس کی عَلامَتیں ظاہِر ہونے لگیں گی اور اُس وَقت توبہ نَفْع نہ دے گی۔ مزید فرماتے ہیں: اُس چوپائے کو دَابَّۃُ الْاَرض کہتے ہیں، یہ عجیب شکل کا جانور ہوگا جو کوہِ صَفا (واقع مکۃُ المکرَّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّتَعظِیْماً) سے برآمد ہو کر تمام شہروں میں بہُت جلد پھرے گا، فَصاحَت کے ساتھ کلام کرے گا، ہر شخص کی پیشانی پر ایک نشان لگائے گا، ایمانداروں کی پیشانی پر عَصائے موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام سے نورانی خط (یعنی روشن لکیر) کھینچے گا، کافر کی پیشانی پر حضرتِ سُلیمان عَلَیْہِ السَّلام کی اَنگشتَری (اَن۔گُش۔تَری یعنی انگوٹھی) سے سیاہ مُہر لگائے گا۔ مزید فرماتے ہیں: اور بَزَبانِ فَصیح (یعنی صاف الفاظ میں) کہے گا: هٰذَا مُؤْمِنٌ وَّ هٰذَا كَافِرٌ (یعنی) یہ مؤمن ہے اور یہ کافر ہے۔ مزید فرماتے ہیں: یعنی قراٰنِ پاک پر ایمان نہ لاتے تھے، جس میں بَعث (یعنی قیامت میں اٹھائے جانے) وحساب وعذاب وخُروجِ دَابَّۃُ الْاَرض (یعنی چوپایہ نکلنے) کا بیان ہے۔

جو روئے گا وہ جنّت میں داخِل ہوگا

مکّی مَدَنی آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے خوفِ خدا سے روتے ہوئے سُورَۃُ التَّکَاثُر پڑھنے کے تعلُّق سے نہایت دِلرُبا انداز میں نیکی کی دعوت ارشاد فرمائی۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُ ناجَریر بن عبدُاللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبیوں کے سرور، مدینے کے تاجور،

محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہم سے فرمایا: میں تمہارے سامنے **سُوْرَۃُ التَّکَاثُر** پڑھتا ہوں تم میں سے **جو روئے گا وہ جنّت میں داخِل ہوگا۔** چُنانچہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے پڑھا۔ ہم میں سے کچھ تو روئے اور کچھ نہ روئے۔ جو نہیں رو سکے تھے اُنہوں نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہم نے رونے کی کوشِش کی مگر نہ رو سکے۔ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میں تمہارے سامنے اسے دوبارہ پڑھتا ہوں جو روئے گا، اُس کے لئے **جنّت** ہوگی اور جو نہ رو سکے وہ رونے کی سی شکل ہی بنا لے۔ (نوادرُالاصول ج ١ ص ٦١١ حدیث ٨٦٢)

قابلِ رشک مَدَنی مُنّا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس روایت میں ہمارے میٹھے آقا، مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نہایت اُچھوتے انداز میں **نیکی کی دعوت** دینے کا رقّت انگیز بیان ہے۔ اِس روایت سے **معلوم** ہوا کہ میرے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے جسے چاہیں جو چاہیں عنایت فرما دیں، جبھی تو فرمایا: "**جو روئے گا وہ جنّت میں داخِل ہوگا۔**" اِس روایت میں قراٰنِ کریم کے آخِری پارے کی 8 آیتوں پر مشتمل **سُوْرَۃُ التَّکَاثُر** کا تذکِرہ ہے، جس کے پڑھنے والے کو ایک ہزار آیتیں پڑھنے کا ثواب ملتا ہے، اِس میں قبر و آخِرت اور جہنَّم کا انتہائی لرزہ خیز بیان ہے، کاش! ہم کنزالایمان سے اِس کا ترجَمہ ذِہن نشین کر لیں اور جب بھی یہ سورت پڑھیں یا سُنیں خوفِ خدا سے رونا نصیب ہو جائے۔ آیئے! اِس سورت کے حوالے سے ایک ایسے **مَدَنی مُنّے کی پُرسوز حِکایت** سنتے ہیں، جس نے عملی طور پر خوفِ خدا بھری **نیکی کی دعوت** دے کر ہر ایک کو حیرت میں ڈال دیا!

چُنانچہ ایک بُزُرگ نے کسی مدرَسے کے باہَر ایک مَدَنی مُنّا دیکھا جو کھڑا رو رہا تھا۔ اِستِفسار (یعنی پوچھنے) پر اُس نے بتایا، ہمارے استاذ صاحِب نے آج کے سبق میں تختی پر بعض آیاتِ کریمہ لکھوائی ہیں، جو مجھے رُلا رہی ہیں، یہ کہتے ہوئے اُس نے تختی آگے بڑھا دی۔ اُس میں لکھا تھا:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اَلۡہٰکُمُ التَّکَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰی زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾ کَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ ثُمَّ کَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ؕ﴿۴﴾ کَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عِلۡمَ الۡیَقِیۡنِ ؕ﴿۵﴾ (پ ۳۰، التکاثر: ۱ تا ۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: **اللہ** کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رَحم والا۔ تمہیں غافل رکھا مال کی زیادہ طلبی نے یہاں تک کہ تم نے قبروں کا مُنہ دیکھا۔ ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے۔ پھر ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے۔ ہاں ہاں اگر یقین کا جاننا جانتے تو مال کی مَحبَّت نہ رکھتے۔

مَدَنی مُنّا برابر روئے جارہا تھا، وہ بُزُرگ اُس کی یہ رِقّت دیکھ کر بے حد مُتَأَثِّر (مُ تَ ۔ءَث ۔ ثِر) ہوئے اور فرمانے لگے: بیٹا! اِس سورت کا سبق یہاں تک پورا نہیں ہوجاتا بلکہ آگے بھی ہے، جو شاید تمہیں کل دیا جائے۔ یہ کہتے ہوئے اُنہوں نے **سُوۡرَۃُ التَّکَاثُر** کی بَقِیّہ آیاتِ کریمہ بھی سُنادیں جو یہ ہیں:

لَتَرَوُنَّ الۡجَحِیۡمَ ۙ﴿۶﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّہَا عَیۡنَ الۡیَقِیۡنِ ۙ﴿۷﴾ ثُمَّ لَتُسۡـَٔلُنَّ یَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِیۡمِ ٪﴿۸﴾ (پ ۳۰، التّکاثر: ۶ تا ۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک ضَرور جہنَّم کو دیکھو گے۔ پھر بے شک ضَرور اُسے یقینی دیکھنا دیکھو گے۔ پھر بے شک ضَرور اُس دن تم سے نعمتوں سے پُرسِش ہوگی۔

مَدَنی مُنّا جہنَّم کا تذکِرہ سُن کر تھرَّا اُٹھا، کانپتا ہوا گرا اور تڑپنے لگا اور پچھاڑیں کھا کھا کر ٹھنڈا ہوگیا۔ اُس کا اُستاذ لپک کر آیا اور اُس نے اُن بُزُرگ کو پکڑ لیا۔ لوگ اِکٹّھے ہوگئے، مرحوم مَدَنی مُنّے کے ماں باپ بھی آپہنچے۔ اُن بُزُرگ کو بطورِ قاتِل عدالت میں پیش کر دیا گیا۔ قاضی صاحب نے اُن بُزُرگ سے صفائی طَلَب کی تو اُنہوں نے سارا ماجرا (ما۔جَ۔را) کہہ سُنایا۔ یہ سُن کر قاضی صاحِب نے فرمایا: یہ **مَدَنی مُنّا** انتہائی سعادت مند تھا اور خوفِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی تلوار سے شہید ہوا ہے۔ اُن بُزُرگ کو باعِزّت بَری کر دیا گیا۔ (مُلَخَّص از نُزْہَۃُ الْمجالِس ج ۲ ص ۹۴) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان**

کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مَدَنی مُنّے کے خوفِ خدا پر فِدا، سنتے ہی آیتیں ڈھیر جو ہو گیا
کاش ! مل جائے مجھ کو بھی ایسی وِلا، میرے مرنے کا باعِث ہو خوفِ خُدا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے روتے روتے نیکی کی دعوت دی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ کے عالَم میں روتے ہوئے **نیکی کی دعوت** اِرشاد فرمانے کی ایک رِقّت انگیز روایت مُلاحَظہ کیجئے چُنانچِہ **''اِبْنِ ماجہ''** کی حدیثِ پاک ہے: حضرتِ سیِّدُنا بَرَاء بن عازِب رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک تھے، آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم قَبْر کے کَنارے بیٹھے اور اِتنا روئے کہ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی چشمانِ اقدس (یعنی پاکیزہ آنکھوں) سے نکلنے والے آنسوؤں سے مِٹّی نَم (یعنی گیلی) ہوگئی۔ پھر فرمایا: اِس (قَبْر) کے لئے تیّاری کرو۔ (سُنَنِ ابن ماجہ ج٤ ص٤٦٦ حدیث ٤١٩٥)

قَبْر دیکھ کر سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ گِریہ وزاری فرماتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ! ہمارے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **خوفِ خدا سے روتے ہوئے نیکی کی دعوت** اِرشاد فرمائی، میرے **میٹھے میٹھے آقا** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم قَبْر و حَشْر کے مُعامَلات میں ہر طرح کے عذاب سے یقینی قطْعی طور پر مَحفوظی کے باوُجُود قَبْر کے حالات کی حقیقی معرِفت (یعنی پہچان) کی وجہ سے خوفِ خدا کے سبب اِس کے تذکرے پر رَودیئے۔ امیرُ الْمُؤمِنین ذُوالنّورَین، جامع القراٰن حضرتِ سیِّدُنا عثمان ابنِ عفّان رضی اللہ تعالٰی عنہ قَطْعی جنّتی ہونے کے باوُجُود بھی قَبْر کی زِیارت کے موقع پر آنسو روک نہ سکتے تھے چُنانچِہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینه کی مطبوعہ 695 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''اللہ والوں کی باتیں'' (جلد اوّل) کے صَفْحہ 139 پر ہے: امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُ نا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے غُلام (حضرتِ سیِّدُ نا) ہانی (رضی اللہ تعالٰی عنہ) فرماتے ہیں کہ امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُ نا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ جب کسی قَبْر کے پاس کھڑے ہوتے تو اِس قدر روتے کہ آنسوؤں سے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی رِیش (یعنی داڑھی) مبارَک تَر ہو جاتی۔ (ترمذی ج ٤ ص ١٣٨ حدیث ٢٣١٥) اَلْمَواعِظُ الْعَصْفُوْرِیَه میں اِس حِکایت کو قدرے تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور اُس میں کچھ یوں بھی ہے کہ جب حضرتِ سیِّدُ نا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے قَبْر کو دیکھ کر بَہُت زیادہ رونے کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے اپنی تنہائی یاد آجاتی ہے کیوں کہ قَبْر میں میرے ساتھ لوگوں میں سے کوئی بھی نہ ہوگا، (پھر نیکی کی دعوت کے مَدَنی پھول عنایت کرتے ہوئے) فرمایا: جس کیلئے اُس کی دُنیا قید خانہ ہے اُس کیلئے اُس کی قَبْر جنّت اور جس کیلئے اُس کی دُنیا جنّت ہے اُس کی قَبْر اُس کیلئے قید خانہ ہے، جس کے لئے دنیا کی زندگی بطورِ قید تھی موت اُس کی رِہائی کا پیغام ہے، جس نے دُنیا میں نفسانی خواہِشات کو تَرک کیا وہ آخرت میں پورا پورا حصّہ پائے گا، بہتر شخص وہ ہے جو کہ اس سے پہلے کہ دُنیا اِسے چھوڑے وہ خود دُنیا کو ترک کر (یعنی چھوڑ) چکا ہو اور اپنے پَرْ وَرْدْگار عَزَّوَجَلَّ سے ملنے سے قبل اُس عَزَّوَجَلَّ سے راضی ہو گیا ہو۔ ہر شَخْص کی قَبْر کا مُعامَلہ اُس کی دُنیوی زندگی کے مطابِق ہے یعنی نیکیوں میں زندگی گزاری تو قَبْر میں راحتیں اور اگر بدیاں کرتے ہوئے مَرا تو ہلاکتیں ہی ہلاکتیں۔ (موعظۃ حسنه، ص ٦١-٦٢)

کسی کی قَبْر باغ اور کسی کی قَبْر میں آگ

مدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے قَبْر کے اندرونی حالات پر خوب غور فرمایا کرتے ہیں اور افسوس! ہم بارہا قبریں دیکھتے ہیں مگر عبرت نہیں پکڑتے، کاش! ہم بھی سنجیدگی سے غور کرنے والے بنیں۔ باہَر سے بظاہِر یکساں نظر آنے والی قبریں اندر سے ایک جیسی نہیں ہوتیں، کسی کی قَبْر اندر سے گُل و گُلزار اور باغ و بہار ہوتی ہے جبکہ کسی کی قَبْر سُلگتی

اَنگار ہوتی اور وہ قَبْر سانپ بچھوؤں کا غار ہوتی ہے اور یہ بھی یاد رہے! قَبْر میں عَقْل سلامت رہے گی، لٰہذا جو نیک بندے ایمان سلامت لئے اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی رِضا پر دُنیا سے رخصت ہوتے ہیں، وہ بعدِ وفات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کو پہنچتے ہیں اور ان کے بس مزے ہی مزے ہوتے ہیں مگر گناہوں بھری زندگی گزار کر اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی ناراضی کے ساتھ جو لوگ مرتے اور قَبْر میں اُترتے ہیں، ان کی بس شامت ہی آجاتی ہے۔ چُونکہ عَقْل و ہوش سب سلامت ہوتے ہیں لٰہذا مرنے والے کو قَبْر میں سب کچھ سمجھ آ رہی ہوتی ہے، دیکھنے سننے کی قوّت خَتْم ہونا کُجا مزید بڑھ جاتی ہے اور مُردہ بَہُت کچھ دیکھ اور سُن رہا ہوتا ہے، اُس کے دوست اَحباب دَفْن کرنے کے بعد اُسے واپَس جاتے صاف صاف دکھائی دے رہے ہوتے ہیں یہاں تک کہ اُن کے قدموں کی چاپ بھی سنائی دے رہی ہوتی ہے۔

قَبْر کی تنہائی

صِرف اِتنا سوچئے کہ گناہوں کے سبب قبر میں بِالفرض اور کوئی عذاب نہ بھی ہو صِرف اتنا ہی مُعامَلہ ہو کہ بس یوں ہی بندہ گُھپ اندھیری قَبْر میں تنہا بند پڑا رہے، خدا کی قَسَم! اس میں بھی بَہُت کچھ عبرت ہے، سوچئے تو سہی! اُس کا وَقْت کیسے پاس ہو گا نیز قَبْر کے ایسے خوفناک اندھیرے اور تنہائی کے وَحشت بھرے ہوش رُبا ماحول میں گنہگار انسان پر کیا گزرے گی! اس کا ہر ذِی شُعور کچھ نہ کچھ اندازہ لگا سکتا ہے۔ یہ تو صِرف احساس دِلانے کیلئے عرض کیا ہے ورنہ قَبْر کے ایسے ایسے عذابات منقول ہیں کہ سُن کر آدمی کے رُونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا مَسْرُوق عَلَیہ رَحمَۃُ اللہِ القُدُّوس سے روایت ہے: جو شخص چوری یا شراب خوری یا زِنا میں مُبتَلا ہو کر مرتا ہے اُس پر دو سانپ مقرّر کر دیئے جاتے ہیں جو اس کا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے رہتے ہیں۔ (کتابُ ذِکر الموت مَع موسُوعَہ امام ابنِ اَبِی الدُّنیا ج ۵ ص۴۷٦ رقم۲۵۷) ذرا اتنا ہی غور کر لیجئے کہ صِرف ایک نَماز تَرْک کرنے پر یا ایک بار جُھوٹ بولنے پر یا ایک بار غیبت کرنے کے سبب یا ایک بدنگاہی کے باعِث یا ایک بار گانا سننے یا ایک فلم دیکھنے یا ایک گالی

نکالنے یا ایک بار غصّے سے بلا اجازتِ شَرعی کسی کو جھاڑنے یا ایک بار داڑھی مُنڈانے کی سزا میں اگر پکڑ کر **تنگ قبر** کے اندر گُھپ اندھیرے اور خوفناک تنہائی میں رکھ دیا جائے تو کیا گزرے گی! یقیناً خائفین (یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والوں) کیلئے یہ تصوُّر ہی لَرزہ دینے والا ہے۔ یہ تو صِرف دُنیوی تصوُّر ہے ورنہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کی صورت میں مرنے کے بعد جن عذاباتِ قبر کا سامنا ہوگا وہ کون برداشت کر سکے گا! ''**حِلْیَۃُ الْاَولیاء**'' میں روایت ہے: ''جب بندہ قبر میں داخِل ہوتا ہے تو اُس کو ڈرانے کے لئے وہ تمام چیزیں آجاتی ہیں جن سے وہ دُنیا میں ڈرتا تھا اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے نہ ڈرتا تھا۔'' (حِلْیَۃُ الْاولیاء ج۱۰ ص۱۲ رقم۱۴۳۱۸) ہم عذابِ قبر وجہنَّم سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی امان چاہتے ہیں۔

کر لے توبہ ربّ کی رَحْمت ہے بڑی
قَبْر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی (وسائلِ بخشش ص ٦٦٧)

تیری جوانی کہیں دھوکے میں نہ ڈالدے!

مشہور وَلیُّ **اللہ** حضرتِ سیِّدُنا منصور بن عمّار عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ الغَفّار نے ایک نوجوان پر انفرادی کوشش کر کے اُسے **نیکی کی دعوت** دیتے ہوئے فرمایا: اے جوان! تجھے تیری جوانی دھوکے میں نہ ڈال دے، کئی جوانوں نے توبہ میں دیر کردی، لمبی اُمّید رکھی، موت کو یاد نہ کیا اور کہا: میں کل یا پرسوں توبہ کرلوں گا، وہ توبہ سے غافِل رہے۔ آخر قبر کے پیٹ میں چلے گئے۔ ان کو مال، غلام، ماں باپ اور اولاد نے کچھ نَفع نہ دیا جیسا کہ قرانِ کریم میں پارہ 19 **سُوْرَۃُ الشُّعَرَآء** کی آیت نمبر 88 تا 89 میں ارشاد ہے:

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ﴿۸۹﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وہ جو **اللہ** کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر۔

ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے مکیں ہو گئے لا مکاں کیسے کیسے
ہوئے نامْوَر بے نشاں کیسے کیسے زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قلبِ سلیم کسے کہتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''قَلبِ سَلِیم'' یعنی سلامت دل، اس سے مُراد ہے دل کا بدعقیدَگیوں سے پاک ہونا۔ صدرُالاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الھَادِی ان آیات کے تحت فرماتے ہیں: جو شِرک، کُفر ونِفاق سے پاک ہو اُس کو اُس کا مال بھی نَفْع دے گا جو راہِ خدا میں خَرچ کیا ہو اور اولاد بھی جو صالح (یعنی نیک) ہو جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جب آدَمی مرتا ہے اُس کے عمل مُنْقَطَع ہو (یعنی رُک) جاتے ہیں سوا تین کے، ایک صَدَقہٗ جارِیہ، دوسرا وہ مال جس سے لوگ نَفْع اُٹھائیں، تیسری نیک اولاد جو اُس کے لئے دُعا کرے۔ [مُسلِم ص ۸۸۶ حدیث ۱۶۳۱] (خزائنُ العرفان ص ۵۹۳)

مِیزاں پہ سب کھڑے ہیں اعمال تُل رہے ہیں
رکھ لو بھرم خدارا عطّار قادِری کا (وسائلِ بخشش ص ۱۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پانچ سے محبّت اور پانچ سے غفلت

غفلت سے بیدار کرنے والے نیکی کی دعوت پر مَبنی پانچ مَدَنی پھول ملاحظہ ہوں، **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہے: سَیَاْتِیْ زَمَانٌ عَلٰی اُمَّتِیْ یُحِبُّوْنَ خَمْسًا وَّ یَنْسَوْنَ خَمْسًا۔ میری امّت پر وہ زمانہ جلد آئے گا کہ وہ پانچ سے مَحَبَّت رکھیں گے اور پانچ کو بھول

جائیں گے (١) یُحِبُّوْنَ الدُّنیَا وَ یَنْسَوْنَ الْاٰخِرَۃَ دنیا سے مَحَبَّت رکھیں گے اور آخِرت کو بھول جائیں گے (٢) وَیُحِبُّوْنَ الْمَالَ وَ یَنْسَوْنَ الْحِسَابَ مال سے مَحَبَّت رکھیں گے اور مُحاسبے کو بھول جائیں گے (٣) وَیُحِبُّوْنَ الْخَلْقَ وَیَنْسَوْنَ الْخَالِقَ مخلوق سے مَحَبَّت رکھیں گے اور خالِق کو بھول جائیں گے (٤) وَیُحِبُّوْنَ الذُّنُوْبَ وَیَنْسَوْنَ التَّوْبَۃَ گناہوں سے مَحَبَّت رکھیں گے اور توبہ کو بھول جائیں گے (٥) وَ یُحِبُّوْنَ الْقُصُوْرَ وَیَنْسَوْنَ الْمَقْبَرَۃَ محلّات سے مَحَبَّت رکھیں گے اور قبرِستان کو بھول جائیں گے۔ (مُکاشَفۃُ الْقُلوب ص ٣٤)

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی　　جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجَل بھی
بس اب اپنے اِس جَہل سے تو نکل بھی　　یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گانے باجوں سے توبہ نصیب ہوگئی

مدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رضائے الٰہی پانے، دل میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ جگانے، ایمان کی حِفاظت کی کُڑھن بڑھانے، موت کا تصوُّر جمانے، خود کو عذابِ قبر و جہنَّم سے ڈرانے، گناہوں کی عادت مِٹانے، اپنے آپ کو سنّتوں کا پابند بنانے، دل میں عشقِ رسول کی شمع جَلانے اور جنّت الفردوس میں مکّی مَدَنی مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا پڑوس پانے کا شوق بڑھانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے، ہر ماہ کم از کم تین دن کیلئے عاشِقانِ رسول کے ہمراہ مَدَنی قافِلے میں سنّتوں بھرا سفر کرتے رہیے اور **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے روزانہ **مَدَنی انعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی ابتِدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے ذِمّے دار کو جَمع کرواتے رہیے۔ آیئے آپ کی ترغیب و تَحریص

کیلئے آپ کو ایک **مَدَنی بہار** سناؤں: بابُ الاسلام (سندھ) حیدَرآباد کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے کہ میں دُنیا کی رنگینیوں میں زندَگی گزارنے والا ایک چھیل چھبیلا نوجوان تھا، نَمازوں سے کوسوں دُور اور سنّتوں سے محروم تھا، دُنیا کی بے شُمار نازیبا حرکتوں جیسا کہ گانے باجوں، فلموں ڈراموں وغیرہ وغیرہ کی لپیٹ میں تھا۔ میرے مَدَنی ماحول میں آنے کا سبب کچھ اس طرح بنا کہ خوش قسمتی سے **رَمَضانُ الْمُبارَك** ۱۴۲۹ھ بمطابق 2008ء میں **مَدَنی چینل** کا آغاز ہوا اور کیبل پر اس کے مَدَنی سلسلے جاری ہوگئے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے میں نے ان سلسلوں کو دیکھا تو مجھے بہت اچّھے لگے، اب میں اکثر و بیشتر مَدَنی چینل ہی دیکھنے لگا، ایک بار مَدَنی چینل پر سنّتوں بھرا بیان "**کالے بچّھو**" سننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ میں خوفِ خدا سے لرز اٹھا، میں نے ہاتھوں ہاتھ اپنے چہرے پر داڑھی سجانے کی نیّت کرلی اور مَدَنی چینل پر جب "گانوں کے 35 کفریہ اشعار" نامی بیان سنا تو میں نے گھبرا کر ہاتھوں ہاتھ گانے سننے سے بھی توبہ کرلی۔ مَدَنی چینل پر جب بیعت کروائی گئی تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں **حُضُور غوثِ اعظم** سیِّدُنا شیخ عبدالقادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی کا مُرید ہو کر قادِری بن گیا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت سے نَمازِ باجماعت کی پابندی شُروع کردی ہے۔ کرم بالائے کرم! یہ تحریر پیش کرتے وَقت عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** بابُ المدینہ (کراچی) میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ماہِ **رَمَضانُ الْمُبارَك** کے 30 روزہ سنّتوں بھرے اعتکاف میں شریک ہوں۔

مَدَنی چینل سنّتوں کی لائیگا گھر گھر بہار   مَدَنی چینل سے ہمیں کیوں والِہانہ ہو نہ پیار
اے گناہوں کے مریضو! چاہتے ہو گر شِفا   آن کرتے ہی رہو تم مَدَنی چینل کو سدا
اِس میں عِصیاں سے حفاظت کا بہت سامان ہے   اِن شاءَ اللہ خُلد میں بھی داخِلہ آسان ہے (وسائل بخشش ص ۶۰۵۔۶۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکی کی دعوت دیتے ہوئے خوفِ خدا سے رو پڑے

ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین ''نیکی کی دعوت'' دینے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے، اگر راہ چلتے بلکہ دورانِ سفر بھی موقع ملتا تو ''نیکی کی دعوت'' ارشاد فرماتے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن بَشّار عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الغَفّار فرماتے ہیں کہ میں فَسَوی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کے ہمراہ مُلکِ شام کی طرف جارہا تھا کہ راستے میں ایک شخص لپک کر آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے سامنے آیا اور سلام کرنے کے بعد عرض کرنے لگا: ''اے ابو یوسف! مجھے کچھ نصیحت فرمادیجئے۔'' یہ سن کر آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ رو پڑے اور (نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے) فرمایا: اے بھائی! بے شک شب وروز کا (جلد جلد) آنا جانا، آپ کے بدن کے گُھلنے، عمر کے ختم ہونے اور ہردم موت کے قریب سے قریب تر ہوتے چلے جانے کا پتا دے رہا ہے۔ اِس لئے میرے بھائی! آپ کو اُس وَقت تک ہرگز مُطْمَئِن ہو کر نہ بیٹھ رہنا چاہیے جب تک کہ اپنے اچّھے خاتمے کا معلوم نہ ہوجائے نیز یہ پتا نہ چل جائے کہ جنّت میں جانا ہے یا کہ جہنَّم ٹھکانا ہے؟ اور یہ خبر نہ ہو جائے کہ آپ کا پَروَردگار عَزَّوَجَلَّ آپ کے گناہوں اور غفلتوں کی وجہ سے ناراض ہے یا اپنے فضل ورَحمت کے سبب آپ سے راضی ہے۔ اے کمزور انسان! اپنی اوقات مت بھولئے! آپ کا آغاز ایک ''ناپاک قطرہ'' ہے جبکہ انجام سڑا ہوا مُردہ۔ اگر ابھی یہ نصیحت سمجھ نہیں بھی آرہی تو عنقریب سمجھ میں آجائے گی جس وَقت آپ قَبْر میں جائیں گے۔ وہاں گناہوں پر نَدامت تو ہوگی مگر کام نہ دے گی۔ یہ فرما کر آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ رونے لگے اور وہ شخص بھی جذباتِ تَأَثُّر سے رونے لگا۔ راوی کہتے ہیں: ان دونوں کو روتا دیکھ کر میں بھی رونے لگا یہاں تک کہ وہ دونوں بے ہوش ہو کر گر گئے۔ (ذَمُّ الھَوٰی ص٤٣٧ مُلَخصاً)

مجھے سچّی توبہ کی توفیق دیدے پئے تاجدارِ حرم یاالٰہی
جو ناراض تُو ہوگیا تو کہیں کا رہوں گا نہ تیری قسم یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص٨٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کسی کو روتا دیکھو تو رو پڑو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ المُبِین کا خوفِ خدا! کہ بسا اوقات نیکی کی دعوت دیتے ہوئے انہیں خوفِ خدا کے سبب رونا آ جاتا تھا۔ آج بھی اگر نیکی کی دعوت دیتے ہوئے خوفِ خدا سے کوئی رو پڑے، روتے ہوئے بیان کرے، رو رو کر دعا کرے، تلاوتِ قراٰن یا نعت شریف سُن کر رو پڑے تو یہ اُس کیلئے بڑی سعادت کی بات ہے۔ اُس کو **رِیا کار** سمجھتے ہوئے اُس پر ہرگز **بدگمانی** نہ کی جائے کہ مسلمان پر **بدگمانی** کرنا **حرام** اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ دوسروں پر بدگُمانی کر کے اپنے دل جلانے والوں کی خود اپنی ہی بربادی ہے، حضرت سیِّدُنا مَکْحُول دِمَشقی عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: جب کسی کو **روتا ہوا** دیکھو تو تم بھی رو پڑو اور اُسے **رِیا کار نہ** سمجھو، میں نے ایک دَفعہ (دَفْ۔عَہ) کسی رونے والے شخص کو ''رِیا کار'' تصوُّر کیا تو میں **ایک سال تک رونے سے محروم رہا۔** (تَنبِیهُ الْمُغتَرِّین ص۱۰۷)

یادِ نبی میں رونے والا ہم دیوانوں کو
لاکھ پرایا ہو وہ پھر بھی اپنا لگتا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رِیا کار بیوقوفوں کا سردار ہے

کسی کو دُعا وغیرہ میں روتا دیکھ کر بغیر واضح قرینے کے اُسے **رِیا کار** سمجھنے والا بے شک گنہگار اور نارِ جہنَّم کا حقدار ہے البتّہ خود رونے والے کو 112 بار غور کر لینا چاہئے کہ وہ کیوں رو رہا ہے! اگر **رِیا** کا شائبہ بھی ہو تو جب تک اِصلاح نہ ہو لے رونے سے باز رہے۔ یقیناً **رِیا کار بے وُقوفوں کا سردار ہے** کہ کسی انسان کو اپنی ذات سے مُتأثِّر کرنے، اُس کی طرف سے تعریفی کلمات سننے کی عارِضی لذّت پانے، اپنے آپ کو اُس کی نظر میں نیک بندہ بنانے کی تمنّا پر کہ وہ اِس کی طرف بہ نگاہِ تحسین (یعنی پسندیدگی کی نظر سے) دیکھے اور یہ دل ہی دل میں لُطف اندوز ہو اور مَحض اس معمولی سی لذّت کے لئے ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے والے عظیمُ الشّان

اِنعامات کو داؤ پر لگا دیتا ہے اور اِس کی محرومی کی انتہا دنیا میں بھی یہ ہے کہ اکثر خود اِس پھٹکار کے حقدار رِیا کار کو پتا تک نہیں چل پاتا کہ دکھاوا کر کے جس کی نظر میں نیک بننا چاہتا تھا وہ مُتاَثِّر بھی ہوا یا نہیں! بِالفرض وہ مُتاَثِّر ہو بھی گیا اور اس نے پیچھے سے کوئی تعریف کر بھی دی تب بھی عام طور پر اپنے بارے میں تعریفی کلمات سننا کم ہی کسی کو نصیب ہوتا ہے! اور اگر کسی نے منہ پر تعریف کر بھی دی تو ہلاکت ہی میں اضافہ ہوگا۔ یقین مانئے! اگر کسی آہ وزاری کرنے اور رونے والے یا عبادت کا اظہار کرنے والے کے بارے میں لوگوں کو پتا چل جائے کہ یہ **رِیا کاری** کر رہا ہے پھر تو اُس سے ٹھیک ٹھاک بدظن ہو جائیں تو اب غور کر لے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو سب کچھ معلوم ہے تو ایسی صورت میں اُس عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کس قدر شدید ہوتی ہوگی!

آج بنتا ہوں مُعزَّز جو کھلے حشر میں عیب
ہائے رُسوائی کی آفت میں پھنسوں گا یاربّ (وسائلِ بخشش ص۹۱)

اعمال ضائع ہو جائیں گے

رِیا کاری سے بچنے بچانے کا جذبہ بڑھانے کی نیّت سے اِس ضِمن میں بطورِ ''نیکی کی دعوت'' چند آیات وروایات پیش کی جاتی ہیں۔ یقیناً دُنیا کو آخرت پر ترجیح دینے والے نادان رِیا کاروں کے عمل کا ثواب **ضائع** ہو جائے گا۔ چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ ترجَمے والے پاکیزہ قران، ''**کنزُالایمان مَع خزائنُ العرفان**'' صَفْحہ 418 تا 419 پر پارہ 12 **سُوْرَۂ ھُوْد** آیت نمبر 15 میں ربُّ العباد عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: جو دنیا کی زندگی اور آرائش چاہتا ہو ہم اس میں ان کا پورا پھل دے دیں گے اور اس میں کمی نہ دیں گے۔

حضرت سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ رِیاکاروں کو دنیا میں ہی ان کی نیکیوں کا بدلہ دے دیا جاتا ہے اور ان پر ذرّہ بھر ظُلم نہیں کیا جاتا۔ (تفسیرِ طَبَری ج ۷ ص ۱۳)

رِیاکاریوں سے بچا یاالٰہی
بنا مجھ کو مُخلِص بنا یاالٰہی

رِیاکارانہ عمل قبول نہیں ہوتا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 166 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''رِیاکاری'' صَفْحَہ 16 پر ہے: تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مَخْزَنِ جُود وسخاوت، پیکرِ عَظَمت وشرافت، مُحسنِ اِنسانیَّت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس عمل کو قبول نہیں کرتا جس میں رائی کے دانے کے برابر بھی رِیا (یعنی دِکھاوا) ہو۔''

(اَلتَّرغیب وَالتَّرہیب ج ۱ ص ۳۶ حدیث ۲۷)

دکھاوے سے مجھ کو الٰہی بچانا
مجھے اپنی رحمت سے مُخْلِص بنانا

رِیاکار پر جنّت حرام ہے

شَہَنْشاہِ دو جہان، مکّے مدینے کے سلطان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ہر رِیاکار پر جنّت حرام کردی ہے۔

(جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج ۲ ص ۲۴۲ حدیث ۵۳۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو ایمان کے ساتھ دُنیا سے جائے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ چاہے تو بے حساب بخشا جائے، اگر وہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو سزا دے کر جنّت میں داخِل فرمائے۔ لٰہذا **رِیاکار پر جنّت حرام ہے،** کی شَرح بیان کرتے ہوئے حضرتِ علّامہ محمد عبدالرَّءُوف مناوی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی بیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی رِیاکار مسلمان

ابتِداءً جنَّت میں داخِل نہ ہوگا۔ (فَیضُ القَدِیر لِلْمناوِی ج۲ ص۲۸۶ تحتَ الْحدیث ١٧٢٥)

خطائیں مِری عَفو غفّار کر دے
رِیاکاریوں سے تُو بیزار کر دے

رِیاکاری کو اِس مِثال سے سمجھئے

حُجّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا اِمام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ الوالی رِیاکاری کو اِس مِثال سے سمجھاتے ہیں: مَثَلاً کوئی شخص سارا دن بادشاہ کے سامنے کھڑا رہے جس طرح خُدّام کی عادت ہوتی ہے لیکن اس کا مقصود بادشاہ کا قُرب حاصل کرنا نہ ہو بلکہ اُس کی کسی کنیز کو دیکھنا ہو تو یہ (یعنی اُس شخص کا کھڑا ہونا) بادشاہ کے ساتھ یقیناً مذاق ہے۔ تو اِس سے زیادہ قابلِ حقارت ونفرت اور کیا بات ہوگی کہ کوئی شخص اللہ تعالٰی کی عبادت اُس کے کمزور و لاچار بندے کو دکھانے کے لئے کرے جو اس کو بِالذّات (یعنی ذاتی طور پر) نہ نَفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان۔ (اِحیاءُ العُلوم ج۳ ص۳٦٩ مُلَخَّصًا)

اخلاص نیکیوں میں اے ربِّ کریم دے
عَقلِ سلیم دے مجھے قَلبِ سلیم دے

رِیا کی تعریف

رِیاکاری کے بعض نقصانات کی معلومات تو ہوئی، آیئے! اب یہ معلوم کرتے ہیں کہ گناہوں بھری رِیاکاری کہتے کسے ہیں! تو سنئے: رِیا کی تعریف یہ ہے: **"اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے علاوہ کسی اور اِرادے سے عبادت کرنا۔"** گویا عبادت سے یہ غَرَض ہو کہ لوگ اس کی عبادت پر آگاہ ہوں تاکہ وہ ان لوگوں سے مال بٹورے یا لوگ اس کی **تعریف** کریں یا اسے نیک آدمی سمجھیں یا اسے **عزّت** وغیرہ دیں۔

(اَلزّواجر ج۱ ص٧٦)

رِیا کاری کی 80 مثالیں

(جو مثالیں پیش کی جا رہی ہیں وہ اگر چِہ رِیا کاری ہی کی ہیں تاہم کئی جگہ نیّت کے فرق سے اَحکام میں تبدیلی ہو سکتی ہے)

نَماز کے مُتَعلِّق رِیاکاری کی 11 مثالیں

﴿1﴾ کسی شخص کا اس لئے پابندی سے نماز پڑھنا کہ لوگ اس کو پکّا نمازی کہیں۔

﴿2﴾ کسی حافظ کا تراویح میں اِس لئے "مُصلّٰی سنانا" یعنی قراٰنِ کریم پڑھنا کہ پیسے ملیں گے۔

﴿3﴾ اپنی شادی والے دن یا گھر میں مَیِّت کے موقع پر سَنّتوں بھرے اجتماع میں حاضِری دینا یا باجماعت نَماز کی پابندی کرنا یا صدائے مدینہ لگانا (یعنی مسلمانوں کو نَمازِ فجر کیلئے جگانے کیلئے گھر سے نکلنا) تا کہ لوگ اَش اَش کریں کہ واہ بھئی! ایسے موقع پر بھی اِس نے ان نیک کاموں کی چُھٹّی نہیں کی! (خواہ اس کے علاوہ بلا تکلّف ناغے ہوتے ہوں!)

﴿4﴾ لوگوں کو مُتأَثِّر کرنے کیلئے اُن کے سامنے اطمینان اور خُشُوع وخُضُوع کے ساتھ نَماز پڑھنا۔

﴿5﴾ اگر بڑی رات کے اجتماعِ ذِکرو نعت میں شب بیداری کرنے یا کسی رات تہجُّد پڑھنے کا موقع ملے تو دن میں لوگوں کے سامنے اِس لئے آنکھیں مَلنا یا انگڑائیاں وغیرہ لینا کہ سب کو پتا چل جائے کہ یہ رات سویا نہیں بلکہ نیکیوں کیلئے جاگتا رہا ہے۔

﴿6﴾ دوسروں کی موجودَگی میں اِس لئے اِشراق و چاشت اوراوّابین و تہجُّد ادا کرنا تا کہ لوگ نفلیں پڑھنے والا تسلیم کریں۔

﴿7﴾ کسی کیلئے لوگوں کا حُسنِ ظن ہو کہ یہ تہجُّد گزار اور نفل روزوں کا عادی ہے۔ جبکہ حقیقتاً ایسا نہ ہو مگر اسکے سامنے کوئی ان خصوصیّات کے ساتھ تعارف کروائے تو یہ اِس نیّت کے ساتھ مسکرا کر سر جھکالے کہ ان پر میری نیکو کاری کا تأَثُّر (تَ۔اَث۔ثُر) قائم رہے۔

﴿8﴾ تہجُّد میں اٹھنے کی سعادت ملنے پراس لئے زور زور سے کھانسنا یا ایسے معاملات کرنا کہ زوجہ یا گھر کے دیگر افراد جاگ جائیں اور دیکھ کر مُتأَثِّر (مُ۔تَ۔اَث۔ثِر) ہوں کہ اَوہو! یہ تہجُّد کے لئے اٹھا ہے!

﴿9﴾ نَماز کے بعد مسجِد میں اس لئے دیر تک ٹھہرا رہنا کہ لوگ نیک آدمی قرار دیں۔

﴿10﴾ نَماز میں پہلی صَف کا اِس لئے اہتِمام کرنا کہ لوگ مُتأَثِّر ہوں، تعریف کریں۔

﴿11﴾ اپنی پہلی صَف یا جماعت رہ جانے پر لوگوں کے سامنے اظہارِ افسوس کرنا تا کہ لوگ مُتأَثِّر ہوں اور اِس کو پہلی صف اور جماعت کا حَرِیص سمجھیں۔

مُبلِّغین کے لئے رِیاکاری کی 18 مثالیں

﴿1﴾ اِجتماع وغیرہ میں اِس لئے بیان کرنا کہ لوگ اِس کے بیان کی تعریف کریں اور اچّھا مبلِّغ کہیں۔

﴿2﴾ مبلِّغ کا بیان کے دَوران دل پر چوٹ کرنے والے جُملے گرجدار آواز میں بولنا یا پُر جوش انداز میں اشعار پڑھنا تا کہ سامِعین تعریفی انداز میں نعرہ لگائیں، بلند آواز سے سُبْحٰنَ اللہ کہیں، واہ واہ! مرحبا! کہکر داد دیں، بیان کی تعریف کریں، شُعلہ بیان مبلِّغ کہیں۔

﴿3﴾ بیان میں اِس لئے عمدہ جُملے، دَقیق الفاظ، عَرَبی و انگریزی مَقُولے وغیرہ شامل کرنا کہ لوگ پڑھا لکھا سمجھیں اور اِس سے مُتأَثِّر ہوں۔

﴿4﴾ سُننے والے اُسے **راہِ خدا** عَزَّوَجَلَّ **میں قربانیاں** دینے والا تصوُّر کریں اس لئے بیان کے آغاز میں مبلِّغ کا مَثَلاً اِس طرح کے کلمات کہنا: میں 6 دن سے مسلسل سفر پر ہوں، اس وقت بھی 13 گھنٹے کا سفر کر کے یہاں پہنچا ہوں، بہُت تھکا ہوا ہوں، ابھی کھانا بھی نہیں کھایا مگر بیان کرنے حاضِر ہو گیا ہوں وغیرھا۔

﴿5﴾ اسلامی بھائیوں کو مَثَلاً اِس طرح کہنا: میں تو 25 ماہ سے مَدَنی قافِلے کا مسافِر ہوں، وقفِ مدینہ ہوں، اِسی روز سے

روزانہ بیان کررہا ہوں، آج کل کئی روز سے مسلسل مَدَنی مشوروں کی ترکیب ہے، ہر ماہ دو(یا چار) مَدَنی قافِلوں میں تین تین دن کیلئے سفر کررہا ہوں، اتنے برس سے ہر ماہ تین روزہ مَدَنی قافِلے میں سفر کی ترکیب ہے اور اِن باتوں کا سبب لوگوں میں عزّت بنانا ہو کہ خوب شاباش ملے، اسلامی بھائی اِس کی مثالیں دیں، دین کیلئے خوب قربانیاں دینے والا کہیں۔

﴿6﴾ جوش میں آکر ایک ہی دن میں **فیضانِ سنّت** سے پچاس یا سو بار درس دے ڈالنا تا کہ خوب واہ واہ ہو، حوصلہ افزائی کے نام پر تعریف ہو، دعوتِ اسلامی کے بڑے ذمّے داران سے پیٹھ تھپکوانے اور تحفے پانے کی ترکیب ہو۔

﴿7﴾ کسی بڑی شخصیّت کے سامنے سنّتوں بھرا بیان کرنے کا موقع ملے تو خوب بنا سنوار کر عُمدَگی سے بیان کرنا تا کہ وہ اس سے مُتاَثِّر ہو، اِس کی تعریف کرے۔

﴿8﴾ مبلِّغ کا سیاسی، حکومتی یا دُنیوی شخصیّات کے ساتھ مَراسِم رکھنا تا کہ لوگوں کو معلوم ہو یا خود بتا سکے کہ فُلاں فُلاں شخصیّت مجھ سے مُتَاَثِّر ہے، یہ لوگ مجھے دعاؤں کا کہتے ہیں، فُلاں نے تو میرے ہاتھ چوم لئے، ان کے یہاں میرا بڑا احترام ہے۔

﴿9﴾ کسی مبلِّغ کا ترکیبیں بنانا کہ کسی طرح کوئی افسر یا وزیر وغیرہ اُن کے گھر آجائے تا کہ لوگوں پر ظاہِر ہو کہ بھئی! بڑے بڑے لوگ اِس کے عقیدت مند ہیں اِس سے دعا کروانے یا بَرَکت حاصِل کرنے کیلئے حاضِر ہوتے ہیں۔

﴿10﴾ کسی دُنیوی بڑی شخصیّت کو اِس لئے اِصلاح کی بات کہنا یا خطا پر ٹوکنا کہ لوگوں پر یہ اثر پڑے کہ واہ بھئی واہ! یہ تو بڑے بڑوں سے مَرعُوب نہیں ہوتا اور حکمِ شریعت بیان کرنے میں کسی کا بھی لحاظ نہیں کرتا۔

﴿11﴾ کسی بڑے آدمی کو داڑھی رکھوادی یا بدنام شخص کو توبہ پر آمادہ کرلیا تو اپنی ذات سے مُتاَثِّر کرنے کیلئے بیان میں یا اسلامی بھائیوں میں اپنے اِس کارنامے (یا مَدَنی بہار) کا تذکِرہ کرنا۔

﴿12﴾ لوگوں میں بیٹھے ہوئے یا دورانِ بیان یا گفتگو کرتے ہوئے اِس لئے نگاہیں نیچی رکھنا کہ دیکھنے والے مُتاَثِّر ہوں، حیا سے نظریں جھکانے والا اور آنکھوں کا قُفلِ مدینہ لگانے والا کہیں۔ (خواہ جب لوگوں سے جُدا ہو تو آنکھیں ہر طرف گھومتی، پھرتی اور خوب بھٹکتی ہوں)

﴿13﴾ تنہائی میں خاشِعانہ نَماز پڑھنے یا نگاہیں نیچی رکھنے کی مَشق کرنا تاکہ دوسروں کی موجودگی میں بھی نَماز میں خُشوع قائم رہے، نگاہیں نیچی رکھ سکے اور لوگوں کے دلوں میں مَقام بنا سکے۔ (یہ دُونی رِیا ہے یعنی تنہائی والی مَشق بھی رِیا ہے کہ اِس کا مقصود رِضائے الٰہی نہیں، بندوں پر اپنی پارسائی کا سِکّہ جمانا ہے)

﴿14﴾ پابندی سے فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کی خانہ پُری کرنے اور دوسروں پر مَدَنی انعامات پر عمل کی تعداد ظاہر کرنے سے مقصود یہ ہو کہ اِس کی تعریف ہو، مثال دی جائے کہ فُلاں مَدَنی انعامات کا پکا عامل ہے، اُس کا اتنے اتنے مَدَنی انعامات پر عمل ہے۔

﴿15﴾ کسی کا اِس لئے دین کی خدمت کرنا، مَدَنی قافِلوں میں سفر کرنا، دینی کاموں کیلئے خوب وَقت دینا اور اس کی خاطِر مَشَقَّتیں برداشت کرنا کہ لوگ اِس کی قربانیوں کی واہ واہ کریں، دینی کاموں کیلئے اِس کو خوب مُتحرِّک (مُ۔تَ۔حَر۔رِک، ACTIVE) تصوُّر کریں۔

﴿16﴾ دُنیا کے مختلف مَمالِک کے اندر راہِ خدا میں اس نیَّت سے سفر کرنا کہ اسلامی بھائی اِس کی قربانیوں کی داد دیں، اِس کی مثالیں بیان کریں، اس کو بینَ الاَقوامی مبلِّغ کہیں۔

﴿17﴾ اِس لئے پابندی سے صدائے مدینہ لگانا یعنی لوگوں کو نَمازِ فجر کے لئے جگانے کیلئے گھر سے نکلنا کہ اس کی تعریف ہو کہ یہ نہ اندھیرے سے گھبراتا ہے، نہ کتّوں کے بھونکنے سے ڈرتا ہے، نہ ہی سردی اور بارِش کی پرواہ کرتا ہے نیز رات سونے میں چاہے کتنی ہی تاخیر ہو جائے یہ پھر بھی **صدائے مدینہ** کا ناغہ نہیں کرتا۔

﴿18﴾ **کسی** کو نیکی کی دعوت اِس **نِیّت** سے دینا کہ لوگ اسے مسلمانوں کا عظیم **خیر خواہ** تصوُّر کریں یا کسی کو بُرائی سے اس لئے مَنع کرنا کہ لوگ اس سے مُتأَثِّر ہوں کہ ''بڑا **غیرت مند** شخص ہے، بُرائی دیکھ کر بالکل خاموش نہیں رہ سکتا۔'' (کاش! اپنے گھر میں ہونے والی برائی دیکھ کر بھی غیرت آیا کرے، دل جلا کرے اور اِصلاح کی سعادت کی کوشش نصیب ہو)

نعت شریف پڑھنے، سننے والوں کے لئے رِیاکاری کی 16 مثالیں

﴿1﴾ اجتماع وغیرہ میں اِس غَرَض سے تلاوت کرنا، نعت شریف پڑھنا کہ لوگ نوٹیں چلائیں، اسے کھانا کھلائیں، لفافہ پیش کریں، سُوٹ پیس حاضِر کریں، آواز وانداز وغیرہ کی داد دیں، تلفُّظ کی ادائیگی کے اُسْلُوب اور پڑھے گئے کلام کی تعریف کریں۔

﴿2﴾ نعت شریف پڑھتے ہوئے مختلف اَشعار پر حدائقِ بخشش شریف وغیرہ کے بکثرت اَشعار اس لئے ملانا کہ لوگ کہیں: واہ واہ! اِس کو توبہُت سارے اور کیسے مشکل مشکل اَشعار یاد ہیں!

﴿3﴾ کتاب سے دیکھے بِغیر اِس لئے نعتیں پڑھنا کہ سننے والے کہیں واہ بھئی واہ! اِس کو بہُت سی نعتیں زَبانی یاد ہیں!

﴿4﴾ نعت خوان (یا مبلِّغ) کا کسی مشکِل شِعر کی اِس لئے شَرح بیان کرنا تاکہ لوگ اِسے ذہین سمجھیں اور اِس کی معلومات کی داد دیں۔

﴿5﴾ نایاب کلام تلاش کر کے یا کسی کلام کی نئی طرز بنا کر (یا چُرا کر) چُھپا کر رکھ کر بڑی رات وغیرہ کسی خاص موقع پر کثیر اجتماع میں نعت خواں کا اِس لئے پڑھنا کہ سامِعین جھوم اٹھیں اور زور زور سے سُبْحٰنَ اللّٰہ کہہ کر داد دیں، خوب نعرے لگائیں اور دوسرے نعت خوان بھی تعریف کرنے پر مجبور ہوں۔

﴿6﴾ نعت خوانی، تلاوتِ قراٰن، بیان وغیرہ پر بیک وَقْت اِس لئے عُبُور حاصل کرنا کہ لوگ اس کو ''ہر فن مولا'' کہیں۔

﴿7﴾ مالداروں کے یہاں رغبت کے ساتھ جانا، ان کی یا کسی بھی دینی و دُنیوی شخصیت کی موجودگی میں اس لئے نعت

شریف پڑھنا کہ مالدار ''نوٹیں'' چلائے، شخصیت کی صدائے داد وتحسین سے نَفْس ''لذّت'' پائے۔

﴿8﴾ بَیر ونی مَمالِک میں عزّت وشہرت یا نذرانوں کی خواہش پر نعت پڑھنے جانا نیز اس سے یہ بھی مقصود ہو کہ اپنے نام کے ساتھ ''بین الاقوامی شُہرت یافتہ نعت خواں'' کہا اور اشتِہارات میں لکھا جائے۔

﴿9﴾ T.V. چینل پر اِس لئے نعت پڑھنا (یا بیان کرنا) کہ خوب شہرت ملے، لوگ راستے میں روک کر عزّت سے ملیں، اپنے یہاں محافِل میں مدعو کر کے آوَ بھگت کریں، میڈیا، یا فُلاں چینل کا مشہور ومعروف نعت خواں (یا مبلّغ) کہیں یا اشتہارات میں لکھیں، V.C.D جاری ہو کہ جس سے خوب نام چمکے۔

﴿10﴾ نعت خواں (یا مبلّغ) کا شہرت اور واہ واہ! کیلئے c.d. یا v.c.d جاری کروانا۔

﴿11﴾ بیان کرتے یا سُنتے ہوئے یا دعا کرتے یا دُعا کرواتے، یا مُناجات یا نعت شریف پڑھتے یا سنتے ہوئے اِس لئے رونے جیسی آواز نکالنا، رونی صورت بنانا، آنکھیں پَٹ پٹا کر یا زور سے مِیچ کر زبردستی آنسو چھلکانا یا بار بار آنکھیں پُونچھنا کہ لوگ اِس کی طرف مُتوجِّہ ہوں اور اِسے بنگاہِ تحسین (یعنی تعریفی نظر سے) دیکھیں۔

﴿12﴾ اجتماعِ ذِکر و نعت میں اِس لئے آگے آگے بیٹھنا، نعتیں سُن کر خوب جھومنا، بُلند آواز سے واہ واہ! سُبْحٰنَ اللّٰہ کہنا، نعرے لگانا کہ لوگ عاشِقِ رسول سمجھیں۔

﴿13﴾ مُناجات یا نعت شریف سُن کر چیخ و پکار اور اُچھل کود کر کے حاضِرین کی توجُّہ چاہنا، اگر رقّت طاری ہو گئی تھی اور جوش میں کھڑا ہو گیا تھا، مگر اب کیفیت سے باہَر آ جانے کے باوُجود اِس لئے کھڑے کھڑے ہاتھ پیر ہلانے کا سلسلہ جاری رکھنا کہ لوگ یہ نہ کہہ سکیں کہ ارے اتنی جلدی یہ نارمل ہو گیا! یا اِس لئے زمین پر گرنا تڑپنا کہ لوگ پکڑیں سَہلائیں، ہوش میں لانے کیلئے جتن کریں، پانی پلائیں اور یہ ''ھُو ھُو'' کرتا ہوا آہستہ آہستہ ہوش میں آنے کا انداز اختِیار کرے اور یوں لوگوں کی نظر میں خود کو عُشّاق میں کھپا لے۔

﴿14﴾ نعت وغیرہ سُن کر اِس لئے فِراقِ مدینہ میں آہیں بھرنا بار بار مدینہ مدینہ کہنا تاکہ لوگ ''مدینے کا دیوانہ'' سمجھیں۔

﴿15﴾ اجتماعِ ذکر و نعت میں صِرف بریانی یا کھچڑا وغیرہ کھانے کے لئے شرکت کرنا۔

﴿16﴾ مُناجات، نعت ومَنقبت وغیرہ لکھنے والے کا اِس کے مَقْطَع میں اپنا تخلُّص اِس لئے ڈالنا کہ نیک نامی ہو، داد ملے، لوگوں پر چھاپ پڑے کہ واہ بھئی واہ! یہ تو بُہت اچّھا شاعِر ہے۔

راہِ خدا میں خَرچ کرنے والوں کے لئے رِیاکاری کی 3مثالیں

﴿1﴾ دینی کاموں میں اِس لئے چندہ دینا کہ لوگ سخی کہیں۔

﴿2﴾ اِس لئے غریبوں میں خیرات بانٹنا کہ وہ اِس کے گرد حاجی صاحِب ! سیٹھ صاحِب ! کہہ کر ہجوم کریں، اِس کی مِنّت سماجت کریں، اس کے سامنے گڑگڑائیں۔

﴿3﴾ مریضوں، دُکھیاروں اور سیلاب زدوں وغیرہ کی خدمت کیلئے اِس لئے بھاگ دوڑ کرے کہ لوگ مصیبت زدوں کا خیرخواہ یا بہترین سماجی کارکُن کہیں۔

رِیاکاری کے مُتَعلِّق مُتَفرِّق 32 مثالیں

﴿1﴾ فنِّ قِراءت اس لئے سیکھنا کہ لوگ ''قاری صاحِب'' کہیں۔

﴿2﴾ قاری صاحِب کا اجتماعات میں حاضِرین کی مقدار کے مطابِق (اور امام صاحِب کا جَہری نَمازوں میں مقتدیوں کی قِلّت وکثرت کو مدِّنظر رکھتے ہوئے) تجوید کے قَواعِد کی رعایت اور آواز کے اتار چڑھاؤ میں کمی بیشی کرنے سے مقصود حاضِرین کی خوشنودی ہو۔ (کاش! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے سِرّی نَمازوں میں بھی حسبِ ضرورت تجوید کے قواعِد کی رعایت کی عادت بنے)

﴿3﴾ اپنے لئے عاجِزی کے الفاظ مَثَلاً فقیر، گنہگار، ناکارہ وغیرہ اس لئے بولنا یا لکھنا کہ لوگ مُنکسِرُ المِزاج سمجھیں،

عاجزی کی تعریف کریں۔ (دل کی تائید کے بغیر اپنے لئے ایسے الفاظ کی ادائیگی مُنافَقت بھی ہے)

﴿4﴾ لوگوں سے اِس لئے پُرتپاک طریقے سے ملنا کہ مِلَنسار اور بااَخلاق کہلائے۔

﴿5﴾ دعا وغیرہ میں سب کے سامنے رونا آجائے تو اِس لئے آنسو پونچھتے رہنا کہ لوگوں پر یہ تَاَثُّر قائم ہو کہ یہ رِیاکاری سے بچنے کیلئے جلدی جلدی آنسو پُونچھ لیتا ہے۔

﴿6﴾ لوگوں کے دلوں میں جگہ بنانے کیلئے اِس طرح کے جملے کہنا: مجھے گناہوں سے بڑا ڈر لگتا ہے، مجھے بُرے خاتمے کا خوف رہتا ہے، ہائے! اندھیری قبر میں کیا ہوگا! آہ! قِیامت میں حساب کیسے دوں گا!

﴿7﴾ لوگوں پر اپنی دنیا سے لاتَعلُّقی اور پارسائی کی چھاپ ڈالنے کیلئے کہنا: میں تو مالداروں اور شخصیّات سے ملنے سے بچتا ہوں (اگر یہ فِقرہ مالدار وغیرہ کو اپنے سے حقیر سمجھ کر کہہ رہا ہے تو تکبُّر کی آفت میں بھی پھنسا)

﴿8﴾ کسی کی مصیبت کا سُن کر اِس لئے منہ بنانا یا ہمدردانہ جملے کہنا کہ لوگ رَحم دل کہیں۔ (البتّہ دُکھیارے مسلمان کی دلجوئی کی نیّت سے رضائے الٰہی کیلئے اُس کے سامنے ایسا کرنا عبادت اور باعِث ثوابِ آخرت ہے)

﴿9﴾ ہاتھ میں اِس لئے تسبیح رکھنا، اور نمایاں کرنا، یا لوگوں کے سامنے اِس لئے ہونٹ ہِلا ہِلا کر یا انہیں آواز پہنچے اِس طرح دُرُود و اَذکار پڑھنا کہ نیک سمجھا جائے۔

﴿10﴾ **جَلْوَت** میں (یعنی لوگوں کے سامنے) کھاتے پیتے، اُٹھتے بیٹھتے وغیرہ وغیرہ مَواقِع پر سنّتوں کا اچھی طرح خیال رکھنا تا کہ لوگ سنّتوں پر عمل کرنے والا قرار دیں۔ (کاش! اکیلے میں بھی کھانے پینے اور دیگر افعال میں خوب سنّتیں اپنانے کا ذہن بن جائے)

﴿11﴾ دعوت میں یا دوسروں کی موجودَگی میں اِس لئے کم کھانا کہ دیکھنے والے اسے **مُتَّبِعِ سنّت** (یعنی سنّت کی پیروی کرنے والا) اور **قَلِیْلُ الْغِذاء** (یعنی کم کھانے والا) تصوُّر کریں۔ (افسوس! یہ رِیاکار جب گھر میں یا بے تکلُّف دوستوں کے درمیان ہو تو

دوسروں کا حصّہ بھی چٹ کر جائے)

﴿12﴾ **کسی** کو اپنے نیک کام بتا کر یہ کہنا کہ ''آپ کسی اور کو مت بتانا۔'' تا کہ سامنے والا مُتأَثّر ہو کہ بہت **مخلص** شخص ہے کہ کسی پر اپنا نیک عمل ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔

﴿13﴾ اپنے نام کے ساتھ **حافِظ** بولنے یا لکھنے کا اس لئے اہتمام کرنا کہ لوگ بنظرِ تحسین دیکھیں مَاشَآءَاللہ بولیں، احتراماً حافِظ صاحِب یا حافِظ جی کہیں، دعاؤں کی التجائیں کریں۔(اگر رِیا کی نیّت نہ ہو تو حافظ کا اپنے منہ سے خود کو حافظ بولنا لکھنا منع نہیں)

﴿14﴾ رَمضانُ المبارَک کا اِعتِکاف کرنا یا سب کے سامنے اس لئے تِلاوت کرنا، یا خوب گڑگڑا کر دعائیں مانگنا کہ لوگ نیک آدمی سمجھیں۔

﴿15﴾ رَمضانُ المبارَک کا اِس لئے اِعتِکاف کرنا کہ مفت میں سَحری اور اِفطاری کی تر کیب بن جائے۔

﴿16﴾ موت مَیّت کے موقع پر بھاگ دوڑ کرنا نیز جنازے کے جلوس اور تدفین وغیرہ میں آگے آگے رہنا تا کہ لوگوں میں نُمایاں ہو، اہلِ مَیّت مُتأَثّر ہوں، ان کی نظر میں اچھا انسان بنے۔

﴿17﴾ نیک کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا تا کہ لوگ نیکیوں کا حَرِیص سمجھیں۔

﴿18﴾ اپنے **دینی کارنامے** اس لئے بیان کرنا کہ سُننے والے اِسے دین کا بہت بڑا **خادِم** تصوُّر کریں اور اس کی **عظمتوں** کے مُعتَرِف ہوں۔ مَثَلاً اپنے فضائل کا قائل کرنے کیلئے یوں کہنا: مجھے تو 15 سال ہو گئے نیکی کی دعوت عام کرتے ہوئے، میں اتنے عرصے تک دعوتِ اسلامی کی فُلاں فُلاں **ذِمّے داری** پر فائز رہا، میں نے اِتنے علاقوں بلکہ مُلکوں میں جا کر **مَدَنی کام** کیا، میں نے سینکڑوں کو داڑھی رکھوائی، عمامے سجوائے، مَدَنی کام کرنے پر آمادہ کیا، ان کی **تربیَّت** کی، فُلاں فُلاں ذمّے داران کو بھی میں مَدَنی ماحول میں لایا ہوں وغیرہ وغیرہ۔

﴿19﴾ مُطالَعے (مُطا۔لَ۔عے) کے دَوران کوئی حکمت بھرا عمدہ مَدَنی پھول مل گیا تو دوسروں سے پوشیدہ رکھ کر بڑے اجتماع میں اِس لئے بیان کرنا تا کہ واہ واہ سُبْحٰنَ اللہ کا شور ہو، کثیر افراد پر اپنی کثرتِ معلومات کا سکّہ بیٹھے اور تعریف ہو۔

﴿20﴾ اپنی فِی سَبِیلِ اللہ امامت یا دینی تدریس کا اِس لئے دوسروں سے تذکرہ کرنا کہ لوگ اِس سے مُتأَثِّر ہوں، قدر کی نگاہ سے دیکھیں۔

﴿21﴾ بڑی رات یا اجتماعات وغیرہ میں اِس لئے خوب لہجے کے ساتھ اذان دینا کہ لوگ آواز و انداز کی واہ واہ کریں۔

﴿22﴾ خریداری کرتے وقت یا اُجرت پر کسی سے کوئی کام کرواتے وَقت اپنے دینی مَنْصَب مَثَلاً دینی طالبِ علم یا حافظِ قراٰن یا امامِ مسجِد یا مؤَذِّن یا مبلِّغ وغیرہ ہونے کا اس لئے اظہار کرنا کہ وہ رعایت کردے یا پھر پیسے ہی نہ لے۔

﴿23﴾ کتاب یا رِسالہ لکھتے وقت اِس نیَّت سے عبرت انگیز رِوایات وخوب دلچسپ حِکایات اورعمدہ عمدہ مَدَنی پھول شامل کرنا کہ پڑھنے والے دادو تحسین دینے پر مجبور ہو جائیں۔

﴿24﴾ اپنے حج وعُمرے کی تعداد، تلاوتِ قراٰن کی یومیہ مقدار، رَجَبُ المُرَجَّب و شعبانُ المعَظَّم کے مکمَّل اور دیگر نفلی روزوں، نوافِل، دُرُود شریف کی کثرت وغیرہ کا اِس لئے اظہار کرنا کہ واہ واہ ہو اور لوگوں کے دلوں میں احترام پیدا ہو۔

﴿25﴾ چھوٹی بڑی دینی کتابوں کے ناموں کے ساتھ یا بِغیر نام بتائے اپنے کثرتِ مُطالَعہ کا اظہار کرنا تا کہ اسلامی بھائی علمِ دین کا شیدائی سمجھیں، دوسروں کو اِس کی مثال دیں۔

﴿26﴾ اِس لئے حج کرنا یا اپنے حج کا اِظہار کرنا کہ لوگ حاجی کہیں، ملاقات کیلئے حاضِر ہوں، گڑگڑا کر دعاؤں کی التجائیں کریں، گجرا پہنائیں، تحائف وغیرہ پیش کریں۔ (اگر اپنی عزّت کروانا یا تحفے وغیرہ حاصِل کرنا مقصود نہ ہو بلکہ تحدیثِ

نعمت وغیرہ اچھی اچھی نیتیں ہوں تو حج وعمرے کا اظہار کرنے عزیزوں اور رشتے داروں کو جمع کرنے، ''محفلِ مدینہ'' سجانے کی مُمانعت نہیں بلکہ کارِثوابِ آخرت ہے)

﴿27﴾ ساداتِ کرام کا اس لئے احترام بجالائے، دَست بوسی وغیرہ کرے کہ سیّدوں کے دلوں میں عزّت پیدا ہو یا لوگ مُحبِّ اہلبیت کہیں۔

﴿28﴾ مزارات کی اِس لئے بکثرت زیارتیں کرے، ہر جگہ عُرسوں میں پیش پیش رہے کہ لوگ اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السّلام کا عاشِق کہیں۔

﴿29﴾ سرکارِ غوثِ اعظم عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کا اِس لئے بار بار تذکرہ کرے یا گیارھویں شریف کی نیاز کرے یا آپ کی مَنْقَبَت میں خوب جھومے کہ لوگ غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا دیوانہ سمجھیں۔

﴿30﴾ اپنے پیر کی اِس لئے خوب خدمت کرے، لوگوں کے سامنے اِن خدمات کا تذکرہ کرے، اُن کے قریب نظر آئے تاکہ اسے لوگ اپنے مُرشِد کا مُقرَّب، منظورِ نظر اور خادِمِ خاص سمجھیں، عزّت کریں، ہاتھ چومیں، نُمایاں جگہ پر بٹھائیں، دعاؤں کی التجائیں کریں، تحفے نذرانے پیش کریں، پیر صاحِب کیلئے سفارشی بنائیں۔

﴿31﴾ پیر و مرشِد کی بچی ہوئی چیز دوسروں کی موجودَگی میں اس لئے جھٹ پٹ کھائے کہ لوگ ''تبرُّک کا حَرِیص'' تصوُّر کریں۔ (اور اگر کوئی دیکھتا نہ ہو تو تبرُّک کو ہاتھ بھی نہ لگائے یا دوسروں کی طرف سَرکا دے)

﴿32﴾ دوسروں کی موجودَگی میں اِس لئے چُپ چاپ رہنا یا اِشارے سے یا لکھ کر گفتگو کرنا کہ لوگ سنجیدہ، خاموش طبیعت اور زَبان کا قفلِ مدینہ لگانے والا تصوُّر کریں۔ (خواہ گھر میں اور بے تکلُّف دوستوں میں خوب قہقہے لگاتا اور شیرِ ببر کی طرح دَہاڑتا یعنی چیختا ہو)

رِیا کی تعریف کے تحت مذکورہ مثالوں پر غور کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ مثالوں کو ذِہن میں رکھتے ہوئے **ریا کاری کی تعریف** پر ایک بار پھر نظر ڈال لیجئے جیسا کہ **بہارِ شریعت جلد 3 صفحہ 629** پر ہے: ''**رِیا** یعنی دِکھاوے کیلئے (نیک) کام کرنا اور ''**سُمْعَہ**'' یعنی اِس لئے (نیک) کام کرنا کہ لوگ سنیں گے اور اچّھا جانیں گے، یہ دونوں چیزیں بَہُت بُری ہیں، اِن کی وجہ سے عبادت کا ثواب نہیں ملتا بلکہ گناہ ہوتا ہے اور یہ شخص مُستحقِ عذاب ہوتا ہے۔'' **رِیا کاری کی تعریف** میں یہ بھی شامل ہے کہ لوگوں پر اپنی عبادت گزاری کی دھاک بِٹھانا، اپنی تعریف، واہ واہ اور عزّت چاہنا یا اُس نیک کام سے سُوٹ پیس، یا رقم کا لفافہ یا کھانا یا مٹھائی یا کسی قسم کے نذرانے کا حُصول مقصود ہونا۔ نیز پیش کردہ مثالوں میں ''**حُبِّ جاہ**'' یعنی ''**عزّت وشُہرت کی مَحبّت**'' بھی موجود ہے۔ کیوں کہ رِیا کاری کا ایک بَہُت بڑا سبب ''**حُبِّ جاہ**'' ہے۔

رِیا کاری کی مثالوں کے بارے میں ایک ضَروری وَضاحت

یاد رہے! رِیا کاری کی یہ تمام مثالیں پڑھنے سننے والے کے اپنے آپ میں **رِیا کاری** تلاش کرنے کے لئے ہیں، کسی دوسرے کو رِیا کار قرار دینے کے لئے نہیں کیونکہ رِیا کاری کا تعلّق دل سے ہے اور کسی کے دل کے حالات پر ہر کوئی مُطَّلع نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا ان مثالوں پر قِیاس کرتے ہوئے کسی مسلمان پر **بدگمانی** نہ کی جائے، بدگمانی حرام اور جہنَّم میں لیجانے والا کام ہے اور اسی طرح کسی کے بارے میں تجَسُّس (یعنی گناہ کی تلاش) کرنا، اس کی پردہ دَری کرنا (یعنی عیب کھولنا) اور اس میں یہ (یعنی رِیا کاری کی) علامات تلاش کرنا تا کہ اس کو بدنام کیا جائے **یہ بھی حرام ہے۔**

خود کو رِیا کاری کے عذاب سے ڈرائیے!

برائے کرم! اپنی نیکیوں کو ٹٹو لئے کہ کہیں اس میں **رِیا** تو چُھپی ہوئی نہیں! کیوں کہ **رِیا** چیونٹی کی چال سے بھی باریک چال کے ذَرِیعے عملِ خیر میں داخِل ہوجاتی ہے، حقیقت یہ ہے کہ ''رِیا'' میں جو ''لذّت'' ہے وہ نہ عمدہ غذاؤں میں ہے نہ ہی مال و

دولت کی کثرت میں، اِس سے بچنا بَہُت بَہُت بَہُت ضروری ہے کہ یہ ''لذّت'' جہنّم میں پہنچانے والی ہے لہٰذا اگر اپنے کسی نیک عمل میں رِیا کا شائبہ (یعنی شک) بھی پائیں تو توبہ کریں اور اپنے آپ کو ڈرائیں کہ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''بے شک جہنَّم میں ایک وادی ہے جس سے جہنّم روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے یہ وادی اُمّتِ محمدیہ علی صاحِبِھَا الصلوٰۃُ والسّلام کے اُن ریاکاروں کے لئے تیّار کی ہے جو قراٰنِ پاک کے حافِظ، غیرُ اللّٰہ کے لئے صَدَقہ کرنے والے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے حاجی اور راہ خدا عَزَّوَجَلَّ میں نکلنے والے ہوں گے۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر ج ۱۲ ص ۱۳۶ حدیث ۱۲۸۰۳) اگر کوئی اسلامی بھائی یا اسلامی بہن خود میں مذکورہ مثالوں میں سے کوئی مثال پائے تو لازِماً **رِیا کاری کا علاج** کرے مگر یہ نہ ہو کہ اصل نیکیوں اور سعادت مندیوں ہی کو چھوڑ دے کیونکہ ناک پر مکّھی بیٹھ جائے تو مکّھی کو اُڑایا جاتا ہے ناک نہیں کاٹی جاتی۔

بچا لے رِیا سے بچا یاالٰہی
تُو اِخلاص کر دے عطا یاالٰہی

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 166 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''رِیاکاری'' کا مُطالعہ فرمائیے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رِیاکاری کی علامات

مدینہ 3

امیرُالْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، **علیُّ الْمُرتَضٰی** شیرِ خدا کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: رِیا کار کی تین علامتیں ہیں: ﴿۱﴾ **تنہائی میں**

ہو تو عمل میں سُستی کرے اور لوگوں کے سامنے ہو تو چُستی دکھائے ﴿۲﴾ تعریف کی جائے تو عمل میں اِضافہ کردے اور ﴿۳﴾ مذمت کی جائے تو عمل میں کمی کردے۔ (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر ج۱ ص۸۶)

لوگوں میں اپنی مَذَمَّت کرنا بھی رِیا کی علامت ہے

حضرتِ سیِّدُنا خواجہ حَسَن بَصری عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: جو شخص کسی مجمع میں اپنی مَذَمَّت کرتا (یعنی خود کو گنہگار، بدکار، سیاہ کار وغیرہ کہتا) ہے وہ درحقیقت اپنی تعریف کرتا ہے (کہ لوگ ایسے شخص کو مُتواضِع اور مُنکسِرُ المِزاج کہہ کر اُس کی عاجزی کی تعریف کرتے ہیں) اور یہ بھی رِیا کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔ (تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص۲۴)

یاد رہے! اپنے لئے عاجِزی کے الفاظ کا استعمال اُس صورت میں رِیا کاری ہے جبکہ رِیا کاری کی نیّت ہو اور اب یہ گناہ ہے اور اسی طرح اگر صرف زَبان سے عاجِزی کے الفاظ کہہ رہا ہو اور دل میں یہ کیفیت نہ ہو تو مُنافَقت ہے اور یہ بھی گناہ ہے۔

روزے کے بارے میں نہ پوچھو

حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم بن ادھم عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الاَکرَم فرماتے ہیں: اپنے بھائی سے اُس کے روزے کے بارے میں نہ پوچھو، کیونکہ اگر وہ کہتا ہے کہ میں روزہ دار ہوں تو اُس کا نَفس خوش ہوگا اور اگر کہے کہ میں روزہ دار نہیں ہوں تو اُس کا نَفس غمگین ہوگا اور یہ دونوں رِیا کی علامتوں میں سے ہیں۔ (تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص۲۴)

ضَرورتاً روزے کا اِظہار کر دیجئے

ضرورتاً روزے کے اظہار میں مُضایقہ نہیں جیسا کہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جب کسی کو دعوت دی جائے اور وہ روزے سے ہو تو اُسے چاہیے کہ کہہ دے: میں روزہ دار ہوں۔ (صَحیح مُسلِم حدیث ۱۱۵۰ ص۵۷۹)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الحَنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے

ہیں: خیال رہے کہ نفلی روزے کا چُھپانا بہتر ہے مگر چُونکہ یہاں (مثلاً کسی کے گھر جانا ہوا ہوتو وہاں) چُھپانے سے یا صاحِبِ خانہ کے دل میں عَداوت پیدا ہوگی یا رنج وغم، (رِضائے الٰہی کی نیّت سے) مسلمان کے دل کو خوش کرنا بھی عبادت ہے اس لیے روزے کے اِظہار کا حکم دیا گیا۔ (مِراٰۃُالمناجیح ج ۳ ص ۱۹۹)

نیکی کے سبب چیزیں سستی ملنا

حضرت سیِّدُنا اِمام احمد بن **حَجر مَکّی شَافِعی** عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی **ریاکاری** کی اَقسام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس سے بھی بڑھ کر **خَفِی** (یعنی پوشیدہ) **رِیا** یہ ہے کہ (اپنی نیکیوں پر) نہ تو لوگوں کے آگاہ ہونے کی خواہش ہو اور نہ ہی عبادت کے ظاہر ہونے پر خوشی (پیدا ہوتی) ہو، البتّہ اس بات پر مَسَرَّت ہو کہ ملاقات کے وقت لوگ سلام میں پہل کریں اور اُس سے خندہ پیشانی سے ملیں، نیز اس کی تعریف کریں اور اس کی ضَروریات پوری کرنے میں جلدی کریں، خرید و فروخت میں اس کی رعایت کریں (مَثَلاً وہ کچھ خریدنا چاہے تو اُسے سَستا دیں یا مُفت پیش کر دیں) اور جب وہ لوگوں کے پاس آئے تو وہ اس کے لئے جگہ چھوڑ دیں۔ (اُس کو اِحترام کی جگہ بٹھائیں، دعاؤں کے لئے اِلتجائیں کریں، اُس کے لئے آواز پَست رکھیں، ہاتھ جوڑیں، گڑگڑائیں وغیرہ) جب کوئی شخص ان مُعامَلات میں کوتاہی کرے تو یہ بات اپنی پوشیدہ نیکیوں کو بڑا سمجھنے کے سبب اس کے دل پر گِراں گزرے۔ گویا اُس کا نَفس اُس عبادت کے مقابلے میں اپنا اِحترام چاہتا ہے، یہاں تک کہ اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ اس نے یہ نیکیاں نہیں کیں تو اس کا نَفس اس اِحترام کی خواہش بھی نہ رکھتا۔ (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر ج ۱ ص ۹۳)

مُخلِصین کا رِیا سے بچنے کا انداز

مزید فرماتے ہیں: لٰہذا مُخلِص بندے ہمیشہ **خَفِی** (یعنی پوشیدہ) **رِیا** سے ڈرتے رہتے ہیں اور دیگر لوگ جتنی کوشش اپنے گناہ چھپانے میں کرتے ہیں یہ اُن سے زیادہ اپنی نیکیاں چھپانے کے حَرِیص ہوتے ہیں اور اس کی وجہ صِرف یہ ہے کہ یہ لوگ اپنی نیکیوں کو خالِص کرنا چاہتے ہیں تا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن لوگوں کے سامنے انہیں اَجر عطا فرمائے کیونکہ انہیں اس بات پر

یقین ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ صِرف وُہی اعمال قبول فرماتا ہے جو **اِخلاص** کے ساتھ کئے گئے ہوں اور وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگ سخت محتاج اور بھوکے ہوں گے اوران کے مال واولاد انہیں کچھ کام نہ آئیں گے سوائے اس کے کہ جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں قَلْبِ سلیم (یعنی گناہوں سے محفوظ دل) لے کر حاضر ہوگا۔(اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر ج ۱ ص ۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کہیں ہم رِیاکار تو نہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ **دِیانت داری** سے خود پر غور کریں کہ کہیں ہم **تنہائی** میں عبادت کے مُعامَلے میں **سُستی** اور لوگوں کے سامنے **چُستی** کا مُظاہَرہ تو نہیں کرتے؟ کہیں ہم نیکی کرنے کے بعد اس کا لوگوں پر **بلاضَرورت اظہار** تو نہیں کردیا کرتے؟ پھر اگر کوئی اس پر ہماری **تعریف** کردے تو ''پُھول کر'' عمل میں **اضافہ** تو نہیں کردیتے؟ اور **تعریف** نہ ہونے کی صورت میں کہیں ہم **غمگین** تو نہیں ہوجاتے اور اس عمل میں **کمی** تو نہیں آجاتی؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہمیں لوگوں کے **سامنے** نیکی کرنے میں بڑی **لذَّت** ملتی ہو مگر تنہائی میں **مزا** نہ آتا ہو؟ کہیں ہم لوگوں کے سامنے (خود کو سیاہ کار، گنہگار، مجرم، فقیر، حقیر اور عاجز و مسکین وغیرہ کہہ کر) اپنی **مَذَمَّت** اُنہیں **مُتاَثِّر** کرنے کے لئے تو نہیں کرتے؟ ہم کہیں اپنے مبلِّغ یا سنّتوں بھرے مَدَنی حُلیے وغیرہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے سے مُتأَثِّر ہونے والے دُکانداروں سے اس لئے تو سودا نہیں لیتے کہ وہ ہمیں مُفت میں یا سَستے داموں دے؟ اگر ان سُوالات کے جوابات **ہاں** میں آئیں تو فوراً سے پیشتر **توبہ** کرلیجئے اور حُصولِ **اِخلاص** کی کوشِشوں میں لگ جایئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ توبہ سے پہلے موت آجائے اور **رِیاکاری** کے سبب دوزخ میں ڈال دیا جائے۔

رِیاکاری سے توبہ کی بَرَکت

مُفَسِّر شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الْحَنّان لکھتے ہیں: خیال رہے کہ **رِیا** سے عبادت **ناجائز** نہیں ہو

جاتی (یعنی ایسا نہیں کہ رِیاکاری سے نَماز پڑھی تو اُسے ترکِ نَماز سمجھا جائے) بلکہ **نامقبول** ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اگر **رِیاکار** آخر میں رِیا سے (سچّی) **توبہ** کرے تو اس پر رِیا کی عبادت کی **قضا** واجب نہیں بلکہ اس توبہ کی **بَرَکت** سے گزشتہ **نامقبول رِیا کی عبادات بھی قَبول ہوجائیں گی**۔ مُطلقاً رِیا سے خالی ہونا بَہُت **مشکل** ہے **کوئی شخص رِیا کے اندیشے سے عبادات نہ چھوڑے بلکہ رِیا سے بچنے کی دعا کرے۔** (مِراٰۃ المناجیح ج۷ص۱۲۷)

ترے رَحم و کرم پر آس میں نے باندھ رکھی ہے

بڑی اُمّید ہے آقا! کرم روزِ جزا ہو گا (وسائل بخشش ص۱۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَرَضِ رِیا کا عِلاج کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنے دل میں اِس **مَرَضِ رِیا** کی **علامات** محسوس کریں تو بعدِ توبہ **علاج** میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔ جب ہم اپنے **باطن** کو **پاکیزہ** کرنے کی کوشش کریں گے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا ظاہر بھی **سُتھرا** ہوجائے گا۔ **شَہَنْشاہِ مدینہ**، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''جو اپنے **باطِن کی اِصلاح** کرے گا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کے **ظاہِر** کی (بھی) **اِصلاح** فرمادے گا۔'' (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص۵۰۸ حدیث ۸۳۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

''اِخلاص کا نُور'' کے دس حُرُوف کی نسبت سے رِیاکاری کے 10 علاج

﴿۱﴾ **اللہ** تعالٰی سے دعا کے ذریعے مدد طلب کیجئے ﴿۲﴾ رِیاکاری کے نقصانات پیشِ نظر رکھئے ﴿۳﴾ رِیا کے اسباب کا خاتمہ کیجئے ﴿٤﴾ اپنے اعمال میں اِخلاص پیدا کیجئے ﴿۵﴾ نیّت کی حفاظت کیجئے ﴿٦﴾ دورانِ عبادت شیطانی وَسوَسوں سے بچئے ﴿۷﴾ تنہائی ہو یا

ہُجوم یکساں عمل کیجئے ﴿٨﴾ نیکیاں چُھپایئے ﴿٩﴾ صرف اچھی صحبت میں رہیے ﴿١٠﴾ اَوراد و وَظائف کا مَعْمُول بنا لیجئے۔ اب ان مُعالَجات کی وضاحت مُلاحظہ فرمایئے:

﴿پہلا علاج﴾ اللّٰہ تعالٰی سے دُعا کے ذریعے مدد طلب کیجئے

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: **اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِن یعنی** دُعا مؤمن کا ہتھیار ہے۔ (اَلْمُستَدرَك لِلْحاکِم ج ٢ ص ١٦٢ حدیث ١٨٥٥) شیطان کے خلاف جنگ میں یہ ہتھیار استعمال کرتے ہوئے خُدائے غفّار کے دربارِ کرم بار میں یوں **دُعا** کیجئے: یا ربِّ مصطفٰے! مجھے **ریاکاری** کی بیماری سے **شِفا** عطا فرما، میری خالی جھولی **اِخلاص** کی لازوال دولت سے بھر دے۔ میرا سامنا اُس دشمن (یعنی شیطان) سے ہے جو مجھے دیکھتا ہے مگر خود دکھائی نہیں دیتا لیکن تُو اُس کو **مُلاحظہ** فرما رہا ہے، اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس دشمن کے **مکر و فریب** سے بچالے، اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میں اِس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ **لوگوں کی نظر** میں تو میرا حال بہُت **اچّھا** ہو، وہ مجھے نیک اور پرہیزگار سمجھتے رہیں مگر تیرے دربار میں **سزا کا حقدار** ٹھہروں۔

مِرا ہر عمل بس ترے واسِطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یا الٰہی (وسائلِ بخشش ص ٧٨)

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿دوسرا علاج﴾ رِیاکاری کے نقصانات پیشِ نظر رکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ **رِیاکاری** کی آفات اور اس کے نقصانات اپنے پیشِ نظر رکھیں کیونکہ آدمی کا دل کسی چیز کو اُس وقت تک ہی **پسند** کرتا ہے جب تک وہ اسے نَفْع بخش نظر آتی ہے مگر جب اُسے اُس شے

کے **نقصان دِہ** ہونے کا پتا چلتا ہے تو وہ اُس سے بچتا ہے مَثَلاً کسی اسلامی بھائی کو لذّت اور مِٹھاس کی وجہ سے **شَہْد** بہُت پسند ہو لیکن اگر اسے یہ بتا دیا جائے کہ یہ **شَہْد** جسے تم پینے جارہے ہو، اِس میں **زَہر** ملا ہوا ہے تو وہ اُس میں موجود لذّت و مِٹھاس نہیں **زَہر** کو دیکھے گا اور اسے ہرگز ہرگز **نہیں پئے گا**۔ اِسی طرح لوگوں پر اپنا نیک عمل **ظاہر** کرنے اور ان کی طرف سے **واہ واہ** ہونے میں یقیناً نفس کو بڑی **لذّت** ملتی ہے بلکہ اُس لذّت کے سبب عبادت کی مشقّت بھی آسان ہوجاتی ہے، لیکن ہم اِس لذّت کے بجائے **رِیا کاری** کے ذریعے ہونے والے **زہر سے بھی خطرناک نقصانات** ذِہن میں رکھیں تو اس سے بچنا ہمارے لئے قدرے آسان ہوجائے گا کیونکہ **زہر کا** نقصان صِرف **دُنیا** کی حد تک ہے جب کہ ''رِیا'' **آخرت** کیلئے تباہ کار ہے۔ کیا **رِیا کاری** کا یِہی نقصان کچھ کم ہے کہ نیک عمل میں **مَشَقَّت** اُٹھانے کے باوُجُود ثواب سے **محرومی** رہے! اُس **مزدور** کا کیا حال ہوگا جو سارا دن دھوپ میں **پسینہ** بہائے اور جب **مزدوری** ملنے کا وقت آئے تو اُس کی مزدوری یہ کہہ کر روک لی جائے کہ تم نے فُلاں فُلاں **غَلَطی** کی ہے اس لئے تمہیں مزدوری نہیں ملے گی۔ مگر آہ! **رِیا کار** تو ثواب سے **محرومی** کے ساتھ ساتھ عذابِ نار کا بھی حقدار ہے، وہ انسان کتنا **نادان** ہے کہ جس شے سے وہ لاکھوں کما سکتا ہے اُسے صِرف وقتی خوشی کی خاطر مُفت کے داموں بیچ دے، بالکل اِسی طرح وہ **عبادت گزار** کتنا ناسمجھ ہے جو عبادت کے ذَرِیعے **خالق** عَزَّوَجَلَّ کا قُرب چاہنے کے بجائے **مخلوق** کو اپنا بنانے کی کوشش کرے، ایسے رِیاکار نے گویا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی **نافرمانی** گوارا کرلی اور اس کے بدلے لوگوں سے اُن کی **مَحبَّت** چاہی، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے ہونے والی **مَذَمَّت** کے بدلے لوگوں کی مِدحت (یعنی تعریف) کا طالب ہوا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی **ناراضی** کے بدلے لوگوں کی **رِضا** و خُوشنودی طلب کی اور باقی رہنے والی **جنَّتی نعمتیں** فانی دُنیا کے بدلے بیچ ڈالیں! پھر سب لوگوں کو راضی رکھنا **دُودھ کی نَہر** کھودنے کے مُترادِف (مُ۔تَ۔را۔دِف) ہے کہ اگر کچھ لوگ ایک بات سے **خوش** ہوتے ہیں تو اُسی بات سے **ناراض** ہونے والوں کی بھی ایک تعداد ہوتی ہے۔

عطا کردے اِخلاص کی مجھ کو نعمت
نہ نزدیک آئے رِیا یاالٰہی　(وسائلِ بخشش ص ۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دِکھاوے کے لئے عمل کرنے والے کی مثال

لوگوں کو دِکھانے اور سنانے کے لئے عمل کرنے والے کی **مِثال** اُس شخص کی طرح ہے جو اپنی جیب میں خوب کنکریاں بھر کر اُسے نُمایاں کرتے خریداری کے لئے بازار چلا گیا، جب لوگوں نے اُس کی اُبھری ہوئی جیب دیکھی تو حیرت سے کہنے لگے: ''واہ بھئی! دیکھو تو سہی! اس کی جیب کس قدر رقم سے بھری ہوئی ہے!'' مگر اُسے لوگوں کی اِس **واہ واہ** کے علاوہ کوئی فائدہ نہیں ملے گا کیوں کہ وہ جُوں ہی دُکاندار کو دام ادا کرنے کے لئے اپنی جیب سے رقم کے بدلے پتّھر نکالے گا، **ذلیل ورسوا** ہوجائے گا۔ اسی طرح **دِکھانے** اور **سنانے** کے لئے عمل کرنے والے رِیا کار کو لوگوں کی طرف سے بولے جانے والے **تعریفی کلمات** کے علاوہ کوئی نَفع حاصل نہیں ہوگا اور نہ ہی اُسے قِیامت کے دن کوئی **ثواب** ملے گا۔ (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر ج ۱ ص ۸۶ بِتَصَرُّفٍ)

بڑی کوششیں کی گنہ چھوڑنے کی
رہے آہ! ناکام ہم یاالٰہی　(وسائلِ بخشش ص ۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿تیسرا علاج﴾ رِیا کے اسباب کا خاتِمہ کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر بیماری کا کوئی نہ کوئی **سبب** ہوتا ہے اگر سبب مٹا دیا جائے تو بیماری بھی **رخصت** ہوجاتی ہے۔ اِسی طرح **رِیاکاری** کے بھی بُنیادی طور پر **تین اَسباب** ہیں، اگر ان تین چیزوں سے جان چُھڑا لی جائے تو

اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ رِیا کاری سے بچنا بے حد آسان ہوجائے گا۔ وہ تین اسباب یہ ہیں: **(۱) حُبِّ جاہ یعنی شُہرت کی خواہش (۲) مَذَمَّت کا خوف اور (۳) مال ودولت کی حِرص۔**

(۱) شُہرت کی خواہش

حُبِّ جاہ کی تعریف ہے، ''شہرت وعزّت کی خواہش کرنا۔'' **حُبِّ جاہ** کی مَذَمَّت کرتے ہوئے **حُجَّۃُ الاسلام امام غزالی** عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: شُہرت کا مقصد لوگوں کے دلوں میں مقام بنانا ہے اور یہ خواہش ہر فَساد کی جڑ ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ''حُبِّ جاہ'' یعنی **شُہرت کی خواہش** پر قابو پانے کے لئے اَحادیثِ مُبارَکہ میں وارِد اِس کے نقصانات پر غور وفکر کریں، چنانچہ اس ضِمن میں **چار فرامینِ مُصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ فرمایئے: ﴿۱﴾ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طَاعَت کو بندوں کی طرف سے کی جانے والی **تعریف کی محبت** سے ملانے سے بچتے رہو، کہیں تمہارے اعمال **برباد** نہ ہوجائیں (فردوس الاخبار للدیلمی ج ۱ ص ۲۲۳ حدیث ۱۵۶۷) ﴿۲﴾ مال اور مرتبے کی **مَحَبَّت** مومن کے دل میں **مُنافقت** کو اِس طرح بڑھاتی ہے جیسے پانی سبزہ اُگاتا ہے (اِحیاءُ العلوم ج ۳ ص ۲۸۶، ۳۴۲) ﴿۳﴾ دو **بھوکے بھیڑیے** بکریوں کے رَیوڑ میں اِتنی تباہی نہیں مچاتے جتنی تباہی حُبِّ مال وجاہ (یعنی مال ودولت اور عزت وشہرت کی محبت) مسلمان کے دین میں مچاتی ہے (تِرمِذی ج ۴ ص ۱۶۶ حدیث ۲۳۸۳) ﴿۴﴾ اپنی تعریف پسند کرنا آدمی کو اندھا بہرا کردیتا ہے۔

(فردوس الاخبار للدیلمی ج ۱ ص ۳۴۷ حدیث ۲۵۴۸)

یُوں ''فکرِ مدینہ'' کیجئے

کوشش کرکے اس طرح غور وخَوض (فکرِ مدینہ) کیجئے: لوگوں کا میری **تعریف** میں چند جملے بول دینا یا مجھے تعریفی نگاہوں سے دیکھنا، یا شُہرت مل جانا نفس کے لئے یقیناً باعثِ **لذّت** ہے مگر لوگوں کی طرف سے کی جانے والی تعریف مجھے بَروزِ حشر بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں **کامیابی وکامرانی** نہیں دلواسکتی کیونکہ یہ تعریفیں کرنے والے لوگ تو خود خوفِ عِتاب سے لرزہ بَراَندَام ہوں گے۔

ان کے **تعریف** کرنے سے نہ میرا **رِزْق** بڑھے گا نہ **عمر** میں اِضافہ ہوگا اور نہ ہی آخِرت میں کوئی **مقام و مرتبہ** نصیب ہو سکے گا، لہٰذا ایسے لوگوں کی طرف سے کی جانے والی **تعریف کی خواہش کا کیا فائدہ!** میں کیوں ان لوگوں کو دکھانے کے لئے نیک عمل کروں بلکہ میں صرف **اپنے ربّ** عَزَّوَجَلَّ **کی رضا کے لئے عبادت کروں گا**۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی جُھوٹی تعریف پسند کرنا حرام ہے

امام اہلسنَّت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن **فتاوٰی رضویہ** جلد 21 صَفْحَہ 597 پر لکھتے ہیں: اگر (کوئی آدمی) اپنی **جھوٹی تعریف** کو دوست رکھے (یعنی پسند کرے) کہ لوگ اُن فضائل سے اُس کی ثنا (یعنی تعریف) کریں جو (فضیلت و خوبی) اس میں نہیں، جب تو صَرِیح **حرام قطعی** ہے۔ **قَالَ اللّٰہُ** (یعنی **اللہ** تعالٰی نے فرمایا)

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اَتَوْا وَّ یُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۸۸﴾ (پ ۴، اٰل عمرٰن: ۱۸۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: ہرگز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے کئے پر اور چاہتے ہیں کہ بے کئے اُن کی تعریف ہو ایسوں کو ہرگز عذاب سے دُور نہ جاننا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

آج بنتا ہوں مُعزَّز جو کُھلے حَشر میں عیب
ہائے رُسوائی کی آفت میں پھنسوں گا یارب (وسائلِ بخشش ص ۹۱)

(۲) لوگوں کی مَذَمَّت کا خوف

لوگوں کی طرف سے **مَذَمَّت** ہونے (یعنی بُرا بھلا کہے جانے) کا خوف اِس طرح دُور کیا جاسکتا ہے کہ آپ اپنا ذِہن بنا لیجئے کہ کسی کے **مَذَمَّت** کرنے (یعنی بُرا بھلا کہنے) سے نہ میری **موت** جلدی آجائے گی اور نہ میرے **رِزْق** میں کمی بیشی ہوگی، اگر میرا **ربّ** عَزَّوَجَلَّ مجھ سے **راضی** ہے تو پھر لوگوں کی مَذَمَّت اور ان کی طرف سے کیا جانے والا اظہارِ ناراضی میرا **بال بھی بیکا**

نہیں کرسکتی۔ یہ لوگ تو خود مجبور و عاجِز ہیں کہ اپنے لیے نَفْع ونقصان اور زندگی وموت کے مالِک نہیں تو میں کیوں ان کی مَذَمَّت کے خوف سے نیک عمل کروں یا چھوڑوں، مجھے صِرْف اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے قہر وغضب سے ڈرنا چاہیے۔

﴿۳﴾ مال و دولت کی حِرص مدینہ

مال و دولت کی حِرص سے نَجات حاصل کرنے کے لئے اپنا اس طرح ذِہن بنایئے کہ مال دینے اور روکنے کے سلسلے میں لوگوں کے دل اللہ تبارَک و تَعالٰی ہی کے قبضے میں ہیں، میں جن لوگوں کی خاطر رِیا کاری یعنی دِکھاوے کا عمل کرنے لگا ہوں وہ تو خود مجبورِ مَحض ہیں، رِزْق دینے والی ذات صِرْف و صِرْف ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی ہے۔ جو شخص لوگوں کے مال کا لالچ رکھتا ہے وہ ذلیل و رُسوا ہوجاتا ہے اور اگر اُسے مال مل بھی جائے تو دینے والے کے اِحْسان تلے دبنا پڑتا ہے، تو جب رِیاکارانہ عمل کے سبب مال کا ملنا بھی یقینی نہیں اور ذلّت و رُسوائی کا اندیشہ بھی پورا ہے تو پھر میں کیوں نیک کاموں کے ذَرِیعے لوگوں کو مُتأَثِّر کرکے ان سے مال حاصل کرنے کی کوشش کروں؟ بس میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ ہی کو راضی کرنے کے لئے عبادت اور ہر طرح کے نیک کام کیا کروں گا۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ۔

پیچھا مرا دنیا کی مَحبّت سے چُھڑا دے
یا رب مجھے دیوانہ مدینے کا بنا دے (وسائلِ بخشش ص۱۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿چوتھا علاج﴾ اپنے اعمال میں اِخلاص پیدا کیجئے

سرکارِ والا تَبار، بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اِخلاص کے ساتھ عمل کرو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ وُہی اعمال قَبول فرماتا ہے جو اس کے لئے اِخلاص کے ساتھ کئے جاتے ہیں اور یہ نہ کہو کہ یہ (عمل) اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے اور رِشتے داری کیلئے۔ (سُنَنِ دارقطنی ج۱ ص۷۳ حدیث ۱۳۰)

اِخلاص کے بغیر ثواب نہیں ملتا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ ترجَمے والے پاکیزہ قراٰن، ''**کنزُالایمان مَع خزائن العرفان**'' صَفْحَہ892 تا893 پر پارہ 25 **سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی** آیت نمبر20 میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿۲۰﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: جو آخرت کی کھیتی چاہے ہم اُس کے لیے کھیتی بڑھائیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہے ہم اُسے اُس میں سے کچھ دیں گے اور آخرت میں اُس کا کچھ حِصّہ نہیں۔

تفسیر نورُ العرفان سے اِس آیتِ مبارکہ کے مختلف حصّوں کی تفسیر ملاحظہ ہو: ﴿جو آخرت کی کھیتی چاہے﴾ یعنی **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی رِضا اور جنابِ **مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی **خوشنودی** چاہے، **رِیا** کے لئے اعمال نہ کرے ﴿ہم اُس کی کھیتی بڑھائیں﴾ یعنی اُسے زیادہ نیکیوں کی **توفیق** دیں گے، نیک کام **آسان** کر دیں گے، اعمال کا **ثواب** بے حساب بخشیں گے۔ ﴿اور جو دنیا کی کھیتی چاہے﴾ کہ مَحض دُنیا کمانے کے لئے نیکیاں کرے، **عزّت وجاہ** (اور شہرت و واہ واہ) کے لئے عالم، حاجی بنے، (مالِ) **غنیمت** (پانے) کے لئے غازی (بنے)، ﴿**اور آخرت میں اس کا کچھ حصّہ نہیں**﴾ کیونکہ اس نے آخرت کے لئے **عمل** کئے ہی نہیں۔ معلوم ہوا کہ **رِیا کار ثواب سے محروم رہتا ہے** مگر شَرعاً اس کا عمل دُرُست ہے، رِیا کی نَماز سے فرض ادا ہو جائے گا، مگر ثواب نہ ملے گا اس لئے فِي الْاٰخِرَةِ (یعنی آخرت میں اِس کا کچھ حصّہ نہیں) کی قید لگائی۔

(نورُ العرفان ص ۷۷٤)

مُخلص کے اعمال کو اللہ عزوجل مشہور کرتا ہے

حُضورِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''اگر تم میں سے کوئی شخص کسی ایسی سَخت چٹان میں کوئی عمل کرے جس کا نہ تو کوئی دروازہ ہو اور نہ ہی **رَوشندان**، تب بھی اُس کا عمل ظاہر ہو جائے گا اور جو

ہونا ہے ہو کر رہے گا۔'' (مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج٤ ص٥٧ حدیث ١١٢٣٠)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الحَنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اِس فرمانِ عالی کا مقصد یہ ہے کہ تم رِیا کر کے ثواب کیوں **برباد** کرتے ہو! تم **اِخلاص** سے نیکیاں کرو، خُفیہ (یعنی چُھپ کر عبادت) کرو۔ **اللہ** تَعالٰی تمہاری نیکیاں خود بخود لوگوں کو بتادے گا لوگوں کے دل تمہیں **نیک** ماننے لگیں گے۔ یہ نہایت ہی **مُجَرَّب** (یعنی آزمایا ہوا) ہے، بعض لوگ **خُفیہ** (یعنی چھپ کر) **تہجُّد** پڑھتے ہیں لوگ خواہ مخواہ انہیں تہجُّد خواں کہنے لگتے ہیں۔ تہجُّد بلکہ ہر **نیکی کا نور** چِہرے پر نُمُودار ہو جاتا ہے جس کا دن رات مُشاہَدہ ہو (یعنی دیکھا جا) رہا ہے، لوگ حُضُور ِغوثِ پاک (اور) خواجہ اجمیری (رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہما) کو **ولی** کہتے ہیں، کیونکہ ربّ تعالٰی کہلوا رہا ہے۔ یہ ہے اِس فرمانِ عالی کا ظُہُور۔ (مِراٰۃُ المناجیح ج٧ ص١٤٥)

مُخلِص کسے کہتے ہیں؟

''**اِنسان مُخلِص** کب ہوتا ہے'' اِس بارے میں **اَسلافِ کِرام** رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام کے چار اقوال مُلاحَظہ ہوں: ﴿۱﴾ حضرتِ سیِّدُنا یحیٰی بن مُعاذ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے سُوال ہوا: **انسان کب مُخلِص ہوتا ہے؟** فرمایا: جب **شِیر خوار** (یعنی دودھ پیتے) **بچّے** کی طرح اُس کی **عادت** ہو، شِیر خوار بچّے کی کوئی **تعریف** کرے تو اُسے **اچّھی** نہیں لگتی اور **مَذَمَّت** کرے تو **بُری** نہیں لگتی۔ تو جس طرح وہ اپنی تعریف و مذمّت سے **بے پرواہ** ہوتا ہے اِسی طرح انسان جب اپنی تعریف و مذمّت کی پرواہ نہ کرے تو **مُخلِص** کہا جا سکتا ہے (تَنبِیهُ الْمُغتَرِّین ص٢٤) ﴿۲﴾ حضرت ذُوالنُّون مِصری عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی سے کسی نے پوچھا: **آدمی کو کس طرح معلوم ہو کہ وہ مُخلِص ہے؟** فرمایا: **جب وہ اعمالِ صالحہ** (یعنی نیکیوں) **میں پوری کوشش صَرف کر دینے کے باوُجود اِس بات کو پسند کرے کہ میں مُعَزَّز** (یعنی عزّت والا) **نہ سمجھا جاؤں** (اَیضاً ص٢٣) ﴿۳﴾ کسی امام سے پوچھا گیا: **مُخلِص کون ہے؟** فرمایا: مُخلِص وہ ہے جو اپنی **نیکیاں** اس طرح **چھپائے** جس طرح اپنی **برائیاں چھپاتا ہے** (اَلزَّواجِر ج١ ص١٠٢)

﴿٤﴾ ایک اور بُزُرگ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے عَرض کی گئی: اِخلاص کی حد کہاں تک ہے؟ فرمایا: یہ کہ **تمہیں یہ خواہش ہی نہ**

رہے کہ لوگ تمہاری تعریف کریں۔ (اَیضاً)

یکساں ہو مَدح و ذَم مجھ پہ کر دو کرم
نہ خوشی ہو نہ غم تاجدارِ حرم (وسائلِ بخشش ص ۲۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿پانچواں علاج﴾ نیّت کی حفاظت کیجئے

رِیا کاری سے بچنے کیلئے اپنی نیّت کی حفاظت ضَروری ہے کہ آپ جو عمل کرنے لگے ہیں اُس کا مقصد کیا ہے! اگر دِکھاوے کی بُو پائیں تو فوراً اپنی نیّت کی اِصلاح فرمائیں اور یہ ذِہن بنائیں کہ صِرف وُہی عمل مقبول ہوگا جو رِضائے الٰہی کیلئے کیا جائے گا اگر میں نے لوگوں کو دکھانے یا سنانے کی خاطر کوئی نیکی کی تو قبول ہونا تو ایک طرف رہا، جہنّم کے عذاب کا حقدار ہو جاؤں گا! شیطان اگرچِہ لاکھ رکاوٹ ڈالے مگر رِیا اور دکھاوے کی نیت سے بچنا اور اچّھی نیّت کرنی ہی ہوگی۔ حضرتِ سیِّدُنا نعیم بن حَمّاد عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الجَواد فرماتے ہیں: ہماری پیٹھ کا کوڑوں کی مار کھانا ہمارے لئے (اچّھی) **نیّت** کرنے کے مقابلے میں آسان تر ہے۔ (تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص ۲۵)

نِیَّت کی تعریف

نیَّت لُغوی طور پر دل کے **پُختہ** (یعنی پکّے) اِرادے کو کہتے ہیں اور شَرعاً عبادت کے اِرادے کو **نیَّت** کہا جاتا ہے۔ (ماخوذ از نزھۃالقاری شرح صحیح البخاری ج ۱ ص ۲۲۶) نیّت کی اَہَمِّیَّت دل میں اُجاگر کرنے کیلئے سات رِوایات مُلاحظہ فرمائیے:

”چل مدینہ“ کے سات حُرُوف کی نسبت سے اچھی نیَّت کی فضیلت پر مَبنی 7 فرامِینِ مصطَفٰے

﴿۱﴾ اعمال کا دار و مدار **نیّتو**ں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وُہی ہے جس کی وہ **نیّت** کرے (بُخاری ج ۱ ص ٦ حدیث ۱)

﴿۲﴾ **مسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے** (اَلْمُعْجَمُ الْكَبِير ج٦ ص١٨٥ حديث ٥٩٤٢) ﴿۳﴾ **سچّی نیّت سب سے افضل عمل ہے** (اَلْجامِعُ الصَّغِير ص ٨١ حديث ١٢٨٤) ﴿٤﴾ **اچّھی نیّت بندے کو جنّت میں داخِل کرے گی** (اَلْفِردَوس بمأثور الْخطّاب ج٤ ص٣٠٥ حديث ٦٨٩٥) ﴿٥﴾ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آخرت کی **نیّت** پر دنیا **عطا** فرمادیتا ہے لیکن دنیا کی **نیّت** پر آخرت **عطا** فرمانے سے انکار کردیتا ہے (اَلزُّهد لِابن مُبارَك ص١٩٣ حديث٥٤٩) ﴿٦﴾ **سچّی نیّت** عرش سے **معلّق** ہے پس جب کوئی بندہ **سچّی نیّت** کرتا ہے تو عرش **ملنے** لگ جاتا ہے، پھر اُس بندے کو **بَخشش** دیا جاتا ہے (تاريخ بغداد ج١٢ ص ٤٤٤ حديث ٦٩٢٦) ﴿۷﴾ جس نے **نیکی** کا **ارادہ** کیا پھر اُسے نہ کیا تو اُس کے لیے ایک **نیکی** لکّھی جائے گی۔

(صَحيح مُسلِم ص٧٩ حديث ١٣٠)

اچّھی اچّھی نیّتوں کا ہو خدا جذبہ عطا
بندۂ مُخلِص بنا، کر عَفْو میری ہر خطا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللهُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿چھٹا علاج﴾ دورانِ عبادت شیطانی وسوسوں سے بچئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِخلاص قَبولیَّت کی کُنجی (چابی) ہے، لہٰذا جس طرح نیک **عمل** سے پہلے دل میں **اِخلاص** ہونا ضَروری ہے اِسی طرح ہر نیکی وعبادت کے دَوران اسے قائم رکھنا بھی ضَروری ہے کیونکہ شیطان مسلسل ہمارے دل میں وَسْوَسے ڈالنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّزّاق فرماتے ہیں: جو شخص اپنے اعمال میں ساحر (یعنی جادوگر) سے زیادہ **ہوشیار** نہ ہوگا (شیطان کے جھانسے میں آکر) ضَرور **ریاکاری** میں پھنس جائے گا۔

(تَنبِيهُ الْمُغتَرِّين ص٢٣)

عبادت میں وَسوَسوں سے نجات کیلئے تین چیزیں ضَروری ہیں

مدینہ ۱ **عبادت** کے دَوران شیطانی وسوسوں سے چھٹکارے کے لئے تین چیزیں ضَروری ہیں: ﴿۱﴾ اُس وَسوَسے کو پہچاننا ﴿۲﴾ اُسے ناپسند کرنا اور ﴿۳﴾ اسے قَبول کرنے سے انکار کرنا۔ مَثَلاً کسی نے اچھی اچھی **نیّتیں** کرکے نَمازِ تہجُّد شُروع کی، اب دَورانِ نَماز شیطان نے دل میں **رِیا کاری** کا وَسوسہ ڈالا کہ جب لوگوں کو میری تہجُّد گزاری کا پتا چلے گا تو وہ مجھ سے بَہُت مُتَاَثِّر ہوں گے، اب اِس وَسوَسے کو فوری طور پر **پہچاننا** کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے اُس نَمازی کے لئے بَہُت ضروری ہے۔ پھر اسے **ناپسند** بھی جانے کہ **خالِق** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے کئے جانے والے عمل سے **مخلوق** کو مُتَاَثِّر کرنے کی کوشش کرنا **غَضَبِ الٰہی** کو دعوت دینے کے مُتَرادِف ہے، پھر اُس وَسوَسے سے **اپنی توجُّہ ہٹالے**۔ اگرچِہ یہ کام **مشکل** ضرور ہے مگر **ناممکن** نہیں، آغاز میں یہ کام بے حد کٹھن محسوس ہوتا ہے، لیکن جب تکلُّف کرکے ایک عرصے تک اِس پر صَبْر کرے تو **اللہ** تعالٰی کے فضل وکرم اور حُسنِ **توفیق** سے یہ کام **آسان** ہوجاتا ہے، ہمارا کام **کوشش** کرنا ہے، کامیابی دینے والی ذات **ربِّ کائنات** عَزَّوَجَلَّ کی ہے: پارہ 21 **سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْت** آیت نمبر 69 میں **اللہ** تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۶۹﴾

(پ ۲۱، العنکبوت: ۶۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضَرور ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے اور بے شک **اللہ** نیکوں کے ساتھ ہے۔

تو شیطاں کے شَر سے بچا یاالٰہی
ہو دل وَسوسوں سے صَفا یاالٰہی
مجھے وسوسوں سے بچا یا الٰہی
ہو شَر دُور شیطان کا یا الٰہی

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿ساتواں علاج﴾ تنہائی ہو یا ہُجوم یکساں عمل کیجئے

حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم، **نورِ مُجَسَّم** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ مکرَّم ہے: جب بندہ عَلانیہ نَماز پڑھے تو بھی **اچھّی** اور خُفیہ (یعنی پوشیدہ) نَماز پڑھے تو بھی **اچھّی** تو **اللہ** تعالٰی فرماتا ہے کہ یہ میرا **سچّا بندہ** ہے۔ (سُنَنِ اِبن ماجہ ج ٤ ص٤٦٨ حدیث ٤٢٠٠)

مُفَسِّرِ شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الحَنّان اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی اِس بندے میں **رِیاکاری** نہیں ہے یہ بندہ **مُخلِص** ہے اگر رِیا کار ہوتا تو **عَلانیہ** نَماز **اچھّی** طرح پڑھتا **خُفیہ** (یعنی تنہائی) میں **معمولی** طرح، جب یہ خُفیہ (یعنی تنہائی) میں بھی اچھّی طرح پڑھتا ہے تو **مُخلِص** ہی ہے۔ (مراٰۃُ المناجیح ج٧ ص ١٤٠)

امام سرّی نماز میں بھی قواعدِ تجوید کی رِعایت کرے (مدینہ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ تنہائی میں ہوں یا اسلامی بھائیوں کے درمیان، دونوں جگہ عمل کو **یکساں** انداز میں کرنے کی خوب کوشش کریں۔ مَثَلاً جس **خُشوع وخُضوع** سے لوگوں کے سامنے **نَماز** پڑھتے ہیں وُہی انداز اکیلے میں بھی **قائم** رکھیں، امام صاحِب کو چاہئے کہ جس طرح جَہری (یعنی بُلند آواز والی قِراءَت کی) نَمازوں میں قواعِدِ تجوید کی رعایت کرتے ہیں، سرّی (یعنی آہستہ قِراءَت والی) نَمازوں میں بھی یِہی کریں۔ نیز ہم جو کام لوگوں کے سامنے کرنا پسند نہیں کرتے تنہائی میں بھی نہ کیا کریں۔ شَفِیعُ الْمُذْنِبِین، اَنِیسُ الغَرِیبِین، سِراجُ السّالِکِین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُبین ہے: ''جو کام لوگوں کے سامنے کرنا ناپسند کرتے ہو وہ تنہائی میں بھی نہ کیا کرو۔'' (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص٤٨٧ حدیث ٧٩٧٣)

بچا مجھ کو شیطاں کی مکّاریوں سے
خدا بہرِ حیدر ریاکاریوں سے

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

﴿آٹھواں علاج﴾ نیکیاں چُھپائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاش! یہ سعادت مل جائے کہ ہم اپنی نیکیوں کو بھی اُسی طرح چُھپائیں جس طرح اپنے گناہوں کو چُھپاتے ہیں اور بس اِسی کو کافی سمجھیں کہ **اللہ** تَعَالٰی ہماری نیکیاں جانتا ہے۔ بِالخصوص پوشیدہ نیکی کرنے کے بعد نَفْس کی خوب نگرانی کی جائے کیوں کہ ہوسکتا ہے یہ عبادت ظاہر کرنے کی حِرص نفس کے اندر جوش مارے اور وہ کچھ اِس طرح پھنسانے کی ترکیب کرے کہ اپنی یہ عبادت لوگوں پر ظاہر کردے کہ اِس طرح نیکیاں چُھپائے رکھنے سے جب لوگوں کو تیرے مقام و مَرتبے کا عِلْم ہی نہیں ہوگا تو وہ بے چارے تیری پَیروی سے محروم رہ جائیں گے، ایسے میں تُو لوگوں کا مُقتدا (یعنی پیشوا و رہنما) کیسے بنے گا؟ تیرے ذَرِیعے نیکی کی دعوت کیسے عام ہوگی؟ وغیرہ۔ ایسی صورت میں **اللہ** تَعَالٰی سے اِستِقامت و ثابِت قَدَمی کی دُعا کرنی چاہئے اور اپنے عمل کے بدلے میں ملنے والی جنّت کی عظیمُ الشّان دائمی نعمت یاد کرنی چاہئے۔ خود کو ڈرانا چاہئے کہ جو شخص **اللہ** تَعَالٰی کی عبادت کے ذَرِیعے اس کے بندوں سے اَجْر (یعنی بدلے) کا طالِب ہوتا ہے اُس پر **اللہ** تَعَالٰی کا غَضَب نازِل ہوتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دوسروں کے سامنے اپنا عمل ظاہر کرنے کی وجہ سے وہ ان کے نزدیک تو محبوب (یعنی پیارا) ہوجائے لیکن **اللہ** تَعَالٰی کے نزدیک اُس کا مقام و مرتبہ گِر جائے! تو کہیں اِس طرح میرا عمل بھی ضائع نہ ہوجائے! پھر نفس کو اِس طرح سمجھائے کہ میں کس طرح اس عمل کو لوگوں کی تعریف کے بدلے بیچ دوں وہ تو خود عاجِز و لاچار ہیں نہ تو وہ مجھے رِزْق دے سکتے ہیں اور نہ ہی موت و حیات کے مالِک ہیں۔

پوشیدہ عمل افضل ہے

پوشیدہ عمل کے فضائل پر بھی غور کرے جیسا کہ نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ فضیلت نشان ہے: **ظاہِری عمل کے**

مقابلے میں **پوشیدہ عمل افضل** ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۵ ص۳۷٦ حدیث۷۰۱۲)

عمل کے اِظہار کی ایک صورت

ایسا شخص کہ جس کی پَیرَوی کی جاتی ہو وہ لوگوں کو رَغبت دلانے کی نیّت سے ایسا عمل ظاہر کرسکتا ہے جب کہ اِس اِظہار میں رِیا کی آمیزِش (آ۔مے۔زِش) نہ ہو۔ اِس طرح اِخلاص کے ساتھ عمل کے اظہار سے وہ ثوابِ عظیم کا حقدار ہے۔ چنانچہ ایک حدیث پاک میں ہے: جب عَلانِیہ عمل کی پَیرَوی کی جائے تو وہ (ظاہر کیا جانے والا عمل) چُھپ کر کئے جانے والے عمل سے **افضل** ہے۔ (اَیضاً)

عاجِزی کی اِنتِہا

اپنا پوشیدہ عمل تَحدِیثِ نعمت یا دوسروں کی رَغبت کے لئے ظاہر کرنے سے پہلے خوب اچھی طرح غور کر لینے کی حاجت ہے کہ کہیں یہ شیطان کی چال تو نہیں! کہیں میں رِیا کاری میں تو نہیں جا پڑوں گا۔ اِس ضِمن میں ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ المُبِین کی اِنکساری بے مِثال ہے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَورِی عَلَیهِ رَحمَةُ اللهِ القَوِی فرماتے ہیں: میں نے جس قَدَر اعمال **ظاہر** کر کے کئے ہیں، اُن کو نہ ہونے کے برابر سمجھتا ہوں کیونکہ جب لوگ دیکھ رہے ہوں اُس وَقت **اِخلاص** کا باقی رکھنا ہم جیسوں کی قُدرت سے باہَر ہے۔

(تَنبِیهُ الْمُغتَرِّین ص ۲٦)

بصرے کی ہر گلی سے تلاوت کی آواز آتی تھی

حُـجَّةُ الْاِسـلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامِد محمد بن محمد غزالی عَلَیهِ رَحمَةُ اللهِ الوالی لکھتے ہیں: کسی زمانے میں بَصرے کی ہر گلی سے ذِکرِ الٰہی اور تلاوتِ قرآنِ کریم کی آوازیں **بُلند** ہوتی تھیں اور اِس طرح لوگوں کو ذِکرو اَذکار کی رغبت ملتی تھی۔ اِتّفاقاً اُس زمانے میں کسی عالِم صاحِب نے **"رِیا کی باریکیوں"** کے بارے میں ایک رسالہ تحریر فرمایا، تو تمام لوگوں نے بُلند آواز سے ذِکرو تلاوت کرنا بند کر دیا۔ اِس پر کئی لوگوں نے کہا: کاش! ان عالِم صاحِب نے یہ **رسالہ** نہ لکھا ہوتا!

(کیمیائے سعادت ج۲ ص ٦۹۲)

اب تو نہ کئے ہوئے عمل میں بھی رِیاکاری کی جاتی ہے

حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ہم نے پہلے تو لوگوں کو اِس حالت میں پایا تھا کہ وہ اُن نیکیوں میں رِیا کرتے تھے جو وہ کرتے تھے اور اب لوگوں کی یہ حالت ہے کہ وہ اُن باتوں میں رِیا کرتے ہیں جو وہ نہیں کرتے۔ (تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص ۲۰) یعنی پہلے لوگ مخلوق کو راضی کرنے کے لئے نیک کام کرتے تھے اور اب نیک کام بھی نہیں کرتے بلکہ نیکوں کی صورت بنا کر اِس کا یقین دلانا چاہتے ہیں کہ وہ نیک کام کرتے ہیں پس یہ پہلے کے رِیاکاروں سے بھی بدتر ہیں۔

نیکیاں چُھپ کر کریں ایسی ھِدایت دے خدا
ہم کو پوشیدہ عبادت کی تُو لذّت دے خدا

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿نواں علاج﴾ صِرْف اچّھی صُحْبَت میں رھئے

اللہ تَعَالٰی کے مُخلِص بندوں اور عاشِقانِ رسول کی صُحبَت اگر نصیب ہو جائے تو عین سعادت ہے، اُن کے قُرب اور اُن کی طرف سے وقتاً فوقتاً ملنے والی نیکی کی دعوت کی بَرَکت سے دیگر فوائد کے ساتھ ساتھ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رِیاکاری کا عِلاج بھی ہوتا رہے گا۔ یہ یاد رہے کہ صِرف وصِرف اچّھی صُحبَت اختیار کرنی چاہیئے جبکہ بُرے لوگوں کے سائے سے بھی بھاگنا چاہیئے۔ مکّی مَدَنی سلطان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اچّھے اور بُرے مُصاحِب کی مثال، مُشک (یعنی کَستُوری) اُٹھانے والے اور بَھٹّی دَھونکنے والے کی طرح ہے، کَستُوری اُٹھانے والا تمہیں تحفہ دے گا یا تم اُس سے خریدو گے یا تمہیں اُس سے عمدہ خوشبو آئے گی، جبکہ بَھٹّی دَھونکنے والا یا

تمہارے کپڑے **جَلائے** گا یا تمہیں اُس سے **ناگوار** بُو آئے گی۔ (صَحیح مُسلِم ص ۱٤۱٤ حدیث ۲٦۲۸)

چنگے بندے دی صُحبت یارو جیویں دکان عطاراں　　سودا بھاویں مُل نہ لیّے حُلّے آن ہزاراں

بُرے بندے دی صُحبت یارو جیویں دکان لوہاراں　　کپڑے بھاویں کُنج کُنج بیّے چِنگاں پَین ہزاراں

(یعنی اچھے شخص کی صحبت عطّار (یعنی عِطر فروش) کی دکان کی طرح ہے کہ جہاں سے آدمی کچھ نہ بھی خریدے مگر اُسے خوشبو تو آ ہی جاتی ہے اور بُرے شخص کی صحبت لوہار کی دکان کی مِثل ہے، جہاں اپنے کپڑوں کو جتنا بھی سَمیٹ کر رکھیں، چِنگاریاں اُس تک پہنچ ہی جاتی ہیں)

صُحبت کے فوری اَثرات کی مثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر صُحبت اپنا اثر ضرور رکھتی ہے، مَثَلاً اگر آپ کی ملاقات کسی ایسے اسلامی بھائی سے ہو، جس کی آنکھوں میں اپنے کسی عزیز کی موت کی وجہ سے **نمی** ہو، چہرے پر **آثارِ غم** خوب نُمایاں ہوں اور لہجے سے **اُداسی** جھلک رہی ہو تو اُس کی یہ حالت دیکھ کر کچھ دیر کے لئے آپ بھی **غمگین** ہو جائیں گے۔ اور اگر آپ کو کسی ایسے اسلامی بھائی کے پاس بیٹھنے کا اِتّفاق ہو جس کا چہرہ کسی کامیابی کی وجہ سے **خوشی** سے دَمَک رہا ہو، لبوں پر **مسکراہٹ** کھیل رہی ہو اور اُس کی باتوں سے **مَسَرَّت** کا اِظہار ہو رہا ہو تو خواہی نَخواہی آپ بھی کچھ دیر کے لئے اُس کی **خوشی** میں شریک ہو جائیں گے۔

اچھی بُری صُحبت کے اَثرات

اِسی طرح اگر کوئی شخص ایسے لوگوں کی صُحبت اختیار کرے گا جو فکرِ آخرت سے یکسر **غافل** ہوں اور گناہوں کے اِرتِکاب میں کسی قسم کی **جِھجک** محسوس نہ کرتے ہوں تو غالِب گُمان ہے کہ وہ بھی بَہُت جلد اُنہی کی **مانند** ہو جائے گا اور اگر کوئی آدمی عاشِقانِ رسول کی صُحبت اختیار کرے جن کے دل **فکرِ مدینہ** سے مَعْمُور ہوں، وہ دن رات آخرت کی فَلاح (یعنی کامیابی) کے لئے اپنی **اِصلاح** کی کوشِش میں مصروف رہتے ہوں، اُن کی آنکھیں **اللہ** تَعالٰی کے **خوف** سے روتی ہوں، تو بَہُت اُمّید ہے کہ یِہی کیفیّات اُس شخص کے دل میں بھی سَرایت (یعنی اثر) کر جائیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

بُری صُحبتوں سے بچا یا الٰہی
بنا مجھ کو اچّھا بنا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچّھی اچّھی مَدَنی صُحبت پانے کے لئے آپ کو پریشان ہونے کی قَطْعاً ضَرورت نہیں، تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو جایئے، اِس کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اعلیٰ اَخلاقی اَوصاف غیر محسوس طور پر آپ کے کِردار کا حصّہ بنتے چلے جائیں گے۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کرے اور سنّتوں کی تربیَّت کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کرے۔ اِن مَدَنی قافِلوں میں سفر کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے سابِقہ طرزِ زندگی پر غورو فِکْر کا موقع ملے گا اور دل عاقِبت کی بہتری کے لئے بے چین ہو جائے گا، جس کے نتیجے میں گناہوں کی کثرت پر نَدامت ہوگی اور توبہ کی سعادت ملے گی۔ عاشِقانِ رسول کے ہمراہ مَدَنی قافِلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں فُحْش کلامی اور فُضول گوئی کی جگہ لَب پر دُرودِ پاک کا وِرْد ہوگا اور زَبان تلاوتِ قراٰن اور ذکر و نعت کی عادی بن جائے گی، غُصّے کی جگہ نَرمی، بے صَبْری کی جگہ صَبْر و تَحَمُّل، تکبُّر کی جگہ عاجِزی اور احترامِ مُسلِم کا جذبہ ملے گا۔ دنیاوی مال و دولت کے لالچ سے پیچھا چُھوٹے گا اور نیکیوں کی حِرص ملے گی، اَلْغَرَض بار بار راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے کی زندگی میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہو جائے گا، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ **اسلامی بہنوں** کو بھی چاہئے کہ اپنے شہر میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کریں۔

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

دل اور ناک کے مَرَض سے نجات

آپ کی ترغیب و تَحریص کے لئے عاشِقانِ رسول کی صُحْبت کی بَرَکت سے مَملُو ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چُنانچہ مُرادآباد (یُوپی، ہند) کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، ''دعوتِ اسلامی'' کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابَستگی سے قبل میں گناہوں کے سَمُنْدر میں غَرق تھا۔نمازوں سے دُوری، فیشن پرستی اور بے حیائی کی نُحُوستوں میں جکڑا ہوا ہونے کے سبب میری زندگی کے ایّام جو کہ یقیناً انمول ہیرے ہیں غفلت کی نذر تھے۔ رُوحانی اَمراض کے علاوہ میں جسمانی اَمراض میں بھی گرفتار تھا، چنانچِہ مجھے **ناک کی ہڈّی** بڑھ جانے کے ساتھ ساتھ **دل کی بیماری** بھی تھی، جس کی وجہ سے میں کافی اذیَّت کا شکار رہتا تھا۔ بالآخر عِصیاں کی تاریک رات کے سیاہ بادَل چَھٹے۔ ہُوا یوں کہ مجھے دعوتِ اسلامی کے تحت سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر کرنے والے **مَدَنی قافلے** میں سفر کی سعادت نصیب ہوئی، عاشِقانِ رسول کی صُحْبت کی بدولت میری زندگی کے اندر مَدَنی اِنقِلاب برپا ہوگیا اور میں نے تمام سابِقہ گناہوں سے توبہ کرکے اپنے آپ کو سنّتوں کے راستے پر ڈال دیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ بَرَکت بھی نصیب ہوئی کہ **مَدَنی قافِلے سے واپَسی پر میری ناک کی بڑھی ہوئی ہڈّی دُرُست ہوچکی تھی اور کچھ دنوں کے بعد میرا دل کا مَرَض بھی خَتْم ہوگیا۔**

دل میں گردَرْد دھوڑ رہے رُخ زَرْد ہو پاؤ گے فَرحتیں قافلے میں چلو
ہے شِفا ہی شِفا، مرحبا! مرحبا! آ کے خود دیکھ لیں، قافِلے میں چلو (وسائلِ بخشش ص۶۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے مُعاشَرے کے ایک بگڑے ہوئے فرد کو جب **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی سعادت اور اس دَوران عاشقانِ رسول کی صُحْبت مُیَسَّر آئی تو اُن کی اِصلاح کے بھی اسباب ہوئے اور بِفَضْلِہٖ تعالٰی وہ

جسمانی بیماریوں سے بھی صِحّت یاب ہوئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُن کی ناک کی بڑھی ہوئی ہڈّی بھی دُرُست ہوئی اور دل کے مُہلِک مَرَض سے بھی انہیں نَجات ملی۔ضِمناً ثواب کمانے کی نیّت سے دل کے عِلاج کا ایک مَدَنی نُسخہ حاضِرِ خدمت کرتا ہوں۔چُنانچہ

عَجوہ کھجور کی گُٹھلی سے دل کا عِلاج

ایک مقامی اَخبار کے ''کالَم'' میں دیئے ہوئے ایک واقِعے کو بِالتَّصَرُّف عَرض کرتا ہوں: 84 سالہ ایک بَہُت بڑے سابِق فوجی افسر کا بیان ہے کہ 56 سال کی عمر میں مجھے دل کا عارِضہ لاحِق ہوا، میں اپنے مَرَض کو خُفیہ رکھنا چاہتا تھا کیوں کہ اِس کے اِظہار سے میرے فوجی کیرئیر پرزَد پڑسکتی تھی چُنانچہ میں ڈاکٹری علاج سے کترا رہا تھا۔ایسے میں مجھے کسی صاحِب نے بتایا کہ مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْماً کی مشہور کھجور ''عَجوہ'' کی گُٹھلیاں باریک پیس کر اُس کا پوڈر (یعنی سُفُوف) روزانہ صبح آدھی چمچ پانی کے ساتھ نِگل لیجئے۔ میں نے اُس مَدَنی نسخے پر عمل کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حیرت انگیز طور پر میری صِحّت میں بہتری آگئی۔ یہ نُسخہ وہ (23-12-2010 کے اخبار کے مطابِق) آج بھی اِستعمال کر رہے ہیں اور شاید اِسی کی بَرَکت سے 84 سال کی عمر میں بھی وہ نہ صِرف صِحّت منداور روزمرّہ کے کاموں میں مُتَحَرِّک (ACTIVE) ہیں بلکہ اُن کا دل بھی جوانوں کی طرح مضبوط ہے۔اُسی اَخباری کالَم میں یہ بھی ہے کہ 1995ء میں پاکستان کی ایک مشہورترین شخصیَّت کو ڈاکٹروں نے بتایا کہ آپ کے دل کی تین نالیاں بند ہوچکی ہیں۔اِس پراُنہوں نے انجیو پلاسٹی (Angioplasty) کروانے کیلئے لندن جانے کا فیصلہ کیا۔ میں نے (یعنی مذکورہ سابِق فوجی افسر نے) اُنہیں بھی یہ مَدَنی نُسخہ بتایا اور مشورہ دیا کہ آپ 30 دن تک یہ علاج کر لیجئے، اگر فائدہ نہ ہو تو بے شک انجیو پلا سٹی کروالیجئے۔چُنانچِہ اُنہوں نے یہ مَدَنی نُسخہ لیا اور اس کا استعمال شروع کر دیا، ایک مہینے کے بعد یہ لندن گئے، وہاں انہوں نے دنیا کے ایک نامور کارڈیالوجِسْٹ (یعنی ماہرِ اَمراضِ قلب) سے رابِطہ کیا، اُس نے ان کے ٹیسٹ کرائے اور ٹیسٹوں کے نتائج دیکھ کر انہیں بتایا آپ کا دل مکمَّل طور پر ٹھیک ہے، آپ کو کسی قسم

کے عِلاج کی ضَرورت نہیں۔ انہوں نے اپنے پُرانے ٹیسٹ کی رِپورٹس اُس کے سامنے رکھ دیں، اُس نے دونوں ٹیسٹ مَیچ کیے اور یہ ماننے سے انکار کر دیا کہ یہ دونوں ٹیسٹ ایک ہی شخص کے ہیں۔ قِصّہ مختصر وہ واپس پاکستان آئے اور اُنہوں نے اِس **مَدَنی نُسخے** کو اپنا معمول بنالیا۔ 2009ء میں انہوں نے دوبارہ ٹیسٹ کروائے، پرانے ٹیسٹ کی رِپوٹس ملا کر دیکھی اور اس کے بعد یہ بتا کر حیران کر دیا کہ 1995ء سے لے کر 2009ء تک اُن کے دل میں کسی قسم کا کوئی فَرق نہیں آیا، ان کا دل مکمَّل طور پر صحّت مند ہے۔ وہ یہ **مَدَنی نُسخہ** آج بھی استعمال کر رہے ہیں اور اپنے بے شُمار دوستوں کو بھی کروا رہے ہیں۔

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے

اُٹھالے جائے تھوڑی خاک اُن کے آستانے سے (ذوقِ نعت)

مَدَنی اِنعامات

دعوتِ اسلامی نے اِس پُر فِتن دور میں ''نیک بننے کا نُسخہ'' بنام ''**مَدَنی اِنعامات**'' بصورتِ سُوالات عِنایَت فرمایا ہے۔ اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63 اور طَلَبۂ عِلمِ دین کیلئے 92، دینی طالِبات کیلئے 83 اور مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کیلئے 40 اور خُصُوصی اسلامی بھائیوں (یعنی گونگے بہروں) کے لئے 27 **مَدَنی اِنعامات** ہیں۔ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طَلَبہ وغیرہ مَدَنی اِنعامات کے مطابِق عمل کر کے روزانہ سونے سے قَبل (یا کسی بھی مناسِب وقت پر) ''فکرِ مدینہ'' یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر مَدَنی اِنعامات کے ''جَیبی سائز رسالے'' میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں۔ **اِن مَدَنی اِنعامات** کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں **اللہ** تَعَالٰی کے فضل وکرم سے دُور ہوتی چلی جاتی ہیں اور اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذِہن بنتا ہے۔ با کردار مسلمان بننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ حاصل کیجئے اور روزانہ **فکرِ مدینہ** (یعنی اپنا مُحاسبہ) کرتے ہوئے اُس میں دیئے گئے خانے پُر کیجئے اور ہجری سِن کے مطابِق ہر مَدَنی ماہ

کے اِبتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے مَدَنی اِنعامات کے ذِمّے دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

عامِلینِ مَدَنی اِنعامات کے لئے بِشارتِ عُظمٰی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدَنی انعامات کا رِسالہ پُر کرنے والے کس قدَر خوش قسمت ہوتے ہیں اِس کا اندازہ اس **مَدَنی بہار** سے لگایئے، چُنانچِہ حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اِس طرح حَلْفِیَّہ (یعنی قسم کھا کر) بیان ہے کہ ماہِ رجبُ المرجَّب ۱۴۲۶ھ کی ایک شب مجھے خواب میں **مصطَفٰے جانِ رحمت** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی زِیارت کی عظیم سعادت ملی۔ لبہائے مبارَکہ کو جُنبِش ہوئی اور رَحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: **جو اِس ماہ روزانہ پابندی سے مَدَنی اِنعامات سے مُتَعَلِّق فکرِ مدینہ کرے گا، اللہ** عَزَّوَجَلَّ **اُس کی مغفِرت فرمادیگا۔**

مَدَنی اِنعامات کی بھی مرحبا کیا بات ہے
قُربِ حق کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿دسواں علاج﴾ اَوراد و وَظائِف کا مَعْمُول بنا لیجئے

پیارے اسلامی بھائیو! **رِیاکاری** سے بچنے کے لئے بیان کردہ مُعالَجات کے ساتھ ساتھ حسبِ توفیق اوّل آخر ایک بار درود شریف کے ساتھ یہ 8 **روحانی علاج** بھی کیجئے، جن سے رِیاکاری کے وَسْوَسے دور ہوں گے۔

﴿۱﴾ روزانہ یہ دعا تین بار پڑھ لیجئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ چھوٹی بڑی ہر طرح کی **رِیا** دُور رکھے گا۔ دعا یہ ہے: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ

اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ وَاَنَا اَعْلَمُ وَ اَسْتَغْفِرُکَ لِمَالَااَعْلَمُ،[1]

﴿۲﴾ جب بھی دل میں **رِیا کاری** کا خیال آئے تو ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم'' ایک بار پڑھنے کے بعد اُلٹے کندھے کی طرف تین بار تُھو تُھو کر دیجئے۔

﴿۳﴾ روزانہ دس بار''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم'' پڑھنے والے پر شیطان سے حفاظت کرنے کے لئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ایک فِرِشتہ مقرَّر کر دیتا ہے۔

﴿٤﴾ سورۃُ الْاِخلاص گیارہ بار صبح (آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کِرن چمکنے تک صبح ہے) پڑھنے والے پر اگر شیطان مع لشکر کے کوشش کرے کہ اس سے گناہ کرائے تو نہ کرا سکے جب تک کہ یہ (پڑھنے والا) خود نہ کرے۔(الوظیفۃ الکریمہ ص ۲۱)

﴿۵﴾ سورۃُ النّاس پڑھ لینے سے بھی وَسْوَسے دور ہوتے ہیں۔

﴿٦﴾ **مُفَسّرِ شَہِیر حَکِیْمُ الْاُمَّت** مفتی احمد یار خان علیہ رَحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: ''**صُوفیائے کرام** رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام فرماتے ہیں کہ جو کوئی صبح شام اِکّیس اِکّیس بار''**لاحول شریف**'' پانی پر دم کر کے پی لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **وسوسۂ شیطانی** سے بَہُت حد تک اَمن میں رہے گا۔'' (مراٰۃ المناجیح ج۱ص۸۷)

﴿۷﴾ هُوَالْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۳﴾ (پ۲۷الحدید۳) کہنے سے فوراً وَسْوَسہ دور ہو جاتا ہے۔

﴿۸﴾ سُبْحٰنَ الْمَلِکِ الْخَلَّاقِ، ﴿اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۹﴾ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۲۰﴾﴾ (پ۱۳ ابراھیم آیت ۱۹،۲۰) کی کثرت اسے یعنی وَسْوَسے کو جڑ سے قَطْع کر (یعنی کاٹ) دیتی ہے۔(مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ

[1] اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں جان بوجھ کر تیرا شریک ٹھہرانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور لاعلمی میں ایسا عمل کرنے پر تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔

مُخَرَّجه ج ۱ ص ۷۷۰) (اِس دعا کے حصّۂ آیت کو آپ کی معلومات کیلئے مُنَقَّش ہلالین اور رسمُ الخط کی تبدیلی کے ذَرِیعے واضح کیا ہے)

رِیاکاری سے ہر دَم تُو بچانا
خدا یا بندۂ مُخْلِص بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

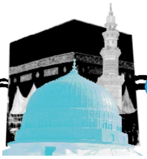
عِلاج کے باوُجود افاقہ نہ ہو تو؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر بھرپور علاج کے بعد بھی **اِفاقہ** نہ ہو تو گھبرایئے نہیں بلکہ علاج جاری رکھئے کہ "**دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا**۔" کیونکہ اگر ہم نے عِلاج تَرْک کر دیا تو گویا خود کو مکمَّل طور پر شیطان کے حوالے کر دیا کہ اِس طرح تو وہ ہمیں کہیں کا نہ چھوڑے گا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ **رِیاکاری** سے جان چُھڑانے کی کوشش جاری رکھیں۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **منہاجُ العابِدین** میں **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام ابوحامِد محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ الوالی نے جو کچھ فرمایا اُس کا خُلاصہ ہے: اگر آپ یہ محسوس کریں کہ شیطان، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے پناہ مانگنے کے باوُجُود پیچھا نہیں چھوڑ رہا اور غالِب آنے کی کوشش میں ہے تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو آپ کے مُجاہَدے، قُوَّت اور صَبْر کا اِمتحان مطلُوب ہے، یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آزما رہا ہے کہ آپ شیطان سے مقابلہ اور مُحارَبہ (یعنی جنگ) کرتے ہیں یا اُس سے مَغلُوب ہو (یعنی ہار) جاتے ہیں۔ (مِنہاجُ العابِدین (عربی) ص ۴۶)

رِیاکاریوں سے بچا یاالٰہی
سَیِّہ کاریوں سے بچا یا الٰہی

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد



تُوبُوا اِلَی الله ! اَستَغْفِرُ الله

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عِبادت کی تعریف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی رِیا کاری کا بیان کیا گیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ رِیا کاری **عبادت** میں کی جاتی ہے لہٰذا **عبادت کی تعریف** بھی عرض کرتا ہوں، پھر مزید **نیکی کی دعوت** پیش کرتے ہوئے اِنْ شَآءَاللہ عبادت کی اَقسام اور کچھ **نیّت** کے مُتَعلِّق بھی عَرض کرنے کی نیّت ہے۔

عِبادت کی تعریف بیان کرتے ہوئے عُلَماءِ کرام فرماتے ہیں: کسی کو عبادت کے لائق سمجھتے ہوئے اُس کی کسی قسم کی تعظیم کرنا ''عِبادت'' ہے اور اگر عِبادت کے لائق نہ سمجھیں تو وہ مَحض (یعنی صِرف) **تعظیم** ہوگی عبادت نہیں کہلائے گی، جیسے نَماز میں ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا عِبادت ہے لیکن ہاتھ باندھنے کا یِہی عمل بارگاہِ رِسالت میں سُنہری جالیوں کے رُوبَرُو ہو، یا صلوٰۃ وسلام پڑھنے میں ہو، کسی بُزُرگ کی تشریف آوری کے موقع پر ہو، تبرُّکات کی زیارت کرتے ہوئے ہو، کسی وَلیُّ اللّٰہ کے مَزار شریف کے سامنے ہو، اپنے پیر صاحِب، اُستاد یا ماں باپ وغیرہ کے لئے ہو تو یہ عبادت نہیں فَقَط **تعظیم** ہے۔

رِضائے ربُّ الاَنام والا ہر کام عِبادت ہے

عبادت کا مفہوم بَہُت وَسیع ہے اور یہ رِضائے ربُّ الْاَنام عَزَّوَجَلَّ کیلئے کئے جانے والے ہر کام کو مُحِیط (یعنی گھیرے ہوئے) ہے، جیسا کہ فتاوٰی رضویہ جلد 29 میں غَمْزُ الْعُیُون اور رَدُّ الْمُحتار کے حوالے سے لکھا ہے: ''عبادت وہ ہے کہ جس کے کرنے پر ثواب دیا جاتا ہے اور وہ ثواب کی نیّت پر موقوف ہوتی ہے۔'' تاجُ الْعَرُوس میں نَقل کیا: ''عبادت وہ فِعل ہے جس کے کرنے پر رب راضی ہوتا ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج۲۹ ص ۶۴۷،۶۴۸) **مُفَسِّرِ** شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الحنّان کی تحریر کا خُلاصہ ہے: جو بھی کام ربّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کے لئے کیا جائے **عبادت** ہے۔

(مُلَخَّص از تفسیرِ نعیمی ج۱ ص ۷۷)

قبولیّتِ عمل کی شرائط

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! عمل کی قَبولیَّت کے لئے ثوابِ آخِرت کی نیّت ناگُزیر (یعنی ضَروری) ہے چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ ترجَمے والے پاکیزہ قراٰن، ''کنزالایمان مَع خزائن العرفان'' صَفحہ 529 پر پارہ 15 سُوۡرَۃُ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡل کی اُنیسویں آیتِ کریمہ میں اللہ تبارَکَ وَ تَعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىِٕكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو آخِرت چاہے اور اُس کی سی کوشِش کرے اور ہو ایمان والا تو انہیں کی کوشِش ٹھکانے لگی۔

اِس آیتِ کریمہ کے تَحت صدرُ الاُفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الھادِی فرماتے ہیں: عمل کی قَبولیَّت کے لئے تین چیزیں درکار ہیں: (۱) طالبِ آخرت ہونا یعنی نیّت نیک (اچھی نیّت ہو) (۲) سَعی (کوشش) یعنی عمل کو بَااِہتِمام اس کے حُقُوق کے ساتھ ادا کرنا (۳) ایمان جو سب سے زِیادہ ضَروری ہے

(خزائن العرفان ص ۵۵٤)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بطُفَیلِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم بُری نیّتوں سے نَجات اور اچھی اچھی نیّتوں کی عادات نصیب ہوں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہر عمل کا دارومدار نیّت پر ہے

قراٰنِ کریم کے بعد سب سے زیادہ مُعتبر کتاب **بخاری شریف** ہے، اِس کی سب سے پہلی حدیثِ پاک ہے: **اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ** یعنی اَعمال کا دارومدار نِیّتوں پر ہے۔ (بُخاری ج۱ ص۶ حدیث ۱) اِس حدیثِ پاک کے بارے میں شارِحِ بخاری حضرت مفتی شریف الحق اَمجدی عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: اِس حدیث کا یہ مطلب ہوا کہ اعمال کا ثواب نیّت ہی پر ہے، بِغیر نیّت کسی ثواب کا اِستِحقاق (یعنی حقدار) نہیں۔ (نزھۃُ القاری ج ۱ ص ۱۷۲)

اچھّی نیّتوں کے مُتعلِّق 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 853 صَفحات پر مشتمل کتاب، "**جہنّم میں لے جانے والے اعمال**" صفحہ 173 تا 174 سے اچّھی نیّتوں کے فضائل پر دو **فرامینِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ فرمائیے: ﴿1﴾ سچّی نیّت سب سے افضل عمل ہے۔ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر ص۸۱ حدیث ۱۲۸۴) ﴿2﴾ اچّھی نیّت بندے کو جنّت میں داخِل کرے گی۔ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر ص۵۵۷ حدیث ۹۳۲۶)

نیّت کسے کہتے ہیں

نیّت، دل کے پُختہ اِرادے کو کہتے ہیں خواہ وہ کسی چیز کا ہو۔ اور شریعت میں (نیّت) عبادت کے اِرادے کو کہتے ہیں۔ (نُزھۃُ القاری ج۱ ص۱۶۹)

مُباح کام اچّھی نیّت سے عِبادت ہو جاتا ہے

بَہُت سارے کام **مُباح** ہیں، مُباح اُس جائز عمل یا فِعل (یعنی کام) کو بولتے ہیں جس کا کرنا نہ کرنا یکساں ہو یعنی ایسا کام کرنے سے نہ ثواب ملے نہ گناہ۔ مَثَلاً کھانا پینا، سونا، ٹہلنا، دولت اِکٹھی کرنا، تحفہ دینا، عمدہ یا زائد لباس پہننا وغیرہ کام مُباح ہیں۔ اگر تھوڑی سی توجُّہ دی جائے تو مُباح کام کو **عبادت** بنا کر اُس پر ثواب کمایا جاسکتا ہے، اِس کا

طریقہ بیان کرتے ہوئے **میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان** عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ہر مُباح (یعنی ایسا جائز عمل جس کا کرنا نہ کرنا یکساں ہو) نیّتِ حَسَن (یعنی اچّھی نیّت) سے **مُستَحَب** ہو جاتا ہے۔(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۸ص۴۵۲) **فُقَہائے کرام** رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام فرماتے ہیں: مُباحات (یعنی ایسے جائز کام جن پر نہ ثواب ہو نہ گناہ ان) کا حُکم الگ الگ نیّتوں کے اِعتِبار سے مختلف ہو جاتا ہے، اس لئے جب اس سے (یعنی کسی مباح سے) طاعات (یعنی عبادات) پر قُوَّت حاصِل کرنا یا طاعات (یعنی عبادات) تک پہنچنا مقصود ہو تو یہ (مُباحات یعنی جائز چیزیں بھی) عبادات ہوں گی مَثَلاً کھانا پینا، سونا، حُصولِ مال اور وَطی[1] کرنا۔ (اَیضاً ج۷، ص۱۸۹، رَدُّالْمُحتار ج۴ ص۷۵)

مُباح کام میں اچھی نیّتیں نہ کرنے والے نقصان میں ہیں

اگر کوئی مُباح کام بُری نیّت سے کیا جائے تو **بُرا** ہو جائے گا اور اچّھی نیّت سے کیا جائے تو **اچّھا** اور کچھ بھی نیّت نہ ہو تو مُباح رہے گا اور قِیامت کے حساب کی دُشواری دَرپیش ہو گی۔ لِہٰذا عقلمندی یِہی ہے کہ ہر مُباح کام میں کم از کم ایک آدھ اچّھی **نیّت** کر ہی لیا کرے، ہو سکے تو زیادہ نیّتیں کرے کہ جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ ہوں گی اُتنا ہی ثواب زیادہ ملے گا۔ **نیّت** کا یہ بھی فائدہ ہے کہ نیّت کرنے کے بعد اگر وہ کام کسی وجہ سے نہ کر سکا تب بھی نیّت کا ثواب مل جائے گا جیسا کہ **فرمانِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: **نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ** یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبَرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

نیّت نہ کرنے کے نقصان اور کرنے کے فائدے کی روایت

مُحَقِّق عَلَی الْاِطلاق، خاتِمُ الْمُحَدِّثین، حضرتِ علّامہ **شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی** عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوی فرماتے ہیں: روایت میں آیا ہے، جب فِرِشتے بندوں کے اعمال ناموں کو آسمانوں پر لے کر جاتے اور دربارِ الٰہی

[1] یعنی میاں بیوی کا "ملاپ"

میں پیش کرتے ہیں تو اللہ تعالٰی فرماتا ہے: اَلْقِ تِلْكَ الصَّحِيْفَةَ اَلْقِ تِلْكَ الصَّحِيْفَةَ یعنی ''اِس نامۂ اعمال کو پھینک دو، اِس نامۂ اعمال کو پھینک دو۔'' فِرِشتے عَرض کرتے ہیں: یااللہ! تیرے اِس بندے نے جو نیک اَعمال کیے ہیں ان کو ہم نے دیکھ کر اور سُن کر لکھا ہے۔ اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے کہ لَمْ يُرِدْ وَجْهِيْ یعنی ''اِس بندے نے ان اعمال میں میری رِضا کی نیّت نہیں کی تھی،'' اِس لیے یہ میرے دربار میں مقبول نہیں۔ پھر ایک دوسرے فِرِشتے کو اللہ تعالٰی یہ حُکم فرماتا ہے کہ اُكْتُبْ لِفُلَانٍ كَذَا وَكَذَا یعنی'' فُلاں بندے کے نامۂ اعمال میں فُلاں فُلاں عمل لکھ دے۔'' فِرِشتہ عَرض کرتا ہے: ''یااللہ! یہ عمل تو اس بندے نے نہیں کِیا!'' اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے: گو اس نے یہ عمل نہیں کیا مگر **اِس کی نیّت تو اِس عمل کے کرنے کی تھی اس لیے میں اس کی نیّت پر اس کو اس عمل کا اَجر دوں گا۔** (حِلْيَةُ الْاولياء ج۲ ص۳۵۶ رقم ۲۰۴۸ وغیرہ) حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدالحق مُحدِّث دِہلوی عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ القوی مزید فرماتے ہیں: حدیثِ مبارکہ میں یہ بھی آیا ہے، نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ یعنی ''مومن کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْكَبِير ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲) ظاہر ہے کہ نیک عمل پر تو ثواب اُسی وقت ملے گا جب کہ **نیّت** اچھی ہو اور اگر **نیّت** بُری ہو تو نیک عمل پر کوئی ثواب ہی نہیں، مگر اچّھی **نیّت** پر تو بہر حال ثواب ملے گا خواہ عمل کرے یا نہ کرے۔ اس لیے کہ مومن کی **نیّت** اس کے عمل سے بہتر ہے۔ اسی لیے بعض بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ المُبِین نے فرمایا ہے ؎

ہر کرا اندر عمل اِخلاص نیست
در جہاں از بندگانِ خاص نیست

یعنی جس کے عمل میں اِخلاص نہیں وہ دُنیا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خاص بندوں میں سے نہیں ہے ؎

ہر کرا کار از برائے حق بُوَد
کارِ اُو پَیوَستہ بارَونق بُوَد

یعنی جس کا عمل رِضائے ربِّ لَم یَزَل کے لیے ہوتا ہے ہمیشہ اُس کا عمل بارونق رہا کرتا ہے۔ (اشعةُ اللمعات ج۱ ص ۳۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچّھی نیّت اچّھا اور بُری نیّت بُرا پھل لاتی ہے۔ بلکہ بَسا اوقات **بُری نیّت** کا بُرا پھل ہاتھوں ہاتھ ظاہِر ہوجاتا ہے۔ اس ضِمن میں **دو حکایات** پیشِ خدمت ہیں چُنانچِہ

(1) انوکھی گائے

حضرتِ سیِّدُ نا عبدُ اللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: ایک بادشاہ ایک بار اپنی سلطنت کے دَورے پر نکلا۔ اِس دَوران ایک شخص کے پاس اُس کا قِیام ہوا، (میزبان بادشاہ کو جانتا نہ تھا) میزبان نے شام کو اپنی گائے کو دَوہا تو بادشاہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اُس سے 30 گایوں کے برابر دودھ نکلا! اُس نے دل ہی دل میں وہ **انوکھی گائے** چھین لینے کی **بُری نیّت** کر لی۔ دوسرے روز شام کو اُس گائے سے آدھا دودھ نکلا، بادشاہ نے جب **تعَجُّب** کا اظہار کیا تو میزبان کہنے لگا: ''بادشاہ نے اپنی رِعایا کے ساتھ ظُلم کی **نیّت** کی ہے جس کی نُحُوست سے آج دودھ آدھا ہو گیا ہے کہ جب بادشاہ ظالم ہو تو بَرَکت ختم ہو جاتی ہے'' یہ حیرت اَنگیز اِنکشاف سُن کر بادشاہ نے **انوکھی گائے** ظُلماً چھین لینے کی **نیّت** ختم کر دی۔ چُنانچِہ دوسرے دن گائے نے پھر اُتنا ہی دودھ دیا جتنا پہلے دیا تھا۔ اِس واقِعے سے بادشاہ کو بَہُت عبرت حاصِل ہوئی اور اُس نے اپنی رِعایا پر ظُلم کرنا بند کر دیا۔

(مُلَخَّص از شُعَبُ الْاِیمان ج ٦ ص ٥٣ رقم ٧٤٧٥)

(2) گنّے کا ٹھنڈا میٹھا رس

ایران کے بادشاہوں کا لقب پہلے ''کِسریٰ'' ہوا کرتا تھا جس طرح مِصر کے تمام بادشاہ ''فرعون'' کہلاتے تھے۔ ایک بار ایک بادشاہِ کسریٰ اپنے لشکر سے بچھڑ کر کسی باغ کے دروازے پر جا پہنچا، اُس نے پینے کیلئے پانی مانگا تو ایک بچّی **گنّے کا ٹھنڈا میٹھا رس** لے آئی۔ بادشاہ نے پیا تو بَہُت لذیذ تھا، اُس نے بچّی سے اِستِفسار کیا (یعنی پوچھا): کیسے بناتی ہو؟ اُس نے بتایا کہ اِس باغ میں بَہُت اعلیٰ قسم کے گنّوں کی پیداوار ہوتی ہے، ہم اپنے ہاتھوں سے گنّے نچوڑ کر رس نکال لیتے ہیں! بادشاہ نے ایک اور گلاس کی فرمائش کی، وہ لینے گئی، اِس دَوران بادشاہ کی **نیّت خراب** ہوگئی اور اس نے طے کرلیا کہ میں یہ باغ زبردستی لے کر دوسرا

باغ ان کو دیدوں گا۔ اِتنے میں وہ بچّی روتی ہوئی آئی اور کہنے لگی: ہمارے بادشاہ کی **نیّت** خراب ہوگئی ہے۔ بادشاہ بولا: تمہیں اِس کا کیسے عِلْم ہوا؟ کہنے لگی: ''پہلے بآسانی رس نِچُڑ جاتا تھا لیکن اب کی بار خوب زور لگانے کے باوُجُود بھی میں رس نہ نکال سکی۔'' بادشاہ نے فوراً باغ چھیننے کی بُری **نیّت** تَرک کردی اور کہا: ایک بار پھر جاؤ اور کوشِش کرو۔ چُنانچہ وہ گئی اور بآسانی رس نکال کرلانے میں کامیاب ہوگئی۔

(حیاۃ الحیوان الکبریٰ ج١ ص٢١٦، المنتظم فی تاریخ الملوک والامم لابن الجوزی ج١٦ ص٣١٠)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی کسی سنّت وغیرہ پر عمل کرنے کا موقع ہو اُس وقت دل میں نیّت حاضِر ہونی ضَروری ہے۔ مَثَلاً کپڑے پہنتے وَقت پہلے سیدھی آستین میں ہاتھ ڈالا، یا اُتارتے وَقت اُلٹی آستین سے پہَل کی، اِسی طرح جوتے پہننے اُتارنے میں حسبِ عادت یِہی ترکیب بنی یہ سب سنّتیں ہیں مگر عمل کرتے وَقت **سُنَّت** پر عمل کی بِالکل ہی **نیّت** دل میں نہیں تھی تو یہ عمل ''عبادت'' نہیں، ''عادت'' کہلائے گا سنَّت کا ثواب نہیں ملے گا۔

نِیَّت کے مُتَعلِّق ایک مَعلُوماتی فتویٰ

دعوتِ اسلامی کے ماتحت چلنے والے ''دارُ الْاِفتاءِ اہلسنّت'' کا **نیّت** کے مُتَعَلِّق ایک معلوماتی **فتویٰ** مُلاحَظہ فرمائیے: بے شک بِغیر **نیّت** کے کسی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا بلکہ اس طرح یہ (بلا نیّت کی جانے والی) **عبادَتیں** ''عادَتیں'' بن جاتی ہیں۔ کسی **عملِ خیر میں نیّت** کا مطلب یہ ہے کہ جو عمل کیا جارہا ہے دل اس کی طرف مُتَوَجِّہ ہو اور وہ عمل **اللہ** تعالیٰ کی رِضا کے لئے کیا جارہا ہو، اس نیَّت سے عبادت اور عادت میں فرق کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اس سے پتا چلا کہ **دل کا مُتَوَجِّہ ہونا اور اللہ** تعالیٰ کی رِضا **پیشِ نظر ہونا ہی نیَّت** ہے اور اِسی سے عبادت اور عادت میں فرق ہوتا ہے لہٰذا اگر عبادت میں **نیّت** کرلی جائے تو ثواب ملتا ہے اور اگر **نیّت** نہ کی جائے تو عمل عادت بن جاتا ہے اور اس پر ثواب بھی نہیں ملتا جیسا کہ حضرت علّامہ علی قاری عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ البارِی فرماتے ہیں: اَلنِّیَّۃُ لُغَۃً: اَلْقَصْدُ وَشَرْعاً تَوَجُّہُ الْقَلْبِ نَحْوَالْفِعْلِ ابْتِغَاءً لِوَجْہِ

اللّٰہِ وَالْقَصْدُ بِھَا تَمْیِیْزُالْعِبَادَۃِ عَنِ الْعَادَۃِ ۔یعنی نیّت کے لُغوی معنٰی ہیں: ''قصدوارادہ'' اور شرعی معنٰی ہیں: جو عمل کرنے لگے ہیں، دل کو اُس کی طرف مُتَوَجِّہ کرنا اور وہ عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے کیا جارہا ہو اور نیّت سے ''عبادت'' اور ''عادت'' میں فرق کرنا مقصود ہوتا ہے۔(مِرقاۃُ المفاتیح ج ۱ ص ۹٤) لیکن اس کے ساتھ یہ یاد رہے کہ بہُت سے اعمال ایسے ہیں کہ جن میں ہم محسوس کرتے ہیں کہ یہ محض عادت کے طور پر کررہے ہیں حالانکہ اِس میں بھی ''عبادت کی نیّت'' موجود ہوتی ہے اور اس کا اِحساس اِس لئے کم ہوتا ہے کہ ابتِداءً یا بطورِ خاص جس قَدَر توجُّہ دی جاتی ہے وہ بار ہا عمل کرنے کی وجہ سے برقرار نہیں رہتی۔ ہاں اگر اَصلاً (یعنی بِالکل) ہی نیّت کچھ نہ ہو تو اُس پر واقِعی کوئی ثواب نہیں۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ اَعلَم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اچّھی نیّتوں کی توفیق کیسے ملتی ہے

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوالی فرماتے ہیں: ہر مُباح کام (یعنی جائز کام جس کے کرنے میں نہ ثواب ہو نہ گناہ) ایک یا زیادہ نیّتوں کا اِحتِمال (یعنی امکان) رکھتا ہے جس کے ذَرِیعے وہ مُباح کام عمدہ عبادات میں سے ہو جاتا ہے اور اس کے ذَرِیعے بُلند دَرَجات حاصِل ہوتے ہیں۔ وہ انسان کتنے بڑے نقصان میں ہے جو مُباح کاموں کو اچّھی نیّتوں کے ذَرِیعے ثواب والے کام بنانے کے بجائے جانوروں کی طرح غفلت سے بجالاتا اور خود کو ثوابوں سے محروم رکھتا ہے۔ بندے کے لیے مناسِب نہیں کہ کسی خطرے (یعنی ذِہن میں آنے والے خیال) لَحظے (لَح۔ظے یعنی لمحے) اور اُٹھائے جانے والے قدم کو حقیر یعنی غیر اہَم جانے، کیوں کہ ان تمام کاموں کے بارے میں قِیامت کے دن سُوال ہوگا کہ کیوں کیا تھا؟ اور اس سے مقصود کیا تھا؟ یہ بات (یعنی مُباح کا اچّھی نیّت کے ذَرِیعے عبادت بن جانا) صِرف اُن مُباح اُمُور کے بارے میں ہے جن میں کراہَت نہ ہو۔ اِسی لیے نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: حَلالُھَا حِسَابٌ وَّ حَرَامُھَا عَذَابٌ ۔یعنی اِس کے حلال میں حساب ہے اور حرام میں عذاب۔ (اَلْفِردَوس بمأثور الْخطّاب ج ٥ ص ٢٨٣ حديث ٨١٩٢) مزید فرماتے ہیں: جس کے دل میں آخرت کی بھلائیاں اکٹھی کرنے کا جذبہ ہوتا ہے اُس کیلئے اِس طرح کی

نِیّتیں کرنا آسان ہوتا ہے البتّہ جس کے دل میں دُنیوی نعمتوں کا غلبہ ہو اُس کے دل میں اِس طرح کی نِیّتیں نہیں آتیں بلکہ کوئی یاد دلائے تب بھی اُس کے اندر اِس قسم کی نیّتوں کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا اور اگر نیّت ہو بھی تو مَحض ایک خیال سا ہوتا ہے حقیقی نیّت سے اِس کا کوئی تعلُّق نہیں ہوتا! (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۵ ص ۹۸)

واش روم جانے میں بھی نیّتیں کرنی چاہئیں

بیتُ الخلا جانے میں بھی نیتیں کرنی چاہئیں ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں ہر کام میں نیّت پسند کرتا ہوں حتّٰی کہ کھانے، پینے، سونے اور بیتُ الخلا (یعنی لیٹرین) میں داخِل ہونے کیلئے بھی۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۵ ص۹۸)

ایک صاحِب چھت پر بال بنا رہے تھے، اُنھوں نے اپنی بیوی کو آواز دی کہ میری **کنگھی** لانا۔ عورت نے پوچھا: کیا **آئینہ** بھی لیتی آؤں؟ وہ تھوڑی دیر خاموش رہے۔ پھر فرمایا: ہاں۔ کسی سُننے والے نے جواب فوراً نہ دینے کی وجہ دریافت کی تو فرمایا: میں نے **ایک نیّت** کے ساتھ اپنی زوجہ کو **کنگھی** لانے کے لیے کہا تھا، جب اُنھوں نے **آئینہ** لانے کا پوچھا تو اُس وقت آئینے کے سلسلے میں میری کوئی **نیّت** نہ تھی لہٰذا میں نے نیّت بنانے کیلئے غور و فکر کیا، حتّٰی کہ **اللہ** تعالٰی نے مجھے **نیّت** عنایت فرمائی اِس پر میں نے کہہ دیا: ہاں۔ وہ بھی لے آیئے۔ (قُوتُ القلُوب ج ۲ ص۲۷٤)

پہلے کے مسلمان باقاعدہ عِلمِ نیّت سیکھتے تھے

حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے فرمایا: ''جیسے سَلَف (یعنی پہلے کے مسلمان) عِلْم حاصِل کرتے تھے اسی طرح عمل کیلئے **علمِ نیّت** بھی سیکھتے تھے۔'' (ایضاً ص۲٦۸) حضرتِ سیِّدُنا سَرِی سَقَطی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''خلوصِ نیّت کے ساتھ دو رکعتیں پڑھنا تیرے لیے سترّ احادیث لکھنے سے بہتر ہے۔'' یا یہ فرمایا کہ ''سات سو احادیث لکھنے سے بہتر ہے۔'' (ایضاً ص۲۷٦) حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''کئی چھوٹے **عمل** ایسے ہیں جن کو **نیّت** بڑا عمل بنا دیتی ہے۔'' (ایضاً ص۲۷۵)

غار کا عابد

لوگوں کو دکھانے اور واہ واہ کروانے کی نیّت سے کئے جانے والے پہاڑ جتنے بڑے بڑے اَعمال بھی نامقبول ہوتے ہیں چُنانچِہ منقول ہے: بنی اسرائیل کے ایک عابِد (یعنی عبادت کرنے والے) نے ایک غار میں چالیس برس تک **اللہ** تَعَالٰی کی عبادت کی۔ فِرِشتے اُس کے اعمال لے کر آسمانوں پر جاتے اور وُہ قَبول نہ کیے جاتے۔ فِرِشتوں نے عرض کی: ''اے ہمارے پَرْوَرْدَگار تیری عزّت کی قسم! ہم نے تیری طرف صحیح (اعمال) اُٹھائے ہیں۔'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اے میرے فِرِشتو! تم نے سچ کہا، مگر (عبادت میں اُس کی **نیّت** بُری ہوتی ہے) وہ چاہتا ہے کہ اِس کا مقام (سب کو) معلوم ہو جائے (یعنی رِیا و شہرت کا طلبگار ہے) (ایضاً ص ۲٦٤)

نیّت کی بَرَکت سے مغفِرت کی دلچسپ حِکایت

منقول ہے کہ ایک عَجَمی (یعنی غیر عَرَبی شخص) چند آدمیوں (عَرَبیوں) کے پاس سے گزرا جو بیٹھے مذاق اور چھیڑ چھاڑ میں مصروف تھے۔ (عَرَبی کے جملے سُن کر) وہ غریب سمجھا کہ یہ لوگ **ذِکرُ اللہ** عَزَّوَجَلَّ کر رہے ہیں، اس نے حُسنِ نیّت کے مطابِق (یعنی اچّھی نیّت کے ساتھ) اُن کی طرح کہنا شروع کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ **اللہ** تَعَالٰی نے اچّھی نیّت کی وجہ سے اُس عَجَمی کو بخش دیا۔ (ایضاً ص ۲٦۳)

اچّھی نیّتیں دشوار ہیں اِس سے تو پیٹھ پر کوڑے کھانا آسان ہے

اچّھی اچّھی نیّتیں کرنے کیلئے ضَروری ہے کہ ذِہن حاضِر رہے، جو اچّھی نیّتوں کا عادی نہیں ہے اُسے شُروع میں بہ تکلُّف اس کی عادت بنانی پڑے گی لہٰذا اِبتِداءً اِس کیلئے سر جُھکائیے، آنکھیں بند کر کے ذِہن کو مختلف خیالات سے خالی کر کے یکسُو ہو جانا مُفید ہے۔ اِدھر اُدھر نظریں گُھماتے ہوئے، بدن سہلاتے کُھجاتے ہوئے، کوئی چیز رکھتے اٹھاتے ہوئے یا جلد بازی کے ساتھ **نیّتیں** کرنا چاہیں گے تو شاید ہو نہیں پائیں گی۔ **نیّتوں** کی عادت بنانے کیلئے اِن کی اَھَمِّیَّت پر نظر رکھتے ہوئے آپ کو سنجیدگی کے ساتھ پہلے اپنا ذِہن بنانا پڑے گا۔ حضرتِ سیِّدُنا نُعَیم بن

حَمّاد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الجَوَاد فرماتے ہیں: ''ہماری پیٹھ کا کوڑے کھانا اچّھی نیّت کے مقابلے میں آسان ہے۔''

(تَنبیہُ المُغتَرِّین ص ۲۵)

دُنیوی نعمتوں کے سبب آخِرت کی نعمتوں میں کمی آئے گی

حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوالی کا ارشادِ عالی ہے: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں سے لُطف اندوز ہونا گناہ نہیں ہے، لیکن اِس سے سُوال ضَرور ہو گا اور جس سے حساب میں پوچھ گچھ ہوئی وہ ہلاک ہو جائے گا اور جو آدمی دُنیا میں مُباح چیزوں کو استِعمال کرتا ہے اگرچِہ اِسے قِیامت میں اس پر عذاب نہیں ہو گا لیکن اِسی مقدار میں آخرت کی نعمتیں کم ہو جائیں گی، غور تو کیجئے! کتنے بڑے نقصان کی بات ہے کہ انسان فانی نعمتوں کے حُصول میں بہُت جلدی کرے اور اِس کے بدلے اُخروی (اُخ۔رَ۔وی) نعمتوں میں کمی کے ذَریعے نقصان اُٹھائے۔''

(اِحیاءُ العُلوم ج ۵ ص ۹۸)

دُنیوی لذّات کا دل سے مِٹا دے شوق تُو
کر عطا اپنی عِبادت کا الٰہی ذوق تُو

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

خوشبو لگانے کی نیّتیں

اللہ تَعَالٰی کی بے شمار نعمتوں میں سے خوشبو بھی ایک بہُت پیاری نعمت ہے، اِس کا استِعمال کرنا مُباح (یعنی نہ ثواب نہ گناہ) ہے، یہ نعمت اس طرح استِعمال کرنی چاہیے کہ عبادت بن جائے اور ثواب ہاتھ آئے۔ چُنانچِہ اِس کو ''عبادت'' بنانے کیلئے اچّھی اچّھی نیّتیں کرنی ہوں گی۔ جب بھی کوئی کام کرنے لگیں تو ایک دم شُروع مت کر دیجئے، پہلے کچھ ٹھہر جائیے اور ذِہن پر زور دیکر اچّھی اچّھی نیّتیں کر لیجئے۔ مَثَلاً خوشبو لگانی ہے تو اُس کی شیشی اُٹھانے سے قَبْل اور اگر اُٹھا ہی لی ہے تو کھولنے سے پہلے یکسُوئی

کے ساتھ، سر جُھکا کر ہو سکے تو آنکھیں بند کر کے اطمینان سے اور خوب توجُّہ کے ساتھ **نیّتیں** کیجئے۔ **عِطْر** لگانے کے ذَرِیعے مختلف ثَوابات کمانے کا مشورہ دیتے ہوئے عارِف بِاللّٰہ، مُحَقِّق عَلَی الاطلاق، خاتِمُ المُحَدِّثین، حضرتِ علّامہ **شیخ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلوی** عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی لکھتے ہیں: مُباح کاموں میں بھی اچّھی نیّت کرنے سے ثواب ملے گا، مَثَلاً خوشبو لگانے میں اِتّباعِ سنّت اور (مسجِد میں جاتے ہوئے لگانے پر) تعظیمِ مسجِد (کی نیّت بھی کی جاسکتی ہے)، فَرحَتِ دِماغ (یعنی دِماغ کی تازگی) اور اپنے اسلامی بھائیوں سے ناپسندیدہ بُو دُور کرنے کی نیّتیں ہوں تو **ہر نیّت کا الگ ثواب** ملے گا۔ (اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۳۷) یہاں حسبِ حال **مزید نیّتیں** بھی شامل کی جاسکتی ہیں مَثَلاً **بِسمِ اللّٰہ** پڑھ کر شیشی اٹھاؤں گا، **بِسمِ اللّٰہ** پڑھ کر ڈَھکّن کھولوں گا، **بِسمِ اللّٰہ** پڑھ کر لگاؤں گا، مُسلمانوں اور فِرِشتوں کو خُوشبو سے فَرحَت (یعنی سُرور و خوشی) پہنچاؤں گا، (خُصُوصاً گرمی میں کپڑوں کے اندر اگر پسینے کی بدبُو ہو جاتی ہو تو یہ نیّت بھی کی جاسکتی ہے کہ) خود سے بدبُو دُور کر کے مسلمانوں کو **غیبت** سے بچاؤں گا، (نَماز سے قَبل لگانے میں یہ نیّت بھی شامل کر سکتے ہیں کہ) نَماز کیلئے زینت حاصل کروں گا۔ خوشبو سُونگھ کر **دُرُود شریف** پڑھوں گا، (خوشبو نعمت ہے اِس لئے استعمال کرنے اور سونگھنے میں بطورِ شکرِ الٰہی) **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** کہوں گا۔ خوشبو لگاؤں گا تاکہ عَقْل میں اِضافہ ہو، اس سے دینی اَحکام (دینی تعلیم، دینی تدریس، سنّتوں بھرے بیان وغیرہ) سمجھنے میں مدد حاصل کروں گا۔ ''اِحیاءُ الْعلوم'' میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا امام شافِعی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: **''جس کی خوشبو اچّھی ہو اُس کی عَقْل میں اِضافہ ہوتا ہے۔''** (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۵ ص ۹۸)

خُوشبو لگانے کی غَلَط نیّتوں کی نشاندہی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوشبو لگانے میں اکثر شیطان غَلَط **نیّت** میں مُبتَلا کر دیتا ہے۔ لہٰذا عِطر لگانے میں **اچّھی نیتوں** کا خُصوصی اِہتمام ہونا چاہئے۔ چُنانچِہ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرتِ سیِّدُنا ابو حامد امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوالی کا فرمانِ عالی ہے: اِس نیّت سے خوشبو لگانا کہ لوگ واہ واہ کریں یا قیمتی خوشبو لگا کر لوگوں پر اپنی مالداری کا سکّہ بٹھانے

کی نیّت ہوتو ان صُورَتوں میں خوشبو لگانے والا گنہگار ہوگا اور خوشبو بروزِ قِیامت مُردار سے بھی زِیادہ بدبودار ہوگی۔(ایضاً)

دُنیا پسند کرتی ہے عطرِ گُلاب کو

لیکن مجھے نبی کا پسینہ پسند ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی قافِلے میں سفر کی نِیّت کی بَرَکت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ بطُفیلِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بُری نیّتوں سے نَجات اور اچّھی نیّتوں کی عادات نصیب ہوں گی۔ کورنگی (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے، میری فوج میں ملازَمت تھی اور میں ماڈَرن نوجوان تھا، البتّہ نَماز پڑھا کرتا تھا۔ امّی جان کی بیماری کے باعِث سخت تشویش تھی، ایک اسلامی بھائی نے اِنفرادی کوشِش کرتے ہوئے مَدَنی قافِلے میں سفر کی ترغیب دی، میں نے معذِرت چاہتے ہوئے اُن سے کہا: امّی جان سخت بیمار ہیں ایسی حالت میں انہیں چھوڑ کر سفر نہیں کرسکتا۔ اُنہوں نے مشورہ دیا: ''آپ صِرف مَدَنی قافِلے میں سفر کی نیّت کرلیجئے کہ جب بھی موقع ملا، کرلوں گا اور آج نَمازِ تہجُّد ادا کرکے گڑگڑا کر امّی جان کی صحّت یابی کیلئے دُعا فرمایئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ضَرور کرم ہوگا۔'' اُنہوں نے یہ بات کچھ ایسے دلنشین انداز میں کہی کہ دل کو لگ گئی اور میں نے سفر کی نیّت کرلی۔ رات اُٹھ کر تہجُّد ادا کرکے خوب رو رو کر دُعا مانگی، پھر نَمازِ فَجر کیلئے مسجِد کا رُخ کیا، واپَسی پر جب گھر پہنچا تو حیرت سے کھڑے کا کھڑا ہی رَہ گیا! کیا دیکھتا ہوں کہ میری وہ زار نزار (یعنی کمزور) اور سخت بیمار امّی جان جو خود اُٹھ کر

بیتُ الخَلا (یعنی واش روم) بھی نہیں جاسکتی تھیں بیٹھی اِطمینان سے کپڑے دھورہی ہیں! میں نے عرض کی: امّی جان! آپ آرام فرمائیے کہیں طبیعت زِیادہ نہ بگڑ جائے، میں خود کپڑے دھولوں گا۔ اِس پر فرمایا: بیٹا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج مجھے نہ کوئی دَرْد ہے نہ تکلیف، میں اپنے آپ کو بَہُت ہلکی پُھلکی محسوس کررہی ہوں۔ یہ سُن کر میری آنکھوں میں خوشی کے آنسو آگئے، میرے دل میں ایک اطمینان کی کیفیت پیدا ہوئی کہ سفر کی نیّت کی بَرَکت سے دعا کو مقبولیّت مل گئی ہے۔ اسلامی بھائی سے ملاقات پر تفصیل عَرض کی، تو اُنہوں نے خوب حوصلہ بڑھایا اور ہمدردانہ مشورہ دیا کہ بِلا تاخیر مَدَنی قافِلے میں سفر کرلیجئے۔ لہٰذا میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے کا مسافِر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے میں سنّتوں بھرے سفر اور اس دوران عاشِقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے ہمارے گھر میں مَدَنی ماحول بن گیا، مجھ جیسا ماڈَرن نوجوان داڑھی اور عمامہ سجا کر سنّتوں کی خدمت میں لگ گیا، امّی جان اور میرے بچّوں کی ماں دونوں اسلامی بہنوں کے اجتماع میں شرکت کرتی ہیں۔ غور فرمائیے! میں نے صِرف مَدَنی قافِلے میں سفر کی نیّت کی اور اس کے سبب بَرَکت ہی بَرَکت ہوگئی تو نہ جانے مَدَنی قافِلوں میں سنّتوں بھرے سفر کی کیا کیا مَدَنی بہاریں ہوں گی! کاش ہر اسلامی بھائی ہر ماہ کم از کم تین دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کا عادی بن جائے۔

اچّھی نیّت کا پھل پاؤ گے بے بدل — سب کرو نیّتیں قافِلے میں چلو
دُور بیماریاں اور ناداریاں — ہوں ٹلیں مشکلیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مَدَنی قافِلے کی نیّت کرنے والے کا بیڑا پار ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماں کی صحّت کے ساتھ ساتھ گھر بھر کیلئے آخرت کی راحت کے حُصول کیلئے تیّاریوں کا بھی سامان ہوگیا۔ واقِعی اچّھی نیّت پھر اچّھی نیّت ہوتی ہے۔ اچّھی نیّت سے مَدَنی قافِلے میں سفر کرنے کے کیا کہنے!

جب جُوتا پہننے میں اُلٹے پاؤں سے پہل کی تو.....

حضور محدِّثِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مولانا سردار احمد قادِری چشتی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کے ایک شاگرد رشید فرماتے ہیں کہ میں 1955ء میں جب دَورَۂ حدیث شریف سے فارِغ ہوا اور آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے رُخصت لے کر آنے لگا، میں نے غلطی سے اپنا جُوتا پہلے بائیں (یعنی اُلٹے) پاؤں میں پہن لیا۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے دیکھ کر مجھے فوراً واپس بُلا لیا، مجھے اپنی غلطی کا اِحساس ہوگیا، آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے (مجھے نیکی کی دعوت دیتے ہوئے) فرمایا: ''جوتا پہننے میں **سُنّت** یہ ہے کہ پہلے دائیں (یعنی سیدھے) پاؤں میں پہنا جائے اور جُوتا اُتارنے کی سنّت یہ ہے کہ پہلے بائیں (یعنی اُلٹے) پاؤں سے اُتارا جائے۔'' (حیاتِ مُحدِّث اعظم ص ۸۵)

جُوتے پہننے کی نیّتیں

کوئی سا بھی کام ہو ایک دم شروع کر دینے کے بجائے پہلے کچھ ٹھہر کر **نیّت** کرنے کی عادت بنانی چاہئے مَثَلاً **جُوتے پہننے لگے** ہیں تو رُک جایئے اور حسبِ حال پہلے یہ **نیّتیں** کر لیجئے: ۞ اِتِّباعِ سنّت میں جُوتے پہنوں گا ۞ چلنے والے کے جُوتوں کی آواز چُونکہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو ناپسند تھی اِس لئے راہ چلتے یا سیڑھی چڑھتے اُترتے ہوئے آواز نہ پیدا ہو اِس کا خیال رکھوں گا ۞ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھ کر پہنوں گا ۞ جوتے کے ذَرِیعے پاؤں کو زخم یا گندگی وغیرہ سے محفوظ رکھنے کی کوشش کے ذَرِیعے **عبادت** پر مدد حاصِل کروں گا ۞ پہننے میں سیدھے جُوتے سے پہل کرنے کی سنّت ادا کروں گا ۞ سنّتِ تَنظِیف ادا کروں گا یعنی پاؤں کو مَیل کُچیل سے بچاؤں گا۔ اِسی طریقے پر حسبِ حال مزید نیّتیں بھی کی جاسکتی ہیں۔ اِسی طرح **جُوتے اُتارتے وقت** بھی بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھنے، اُلٹے سے پَہَل کرنے، موقع ہو تو بُزُرگوں کی ادا کی مُشابَہت کرتے ہوئے جُوتوں کا اگلا رُخ قبلے کی طرف رکھنے وغیرہ کی **نیّتیں** ہوسکتی ہیں۔ جُوتے **قبلہ رُخ** رکھنے کے مُتعلّق عرض ہے، حُضُورِ مُحدِّثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الصَّمَد کے شاگرد و مُرید میرے مخدوم

مُحترم حضرتِ قبلہ مفتی عبدُ اللّطیف صاحِب اطالَ اللّٰہُ عُمرَہٗ کی صُحبت میں چند روز گزارنے کی سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ کو سعادت ملی، اُن دِنوں مفتی صاحِب مُدَّظِلُّہ کا یہ عمل دیکھا کہ ہمارے بے تَرتیب رکھے ہوئے جُوتوں، چپّلوں کا رُخ اپنے دستِ مبارَک سے جانبِ قِبلہ فرما دیتے تھے میں نے مُتَعَجِّب ہوکر سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ میں نے قبلہ استاذِ گرامی حُضُور مُحدِّثِ اعظم مولانا سردار احمد عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد کو دیکھا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نہ صِرف جُوتے بلکہ ہر چیز قبلہ رُو رکھنا پسند فرماتے تھے اور اِس عمل میں **سرکارِ غوثِ اعظم** عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاکرم کی اِس حِکایت کی طرف اشارہ کیا: چُنانچِہ

لوٹا قبلہ رُخ ہوگیا

ایک بار جِیلان شریف کے مشائخِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی کا ایک وَفد حُضُور سیِّدُنا **غوثِ اعظم** علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الاکرم کی خدمتِ سراپا عَظمت میں حاضِر ہوا، اُنھوں نے آپ رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے لوٹے شریف کو غیرِ قبلہ رُخ پایا (تو اُس کی طرف آپ رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی توجُّہ دلائی اِس پر) آپ رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے اپنے خادِم کو جلال بھری نظر سے دیکھا۔ وہ آپ رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے جلال کی تاب نہ لاتے ہوئے ایک دم گرا اور تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔ اب ایک نظر لوٹے پر ڈالی تو وہ خود بخود **قبلہ رُخ** ہوگیا۔ (بَہجةُ الاسرار ص ۱۰۱)

اچھوں کی نقل بھی اچھی ہوتی ہے

یہ عام دستور ہے کہ جس سے مَحَبَّت ہوتی ہے اُس کی ہر ادا پیاری لگتی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ کو سرکارِ غوثِ اعظم عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاکرم اور، حُضُور مُحدِّثِ اعظم پاکستان عَلَیہِ رَحْمَۃُ المَنَّان سے بَہُت مَحَبَّت ہے۔ لہٰذا جب سے آپ رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی یہ ادا معلوم ہوئی ہے اِس ادا کو ادا کرنے کی عادت بنالی ہے اور اپنے لوٹے، چپّل او دیگر چیزوں کا اگلا رُخ جانبِ قبلہ رہے اِس کی کوشِش رہتی ہے۔ اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ **اللہ** والوں کی نقالی میں یقیناً بَرَکت ہی بَرَکت ہے اور کیوں نہ ہو کہ کائنات کے تمام **اللہ** والوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مشکبار ہے: اَلْبَرَکَۃُ مَعَ اَکَابِرِکُم یعنی بَرَکت تمہارے بُزُرگوں کے ساتھ ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج٦ ص ٣٤٢ حدیث ٨٩٩١)

”چل مدینہ“ کے سات حُرُوف کی نسبت سے جُوتے پہننے کے 7 مَدَنی پھول

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ 32 صَفَحات پر مشتمل رسالہ ”**101 مدنی پھول**“ صَفْحَہ 20 تا 22 سے (مَع تصرُّف) عرض ہے: **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : ﴿1﴾ جوتے بکثرت استِعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم ص ۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶) ﴿2﴾ جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے، کہتے ہیں کسی جگہ دعوت میں فارِغ ہو کر ایک صاحِب نے جوں ہی جوتا پہنا چیخ نکل گئی اور پاؤں لہولُہان ہو گیا۔ دراصل بات یہ ہوئی کہ کھانے کے دَوران کسی نے نوکدار ہڈّی پھینکی تو وہ جوتے کے اندر چلی گئی اور پہننے والے نے جُوتے جھاڑے بِغیر پہنے تو پاؤں زخمی ہو گیا ﴿3﴾ سنّت یہ ہے کہ پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے ابتِداء کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی اُلٹی) جانب سے ابتِداء کرنی چاہیے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔ (بُخاری ج ٤ ص ٦٥ حدیث ٥٨٥٥) **نُزھَۃُ القاری** میں ہے: مسجِد میں داخِل ہوتے وقت حکم یہ ہے پہلے سیدھا پاؤں مسجِد میں رکھے اور جب مسجِد سے نکلے تو پہلے اُلٹا پاؤں نکالے۔ مسجِد کے داخلے کے وَقت اس (جوتے پہننے کی ترتیب والی) حدیث پر عمل دُشوار ہے۔ **اعلیٰ حضرت** امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے اِس کا حل یہ ارشاد فرمایا ہے: جب مسجِد میں جانا ہو تو پہلے اُلٹے پاؤں کو نکال کر جُوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھے پاؤں سے جُوتا نکال کر مسجِد میں داخِل ہوں۔ اور جب مسجِد سے باہَر ہوں تو اُلٹا پاؤں نکال کر جُوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھا پاؤں نکال کر سیدھا جُوتا پہن لیجئے پھر اُلٹا پہن لیجئے۔ (نزھۃُ القاری ج ٥ ص ٥٣٠) حضرتِ سیِّدُنا ابنِ جَوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: جوشخص ہمیشہ جُوتا پہنتے وَقت

سیدھے پاؤں سے اور اُتارتے وَقت اُلٹے پاؤں سے پَہَل کرے وہ **تلّی کی بیماری** سے محفوظ رہے گا۔(حیاۃ الحیوان ج ۲ ص ۲۸۹) ﴿4﴾ مَرد مردانہ اورعورت زَنانہ جُوتا استعمال کرے ﴿5﴾ کسی نے **حضرتِ** سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے عرض کی کہ ایک عورت (مَردوں کی طرح) جُوتے پہنتی ہے۔ انھوں نے فرمایا: رسولُ **اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے مَردانی عورَتوں پر لعنت فرمائی ہے۔(اَبو داوٗد ج ٤ ص ٨٤ حدیث ٤٠٩٩) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: یعنی عورَتوں کو مردانہ جوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مَردوں اور عورَتوں کا امتیاز (یعنی فرق) ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقّالی کرنے) سے مُمانَعت ہے، نہ مَرد عَورت کی وَضع (طرز) اِختیار کرے، نہ عَورت مَرْد کی۔ (بہارِ شریعت ج۳ص٤٢٢) ﴿6﴾ جب بیٹھیں تو جُوتے اُتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں ﴿7﴾ اِستِعمالی جُوتا اُلٹا پڑا ہوتو سیدھا کر دیجئے۔ (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اَوندھے جوتے کو دیکھنا اور اُس کو سیدھا نہ کرنا۔ ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، بہارِ شریعت حصّہ 16 (304 صَفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** ھَدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

اعلیٰ حضرت کی خدمت میں سُوال

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام **احمد رضا خان** عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی خدمت میں کچھ یوں عَرض کی گئی: کچھ غریب مسلمان بغَرضِ **تبلیغ صلوٰۃ** (یعنی نَماز کی تبلیغ کیلئے) شَہر سے باہَر مَواضعات (یعنی بعض دِیہات) میں پیدل، دھوپ اور پیاس کی تکلیف اُٹھا کر بلا کسی ذاتی نَفع کے لالچ کے فِی سَبِیلِ اللہ آدھی رات سے اُٹھ کر گئے اور دوسرے دن واپَس آئے، بعض لوگ ان میں بھوکے پیاسے بھی شامِل تھے، ان کی کوشش سے تقریباً ایک سو مسلمان مُستَعِدِ نَماز (یعنی نَماز کیلئے تیّار) ہوئے۔ بیان کیا جائے کہ اُن کیلئے کیا اَجر ہے تاکہ آگے ہمّت بڑھے۔ ہمارے اِس نیک کام کرنے پر ایک شخص نے کہا: "اِس میں رکھا ہی

کیا ہے! کوئی اپنے لئے نَماز پڑھے گا تم کیوں کوشش کرتے ہو'' وہ شخص کیسا ہے جو لوگوں کا حوصلہ پَست کرتا ہے؟

اعلیٰحضرت کا جواب

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن نے کچھ اِس طرح **جواب** ارشاد فرمایا: نَماز کی دعوت دینے والوں کے لیے ان کی **نیّت** پر اجرِ عظیم ہے، نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **فرماتے ہیں:** ''اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہارے ذَرِیعے کسی ایک شخص کو ہِدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے اِس سے اچھا ہے کہ تمہارے پاس **سُرخ اُونٹ** ہوں۔'' (صَحیح مُسلِم ص ۱۳۱۱ حدیث ۲٤۰٦) ہِدایت کو جانے کے لیے آتے جاتے **جتنے قدم** ان کے پڑے ہر قدم پر دس نیکیاں ہیں، (چُنانچِہ **اللہ** تَعالٰی پارہ 22 **سُوْرَۂ یٰسٓ** کی آیت نمبر 12 میں ارشاد فرماتا ہے:)

وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ط

ترجَمۂ کنزالایمان: اور ہم لکھ رہے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا اور جو نشانیاں پیچھے چھوڑ گئے۔ (پ۲۲ سورۂ یٰس:۱۲)

یہ کہنا کہ ''**تم کیوں کوشش کرتے ہو**'' شیطانی قول ہے۔ **اَمرٌ بِالْمَعْرُوْف وَ نَہیٌ عَنِ الْمُنْکَر** (یعنی نیکی کا حکم دینا اور برائی سے مَنع کرنا) **فَرض** ہے، فَرض سے روکنا شیطانی کام ہے۔ (شکار کی مُمانَعَت کے باوُجُود) بنی اسرائیل میں سے جنہوں نے (ہفتے کو) **مچھلی** کا شِکار کیا تھا وہ بھی **بندر** کر دیئے گئے اور جنہوں نے انہیں **نصیحت** کرنے کو مَنع کیا تھا (وہ بھی تباہ ہو گئے) (مَنع کرنے والوں کا قول پارہ 9 **سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف** کی آیت نمبر 164 میں بیان کیا گیا ہے:)

لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ط

ترجَمۂ کنزالایمان: کیوں نصیحت کرتے ہو ان لوگوں کو جنہیں **اللہ** ہلاک کرنے والا ہے یا انہیں سخت عذاب دینے والا۔

(تو گناہ سے روکنے والوں کو گناہ سے روکنے کے کارِ خیر سے مَنع کرنے والے) **بھی تباہ ہوئے اور نصیحت کرنے والوں** نے نَجات پائی۔ اور یہ کہنا کہ ''**اس** (یعنی نَماز کی دعوت دینے کے کام) **میں رکھا ہی کیا ہے!**'' سب سے سخت کلمہ ہے، کہنے

والے کوتجدیدِ اسلام وتجدیدِ نکاح چاہیئے۔ واللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔ (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۵ ص ۱۱۷)

سُرخ اونٹوں سے کیا مُراد ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے اِس مبارک فتوے میں نیکی کی دعوت دینے والوں کی حوصلہ شِکنی کرنے والوں کے اِس جُملے ''تم کیوں کوشِش کرتے ہو'' کوشیطانی قول قرار دیکر اِس کی مَذَمَّت کی گئی ہے، یہاں وہ لوگ عبرت حاصِل کریں جو بَسا اوقات مُبَلِّغِین سے کہہ دیتے ہیں کہ ''چھوڑو چھوڑو اِس کو سمجھانے کا کیا فائدہ۔ یہ تو نیکی کی بات مانتا ہی نہیں'' (گناہ چھوڑتا ہی نہیں، سُدھرتا ہی نہیں، راہِ راست پر آتا ہی نہیں) یہ جملہ بالکل غَلَط غَلَط اور غَلَط ہے یقیناً سمجھانا فائدے سے خالی ہوتا ہی نہیں، اچّھی نیّت ہو تو اِصلاح کیلئے سمجھانا کارِثواب ہے تو کیا ''ثواب'' ملنے میں ''فائدہ'' نہیں؟ ''یہ مانتا ہی نہیں!'' بول کر آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ کیا آپ نہیں جانتے کہ مبلِّغ کی ذِمّے داری ''منوانا'' نہیں فَقَط ''پہنچانا'' ہے۔ مَنوانے والی ذات ربِّ کائنات جَلَّ جَلالُہٗ کی ہے۔ اِس فتوے میں ''مسلم شریف'' کی یہ حدیثِ پاک بیان کی گئی ہے کہ اگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے ذَرِیعے کسی ایک شخص کو ہِدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے اِس سے اچّھا ہے کہ تمہارے پاس سُرخ اُونٹ ہوں۔ (مُسلِم ص ۱۳۱۱ حدیث ۲۴۰۶) حضرتِ علّامہ یحیٰی بن شَرَف نَوَوی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی اِس حدیثِ نبوی کی شَرح میں لکھتے ہیں: ''سُرخ اونٹ اہلِ عَرَب کا بیش قیمت مال سمجھا جاتا تھا، اِس لئے ضَرْبُ الْمَثَل (یعنی کہاوت) کے طور پر سُرخ اُونٹوں کا ذِکر کیا گیا۔ اُخرَوی (اُخ۔رَوی) اُمور کی دُنیوی چیزوں سے تَشْبِیہ (تَش۔بِیہ یعنی مثال) صِرف سمجھانے کے لئے ہے ورنہ حقیقت یہی ہے کہ ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت کا ایک ذرّہ بھی دنیا اور اِس جیسی جتنی دنیائیں تصوُّر کی جاسکیں، اُن سب سے بہتر ہے۔'' (شَرحِ مُسلِم لِلنَّوَوِی ج ۱۵ ص ۱۷۸)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الحَنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی ایک کافر کو مسلمان بنانا دنیا کی بڑی دولت سے بھی بہتر ہے بلکہ کافِر کو قتل کرنے سے بہتر ہے کہ اسے رغبت دے کر

مسلمان کرلیا جاوے کہ (اللہ نے چاہا تو) اس سے اس کی (آیندہ) ساری نسل مسلمان ہوگی۔ (مراٰۃ المناجیح ج۸ ص ٤١٦)

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لُوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤ گے برکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی قافلے میں سفر کی 44 نیّتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے کئے جانے والے سُوال کے ذَرِیعے یہ بھی معلوم ہوا کہ نَمازوں کا جذبہ رکھنے والے اُس دور کے مسلمان بھی نیکی کی دعوت کیلئے قافِلے میں سفر کیا کرتے تھے اور اب تو فیضانِ رضا سے اِس مَدَنی کام کیلئے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی بھی قائم ہوگئی ہے۔ جس کا مَدَنی پیغام تادمِ تحریر کم و بیش دنیا کے 150 مُلکوں میں پہنچ چُکا ہے! سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے کے مسافِروں کے تو بس وارے ہی نیارے ہوجاتے اور نیکیوں کے ڈھیر لگ جاتے ہیں، اس مَدَنی سفر میں جس قَدَر اچّھی اچّھی نیّتیں کریں گے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اُسی قَدَر ثواب بھی بڑھتا چلا جائے گا۔ مَثَلاً حسبِ حال ان میں یہ نیّتیں کی جاسکتی ہیں: ❁ اگر شَرعی مِقدار کا سفر ہوا تو گھر میں روانگیِ سفر کی دو رَکعت نَفْل ادا کروں گا ❁ اپنے ذاتی خَرچ پر سفر کروں گا ❁ پلّے سے کھاؤں گا ❁ ہر بار سُواری کی دُعا پڑھوں گا اور موقع ملا تو پڑھاؤں گا ❁ اگر کسی اسلامی بھائی کو جگہ نہیں ملے گی تو اپنی نِشَست تَرک کرکے اُس پر اُس کو بَاِصرار بٹھاؤں گا ❁ بس یا ریل گاڑی میں کوئی بوڑھا یا بیمار مسلمان نظر آئے گا تو اُس کیلئے نِشَست خالی کردوں گا ❁ مَدَنی قافِلے والوں کی خدمت کروں گا ❁ امیرِ قافِلہ کی اطاعت کروں گا ❁ زبان، آنکھوں اور پیٹ کا قفلِ مدینہ لگاؤں گا یعنی فُضول گوئی، فُضول نگاہی سے بچوں گا اور خواہش سے کم کھاؤں گا ❁ سفر میں بھی ہر موقع پر ''مَدَنی اِنعامات'' پر عمل جاری رکھوں گا ❁ وُضو، نَماز اور قرانِ پاک پڑھنے میں جو غَلَطیاں ہوں گی وہ عاشِقانِ رسول کی

صُحبت میں رہ کر دُرُست کروں گا۔ (جو جانتا ہو وہ یہ نیّت کرے کہ سکھاؤں گا) ❁ سنّتیں اور دعائیں سیکھوں گا اور ❁ دوسروں کو سکھاؤں گا اور ❁ ان پر زندگی بھر عمل کرتا رہوں گا ❁ تمام فرض نمازیں مسجِد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کروں گا ❁ تہجُّد، اِشراق، چاشت اور اَوّابین کی نمازیں پڑھوں گا ❁ ایک لمحہ بھی ضائع نہیں ہونے دوں گا، فارِغ اوقات ملے تو **اللہ اللہ** کرتا رہوں گا، دُرُود شریف پڑھتا رہوں گا۔ (دورانِ درس و بیان وغیرہ بغیر کچھ پڑھے خاموشی سے سننا ہوتا ہے) ❁ ''صدائے مدینہ'' لگاؤں گا یعنی نمازِ فَجْر کے لئے مسلمانوں کو جگاؤں گا ❁ راستے میں جب جب مسجِد نظر آئے گی تو بُلند آواز سے صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! کہہ کر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد کہوں گا اور کہلواؤں گا ❁ بازار میں جانا پڑا تو بِالخُصوص نیچی نِگاہیں کئے گزرتے ہوئے بازار کی دُعا پڑھوں گا اور موقع ملا تو پڑھاؤں گا ❁ مسلمانوں سے پُر تپاک طریقے پر ملاقات کروں گا ❁ خوب اِنفرادی کوشش کروں گا ❁ ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافِلے میں سفر کیلئے مسلمانوں کو تیّار کروں گا ❁ نیکی کی دعوت دوں گا ❁ دَرس دُوں گا ❁ موقع ملا تو سنّتوں بھرا بیان کروں گا ❁ جہاں قافِلہ جائے گا وہاں کے کسی بُزُرگ کے مَزار شریف پر مَدَنی قافِلے کے ہمراہ حاضِری دوں گا ❁ سُنّی عالِم کی زیارت کروں گا ❁ اگر مَدَنی قافِلے کا کوئی مسافِر بیمار ہو گیا تو تیمارداری کروں گا ❁ اگر کسی مسافِر کے پاس خَرچ خَتْم ہو گیا تو امیرِ قافِلہ کے مشورے سے اُس کی مالی اِمداد کروں گا ❁ سفر میں اپنے لئے، گھر والوں کیلئے اور امّتِ مسلمہ کیلئے دُعائے خیر کروں گا ❁ جس مسجِد میں قِیام ہو گا وہاں وُضو خانے اور مسجِد کی صفائی کروں گا ❁ اگر کسی نے بِلاوجہ سختی کی تب بھی صَبر کروں گا ❁ تھکن وغیرہ کے سبب غصّہ آ گیا تو زَبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے ضَبط کروں گا ❁ اگر مسجِد میں مَدَنی قافِلے کو قِیام کی اجازت نہ ملی تو کسی سے اُلجھنے کے بجائے اِس کو اپنے اِخلاص کی کمی تصوُّر کروں گا اور مدنی قافِلے کے ساتھ ہاتھ اُٹھا کر دعائے خیر کرتا ہوا پلٹوں گا ❁ اگر کوئی جھگڑا کرے گا تو حق پر ہونے کے باوُجود اُس سے جھگڑا نہ کر کے حدیثِ پاک میں دی ہوئی اِس بِشارت کا حقدار بنوں گا، جس میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فرماتے ہیں: جو حق پر ہونے کے باوُجُود جھگڑا نہیں کرتا میں اُس کیلئے جنّت کے (اندرُونی) کنارے میں ایک گھر کا ضامن ہوں۔ (ابوداؤدج ٤ ص ٣٣٢ حدیث ٤٨٠٠) ۞ اگر کسی نے ظُلماً مارا بھی تو جوابی کارروائی کرنے کے بجائے شُکر ادا کروں گا کہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں مار کھانے والی ''سنّتِ بِلالی'' ادا ہوئی ۞ اگر میری وجہ سے کسی مسلمان کی دل آزاری ہوگئی تو اُسی وَقت عاجزی کے ساتھ مُعافی مانگوں گا ۞ چُونکہ ہر وقت ساتھ رہنے میں حق تلَفیوں کا اِمکان زیادہ رہتا ہے لہٰذا واپَسی پر ہر ایک سے فرداً فرداً انتِہائی لَجاجَت کے ساتھ مُعافی تَلافی کروں گا ۞ (شَرعی) سفر سے واپَسی پر گھر والوں کیلئے تُحفہ لے جانے کی سنّت ادا کروں گا ۞ (سفر اگر شَرعی ہوا تو) مسجِد میں آکر غیر مکروہ وَقت میں واپسیٔ سفر کے دو نَفْل پڑھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اُمّتِ مصطَفٰے کی خُصُوصِیّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **اللہُ** رَبُّ الْعِباد عَزَّوَجَلَّ اِس اُمّت کی خُصُوصیّت بیان کرتے ہوئے پارہ 4 **سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن** کی آیت نمبر 110 میں اِرشاد فرماتا ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: تم بہتر ہو اُن سب اُمّتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں، بھلائی کا حُکم دیتے ہو اور بُرائی سے مَنْع کرتے ہو اور **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) پر ایمان رکھتے ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم خوش نصیب ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! ہم خُوش نَصیب ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حبیبِ مُکرّم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دامنِ کرم ہمارے گنہگار ہاتھوں میں آیا، یقیناً ہمارے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا، مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام انْبیاءِ کرام علَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں سب سے اَفضل واعلٰی ہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صَدْقے میں آپ صَلَّی اللّٰہ

تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی اُمّت بھی تمام اُمَمِ سابِقہ (یعنی پچھلی اُمّتوں) سے افضل ہے۔ اَفضلیّت کا سَبَب ہرگز ہرگز یہ نہیں کہ اِس اُمّت میں سَرمایہ داروں کی کثرت ہوگی یا یہ لوگ دُنیوی طور پر بَہُت زیادہ تعلیم یافتہ ہوں گے، ان میں اِنجینیئر اور ڈاکٹر بکثرت ہوں گے، نہ ہی فضیلت کی یہ وجہ ہے کہ یہ جنگجُو، بہادر اور طاقتور ہوں گے یا یہ اِس لیے افضل ہیں کہ نہایت ہی چالاک و زِیرَک (یعنی ہوشیار) ہوں گے بلکہ اِن کی **اَفضَلِیّت کی وجہ** تو یہ ہے کہ یہ **اَمرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَر** (یعنی بھلائی کا حکم دینے اور بُرائی سے مَنع کرنے) کے اَہَم مَنصَب پر فائز ہیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کرے کہ ہم اپنے اِس مَنصَبِ عالی کی اَھَمِّیَّت سمجھنے میں کامیاب ہوجائیں۔

اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَر کی تعریف

مُفَسِّرِشہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الحنّان ''**تفسیرِ نعیمی**'' میں ان آیاتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: ''**اَلْمَعْرُوْف**'' اور ''**اَلْمُنْکَر**'' میں ساری بھلائیاں **از مُستَحَبّات تا اِیمانِیّات** (یعنی مُستَحَبّات سے لے کر اسلامی عقائد تک) داخِل ہیں، اور ساری بُرائیاں **از مَکروہات تا کُفرِیّات** (یعنی ناپسندیدہ باتوں سے لے کر ہر قسم کے کُفر تک) شامل ہیں۔ اور ''**اَمر**'' (کے معنیٰ ہیں حُکْم) یعنی (یہاں) حُکْم سے مُراد ہر قسم کا حُکْم ہے، زَبانی ہو یا قَلَمی یا طاقت والا، خواہ بڑوں سے عَرض کرکے ہو یا ساتھیوں کو مشورہ دے کر، یا چھوٹوں کو دباؤ سے حُکْم دے کر، یعنی تمہاری شان یہ ہے کہ ہر بھلائی کا ہر طرح حُکْم دو اور ہر خُوبی ہر طرح پھیلاؤ اور ہر بُرائی کو ہر طرح مِٹاؤ اور لوگوں کو اِس (یعنی بُرائی) سے باز رکھو۔ **مزید** فرماتے ہیں: اِس آیتِ مُقدّسہ میں گویا فرمایا گیا کہ اے محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی **اُمّت**! تم میری صِفَتِ ہِدایت کے مَظہَر (یعنی ظاہر کرنے والے) ہو، لہٰذا تم بہترین اُمّت ہو، تمہارے دَم سے تمام لوگ فائدہ اُٹھاتے رہیں گے، میں تمہارے ذَرِیعے لوگوں کو اِیمان، قُرآن اور عرفان (یعنی اپنی پہچان) بخشوں گا اور تمہاری ہی روشنی سے اُنہیں راہِ جِنان (یعنی جنّت کا راستہ) دِکھلاؤں گا، جو مجھ تک پہنچنا چاہے تمہارے زُمرے (یعنی گروہ) میں

آجائے۔ (تفسیرِ نعیمی ج٤ ص۸۹،۹۵)

سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسلمانوں کی بھاری اکثریّت بے عملی کا شکار ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں میں ''نیکی کی دعوت'' عام کرنے کی جتنی ضَرورت آج ہے شاید پہلے کبھی نہ تھی۔ افسوس صد کروڑ افسوس! آج مسلمانوں کی بھاری اکثریّت بے عملی کا شکار ہے، نیکیاں کرنا نَفْس کیلئے بے حد دُشوار اور اِرتکابِ گناہ بہُت آسان ہو چکا ہے، مسجِدوں کی وِیرانی اور سینما گھروں اور ڈرامہ گاہوں کی رونق، دین کا دَرد رکھنے والوں کو آٹھ آٹھ آنسو رُلاتی ہے۔ ٹی وی، وی سی آر، ڈش اِنٹینا، انٹرنیٹ اور کیبل کا غَلَط استعمال کرنے والوں نے گویا اپنی آنکھوں سے حیا دھو ڈالی ہے، تکمیلِ ضَروریات وحُصولِ سَہولیات کی حد سے زیادہ جِدّ وجَہد نے مسلمانوں کی بھاری تعداد کو فکرِ آخِرت سے یکسر غافل کر دیا ہے۔ گالی دینا، تُہمت لگانا، بدگُمانی کرنا، غیبت کرنا، چُغلی کھانا، لوگوں کے عیب جاننے کی جُستجو میں رہنا، لوگوں کے عیب اُچھالنا، جھوٹ بولنا، جھوٹے وعدے کرنا، کسی کا مال ناحق کھانا، خون بہانا، کسی کو بلا اجازتِ شَرْعی تکلیف دینا، قَرض دبا لینا، کسی کی چیز عارِیتاً (یعنی وقتی طور پر) لے کر واپَس نہ کرنا، مسلمانوں کو بُرے اَلقاب سے پکارنا، کسی کی چیز اُسے ناگوار گزرنے کے باوُجُود بلا اجازت استعمال کرنا، شراب پینا، جُوا کھیلنا، چوری کرنا، زِنا کرنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سننا، سُود و رِشوت کا لین دین کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور انہیں ستانا، اَمانت میں خِیانت کرنا، بدنگاہی کرنا، عورَتوں کا مَردوں کی اور مردوں کا عورَتوں کی مُشابہَت (یعنی نقّالی) کرنا، بے پردَگی، غُرُور، تکبُّر، حَسَد، رِیاکاری، اپنے دل میں کسی مسلمان کا بُغض وکِینہ رکھنا، شُماتت (یعنی کسی مسلمان کو مَرَض، تکلیف یا نقصان پہنچنے پر

خوش ہونا)، غصّہ آجانے پر شریعت کی حد توڑ ڈالنا، گناہوں کی حِرص، حُبِّ جاہ، بُخل، خُود پسندی وغیرہ مُعاملات ہمارے مُعاشَرے میں بڑی بے باکی کے ساتھ کیے جاتے ہیں۔

گُناہ کرنے والوں کا دوسروں پر بھی وبال

کثیر گناہ ایسے ہیں کہ جن کی وجہ سے براہِ راست دوسروں کو نقصان اُٹھانا پڑتا ہے، مَثَلاً اگر کوئی شخص چوری کا گناہ کرے گا تو اُس شخص کا نقصان ہوگا جس کی چیز چُرائی جائے گی، بِالکل یِہی مُعاملہ ڈاکہ ڈالنے، اَسلِحہ(اَس۔لِ۔حَہ) دکھا کر موبائل فون وغیرہ چھین لینے والوں کا ہے۔ دُنیوی نقصانات تو ایک طرف رہے گناہ کرنے والے کا اَصل بڑا نقصان تو آخرت کا ہے۔

اے سنّتوں کا درد رکھنے والے عاشِقانِ رسول! ذرا سوچئے!! گناہوں کی دَلدَل میں پھنسنے والوں کو کون نکالے گا؟ اَخلاقی تنَـزُّلوں اور پستیوں کی طرف گرتے چلے جانے والوں کو کِردار کی بُلندیوں کی جانب کون اُبھارے گا؟ جہنّم میں لے جانے والے اعمال میں مصروف رہنے والوں کو جنّت میں لے جانے والے اعمال پر کون لگائے گا؟ **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہمیں خود ہی ایک دوسرے کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہوگی۔ چند **سچّی حِکایات** مُلاحَظہ فرمائیے اور ''نیکی کی دعوت'' کا دل میں جذبہ بڑھائیے۔

مسجِد پر تالا تھا

تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے عاشِقانِ رسول کے سنّتوں کی تربیَّت کے **مَدَنی قافِلے** 3 دن، 12 دن، 30 دن اور 12 ماہ کے لئے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرتے رہتے ہیں۔ عاشِقانِ رسول کا ایک **مَدَنی قافِلہ** سنّتوں کی تربیّت کی غَرَض سے بابُ الاسلام (سندھ) کے ایک گاؤں میں پہنچا وہاں کی **مسجِد پر تالا** پڑا تھا، لوگوں سے ترکیب بنا کر جب مسجِد کا دروازہ کھولا تو مَدَنی قافِلے کے مسافر یہ دیکھ کر غمگین ہوگئے کہ طویل عرصے سے صفائی نہ کئے جانے کے سبب مسجِد کے در و دیوار گرد و غُبار سے اَٹے پڑے ہیں اور ہر طرف مکڑیوں کے جالے تنے ہوئے ہیں۔ مَدَنی قافِلے والوں کے اِستِفسار (یعنی پوچھنے) پر بتایا گیا کہ ''کافی

عرصہ ہوا یہاں کے مسلمانوں نے نَماز پڑھنی چھوڑ دی ہے جس کی بِنا پر امام صاحِب بھی جا چکے ہیں، اِسی وجہ سے مسجِد پر تالا لگا دیا گیا ہے۔'' افسوس! مسجد بند کر دی گئی تھی اور گاؤں میں ہر طرف گناہوں کی گرم بازاری تھی، اکثر دکانوں پر گانے باجے اور T.V پر فلمیں دکھانے کا سلسلہ جاری تھا۔

مسجد کی حیرت انگیز رونقیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اب مسلمانوں کی حالت کس قدر اَبتَر (یعنی بُری) ہوتی جا رہی ہے! حالانکہ ایک دَور ایسا بھی تھا کہ رات دن مسجِدیں آباد ہوا کرتی تھیں، چُنانچِہ حُجَّةُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: ''نیک لوگ فکرِ آخِرت کی وجہ سے مسجِدوں میں پڑے رہتے تھے تاکہ جتنا زیادہ ہو سکے اِس مختصر ترین زِندگی کی مُہلت (مُہ۔لَت) سے فائدہ اُٹھا کر آخِرت کی اَبدی (یعنی ہمیشگی والی) نعمتیں جمع کر لیں۔ عبادت کرنے والوں کی کثرت کے سبب مسجِد کے باہَر لڑکے وغیرہ اَشیائے خُورد و نوش (یعنی کھانے پینے کی چیزیں) فَروخت کرتے، یوں کھانے پینے کی اَشیاء بھی عبادت گزاروں کو بآسانی دستیاب ہو جاتیں۔'' سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! وہ کیسا پاکیزہ دَور تھا کہ مسجِدوں میں رات دن رَونق ہوتی تھی اور آہ! آج تو مساجِد کی وِیرانی دیکھ کر کلیجہ مُنہ کو آتا ہے۔ اے موت کا یقین رکھنے والے اسلامی بھائیو! جس سے بن پڑے وہ کَسْبِ حلال اور والِدین و اَولاد وغیرہ کی دیکھ بھال نیز دیگر حُقُوقُ العِباد کی بجا آوری کے بعد جو وَقْت فارِغ بچے اُسے ضَرور ذِکر و دُرُود، فکرِ آخِرت اور اچّھی صُحبت میں گُزارنے کی کوشِش کرے۔ (کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۳۳۹)

ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا کوئی لمحہ **ذِکرُاللّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ سے خالی نہ گزرتا تھا۔ کاش! ہمیں بھی انمول وقت کی قَدر نصیب ہو جاتی۔

یا خدا قدر وقت کی دیدے
کوئی لمحہ نہ فالتو گزرے

نَمازِ باجماعت کا عجیب جذبہ

پہلے کے مسلمان باجماعت نَمازوں کا بھی نہایت زبردست اِہتِمام فرمایا کرتے تھے چُنانچِہ **حُجَّةُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد **غزالی** عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: (پارہ 18 سُوْرَةُ النُّوْر آیت نمبر 37 میں ربِّ غفور عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ نورٌ علٰی نور ہے:)

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ﴿۳۷﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: وہ مرد جنہیں غافِل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی یاد اور نَماز بَرپا رکھنے اور زکوٰۃ دینے سے، ڈرتے ہیں اُس دن سے جس میں اُلٹ جائیں گے دل اور آنکھیں۔

یہ آیتِ کریمہ نَقْل کرنے کے بعد سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد **غزالی** عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الوالی کا بیان ہے کہ بعض مُفَسّرِین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین نے لکھا ہے کہ اِس میں اُن نیک لوگوں کی طرف اِشارہ ہے کہ اُن میں سے جو **لُوہار** ہوتا تھا وہ اگر ضَرْب (یعنی چوٹ) لگانے کے لئے ہتھوڑا اُوپر اٹھائے ہوئے ہوتا اور اِسی حالت میں **اذان** کی آواز سنتا تو اب ہتھوڑا لوہے وغیرہ پر مارنے کے بجائے فوراً رکھ دیتا نیز اگر **موچی** یعنی چمڑا سینے والا سُوئی چمڑے میں ڈالے ہوئے ہوتا اور جُوں ہی اذان کی آواز اُس کے کانوں میں پڑتی تو **سُوئی** کو باہَر نکالے بِغیر چمڑا اور سُوئی وَہیں چھوڑ کر بلا تاخیر **مسجِد** کی طرف چل پڑتا۔ یعنی اُٹھے ہوئے ہتھوڑے کی ایک ضَرْب لگا دینا یا سُوئی کو دوسری طرف نکالنا بھی اُن کے نزدیک **تاخیر** میں شامل تھا حالانکہ اِس میں وَقت ہی کتنا لگتا ہے! (کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۳۳۹)

میں پانچوں نَمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی
میں پڑھتا رہوں سنّتیں، وقت ہی پر ہوں سارے نوافِل ادا یاالٰہی
دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت
رہوں باوُضو میں سدا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بوڑھا رونے لگا

عاشِقانِ رسول کا 30 دن کا ایک مَدَنی قافِلہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر پر تھا۔ اِس دَوران ایک مقام پر سنّتیں سیکھنے سکھانے کے مَدَنی حلقے میں جب ''غُسْل کے فَرائض'' سکھائے گئے تو ایک بُزُرگ روتے ہوئے کہنے لگے کہ ''میری عُمر 70 سال ہو چکی ہے مگر مجھے غُسْل کے فرائض کی معلومات نہ تھی، آج مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے مجھے غُسْل کے فرائض سیکھنے کو ملے، افسوس! مجھے تو یہ تک پتا نہ تھا کہ غُسْل میں فرائض بھی ہوتے ہیں!''

سب سے پہلے کیا سیکھنا فرض ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غُسْل کے فرائض تک سے لاعلمی کا اعتِراف کرنے والے 70 سالہ اسلامی بھائی کے واقِعے سے مَدَنی قافِلوں کی ضَرورت واَھَمِیَّت کا آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کسی مسلمان کو بیمار یا بھوک پیاس میں گرِفتار یا بے روزگار و قَرضدار یا آفتوں میں گرفتار یا دُنیوی مصیبتوں کا شِکار یا مشکلات سے دوچار دیکھ کر ہمیں تَرس آتا ہے اور آنا بھی چاہئے لیکن گناہوں کی بھرمار کے سبب آخِرت کو داؤ پر لگانے والے اور اپنے آپ کو قَبْر و جہنّم کے عذاب کا حقدار بنانے والے مسلمان پر بالکل ہی تَرس نہیں آتا یہ قابلِ افسوس ہے گویا دُنیوی مصیبتوں کے مقابلے میں آخِرت کی مصیبتوں کو کمتر سمجھ لیا گیا ہے! حالانکہ ''جسمانی مریض'' کے مقابلے میں روحانی یعنی **گُناہوں کا مریض** زیادہ توجُّہ کا مستحق ہے کہ مسلمان کو دنیا کی تکلیفیں آخِرت میں راحتیں دلا سکتی ہیں مگر گنہگار کو اُس کے گناہ دوزخ کے غار میں پہنچا سکتے ہیں۔ لِہٰذا اس بات کی شِدَّت کے ساتھ ضَرورت ہے کہ عِلْمِ دین کی روشنی پھیلائی جائے کہ معلومات ہوں گی جبھی تو بندہ گناہوں سے بچے گا، اگر گناہ و ثواب کی سُدھ بُدھ ہی نہ ہوگی تو یہ سنّتوں بھری زندگی کیوں کر گزار سکے گا! صد کروڑ افسوس! آج کل نادان مسلمان نَفْس و شیطان کے بہکاوے میں آ کر اِس فانی جہان پر تو دل و جان سے قربان ہے مگر اُسے فرائض تک کا علم نہیں حالانکہ **سرکارِ دو عالَم**،

نُورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یعنی عِلْم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فَرض ہے۔'' (اِبن ماجه ج۱ ص۱٤٦ حديث ٢٢٤) اس حدیثِ پاک سے اسکول کالج کی مُرَوَّجہ دُنیوی تعلیم نہیں بلکہ ضَروری دینی عِلْم مُراد ہے۔ لہٰذا سب سے پہلے اسلامی عقائد کا سیکھنا فَرض ہے، اس کے بعد نماز کے فرائض وشرائط ومُفسِدات (یعنی نَماز کس طرح دُرُست ہوتی ہے اور کس طرح ٹوٹ جاتی ہے) پھر رَمَضانُ المُبارَك کی تشریف آوری ہو تو جس پر روزے فَرض ہوں اُس کیلئے روزوں کے ضَروری مسائل، جس پر زکوٰۃ فرض ہو اُس کے لئے زکوٰۃ کے ضَروری مسائل، اسی طرح حج فرض ہونے کی صورت میں حج کے، نکاح کرنا چاہے تو اس کے، تاجر کو تجارت کے، خریدار کو خریدنے کے، نوکری کرنے والے اور نوکر رکھنے والے کو اِجارے کے، وَعلٰی ھٰذا الْقِیاس (یعنی اور اسی پر قِیاس کرتے ہوئے) ہر مسلمان عاقِل و بالِغ مرد و عورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابِق مسئلے سیکھنا فَرضِ عَین ہے۔ اِسی طرح ہر ایک کیلئے مسائلِ حلال وحرام بھی سیکھنا فَرض ہے۔ نیز مسائلِ قَلْب (باطِنی مسائل) یعنی فرائضِ قَلْبِیہ (باطِنی فرائض) مَثَلاً عاجزی و اِخلاص اور توکُّل وغیرہا اور ان کو حاصِل کرنے کا طریقہ اور باطِنی گناہ مَثَلاً تکبُّر، رِیاکاری، حَسَد، بَدگُمانی، بُغْض وکینہ، شُماتَت (یعنی کسی کی مصیبت پر خوش ہونا) وغیرہا اور ان کا علاج سیکھنا ہر مسلمان پر فَرض ہے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے فتاوٰی رضویہ جلد23 صَفْحَہ613-624 مُلاحظہ فرمایئے) مُہلِکات (مُہ۔لِ۔کات) یعنی ہَلاکت میں ڈالنے والی چیزوں جیسا کہ وعدہ خِلافی، جھوٹ، غیبت، چُغلی، بُہتان، بدنِگاہی، دھوکا، اِیذاءِ مسلم وغیرہ وغیرہ تمام صغیرہ وکبیرہ گناہوں کے بارے میں ضَروری اَحکام سیکھنا بھی فرض ہے تاکہ اِن سے بچا جا سکے۔ ڈرائیور و پَسنجر، میاں بیوی، والدین و اولاد، بھائی اور بہن، پڑوسی ورشتے دار، قرضخواہ وقرضدار، سُپر وائزر و ٹھیکے دار، مزدور و معمار، کِسان و زمیندار، کرائے پر لینے والا اور کرائے پر دینے والا، حاکِم و محکوم، استاذ وشاگرد، ڈاکٹر وحکیم، مُقیم ومُسافر، قصّاب و ماہی گیر، چندہ کرنے والا اور چندہ دینے والا، مسجِد یا مدرَسہ یا قبرِستان یا سماجی ادارے وغیرہ کے مُتَوَلّیان، جانور بیچنے والا اور

پالنے والا، چرواہا، دھوبی، درزی، بڑھئی (CARPENTER)، لوہار، کاریگر آخِرُ الذّکر پانچوں سے دُھلوانے، سِلوانے اور بنوانے والے وغیرہ وغیرہ ہر ایک کیلئے اُس کی موجودہ حالت کے مطابِق ضَروری مسائل جاننا **فرضِ عین** ہے۔ شیطٰن کے اِس وَسْوَسے پر ہر گز توجُّہ مت دیجئے کہ سیکھیں گے تو عمل کرنا پڑے گا بلکہ اِس حُکْمِ شَرْعی کو ذِہن میں رکھ لیجئے کہ حسبِ حال **فرض عُلُوم** نہ جاننا گناہ اور نہ جاننے کے سبب گناہ کر گزرنا گناہ در گناہ و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

خدایا ہم اسلامی اَحکام سیکھیں
بچائیں جو دوزخ سے وہ کام سیکھیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غُسل کا طریقہ (حَنَفی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی آپ نے سنا کہ ایک 70 سالہ اسلامی بھائی مَدَنی قافِلے والوں کے مَدَنی حلقے میں شریک ہوئے تو انہیں غُسل کے فرائض کا پہلی بار پتا چلا، اِسی طرح نہ جانے کتنے مسلمان ایسے ہوں گے جو یہ احکام نہیں جانتے ہوں گے۔ لہٰذا اِس ضِمن میں **نیکی کی دعوت** کا ثواب لوٹنے کی نیَّت سے غُسل کا طریقہ (حَنَفی) پیش کرتا ہوں، چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 496 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**نَماز کے اَحکام**'' صفحہ 100 پر سے شروع ہونے والے مضمون سے ضَرورتاً ردّوبدل کرتے ہوئے عرض ہے: نیّت کے بغیر بھی غُسل ہو جائے گا مگر ثواب نہیں ملیگا، اس لئے **بِغیر** زَبان ہِلائے دل میں اِس طرح نیّت کیجئے کہ ''میں پاکی حاصِل کرنے کیلئے غُسل کرتا ہوں۔'' پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین تین بار دھوئیے، پھر اِستنجے کی جگہ دھوئیے خواہ نَجاست

ہو یا نہ ہو، پھر جِسْم پر اگر کہیں نَجاست ہو تو اُس کو دُور کیجئے پھر نَماز کا ساوُضو کیجئے مگر پاؤں نہ دھویئے، ہاں اگر چَوکی وغیرہ پر غُسل کررہے ہیں تو پاؤں بھی دھولیجئے، پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چُپُڑ لیجئے، خُصوصاً سردیوں میں (اِس دَوران صابُن بھی لگاسکتے ہیں) پھر تین بار سیدھے کندھے پر پانی بہایئے، پھر تین بار اُلٹے کندھے پر، پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار، پھر غسل کی جگہ سے الگ ہوجایئے، اگر وُضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھولیجئے۔ نَہانے میں قِبلہ رُخ نہ ہوں، تمام بدن پر ہاتھ پَھیر کرمَل کر نہایئے۔ ایسی جگہ نہانا چاہئے جہاں کسی کی نظر نہ پڑے اگر یہ مُمکِن نہ ہو تو مَرد اپناسَتر (ناف سے لے کر دونوں گُھٹنوں سَمیت) کسی موٹے کپڑے سے چھپالے، موٹا کپڑا نہ ہو تو حَسبِ ضَرورت دو یا تین کپڑے لپیٹ لے کیوں کہ باریک کپڑا ہوگا تو پانی سے بدن پر چِپک جائے گا اور **مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ گُھٹنوں یارانوں وغیرہ کی رنگت ظاہِر ہوگی، عورت کو تو اور بھی زِیادہ احتِیاط کی حاجت ہے۔ دَورانِ غُسل کسی قسم کی گُفتگو مت کیجئے، کوئی دُعا بھی نہ پڑھئے، نَہانے کے بعد تولیے وغیرہ سے بدن پُونچھنے میں حَرَج نہیں۔ نہانے کے بعد فوراً کپڑے پہن لیجئے۔ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رَکعت نَفل ادا کرنا مُسْتَحَب ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱٤، ماخوذ اَز بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۱۹ وغیرہ)

غُسْل کے تین فرائض

﴿۱﴾ کُلّی کرنا ﴿۲﴾ ناک میں پانی چڑھانا ﴿۳﴾ تمام ظاہِر بدن پر پانی بہانا۔

(فتاوٰی عالمگیری ج ۱ ص ۱۳)

﴿۱﴾ کُلّی کرنا

مُنہ میں تھوڑا سا پانی لے کر پچ کر کے ڈال دینے کا نام کُلّی نہیں بلکہ منہ کے ہر پُرزے، گوشے، ہونٹ سے حَلْق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔ **اِسی** طرح داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہ میں، دانتوں کی کِھڑکیوں اور جڑوں اور زَبان کی ہر کروَٹ پر بلکہ حَلْق کے کَنارے تک پانی بہے۔ روزہ نہ ہو تو غَرغَرہ بھی کر لیجئے کہ سنَّت ہے۔ دانتوں میں

چھالیہ کے دانے یا بوٹی کے رَیشے وغیرہ ہوں تو اُن کو چھُڑانا ضَروری ہے۔ ہاں اگر چھُڑانے میں ضَرر (یعنی نقصان) کا اندیشہ ہو تو مُعاف ہے، غُسل سے قبل دانتوں میں ریشے وغیرہ محسوس نہ ہوئے اور رَہ گئے نماز بھی پڑھ لی بعد کو معلوم ہونے پر چھُڑا کر پانی بہانا **فرض** ہے، پہلے جو نَماز پڑھی تھی وہ ہوگئی۔ جو ہِلتا دانت مَسالے سے جمایا گیا یا تار سے باندھا گیا اور تار یا مَسالے کے نیچے پانی نہ پہنچتا ہو تو مُعاف ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ۳۱۶ ، فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج۱ص ۴۳۹۔۴۴۰) جس طرح کی ایک کُلّی غُسل کیلئے فرض ہے اسی طرح کی تین کُلّیاں وُضو کیلئے سنّت ہیں۔

﴿۲﴾ ناک میں پانی چڑھانا

جلدی جلدی ناک کی نوک پر پانی لگا لینے سے کام نہیں چلے گا بلکہ جہاں تک نَرم جگہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شُروع تک دُھلنا لازِمی ہے۔ اور یہ یوں ہوسکے گا کہ پانی کو سُونگھ کر اُوپر کھینچئے۔ یہ خیال رکھئے کہ بال برابر بھی جگہ دُھلنے سے نہ رَہ جائے ورنہ غُسل نہ ہوگا۔ ناک کے اندر اگر رِینٹھ سُوکھ گئی ہے تو اس کا چھُڑانا فرض ہے، نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔ (اَیضاً، ص ۴۴۲-۴۴۳)

﴿۳﴾ تمام ظاہِری بدن پر پانی بہانا

سَر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تلووں تک جِسم کے ہر پُرزے اور ہر ہر رُونگٹے پر (کم از کم دو دو قطرے) پانی بہ جانا ضَروری ہے، جِسم کی بعض جگہیں ایسی ہیں کہ اگر احتیاط نہ کی تو وہ سُوکھی رَہ جائیں گی اور غسل نہ ہوگا۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ۳۱۷) وُضوء و غُسل اور نَماز، نَمازِ جمعہ، قضا نماز، سفر کی نماز، نمازِ جنازہ وغیرہ کے مُتَعلِّق ضَروری احکام جاننے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 496 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**نماز کے اَحکام**'' کا مُطالعہ فرمائیے۔

بہتے پانی میں غُسل کا طریقہ

اگر بہتے پانی مَثَلاً دریا، یانَہر میں نہایا تو تھوڑی دیر اس میں رُکنے سے تین بار دھونے، ترتیب اور وُضو یہ سب سنّتیں ادا ہوگئیں۔ اس کی بھی ضَرورت نہیں کہ اَعضاء کو تین بار حَرَکت دے۔ اگر تالاب وغیرہ ٹھہرے پانی میں نہایا تو اعضاء کو تین بار حَرَکت دینے یا جگہ بدلنے سے تَثلِیث (تَ۔ ثْ۔ لِیْ۔ ثْ) یعنی تین بار دھونے کی سنّت ادا ہوجائیگی۔ برسات میں (نل یافوارے کے نیچے) کھڑا ہونا بہتے پانی میں کھڑے ہونے کے حُکم میں ہے۔ بہتے پانی میں وُضو کیا تو وُہی تھوڑی دیر اس میں عُضْو کو رہنے دینا اور ٹھہرے پانی میں حَرَکت دینا تین بار دھونے کے قائم مقام ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۲۰) وُضو اور غُسل کی ان تمام صورَتوں میں کُلّی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا ہوگا۔

فوّارہ جاری پانی کے حُکم میں ہے

فتاویٰ اہلسنّت (غیر مطبوعہ) میں ہے: فوّارے (یا نَل کی دھار) کے نیچے غسل کرنا جاری پانی میں غسل کرنے کے حکم میں ہے لھٰذا اسکے نیچے غسل کرتے ہوئے وُضو اور غسل کرتے وقت کی مدّت تک ٹھہرا تو تَثلِیث (یعنی تین بار دھونے) کی سنَّت ادا ہوجائے گی۔ چُنانچِہ ''دُرِّمُختار'' میں ہے: اگر جاری پانی یا بڑے حوض یا بارِش میں وُضو اور غسل کرنے کے وقت کی مدّت تک ٹھہرا تو اس نے پوری سنّت ادا کی۔ (دُرِّمُختار ج ۱ ص ۳۲۰) یاد رہے! غسل یا وُضو میں کلّی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا ہے۔

فوّارے کی اِحتیاطیں

اگر آپ کے حمّام میں فَوّارہ (SHOWER) ہو تو اُسے اچّھی طرح دیکھ لیجئے کہ اُس کی طرف مُنہ کرکے ننگے نہانے میں مُنہ یا پیٹھ قبلے شریف کی طرف تو نہیں ہو رہی۔ کیوں کہ یہ مکروہِ تنزیہی ہے اِستِنجاخانے میں زیادہ اِحتیاط فرمایئے۔ کیوں کہ یہ مکروہِ تحریمی (ناجائز و گناہ) ہے۔ قبلے کی طرف منہ یا پیٹھ ہونے کا معنیٰ یہ ہے کہ 45 دَرَجے کے زاوِیے کے اندر اندر ہو لہٰذا یہ احتیاط بھی ضَروری ہے کہ 45 ڈِگری کے زاوِیے (اینگل۔ ANGLE)

کے باہَر ہو۔اِس مسئلے سے اکثر لوگ ناواقِف ہیں۔

W.C. کارُخ دُرُست کیجئے

مہربانی فرما کر اپنے گھر وغیرہ کے ڈبلیو۔سی(.W.C)اور فوّارے کا رُخ اگر غَلَط ہو تو اس کی اِصلاح فرمالیجئے۔ **زِیادہ** احتیاط اِس میں ہے کہ .w.c قبلے سے 90 کے دَرَجے پر یعنی نَماز پڑھنے میں سلام پھیرنے کے رُخ کردیجئے۔ مِعمار عُموماً تعمیراتی سَہولت اور خوبصورتی کا لحاظ کرتے ہیں آدابِ قِبلہ کی پرواہ نہیں کرتے۔ مسلمانوں کو مکان کی غیر واجبی بہتری کے بجائے آخِرت کی حقیقی بہتری پر نظر رکھنی چاہیے۔

کچھ نیکیاں کمالے جلد آخِرت بنالے
بھائی نہیں بھروسا ہے کوئی زندگی کا (وسائلِ بخشش ص۱۸۵)

کب کب غُسل کرنا سنّت ہے

جُمُعہ، عیدُ الفطر، بقرعید، عَرَفے کے دن (یعنی 9 ذُوالحِجّۃِ الحرام) اور اِحرام باندھتے وَقت نہانا سُنّت ہے۔ (فتاوٰی عالمگیری ج۱ ص۱۶)

بارِش میں غُسل

لوگوں کے سامنے سِتر کھول کر نہانا حرام ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۳ ص۳۰۶) بارِش وغیرہ میں بھی نہائیں تو پاجامہ یا شلوار کے اوپر مزید رنگین موٹی چادر لپیٹ لیجئے تاکہ پاجامہ پانی سے چِپک بھی جائے تو رانوں وغیرہ کی رنگت ظاہِر نہ ہو۔

تنگ لباس والے کی طرف نظر کرنا کیسا؟

زور سے ہوا چلنے کے سبب یا بارش یا ساحلِ سَمُندر یا نَہر وغیرہ میں کوئی اگرچِہ موٹے کپڑے میں نہائے اور کپڑا اِس طرح چِپک جائے کہ سَتر کے کسی کامِل عُضو مَثَلاً ران کی مکمّل گولائی کی ہیئت (اُبھار) ظاہِر ہو جائے ایسی صورت میں اُس (مخصوص) عُضو

کی طرف دوسرے کو نظر کرنے کی اِجازت نہیں۔ یہی حُکم تنگ لباس والے کے سِتْر کے اُبھرے ہوئے عُضْوِ کامِل کی طرف نظر کرنے کا ہے۔

ننگے نہاتے وقت خوب اِحتیاط

حمّام میں تنہا ننگے نہائیں یا ایسا پاجامہ پہن کر نہائیں کہ اس کے چِپک جانے سے رانوں وغیرہ کی رنگت ظاہِر ہوسکتی ہے تو ایسی صورت میں قبلے کی طرف منہ یا پیٹھ مت کیجئے۔

بالٹی سے نہاتے وقت اِحتیاط

اگر بالٹی کے ذَرِیعے غُسل کریں تو اِحتیاطاً اُسے تِپائی (STOOL) وغیرہ پر رکھ لیجئے تاکہ بالٹی میں چھینٹیں نہ آئیں۔ نیز غُسل میں استِعمال کرنے کا مگ بھی فرش پر نہ رکھئے۔

سارا گاؤں ہی داڑھی مُنڈا!

سنّتوں کی تربیّت کا 30 روزہ مَدَنی قافِلہ سفر کرتا ہوا (بابُ الاسلام، سندھ) ضِلَع **دادُو** کے کسی گاؤں کی ایک **مسجِد** میں پہنچا، وہاں مُؤَذِّن صاحِب موجود نہ تھے لہٰذا خود ہی **اذان** دی، جب جماعت کا وَقت ہوا تو چند نَمازی مسجِد میں آئے اور **مَدَنی قافِلے** والوں سے کہا کہ آپ ہی نَماز بھی پڑھا دیجئے ''یہاں مسجِد میں **نَماز کی جماعت** نہیں ہوتی، سب لوگ اپنی اپنی نَماز پڑھتے ہیں کیونکہ پورے گاؤں میں ایک بھی شخص ایسا نہیں ہے جو **داڑھی والا** ہو اور اِمام بن سکے۔''

مسجِد کو آباد رکھنا واجب ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی مقامِ عبرت ہے۔ دنیا کی مَحبَّت میں بڑی نُحوست ہے کہ اِس کی مصروفیّت نے مذکورہ گاؤں کے باشِندوں کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت سے محروم کر دیا اور خانۂ خدا عَزَّوَجَلَّ یعنی مسجِد وِیران ہوگئی! یاد رکھئے! مسجِد کو آباد رکھنا مَحَلّے کے مسلمانوں پر واجِب ہے چُنانچِہ **فتاوٰی رضویہ شریف** میں سابِقہ شراب فَروشوں کی بنائی ہوئی مسجِد کے بارے میں **سُوال** ہوا جنہوں نے توبہ

کرنے کے بعد حلال مال سے بنائی تھی۔ اِس کا **جواب** دیتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ **امام اَحمد رضا خان** عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن ''فتاوٰی رضویہ'' جلد 8 صَفْحَہ 125 پر فرماتے ہیں: وہ مسجِد کہ ان لوگوں نے بعدِ توبہ مالِ حلال سے بنائی ہے بیشک مسجِد شَرْعی ہے اوراس میں نَماز فَقَط ہوسکتی ہی نہیں بلکہ اس کے قُرب وجَوار والوں اہلِ محلّہ پر اُس کا آباد رکھنا **واجِب** ہے، اس میں (پانچوں وقت) اذان و اِقامت و جماعت واِمامت کرناضَرور ہے، اگر ایسا نہ کریں گے گنہگار رہوں گے اور جو اس میں نَماز سے روکے گا وہ اُن سخت ظالموں میں داخل ہوگا جن کی نسبت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِیْ خَرَابِهَاؕ

ترجمۂ کنز الایمان: اوراس سے بڑھ کر ظالم کون جو **اللہ** کی مسجدوں کوروکے اُن میں نامِ خدالئے جانے سے اوران کی وِیرانی میں کوشش کرے۔ (پ۱،البقرۃ:۱۱٤)

(فتاوٰی رضویہ ج۸ص۱۲۵)

جنگل میں مسجِد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ضِمناً عرض کرتا چلوں کہ جہاں مسلمان رہتے ہی نہ ہوں ایسی ویران وغیر آباد جگہ پر بنائی جانے والی مسجِد سرے سے **مسجِد** کے حکم میں ہی نہیں چُنانچِہ ایک **سُوال** کے جواب میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ **امام اَحمد رضا خان** عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن ''فتاوٰی رضویہ'' جلد16 صَفْحَہ 505 پر فرماتے ہیں: جبکہ یہ صحیح ہو کہ وہ جگہ آباد نہیں ہوسکتی اور وہ مسجِد کام میں بھی نہ آئے گی تو وہ مسجِد نہ ہوئی، ان اینٹوں اور روپے کو دوسری مسجِد میں صَرف (یعنی استِعمال) کرسکتے ہیں، ''عالمگیری'' میں ہے: ''کسی شخص نے جنگل یا وِیرانے میں مسجِد بنائی جہاں کسی کی رِہائش نہ ہو اور لوگوں کا وہاں سے گزر بھی کم ہو تو وہ مسجِد نہ ہوگی کیونکہ اُس جگہ مسجِد بنانے کی حاجت نہیں ہے۔''

(فتاوٰی عالمگیری ج۵ص۳۲۰)

کرے مسجدیں جو بھی آباد مولیٰ
تُو رکھ اُس مسلمان کو شاد مولیٰ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

9 غیر مسلموں کا قبولِ اسلام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے اور ساری دنیا میں نیکی کی دعوت عام کرنے کا دَرْد رکھنے والی ''مَدَنی تحریک''، یعنی تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوکر'' اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش''میں لگ جایئے۔ اپنی اِصلاح کی کوشش کیلئے مَدَنی اِنعامات کے مطابِق عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کیلئے عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے۔ آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک مُشکبار''مَدَنی بہار'' آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے چُنانچِہ بابُ الاسلام (سندھ) کے مشہور شہر حَیدَرآباد سے ایک 3 روزہ مَدَنی قافِلہ ''ٹنڈو آدم'' نامی شہر میں پہنچا، تیسرے دن ایک شخص نے مسجِد کے باہَر کھڑے ہوکر امیرِ قافِلہ سے ملنے کی خواہِش ظاہِر کی، ملاقات ہونے پر اُس آدمی نے بطورِ غیر مُسلِم اپنا تعارُف کروانے کے بعد اسلام کی بَہُت تعریف کی۔ امیرِ قافِلہ نے اسلام کی طرف مائل دیکھ کر اُس پر اِنفرادی کوشش کی جس کی بَرَکت سے کچھ ہی دیر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس نے اِسلام قَبول کرلیا اور کہنے لگا کہ میرے گھر والوں کو بھی چل کر اسلام کی دعوت پیش کیجئے۔ مَدَنی قافِلے والے اُس کے گھر گئے اور ان پر اسلام پیش کیا جس کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ 9 افراد پر مشتمل سارا گھرانا مسلمان ہوگیا۔ امیرِ قافِلہ نے اُس نومُسلِم سے دریافت کیا کہ جب آپ پہلے ہی سے دینِ اسلام سے مَحَبَّت کرتے تھے تو مسلمان ہونے میں اتنی دیر کیوں لگائی؟ اُس نے جواب دیا کہ جس اسلام سے میں مُتأَثِّر ہوا وہ

کتابوں میں تو لکھا تھا لیکن مجھے موجودہ مسلمانوں میں نظر نہیں آ رہا تھا۔ جب عاشِقانِ رسول کے سنّتوں بھرے **مَدَنی قافِلے** کو دیکھا تو میرا دل اِس طرف کھنچا اور میں نے آپ حضرات کی حَرَکات وسکنات کا جائزہ لینا شُروع کر دیا، میں 3 دن سے آپ لوگوں کے مُعامَلات و معمولات دیکھ رہا ہوں۔ آتے جاتے نظریں جھکائے رکھنا، مُسکرا کر ملاقات کرنا پھر آپ لوگوں کا سفید لباس، سر پر عمامہ شریف کا تاج، چِہرے پر نور، وغیرہ دیکھ کر **مجھے کتابوں والا حقیقی اسلام آپ لوگوں کے کِردار میں نظر آ گیا۔** جس کی وجہ سے میں نے ذِہن بنالیا کہ اب ان کے ہاتھوں پر مسلمان ہو جانا چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ بیان دیتے وَقت آج کل یہ نَومُسلِم اسلامی بھائی ایک مسجِد میں مُؤَذِّن ہیں اور مسلمانوں کو نیکی اور نَماز کی دعوت بھی دیتے ہیں اور ان کے مَدَنی مُنّے دعوتِ اسلامی کے **مَدرَسۃُ المدینہ** میں قراٰنِ کریم کی تعلیم حاصِل کر رہے ہیں۔

آیئے عاشقیں، مل کے تبلیغِ دیں کافِروں کو کریں، قافِلے میں چلو
کافِر آ جائیں گے، راہِ حق پائیں گے اِن شاءَ اللہ چلیں، قافِلے میں چلو
کُفْر کا سر جھکے، دِیں کا ڈنکا بجے
اِن شاءَ اللہ چلیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی قافِلے کی بَرَکت مرحبا!

سُبْحٰنَ اللہ! مَدَنی قافلے کی بَرَکت صد کروڑ مرحبا! تمام اسلامی بھائی پابندی کے ساتھ ہر ماہ کم از کم تین دن اور سالانہ یک مُشت 30 دن کے **مَدَنی قافِلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کی ضَرور سعادت حاصِل کیا کریں۔ بیان کردہ خوشگوار و

خوشبودار''مَدَنی بہار'' میں مَاشَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ 9 غیر مسلموں کے ہدایت پانے اور دامنِ اسلام میں آنے کا ایمان افروز بیان ہے۔ واقِعی بڑے سعادت مند ہیں وہ اسلامی بھائی جن کی کوشِشوں سے کوئی غیر مسلم کُفر کے اندھیرے سے ایمان کی روشنی کی طرف نکل آئے یا کوئی مسلمان گناہوں سے تائب ہوکر سنّتوں بھری زندگی گزارنے پر کمر بستہ ہوجائے۔

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ! ہماری بے حساب بخشش فرما۔ ہمیں سنتوں کا مُخلِص مُبلّغ بنا، پابندی سے مَدَنی قافلوں میں سفر کی سعادت دے اور مَدَنی اِنعامات کا عامِل بن کر دوسروں کو بھی مَدَنی انعامات پر عمل کرنے والا بنانے کی توفیقِ رفیق مَرحمت فرما۔

نہ نیکی کی دعوت میں سُستی ہو مجھ سے

بنا شائقِ قافِلہ یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص۸۵)

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غیبت کی تعریف

کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو اس کی بُرائی کرنے کے طور پر ذِکر کرنا۔

(بہارِشریعت ج۳ص ۵۳۲)

چُغلی کی تعریف

کسی کی بات ضَرَر (یعنی نقصان) پہنچانے کے اِرادے سے دوسروں کو پہنچانا چُغلی ہے۔

(عُمدةُ القاری ج۲ ص۵۹۴ تَحتَ الحدیث ۲۱۶)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

نیکی کی دعوت کی فضیلت

دُرُود شریف کی فضیلت

(صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمَّد کی فضیلت)

حضرتِ سیِّدُنا ابوالمظفَّر محمد بن عبدالـلّٰـہ خیّام سمرقندی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: میں ایک روز راستہ بھول گیا، اچانک ایک صاحِب نظر آئے اور اُنہوں نے کہا: ''میرے ساتھ آؤ۔'' میں ان کے ساتھ ہولیا۔ مجھے گمان ہوا کہ یہ حضرتِ سیِّدُنا خِضَر عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ہیں۔ میرے اِستِفسار (یعنی پوچھنے) پر اُنہوں نے اپنا نام **خِضَر** بتایا، ان کے ساتھ ایک اور بُزُرگ بھی تھے، میں نے ان کا نام دریافت کیا تو فرمایا: یہ **اِلیاس** (عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) ہیں۔ میں نے عَرض کی: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ پر رَحمت فرمائے، کیا آپ دونوں حَضرات نے سَروَرِ کائنات، شَہَنْشاہِ موجودات، مَحبوبِ ربُّ الْاَرضِ وَالسَّمٰوٰت، احمدِمُجتَبیٰ، **مُحَمَّدِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی **زِیارت** کی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے سُنا ہوا ارشادِ پاک بتایئے تاکہ میں آپ سے رِوایت کرسکوں۔ اُنہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسولِ خدا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو یہ

فرماتے سنا کہ جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھے اُس کا دل نِفاق سے اِسی طرح پاک کیا جاتا ہے جس طرح پانی سے کپڑا پاک کیا جاتا ہے۔ نیز جو شخص ''صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد'' پڑھتا ہے تو وہ اپنے اوپر رَحمت کے 70 دروازے کھول لیتا ہے۔

(اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص۲۷۷، جَذْبُ الْقلُوب ص۲۳۵)

ساقیٔ حوضِ کوثر پہ لاکھوں سلام   دونوں عالَم کے سَرور پہ لاکھوں سلام

جس کا ابرِ کرم سب پہ سایہ فِگَن   ایسے پیارے پیَمبر پہ لاکھوں سلام

جس کی خوشبو سے طیبہ کی گلیاں بَسیں

ایسے جسمِ معطّر پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خِضَر و اِلیاس علیہما السّلام کے بارے میں دلچسپ معلومات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد'' پڑھنے کی عادت بنایئے اور اپنے اوپر رَحمتوں کے خوب خوب دروازے کُھلوایئے۔ بیان کردہ روایت میں حَضراتِ خِضَر و اِلیاس عَلَیہِما السَّلام کا ذِکرِ خیر ہے۔ رحمتوں کے نُزُول اور بَرَکتوں کے حُصُول کی امّید پر اِن حَضرات کے بارے میں ایمان افروز معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' سے دو عرض و ارشاد پیش کرتا ہوں، سنئے اور ایمان تازہ کیجئے۔

عرض: حضرتِ خِضَر عَلَیْہِ السَّلام نبی ہیں یا نہیں؟

ارشاد: جمہور (یعنی اکثر) کا مذہب یہی ہے اور صحیح بھی یہی ہے کہ وہ نبی ہیں، زندہ ہیں۔ (عُمْدَۃُ القارِی ج۲، ص۸۴، ۸۵)

اَنبیاءِ کرام علیھم السّلام زندہ ہیں

(اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے پھر فرمایا) چار نبی زندہ ہیں کہ اُن کو (وفات کی صورت میں) وَعدۂ الٰہِیَّہ (اِلا۔ہی۔یَّہ) ابھی آیا ہی نہیں، یوں تو ہر نبی زندہ ہے (جیسا کہ حدیثِ پاک میں آتا ہے): اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ ۔ یعنی بے شک **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) نے حرام کیا ہے زمین پر کہ انبیاء علیھمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے جسموں کو خراب کرے تو **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں۔ (اِبن ماجہ ج۲ ص۲۹۱ حدیث۱۶۳۷) اَنْبِیاء علیھمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر ایک آن کو مَحض تصدیقِ وعدۂ الٰہِیَّہ کے لیے موت طاری ہوتی ہے بعد اِس کے پھر اُن کو حیاتِ حقیقی حِسّی دُنیوی (یعنی دنیا جیسی زندگی) عطا ہوتی ہے۔ خیر اِن چاروں میں سے دو آسمان پر ہیں اور دو زمین پر۔ **خِضَر و الیاس** عَلَیھِما السَّلام زمین پر ہیں اور **ادریس و عیسٰی** (عَلَیھِما السَّلام) آسمان پر۔ (تفسیر دُرِّ مَنثور ج۵ ص۴۳۲)

سب کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے

عَرض: حُضور اِن (چاروں نبیوں) پر موت طاری ہوگی؟

ارشاد: ضَرور ہوگی: (پارہ4 اٰلِ عمران کی آیت نمبر 185 میں ہے:) کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ (ترجَمۂ کنز الایمان: ہر جان کو موت چکھنی ہے) (پھر فرمایا) جب یہ (یعنی پارہ 27 سورۂ رحمٰن کی) آیت (نمبر 26) نازِل ہوئی۔ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ (ترجَمۂ کنز الایمان: زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے) فرشتے خوش ہوئے کہ ہم بچے کہ ہم زمین پر نہیں، جب دوسری (یعنی پارہ 4 اٰلِ عمران کی) آیت (نمبر 185) نازل ہوئی: کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ (ترجَمۂ کنز الایمان: ہر جان کو موت چکھنی ہے) ملائکہ نے کہا: اب ہم بھی گئے۔ (یعنی ہمیں بھی موت آئے گی) (رُوحُ البَیان ج۹ ص۲۹۷، ۲۹۸، ملفوظات اعلیٰ حضرت ص۴۸۳۔۴۸۵)

انبیا کو بھی اَجَل آنی ہے مگر ایسی کہ فَقَط آنی ہے
پھر اسی آن کے بعد ان کی حیات مِثلِ سابِق وُہی جِسمانی ہے

رُوح تو سب کی ہے زندہ اُن کا

جسمِ پُرنور بھی رُوحانی ہے (حدائقِ بخشش شریف)

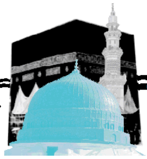
شرحِ کلامِ رضا: سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے مذکورہ اشعار کا خلاصہ یہ ہے کہ پارہ 4 **سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن** آیت نمبر 185 میں وارِدشُدہ ربُّ الانام عَزَّوَجَلَّ کے ارشادِ گرامی ''**كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ**'' **ترجَمۂ کنز الایمان:** ہر جان کو موت چکھنی ہے۔'' کے مطابق انبیائے کرام علیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر موت طاری ہوتی ہے مگر صِرف ایک آن یعنی لمحے بھر کیلئے پھر پہلے ہی کی طرح رُوح لَوٹا دی جاتی ہے۔ ہر انسان کی رُوح زندہ رہتی ہے مگر اَنْبِیاءِ کرام علیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے مبارک جِسْم بھی سلامت رہتے ہیں: حدیث پاک میں ہے: اَلْاَنْبِیَاءُ اَحیاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ یعنی اَنْبِیائے کرام علیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز بھی پڑھتے ہیں (ابو یعلی ج۳ ص۲۱٦ حدیث ۳٤۱۲) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: ''بیشک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے زمین پر حرام فرما دیا ہے کہ وہ اَنْبِیاءِ کرام کے بدن کھائے۔ **اللہ** کے نبی زندہ ہیں اور ان کو روزی دی جاتی ہے۔'' (اِبن ماجہ ج۲ ص۲۹۱ حدیث ۱٦۳۷) ہر نبی زندہ ہے جب ہر نبی زندہ ہے تو پھر میرے پیارے پیارے آقا مکّی مَدَنی مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیوں زندہ نہ ہوں گے! اور عاشقِ رسول اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں جُھوم جُھوم کر کیوں نہ عرض کریں: ؎

تُو زندہ ہے وَاللہ تو زندہ ہے وَاللہ

مِرے چشمِ عالَم سے چُھپ جانے والے (حدائقِ بخشش شریف)

شرحِ کلامِ رضا: دنیوی اور ظاہری آنکھوں سے اے میرے چُھپ جانے والے اور مجھے بظاہر نظر نہ آنیوالے! خدا کی قسم! آپ زندہ ہیں، **اللہ** پاک کی قسم آپ زندہ ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد



نیکی کی دعوت دینے والے کی تعریف

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قراٰنِ مجید میں فرمانِ عالیشان ہے:

وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِىۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿۳۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان ہوں۔ (پ۲۴ حٰم السَّجدۃ ۳۳)

اِس آیتِ مبارَکہ کے تحت صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الھادِی لکھتے ہیں: حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا کہ میرے نزدیک یہ آیت مُؤَذّنوں کے حق میں نازِل ہوئی اور ایک قول یہ بھی ہے کہ جو کوئی کسی طریقے پر بھی اللہ تَعَالٰی کی طرف دعوت دے وہ (یعنی ہر نیکی کی دعوت دینے والا) اس میں داخِل ہے۔

جو نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائے

میں دیتا ہوں اُس کو دعائے مدینہ (وسائلِ بخشش ص۱۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بہترین آدمی کی خصوصیات

صاحِبِ قراٰنِ مُبین، مَحبوبِ ربُّ العٰلَمین، جنابِ صادِق و امین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ایک مرتبہ منبرِ اقدس پر جلوہ فرما تھے کہ ایک صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عَرض کی: ''یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم لوگوں میں سب سے اچّھا کون ہے؟'' فرمایا: لوگوں میں سے وہ شخص سب سے اچّھا ہے جو کثرت سے قراٰنِ کریم کی تِلاوت کرے، زیادہ مُتّقی ہو، سب سے زیادہ نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے والا ہو اور سب سے زیادہ صِلَۂ رِحمی (یعنی رشتے داروں کے ساتھ اچّھا برتاؤ) کرنے والا ہو۔

(مُسندِ اِمام احمد ج۱۰ ص۴۰۲ حدیث ۲۷۵۰۴)

تِلاوت، پرہیز گاری، نیکی کی دعوت اور صِلۂ رِحمی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوب ثواب لُوٹنے کی نیّت سے بیان کردہ حدیثِ مبارکہ کی روشنی میں کچھ ''نیکی کی دعوت'' پیش کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ اِس روایت میں سب سے **اچّھے آدمی** کی چار خُصُوصِیّات بیان کی گئی ہیں: (۱) بکثرت تِلاوت (۲) خوب پرہیز گاری (۳) سب سے زیادہ نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے مُمانَعت کرنا اور (٤) رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک۔ واقِعی یہ چاروں نہایت ہی عمدہ صِفات ہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نصیب کرے۔ اٰمین۔ ان چاروں کے فضائل مُلاحَظہ ہوں ﴿1﴾ حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبیِّ مُکرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شَہَنْشاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: قِیامت کے دن قراٰن پڑھنے والا آئے گا تو قراٰن عرض کرے گا: **یارَبّ** عَزَّوَجَلَّ! اِسے حُلّہ (یعنی جنّت کا لباس) پہنا۔ تو اُسے **کرامت کا حُلّہ** (یعنی بُزرگی کا جنّتی لباس) پہنایا جائے گا۔ پھر قراٰن عرض کرے گا: ''**یارَبّ** عَزَّوَجَلَّ! اِس میں اضافہ فرما'' تو اسے **کرامت کا تاج** پہنایا جائے گا، پھر قراٰن عرض کرے گا: ''**یارَبّ** عَزَّوَجَلَّ! اس سے **راضی** ہوجا۔'' تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس سے راضی ہو جائے گا۔ پھر اس قراٰن پڑھنے والے سے کہا جائے گا: قراٰن پڑھتا جا اور جنّت کے دَرَجات طے کرتا جا اور ہر آیت پر اسے ایک نعمت عطا کی جائے گی۔ (تِرمِذی ج٤ ص٤١٩ حدیث ٢٩٢٤) ﴿2﴾ پرہیز گاروں کو آخرت میں کامیابی کی نَوِید (یعنی خوشخبری) سنائی گئی ہے چُنانچہ پارہ 25 **سُوْرَۃُ الزُّخْرُف** آیت نمبر 35 میں ارشاد ہوتا ہے: وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۵﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور آخرت تمہارے رب کے پاس پرہیز گاروں کے لیے ہے۔ (پ۲٥، الزخرف: ۳٥) ﴿3﴾ حضرتِ سیِّدُنا **کعبُ الْاَحبار** رضی اللہ تعالٰی عنہ کا اِرشاد ہے: ''**جَنَّۃُ الفردوس** خاص اُس شخص کے لیے ہے جو اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر کرے۔'' (یعنی نیکی کا حکم دے اور بُرائی سے منع کرے) (تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص ٢٣٦) ﴿4﴾ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اُس کی عُمر اور رِزْق میں اِضافہ کردیا جائے تو اُسے چاہیئے کہ اپنے والِدَین کے ساتھ اچّھا برتاؤ کرے اور اپنے

رشتے داروں کے ساتھ صِلَۂ رِحمی کیا کرے۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج ۳ ص ۲۱۷ حدیث ۱۶)

عُمر و رِزق میں زِیادَتی کے معنیٰ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد3 صَفْحہ560 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علاّمہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: حدیث میں آیا ہے کہ 'صِلَۂ رِحم سے عُمر زیادہ ہوتی ہے اور رِزق میں وُسعت (یعنی زیادَتی) ہوتی ہے۔'' بعض عُلَما نے اِس حدیث کو ظاہِر پر حَمْل کیا ہے (یعنی حدیث کے ظاہری معنیٰ ہی مُراد ہیں) یعنی یہاں قَضا مُعَلَّق مُراد ہے کیونکہ قضا مُبرم ٹل نہیں سکتی[1]۔

اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ (پ ۱۱، یونس: ۴۹)

ترجمۂ کنزالایمان: جب ان کا وعدہ آئے گا تو ایک گھڑی نہ پیچھے ہٹیں نہ آگے بڑھیں۔

اور بعض (عُلمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام) نے فرمایا کہ زیادَتیٔ عمر کا یہ مطلب ہے کہ مرنے کے بعد بھی اِس کا ثواب لکھا جاتا ہے گویا وہ اب بھی زندہ ہے یا یہ مُراد ہے کہ مرنے کے بعد بھی اس کا ذِکرِ خیر لوگوں میں باقی رہتا ہے۔

(رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۷۸)

ہاتھوں ہاتھ پُھوپھی سے صُلح کرلی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل بات بات پر لوگ رِشتے داریاں کاٹ کر رکھ دیتے ہیں، لہٰذا آپس میں مَحَبَّت کی فَضا قائم ہونے کی خواہش کی اچّھی نیّت کے ساتھ مزید ثواب کمانے کیلئے رشتے داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کے ضِمن میں نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے مزید مَدَنی پھول پیش کرنے کی سعی کرتا ہوں: حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ

---

[1] قضا سے مُراد یہاں قسمت ہے۔ قضا کی اَقسام اور اس کے بارے میں تفصیلات جاننے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ 14 تا 17 کا مطالعہ کیجئے، خُصُوصاً مجلس، المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے دیئے گئے حواشی بے مثال اور مُتعدِّد وَساوِس کا علاج ہیں۔

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی احادیثِ مبارَکہ بیان فرما رہے تھے، اِس دَوران فرمایا: ہر قاطِع رِحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہماری محفِل سے اُٹھ جائے۔ ایک نوجوان اُٹھ کر اپنی پُھوپھی کے ہاں گیا جس سے اُس کا کئی سال پُرانا جھگڑا تھا، جب دونوں ایک دوسرے سے راضی ہو گئے تو اُس نوجوان سے پُھوپھی نے کہا: تم جا کر اِس کا سبب پوچھو، آخر ایسا کیوں ہوا؟ (یعنی سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اِعلان کی کیا حکمت ہے؟) نوجوان نے حاضِر ہو کر جب پوچھا تو حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ میں نے **حضورِ انور** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے یہ سنا ہے: ''جس قوم میں قاطِعِ رِحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہو، اُس (قوم) پر **اللہ** کی رَحمت کا نُزُول نہیں ہوتا۔'' (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکَبائِر ج ۲ ص ۱۵۳)

ساس بَہو میں صُلح کا راز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! پہلے کے مسلمان کس قَدَر خوفِ خدا رکھنے والے ہُوا کرتے تھے! خوش نصیب نوجوان نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ڈر کے سبب فوراً اپنی پھوپھی کے پاس خود حاضِر ہو کر صُلْح (صُل۔ح) کی ترکیب کر لی۔ سبھی کو چاہئے کہ غور کریں کہ خاندان میں کس کس سے اَن بَن ہے جب معلوم ہو جائے تو اب اگر شَرْعی عذر نہ ہو تو فوراً ناراض رشتے داروں سے ''صُلْح و صفائی'' کی ترکیب شروع کر دیں۔ اگر جُھکنا بھی پڑے تو بے شک رِضائے الٰہی کیلئے جُھک جائیں۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ سَربُلندی پائیں گے۔ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَهُ اللّٰه یعنی جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کیلئے عاجزی کرتا ہے **اللہ** تَعَالٰی اُسے بُلندی عطا فرماتا ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ٦ ص ۲۷٦ حدیث ۸۱٤۰) اپنے گھروں اور مُعاشَرے (مُ۔عا۔شَ۔رے) کو **اَمن کا گہوارہ** بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو جائیے، اور ہر ماہ کم از کم تین دن کیلئے **مَدَنی قافِلے** میں سنّتوں بھرا سفر کیجئے نیز **مَدَنی اِنعامات** کے مطابِق زندَگی گزاریئے۔ آپ کی ترغیب وتحریص کے لئے ایک **مَدَنی بہار** پیش کرتا ہوں، چنانچہ **بابُ المدینہ** (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ طویل عرصے سے میری زوجہ اور والِدہ یعنی **ساس بَہُو** میں خُوب ٹھنی ہوئی تھی، نتیجۃً

زوجہ **رُوٹھ** کر میکے جا بیٹھی۔ میں سخت پریشان تھا، سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ اِس مَسئلے (مَس۔ءَ۔لے) کو کیسے **حل** کروں۔ اَیسے میں دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی جاری کردہ ''مَدَنی مُذاکرے'' کی VCD ''**گھر اَمن کا گہوارہ کیسے بنے!**'' میرے ہاتھ آئی۔ موضوع دیکھا تو بڑی اُمّید کے ساتھ یہ VCD خُود بھی دیکھی اور اپنی والِدۂ محترمہ کو بھی دِکھائی اور ایک VCD اپنے سُسرال بھی بھیج دی۔ میری والِدہ کو یہ VCD اتنی **پسند** آئی کہ اُنہوں نے اِسے دو بار دیکھا اور حیرت انگیز طور پر مجھ سے فرمانے لگیں: ''**چل بیٹا! تیرے سُسرال چلتے ہیں۔**'' میں نے سُکون کا سانس لیا کہ لگتا ہے جو کام میں بھرپور انفرادی کوشش کے باوُجود نہ کرسکا وہ اس VCD نے کر دیا۔ **میرے** سسرال پہنچ کر والِدہ صاحِبہ نے بڑی مَحَبَّت سے میری زَوجہ کو **منایا** اور اُسے واپَس گھر لے آئیں۔ دوسری جانب میری زَوجہ نے بھی **مُثبت طرزِ عمل** کا مُظاہَرہ کیا اور گھر پہنچنے کے بعد دوسرے ہی دن اپنی ساس (یعنی میری والِدہ) سے کہنے لگیں: امّی جان! میرا کمرہ بَہُت بڑا ہے، جبکہ دیگر گھر والے جس کمرے میں رہتے ہیں وہ قدرے چھوٹا ہے، آپ میرا کمرہ لے لیجئے اور میں اُس چھوٹے کمرے میں رہائش اختیار کر لیتی ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا گھر جو فتنے اور فساد کا شکار تھا، دعوتِ اسلامی کی بَرَکت سے **اَمن کا گہوارہ** بن گیا۔ (مَدَنی مُذاکرے کی مذکورہ VCD ''گھر اَمن کا گہوارہ کیسے بنے'' مکتبۃُ المدینہ سے ہدِیَّۃً لی جاسکتی اور دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر دیکھی اور سنی جاسکتی ہے۔)

جہاں رِشتہ توڑنے والا موجود ہو وہاں رَحمت نہیں اُترتی

''**طَبَرانی**'' میں حضرتِ سیِّدُنا اَعمَش رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے منقول ہے، حضرتِ سیِّدُنا **عبدُاللّٰہ** ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک بار صُبْح کے وَقت مجلس میں تشریف فرما تھے، اُنہوں نے فرمایا: میں قاطِعِ رِحم (یعنی رشتہ توڑنے والے) کو **اللہ** کی قسم دیتا ہوں کہ وہ یہاں سے اُٹھ جائے تاکہ ہم **اللہ** تعالٰی سے مغفِرت کی دُعا کریں کیونکہ قاطعِ رِحم (یعنی رِشتہ توڑنے والے) پر آسمان کے دروازے بند رہتے ہیں۔ (یعنی اگر وہ یہاں موجود رہے گا تو رحمت نہیں

اُترے گی اور ہماری دعا قَبول نہیں ہوگی) (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج ۹ ص۱۵۸رقم۸۷۹۳)

”حُسنِ سُلوک“ کے 7 حُرُوف کی نسبت سے صِلہ رِحمی کے سات مَدَنی پھول

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد 3 صَفحہ 559 تا 560 پر سے ”حُسنِ سُلوک“ کے سات حُرُوف کی نسبت سے سات مَدَنی پھول قبول فرمائیے:

(1) کس رِشتے دار سے کیا برتاؤ کرے

احادیث میں مُطلقاً (یعنی بغیر کسی قید کے) رشتے والوں کے ساتھ صِلہ (یعنی سُلوک) کرنے کا حکم آتا ہے، قرآنِ مجید میں مُطلَقاً (یعنی بلا قید) ذَوِی القُربٰی (یعنی قَرابت والے) فرمایا گیا مگر یہ بات ضَرور ہے کہ رِشتے میں چُونکہ مختلف دَرَجات ہیں (اسی طرح) صِلَۂ رِحم (یعنی رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) کے دَرَجات میں بھی تفاوُت (یعنی فرق) ہوتا ہے۔ والِدَین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے، ان کے بعد ذُو رِحمِ مَحرَم کا، (یعنی وہ رشتے دار جن سے نسبی رشتہ ہونے کی وجہ سے نکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہو) ان کے بعد بقِیَّہ رشتے والوں کا علٰی قَدَرِ مَراتِب۔ (یعنی رشتے میں نزدیکی کی ترتیب کے مطابق) (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۷۸)

(2) رِشتے دار سے سُلوک کی صورتیں

صِلَۂ رِحم (یعنی رِشتے داروں کے ساتھ سُلوک) کی مختلف صورتیں ہیں، اِن کو ہَدِیّہ وتحفہ دینا اور اگر ان کو کسی بات میں تمہاری اِعانت (یعنی اِمداد) درکار ہو تو اِس کام میں ان کی مدد کرنا، انہیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا، ان کے ساتھ لُطف ومہربانی سے پیش آنا۔ (دُرَر، ج ۱ ص ۳۲۳)

(3) پردیس ہو تو خط بھیجا کرے

اگر یہ شخص پردیس میں ہے تو رشتے والوں کے پاس خط بھیجا کرے، ان سے خط و کِتابت جاری رکھے تاکہ بے تعلُّقی پیدا نہ ہونے پائے اور ہو سکے تو وطن آئے اور رشتے داروں سے تعلُّقات تازہ کرلے، اِس طرح کرنے سے مَحبَّت میں اِضافہ ہوگا۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۷۸) (فون یا انٹرنیٹ کے ذَرِیعے بھی رابِطے کی ترکیب مُفید ہے)

(4) پردیس میں ہو، ماں باپ بلائیں تو آنا پڑے گا

یہ پردیس میں ہے والِدَین اِسے بُلاتے ہیں تو آنا ہی ہوگا، خط لکھنا کافی نہیں ہے۔ یوہیں والِدَین کو اس کی خدمت کی حاجت ہو تو آئے اور ان کی خدمت کرے، باپ کے بعد دادا اور بڑے بھائی کا مرتبہ ہے کہ بڑا بھائی بَمَنزِلہ باپ کے ہوتا ہے، بڑی بہن اور خالہ ماں کی جگہ پر ہیں، بعض عُلَما نے چچا کو باپ کی مِثل بتایا اور حدیث: عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْهِ (یعنی آدمی کا چچا باپ کی مِثل ہوتا ہے) سے بھی یِہی مُستَفاد ہوتا (یعنی نتیجہ نکلتا) ہے۔ ان کے عِلاوہ اَوروں کے پاس خط بھیجنا یا ہدِیّہ (یعنی تحفہ) بھیجنا کِفایت کرتا ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۷۸)

(5) کس کس رِشتے دار سے کب کب ملے

رشتے داروں سے ناغہ دے کر ملتا رہے یعنی ایک دن ملنے کو جائے دوسرے دن نہ جائے وَعَلٰی هٰذَا الْقِیَاس (یعنی اسی پر اندازہ لگا کر) کہ اس سے مَحَبَّت والفت زیادہ ہوتی ہے، بلکہ اَقرِبا (یعنی قَرابت داروں) سے جُمُعہ جُمُعہ ملتا رہے یا مہینے میں ایک بار اور تمام قبیلہ اور خاندان کو ایک (یعنی مُتَّحِد) ہونا چاہیے، جب حق ان کے ساتھ ہو (یعنی وہ حق پر ہوں) تو دوسروں سے مقابلہ (مُقا۔بَ۔لہ) اور اظہارِ حق میں سب مُتَّحِد ہو کر کام کریں۔ (دُرَر، ج ۱ ص ۳۲۳)

(6) رشتے دار حاجت پیش کرے تو رد کر دینا گناہ ہے

جب اپنا کوئی رشتے دار کوئی حاجت پیش کرے تو اُس کی حاجت روائی کرے، اس کو رَد کر دینا قَطْعِ رِحم (یعنی رِشتہ توڑنا) ہے۔ (ایضاً) (یاد رہے! صِلَۂ رِحم واجِب ہے اور قَطْعِ رِحم حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے)

(7) صِلَۂ رِحم یہ ہے کہ وہ توڑے تب بھی تم جوڑو

صِلَۂ رِحمی (رشتے داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک) اِسی کا نام نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مُکافاۃ یعنی اَدلا بدلا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آیا تم اُس کے پاس چلے گئے۔ حقیقتاً **صِلَۂ رِحم** (یعنی رشتے داروں سے حُسنِ سُلوک) یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتا ہے، بے اِعتنائی (بے۔اِع۔تِ۔نائی۔ یعنی لاپرواہی) کرتا ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقُوق کی مُراعات (یعنی لحاظ و رعایت) کرو۔ (رَدُّالْمُحتار ج۹ ص۶۷۸)

حُسنِ ظن رکھنے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ ساتوں **مَدَنی پھول** نہایت توجُّہ کے قابل ہیں، بالخُصوص ساتویں **مَدَنی پھول** جس میں ''اَدلے بدلے'' کا ذِکر ہے اس کے بارے میں عَرض ہے کہ آج کل عُمُوماً یہی ''اَدلا بدلا'' ہو رہا ہے۔ ایک رشتے دار اگر اِس کو شادی کی دعوت دیتا ہے جبھی یہ اُس کو دیتا ہے اگر وہ نہ دے تو یہ بھی نہیں دیتا۔ اگر اُس ایک نے اِس کو زیادہ افراد کی دعوت دی اور یہ اگر اُس کو کم افراد کی دعوت دے تو اِس کا ٹھیک ٹھاک نوٹس لیا جاتا، خوب تنقیدیں اور غیبتیں کی جاتی ہیں۔ اِسی طرح جو رِشتے دار اِس کے یہاں کسی تقریب میں شرکت نہیں کرتا تو یہ اُس کے یہاں ہونے والی تقریب کا بائیکاٹ کر دیتا ہے اور یوں فاصِلے مزید بڑھائے جاتے ہیں۔ حالانکہ کوئی ہمارے یہاں شریک نہ ہوا ہو تو اُس کے بارے میں اچّھا گمان

رکھنے کے کئی پہلو نکل سکتے ہیں، مَثَلاً وہ نہ آنے والا بیمار ہو گیا ہوگا، بھول گیا ہوگا، ضَروری کام آپڑا ہوگا، یا کوئی سخت مجبوری ہوگی جس کی وضاحت اس کے لئے دشوار ہوگی وغیرہ۔ وہ اپنی غیر حاضِری کا سبب بتائے یا نہ بتائے، ہمیں **حسنِ ظن** رکھ کر ثواب کمانا اور جنّت میں جانے کا سامان کرتے رہنا چاہئے۔ چُنانچِہ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ یعنی حُسنِ ظن عُمدہ عبادت سے ہے۔ (ابوداوٗد ج ٤ ص ٣٨٨ حدیث ٤٩٩٣) **مُفَسّرِ** شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اِس حدیثِ پاک کے مختلف مَطالِب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یعنی مسلمانوں سے اچّھا گُمان کرنا، ان پر **بدگُمانی** نہ کرنا یہ بھی اچّھی عبادات میں سے ایک **عبادت** ہے۔ (مِراٰۃُ المَناجِیح ج٦ ص ٦٢١)

جنّت کا محل اس کو ملے گا جو.....

بالفرض ہمارا رشتے دار سُستی کے سبب یا کسی بھی وجہ سے جان بوجھ کر ہمارے یہاں نہیں آیا یا ہمیں اپنے یہاں مَدْعُو نہیں کیا بلکہ اس نے کُھلّم کُھلّا ہمارے ساتھ بدسُلوکی کی تب بھی ہمیں بڑا حوصلہ رکھتے ہوئے تعلُّقات برقرار رکھنے چاہئیں، **حضرت** سیِّدُنا اُبَی بِن کَعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سلطانِ دو جہان، شَہَنْشاہِ کون ومکان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظیم الشان ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لیے (جنّت میں) مَحَل بنایا جائے اور اُس کے دَرَجات بُلند کیے جائیں، اُسے چاہیے کہ جو اُس پر ظُلم کرے یہ اُسے مُعاف کرے اور جو اُسے محروم کرے یہ اُسے عطا کرے اور جو اُس سے قَطعِ تعلُّق کرے یہ اُس سے ناطہ (یعنی تعلُّق) جوڑے۔ (اَلْمُستَدرَك لِلْحاكِم ج٣ ص١٢ حديث ٣٢١٥)

دشمنی چھپانے والے رشتے دار کو صدقہ دینا افضل ترین ہے

بہر حال کوئی ہمارے ساتھ حُسنِ سُلوک کرے یا نہ کرے ہمیں حُسنِ سُلوک جاری رکھنا چاہئے۔ ''مُسندِ امام احمد'' کی حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّ اَفْضَلَ الصَّدَقَةِ الصَّدَقَةُ عَلٰى ذِى الرَّحِمِ الْكَاشِحِ بے شک افضل ترین صدقہ وہ ہے جو دشمنی چھپانے والے رشتے دار پر کیا جائے۔ (مُسندِ اِمام احمد ج٩ ص١٣٨ حديث ٢٣٥٨٩)

رِشتے دار سے جب سخت دکھ پہنچا

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اپنے خالہ زاد بھائی غریب و نادار و مہاجر اور بَدری صَحابی حضرتِ سیِّدُنا مِسطَح رضی اللہ تعالٰی عنہ جن کا آپ خرچ اٹھاتے تھے ان سے سخت رنج پہنچا اور وہ یہ کہ اُنہوں نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی پیاری بیٹی یعنی اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا پر تُہمت لگانے والوں کے ساتھ مُوافَقَت کی تھی (وہ طویل قصّہ ہے جو کہ ''واقِعۂ اِفک'' کہلاتا ہے اس کا تذکرہ صَفْحَہ **196** پر آرہا ہے) اِس پر آپ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے خرچ نہ دینے کی قسم کھائی۔ اِس پر پارہ 18 **سُوْرَۃُ النُّوْر** کی آیت نمبر 22 نازِل ہوئی۔ وہ آیتِ مبارکہ یہ ہے:

وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْۤا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور **اللہ** کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگزریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ **اللہ** تمہاری بخشش کرے اور **اللہ** بخشنے والا مہربان ہے۔

جب یہ آیت سیِّدِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے پڑھی تو حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا: بے شک میری آرزو ہے کہ **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) میری مغفِرت کرے اور میں مِسطَح (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کے ساتھ جو سُلوک کرتا تھا اُس کو کبھی مَوقوف (یعنی بند) نہ کروں گا چُنانچِہ آپ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے اس (مالی تعاون) کو جاری فرما دیا۔ اِس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کام پر قَسَم کھائے پھر معلوم ہو کہ اُس کا کرنا ہی بہتر ہے تو چاہیئے کہ اُس کام کو کرے اور **قَسَم کا کفّارہ** دے، حدیثِ صحیح میں یِہی وارِد ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اس آیت سے حضرتِ صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی فضیلت ثابِت ہوئی، اس سے آپ کی عُلُوِّ شان و مَرتَبَت (یعنی رُتبے کی عَظَمت) ظاہِر ہوتی ہے کہ **اللہ** تَعَالٰی نے آپ

(رضی اللہ تعالٰی عنہ) کو (آیتِ قرانی میں) اُولُو الفَضل (یعنی فضیلت والا ارشاد) فرمایا۔ (خزائنُ العِرفان ص ۵۶۳) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صِدّیقِ اکبر کا
ہے یارِ غار محبوبِ خدا صِدّیقِ اکبر کا
مقامِ خوابِ راحت چَین سے آرام کرنے کو
بنا پہلوئے محبوبِ خدا صِدّیقِ اکبر کا (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قسم اور اس کے کفّارے کا بیان (حَنَفی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ المُؤمِنین عاشِقِ اکبر، حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے واقِعے میں قَسَم کا اور تفسیر میں قَسَم کے کفّارے کا تذکِرہ ہے، چُونکہ آج کل کثیر لوگوں کا بات بات پر قسمیں کھانے کی طرف رُجحان (رُج۔حان) دیکھا جا رہا ہے، بارہا جھوٹی قسم بھی کھالی جاتی ہے، نہ توبہ کا شُعور نہ کفّارہ دینے کی کوئی شُدبُد، لہٰذا امّت کی خیرخواہی کا ثواب کمانے کی حِرص کے سبب بطورِ **نیکی کی دعوت** قدرے تفصیل کے ساتھ قَسَم اور اس کے کفّارے کے بارے میں **مَدَنی پھول** پیش کرتا ہوں، قَبول فرمائیے۔ اس کا اَز اِبتداء تا انتہا مُطالَعہ یا بعض اسلامی بھائیوں کامل بیٹھ کر دَرس دینا صِرف مُفید ہی نہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مفید ترین ثابت ہوگا۔

قَسَم کی تعریف

قَسَم کو عَرَبی زَبان میں ''یَمِین'' کہتے ہیں جس کا مطلب ہے: ''داہنی (یعنی سیدھی) جانب''، چُونکہ اہلِ عَرَب عُمُوماً قسم کھاتے یا قسم لیتے وَقت ایک دوسرے سے داہنا (یعنی سیدھا) ہاتھ مِلاتے تھے اِس لئے قسم کو ''یمین'' کہنے لگے، یا پھر یَمِین ''یُمن'' سے بنا ہے جس کے معنیٰ ہیں ''بَرَکت وقُوَّت''، چُونکہ قسم میں **اللہ** تَعالٰی کا بابَرَکت نام بھی لیتے ہیں اور اس سے اپنے کلام کو قُوَّت دیتے ہیں اِس لئے اِسے یَمِین کہتے ہیں یعنی بَرَکت وقُوَّت والی گفتگو۔ (مُلَخَّص ازمِراۃُ المناجیح ج ۵ ص ۱۹٤) شَرعی اِعتِبار سے قسم اُس عَقْد (یعنی عَہدو پیماں) کو کہتے ہیں جس کے ذَرِیعے قسم کھانے والا کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا پُختہ (پکّا) اِرادہ کرتا ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۵ ص ٤٨٨) مَثَلاً کسی نے یوں کہا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں کل تمہارا سارا قرض ادا کردوں گا'' تو یہ قسم ہے۔

قَسَم کی تین اقسام

قسم تین طرح کی ہوتی ہے: (۱) لَغْو (۲) غَمُوس (۳) مُنْعَقِدہ۔

﴿۱﴾ **لَغْو** یہ ہے کہ کسی گزرے ہوئے یا موجودہ اَمر (یعنی مُعامَلے) پر اپنے خیال میں (یعنی غَلَط فہمی کی وجہ سے) صحیح جان کر قسم کھائے اور درحقیقت وہ بات اس کے خلاف (یعنی اُلٹ) ہو، مَثَلاً کسی نے قسم کھائی: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! زَید گھر پر نہیں ہے'' اور اس کی معلومات میں یہی تھا کہ زید گھر پر نہیں ہے اور اس نے اپنے گُمان میں سچّی قسم کھائی تھی مگر حقیقت میں زید گھر پر تھا تو یہ قسم ''لَغْو'' کہلائے گی، یہ مُعاف ہے اور اس پر کفّارہ نہیں ﴿۲﴾ **غَمُوس** یہ ہے کہ کسی گزرے ہوئے یا موجودہ اَمر (یعنی مُعامَلے) پر دانِستہ (یعنی جان بوجھ کر) جھوٹی قسم کھائے مَثَلاً کسی نے قسم کھائی: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! زید گھر پر ہے''، اور وہ جانتا ہے کہ حقیقت میں زَید گھر پر نہیں ہے تو یہ قسم ''غَمُوس'' کہلائے گی اور قسم کھانے والا سخت گنہگار ہوا، اِستِغفار و توبہ فرض ہے مگر کفّارہ لازِم نہیں ﴿۳﴾ **مُنْعَقِدہ** یہ ہے کہ آیَندہ کے لیے قسم کھائی مَثَلاً یوں کہا: ''ربّ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں کل تمہارے گھر ضَرور آؤں گا'' مگر دوسرے دن نہ آیا تو قسم ٹوٹ گئی، اسے **کفّارہ** دینا پڑے گا اور بعض صورَتوں میں گنہگار بھی ہوگا۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۵۲)

خُلا صہ یہ ہوا کہ قَسَم کھانے والا کسی گزری ہوئی یا موجودہ بات کے بارے میں قسم کھائے گا تو وہ یا توسچّا ہوگا یا پھر جھوٹا، اگر سچّا ہوگا تو کوئی حَرَج نہیں اور اگر جُھوٹا ہوگا تو اُس نے وہ قسم اپنے خیال کے مطابِق اگر سچّی کھائی تھی تو اب بھی حَرَج نہیں یعنی گناہ بھی نہیں اور کفّارہ بھی نہیں ہاں اگر اسے پتا تھا کہ میں جھوٹی قسم کھا رہا ہوں تو گنہگار ہوگا مگر کفّارہ نہیں ہے، اور اگر اس نے **آیَندہ کیلئے** کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی **قَسَم** کھائی تو اگر وہ قسم پوری کر دیتا ہے تو فَبِہا (یعنی خوب بہتر) ورنہ **کفّارہ** دینا ہوگا اور بعض صورَتوں میں قسم توڑنے کی وجہ سے گنہگار بھی ہوگا۔ (ان صورَتوں کی تفصیل آگے آرہی ہے)

جھوٹی قسم کھانا گُناہِ کبیرہ ہے

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شرک کرنا، والِدَین کی نافرمانی کرنا، کِسی جان کو قتل کرنا اور **جُھوٹی قسم** کھانا کبیرہ گناہ ہیں۔'' (بُخاری ج ٤ ص ٢٩٥ حدیث ٦٦٧٥)

سب سے پہلے جھوٹی قسم شیطان نے کھائی

حضرتِ سیِّدُ نا آدم صَفِیُّ **اللہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے شیطان مردُود ہوا تھا لہٰذا وہ آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو نقصان پہنچانے کی تاک میں رہا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضراتِ سیِّدُ ینا **آدم وحَوّا** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام وَرضی اللہ تعالٰی عنہا سے فرمایا کہ جنّت میں رہو اور جہاں دل کرے بے رَوک ٹَوک کھاؤ البتّہ اِس ''دَرَخت'' کے قریب نہ جانا۔ شیطان نے کسی طرح حضراتِ سیِّدُ ینا **آدم وحَوّا** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام وَرضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس پہنچ کر کہا کہ میں تمہیں ''شَجَرِ خُلْد'' بتا دوں، حضرتِ سیِّدُ نا آدم صَفِیُّ **اللہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے مَنْع فرمایا تو شیطان نے قسم کھائی کہ میں تمہارا خیر خواہ (یعنی بھلائی چاہنے والا) ہوں۔ اِنہیں خیال ہوا کہ **اللہ** پاک کی جھوٹی قسم کون کھا سکتا ہے! یہ سوچ کر حضرتِ سیِّدَتُنا **حوّا** رضی اللہ تعالٰی عنہا نے اِس میں سے کچھ کھایا پھر حضرتِ سیِّدُ نا آدم صَفِیُّ **اللہ**

عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو دیا انہوں نے بھی کھالیا۔(مُلَخَّص از تفسیر عبدالرّزاق ج ۲ ص ۷۶) جیسا کہ پارہ 8 سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف کی آیت 20 اور 21 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَاسَمَهُمَاۤ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۱﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: پھر شیطان نے ان کے جی میں خطرہ ڈالا کہ ان پر کھول دے ان کی شرم کی چیزیں جو ان سے چُھپی تھیں اور بولا: تمہیں تمہارے ربّ نے اِس پیڑ سے اِسی لئے مَنع فرمایا ہے کہ کہیں تم دو فِرِشتے ہو جاؤ یا ہمیشہ جینے والے اور ان سے قَسَم کھائی کہ میں تم دونوں کا خیرخواہ ہوں۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الھادِی **تفسیر خزائنُ العِرفان** میں لکھتے ہیں: معنٰی یہ ہیں کہ اِبلیسِ مَلعُون نے جُھوٹی قسم کھا کر حضرتِ (سیِّدُنا) آدم (عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کو دھوکا دیا اور **پہلا جھوٹی قسم کھانے والا اِبلیس ہی ہے**، حضرتِ آدم (عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کو گُمان بھی نہ تھا کہ کوئی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم کھا کر جُھوٹ بول سکتا ہے، اس لئے آپ نے اُس کی بات کا اِعتبار کیا۔

کسی کا حق مارنے کے لئے جھوٹی قسم کھانے والا جہنَّمی ہے

رسولِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کا فرمانِ عظیم ہے: جو قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مار لے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے جہنّم واجِب کر دیتا اور اُس پر جنّت حرام فرما دیتا ہے۔ عَرض کی گئی: یا **رسولَ اللہ** صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اگرچِہ وہ تھوڑی سی چیز ہی ہو؟ ارشاد فرمایا: "اگرچِہ **پِیلُو** کی شاخ ہی ہو۔" (مُسلِم ص ۸۲ حدیث ۲۱۸۔(۱۳۷))

پِیلُو ایک درخت ہے جس کی شاخ اور جڑ سے مِسواک بناتے ہیں۔

جھوٹی قسم کھانے والے کے حشر میں ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں گے

ایک **حَضرَمی** (یعنی مُلکِ یَمَن کے شہر ''حَضرَمَوت'' کے باشندے) اور ایک **کِندی** (یعنی قبیلۂ کِندَہ سے وابَستہ ایک شخص) نے مدینے کے تاجور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ انور میں **یَمَن** کی ایک زمین کے مُتعلِّق اپنا جھگڑا پیش کیا، **حَضرَمی** نے عَرض کی: ''**یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میری زمین اِس کے باپ نے چھین لی تھی، اب وہ اِس کے قبضے میں ہے۔'' تو نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دریافت فرمایا: ''کیا تمہارے پاس کوئی گواہی ہے؟'' عرض کی: ''نہیں، لیکن میں اِس سے قسم لوں گا کہ **اللہ** کی قسم کھا کر کہے کہ وہ نہیں جانتا کہ وہ میری زمین ہے جو اس کے باپ نے غَصَب کر لی تھی۔'' **کِندی** قسم کھانے کے لئے تیّار ہو گیا تو رسولِ اکرم، شَہَنْشاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو (جھوٹی) قسم کھا کر کسی کا مال دبائے گا وہ بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں اس حالت میں پیش ہوگا کہ **اس کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں گے**۔'' یہ سن کر **کِندی** نے کہہ دیا کہ یہ زمین اُسی (یعنی حَضرمی) کی ہے۔

(سُنَنِ ابوداوٗد ج۳ ص۲۹۸ حدیث ۳۲۴۴)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی **احمد یار خان** عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے اثر اُس زَبانِ فیض تَرجُمان کا کہ دو کلمات میں اُس (کِندی) کے دل کا حال بدل گیا اور سچّی بات کہہ کر زمین سے لادعویٰ ہو گیا۔ (مراۃُ المناجیح ج۵ ص۴۰۳)

سات زمینوں کا ہار

رِشوتوں کے ذَرِیعے دوسروں کی جگہوں پر قبضہ کر کے عمارتیں بنانے والوں، لوگوں کی طرف سے ٹھیکے پر ملی ہوئی زَرعی زمینیں دبا لینے والے کِسانوں، وَڈیروں اور خائن زمین داروں کو گھبرا کر جھٹ پٹ توبہ کر لینی چاہئے اور جن جن کے حُقُوق دبائے ہیں وہ فوراً ادا کر دینے چاہئیں کہ ''مسلم شریف'' میں سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جو شخص کسی کی بالشت بھر زمین

ناحق طور پر لے گا تُو اُسے قِیامت کے روز سات زمینوں کا طوق (یعنی ہار) پہنایا جائے گا۔'' (صَحیح مُسلِم ص٨٦٩ حديث ١٦١٠)

شارِعِ عام پر بِلاحاجت شَرعی راستہ مت گھیرئیے

بعض لوگ شارِعِ عام پر بِلا حاجت راستہ گھیر لیتے ہیں جن میں کئی صورتیں لوگوں کیلئے سخت تکلیف کا باعِث بنتی ہیں، مَثَلاً ﴿۱﴾ بَقَر عید کے دِنوں میں قربانی کے جانور بیچنے یا کرائے پر رکھنے یا ذَبح کرنے کیلئے بعض جگہ بِلا ضرورت پوری پوری گلیاں گھیر لیتے ہیں ﴿۲﴾ راستے میں تکلیف دِہ حد تک کچرا یا مَلبہ ڈالتے، تعمیرات کیلئے غیر ضَروری طور پر بَجری اور سَریوں کا ڈھیر لگا دیتے ہیں اور یونہی تعمیرات کے بعد مہینوں تک بچا ہوا سامان و ملبہ پڑا رہتا ہے ﴿۳﴾ شادی وغمی کی تقریبوں، نیازوں وغیرہ کے موقعوں پر گلیوں میں دیگیں پکاتے ہیں جن سے بعض اوقات زمین پر گڑھے پڑ جاتے ہیں پھر ان میں کیچڑ اور گندے پانی کے ذخیرے کے ذَرِیعے مچّھر پیدا ہوتے اور بیماریاں پھیلتی ہیں ﴿۴﴾ عام راستوں میں کُھدائی کروا دیتے ہیں مگر ضَرورت پوری ہو جانے کے باوُجُود بھروا کر حسبِ سابق ہموار نہیں کرتے ﴿۵﴾ رِہائش یا کاروبار کیلئے ناجائز قبضہ جما کر اِس طرح جگہ گھیر لیتے ہیں کہ لوگوں کا راستہ تنگ ہو جاتا ہے۔ ان سب کیلئے لمحۂ فکریہ ہے۔

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 853 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**جہنّم میں لے جانے والے اعمال** (جلداوّل)'' صَفْحہ 816 پر امام ابنِ حَجَر مکّی شافعی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کبیرہ گناہ نمبر 215 میں اِس فِعل (یعنی کام) کو گناہِ کبیرہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں: ''شارِعِ عام میں غیر شَرعی تَصَرُّف (مُداخلت) کرنا یعنی ایسا تَصَرُّف (یعنی دخل دینا یا عمل اختیار) کرنا جس سے گزرنے والوں کو سخت نقصان پہنچے'' اس کا سبب بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ اس میں لوگوں کی اِیذا رَسانی اور ظُلماً اُن کے حُقُوق کا دبانا پایا جا رہا ہے۔ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: ''جس نے ایک بالِشت زمین ظُلْم کے طور پر لے لی قِیامت کے دن ساتوں زمینوں سے اتنا حصّہ طوق بنا کر اس کے

گلے میں ڈال دیا جائے گا۔" (صَحیح بُخاری ج ٢ ص٣٧٧ حدیث٣١٩٨)

جھوٹی قسم گھروں کو ویران کر چھوڑتی ہے

جھوٹی قسم کے نقصانات کا نقشہ کھینچتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: جھوٹی قسم گھروں کو وِیران کر چھوڑتی ہے (فتاوٰی رضویہ مُخرجہ ج٦ص٦٠٢) ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: جھوٹی قسم گزَشتہ بات پر دانِستہ (یعنی جان بوجھ کر کھانے والے پر اگرچہ) اس کا کوئی کفّارہ نہیں، (مگر) اس کی سزا یہ ہے کہ جہنَّم کے کھولتے دریا میں غوطے دیا جائے گا۔ (فتاوٰی رضویہ ج١٣ص٦١١) میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ جس نے ہمیں پیدا کیا، پوری کائنات کو تخلیق کیا (یعنی بنایا)، جس پر ہر ہر بات ظاہِر ہے، کوئی چیز اُس سے پوشیدہ نہیں، حتّٰی کہ دلوں کے بھید بھی وہ خوب جانتا ہے، جو رَحمٰن و رحیم بھی ہے اور قہّار و جبّار بھی ہے، اُس ربُّ الْاَنام کا نام لے کر جھوٹی قسم کھانا کتنی بڑی نادانی کی بات ہے اور وہ بھی دُنیا کے کسی عارِضی (وَقتی) فائدے یا چند سِکّوں کے لئے!

یہودیوں نے شانِ مصطفٰے چھپانے کے لئے جھوٹی قسم کھائی

یہود کے اَحبار (یعنی علَما) اور ان کے رئیسوں (یعنی سرداروں) ابُو رافِع و کِنانہ بن اَبِی الحُقَیق اور کَعب بِن اَشرَف اور حُیَیِّ بِن اَخطَب نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وہ عَہد چُھپایا جو سیِّدِ عالم، رسولِ محترم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم پر ایمان لانے کے مُتَعلِّق ان سے توریت شریف میں لیا گیا۔ وہ اِس طرح کہ اُنہوں نے اِس کو بدل دیا اور اِس کی جگہ اپنے ہاتھوں سے کچھ کا کچھ لکھ دیا اور جُھوٹی قسم کھائی کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے، یہ سب کچھ اُنہوں نے اپنی جماعت کے جاہلوں سے رشوتیں اور مال و زَر حاصل کرنے کے لئے کیا۔ ان کے بارے میں یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓىِٕكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۷﴾ (پ۳، اٰل عمرٰن: ۷۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: جو **اللہ** کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصّہ نہیں اور **اللہ** نہ ان سے بات کرے، نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(تفسیرِ خازن ج ۱ ص ۲۶۵)

نیلی آنکھوں والا مُنافِق

عبدُاللّٰہ بن نَبْتَل (نامی ایک) مُنافِق (تھا) جو رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی مجلس میں حاضِر رہتا اور یہاں کی بات یَہود کے پاس پہنچاتا (تھا)، ایک روز حُضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم دولت سَرائے اقدس میں تشریف فرما تھے، حُضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِس وَقت ایک آدمی آئے گا جس کا دل نہایت سخت اور شیطان کی آنکھوں سے دیکھتا ہے، تھوڑی ہی دیر بعد **عبدُاللّٰہ** بن نَبْتَل آیا، اس کی آنکھیں **نیلی** تھیں، حُضور سیِّدِ عالَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اس سے فرمایا: تو اور تیرے ساتھی کیوں ہمیں گالیاں دیتے ہیں؟ وہ **قسم** کھا گیا کہ ایسا نہیں کرتا اور اپنے یاروں کو لے آیا، انہوں نے بھی **قسم** کھائی کہ ہم نے آپ کو گالی نہیں دی، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾ (پ۲۸، مجادلہ: ۱۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جو ایسوں کے دوست ہوئے جن پر **اللہ** کا غَضَب ہے، وہ نہ تم میں سے نہ ان میں سے، وہ دانستہ **جھوٹی قسم** کھاتے ہیں۔

(خزائن العرفان)

جہنّم میں لے جانے کا حکم ہوگا

منقول ہے کہ قِیامت کے دن ایک شخص کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنَّم میں لے جانے کا حکم فرمائے گا۔ وہ عَرض کرے گا: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے کس لئے جہنَّم میں بھیجا جارہا ہے؟ ارشاد ہوگا: نَمازوں کو ان کا وقت گزار کر پڑھنے اور میرے نام کی جھوٹی قسمیں کھانے کی وجہ سے۔ (مُکاشَفَۃُ القُلوب ص۱۸۹)

جھوٹی قسم کھانے والے تاجِر کیلئے دردناک عذاب ہے

حضرت سیِّدُنا ابوذرغِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالٰی نہ کلام فرمائے گا، نہ ان کی طرف نظرِ کرم فرمائے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا بلکہ ان کے لئے دَرْدناک عذاب ہے۔'' آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ بات تین بار اِرشاد فرمائی تو میں نے عرض کی: وہ تو تباہ وبرباد ہوگئے، وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: ﴿۱﴾ تکبُّر سے اپنا تہبند لٹکانے والا اور ﴿۲﴾ اِحسان جتلانے والا اور ﴿۳﴾ جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال بیچنے والا۔ (صَحیح مُسلِم ص۶۷ حدیث۱۷۱ (۱۰۶))

جھوٹی قسم سے بَرَکت مِٹ جاتی ہے

اِس روایت سے خُصوصاً وہ تاجِر وُدکاندار حضرات عبرت پکڑیں جو جھوٹی قسمیں کھا کر اپنا مال فروخت کرتے ہیں، اشیاء کے عُیوب (یعنی خامیاں) چھپانے اور ناقِص وگھٹیا مال پر زیادہ نَفع کمانے کی خاطر پے دَر پے قسمیں کھائے چلے جاتے ہیں اور اس میں کسی قِسم کی عار (یعنی شرم وجھجک) محسوس نہیں کرتے، اِن کیلئے لمحۂ فکریہ ہے کہ شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالِک و مختار بِاِذنِ پَروَرْدگار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جھوٹی قسم سے سودا فروخت ہوجاتا ہے اور بَرَکت مِٹ جاتی ہے۔ (کَنْزُ الْعُمّال ج۱۶، ص۲۹۷ حدیث ۴۶۳۷۶) ایک اور جگہ فرمایا: ''قسم سامان بِکوانے والی ہے اور بَرَکت مِٹانے

والی ہے۔'' (صَحیح بُخاری ج ۲ ص ۱۵ حدیث ۲۰۸۷)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: بَرَکت (مِٹ جانے) سے مُراد آیَندہ کاروبار بند ہو جانا ہو یا کیے ہوئے بیوپار میں گھاٹا (یعنی نقصان) پڑ جانا یعنی اگر تم نے کسی کو **جھوٹی قسم** کھا کر دھوکے سے خراب مال دے دیا وہ ایک بار تو دھوکا کھا جائے گا مگر دوبارہ نہ آئے گا نہ کسی کو آنے دے گا، یا جو رقم تم نے اُس سے حاصل کر لی اُس میں بَرَکت نہ ہو گی کہ **حرام** میں بے برکتی ہے۔(مراۃ المناجیح ج ٤ ص ٣٤٤)

خنزیر نُما مُردہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کا (32 صَفْحات) پر مشتمل رسالہ ''**کفن چوروں کے انکشافات**'' میں ہے: **ایک** بار خلیفہ عبدالملِک کے پاس ایک شخص گھبرایا ہوا حاضِر ہوا اور کہنے لگا: **عالی جاہ!** میں بے حد گنہگار ہوں اور جاننا چاہتا ہوں کہ آیا میرے لئے مُعافی ہے یا نہیں؟ **خلیفہ** نے کہا: کیا تیرا گناہ زمین وآسمان سے بھی بڑا ہے؟ اُس نے کہا: بڑا ہے۔ **خلیفہ** نے پوچھا: کیا تیرا گناہ لَوح وقلم سے بھی بڑا ہے؟ جواب دیا: بڑا ہے۔ پوچھا: کیا تیرا گناہ عَرش وکُرسی سے بھی بڑا ہے؟ جواب دیا: بڑا ہے۔ **خلیفہ** نے کہا: بھائی یقیناً تیرا گناہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے تو بڑا نہیں ہو سکتا۔ یہ سن کر اُس کے سینے میں تھما ہوا طوفان آنکھوں کے ذَرِیعے اُمنڈ آیا اور وہ دہاڑیں مار مار کر رونے لگا۔ **خلیفہ** نے کہا: بھئی آخِر پتا بھی تو چلے کہ تمہارا گناہ کیا ہے! اِس پر اُس نے کہا: **حُضُور!** مجھے آپ کو بتاتے ہوئے بے حد نَدامت ہو رہی ہے تاہم عَرض کئے دیتا ہوں، شاید میری **توبہ** کی کوئی صورت نکل آئے۔ یہ کہہ کر اُس نے اپنی **داستانِ وَحشت نشان** سنانی شُروع کی۔ کہنے لگا: عالی جاہ! میں ایک **کفن چور** ہوں، آج رات میں نے **پانچ قبروں** سے عبرت حاصل کی اور توبہ پر آمادہ ہوا۔ پھر اُس نے پانچ قبروں کے عبرتناک اَحوال سنائے، ایک قَبْر کا حال سناتے ہوئے اُس نے کہا: **کفن** چُرانے کی غَرَض سے میں نے جب **دوسری قَبْر** کھودی تو ایک دل ہلا دینے والا منظر میری آنکھوں کے سامنے تھا! کیا دیکھتا ہوں کہ **مُردے کا منہ خِنزیر جیسا ہو چکا**

ہے اور وہ طوق وزنجیر میں جکڑا ہوا ہے۔ غیب سے آواز آئی: یہ جھوٹی قسمیں کھاتا اور حرام روزی کماتا تھا۔

(ماخُوذ آز تذکرۃ الواعظین ص٦١٢)

دل پر سیاہ نکتہ

خاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”جو شخص قَسَم کھائے اور اس میں مچھر کے پَر کے برابر جھوٹ ملا دے تو وہ ”قسم“ تا یوم قیامت اُس کے دل پر (سیاہ) نکتہ بن جائے گی۔“

(اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج٩ ص٢٤٩)

قسم صرف سچّی ہی کھائی جائے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لرز جایئے! کانپ اٹھئے!! یقیناً اللہ عزّوَجَلَّ کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا اگر ماضی میں جھوٹی قسمیں کھائی ہیں تو ان سے فوراً سے پیشتر توبہ کر لیجئے اور یہ بات خوب ذِہن نشین فرما لیجئے کہ اگر بوقتِ ضَرورت قسم کھانی ہی پڑے تو صِرف وصِرف سچّی قسم کھایئے۔

مسلمان کی قَسَم کا یقین کرلینا چاہئے

اگر کوئی مسلمان ہمارے سامنے کسی بات کی قسم کھائے تو حُسنِ ظن رکھتے ہوئے ہمیں اس کی بات کا یقین کر لینا چاہئے، امام شَرَفُ الدّین نَوَوی (نَ۔وَ۔وی) عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں کہ مسلمان بھائی کی قسم کا اِعتِبار کرنا اور اُس کو پورا کرنا مُستَحَب ہے بشرطیکہ اس میں فِتنے وغیرہ کا اِمکان نہ ہو۔

(شرح مسلم لِلنَّوَوی ج١٤ ص٣٢)

تُو نے چوری نہیں کی

حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اللہ عزّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: (حضرتِ) عیسیٰ ابنِ مریم نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا تو اُس سے فرمایا: ”تو نے چوری کی؟“ وہ بولا: ”ہرگز نہیں اُس کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں“ تو (حضرتِ) عیسیٰ نے فرمایا: میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے اپنے کو آپ جُھٹلایا۔

(صَحیح مُسلِم ص١٢٨٨ حدیث٢٣٦٨)

مومن اللہ تعالٰی کی جھوٹی قسم کیسے کھا سکتا ہے!

اَللّٰہُ اَکبر! دیکھا آپ نے! حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے قسم کھا لینے والے کے ساتھ کتنا عظیم برتاؤ کیا۔ مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الحَنّان اُس قسم کھانے والے کو چھوڑ دینے کے مُتَعلِّق حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے مُقدَّس جذبات کی عکّاسی کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: یعنی اِس قسم کی وجہ سے تجھے سچّا سمجھتا ہوں کہ مومن بندہ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کی ''جھوٹی قسم'' نہیں کھا سکتا، (کیونکہ) اُس کے دل میں اللّٰہ کے نام کی تعظیم ہوتی ہے، اپنے مُتَعلِّق غَلَط فَہمی کا خیال کر لیتا ہوں کہ میری آنکھوں نے دیکھنے میں غَلَطی کی۔ (مِراٰۃ ج ٦ ص ٦٢٣) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

قراٰن اُٹھانا قسم ہے یا نہیں؟

قراٰنِ کریم کی قَسم کھانا قَسم ہے، البتّہ صِرف قراٰنِ کریم اُٹھا کر یا بیچ میں رکھ کر یا اُس پر ہاتھ رکھ کر کوئی بات کرنی قَسم نہیں۔ ''فتاوٰی رضویہ'' جلد 13 صَفْحہ 574 پر ہے: جھوٹی بات پر قراٰنِ مجید کی قَسم اُٹھانا سخت عظیم گناہِ کبیرہ ہے اور سچّی بات پر قراٰنِ عظیم کی قسم کھانے میں حَرَج نہیں اور ضَرورت ہو تو اُٹھا بھی سکتا ہے مگر یہ قَسم کو بَہُت سخت کرتا ہے، بلاضَرورتِ خاصّہ نہ چاہئے۔ نیز صَفْحَہ 575 پر ہے: ہاں مُصْحَف (یعنی قراٰن) شریف ہاتھ میں لے کر یا اُس پر ہاتھ رکھ کر کوئی بات کہنی اگر لفظاً حَلْف وقَسم کے ساتھ نہ ہو حَلْفِ شَرْعی نہ ہو گا (یعنی قراٰنِ کریم کو صِرف اُٹھانے یا اُس پر ہاتھ رکھنے یا اُسے بیچ میں رکھنے کو شرعاً قَسم قرار نہ دیا جائے گا) مَثَلاً کہے کہ میں قراٰنِ مجید پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہوں کہ ایسا کروں گا اور پھر نہ کیا تو (چونکہ قسم ہی نہیں ہوئی تھی اس لئے) کفّارہ نہ آئے گا۔ واللّٰہُ تعالٰی اَعلم۔

دو عِبرت ناک فتاوٰی

(۱) شرابی نے قراٰن اُٹھا کر قسم کھائی پھر توڑ دی!!!

فتاوٰی رضویہ جلد13 صَفْحہ609 پر ایک شرابی کے بارے میں حُکْم دریافت کرتے ہوئے کچھ اِس طرح پوچھا گیا ہے کہ اُس نے چار گواہوں کے سامنے **قراٰنِ کریم** اُٹھا کر **قسم** کھائی کہ آیندہ شراب نہ پیوں گا مگر پھر پی لی۔

اُس کے تفصیلی **جواب** کے آخِر میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اگر اس نے قراٰن اٹھا کر قراٰن کے نام سے قسم کھائی یا **اللہ** تَعَالٰی کے نام سے قسم کھائی اور زبان سے ادا بھی کی ہو پھر قسم توڑ دی ہے تو اس پر کفّارہ لازم ہے۔ اور اگر اُس نے قراٰنِ مجید اٹھا کر قسم کھائی ہے اور بَہُت سخت مُعامَلہ ہے کہ قراٰن اُٹھا کر اُس نے اِس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پھر سے شراب نوشی کی ہے جس سے قراٰنِ پاک کی توہین تک مُعامَلہ پہنچا اور (اُس نے) قراٰن کے عظیم حق کی پامالی کی ہے تو اس سخت کارروائی (یعنی جبکہ لفظ قسم نہ کہا ہو صِرف قراٰنِ کریم اٹھایا ہو اِس) پر **کفّارہ** نہیں ہے بلکہ اس کے لئے اس پر لازِم ہے کہ **فوراً توبہ** کرے اور اُس بُرے فِعل (یعنی شراب نوشی) کو آیندہ نہ کرنے کا پُختہ قَصْد (یعنی پکّی نیّت) کرے ورنہ پھر **اللہ** تَعَالٰی کی طرف سے دردناک عذاب اور جہنَّم کی آگ کا اِنتِظار کرے۔ وَالْعِیاذُ بِاللّٰہِ تعالٰی (یعنی اور اس سے **اللہ** تَعَالٰی کی پناہ)۔ اور اگر زَبان سے **قسم** ادا نہیں کی بلکہ اُسی قراٰن اُٹھانے کو قسم قرار دیا تو اِس **قسم** کا وُہی حکم ہے کہ اس پر **کفّارہ** نہیں بلکہ عذابِ اَلیم کا اِنتِظار کرے۔

(۲) جھوٹی قسم کھانے والا جہنَّم کے کھولتے دریا میں غوطے دیا جائیگا

سُوال: خدا کی جھوٹی **قسم** کھانے پر کیا کفّارہ دینا چاہئے؟ اگر ایک ہی وَقْت میں کئی مرتبہ **جھوٹی قسم** خدا کی کھائے تو ایک **کفّارہ** دے یا ہر ایک **قسم** کا علیٰحدہ علیٰحدہ؟

جواب: جھوٹی قسم گزشتہ بات پر دانِستہ (یعنی جان بوجھ کر کھائی تو)، اُس کا کوئی **کفّارہ نہیں**، اس (جھوٹی قسم) کی سزا یہ ہے کہ **جہنَّم کے کھولتے دریا میں غوطے دیا جائے گا**۔ اور آیندہ (کی) کسی بات پر **قسم** کھائی اور وہ نہ ہوسکی تو اُس کا **کفّارہ** ہے، ایک **قسم** کھائی ہو تو ایک اور دس (کھائی ہوں) تو دس۔ **وَاللّٰہُ تَعالٰی اَعلم**۔ (یعنی اور **اللہ** تعالیٰ سب سے زیادہ جاننے والا ہے)

بکثرت قَسَم کھانے کی مُمانَعت

ربِ کریم عزَّوَجَلَّ کا پارہ 2 **سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ** کی آیت 224 میں فرمانِ عظیم ہے:

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَیْمَانِكُمْ ترجمۂ کنزالایمان: اور **اللہ** کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنالو۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا **سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی** علیہ رحمۃُ اللہِ الھادِی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: بعض مُفسِّرین (رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین) نے یہ بھی کہا ہے کہ اس آیت سے **بکثرت قسم** کھانے کی **مُمانَعت** ثابت ہوتی ہے۔

(حاشیۃُ الصّاوی ج ١ ص ١٩٠)

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخَعِی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: جب ہم چھوٹے چھوٹے تھے تو ہمارے بُزُرگ **قَسَم** کھانے اور وعدہ کرنے پر ہماری پٹائی کرتے تھے۔ (صَحیح بُخاری ج ٢ ص ٥١٦ حدیث ٣٦٥١)

تُو جھوٹی قسموں سے مجھ کو سدا بچا یا ربّ!

نہ بات بات پہ کھاؤں قسم، خدا یا ربّ!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”چُپ رہو سلامت رہو گے“ کے پندرہ حُرُوف کی نسبت سے قسم کے مُتَعلِّق 15 مَدَنی پھول

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صَفْحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد 2 صَفحہ 298 تا 311 اور 319 سے قسم اور کَفّارے سے مُتَعلِّق 15 مَدَنی پھول پیش کئے جاتے ہیں، (ضَرورتاً کہیں کہیں تصرُّف کیا گیا ہے)

بات بات پر قسم نہیں کھانی چاہئے

﴿1﴾ قَسَم کھانا جائز ہے مگر جہاں تک ہو کمی بہتر ہے اور بات بات پر قسم کھانی نہ چاہیے اور بعض لوگوں نے قسم کو تکیہ کلام بنا رکھا ہے (یعنی دورانِ گفتگو بار بار قسم کھانے کی عادت بنا رکھی ہے) کہ قَصْد و بے قَصْد (یعنی اِرادتاً اور بغیر ارادے کے) زَبان سے (قسم) جاری ہوتی ہے اور اس کا بھی خیال نہیں رکھتے کہ بات سچّی ہے یا جھوٹی! یہ سخت مَعْیُوب (یعنی بہت بُری بات) ہے اور غیرِ خدا کی قسم مکروہ ہے اور یہ شَرعاً قسم بھی نہیں یعنی اِس کے توڑنے سے کفّارہ لازِم نہیں۔

غَلَطی سے قسم کھالی تو؟

﴿2﴾ غَلَطی سے قسم کھا بیٹھا مَثَلاً کہنا چاہتا تھا کہ پانی لاؤ یا پانی پیوں گا اور زَبان سے نکل گیا کہ ”خدا کی قسم پانی نہیں پیوں گا“ تو یہ بھی قسم ہے اگر توڑے گا کفّارہ دینا ہوگا۔ (بہارِ شریعت ج ۲ ص ۳۰۰)

﴿3﴾ قسم توڑنا اختیار سے ہو یا دوسرے کے مجبور کرنے سے، قَصْداً (یعنی جان بوجھ کر) ہو یا بُھول چُوک سے ہر صورت میں کفّارہ ہے بلکہ اگر بیہوشی یا جُنُون میں قسم توڑنا ہوا جب بھی کفّارہ واجِب ہے جب کہ ہوش میں قسم کھائی ہو اور اگر بے ہوشی یا جُنُون (یعنی پاگل پن) میں قسم کھائی تو قسم نہیں کہ عاقِل ہونا شَرط ہے اور یہ عاقِل نہیں۔ (تَبیینُ الحقائق ج ۳ ص ۴۲۳)

ایسے الفاظ جن سے قسم نہیں ہوتی

﴿4﴾ یہ الفاظ قسم نہیں اگرچِہ ان کے بولنے سے گنہگار ہوگا جبکہ اپنی بات میں جھوٹا ہے: اگر ایسا کروں تو مجھ پر **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کا غَضَب ہو۔ اُس کی لعنت ہو۔ اُس کا عذاب ہو۔ خُدا کا قہر ٹوٹے۔ مجھ پر آسمان پھٹ پڑے۔ مجھے زمین نِگل جائے۔ مجھ پر خدا کی مار ہو۔ خدا کی پھٹکار ہو۔ رسولُ **اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شَفاعت نہ ملے۔ مجھے خدا کا دِیدار نہ نصیب ہو۔ مرتے وقت کلمہ نہ نصیب ہو۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۵۴)

قسم کی چار اقسام

﴿5﴾ بعض قسمیں ایسی ہیں کہ اُن کا پورا کرنا ضَروری ہے، مَثَلاً کسی ایسے کام کے کرنے کی **قسم** کھائی جس کا بِغیر **قسم** (بھی) کرنا ضَروری تھا یا گناہ سے بچنے کی **قسم** کھائی (کہ گناہ سے بچنے کی قسم نہ بھی کھائیں تب بھی گناہ سے بچنا ضَروری ہی ہے) تو اس صورت میں **قسم** سچّی کرنا ضَرور ہے۔ مَثَلاً (کہا) خدا کی **قسم** ظُہر پڑھوں گا یا چوری یا زِنا نہ کروں گا۔ (قَسَم کی) **دوسری** (قِسم) وہ کہ اُس کا توڑنا ضَروری ہے مَثَلاً گناہ کرنے یا فرائض وواجِبات (پورے) نہ کرنے کی **قسم** کھائی، جیسے **قسم** کھائی کہ نَماز نہ پڑھوں گا یا چوری کروں گا یا ماں باپ سے کلام (یعنی بات چیت) نہ کروں گا تو **قسم** توڑ دے۔ **تیسری** وہ کہ اُس کا توڑنا مُستَحَب ہے مَثَلاً ایسے اَمر (یعنی مُعاملے یا کام) کی قسم کھائی کہ اُس کے غیر (یعنی علاوہ) میں بہتری ہے تو ایسی **قسم** کو توڑ کر وہ کرے جو بہتر ہے۔ **چوتھی** وہ کہ مُباح کی **قسم** کھائی یعنی (جس کا) کرنا اور نہ کرنا دونوں یکساں ہے اس میں **قسم** کا باقی رکھنا افضل ہے۔ (المبسوط للسرخسی ج ٤ ص ١٣٣)

﴿6﴾ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے جتنے نام ہیں اُن میں سے جس نام کے ساتھ **قسم** کھائے گا **قسم** ہوجائے گی خواہ بول چال میں اُس نام کے ساتھ **قسم** کھاتے ہوں یا نہیں۔ مَثَلاً **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی **قسم**، خدا کی **قسم**، رحمٰن کی **قسم**، رحیم کی **قسم**، پَرْوَرْدَگار کی **قسم**۔ یوہیں خدا کی جس صِفَت کی **قسم** کھائی جاتی ہو اُس کی قسم کھائی، ہوگئی مَثَلاً خدا کی عِزّت وجلال کی **قسم**، اُس کی کِبر یائی (عَظَمت، بڑائی) کی **قسم**، اُس کی بُزُرگی یا بڑائی کی **قسم**، اُس کی عَظَمت کی **قسم**، اُس کی قدرت وقوّت کی **قسم**، قرآن

کی قسم، کلامُ اللہ کی قسم۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۵۲)

﴿7﴾ ان الفاظ سے بھی **قسم** ہوجاتی ہے: حلف کرتا ہوں۔ **قسم** کھاتا ہوں۔ میں شہادت دیتا ہوں۔ خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں۔ مجھ پر **قسم** ہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه میں یہ کام نہ کروں گا۔ (اَیضاً)

ایسی قسم جن کے توڑنے میں کُفر کا اندیشہ ہے

﴿8﴾ اگر یہ کام کرے یا کیا ہو تو یہودی ہے یا نصرانی یا کافر یا کافروں کا شریک۔ مرتے وقت ایمان نصیب نہ ہو۔ بے ایمان مرے۔ کافر ہو کر مرے۔ اور یہ الفاظ بَہُت سخت ہیں کہ اگر جھوٹی **قسم** کھائی یا **قسم** توڑ دی تو بعض صورت میں **کافر** ہو جائے گا۔ جو شخص اِس قِسم کی جھوٹی **قَسَم** کھائے اُس کی نسبت حدیث میں فرمایا: ''وہ وَیسا ہی ہے جیسا اُس نے کہا''، یعنی یہودی ہونے کی **قسم** کھائی تو یہودی ہو گیا۔ یونہی اگر کہا: ''خدا جانتا ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا ہے۔'' اور یہ بات اُس نے جھوٹ کہی ہے تو اکثر عُلَما کے نزدیک **کافر** ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۲ ص ۳۰۱)

کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کر لینا

﴿9﴾ جو شخص کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کرے مَثَلاً کہے کہ **فُلاں چیز مجھ پر حرام ہے** تو اِس کہہ دینے سے وہ شے حرام نہیں ہوگی کہ **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) نے جس چیز کو حلال کیا اُسے کون حرام کر سکے؟ مگر (جس چیز کو اپنے اُوپر حرام کیا) اُس کے بَرَتنے (بَ۔رَت۔نے یعنی استعمال کرنے) سے **کفّارہ** لازِم آئیگا یعنی یہ بھی **قسم** ہے۔ (تَبیِینُ الحقائق ج ۳ ص ٤٣٦) **تجھ سے بات کرنا حرام ہے** یہ (بھی) یمین (یَ۔مِین۔یعنی قسم) ہے۔ **بات کرے گا تو کفّارہ** لازِم ہوگا۔

(فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۵۸)

غیرِ خُدا کی قسم ''قسم'' نہیں

﴿10﴾ غیرِ خدا کی قسم ''قسم'' نہیں مَثَلاً تمہاری قسم۔ اپنی قسم۔ تمہاری جان کی قسم۔ اپنی جان کی قسم۔ تمہارے سر کی قسم۔ اپنے سر کی قسم۔ آنکھوں کی قسم۔ جوانی کی قسم۔ ماں باپ کی قسم۔ اولاد کی قسم۔ مذہب کی قسم۔ دین کی قسم۔ علم کی قسم۔ کعبے کی قسم۔ عرشِ اِلٰہی کی قسم۔ رسولُ اللہ

کی قسم۔ (ایضاً ص ۵۱)

﴿11﴾ خدا اور سول کی قسم یہ کام نہ کروں گا یہ قسم نہیں۔ (ایضاً ص ۵۷،۵۸)

دوسرے کے قسم دلانے سے قسم نہیں ہوتی

﴿12﴾ اگر یہ کام کروں تو کافِروں سے بدتر ہو جاؤں (کہا) تو (یہ) قسم ہے اور اگر کہا کہ یہ کام کرے (یعنی کروں) تو کافر کو اِس (یعنی مجھ) پر شَرَف ہو (یعنی فضیلت ہو) تو قسم نہیں۔ (ایضاً ص ۵۸)

﴿13﴾ دوسرے کے قسم دِلانے سے قسم نہیں ہوتی مَثَلاً کہا: **تمہیں خدا کی قسم یہ کام کردو۔** تو اِس کہنے سے (جس سے کہا) اُس پر قسم نہ ہوئی یعنی نہ کرنے سے کفّارہ لازِم نہیں۔ ایک شخص کسی کے پاس گیا اُس نے اٹھنا چاہا اُس نے کہا: خدا کی قسم نہ اُٹھنا اور (جس سے کہا) وہ کھڑا ہو گیا تو اُس قسم کھانے والے پر کفّارہ نہیں۔ (ایضاً ص ۵۹۔۶۰)

﴿14﴾ یہاں ایک قاعدہ یاد رکھنا چاہیے جس کا قسم میں ہر جگہ لحاظ ضرور ہے وہ یہ کہ قسم کے تمام الفاظ سے وہ معنے لیے جائیں گے جن میں اہلِ عُرف استعمال کرتے ہوں مَثَلاً کسی نے قسم کھائی کہ کسی مکان میں نہیں جائیگا اور مسجد میں یا کعبۂ معظّمہ میں گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگر چہ یہ بھی مکان ہیں، یوں ہی حمّام میں جانے سے بھی قسم نہیں ٹوٹے گی۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۶۸)

قسم میں نیّت اور غرض کا اعتبار نہیں

﴿15﴾ قسم میں الفاظ کا لحاظ ہوگا، اِس کا لحاظ نہ ہوگا کہ اِس قسم سے غَرَض کیا ہے یعنی ان لفظوں کے بول چال میں جو معنٰے ہیں وہ مُراد لیے جائیں گے قسم کھانے والے کی **نیّت** اور **مقصد** کا اعتِبار نہ ہوگا مَثَلاً قسم کھائی کہ ''فُلاں کے لیے ایک پیسے کی کوئی چیز نہیں خریدوں گا'' اور ایک رُوپے کی خریدی تو قسم نہیں ٹوٹی حالانکہ اِس کلام سے مقصد یہ ہوا کرتا ہے کہ نہ پیسے کی خریدوں گا نہ رُوپے کی مگر چُونکہ لَفظ سے یہ نہیں سمجھا جاتا لہٰذا اس کا اعتبار نہیں یا قسم کھائی کہ ''دروازے سے باہَر نہ جاؤں گا'' اور دیوار کُود کر یا سیڑھی لگا کر باہَر چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگر چہ اِس سے مُراد یہ ہے کہ گھر سے باہَر نہ جاؤں گا۔

(دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ج ۵ ص ۵۵۰)

اِس ضِمن میں حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم کی ایک حِکایت سنئے اور جھومئے چُنانچِہ

انڈا نہ کھانے کی قَسَم کھالی

ایک شخص نے قسم کھائی کہ **انڈا** نہ کھاؤں گا اور پھر یہ قسم کھائی کہ جو چیز فُلاں شخص کی جیب میں ہے وہ ضَرور کھاؤں گا۔ اب دیکھا تو اُس کی جیب میں **انڈا** ہی تھا۔ کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم **ابوحنیفہ** رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے پوچھا گیا تو فرمایا: اُس انڈے کو کسی مُرغی کے نیچے رکھ دے اور جب چُوزہ نکل آئے تو اُسے بُھون کر کھالے یا شوربے میں پکا کر شوربے سمیت کھالے۔ (اس صورت میں قَسَم پوری ہو جائے گی) (الخیرات الحسان ص ۱۸۵) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

قَسَم کے بعض الفاظ

اگر وَاللّٰہ بِاللّٰہ تَاللّٰہ کہا تو تین قسمیں ہوئیں۔ بخدا۔ قسم سے۔ بَحَلفِ شَرعی کہتا ہوں۔ **اللہ** کو حاضِر ناظِر جان کر کہتا ہوں۔ **اللہ** کو سمیع بصیر جان کر کہتا ہوں۔ BY GOD یہ سب قسم کے الفاظ ہیں۔ ''**اللہ** کو حاضِر ناظِر جان کر کہتا ہوں'' اِس طرح کہنے سے قسم تو ہو جائے گی مگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو حاضِر ناظِر کہنا ممنوع ہے۔

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی قَسَم کے الفاظ

نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم اکثر ''وَمُقَلِّبِ الْقُلُوب'' (یعنی قسم ہے دلوں کے بدلنے والے کی) یا ''وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ'' (یعنی قسم اُس کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے) کے الفاظ کے ساتھ **قسم** ارشاد فرمایا کرتے تھے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر (رضی اللہ تعالٰی عنہما) سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم زیادہ تر جو قسم ارشاد فرماتے تھے وہ یہ تھی: وَمُقَلِّبِ الْقُلُوب یعنی قسم ہے دلوں کو بدلنے والے کی۔ (بُخاری ج ٤ ص ٢٧٨ حدیث ٦٦١٧)

حضور صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی قسم کھانا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صَفحات پر مشتمل کتاب ''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' کے صَفحہ 528 پر ہے کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے عرض کی گئی: حُضُور (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی قسم کھا کر خِلاف کرنے سے کفّارہ لازم آئے گا یا نہیں؟ تو فرمایا: نہیں۔

(فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۵۱)

باپ کی قسم کھانا کیسا؟

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کو سُواری پر چلتے ہوئے مُلاحَظہ فرمایا جبکہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ تم کو باپ کی قسم کھانے سے مَنْع کرتا ہے، جو شخص قَسم کھائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قَسم کھائے یا چُپ رہے۔''

(صَحیح بُخاری ج ٤ ص ٢٨٦ حدیث ٦٦٤٦)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: یعنی غیرِ خدا کی قسم کھانے سے مَنْع فرمایا گیا۔ چُونکہ اہلِ عَرَب عُمُوماً باپ دادوں کی قسم کھاتے تھے اِس لیے اِسی کا ذِکر ہوا، غیرِ خدا کی قسم کھانا مکروہ ہے، (مرقاۃ المفاتیح ج ٦ ص ٥٧٩) اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مُرادربّ تعالٰی کے ذاتی وصِفاتی نام ہیں لٰہذا قرآن شریف کی قسم کھانا جائز ہے کہ قرآن شریف کلامُ اللہ کا نام ہے اور کلام اللہ صِفَتِ الٰہی ہے، قرآنِ مجید میں زمانہ، اِنجیر، زَیتون وغیرہ کی قسمیں ارشاد ہوئیں وہ شَرعی قسمیں نہیں نیز یہ اَحکام ہم پر جاری ہیں نہ کہ ربّ تعالٰی پر۔

(مراٰۃ المناجیح ج ٥ ص ١٩٤، ١٩٥)

قسم میں اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ کہا تو قسم ہوگی یا نہیں؟

فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: **قسم** میں اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ کہا تو اُس کا پورا کرنا واجِب نہیں بشرطیکہ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ کا لفظ اِس کلام سے مُتَّصِل (یعنی مِلا ہوا) ہو اور اگر فاصِلہ ہو گیا مَثَلاً **قسم** کھا کر چُپ ہو گیا یا درمیان میں کچھ اور بات کی پھر اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ کہا تو **قسم** باطِل نہ ہوئی۔ (دُرِّمُختار و رَدُّالمُحتار ج ۵ ص ۵۴۸)

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص **قسم** کھائے اور اس کے ساتھ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ کہہ لے تو حانِث (یعنی قسم توڑنے والا) نہ ہوگا۔'' (تِرمِذی ج۳، ص۱۸۳ حدیث ۱۵۳۶)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی قسم سے مُتَّصِل (یعنی فوراً بعد) کہہ دے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ۔ خُلاصہ یہ ہے کہ اگر وعدے یا قسم سے مُتَّصِل اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ کہہ دیا جائے تو اُس کے خلاف کرنے پر نہ گناہ ہے نہ کفّارہ۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۵ ص ۲۰۱)

بڑی بڑی مونچھوں والا بدمعاش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ عِلمِ دین کے لئے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اِجتماعات بھی اہم ذَرِیعہ ہیں، آپ بھی اپنے شہر میں ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماعات میں شرکت کیجئے، ان اجتماعات کی بَرَکت سے کیسے کیسے بگڑے ہوئے لوگوں کی زندگی میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہوگیا، اس کی ایک جھلک اس **مَدَنی بہار** میں مُلاحظہ کیجئے، چُنانچہ ایک عالم صاحِب جو کہ دعوتِ اسلامی کے مبلِّغ ہیں انہوں نے بتایا کہ 1995ء میں ایک شخص جس پر کم و بیش 11 ڈکیتیوں کے کیس تھے جن میں ایک قتل کا مقدَّمہ بھی شامِل ہے۔ ایک سال جیل کی سَلاخوں کے پیچھے بھی رہا تھا۔ محکمۂ نَہر میں ملازمت بھی تھی۔ تنخواہ 3000 تھی مگر وہ ناجائز ذرائع سے مَثَلاً دَرَخت فروخت کرکے، چوری کا پانی وغیرہ دے

کر ماہانہ 10000 تک کر لیتا۔ اس نے بڑی بڑی مونچھیں رکھی تھیں، دیکھنے والے کو اس سے وَحْشت ہوتی۔ ایک روز میں نے **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے اُسے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی مگر اس نے میری دعوت ٹال دی، میں نے ہمّت نہیں ہاری وقتاً فوقتاً دعوت پیش کرتا رہا۔ آخِرِ کار کم وبیش دو سال بعد اس نے دعوت قبول کر لی اور وہ "**ریوالور**" کے ساتھ اجتماع میں شریک ہو گیا۔ اِتّفاق سے اُس دن میرا ہی بیان تھا جو کہ جہنّم کے عذاب کے مُتَعلِّق تھا۔ **جہنَّم کی تباہ کاریاں** سُن کر سخت سردیوں کا موسم ہونے کے باوُجُود **بدمَعاش** پسینے سے شرابور ہو گیا۔ بعد اجتماع وہ روتا جاتا اور کہتا جاتا: ہائے! میرا کیا بنے گا! میں نے بَہُت سارے گناہ کئے ہیں۔ پھر وہ تین دن بخار کے عالَم میں رہا۔ اُسے اپنے گناہوں کا شدّت سے اِحساس ہو چکا تھا، اس نے توبہ کر لی اور نَمازیں بھی پڑھنے لگا۔ **دوسری** جُمعرات اسے پھر اجتماع میں شرکت کی سعادت ملی اور **جنّت** کے موضوع پر بیان سن کر اُس کو ڈھارس ملی۔ آہِستہ آہِستہ اس پر **مَدَنی رنگ** چڑھتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ وہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گیا۔ اس نے گھر سے .T.V نکال باہَر کیا (کیوں کہ اس میں صرف گناہوں بھرے چینلز ہی دیکھے جاتے تھے، "مدنی چینل" شروع نہ ہوا تھا) **داڑھی** اور **سبز عمامہ** سجانے کی سعادت بھی حاصِل کر لی۔ یہ بیان دیتے وَقت وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں مشغول تنظیمی طور پر صوبائی سطح پر مجلس **خُدّام المساجد** کی ذمّے داری پر فائز ہے۔

اگر چور ڈاکو بھی آجائیں گے تو　　سُدھر جائیں گے گر ملا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیہ کارو آؤ　　گناہوں کو دیگا چھڑا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش ص ۲۰۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قسم کی حفاظت کیجئے! **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ ترجَمے والے پاکیزہ قراٰن، "**کنزالایمان مَع خزائن العرفان**" صَفْحہ 516 تا 517 پر

پارہ 14 سُوْرَةُ النَّحْل آیت نمبر 91 میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے:

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْكِیْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَیْكُمْ كَفِیْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور **اللہ** کا عہد پورا کرو جب قول باندھو اور قسمیں مضبوط کر کے نہ توڑو اور تم **اللہ** کو اپنے اوپر ضامن کر چکے ہو، بیشک **اللہ** تمہارے کام جانتا ہے۔

اور پارہ 7 سُوْرَةُ الْمَآئِدَه کی آیت 89 میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

وَاحْفَظُوْۤا اَیْمَانَكُمْ ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اپنی **قسموں** کی حفاظت کرو۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الھادِی تفسیر ''خزائنُ العرفان'' میں اس آیت کے تَحت لکھتے ہیں: یعنی انہیں پورا کرو اگر اس میں شَرْعاً کوئی حرج نہ ہو اور یہ بھی حفاظت ہے کہ **قَسَم** کھانے کی عادت ترْک کی جائے۔

بہتر کام کرنے کے لئے قسم توڑنا

حضرتِ سیِّدُنا عَدی بن حاتِم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک شخص 100 دِرْہَم مانگنے آیا، میں نے ناراض ہوتے ہوئے کہا: تم مجھ سے صِرْف 100 دِرہَم مانگ رہے ہو حالانکہ میں حاتِم (طائی) کا بیٹا ہوں، **اللہ** کی **قسم**! میں تمہیں نہیں دوں گا۔ پھر میں نے کہا: اگر میں نے رسولُ **اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ ارشادِ پاک نہ سنا ہوتا کہ ''جس شخص نے کسی کام کی قسم کھائی پھر اُس نے اِس سے بہتر چیز کا خیال کیا تو وہ اُس بہتر کام کو کرے۔'' چُنانچہ میں تمہیں 400 دِرہم دوں گا۔ (صَحیح مُسلِم ص۸۹۹ حدیث۱۶۵۱)

بہتر کام کیلئے قسم توڑنا جائز ہے مگر کفارہ دینا ہوگا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بہتر کام کیلئے **قسم** توڑنے کی اجازت ضَرور ہے مگر توڑنے کے بعد **کفّارہ** دینا ہوتا ہے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا اَبُوالْاَحوص عَوف ابنِ مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہما اپنے والِد سے روایت فرماتے ہیں: میں

نے عَرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرمایئے کہ میں اپنے چچا زاد بھائی کے پاس کچھ مانگنے جاتا ہوں تو وہ مجھے نہیں دیتا، نہ صِلۂ رِحمی کرتا ہے، پھر اسے (جب) میری ضَرورت پڑتی ہے تو میرے پاس آتا ہے، مجھ سے کچھ مانگتا ہے۔ میں قسم کھا چکا ہوں کہ نہ اِسے کچھ دوں گا نہ صِلۂ رِحمی کروں گا۔ تو مجھے حُضُور سراپا نور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حکم دیا کہ جو کام اچّھا ہے وہ کروں اور اپنی قسم کا کفّارہ دے دوں۔ (سُنَنِ نَسائی ص٦١٩ حدیث ٣٧٩٣)

ظُلماً ایذا دینے کی قسم کھائی تو کیا کرے؟

اگر کسی کو ظُلماً اِیذا دینے کی قَسم کھائی تو اِس قَسم کا پورا کرنا گناہ ہے۔ اِس قسم کے بدلے **کفّارہ** دینا ہوگا۔ چُنانچِہ بُخاری شریف میں ہے، رَحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظّم ہے: اگر کوئی شخص اپنے اَہل کے مُتعلِّق اس کو اَذِیَّت اور ضَرَر (یعنی نقصان) پہنچانے کے لئے قسم کھائے پس بخدا اُس کو ضَرر دینا اور قَسم کو پورا کرنا عِندَ اللّٰہ (یعنی اللہ کے نزدیک) زیادہ گناہ ہے اِس سے کہ وہ اس قسم کے بدلے کفّارہ دے جو اللہ تَعالٰی نے اس پر مقرَّر فرمایا ہے۔

(بُخاری ج٤ ص ٢٨١ حدیث ٦٦٢٥، فتاوٰی رضویہ ج١٣ ص ٥٤٩)

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الحَنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جو شخص اپنے گھر والوں میں سے کسی کا حق فوت (یعنی حق تلَفی) کرنے پر قسم کھالے مَثَلاً یہ کہ میں اپنی ماں کی خدمت نہ کروں گا یا ماں باپ سے بات چیت نہ کروں گا، ایسی **قسموں** کا پورا کرنا گناہ ہے۔ اس پر واجِب ہے کہ ایسی قسمیں توڑے اور گھر والوں کے حُقُوق ادا کرے، خیال رہے یہاں یہ مطلب نہیں کہ یہ قسم پوری نہ کرنا بھی گناہ مگر پوری کرنا زیادہ گُناہ ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایسی قسم پوری کرنا بَہُت بڑا گناہ ہے، پوری نہ کرنا ثواب، کہ اگرچِہ ربّ تَعالٰی کے نام کی بے اَدَبی قسم توڑنے میں ہوتی ہے اسی لیے اس پر **کفّارہ** واجِب ہوتا ہے مگر یہاں قسم نہ توڑنا زیادہ گناہ کا مُوجِب ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج٥ ص١٩٨ مُلَخَّصاً)

طَلَاق کی قسم کھانا کھلانا کیسا؟

کسی سے طَلَاق کی قسم لینا منافِق کا طریقہ ہے مَثَلاً کسی سے کہنا: ''قسم کھاؤ کہ فُلاں کام میں نے کیا ہوتو میری بیوی کو طَلَاق۔'' چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن ''فتاوٰی رضویہ'' جلد13 صَفْحَہ 198 پر حدیثِ پاک نَقْل کرتے ہیں: مُؤمِن طَلَاق کی قسم نہیں کھاتا اور طلاق کی قسم نہیں لیتا مگر مُنافِق۔

(ابنِ عَساکِر ج ۵۷ ص ۳۹۳)

قَسَم کا کَفّارہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ ترجَمے والے پاکیزہ قران، ''کنزُالایمان مَع خزائنُ العرفان'' صَفْحَہ 235 پر پارہ 7 سُوْرَۃُ الْمَآئِدَہ کی آیت نمبر 89 میں ارشادِ ربُّ العباد ہے:

لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیۡۤ اَیۡمَانِکُمۡ وَ لٰکِنۡ یُّؤَاخِذُکُمۡ بِمَا عَقَّدۡتُّمُ الۡاَیۡمَانَ ۚ فَکَفَّارَتُہٗۤ اِطۡعَامُ عَشَرَۃِ مَسٰکِیۡنَ مِنۡ اَوۡسَطِ مَا تُطۡعِمُوۡنَ اَہۡلِیۡکُمۡ اَوۡ کِسۡوَتُہُمۡ اَوۡ تَحۡرِیۡرُ رَقَبَۃٍ ؕ فَمَنۡ لَّمۡ یَجِدۡ فَصِیَامُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ ؕ ذٰلِکَ کَفَّارَۃُ اَیۡمَانِکُمۡ اِذَا حَلَفۡتُمۡ ؕ وَ احۡفَظُوۡۤا اَیۡمَانَکُمۡ ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمۡ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۸۹﴾

(پارہ ۷، المائدۃ آیت ۸۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر ہاں ان قسموں پر گرِفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا، تو ایسی قسم کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے یا اِنہیں کپڑے دینا یا ایک بَرْدَہ (غلام) آزاد کرنا، تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین دن کے روزے یہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا، جب قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو۔

”یَارَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْن“ کے تیرہ حُرُوف کی نسبت سے قسم کے کَفّارے کے 13 مَدَنی پھول

کَفّارے کیلئے قسم کی شَرائط

﴿1﴾ قسم کے لیے چند شَرطیں ہیں، کہ اگر وہ نہ ہوں تو کفّارہ نہیں۔ قسم کھانے والا (۱) مسلمان (۲) عاقِل (۳) بالغ ہو۔ کافر کی قسم، قسم نہیں یعنی اگر زمانۂ کُفر میں قسم کھائی پھر مسلمان ہوا تو اُس قسم کے توڑنے پر کفّارہ واجِب نہ ہوگا۔ اور مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ (یعنی اللہ کی پناہ) قسم کھانے کے بعد مُرتَد ہوگیا تو قسم باطِل ہوگئی یعنی اگر پھر مسلمان ہوا اور قسم توڑ دی تو کفّارہ نہیں اور (٤) قسم میں یہ بھی شَرط ہے کہ وہ چیز جس کی قسم کھائی عَقلاً ممکن ہو یعنی ہوسکتی ہو، اگرچہ مُحالِ عادی ہو اور (٥) یہ بھی شَرط ہے کہ قسم اور جس چیز کی قسم کھائی دونوں کو ایک ساتھ کہا ہو درمیان میں فاصِلہ ہوگا تو قسم نہ ہوگی مَثَلاً کسی نے اس سے کہلایا کہ کہہ، خدا کی قسم! اِس نے کہا: خدا کی قسم! اُس نے کہا: کہہ، فُلاں کام کروں گا، اِس نے کہا تو یہ قسم نہ ہوئی۔

(فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ٥١)

قسم کا کَفّارہ

﴿2﴾ غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا اُن کو کپڑے پہنانا ہے یعنی یہ اِختیار ہے کہ ان تین باتوں میں سے جو چاہے کرے۔ (تبیینُ الحقائق ج ۳ ص ٤٣٠) (یاد رہے! جہاں کَفّارہ ہے بھی تو وہ صِرف آیندہ کے لئے کھائی گئی قسم پر ہے، گزَشتہ یا موجودہ کے مُتَعلِّق کھائی ہوئی قسم پر کفّارہ نہیں۔ مَثَلاً کہا: ”خدا کی قسم! میں نے کل ایک بھی گلاس ٹھنڈا پانی نہیں پیا۔“ اگر پیا تھا اور یاد ہونے کے باوُجُود جھوٹی قسم کھائی تھی تو گنہگار رہا توبہ کرے، کفّارہ نہیں)

مدینہ کفّارہ ادا کرنے کا طریقہ

﴿3﴾ (دس) مَساکین کو دونوں وَقت پیٹ بھر کر کھلانا ہو گا اور جن مَساکین کو صبح کے وقت کھلایا اُنھیں کو شام کے وَقت بھی کھلائے، دوسرے دس مساکین کو کھلانے سے (کفّارہ) ادا نہ ہو گا۔ اور یہ ہو سکتا ہے کہ دَسوں کو ایک ہی دن (دونوں وَقت) کھلا دے یا ہر روز ایک ایک کو (دو وقت) یا ایک ہی کو دس دن تک دونوں وَقت کھلائے۔ اور مَساکین جن کو کھلایا ان میں کوئی بچّہ نہ ہو اور کھلانے میں اِباحت (کھانے کی اجازت دے دینا) وتَملِیک (تَم۔لِیک۔یعنی مالِک بنا دینا کہ چاہے کھائے چاہے لے جائے) دونوں صورتیں ہو سکتی ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کھلانے کے عِوَض (یعنی بجائے) ہر مسکین کو نِصف (یعنی آدھا) صاع گیہوں یا ایک صاع جَو (ایک صاع 4 کلو میں سے 160 گرام کم اور نصف یعنی آدھا صاع 2 کلو میں سے 80 گرام کم کا ہوتا ہے) یا ان کی قیمت کا مالِک کر دے یا دس روز تک ایک ہی مسکین کو ہر روز بقَدَرِ **صَدَقۂ فِطر** دے دیا کرے یا بعض کو کھلائے اور بعض کو دیدے۔ غَرَض یہ کہ اُس کی (یعنی کفّارہ ادا کرنے کی) تمام صورتیں وَہیں سے (یعنی مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد 2 صَفْحہ 205 تا 217 پر دیئے ہوئے (ظِہار کے) کفّارے کے بیان سے) معلوم کریں فرق اِتنا ہے کہ وہاں (یعنی ظِہار کے کفّارے میں) ساٹھ مسکین تھے (جبکہ) یہاں (یعنی قَسم کے کفّارے میں) دس ہیں۔

(دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ج ۵ ص ۵۲۳)

مدینہ کفّارے کیلئے نیّت شرط ہے

﴿4﴾ **کفّارہ** ادا ہونے کے لیے **نیّت شَرط** ہے بِغیر نیّت ادا نہ ہو گا ہاں اگر وہ شے جو مِسکین کو دی اور دیتے وَقت نیّت نہ کی مگر وہ چیز ابھی مسکین کے پاس موجود ہے اور اب نیّت کر لی تو ادا ہو گیا جیسا کہ زکوٰۃ میں فقیر کو دینے کے بعد نیّت کرنے میں یِہی شَرط ہے کہ ہُنُوز (یعنی ابھی تک) وہ چیز فقیر کے پاس باقی ہو تو نیّت کام کرے گی ورنہ نہیں۔

(حاشیۃُ الطّحطاوی علی الدّر المختار ج ۲ ص ۱۹۸)

﴿5﴾ رَمَضان میں اگر کفّارے کا کھانا کھلانا چاہتا ہے تو شام اور سَحری دونوں وَقت کھلائے یا ایک مِسکین کو 20 دن شام کا کھانا کھلائے۔ (الجوهرة النيره ص ٢٠٣)

کفّارے میں تین روزوں کی اجازت کی صورت

﴿6﴾ اگر غلام آزاد کرنے یا 10 مِسکین کو کھانا یا کپڑے دینے پر قادِر نہ ہو تو پے دَر پے (یعنی لگا تار) **تین روزے** رکھے۔ (اَیضاً)

کفّارہ ادا کرتے وَقت کی حیثیت کا اِعتبار ہے کہ روزے رکھے یا.....

﴿7﴾ عاجز (یعنی مجبور) ہونا اُس وَقت کا مُعْتَبر ہے جب **کفّارہ** ادا کرنا چاہتا ہے مَثَلًا جس وَقت **قسم** توڑی تھی اُس وَقت مالدار تھا مگر **کفّارہ** ادا کرنے کے وَقت (مالی اِعتِبار سے) مُحتاج ہے تو روزے سے **کفّارہ** ادا کرسکتا ہے اور اگر (قسم) توڑنے کے وَقت مُفْلِس (ومسکین) تھا اور اب (کفّارہ ادا کرنے کے وقت) مالدار ہے تو روزے سے (کفّارہ) نہیں ادا کرسکتا۔ (الجوهرة النيره ص ٢٠٣ وغيرها)

کفّارے کے تینوں روزے پے دَر پے ہونا ضَروری ہیں

﴿8﴾ ایک ساتھ (اگر) تین روزے نہ رکھے یعنی درمِیان میں فاصِلہ کردیا تو **کفّارہ** ادا نہ ہوا اگرچِہ کسی مجبوری کے سبب ناغہ ہوا ہو، یہاں تک کہ عورت کو اگر حَیض آ گیا تو پہلے کے روزے کا اِعتبار نہ ہوگا یعنی اب پاک ہونے کے بعد (نئے سِرے سے) **لگا تار تین روزے** رکھے۔ (دُرِّمُختار ج ٥ ص ٥٢٦)

روزوں سے کفّارے کی ایک ضَروری شَرط

﴿9﴾ روزوں سے **کفّارہ** ادا ہونے کے لیے یہ بھی شَرط ہے کہ خَتم تک (یعنی تینوں روزے مکمّل ہونے تک) مال پر قدرت نہ ہو مَثَلاً اگر دو رَوزے رکھنے کے بعد اِتنا مال مل گیا کہ **کفّارہ** ادا کرسکتا ہے تو اب روزوں سے (کفّارہ ادا) نہیں ہوسکتا بلکہ اگر تیسرا روزہ بھی رکھ لیا ہے اور غُروبِ آفتاب سے پہلے مال پر قادِر ہوگیا تو **روزے ناکافی** ہیں اگرچہ مال پر قادِر ہونا یوں ہوا کہ اُس کے مُورِث (یعنی وارِث بنانے والے) کا اِنتِقال ہوگیا اور اُس کو تَرکہ (یعنی وِرثہ) اتنا ملے گا جو **کفّارے** کے لیے کافی ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۵ ص ۵۲۶)

کفّارے کے روزے کی نیّت کے دو اَحکام

﴿10﴾ ان روزوں میں **رات سے نیّت** شَرط ہے اور یہ بھی ضَرور ہے کہ **کفّارے** کی نیّت سے ہوں مُطلَق روزے کی نیّت کافی نہیں۔ (مبسوط ج ۴ ص ۱۶۶)

قَسم توڑنے سے پہلے کفّارہ دیا تو ادا نہ ہوا

﴿11﴾ **قسم** توڑنے سے پہلے **کفّارہ** نہیں، اور (اگر دے بھی) دیا تو ادا نہ ہوا یعنی اگر **کفّارہ** دینے کے بعد **قسم** توڑی تو اب پھر دے کہ جو پہلے دیا ہے وہ **کفّارہ** نہیں، مگر فقیر سے دیے ہوئے کو واپَس نہیں لے سکتا۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۶۴)

کفّارے کا مُستَحِق کون؟

﴿12﴾ **کفّارہ** اُنھیں مَساکین کو دے سکتا ہے جن کو زکوٰۃ دے سکتا ہے یعنی اپنے باپ، ماں، اولاد وغیرہُم کو جن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا **کفّارہ** بھی نہیں دے سکتا۔ (دُرِّمُختار ج ۵، ص ۵۲۷)

﴿13﴾ **کفّارۂ قَسم** کی قیمت مسجِد میں صَرف (یعنی خرچ) نہیں کرسکتا نہ مُردے کے کَفَن میں لگا سکتا ہے یعنی جہاں جہاں زکوٰۃ نہیں خَرچ کرسکتا وہاں **کفّارے** کی قیمت نہیں دی جاسکتی۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۶۲) (قسم اور کفّارے کے بارے میں تفصیلی معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صَفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت جلد 2 صَفحہ 298 تا 311 کامُطالَعہ ضَروری ہے)

دینی یا سماجی ادارے کو کفّارے کی رقم دینے کا اہم مسئلہ

اگر کسی دینی یا مسلمانوں کے سماجی ادارے کو کفّارے کی رقم دینا چاہے تو دے سکتا ہے مگر بتانا ہوگا کہ یہ کفّارے کی رقم ہے تاکہ وہ اُس رقم کو الگ رکھ کر اُسے بیان کردہ طریقے پر کام میں لائیں یعنی ایک ہی مسکین کو دس دن تک دونوں وَقت کھلانا یا دس مَساکین کو دونوں وَقت کھلانا وغیرہ۔ اگر دینی ادارہ دینی کاموں میں صَرف کرنا چاہے تو حیلہ کرنے کا طریقہ یہ ہے، مَثَلاً ایک ہی مسکین کو روزانہ ایک صدقۂ فطر یا دس مسکینوں کو ایک ہی دن میں ایک ایک صَدَقۂ فِطر کا مالِک بنایا جائے اور وہ اپنی طرف سے دینی کاموں کیلئے پیش کریں۔

تُو جھوٹی قَسَم سے بچا یا الٰہی
مجھے سچ کا عادی بنا یا الٰہی!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوبُوا اِلَی اللہ ! اَسْتَغْفِرُ اللہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

واہ کیا بات ہے مَدَنی تربیتی کورس کی!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جھوٹی قسموں سے توبہ کا جذبہ پانے، بات بات پر قسم کھانے کی خَصلت مِٹانے، ضروری دینی معلومات پانے اور سنّتوں پر عمل کی عادت بنانے کے لئے ''دعوتِ اسلامی'' کے مَدَنی ماحول میں **63 دن کا مَدَنی تربیتی کورس** کروایا جاتا ہے، جس سے بن پڑے وہ یہ مُفید ترین مَدَنی تربیتی کورس ضَرور کرے، آپ کی ترغیب وتحریص (تَح۔رِیص) کے لئے ایک **مَدَنی بہار** پیش کی جاتی ہے، چنانچِہ ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: ہمارے علاقے کا ایک نوجوان جو کہ والِدَین کا اِکلوتا (یعنی ایک ہی) بیٹا تھا، غَلَط صُحبت کے سبب چَرَس کا عادی بن گیا، گھر سے باہَر رَہنا اس کا معمول تھا، والِد صاحِب اکثر اُس کو قبرِستان جا کر چَرَسیوں کے درمیان سے اُٹھا کر گھر لاتے۔ تمام گھر والے اُس کے

سب پریشان تھے۔ایک دن ایک اسلامی بھائی نے اُس نوجوان پر **اِنفرادی کوشِش** کرتے ہوئے اُسے **مَدَنی تربیتی کورس** کرنے کی ترغیب دی،خوش قسمتی سے اُس نے ہامی بھر لی اور تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے عالَمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں آگیا۔گھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی! سبھی گھر والے دُعا کر رہے تھے کہ یہ نیک بن جائے مگر اب بھی ڈرے ہوئے تھے کہ کہیں یہ واپَس نہ آجائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ چند دنوں بعد کچھ اِس طرح فون آیا کہ ''تربیّتی کورس اور **فیضانِ مدینہ** میں بَہُت مزا آرہا ہے، **فیضانِ مدینہ** میں ایسا لگتا ہے کہ **مدینۂ منوَّرہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّتعظِیْماً سے براہِ راست فیض آرہا ہے، میں نے اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرلی ہے، اب میں باجماعت نَمازیں ادا کررہا ہوں، سنّتیں سیکھ رہا ہوں اور مجھے بَہُت سُکون مل رہا ہے۔'' اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی تربیتی کورس** سے واپَسی پر وہ واقِعی بالکل بدل چکا تھا۔اُس کی حیرت انگیز تبدیلی سے سب گھر والے بلکہ سارا مَحلّہ حیران تھا۔چہرے پر نور برساتی داڑھی اور سر پر سبز عمامہ شریف کا تاج جگمگا رہا تھا۔اُس نے آتے ہی گھر والوں پر بھی **اِنفرادی کوشِش** شُروع کردی جس کی بَرَکت سے والِد صاحِب نے چہرے پر **داڑھی** اور سر پر **عمامہ شریف** کا تاج سجالیا اور پابندی سے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت فرمانے لگے۔ والِدۂ محترمہ ''**درسِ نظامی**'' اور بہن ''**شریعت کورس**'' کرنے کیلئے کمربَستہ ہو گئیں۔اُس نوجوان کے والِد صاحِب نے مبلِّغ دعوتِ اسلامی کو کچھ اِس طرح بتایا کہ میں دعوتِ اسلامی والوں کیلئے بَرَکت کی دُعا کرتا ہوں، خُصوصاً ان کیلئے جنھوں نے میرے بیٹے پر ''اِنفرادی کوشِش'' کی اور **63 دن کے مَدَنی تربیتی کورس** میں ہاتھوں ہاتھ لے گئے کیونکہ ہم اِس کی عادتوں سے بَہُت پریشان تھے،اس کی والِدہ تو اتنی بیزار ہوچکی تھی کہ ایک دن جذبات سے مَغلُوب ہوکر کیڑے مکوڑے مارنے کی دوائی اُٹھالائی کہ یا تو میں کھا کر مرجاؤں گی یا اس کو کھلا کر ماردوں گی۔اب اس کی والِدہ رو رو کر دعائیں دیتی ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی والوں کو سلامت رکھے کہ ان کی کوشِشوں سے **میرا بگڑا ہوا بیٹا نیک بن گیا۔**

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ　　تم آجاؤ دیگا سکھا مَدَنی ماحول

تُو داڑھی بڑھا لے عمامہ سجا لے　　نہیں ہے یہ ہرگز بُرا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش ص ۶۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! 　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گھر والوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی چاہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اِنفرادی کوشش کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں! کہ ایک بگڑا ہوا نوجوان 63 روزہ مَدَنی تربیتی کورس میں شریک ہو گیا اور اِس کی بَرَکت سے گناہوں سے تائب ہو کر گھر والوں کی اِصلاح میں لگ گیا۔ واقِعی ہم سبھی کو اپنی اور ساتھ ہی ساتھ اپنے گھر والوں کی سُدھار کی بھی کوشش کرنی چاہیے، آیئے! گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کی کوشش کیلئے ''باغِ سنّت'' سے رَحمت کے مَدَنی پھول چُنتے ہیں۔

''یاربِّ کریم! ہمیں مُتّقی بنا'' کے اُنّیس حُرُوف کی نسبت سے گھر میں ''مَدَنی ماحول'' بنانے کے 19 مَدَنی پھول

﴿1﴾ گھر میں آتے جاتے بلند آواز سے سلام کیجئے۔

﴿2﴾ والِدہ یا والِد صاحِب کو آتے دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جایئے۔

﴿3﴾ دن میں کم از کم ایک بار اسلامی بھائی والِد صاحِب کے اور اسلامی بہنیں ماں کے ہاتھ اور پاؤں چوما کریں۔

﴿4﴾ والِدَین کے سامنے آواز دِھیمی رکھئے، ان سے آنکھیں ہرگز نہ ملایئے، نیچی نگاہیں رکھ کر ہی بات چیت کیجئے۔

﴿5﴾ ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خِلافِ شَرع نہ ہو فوراً کر ڈالئے۔

﴿6﴾ سنجیدگی اپنایئے۔ گھر میں تُو تَکار، اَبے تَبے اور مذاق مَسخری کرنے، بات بات پر غصّے ہو جانے، کھانے میں

عیب نکالنے، چھوٹے بھائی بہنوں کو جھاڑنے، مارنے، گھر کے بڑوں سے اُلجھنے، بحثیں کرتے رہنے کی اگر آپ کی عادتیں ہوں تو اپنا رَوِیّہ یکسر تبدیل کر دیجئے، ہر ایک سے مُعافی تلافی کر لیجئے۔

﴿7﴾ گھر میں اور باہر ہر جگہ آپ سنجیدہ ہو جائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گھر کے اندر بھی ضَرور اِس کی بَرَکتیں ظاہِر ہوں گی۔

﴿8﴾ ماں بلکہ بچّوں کی امّی ہو تو اُسے نیز گھر (اور باہَر) کے ایک دن کے بچّے کو بھی ''آپ'' کہہ کر ہی مخاطِب ہوں۔

﴿9﴾ اپنے مَحَلّے کی مسجِد میں عشاء کی جماعت کے وَقت سے لے کر دو گھنٹے کے اندر اندر سو جایئے۔ کاش! تہجُّد میں آنکھ کُھل جائے ورنہ کم از کم نمازِ فَجر تو بآسانی (مسجِد کی پہلی صَف میں باجماعت) مُیَسَّر آئے اور پھر کام کاج میں بھی سُستی نہ ہو۔

﴿10﴾ گھر کے افراد میں اگر نمازوں کی سُستی، بے پَردَگی، فلموں ڈِراموں اور گانے باجوں کا سلسلہ ہو اور آپ اگر سَرپَرست نہیں ہیں، نیز ظنِّ غالب ہے کہ آپ کی نہیں سُنی جائے گی تو بار بار ٹوکا ٹوک کے بجائے، سب کو نَرمی کے ساتھ مکتبۃُ المدینہ سے جاری شُدہ سنّتوں بھرے بیانات کی آڈیو کیسٹیں، آڈیو/ وِڈیو سی ڈیز سنایئے دکھایئے، **مَدَنی چینل** دکھایئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ''مَدَنی نتائج'' برآمد ہوں گے۔

﴿11﴾ گھر میں کتنی ہی ڈانٹ بلکہ مار بھی پڑے، صَبْر صَبْر اور صَبْر کیجئے۔ اگر آپ زَبان چلائیں گے تو ''مَدَنی ماحول'' بننے کی کوئی اُمّید نہیں بلکہ مزید بِگاڑ پیدا ہو سکتا ہے کہ بے جا سختی کرنے سے بسا اوقات شیطان لوگوں کو ضِدّی بنا دیتا ہے۔

﴿12﴾ مَدَنی ماحول بنانے کا ایک بہترین ذَرِیعہ یہ بھی ہے کہ گھر میں روزانہ **فیضانِ سنّت** کا دَرْس ضَرور ضَرور ضَرور دیجئے یا سنئے۔

﴿13﴾ اپنے گھر والوں کی دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے دل سوزی کے ساتھ دعا بھی کرتے رہئے کہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ یعنی دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔

(اَلْمُستَدرَك لِلْحاكِم ج۲ ص ۱۶۲ حديث ۱۸۵۵)

﴿14﴾ سُسرال میں رہنے والیاں جہاں گھر کا ذِکر ہے وہاں سُسرال اور جہاں والِدَین کا ذِکر ہے وہاں ساس اورسُسَر کے ساتھ وُہی حُسنِ سُلوک بجالائیں جبکہ کوئی مانِعِ شَرعی نہ ہو۔ہاں یہ اِحتیاط ضروری ہے کہ بہوسُسَر کے ہاتھ پاؤں نہ چومے،یونہی داماد ساس کے۔

﴿15﴾ مسائلُ القُراٰن صَفحہ 290 پر ہے: ہر نَماز کے بعد یہ دُعا اوّل وآخِر دُرود شریف کے ساتھ ایک بار پڑھ لیجئے،اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ بال بچے سنّتوں کے پابند بنیں گے اور گھر میں مَدَنی ماحول قائم ہوگا۔(دعا یہ ہے:) (اَللّٰھُمَّ) رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ۝۷۴ [1] (پ ۱۹،الفرقان ۷۴) ("اَللّٰھُمَّ" آیتِ قرانی کا حصّہ نہیں)

﴿16﴾ نافرمان بچّہ یا بڑا جب سویا ہوتو 11 یا 21 دن تک اُس کے سر ہانے کھڑے ہوکر یہ آیاتِ مبارکہ صرف ایک بار اتنی آواز سے پڑھئے کہ اُس کی آنکھ نہ کُھلے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ ۝۲۱ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝۲۲ [2] (پ ۳۰،البروج: ۲۱،۲۲) (اوّل،آخر،ایک مرتبہ دُرُود شریف) **یادرہے!** بڑا نافرمان ہوتو سوتے سوتے سرہانے وظیفہ پڑھنے میں اس کے جاگنے کا اندیشہ ہے خصوصاً جب کہ اس کی نیند گہری نہ ہو، یہ پتا چلنا مشکل ہے کہ صرف آنکھیں بند ہیں یا سو رہا ہے لہٰذا جہاں فتنے کا خوف ہو وہاں یہ عمل نہ کیا جائے خاص کر بیوی اپنے شوہر پر یہ عمل نہ کرے۔

﴿17﴾ نیز نافرمان اولاد کوفرماں بردار بنانے کے لیے تاحُصُولِ مُراد نَمازِ فَجْر کے بعد آسمان کی طرف رُخ کرکے "یَاشَهِیْدُ" 21 بار پڑھئے۔(اوّل وآخِر،ایک بار درود شریف)۔

﴿18﴾ مَدَنی اِنعامات کے مطابق عمل کی عادت بنایئے اور گھر کے جن افراد کے اندر نَرم گوشہ پائیں اُن میں اور

---

[1] ترجَمۂ کنز الایمان: اے ہمارے ربّ ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیز گاروں کا پیشوا بنا۔

[2] ترجَمۂ کنز الایمان: بلکہ وہ کمال شَرَف والا قراٰن ہے لَوحِ محفوظ میں۔

آپ اگر باپ ہیں تو اَولاد میں نَرمی اور حکمتِ عملی کے ساتھ **مَدَنی اِنعامات** کا نِفاذ کیجئے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے گھر میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہو جائیگا۔

﴾19﴿ پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے **مَدَنی قافِلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کر کے گھر والوں کیلئے بھی دعا کیجئے۔ مَدَنی قافِلے میں سفر کی بَرَکت سے بھی گھروں میں **مَدَنی ماحول** بننے کی ''مَدَنی بہاریں'' سننے کو ملتی ہیں۔

رَوَیّے سے تیرے ہیں گھر والے بدظن — تو کیسے بنے گا بھلا مَدَنی ماحول
تُو کرنا نہ گھر میں لڑائی بھڑائی — وگرنہ نہ بن پائے گا مَدَنی ماحول
تُو بک بک نہ کر، لب پہ قفلِ مدینہ — لگا گھر میں بن جائے گا مَدَنی ماحول
تُو نرمی و حکمت کو اپنا لے بھائی! — ترے گھر میں بن جائیگا مَدَنی ماحول
نہ کر مَسخری خوب سنجیدہ ہو جا — ترے گھر میں بن جائیگا مَدَنی ماحول
جو اَخلاق سے تیرے ماں باپ ہیں خوش — ترے گھر میں بن جائیگا مَدَنی ماحول
تو نظریں جُھکا کر کے کر بات سب سے — ترے گھر میں بن جائیگا مَدَنی ماحول
تُو گھر میں سبھی کو دِکھا مَدَنی چینل — ترے گھر میں بن جائیگا مَدَنی ماحول
سدا گھر میں دے درسِ **فیضانِ سنّت** — ترے گھر میں بن جائیگا مَدَنی ماحول
تُو ماں باپ کی دَست بوسی کیا کر — ترے گھر میں بن جائیگا مَدَنی ماحول
تُو چھوٹوں پہ شفقت بڑوں کا ادب کر — ترے گھر میں بن جائیگا مَدَنی ماحول
پڑے ڈانٹ کیسی ہی تُو سہ لیا کر — ترے گھر میں بن جائیگا مَدَنی ماحول
اگر ہو پِٹائی نہ کر لَب کُشائی — ترے گھر میں بن جائیگا مَدَنی ماحول

دُعا کر یہ شام و سَحَر گِڑ گِڑا کر
بنے میرے گھر میں خدا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

واقِعۂ اِفک مدینه

صَفْحہ 160 پر سیّدُ ناصِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حکایت میں جس **واقِعۂ اِفک** کا اشارہ دیا گیا تھا وہ خزائن العرفان میں اِس طرح بیان کیا گیا ہے: سـ 5 ـھ میں غَزْوَۂ بَنِی الْمُصْطَلِق سے واپَسی کے وَقت قافِلہ قریبِ مدینہ ایک پڑاؤ پر ٹھہرا تو اُمُّ الْمُؤْمنین حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا ضَرورت کے لئے کسی گوشے (یعنی کونے) میں تشریف لے گئیں، وہاں آپ (رضی اللہ تعالٰی عنہا) کا ہار ٹوٹ گیا اُس کی تلاش میں مصروف ہوگئیں، اُدھر قافِلے نے کُوچ کیا اور آپ (رضی اللہ تعالٰی عنہا) کا مَحْمِل شریف (یعنی کَجاوہ) **اُونٹ** پر کَس دیا اور انہیں یِہی خیال رہا کہ اُمُّ الْمؤمنین (رضی اللہ تعالٰی عنہا) اس (پردے والے کَجاوے) میں ہیں، قافِلہ چل دیا۔ آپ (رضی اللہ تعالٰی عنہا) آ کر قافِلے کی جگہ بیٹھ گئیں اور آپ (رضی اللہ تعالٰی عنہا) نے خیال کیا کہ میری تلاش میں قافِلہ ضَرور واپَس ہوگا، قافِلے کے پیچھے پڑی گِری چیز اُٹھانے کے لئے ایک صاحِب رہا کرتے تھے، اِس موقع پر حضرتِ صَفْوان (رضی اللہ تعالٰی عنہ) اس کام پر تھے، جب وہ آئے اور اُنہوں نے آپ (رضی اللہ تعالٰی عنہا) کو دیکھا تو بُلند آواز سے "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْن" پکارا۔ آپ (رضی اللہ تعالٰی عنہا) نے کپڑے سے پردہ کرلیا، اُنہوں نے اپنی اُونٹنی بٹھائی آپ (رضی اللہ تعالٰی عنہا) اس پر سُوار ہو کر لشکر میں پہنچیں۔ مُنافِقینِ سیاہ باطِن نے اَوہامِ فاسِدہ (یعنی فتنہ انگیز شکوک و شُبُہات) پھیلائے اور آپ (رضی اللہ تعالٰی عنہا) کی شان میں بدگوئی شُروع کی، بعض مسلمان بھی اُن کے فَریب (یعنی دھوکے) میں آ گئے اور اُن (صاحِبان) کی زَبان سے بھی کوئی کلمۂ بے جا (یعنی نامُناسب جُملہ) سَرزَد ہوا، اُمُّ الْمُؤمِنین (رضی اللہ تعالٰی عنہا) بیمار ہوگئیں اور ایک ماہ تک بیمار رہیں، اِس زَمانے میں انہیں اِطّلاع نہ ہوئی کہ ان کی نسبت مُنافِقین کیا بک رہے ہیں۔ ایک روز اُمِّ مِسْطَح سے انہیں یہ خبر معلوم ہوئی اور اِس (کے صدمے) سے آپ (رضی اللہ تعالٰی عنہا) کا مَرَض اور بڑھ گیا اور اس صدمے میں اس طرح روئیں کہ آپ کا آنسو نہ تھمتا تھا اور نہ ایک لمحے کے لئے نیند آتی تھی، اس حال میں سیّدِ عالَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر وَحی نازِل ہوئی اور حضرتِ اُمُّ الْمُؤمِنین (رضی اللہ تعالٰی عنہا) کی طہارت (یعنی پاک

دامَنی) میں یہ **آیتیں** (یعنی سورۂ نور کی کئی آیات) اُتریں اور آپ (رضی اللہ تعالٰی عنہا) کا شَرَف و مرتبہ **اللہ** تعالیٰ نے اِتنا بڑھایا کہ قرآنِ کریم کی بَہُت سی آیات میں آپ (رضی اللہ تعالٰی عنہا) کی طَہارت (یعنی پاک دامَنی) وفضیلت بیان فرمائی گئی۔ اس دَوران میں **سیِّد عالَم** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے برسرِ مِنبر بقَسم فرمادیا تھا: ''مجھے اپنے اہل کی پاکی وخوبی بالیقین معلوم ہے، تو جس شخص نے ان کے حق میں بدگوئی کی ہے اُس کی طرف سے میرے پاس کون معذِرت پیش کرسکتا ہے؟'' **حضرتِ عمر** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ مُنافقین بالیقین جھوٹے ہیں، اُمُّ الْمُؤمِنین بالیقین پاک ہیں، **اللہ** تعالیٰ نے (تو) سیِّد عالَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جسمِ پاک کو مکّھی کے بیٹھنے سے (بھی) محفوظ رکھا (ہے کیوں) کہ وہ نَجاستوں پر بیٹھتی ہے (پھر یہ) کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ آپ (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو بدعورت کی صُحبت سے محفوظ نہ رکھے! **حضرتِ عثمانِ غنی** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بھی اِس طرح آپ (رضی اللہ تعالٰی عنہا) کی طہارت (پاک دامنی) بیان کی اور فرمایا کہ **اللہ** تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سایہ زمین پر نہ پڑنے دیا تاکہ اس سائے پر کسی کا قدم نہ پڑے، تو جو پَرْوَرْدگار (عَزَّوَجَلَّ) آپ کے سائے کو محفوظ رکھتا ہے کس طرح ممکن ہے کہ وہ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اہل (یعنی ازواجِ مُطَہَّرات۔م۔طہ۔ہرات) کو محفوظ نہ فرمائے! **حضرتِ علی مُرتَضٰی** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ ایک جُوں کا خون لگنے سے پَرْوَرْدگارِ عالَم (عَزَّوَجَلَّ) نے آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو نَعلَین اُتار دینے کا حکم دیا، جو پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نَعلَین شریف کی اِتنی سی آلودَگی کو گوارا نہ فرمائے (اُس کیلئے) ممکن نہیں کہ وہ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اَہل (یعنی ازواجِ مُطَہَّرات) کی آلودَگی گوارا کرے۔ اِس طرح بَہُت سے **صَحابہ** (عَلَیہِمُ الرِّضْوَان) اور بَہُت سی **صَحابِیّات** (رضی اللہ تعالٰی عَنْھُنَّ) نے قَسمیں کھائیں، آیت نازِل ہونے سے قبل ہی حضرتِ اُمُّ الْمُؤمِنین (رضی اللہ تعالٰی عنہا) کی طرف سے قُلُوب مطمئن تھے، آیت کے نُزول نے ان کا عِزّ وشَرَف اور زیادہ کردیا تو بدگویوں کی بدگوئی **اللہ** اور اس کے **رسول** اور **صَحابۂ کِبار** (عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالٰی عنھم اَجْمَعِین) کے نزدیک باطِل

ہےاور بدگوئی کرنے والوں کے لئےسخت ترین مصیبت ہے۔ (خَزائِنُ العِرفان ص ٥٦٢)

بنتِ صِدِّیق آرامِ جانِ نبی اُس حَریمِ بَراءَت پہ لاکھوں سلام

یعنی ہے سورۂ نُور جن کی گواہ

اُن کی پُر نور صُورت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش شریف)

مشکل الفاظ کے مَعانی: حَریم: زوجہ۔ بَراءَت: چھٹکارا،نجات۔

شرحِ کلامِ رضاؔ: میرے آقا اعلٰی حضرت رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ کے دونوں اَشعار کا بِالتّرتیب خُلاصہ یہ ہے: (۱) اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا جو کہ امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی قابلِ اِحترام شہزادی ہیں اور ہمارے پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارَک دل وجان کا آرام ہیں، **اللہ** تَعَالٰی کی رَحمت والی بارگاہِ عالی سے جن کی پاکدامَنی بیان فرمائی گئی، اُن پر ہمارے لاکھوں سلام ہوں (۲) ہماری پیاری پیاری امّی جان پر جب مُنافِقین نے تُہمت لگائی تو **اللہ** تبارَک وَ تعالٰی نے سورۂ نُور کی آیاتِ مبارکہ نازِل فرما کر ان کی پاکیزگی اور طہارت کا اِعلان فرمایا اور تا قِیامِ قیامت ان کی عِفّت و پارسائی پر مُہر ثَبْت فرما دی۔ ہماری ایسی عَظَمت والی پاکدامن امّی جان کی پُر نور صورت پر لاکھوں سلام ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِجتماع کی بَرَکت سے جنّت مل گئی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 132 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**توبہ کی روایات وحِکایات**'' صَفحہ 75 تا 77 پر ہے: حضرتِ سَیِّدُنا صالح مُرّی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے ایک **اجتماع** میں اپنے بیان کے دوران سامنے بیٹھے ہوئے ایک نوجوان سے فرمایا: ''کوئی آیت پڑھو۔'' تو اس نے **سُورَۃُ الْمُؤمِن** کی آیت نمبر 18 تلاوت کی:

وَ اَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِیْنَ۬ؕ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَّ لَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُؕ (۱۸) (پ ۲۴، المؤمن:۱۸)

ترجَمۂ کنزالایمان : اور انہیں ڈراؤ اس نزدیک آنے والی آفت کے دن سے جب دل گلوں کے پاس آجائیں گے غم میں بھرے۔ اور ظالموں کا نہ کوئی دوست نہ کوئی سِفارشی جس کا کہا مانا جائے۔

یہ آیتِ مبارَکہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: کوئی ظالم کا دوست یا مددگار کس طرح ہوسکتا ہے؟ کیونکہ وہ تو **اللہ** تَعَالٰی کی گِرِفت (یعنی پکڑ) میں ہوگا۔ بے شک تم سَرکَشی کرنے والے **گنہگاروں** کو دیکھو گے کہ انہیں **زنجیروں** میں جکڑ کر **جہنَّم** کی طرف لے جایا جارہا ہوگا اور وہ بَرَہْنہ (بَ۔رَہْ۔نہ، یعنی ننگے) ہوں گے، ان کے جسم بوجھل، چہرے سیاہ (یعنی کالے) اور آنکھیں خوف سے نِیلی ہوں گی۔ وہ **چلّائیں** گے: ہم ہلاک ہوگئے! ہم برباد ہوگئے! ہمیں زنجیروں میں کیوں جکڑا گیا ہے؟ ہمیں کہاں لے جایا جارہا ہے؟ اور ہمارے ساتھ یہ سب کیا ہورہا ہے؟ فِرِشتے انہیں **آگ کے کوڑوں** سے مارتے ہوئے ہانکیں گے، کبھی وہ منہ کے بَل گریں گے اور کبھی انہیں گھسیٹ کر لے جایا جائے گا۔ جب رو رو کران کے آنسو ختم ہوجائیں گے تو **خون کے آنسو** بہنے لگیں گے، ان کے دل دَہل (دَ۔ہل) جائیں گے اور حیران و پریشان ہوں گے اگر کوئی انہیں دیکھ لے تو ان پر نگاہ نہ جما سکے، نہ ہی اپنا دل سنبھال سکے، یہ ہَولناک منظر دیکھنے والے کے بدن پر لرزہ طاری ہوجائے۔

یہ فرمانے کے بعد حضرت سَیِّدُنا **صالح مُرّی** عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی بَہُت روئے اور ایک آہِ سَرد دِلِ پُر دَرْد سے کھینچ کر فرمایا: ''افسوس! کیسا دل ہلا دینے والا منظر ہوگا۔'' یہ کہہ کر پھر رونے لگے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو روتا دیکھ کر حاضِرین بھی رونے لگے۔ اِتنے میں ایک نوجوان کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا: ''یاسیِّدی! کیا یہ سارا منظر بروزِ قِیامت ہوگا؟'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے جواب دیا: ''ہاں، یہ منظر زیادہ طویل نہیں ہوگا کیونکہ جب انہیں جہنَّم میں ڈال دیا جائے گا تو ان کی آوازیں آنا بند ہوجائیں گی۔'' یہ سن کر نوجوان نے ایک چیخ ماری اور کہا: ''افسوس! میں نے اپنی زندگی غفلت میں گزاردی، افسوس!

میں کوتاہیوں کا شکار رہا، افسوس! میں خدائے باری عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت وفرمانبرداری میں سُستی کرتا رہا، آہ! میں نے اپنی زندگی بے کار ضائع کردی۔'' یہ کہہ کر وہ رونے لگا۔ کچھ دیر بعد اُس نے ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں یوں مُناجات کی: ''اے میرے پَروَرْدَگار عَزَّوَجَلَّ! میں گنہگار توبہ کے لئے حاضِر دربار ہوں، مجھے تیرے سوا کسی سے کوئی سَروکار نہیں، گناہوں سے مُعافی دیکر مجھے قَبول فرمالے، مجھ سَمیت تمام حاضِرین پر اپنا فَضل وکرم فرما اور ہمیں جُود و نَوال (یعنی عطاء و بخشش) سے مالا مال کردے، یااَرحَمَ الرّاحِمین! (یعنی اے سب سے بڑھ کر رَحم فرمانے والے) میں نے گناہوں کی گٹھڑی تیرے سامنے رکھ دی ہے اور سچّے دل سے تیری بارگاہ میں حاضِر ہوں، اگر تو مجھے قَبول نہیں فرمائے گا تو یقیناً میں ہَلاک ہوجاؤں گا۔'' اِتنا کہہ کر وہ نوجوان غَش کھا کر گر پڑا۔ اور چند روز بسترِ عَلالت پر گزار کر (یعنی بیمار رہ کر) موت سے ہمکَنار ہوگیا۔ اُس کے جنازے میں بے شُمار لوگ شریک ہوئے، رو رو کر اس کے لئے دعائیں کی گئیں۔ حضرت سَیِّدُنا صالح مُرِّی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی اکثر اُس کا ذِکر اپنے **بیان** میں کیا کرتے۔ ایک دن کسی نے اُس نوجوان کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ تو اُس نے جواب دیا: ''مجھے حضرتِ سَیِّدُنا **صالح مُرِّی** عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی کے **اجتماع** سے بَرَکتیں ملیں اور مجھے **جنّت** میں داخل کردیا گیا۔'' (کتاب التَّوّابِین ص ۲۵۰۔ ۲۵۲) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

خواب میں بارگاہِ رسالت میں تلاوت کی سعادت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! باعمل مُبَلِّغین کا بیان کس قَدَر پُر اثر ہوتا ہے، خوفِ خدا رکھنے والے مُبلِّغ کا بیان تاثیر کا تیر بن کر گنہگار کے جگر سے آر پار ہوجاتا اور بسا اوقات اُس کی دنیا و آخرت سنوار دیتا ہے۔ سیِّدُنا **صالح مُرِّی** عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی بڑے زبردست **قاری** بھی تھے، آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی قِراءَت میں سوز ہی سوز ہوتا تھا

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ایک بار میں نے خواب میں **جنابِ رسالت مآب** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے قرانِ کریم کی تلاوت کی سعادت پائی، **تاجدارِ رسالت** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: **اے صالح !** یہ تو قِراءَت (قِرا،ءَت) ہوئی **رَونا** کہاں ہے؟(اِحیاءُ الْعُلوم ج ۱ ص۳٦٨) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

تلاوت میں رونا کارِ ثواب ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرانِ کریم کی تلاوت کرتے ہوئے **رونا** مُستَحَب ہے۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: قرانِ پاک کی تلاوت کرتے ہوئے رووٴ اور اگر رونہ سکو تو رونے کی سی شکل بناوٴ۔ (سُنَنِ اِبن ماجہ ج۲ ص ۱۲۹ حدیث۱۳۳۷)

عطا کر مجھے ایسی رِقّت خدایا
کروں روتے روتے تِلاوت خدایا

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مرنے سے چند ماہ پہلے انفرادی کوشش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تِلاوت کرتے یا سنتے ہوئے رِقّت طاری ہونا، آنکھوں سے آنسو جاری ہونا یقیناً بڑی سعادت کی بات ہے مگر شیطان کے وار سے خبردار! رونا ایک ایسا عمل ہے کہ اِس میں **رِیا** کا خطرہ بَہُت زیادہ رہتا ہے۔ لہٰذا دُعا وغیرہ میں بالخصوص دوسروں کے سامنے رونے میں **رِیا** سے بچنا ضَروری ہے کہ **ریا کار** عذابِ نار کا حقدار ہوتا ہے۔ تِلاوت ونعت میں اخلاص کے ساتھ رونے رُلانے کا شوق بڑھانے کیلئے، تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے، اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھتے رہئے، نَمازوں کی پابندی جاری رکھئے، سنتوں پر عمل کرتے رہئے،

مَدَنی اِنعامات کے مطابِق زندَگی گزاریئے اور اِس پر اِستِقامت پانے کیلئے ہر روز ''**فکرِ مدینہ**'' کر کے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرتے رہئے اور ہر مَدَنی ماہ کی ابتِدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذِمّے دار کو جمع کروادیجئے اور اپنے اِس مَدَنی مقصد ''**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے**'' کے حُصول کی خاطر پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلے** میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کیجئے۔ آیئے! آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک **مَدَنی بہار** سنتے ہیں: **بابُ المدینہ** (کراچی) کے ایک مبلِّغ جو کہ روزانہ پابندی سے **چوک درس** دیتے تھے۔ ایک شخص جو کہ سنّتوں بھری تحریک، ''دعوتِ اسلامی'' کو پسند نہیں کرتا تھا، اُس نے برِبِنائے تَعَصُّب (یعنی تعَصُّب کی وجہ سے) تھانے میں مبلِّغ کے خلاف جھوٹی رَپَٹ دَرج کروائی کہ یہ عَلاقے میں اِنتشار پھیلا رہا ہے۔ پولیس آئی اور اُس **عاشقِ رسول** کو تھانے لے گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا ''مبلِّغ'' ہر جگہ **مبلِّغ** ہی ہوتا ہے چُنانچِہ ایک ''مُجرِم'' سے مُلاقات پر اُنہوں نے ''اِنفِرادی کوشش'' کر کے اُس کو تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے **اِجتماع** میں شرکت کیلئے تیار کرلیا، اس نے کہا: میں قید سے رِہا ہُوں گا تو ضَرور حاضِری دوں گا، کیا آپ مجھے وہاں ملیں گے؟ **مبلِّغ** نے کہا: اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ پھر اُنہوں نے اپنا حَلْقہ نمبر وغیرہ بتایا کہ میں اجتماع میں وہاں ہوتا ہوں۔ پولیس نے اس کا حُسنِ اَخلاق وغیرہ دیکھ کر حقیقتِ حال جان لی اور معذرت طَلَب کرتے ہوئے اُس ''عاشقِ رسول'' کو باعزّت رُخصت کردیا۔ چند ماہ بعد وہ **مُجرِم** جب جیل سے رِہا ہوا تو تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** بابُ المدینہ کراچی کے اندر ہفتہ وار سنّتوں بھرے **اِجتماع** میں پہنچا، اُس نے بیان سُنا، ذِکر اور دُعا میں اُس پر رِقّت طاری ہوگئی اس نے رو رو کر اپنے گناہوں سے توبہ کی۔ دُعا کے بعد اُس مبلِّغ کو جنھوں نے تھانے میں نیکی کی دعوت دی تھی تلاشتے ہوئے جب اُن کے بتائے ہوئے حلقے میں پہنچا تو ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ ابھی **پچھلے منگل ہی اُن مبلِّغ کا اِنتِقال ہوا ہے**۔ یہ

سنتا تھا کہ وہ دہاڑیں مار مار کر رونے لگا کہ زِندگی میں کسی نے پہلی بار ''نیکی کی دعوت'' دی اور اُس کی وجہ سے میں نے توبہ کی، ہائے افسوس! میں اپنے اُس مُحسِن سے دوبارہ مل بھی نہ سکا۔ ایک عاشقِ رسول نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے اُن کا ذِہن بنایا کہ اب آپ اُن سے مل تو نہیں سکتے مگر اُن کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اُن کے ایصالِ ثواب کیلئے آج صُبح ہی ہاتھوں ہاتھ سُنّتوں کی تربیّت کے **30 دن کے مَدَنی قافِلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کرلیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ ہاتھوں ہاتھ 30 دن کے لئے **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ مَدَنی قافلے میں سفر پر روانہ ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج وہ ''مجرِم'' **دعوتِ اسلامی** کے مبلِّغ ہیں جبکہ اِس سے پہلے مَعَاذَاللّٰہ وہ **شراب کے اڈّے** چلاتے تھے۔

آپ تھانے میں بھی، جیل خانے میں بھی
ہر جگہ پر کہیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُبلِّغ ہر جگہ مُبلِّغ ہوتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی مبلِّغ ہر جگہ مبلِّغ ہوتا ہے، ہر وَقت ہر جگہ اپنا لباس اور اپنا انداز سنّتوں بھرا رکھتا ہے، چاہے مَحَلّے میں ہو یا بازار میں، جنازے میں ہو یا شادی کی بارات میں، دواخانے میں ہو یا اسپتال میں، باغ میں ہو یا کسی کی تدفین کیلئے قبرستان میں، جہاں موقع ملا جَھٹ **نیکی کی دعوت** کے مَدَنی پھول برسانا شروع کردیتا اور اپنے لئے ثواب کا خوب ذخیرہ کرلیتا ہے۔ مذکورہ **مَدَنی بہار** سے معلوم ہوا کہ مرحوم عاشقِ رسول مبلِّغ کا جذبہ بھی کیا خوب تھا کہ ظُلْماً کسی نے تھانے میں لاکھڑا کیا تو وہاں بھی نیکی کی دعوت کے مَدَنی کام میں لگ گئے اور ایک شَراب کا اڈّا چلانے والے کی توبہ اور اس کے مبلِّغِ دعوتِ اسلامی بننے کا سبب بن کر خود سَدا کیلئے آنکھیں مُوند لیں۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مرحوم عاشقِ رسول مبلِّغ پر**

رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تری سنّتوں پہ چل کر مری روح جب نکل کر

چلے تُو گلے لگانا مَدَنی مدینے والے (وسائلِ بخشش ص۲۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پیارا بنانے والے لوگ

بے چین دِلوں کے چَین، رَحمتِ دارین، تاجدارِ حَرَمَین، سرورِ کونَین، نانائے حَسَنَین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''کیا میں تمہیں ایسے لوگوں کے بارے میں خبر نہ دوں جو نہ انبیاء (علیہمُ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام) میں سے ہیں نہ شُہَداء (شُ۔ہَ۔دَا) میں سے لیکن بروزِ قیامت انبیاء علیہمُ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام اور شُہَداء اُن کے مقام کو دیکھ کر رَشک کریں گے، وہ لوگ نُور کے منبروں پر بُلند ہوں گے، یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب (یعنی پیارا) بندہ بنا دیتے ہیں اور وہ زمین پر (لوگوں کو) نصیحتیں کرتے چلتے ہیں۔'' عرض کی گئی: وہ کِس طرح لوگوں کو اللہ تعالٰی کا محبوب (یعنی پیارا) بنا دیتے ہیں؟ فرمایا: وہ لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبوب (یعنی پسندیدہ) باتوں کا حکم دیتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناپسندیدہ باتوں سے مَنْع کرتے ہیں، پس جب لوگ ان کی اِطاعت کریں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اِنہیں اپنا محبوب بنالے گا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۱ ص۳۶۷ حدیث۴۰۹)

مُبلِّغ محبوب ہی نہیں محبوب گر ہوتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے والوں کی بھی کیسی بُلند و بالا شانیں ہیں، بَروزِ قیامت اُن پر ربُّ الانام عزوجل کا اِنعام واکرام دیکھ کر اَنبیائے کرام علیہمُ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام اور شُہَدائے عُظّام بھی رَشک کریں گے۔ اِس عَظَمت وشان کا سبب کیا ہوگا؟ یِہی کہ وہ نیکی کی دعوت اور بدی کی مُمانَعت کے ذَرِیعے لوگوں کو باعمل بنا کر انہیں ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کا

محبوب'' بناتے ہوں گے۔ جب وہ دوسروں کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بناتے ہوں گے تو خود کیوں نہ **محبوب** ہوں گے!

اللہ کا محبوب بنے جو تمہیں چاہے
اُس کا تو بیاں ہی نہیں کچھ تم جسے چاہو (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدُنا حسن بصری اور ایک سرمایہ دار

''**نیکی کی دعوت**'' کا ثواب کمانے میں ہمارے اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام بَہُت پیش پیش ہوا کرتے تھے اور اس مُعامَلے میں کسی سے مَرعُوب بھی نہیں ہوتے (یعنی رُعب میں بھی نہ آتے) تھے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا **حسن بصری** عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی اپنے شاگردوں کے ہمراہ کہیں تشریف لئے جارہے تھے کہ ایک **رئیس** (یعنی سرمایہ دار) کو نہایت سَج دھج کے ساتھ اپنے غلاموں کے جُھرمَٹ میں گھوڑے پر سُوار گزرتا دیکھا۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اُس سے اِستِفسار فرمایا: کہاں کا ارادہ ہے؟ عرض کی: **بادشاہ** کے دربار میں جارہا ہوں۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اُس پر ''انفرادی کوشش'' کرتے ہوئے فرمایا: **اے بھائی!** آپ نے خوب عُمدہ لباس زیبِ تَن فرمایا ہے پھر اسے خوشبوؤں سے بھی بسایا ہے اور ہر طرح سے اپنے ''**ظاہِر**'' کو بھی سجایا ہے، یقیناً یہ محض اس لئے ہے کہ **شاہی دربار** میں آپ کو شَرمسار نہ ہونا پڑے حالانکہ یہ بادشاہِ دارِنا پائیدار (یعنی کمزور دنیا کا بادشاہ) اور اُس کے اہلِ دربار آپ جیسے ہی انسانِ غیر مُختار (یعنی بے اختیار) ہیں۔ اب ذرا غور فرمائیے! **کل بروزِ قیامت** **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے دربارِ شاہی میں جب حاضِری ہوگی، وہاں انبیاءِ کرام علَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور اولیائے عُظّام رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام بھی ہوں گے، وہاں کے لئے آپ نے ''**باطِن**'' کی آرائش وزَیبائش کا بھی کچھ اِنتِظام فرمایا ہے؟ کیا وہاں گناہوں کی گندَگیوں اور بدکاریوں کی بدبوؤں کے ساتھ آپ حاضِری دیں گے؟ وہ **مالدار** شخص نہایت توجُّہ کے ساتھ آپ کے اِرشادات سُن رہا تھا، آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اس سے پوچھا: کیا آپ نے کبھی اپنے **گھوڑے** پر اُس کی طاقت سے زیادہ

بوجھ لادا ہے؟ عرض کی: جی نہیں۔ فرمایا: آپ اپنے گھوڑے پر تو ترس کھاتے ہیں مگر اپنے کمزور وُجود پر رحم نہیں کرتے کہ مسلسل اُس پر گناہوں کا بوجھ لادے چلے جارہے ہیں، سوچئے تو سہی! اِسی طرح گناہوں بھری زندگی گزاری تو مرنے کے بعد کیا اَنجام ہوگا! مالدار آدمی آپ کی ''اِنفرادی کوشش'' اور **نیکی کی دعوت** سے بے حد مُتَأَثِّر ہوا، گھوڑے سے اُتر کر آپ کا مُرید ہوا اور **اللہ** والا بن گیا۔(سچّی حکایات ج ۵ ص ۲۰۸ بِتَصَرُّف) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

نفس یہ کیا ظُلم ہے جب دیکھو تازہ جُرم ہے
ناتُواں کے سر پہ اِتنا بوجھ بھاری واہ واہ! (حدائقِ بخشش شریف)

شَرحِ کلامِ رضاؔ: میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اِس شعر میں فرماتے ہیں: اے بدکار نَفْس! تیرے ظُلْم وسِتَم کی بھی اب حد ہوگئی! تو ہر لمحہ میری خطاؤں میں برابر اِضافہ کرواتا اور مجھ کمزور ترین بندے کے سر گناہوں کا بھاری بوجھ لَدواتا چلا جارہا ہے۔ (معلوم ہوا نَفْسِ اَمّارہ یعنی گناہ و بُرائی پر اُبھارنے والا نَفْس ہمارا دشمن ہے، ہمیں ہر آن اس کی چالوں سے چوکنّا رہنا ضَروری ہے)

آہ! ہر لحمہ گُنہ کی کثرت و بھرمار ہے
غلبۂ شیطان ہے اور نَفْسِ بداَطوار ہے (وسائلِ بخشش ص ۱۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نماز میں کیسا لباس ہونا چاہئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اولیاءُ اللہ رَحِمَہُمُ اللہُ تعالٰی سرمایہ داروں اور مالداروں کی خوشامدوں اور چاپلُوسیوں کے بجائے اُن کو اِصلاح کے **مَدَنی پھولوں** سے نوازتے اور انہیں دو ٹوک نصیحتیں فرماتے تھے۔ دولتمندوں کی خوشامد وہ کرے جس کو

ان سے دنیا کی ذلیل دولت پانے کی ہَوَس ہو، اہلُ اللّٰہ قَناعت کی مَدَنی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں، اِن کی نظر دولتمندوں کے فانی مال پر نہیں، رَحمتِ ربِّ ذوالجلال عَزَّوَجَلَّ پر ہوتی ہے۔ یادرہے! اہلِ مال وثَروَت کی بہ سَبَبِ دولت تعظیم کی سخت مُمانَعَت ہے چُنانچِہ منقول ہے: جو کسی غنی (یعنی مالدار) کی اِس کے غِنا (یعنی مالداری) کے سبب تَواضُع کرے اُس کا دو تہائی دین جاتا رہا۔ (کَشْفُ الْخِفاء ج۲ ص ۲۱۵ رقم ۲٤٤۲) بیان کردہ **حِکایت** میں آخرت کی فکر دِلائی گئی ہے کہ حکمرانوں، وزیروں اور افسروں کے سامنے جاتے ہوئے تو لِباس وغیرہ دُرُست کیا جاتا اور خوب ٹِپ ٹاپ اور زینت اختیار کی جاتی ہے مگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی مقدّس بارگاہ میں پیش ہونے کیلئے اِہتمام کا کوئی ذِہن ہی نہیں۔ ہم دنیا کے کسی ''بڑے آدمی'' کے پاس جاتے ہیں یا ایسی جگہ جانا ہوتا ہے جہاں بَہُت سارے لوگ ہمیں دیکھنے والے ہوں تو سر کے بال، لباس، عمامہ، چادر وغیرہ خوب اِحتیاط کے ساتھ دُرُست کرتے ہیں مگر ''نَماز'' جو کہ پَرْوَرْدَگار عَزَّوَجَلَّ کے عظمت والے دربار کی حاضِری کا موقع ہے اُس وقت زینت کا کوئی اہتمام نہیں کرتے! کم ازکم اتنا تو ہو کہ کسی ''بڑے آدمی'' کے پاس یا دعوتِ طَعام میں جاتے ہوئے انسان جو لباس پہنتا ہے وُہی مسجِد کی حاضِری میں پہن لیا کرے۔ مسجِد کی حاضِری کے لئے زینت کرنے کے مُتَعلِّق قراٰنِ کریم پارہ 8 **سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف** آیت نمبر 31 میں ارشاد ہوتا ہے:

خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ ترجمۂ کنزالایمان: اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ۔

نَماز کیلئے عِطر لگانا مُستَحَب ہے

صدرُ الاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادِی اِس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی لباسِ زینت اور ایک قول یہ ہے کہ کنگھی کرنا، خوشبو لگانا داخلِ زینت ہے اور سنّت یہ ہے کہ آدمی بہتر ہیئت (ہے۔ اَت۔ یعنی عمدہ صورت وحالت) کے ساتھ نَماز کے لئے حاضِر ہو کیونکہ نَماز میں ربّ سے مُناجات ہے تو اس کے لئے زینت کرنا **عِطْر لگانا مُستَحَب** ہے۔ مُسْلِم شریف کی حدیث میں ہے کہ زمانۂ جاہلیّت میں دن میں مرد اور عورتیں رات میں ننگے ہو کر طواف کرتے تھے۔ اس

آیت میں سَتر چھپانے اور کپڑے پہننے کا حکم دیا گیا اور اس میں دلیل ہے کہ سَترِ عورت نماز و طواف اور ہر حال میں واجِب ہے۔ (خَزائنُ العرفان ص۲٤۸)

"یا اللہ نَمازی بنا" کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے نَماز میں لِباس کے اَحکام پر مبنی 14 مَدَنی پھول

دورانِ نَماز لِباس پہننا

﴿۱﴾ دورانِ نَماز کُرتا یا پاجامہ پہننے یا تہبند باندھنے سے **نَماز ٹوٹ** جاتی ہے۔ (غُنیَه ص٤٥٢ وغيرها)

﴿۲﴾ دورانِ نَماز سَتر کُھل جانے اور اسی حالت میں کوئی رُکْن ادا کرنے یا تین بار سُبْحٰنَ اللّٰہ کہنے کی مِقدار وَقفہ گزر جانے سے بھی نَماز **فاسِد** ہو (یعنی ٹوٹ) جاتی ہے۔ (دُرِّمُختار ج۲ ص٤٦٧)

کندھوں پر چادر لٹکانا

﴿۳﴾ نَماز میں سَدَل یعنی کپڑا لٹکانا **مکروہِ تحریمی** ہے۔ مَثَلاً سَر یا کندھے پر اِس طرح سے چادر یا رومال وغیرہ ڈالنا کہ دونوں کَنارے لٹکتے ہوں۔ ہاں، اگر ایک کَنارا دوسرے کندھے پر ڈال دیا اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حَرَج نہیں۔

﴿٤﴾ آج کل بعض لوگ ایک کندھے پر اِس طرح رومال رکھتے ہیں کہ اس کا ایک سِرا پیٹ پر لٹک رہا ہوتا ہے اور دوسرا پیٹھ پر۔ اِس طرح نَماز پڑھنا **مکروہِ تحریمی** ہے (بہارِ شریعت ج۱ ص٦٢٤) ﴿٥﴾ دونوں آستینوں میں سے اگر ایک آستین بھی آدھی کلائی سے زِیادہ چڑھی ہوئی ہو تو نَماز **مکروہِ تحریمی** ہوگی۔ (ایضاً، دُرِّمُختار ج۲ ص٤٩٠) ﴿٦﴾ دوسرا کپڑا ہونے کے باوُجود صِرف پاجامے یا تہبند میں نَماز پڑھنا **مکروہِ تحریمی** ہے۔ (عالمگیری ج۱ ص١٠٦) ﴿۷﴾ (نَماز میں) کُرتے وغیرہ کے بٹن کُھلے ہونا جس سے سینہ کُھلا رہے **مکروہِ تحریمی** ہے ہاں اگر نیچے کوئی اور کپڑا ہے جس سے سینہ

نہیں کُھلا تو مکروہِ تنزیہی ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ۶۳۰)

﴿۸﴾ جاندار کی تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھنا **مکروہِ تحریمی** ہے نَماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا جائز نہیں۔ (ایضاً ص ۶۲۷)

مکروہِ تحریمی کی تعریف

یہ واجِب کا مُقابِل (یعنی الٹ) ہے اس کے کرنے سے عبادت ناقِص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے اگرچِہ اس کا گناہ حرام سے کم ہے اور چند بار اس کا اِرتِکاب (یعنی عمل میں لانا) کبیرہ (گناہ) ہے۔ (بہارِ شریعت جلد اوّل ص ۲۸۳) مکروہِ تحریمی ہو جانے والی نَماز واجِبُ الاِعادہ ہوتی ہے یعنی ایسی نَماز کو نئے سرے سے پڑھنا واجِب ہوتا ہے۔ مکروہِ تحریمی کی ایسی صورتیں بھی ہیں جن میں سجدۂ سَہو کر لینے سے نَماز دُرُست ہو جاتی ہے۔ اِس کی تفصیلی معلومات کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 496 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**نَماز کے اَحکام**'' کا مُطالَعہ کیجئے۔

﴿۹﴾ دوسرے کپڑے مُیَسَّر ہونے کے باوُجُود کام کاج کے لباس میں نماز پڑھنا **مکروہِ تنزیہی** ہے۔

(شَرحُ الْوِقایَۃ ج۱ص ۱۹۸)

﴿۱۰﴾ اُلٹا کپڑا پہن کر یا اَوڑھ کر نَماز **مکروہِ تنزیہی** ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۷ ص ۳۵۸ تا ۳۶۰)

﴿۱۱﴾ سُستی سے ننگے سر نَماز پڑھنا **مکروہِ تنزیہی** ہے۔ (دُرِّمُختار ج۲ ص ۴۹۱) نَماز میں ٹوپی یا عِمامہ شریف گر پڑا تو اُٹھا لینا افضل ہے جبکہ **عملِ کثیر** کی حاجت نہ پڑے ورنہ نَماز فاسِد ہو جائے گی۔ اور بار بار اٹھانا پڑے تو چھوڑ دیں اور نہ اٹھانے سے خُشُوع وخُضُوع مقصود ہو تو نہ اُٹھانا افضل ہے۔ (دُرِّمُختار ورَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۴۹۱)

﴿۱۲﴾ اگر کوئی ننگے سر نَماز پڑھ رہا ہو یا اُس کی ٹوپی گر پڑی ہو تو اُس کو دوسرا شخص ٹوپی نہ پہنائے۔

عملِ کثیر کی تعریف

عملِ کثیر نَماز کو فاسِد کر (یعنی توڑ) دیتا ہے جبکہ نہ نَماز کے اعمال سے ہو نہ ہی اِصلاحِ نَماز کیلئے کیا گیا ہو۔ جس کام کے کرنے والے کو دُور سے دیکھنے سے

ایسا لگے کہ یہ نَماز میں نہیں ہے بلکہ اگر گُمان غالِب ہو کہ نَماز میں نہیں تب بھی **عملِ کثیر** ہے۔ اور اگر دُور سے دیکھنے والے کو شک وشُبہ ہے کہ نَماز میں ہے یا نہیں تو **عملِ قلیل** ہے اور نَماز فاسِد نہ ہوگی۔ (دُرِّمُختار ج۲ ص٤٦٤)

ہاف آستین میں نَماز پڑھنا کیسا؟

﴿۱۳﴾ آدھی آستین والا کُرتا یا قمیص پہن کر نَماز پڑھنا **مکروہِ تنزیہی** ہے جبکہ اُس کے پاس دوسرے کپڑے موجود ہوں۔ حضرتِ صدرُالشَّریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: ''جس کے پاس کپڑے موجود ہوں اور صِرف نیم آستین (یعنی آدھی آستین) یا بَنیان پہن کر نَماز پڑھتا ہے تو کراہتِ تنزیہی ہے اور کپڑے موجود نہیں تو کراہت بھی نہیں۔''

(فتاوٰی اَمجدِیّہ ج۱ ص۱۹۳)

﴿۱٤﴾ مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت قبلہ مفتی وقارُالدین قادِری رضوی علیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: ہاف آستین والا کُرتا، قمیص یا شَرٹ کام کاج کرنے والے لباس (کے حکم) میں شامِل ہیں (کہ کام کاج والا لباس پہن کر انسان معزّزین کے سامنے جاتے ہوئے کتراتا ہے) اِس لئے جو ہاف آستین والا کُرتا پہن کر دوسرے لوگوں کے سامنے جانا گوارا نہیں کرتے، اُن کی نَماز **مکروہِ تنزیہی** ہے اور جو لوگ ایسا لباس پہن کر سب کے سامنے جانے میں کوئی بُرائی محسوس نہیں کرتے، اُن کی نَماز مکروہ نہیں۔ (وَقارُالفتاوٰی ج ۲ ص٢٤٦)

مکروہِ تنزیہی کی تعریف

جس کا کرنا شَرع کو پسند نہیں مگر نہ اِس حد تک (ناپسند) کہ اس پر وَعید عذاب فرمائے۔ یہ سنّتِ غیر مؤکدہ کے مقابل ہے۔ (بہارِ شریعت جلد اوّل ص ۲۸٤) **مکروہِ تنزیہی** ہوجانے والی نَماز دوبارہ پڑھ لینا بہتر ہے اگر نہ پڑھی تو گنہگار نہیں۔

مِرے دل سے دُنیا کی چاہت مٹا کر
کر اُلفت میں اپنی فنا یا الٰہی (وسائلِ بخشش ص۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی قافِلے نے مجھے بدل کر رکھ دیا! [3]

مدینہ [3] **نیکی کی دعوت** کا بے اندازہ ثواب کمانے کی اپنے اندر حِرص اُجاگر کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیئے اور پابندی کے ساتھ ہر ماہ کم از کم تین دن عاشِقانِ رسول کے ساتھ **مَدَنی قافِلے** میں سنّتوں بھرا سفر کرتے رہیئے۔ آیئے! آپ کا شوق بڑھانے کیلئے آپ کو ایک **مَدَنی بہار** سناتا ہوں چُنانچِہ عَلاقہ اندھیری (بمبئ۔الھند) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لباب ہے: میں اسکول کی نویں کلاس میں زیرِ تعلیم تھا، ماڈَرن اور بگڑے ہوئے لڑکوں سے دوستی ہوگئی اور میں طرح طرح کی بُرائیوں میں گرفتار ہوگیا جن میں **چَرس، گانجہ، شراب** اور لڑکیوں سے عِشق لڑانا وغیرہ شامل ہے۔ حتّٰی کہ ایک بار گھر کی پیٹی (پے۔ٹی یعنی نقدی رکھنے کا صندوقچہ) توڑ کر رقم نکال کر ''گوا'' (نامی شہر) بھاگ گیا۔ بِالآخر واپَس گھر آگیا۔ اسکول کو خیر باد کہہ کر A.C. کی ریپیرنگ کا کام سیکھنا شُروع کر دیا۔ چند ماہ کے بعد **دعوتِ اسلامی** والے ایک عاشِقِ رسول نے مجھے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** کی دعوت دی مگر میں نے ٹال دیا۔ اُس بے چارے نے کئی بار ملاقاتیں کر کے مجھ پر **اِنفِرادی کوشِش** کی مگر میں اجتماع میں جانے کیلئے راضی نہ ہوا۔ ایک بار وُہی اسلامی بھائی میرے بڑے بھائی پر ''اِنفِرادی کوشِش'' کر رہے تھے کہ میں وَہاں پہنچ گیا۔ بھائی جان نے اُس اسلامی بھائی سے اپنے لئے معذِرت چاہتے ہوئے میری طرف رُخ کر کے کہا: تم **مَدَنی قافِلے** میں چلے جاؤ۔ میں ''نا'' کہنے والا تھا کہ مُنہ سے بے ساختہ ''**ہاں**'' نکل گئی حالانکہ میں یہ تک نہیں جانتا تھا کہ **مَدَنی قافِلہ** ہوتا کیا ہے! بہر حال میں نے تیّاری کر لی اور **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سُنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلے** میں سفر پر روانہ ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافِلے نے مجھے بدل کر رکھ دیا!** میری آنکھیں کُھل گئیں، گناہوں سے نفرت اور نیکیوں سے پیار ہوگیا، میں نے گناہوں بھری زندگی سے توبہ کی، نَمازوں کی پابندی شُروع کر دی، **مَدَنی قافِلے** نے گناہوں بھرے ماحول میں

پلنے والے مجھ سخت نافرمان بندے کونَمازی اورسنّتوں کا عادی بنادیا۔ یہ بیان دیتے وَقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں دنیائے اہلسنّت کی عظیم ترین درسگاہ **جامِعہ اشرفیہ مبارَک پور** (یو پی ہند) میں **درسِ نظامی** کرنے کی سعادت پا رہا ہوں۔

چُھوٹ جائیں گناہ، آپ پائیں پناہ تھوڑی ہمّت کریں، قافلے میں چلو

تم سُدھر جاؤ گے گر اِدھر آؤ گے سیکھنے سنّتیں،قافِلے میں چلو

فضلِ مولیٰ سے جب آئیں گے پائیں گے

جذبۂ علمِ دیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

الجامعۃُالاشرفیہ اوراس کے بانی کا مُختصر تعارُف

مدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ! مبلِّغ دعوتِ اسلامی کی **اِنفرادی کوشش** کی اِستِقامت کی بَرَکت سے بِالآخر مُعاشَرے کا بگڑا ہوا، گناہوں میں لِتھڑا ہوانَشَئی (نَ۔شَ۔اِی) نوجوان مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوکر جامِعۃُ الاشرفیہ (مبارکپورالھند) میں داخِلہ لیکر طالبِ علمِ دین بن گیا۔حُصُولِ بَرَکت کیلئے بہ نیّتِ ثواب ماہنامہ اشرفیہ'' حافِظِ ملّت نمبر'' (رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۳۹۸ھ بمطابق جون 1978ء) کی مدد سے جامعۃُ الاشرفیہ اوراس کے بانی کا ذکرِخیر کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔ الجامعۃ الاشرفیہ (مبارکپور) دنیائے اہلسنّت کی عظیمُ الشّان دینی درس گاہ ہے۔ جو ''ہند'' کے صوبہ یُوپی کے ضِلَع اعظم گڑھ کے قصبہ مبارَک پورشریف میں واقع ہے۔اس عظیمُ الشّان دینی دَرسگاہ کے بانی **استاذُ العُلَماء ،جَلالَۃُ الْعِلْم ، حافظِ ملّت حضرت علّامہ شاہ عبدُ العزیز مُحدِّث مُرادآبادی** عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الھادِی ہیں۔آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ۲۹شوال المکرّم ۱۳۵۲ھ بمطابق 14 جنوری 1934ء میں اپنے استاذِ مکرّم صدر الشَّریعہ بَدرُالطَّریقہ حضرتِ علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کے حکم پر تکمیلِ دَرسِیات کے بعد مبارکپورتشریف لائے۔

اُس وَقت یہاں ایک مدرَسہ ''مِصباحُ العُلُوم'' کے نام سے قائم تھا۔ **حضرتِ حافِظِ ملّت** رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی انتھک کوشِشوں کے باعِث **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اسی چھوٹے سے مدرَسے میں بَرَکت عطا فرمائی اور بالآخر یہ مدرَسہ ایک قد آور پھل دار دَرَخت کی حیثیت اختیار کر گیا اور **جامِعہ اشرفیہ** کے نام سے متعارِف ہوا۔ اس ادارے سے فارِغُ التَّحصیل ہونے والے (حضرات) اس کے قدیم نام ''مِصباح العلوم'' کی نسبت سے **مِصباحی** کہلاتے ہیں۔

سُنّت کی مَحَبَّت

حافظِ ملّت رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اپنے ہر عمل میں **سنّت** کا بَہُت زیادہ خیال رکھتے تھے۔ ایک بار **حضرت** رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے دائیں پاؤں میں زَخم ہو گیا، ایک صاحِب دوا لے کر پہنچے اور کہا: حضرت! دوا حاضِر ہے۔ جاڑے (یعنی سردیوں) کا زمانہ تھا **حضرت** رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ **موزہ** پہنے ہوئے تھے، آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے پہلے بائیں (یعنی اُلٹے) پاؤں کا موزہ اُتارا، وہ صاحِب بول پڑے: حضرت! زَخم تو داہنے (یعنی سیدھے) پاؤں میں ہے! آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: بائیں (یعنی اُلٹے) پاؤں کا پہلے اُتارنا **سنّت** ہے۔

حافظِ ملّت کی کرامت

الجامِعۃُ الاشرفیہ کے بانی مَبانی حافظِ ملّت حضرتِ علّامہ شاہ عبدُ العزیز محدِّث مُرادآبادی عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ الہادِی بڑے پائے کے بُزُرگ تھے۔ سوانح نگاروں نے آپ کی کئی کرامات بیان کی ہیں۔ ان میں ایک یہ بھی ہے، **جامع مسجِد مبارک شاہ** بھی پہلے مختصر ہی تھی اور بوسیدہ بھی ہو گئی تھی، آبادی کی وُسعَت کے لحاظ سے مسجِد کا وسیع ہونا بھی ضَروری تھا، بہر حال پُرانی مسجِد شہید کر کے نئی بنیادیں بھری گئیں اور مسجِد کی توسیع کا کام شُروع ہوا۔ مبارَک پور کے مسلمانوں نے بڑی دلچسپی اور لگن کے ساتھ اس تعمیر میں بھی حصّہ لیا، حضرتِ **حافظِ ملّت** رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اس کام کے بھی رہنما اور سربراہ تھے، **حضرت** رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے جامع مسجِد کے لیے پوری توجُّہ اور محنت سے چندے کی فَراہمی کی، مبارَک پور میں کافی جوش وخَروش تھا، غُربت کے باوُجُود مسلمان اپنی دینی حَمِیّت کا پورا پورا ثُبُوت دے رہے تھے، مَردوں نے اپنی کمائی اور عورَتوں نے اپنے زیورات وغیرہ سے

اِمداد کی۔ چھت پڑنے کے بعد حاجی محمد عمر نہایت پریشانی کے عالم میں دوڑے ہوئے حضرت رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ کے پاس آئے اور کہا: حافظ صاحِب! جامع مسجِد کی چھت نیچے آرہی ہے اب کیا ہوگا! حاجی صاحِب یہ کہتے کہتے رو پڑے۔ حضرتِ **حافظِ ملّت** رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ فوراً اُٹھے وُضو کیا اور حاجی صاحِب کے ساتھ گھر سے باہَر نکلے، اور اپنے پڑوسی خان محمد صاحِب کو ہمراہ لیا، جامِع مسجِد پہنچ کر بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ط پڑھتے ہوئے لکڑی کی چند بَلّیاں (بَل۔لِیاں) لگا دیں (یعنی لمبے بانس یا لکڑی کے تھم لگادیئے)۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کہ چھت نہ صرف برابر اور دُرُست ہوگئی، بلکہ آج دیکھئے تو یہ پتا بھی نہ لگ سکے گا کہ کس حصّے کی چھت جُھک رہی تھی!

حافِظِ ملّت کی بعض عادات ِمبارکہ

وُضو کرنے کے لیے بیٹھنا ہوتا تو قِبلہ رُخ بیٹھتے۔ حضرت رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ کا پاجامہ کبھی اتنا لمبا نہ دیکھا گیا کہ ٹَخنہ چُھپ جائے۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ کی وَضع اور لباس کا انداز دیکھ کر لوگوں کو شَرعی وَضع سمجھ میں آ جاتی تھی۔ سفر و حَضَر میں (یعنی سفر میں ہوتے یا وطن کے اندر ہر جگہ) حُضُور حافِظِ ملّت رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ کی پیاری پیاری اداؤں میں سے یہ بھی تھا کہ کھانے سے پہلے اور بعد دونوں ہاتھ گِٹّے تک دھوتے اور لُقمہ خوب چبا کر کھاتے، کھانا خواہ مِزاج کے مُوافِق ہو یا نا مُوافِق، اُس میں عَیب نہ نکالتے، کھانے کے بعد فوراً پانی نہ پیتے بلکہ کچھ وقفے کے بعد پیتے۔ اسی طرح پانی جب بھی پیتے، چُوس کر تین سانس میں پیتے۔

سُرمہ لگانے کی بَرَکت سے بُڑھاپے میں بھی بینائی تیز تھی

حُضُور **حافِظِ ملّت** رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ کی عمر شریف ستّر سال سے مُتَجاوِز (یعنی اوپر) ہو چکی تھی، اُس وَقت کا واقِعہ ہے، ٹرین سے سفر کر رہے تھے جس بَرتھ پر تشریف فرما تھے، اِتّفاق سے اُس پر ایک ڈاکٹر صاحِب بھی بیٹھے تھے، ڈاکٹر صاحِب نے سِلسِلۂ کلام شُروع کیا تو آپ رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ کی جلالتِ عِلمی سے بَہُت مُتأَثِّر ہوئے، اور بار بار آپ رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ کی

طرف حیرت سے دیکھتے رہے، دورانِ گفتگو ڈاکٹر صاحِب نے تَعَجُّب کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مولانا صاحِب! میں آنکھوں کا ڈاکٹر ہوں، میں دیکھ رہا ہوں کہ اِس عمر میں بھی آپ کی بینائی میں کوئی فرق نہیں، بلکہ آپ کی آنکھوں میں بچّوں کی آنکھوں جیسی چمک ہے، مجھے بتایئے کہ اس کیلئے آخر کیا چیز استِعمال کرتے ہیں؟ فرمایا: ڈاکٹر صاحِب! میں کوئی خاص دوا وغیرہ تو استِعمال نہیں کرتا، ہاں ایک عمل ہے جسے میں بِلا ناغہ کرتا ہوں، **رات کو سونے کے وَقت سُنّت کے مطابِق سُرمہ استِعمال کرتا ہوں اور میرا یقین ہے کہ اِس عمل سے بہتر آنکھوں کے لیے دُنیا کی کوئی دوا نہیں ہوسکتی۔** **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

مَسلکِ اعلٰی حضرت کا اِک گُل سِتاں   علمِ صدرُ الشَّریعہ کا بَحرِ رَواں
عِلْم سے جس کے سَیراب سارا جہاں   لہلہانے لگا دین کا بُوستاں
جس طرف دیکھئے اس قدم کے نشاں
حافِظِ دین و ملّت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”اَحْمد“ کے چار حُرُوف کی نسبت سے سُرمہ لگانے کے 4 مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضور حافظِ ملّت کی سنّت سے مَحَبَّت مرحبا! اور سنّت کی مَحَبَّت میں سنّت کے مطابِق سُرمہ لگانے کی برکت دنیا میں بھی بینائی کی حفاظت کی صورت میں ظاہر ہوئی، اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو آپ بھی روزانہ سنّت کے مطابِق سُرمہ لگانے کی نیّت کیجئے۔ آپ کی آسانی کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسالے، ”**101 مَدَنی پھول**“ صَفحہ 27 تا 28 سے سُرمے کے بارے میں 4 مَدَنی پھول آپ کی

طرف بڑھاتا ہوں قبول فرما کر اپنے دل کے مَدَنی گلدستے میں سجا لیجئے: ﴿1﴾ ''سُنَنِ اِبن ماجہ'' کی روایت میں ہے ''تمام سُرموں میں بہتر سُرمہ ''اِثْمَد'' (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔'' (ابن ماجہ ج ٤ ص ١١٥ حدیث ٣٤٩٧) ﴿2﴾ پتّھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سُرمہ یا کاجَل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔ (عالمگیری ج ٥ ص ٣٥٩) ﴿3﴾ سُرمہ سوتے وقت استِعمال کرنا سنّت ہے۔ (مراۃُ المناجیح ج ٦ ص ١٨٠) ﴿4﴾ سُرمہ استعمال کرنے کے تین مَنْقُول طریقوں کا خلاصہ پیش خدمت ہے: (۱) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (۲) کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (الٹی) میں دو، (۳) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔ (اُنظُر: شُعَبُ الْاِیمان، ج ٥ ص ٢١٨ - ٢١٩) اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَاللہ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر بائیں آنکھ میں۔ طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صَفْحات) نیز 120 صَفْحات کی کتاب ''سنّتیں اور آداب'' ھدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکی کی دعوت لذّت والی عبادت ہے

نیکی کی دعوت دینے میں کبھی بھی سُستی نہیں کرنی چاہئے اگر یہ مَدَنی کام اِخلاص کے ساتھ رضائے الٰہی کیلئے کیا جائے تو بے شک خوب لذّت والی عبادت ہے۔ چُنانچِہ امیرُالمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ارشاد ہے: میں نے عبادت کی لذّت چار اَشیاء میں

پائی: ﴿1﴾ اللہ تعالٰی کے فرائض کی ادائیگی میں ﴿2﴾ اللہ تعالٰی کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنے میں ﴿3﴾ اللہ تعالٰی کی رِضا کے حُصول کی غرض سے نیکی کا حکم دینے میں ﴿4﴾ اللہ تعالٰی کے غَضَب سے محفوظ رہنے کے لئے بُرائی سے مَنع کرنے میں۔ (اَلمُنَبِّہات ص۳۷)

نیکی کی دعوت سے محرومی کی صورت میں موت کی تمنّا

صحابیٔ رسول حضرتِ سیِّدُنا اَبی بَکرَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک موقع پر فرمایا: کسی جاندار کی موت کے بجائے مجھے اپنی موت پسند ہے، یہ سُن کر حاضرین نے گھبرا کر عرض کی: ایسا کیوں؟ فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ کہیں جیتے جی ایسا زمانہ نہ دیکھوں جس میں نیکی کا حُکم نہ کرسکوں اور بُرائی سے مَنع نہ کرسکوں کیوں کہ ایسے زمانے میں کوئی خیر (یعنی بھلائی) نہیں۔ (شَرحُ الصُّدور ص ۱۱، ابن عَساکِر ج ٦٢ ص ۲۱۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اسلاف کا بھی کیا خوب جذبہ تھا! کیسی مدنی سوچ ہوا کرتی تھی اور نیکی کی دعوت سے کیسا والہانہ لگاؤ تھا کہ ان کے یہاں نیکی کی دعوت کے بِغیر گویا جینے کا تصوُّر نہیں تھا اور ایک آج ہماری حالت ہے کہ نیکی کی دعوت کے ہزار مواقع ملتے ہیں پھر بھی پرواہ نہیں کی جاتی۔ حالانکہ کئی مواقع ایسے بھی آجاتے ہیں جن میں نَہیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ یعنی بُرائی سے مَنع کرنا واجِب ہوجاتا ہے مگر افسوس اِس کی طرف بھی ہماری کوئی توجُّہ نہیں ہوتی۔

بد مذہبیّت سے توبہ

نیکی کی دعوت کا جذبہ پانے، ملے ہوئے جذبے کو خوب بڑھانے، بدعقیدگی مٹانے کی دل میں تڑپ جگانے اور بگڑے ہوئے لوگوں کی اِصلاح کا باعث بن کر خود کو جنّت کا حقدار بنانے کیلئے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھتے رہئے، نَمازوں کی پابندی جاری رکھئے، سنتوں پر عمل کرتے رہئے،

مَدَنی اِنعامات کے مطابِق زندَگی گزاریئے اور اِس پر اِستِقامت پانے کیلئے ہر روز ''**فکرِ مدینہ**'' کر کے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کرتے رہیئے اور ہر مَدَنی ماہ کی اِبتِدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذِمّے دار کو جمع کروادیجئے اور اپنے اِس مَدَنی مقصد ''**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے**'' کے حُصول کی خاطر پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلے** میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کیجئے۔ آیئے! آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے آپ کو ایک **مَدَنی بہار** سناؤں، **پنجاب** (پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا خلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل میرا اُٹھنا بیٹھنا بدعقیدہ لوگوں کے ساتھ تھا۔ کم و بیش 13 برس اُن کی صُحبت سراپا ضَلالت میں رہ کر میرے عقائد بھی **مَعَاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُنہی جیسے ہو چکے تھے اور عملی حالت بھی کچھ اچّھی نہ تھی، فلموں ڈراموں اور گانوں باجوں کا شیدائی تھا اور میرے چہرے پر داڑھی بھی سنّت کے مطابِق نہیں بلکہ خَشخَشی تھی۔ میرے جنرل اسٹور کے قریب واقع مسجِد میں ایک دینی طالِبِ علم اسلامی بھائی **فیضانِ سُنّت** کا دَرْس دینے اور مدرَسۃُ المدینہ (برائے بالغان) پڑھانے آیا کرتے تھے۔ غالِباً صفرالمظفر ۱۴۲۰؁ھ بمطابق جون 1999ء کا واقِعہ ہے کہ شہر سطح پر دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے سنّتوں بھرے اِجتماع کی ہمارے یہاں دُھوم تھی۔ اُنہی دنوں وُہی دینی طالِبِ علم ایک دوسرے اسلامی بھائی کے ہمراہ میری دکان پر تشریف لائے، اُنھوں نے مجھے سلام کیا میں چونکہ دعوتِ اسلامی والوں کو گمراہ سمجھنے کی وجہ سے انہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھتا تھا، اِس لیے ان کے سلام کا جواب نہ دیا اور NO LIFT کرواتے ہوئے دکان کے سامان کی صفائی میں مشغول ہوگیا۔ اُنھوں نے تھوڑا سا تَوَقُّف کیا (یعنی کچھ رُکے) پھر بڑے نرم لہجے میں مُسکراتے ہوئے شہر میں ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی، جسے قَبول کرنے سے میں نے نہ صِرف اِنکار کیا بلکہ انہیں بُرا بھلا کہنا شروع کردیا۔ میرے اِس رَوَیّے کی وجہ

سے اُن کے چِہروں پر اُداسی چھا گئی مگر ان کے صبر و تحمُّل پہ لاکھوں سلام! بے چارے زَبان سے کچھ نہ بولے۔ ان کا یہ انداز خاصا مُتأثِّر کُن تھا۔ جب شام کو دوکان بند کر کے گھر گیا اور رات کے کھانے سے فارِغ ہوا تو مجھے ان دونوں عاشِقانِ رسول کا دعوت دینا یاد آ گیا میں نے سوچا کہ چل کے دیکھوں تو سہی یہ لوگ اپنے اجتماع میں کرتے کیا ہیں! چُنانچِہ میں یوں ہی دیکھنے کیلئے چلا گیا اور میں دیکھنے تو گیا گیا، میرا سویا ہوا نصیب انگڑائی لیکر جاگ اُٹھا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دَورانِ اجتماع مجھے جاگتی آنکھوں سے مدینے کے تاجْوَر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے روضۂ انور کی روح پرور سنہری جالیوں کی زِیارت ہوگئی! اُس اجتماع میں سردار آباد (فیصل آباد) سے تشریف لائے ہوئے مبلِّغ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ اجتماع کے بعد اُنہوں نے شفقت بھرے انداز میں مجھ پر اِنفرادی کوشش کی جس کے نتیجے میں **مَدَنی قافلے** میں سفر کی میں نے نیّت کر لی اور جلد ہی مجھے **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ 3 دن کے لیے مَدَنی قافلے میں سنّتوں بھرے سفر کی سعادت نصیب ہوگئی۔ ہمارا مَدَنی قافِلہ ایک مسجد میں ٹھہرا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پہلی ہی رات مجھ گنہگار پر کرم بالائے کرم ہوگیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ **مسجدُ النَّبَوِیّ الشَّریف** علٰی صاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا صحن ہے اور میں جھاڑو دے رہا ہوں۔ اِتنے میں **سُنہری جالیاں** کُھلتی ہیں اور اُمّت کے غمخوار، مکّی مَدَنی سرکار، غیبوں پر خبردار بِاِذنِ پَروَرْدَگار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم باہر تشریف لائے اور میرا نام لے کر ارشاد فرمایا: "**اپنا اندر** (باطن) **بھی صاف کرو**" اِس خواب سے میرے دل میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہوگیا! حالانکہ قبل ازیں میں **مَعَاذَاللہ** حیاتُ النَّبی کا مُنکِر تھا اور **مَعَاذَاللہ** میرا یہ بھی عقیدہ تھا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمیں دیکھتے سنتے نہیں اور نہ ہی ہماری باطِنی حالت سے آگاہ ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر حق آشکار (یعنی ظاہر) ہو گیا کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمارے نام تو کیا، دلوں کی کیفیت سے بھی خبردار ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے عقائدِ باطِلہ سے سچّی توبہ

کرلی۔ وہ دن اور آج کا دن میرے چہرے پر ایک مُٹّھی داڑھی ہے، سر پر عمامے کا تاج اور جسم پر سنّت کے مطابق مَدَنی لباس رہتا ہے اور ہمارا سارا گھرانا مَدَنی رنگ میں رنگ چکا ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی شان دیکھئے کہ جس عاشِقِ رسول نے مجھے دوکان پر آکر دعوت دی تھی اور جنہوں نے بعدِ اجتماع مجھ پر اِنفرادی کوشش فرمائی تھی وہ ترقّی کرتے کرتے دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن بن چکے ہیں! یہ بیان دیتے وَقت میں تقریباً دس سال سے **مَدَنی ماحول** میں ہوں اور تین سال سے مسلسل مَدَنی قافلوں میں سفر کی سعادت مُیَسَّر ہورہی ہے۔ اِس دَوران تحصیل مُشاوَرَت کے نگران کی ذِمّے داری اور تین بار **بنگلہ دیش** میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ مَدَنی قافِلوں میں سفر سے مُشرَّف ہو چکا ہوں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عنایت فرمائے، اِخلاص کے ساتھ مَدَنی کام کرنے کی سعادت اور ایمان وعافیت کے ساتھ مدینے کی گلی میں شہادت نصیب کرے۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سیکھنے سنّتیں، مسجد آؤ چلیں لائے ہیں قافِلہ عاشِقانِ رسول
یاد رکھنا سبھی چھوڑنا مت کبھی دامنِ مصطَفٰے عاشِقانِ رسول
کاش! دنیا میں تم دو بفَضلِ خدا
دیں کا ڈنکا بجا عاشِقانِ رسول (وسائلِ بخشش ص ۴۸۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کیا خوب نرالی شان ہے! مدینہ ۳۵

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی بھی کیا خوب نِرالی شان ہے! جب کسی پر مہربان ہوتا ہے تو اپنی رَحمت سے اُس کی بگڑی ہوئی قسمت سنوار کر رکھ دیتا ہے، جو اُس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شانِ عَظَمت

نشان سے بے خبر ہوتا ہے اُس کے دل کو بدعقیدگیوں کی آلائشوں سے پاک کر کے اپنے محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی شان بیان کرنے والا بنا دیتا ہے، جیسا کہ ابھی آپ نے مَدَنی بہار میں مُلاحظہ فرمایا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی خُفیہ تدبیر** کس کے بارے میں کیا ہے کوئی نہیں جانتا، بے شمار ایسے اَفراد جو **مکّے مدینے کے تاجدار** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی عَظَمت کا نہ صِرف انکار کرتے تھے بلکہ آپ سے مُتَنَفِّر و بیزار ہو کر بَرسرِپَیکار رہتے تھے پاک پَروَرْدَگار عَزَّوَجَلَّ نے اُن کو اسلام کی دولت سے نواز کر اپنے پیارے رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا جاں نِثار بنا دیا! آیئے! **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ 274 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب "**صحابۂ کرام کا عِشقِ رسول**" صَفْحَہ 78 تا 79 پر سے اِس طرح کے بعض حضرات کے جذبات سنتے ہیں:

ایمان لانے کے بعد صحابۂ کرام کے جذبات

﴿1﴾ حضرتِ سیِّدُنا ثُمامہ بن اُثال یَمامی جو اہلِ یَمامہ کے سردار تھے، ایمان لاکر فرمانے لگے: "خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرے نزدیک روئے زمین پر کوئی چہرہ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے چہرے سے زیادہ مَبغُوض (یعنی قابلِ نفرت) نہ تھا آج وُہی چہرہ مجھے سب چہروں سے زیادہ محبوب (یعنی پیارا) ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرے نزدیک کوئی دین آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے دین سے زیادہ بُرا نہ تھا، اب وُہی دین میرے نزدیک سب دینوں سے زیادہ محبوب (یعنی پسندیدہ) ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرے نزدیک کوئی شہر آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے شہر سے زیادہ مَبغُوض (یعنی قابلِ نفرت) نہ تھا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اب وُہی شہر میرے نزدیک سب شہروں سے زیادہ محبوب (یعنی پیارا) ہے۔" (بُخاری ج ۳ ص ۱۳۲ حدیث ۴۳۷۲) ﴿2﴾ حضرتِ سیِّدَتُنا ھِند بنتِ عُتبہ (زوجہ ابوسفیان بن حرب) جو حضرتِ سیِّدُنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا کلیجا چبا گئی تھیں، ایمان لاکر کہنے لگیں: "یا رسولَ **اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! رُوئے زمین پر کوئی اہلِ خَیمہ میری نگاہ میں آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے اہلِ خَیمہ سے زیادہ مَبغُوض (قابلِ نفرت) نہ تھے لیکن آج میری نگاہ میں

رُوئے زمین پر کوئی اہلِ خَیمہ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اہلِ خَیمہ سے زیادہ محبوب (یعنی پیارے) نہیں۔" (ایضاً ج۲ ص۵۶۷ حدیث۳۸۲۵) ﴿3﴾ حضرتِ سیِّدُنا صَفوان بن اُمَیَّہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ (غزوۂ) حُنَین کے دن رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے مال عطا فرمایا، حالانکہ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میری نظر میں مبغوض ترین خَلْق (ساری مخلوق میں سب سے زیادہ بُرے) تھے۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھے عطا فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میری نظر میں محبوب ترین خَلْق (یعنی جہان میں سب سے پیارے) ہو گئے۔

(سُنَنِ ترمِذی ج۲، ص۱۴۷ حدیث۶۶۶)

شرابِ عشقِ احمد میں کچھ ایسی کیف و مستی ہے
کہ جاں دیکر بھی اِک دو گھونٹ مِل جائے تو سَستی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ ۱ مجھے تین دن دھوبی کا کام کرنا پڑا!

ہمارے اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلام ظاہِری کے ساتھ ساتھ باطِنی طور پر بھی **نیکی کی دعوت** کی تَرکیب فرمایا کرتے تھے، چُنانچِہ امامُ الطّائِفہ حضرتِ سیِّدُنا جُنید بغدادی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الھادِی کے ایک مُرید جو کہ بَصرہ شریف میں گوشہ نشین تھے، اُن کے دل میں ایک روز کسی گناہ کا خیال آیا، اِس بُرے خیال کی نُحوست سے اُن کا چِہرہ سیاہ پڑ گیا، وہ بڑے گھبرائے، تین دن کے بعد سیاہی ختم ہو گئی، اُسی دن اُن کے پیرومُرشِد کا رُقعہ موصول ہوا، اُس میں مَرقُوم (یعنی لکھا) تھا: اپنے دل کو قابو میں رکھو، چِہرے کی سیاہی (کالک) دھونے کیلئے تین دن تک مجھے دھوبی کا کام کرنا پڑا ہے۔ (تَذکِرۃُ الاولیاء، الجزءُ الثّانی ص۱۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

پیرِ کامل کی برکتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حکایت سے معلوم ہوا کہ سیِّدُنا جُنید بغدادی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الھادِی پیرِ روشن ضمیر تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کو بَہُت دُور کی نظر سے نوازا تھا جبھی تو آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے بَصرہ شریف میں موجود مُرید کے دل کی کیفیَّت مُلاحَظہ فرمالی، سیاہ چہرہ بھی دیکھ لیا اور دور ہی سے باطِنی توجُّہ ڈال کر مُرید کے چہرے کی سیاہی بھی دھوڈالی! اس حِکایت سے یہ بھی درس ملا کہ کامل پیر کی بدولت انسان گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اگر کوئی لَغزِش واقِع ہو بھی جائے تو بِاِذْنِ اللّٰہ تَعَالٰی پیرومرشِد کی توجُّہ کے سبب اس کا تَدارُک (یعنی اِصلاح کا سامان) بھی ہو جاتا ہے لِہٰذا ضرور کسی کامل پیر کا مُرید ہو جانا چاہئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خُدا عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے منہ پر ایک خاص نُورانیَّت کا جلوہ نظر آتا ہے جبکہ گناہوں کے اِرْتِکاب سے دل بھی سیاہ ہو جاتا اور مُنہ پر بھی نُحوست چھاجاتی ہے۔

ترے ہاتھ میں ہاتھ میں نے دیا ہے ترے ہاتھ ہے لاج یا غوثِ اعظم
مُریدوں کو خطرہ نہیں بحرِ غم سے کہ بیڑے کے ناخدا غوثِ اعظم
نکالا تھا پہلے تو ڈوبے ہوؤں کو
اور اب ڈوبتوں کو بچا غوثِ اعظم (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اُونٹ جب چوہے کا ہوگیا!

کسی جامِعِ شرائط پیر کا مُرید ہو جانے میں اور کسی کے ہو رہنے میں نَفع ہی نَفع ہے چُنانچِہ مُحَقِّق عَلَی الْاِطلاق، خاتِمُ المُحَدِّثین، حضرتِ علّامہ شیخ عبدُالحق مُحَدِّث دِہلوی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کی اولیاءِ کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلام کی سیرت پر مبنی کتاب مُستَطاب، ''اَخبارُ الْاَخیار'' میں حضرتِ سیِّدُنا شیخ حُسامُ الدّین عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ المُبِین کے حالات میں بیان کردہ دو دلچسپ

فرضی حکایتوں کے ذَرِیعے پیرِ کامل کے ذَرِیعے مُرید کو پہنچنے والے فوائد سمجھے جا سکتے ہیں۔ چُنانچہ فرماتے ہیں: ایک **اونٹ** کو چوہے نے جنگل میں چَرتے دیکھ کر کہا: اے اُونٹ تم کسی کے ہو رہو۔ اونٹ نے جواب دیا: ’’میں تمہارا ہوگیا۔‘‘ ایک دن اُونٹ کسی دَرَخت کے ہرے ہرے پتّے کھا رہا تھا کہ اُس کی نکیل (نَ۔کِیل یعنی ناک کی رسی) دَرَخت کی شاخ میں بُری طرح اَٹک گئی اور اُونٹ پھنس کر عاجز ہوگیا۔ اُس نے اِس بُرے وَقت میں **چوہے** کو پکارا! چُنانچِہ وہ چوہا اپنے دوسرے چوہوں کے ساتھ آیا۔ سب نے مل کر دَرَخت میں پھنسی ہوئی رسّی کُتَر دی، اِس طرح اونٹ نے نَجات پائی۔

(اخبارُ الاخیار ص۱۷۷)

مینڈک کو دیکھ کر بھاگ کھڑا ہوا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس فرضی حِکایت میں نہایت دلچسپ پیرائے میں سمجھایا گیا ہے کہ ’’آزاد‘‘ رہنے کے بجائے ’’کسی کے ہو رہو۔‘‘ تو جو کوئی شخص کسی پیرِ کامل کا ’’ہو رہتا ہے‘‘ تو آڑے وَقت کامل پیر کی بَرَکت سے نَجات کا سامان ہوجاتا ہے۔ اِس ضِمن میں ایک اور **دلچسپ حِکایت** سَماعت فرمایئے: ایک مجلس میں چند اشخاص جمع تھے، اچانک ایک **مینڈک** پُھدکتا ہوا آنکلا، یہ دیکھ کر ایک دانا شخص اُس مجلس سے بھاگ کھڑا ہوا۔ لوگ (اُس کو بزدل سمجھ کر) ہنسنے لگے۔ جب اُس سے مینڈک سے ڈرنے کا سبب دریافت کیا گیا تو اُس دانا نے کہا کہ میں مینڈک سے نہیں ڈرتا، البتّہ اس بات سے ڈرتا ہوں کہ اس کے پیچھے کہیں کوئی **سانپ** نہ آرہا ہو! اسی طرح اگر کوئی دَرویش خود کمزور ہو مگر اُس کا سلسلہ نہایت مضبوط ہو تو اُس سے ڈرنا چاہئے کیونکہ اُس کو رَنجیدہ کرنے سے اُس کے سلسلے کے تمام مشائخ کبیدہ خاطر اور رَنجیدہ دل ہوجائیں گے۔

(اخبارُ الاخیار ص۱۷۶)

مُرید کی ’’پیٹھ مضبوط‘‘ ہوتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مینڈک کو سانپ کھا جاتا ہے اِسی لئے وہ دانا شخص مینڈک کو دیکھ کر بھاگ کھڑا ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کا

شکار کرنے کیلئے پیچھے سانپ لگا ہو جو مجھے ڈس لے۔ یہ مثال دیکر حضرتِ سیِّدُ نا شیخ حُسامُ الدین عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ المُبِین نے کمزور دَرویش اور اُس کے قوی مُرشِدین کی مثال دی ہے تو واقعی جو آدمی کسی پیرِ کامل کا مُرید ہو جاتا ہے اُس کی ''پیٹھ مضبوط'' ہو جاتی ہے کہ اگر اس کا اپنا پیر ''کمزور'' ہو ابھی تو کیا ہوا! اپنے پیر کا پیر یا پھر اُس کا پیر تو مضبوط ہو گا اور یوں دنیا و آخرت کی بھلائیاں ہاتھ آئیں گی۔ **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**'' صَفحہ 260 تا 263 پر سے بعض دلچسپ و معلوماتی **عرض و ارشاد** پیش کئے جاتے ہیں سنئے اور ایمان تازہ کیجئے:

بَیعَت کے معنیٰ

عرض: بیعت کے کیا معنیٰ ہیں؟

ارشاد: بیعت کے معنیٰ ''بِک جانا۔''

سزائے موت کے موقع پر ایک مُرید کی اپنے پیر سے عقیدت

(اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا) **سَبعِ سَنابِل** شریف میں ہے: ایک صاحِب کو سزائے موت کا حکم بادشاہ نے دیا۔ جلاّد نے تلوار کھینچی، یہ اپنے شیخ کے مزار کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہو گئے، جلاّد نے کہا: اِس وقت قبلے کو منہ کرتے ہیں۔ فرمایا: ''تُو اپنا کام کر! میں نے قبلے کو منہ کر لیا ہے۔'' اور ہے بھی یہی بات کہ کعبہ قبلہ ہے جسم کا اور شیخ قبلہ ہے رُوح کا۔ اِس کا نام **اِرادت** (یعنی مُریدی) ہے! اگر اِس طرح صِدقِ عقیدت کے ساتھ ایک دروازہ پکڑ لے تو اُس کو فیض ضرور آئے گا۔ اگر اس کا شیخ خالی ہے تو شیخ کا شیخ تو خالی نہ ہو گا اور بِالفرض وہ بھی نہ سہی تو حُضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ تو مَعدنِ فیض (یعنی فیض کی کان) و مَنبَعِ انوار (یعنی انوار کا سرچشمہ) ہیں ان سے فیض آئے گا۔ (بس) سلسلہ صحیح و مُتَّصِل (یعنی ملا ہوا) ہونا چاہیے۔

مدینہ دُکان اُلٹ دوں گا

اس ضِمن میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی بیان فرمُودہ ایک حکایت اپنے انداز میں عَرض کرتا ہوں کہ ایک فقیر کسی دُکان پر آیا اور کہنے لگا: ایک روپیہ دے! دکاندار نے اِنکار کیا۔ فقیر نے کہا: روپیہ دیتا ہے تو دے ورنہ تیری دکان اُلٹ دوں گا، لوگ اکٹھے ہو گئے، اِتّفاقاً ایک روشن ضمیر بُزُرگ اُدھر آ نکلے، انہوں نے دکاندار سے فرمایا: اِس کو جلد روپیہ دے دیجئے ورنہ دُکان اُلٹ جائے گی، کیوں کہ میں نے اِس فقیر کے باطن پر نظر ڈالی کہ کچھ ہے بھی! معلوم ہوا بالکل ''خالی'' ہے، پھر اِس کے پیر کو دیکھا، اُسے بھی خالی پایا، اس کے پیر کے پیر یعنی دادا پیر کو دیکھا تو وہ اھلُ اللّٰہ سے ہیں اور دیکھا کہ وہ مُنتظِر کھڑے ہیں کہ کب اِس کی زَبان سے نکلے اور میں دُکان اُلٹ دوں۔ یہ حکایت بیان کر کے اعلیٰ حضرت (رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ) نے فرمایا کہ اُس فقیر نے اپنے پیر کا دامن مضبوطی سے تھاما ہوا تھا۔

مدینہ قِیامت تک آنے والے مریدین

ائمّۂ دین (رَحِمَھُمُ اللہُ المُبِین) فرماتے ہیں کہ حُضُور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دفتر (یعنی رجسٹر) میں قِیامت تک کے مُریدین کے نام دَرج ہیں جس قَدَر غلامی میں ہیں یا آنے والے ہیں۔ حُضُور پُر نور (غوثِ اعظم) رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ربّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے ایک دفتر عطا فرمایا کہ مُنْتَہائے نظر (یعنی جہاں تک نظر جا سکے وہاں) تک وسیع تھا اور اُس میں قِیامت تک کے میرے مُریدین کے نام تھے اور مجھ سے فرمایا: ''قَدْ وُھِبُوْا لَکَ (یعنی) یہ سب تمہیں بخش دیئے (یعنی دے دیئے) گئے۔''

(بَھجۃُ الاسرار ص۱۹۳)

مدینہ ایک اِشکال اور اُس کا جواب

عرض: حُضور! یہ تو جبراً روپیہ لینا ہوا۔ اُن ولیُّ اللّٰہ نے اگر اُس کی دکان بچانے کو دینے کی تاکید فرمائی، ممکن تھا جیسے دفعِ ظُلم کے

لیے رِشوت دینا مگر اُس فقیر کے دادا پیر نے کہ اھلُ اللّٰہ سے تھے، اِس ظُلم کی تائید کیونکر رَوا (یعنی جائز) رکھی؟

ارشاد: شریعتِ مُطَہَّرہ کے دو حکم ہیں: ظاہِر و باطِن، قاضی و عامّۂ ناس (یعنی عام لوگ) اُن کی رَسائی ظاہِر اَحوال ہی تک ہے، اُن پر اُس کی پابندی لازِم اگرچہ واقِفِ حقیقتِ حال کے نزدیک حکم بِالْعکس (یعنی اُلٹ) ہو۔

حیرت انگیز مقدمۂ قتل

(مزید فرمایا) اس کی نظیر (یعنی مثال) زمانۂ سیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں واقع ہو چکی۔ ایک فقیر مُفلِس، بے نوا، نانِ شَبِینہ (یعنی رات کی روٹی) کو محتاج، شب کو دُعا کیا کرتا کہ ''الٰہی (عَزَّوَجَلَّ) رِزقِ حلال عطا فرما۔'' اِتّفاقاً کسی شب ایک گائے اُس کے گھر میں گُھس آئی، یہ سمجھا کہ میری دعا قبول ہوئی، یہ رزقِ حلال غیب سے مجھے عطا ہوا ہے، گائے پچھاڑ کر ذَبح کی، اُس کا گوشت پکایا اور کھایا۔ صُبح کو مالِک کو خبر ہوئی۔ وہ سرکارِ نُبُوَّت (عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) میں نالِشی (نا۔لِ۔شی یعنی فریادی) ہوا۔ سیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: ''جانے دے! تُو مالدار ہے اُس محتاج نے ایک گائے ذبح کرلی تو کیا ہوا؟'' وہ بگڑا اور کہا: یا نبیَّ اللّٰہ! میں حق چاہتا ہوں۔ فرمایا: اگر حق چاہتا ہے تو گائے اُسی کی تھی۔ وہ اور بَرہَم (یعنی غصّے) ہوا۔ فرمایا: نہ صرف گائے (بلکہ) جتنا مال تیرے پاس ہے سب اُسی کا ہے۔ وہ اور زیادہ فریادی ہوا تو فرمایا: تُو بھی اُسی کی مِلک ہے اور اُسی کا غلام ہے۔ اب تو اُس کی بے تابی کی حد نہ تھی۔ فرمایا: اگر تصدیق چاہتا ہے ابھی ہمارے ساتھ چل۔ اُس فقیر اور اُس گائے والے کو ہمراہ رِکاب (یعنی ساتھ) لے کر جنگل کو تشریف لے گئے۔ واقِعہ عجیب تھا، خَلق کا ہُجُوم ساتھ ہولیا۔ ایک دَرَخت کے نیچے حکم دیا کہ یہاں کھودو۔ کھودنے سے **انسان کا سر اور ایک خنجر** جس پر مقتول کا نام کَنَدہ (یعنی لکھا) تھا، برآمد ہوا۔ نبیُّ اللّٰہ (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) نے اُس دَرَخت سے اِرشاد فرمایا: شہادت (یعنی گواہی) ادا کر تُو نے کیا دیکھا؟ پیڑ نے عَرض کی: یا نبیَّ اللّٰہ! (عَلَیْہِ السَّلام) یہ اِس فقیر کے باپ کا سَر ہے، یہ گائے والا اُس کا غلام تھا۔ اِس (یعنی گائے والے) نے موقع پا کر میرے نیچے

اپنے آقا(یعنی فقیر کے والِد) کو اُسی کے خنجر سے ذَبح کیا اور زمین میں مَعَ خنجر (یعنی خنجر کے ساتھ) دبا دیا اور اس کے تمام اَموال پر قابِض ہوگیا۔ اُس کا یہ بیٹا بَہُت صغیرِ سِن (یعنی کم عمر) تھا، اس نے ہوش سنبھالا تو اپنے آپ کو بے کس و بے زَر (یعنی مفلس و تنگدست) ہی پایا اور یہ بھی نہ جانا کہ اس کا باپ کون تھا اور اُس کا کچھ مال بھی تھا یا نہیں؟ **حکمِ باطِن** ثابت ہوا، غلام (یعنی گائے والا چونکہ فقیر کے باپ کا قاتل تھا اس لئے) گردن مارا گیا (یعنی قتل کیا گیا) اور وہ تمام اَموال (جو گائے والے کے تھے) وِراثۃً فقیر کو ملے۔ (مثنوی شریف دفتر سوم ص ۲۲۴ تا ۲۴۲)

(اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے یہ حکایت بیان کر کے فرمایا) **وُہی** یہاں **بھی ممکن** کہ دُکان دار اِس فقیر کے مُوَرِث (یعنی جس کا یہ فقیر وارِث ہے) کا مَدْیُون (یعنی قَرض دار) ہو، اگرچہ وہ فقیر بھی اُس سے واقِف نہ ہو، نہ یہ دُکان دار اسے پہچانتا ہو تو یہ جبر اُدِلانا جبر نہیں بلکہ **حقّ بَحَقّ دارِ رَسانِیدَن** (یعنی حق دار کو اُس کا حق پہنچانا ہے)۔

ہر ہر ذرّہ ہر قطرہ شاہِد ہے ہر ہر لمحہ
اس کی قدرت و صنعت کا یکتائی و وحدت کا (سامانِ بخشش شریف)

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہ

کون نیکی کرنے والے کی طرح ہے؟

سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالِک و مختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: **اِنَّ الدَّالَّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ** یعنی بے شک نیکی کی راہ دکھانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔ (ترمذی ج ۴ ص ۳۰۵ حدیث ۲۶۷۹)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: یعنی نیکی کرنے والا، کرانے والا، بتانے والا (اور) مشورہ دینے والا سب ثواب کے مُسْتَحِق (یعنی حقدار) ہیں۔ (مِراٰۃُالمناجِیح ج ۱ ص ۱۹۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ! ''نیکی کی دعوت'' کے مَدَنی کام میں **اچّھی اچّھی نیّتوں** کے ساتھ جائز

طریقے پر تعاوُن کرنے والا بھی اَجْر و ثواب کا حقدار ہوتا ہے۔ اِس میں اِس حُکمِ قرانی پر عمل کی بھی نیّت کی جاسکتی ہے جیسا کہ پارہ 6 سُوْرَۃُ الْمَآئِدَہ کی آیت نمبر 2 میں ارشاد ہے:

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪

ترجَمۂ کنز الایمان: اور نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب ! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

تمام عمل کرنے والوں کا ثواب

سیِّدُ الْمُرسَلین، خاتَمُ النَّبِیّین، جنابِ رَحمۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: جو ہدایت کی طرف بلائے اُس کو تمام عاملین (یعنی عمل کرنے والوں) کی طرح ثواب ملے گا اور اس سے اُن (عمل کرنے والوں) کے اپنے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا۔ اور جو گُمراہی کی طرف بُلائے تو اُس پر تمام پَیروی کرنے والے گمراہوں کے برابر گناہ ہوگا اور یہ ان کے گناہوں سے کچھ کم نہ کرے گا۔ (مُسلِم ص۱۴۳۸ حدیث ۲۶۷۴)

لاکھوں نیکیاں اور لاکھوں گناہ

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت، حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: یہ حکم (عام ہے یعنی) نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور ان کے صدقے سے تمام صَحابہ، ائمّہ مُجتَہِدین، عُلَماءِ مُتَقَدِّمین و مُتاَخِّرین سب کو شامل ہے مَثَلاً اگر کسی کی تبلیغ سے ایک لاکھ نَمازی بنیں تو اُس مبلِّغ کو ہر وَقت ایک لاکھ نَمازوں کا ثواب ہوگا اور ان نَمازیوں کو اپنی اپنی نَمازوں کا ثواب، اس سے معلوم ہوا کہ حُضُور (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا ثواب مخلوق کے اندازے سے وَراء ہے۔ ربّ (عَزَّوَجَلَّ) فرماتا ہے: وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۚ (پ۲۹ القلم ۳) (ترجَمۂ کنز الایمان: اور ضرور تمہارے لئے بے انتہا ثواب ہے) ایسے ہی وہ مُصَنِّفِین جن کی کتابوں سے لوگ ہِدایت پا رہے ہیں قِیامت تک لاکھوں کا ثواب انہیں پہنچتا رہے گا، یہ

حدیث اِس آیت کے خلاف نہیں: لَیۡسَ لِلۡاِنۡسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ﴿۳۹﴾ (پ۲۷النجم ۳۹) (ترجَمۂ کنزالایمان: آدمی نہ پائے گا مگراپنی کوشش) کیونکہ یہ ثوابوں کی زِیادَتی اس کے عملِ تبلیغ کا نتیجہ ہے۔مزید فرماتے ہیں: اس میں گمراہیوں کے مُوجِدین مُبَلِّغین(یعنی گمراہی ایجاد کرنے اور گمراہی دوسروں کو پہنچانے والے) سب شامِل ہیں تاقِیامت ان کو ہر وقت لاکھوں گناہ پہنچتے رہیں گے۔ (مِراٰۃُ المَناجیح ج۱ص ۱۶۰)

"نیک" بنانے کی مشین بن جائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیوں کے حَرِیص بن جایئے، دوسروں کو نَمازی بنانے کی مُہِم تیز سے تیز تر کر دیجئے، جب بھی نَمازِ باجماعت کیلئے سُوئے مسجِد جانے لگیں، دوسروں کو ترغیب دیکر ساتھ لیتے جایئے، جنہیں نَماز نہیں آتی اُنہیں نَماز سکھایئے۔اگر آپ کے سبب ایک بھی نَمازی بن گیا تو جب تک وہ نَمازیں پڑھتا رہے گا اُس کی ہر ہر نَماز کا آپ کو بھی ثواب ملتا رہے گا۔عُموماً عشا کے بعد کم و بیش 40 مِنَٹ چلنے والے دعوتِ اسلامی کے مدرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں داخِلہ لے لیجئے، اِس میں خود بھی قراٰنِ کریم سیکھئے اور دوسروں کو بھی سکھایئے۔آپ سے سیکھنے والا جب جب تِلاوت کرے گا آپ کو بھی اُس کی تِلاوت کا ثواب ملتا رہے گا۔آپ بھی سنّتوں پر عمل کیجئے اور دوسروں کو بھی عمل پر آمادہ کیجئے۔ اگر آپ نے کسی کو ایک سنَّت سکھا دی تو اب وہ جب جب اُس سنَّت پر عمل کرے گا آپ کو بھی اُس سنَّت پر عمل کرنے والے کی طرح ثواب ملتا رہے گا۔علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت اور مَدَنی قافِلوں میں سنّتوں بھرے سفر کے ذَرِیعے اپنی اور دوسروں کی اِصلاح کی زوردار مُہِم چلا کر مسلمانوں کو "نیک" بنانے کی "مشین" بن جایئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کا اَنبار لگ جائے گا اور دونوں جہانوں میں بیڑا پار ہو جائے گا۔

تیرے کرم سے اے کریم! مجھے کون سی شے ملی نہیں
جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہر کلمے پر سال بھر کی عبادت کا ثواب اور مدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کوئی مسلمان نیکی کی دعوت دیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت جوش میں آتی ہے۔ چُنانچِہ حُجَّةُ الْاِسلام حضرت سیِّدُ نا امام ابو حامِد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: **ایک بار** حضرتِ سیِّدُ ناموسٰی کلیمُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! جو اپنے بھائی کو نیکی کا حُکم کرے اور بُرائی سے روکے۔ اُس کی جزا کیا ہے؟ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے اِرشاد فرمایا: میں اُس کے ہر کلمے کے بدلے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اُسے جہنَّم کی سزا دینے میں مجھے حَیا آتی ہے۔ (مُکاشَفَةُ الْقُلُوب ص٤٨)

نیکیوں کا انبار مدینہ

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر آپ کسی کو نیکی کی دعوت دیں گے تو ایک ایک کلمے (لفظ،قول۔یابات) کے بدلے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب پائیں گے، فرض کیجئے! آپ نے کسی دن مسجِد میں صرف ایک اسلامی بھائی کے سامنے ''فیضانِ سنّت'' سے دَرْس دیا اور اُس میں دو صَفْحات پڑھ کر سنائے،اب اگران میں بیس باتیں نیکی و بھلائی کی بیان ہوئیں تو دَرْس سننے والا وہ اسلامی بھائی ان پر عمل کرے یا نہ کرے آپ کے نامۂ اعمال میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بیس سال کی عِبادت کا ثواب لکھا جائے گا اور اگر آپ سے دَرْس سُن کر اُس اسلامی بھائی نے عمل کرنا شُروع کر دیا تو وہ جب تک عمل کرتا رہے گا آپ کو بھی برابر اس عمل کرنے والے جتنا ثواب ملتا رہے گا اور اگر اس نے آپ کے دَرْس سے سیکھی ہوئی کوئی سنَّت کسی اور تک پہنچائی تو اِس کا ثواب اس پہنچانے والے کو بھی ملے گا اور آپ کو بھی۔ اِس طرح اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا ثواب بڑھتا ہی چلا جائے گا۔ نیکی کی دعوت کا آخرت میں ملنے والا ثواب بندہ اگر دُنیا ہی میں دیکھ لے تو کوئی لمحہ بیکار نہ جانے دے، ہر وَقت ہی نیکی کی دعوت کی دُھوم مچاتا رہے۔

میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچاؤں
تو کر ایسا جذبہ عطا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دَرس دینے کا ثواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شک **فیضانِ سُنَّت** سے دَرْس دینا بھی **''نیکی کی دعوت''** ہی کا ایک ذَریعہ ہے۔ لہٰذا ہمّت کیجئے، شیطٰن سے پیچھا چُھڑایئے، سُستی اُڑایئے اور روزانہ کم از کم ''دو دَرس'' ضَرور دیجئے۔ **مسجِد دَرس، چوک دَرس، بازار دَرس** وغیرہ میں سے کم از کم کسی ایک کی ترکیب فرمایئے نیز وقت مقرَّر کر کے روزانہ ضَرور بِالضَّرور **گھر دَرس** کے ذَرِیعے بھی خُوب خوب سُنّتوں کے **مَدَنی پھول** لُٹایئے اور ڈھیروں ڈھیر ثواب کمایئے۔ اس ضِمن میں دو احادیثِ مبارَکہ سنئے اور جھومئے:

فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم : جو شخص میری اُمَّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اس سے **سنَّت** قائم کی جائے یا اُس سے بدمذہبی دُور کی جائے تو وہ **جنَّتی** ہے۔ (حِلْیَۃُ الْاَولیاء ج ۱۰ ص ۴۵ حدیث ۱۴۴۶۶) **دُعائے مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: ''**اللہ** تَعَالٰی اُس کو تَرو تازہ رکھے جو میری حدیث کو سُنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔''

(سُنَنِ تِرمِذی ج ۴ ص ۲۹۸ حدیث ۲۶۶۵)

دَرس کی بَرَکت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! درسِ فیضانِ سنّت کا جذبہ بڑھانے کیلئے آیئے! آپ کو ایک مَدَنی بہار سناتا ہوں چُنانچِہ **بابُ المدینہ** (کراچی) کے مُقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: ۱۴۱۰ ھ بمُطابِق 1990ء کی بات ہے کہ میں مرکز الاولیاء (لاہور) میں ایک جگہ ملازَمت کرتا تھا۔ اِسی دوران دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ایک اسلامی بھائی بھی وہیں مُلازِم ہوئے۔ ایک بار میں نے اُن سے کہا کہ کسی ایسی کتاب کی طرف میری رہنمائی فرمایئے جسے پڑھ کر اسلامی طَرْز پر

زندَگی گزاری جاسکے۔ اُنہوں نے کہا کہ آپ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی ''فیضانِ سنّت'' خرید فرمالیجئے۔ بات آئی گئی ہوگئی۔ زندَگی کا پہیّا (پَ۔ہِی۔یا) اپنی تیز رفتاری سے گھومتا رہا، گردشِ لیل ونَہار سے بے خبر میں معمول کے مطابق زندگی گزارتا رہا اور دنیاوی مصروفیات کی وجہ سے وہ کتاب نہ خرید سکا۔ کچھ عرصے بعد خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ میں مستقل طور پر بابُ المدینہ (کراچی) مُنتَقِل (مُنْ۔تَ۔قِل) ہوگیا۔ ایک روز نمازِ مغرِب کے لئے ایک مسجِد میں گیا تو نماز ادا کرنے کے بعد میں نے دیکھا کہ سفید لباس زیبِ تن کئے سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے ایک اسلامی بھائی کسی کتاب سے دَرْس دے رہے تھے اور کئی اسلامی بھائی دَرْس سُننے میں مصروف تھے۔ میں بھی اُس دَرْس میں بیٹھ گیا، جب میری نظر اُس کتاب پر پڑی جس سے وہ اسلامی بھائی دَرْس دے رہے تھے تو اس پر ''فیضانِ سنّت'' لکھا تھا، جسے دیکھ کر میرا ذِہن ماضی کے دُھندلکوں میں کھوگیا اور میرے ذِہن کے پردے پر یہ بات ابھری کہ یہ تو وہی کتاب ہے جسے خریدنے کا مجھے مرکزُ الاولیاء (لاہور) میں فُلاں اسلامی بھائی نے مشورہ دیا تھا۔ دَرْس کے بعد میں نے اسلامی بھائیوں سے ملاقات کی اور ان سے ''فیضانِ سنّت'' مُطالَعہ کرنے کے لئے مانگی، انہوں نے دے دی۔ اِس کا مُطالعہ کرنے سے میرے اندر سنّتوں پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا ہوا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رفتہ رفتہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوکر سنّتوں پر عمل کے لئے کمربَستہ ہوگیا۔ نیز میرے ساتھ ساتھ میرے تین بھائی بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوگئے۔

نہ نیکی کی دعوت میں سُستی ہو مجھ سے   بنا شائقِ قافِلہ یا الٰہی
سعادت ملے دَرسِ فیضانِ سنّت   کی روزانہ دو مرتبہ یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دین کا قُطبِ اعظم

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی علَیہِ رَحمۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے روکنا **دین کا قُطبِ اعظم** ہے، (یعنی ایسا اَہم رُکن ہے کہ اِس سے دین کی تمام چیزیں وابستہ ہیں) اِسی اَہم کام کے لئے **اللہ** تعالٰی نے تمام انبیاءِ کرام علَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو مَبْعُوث فرمایا(یعنی بھیجا)۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج۲ ص۳۷۷)

عرش کا سایہ ملے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میدانِ محشر کے ہولناک ماحول میں کہ جس دن عرشِ الٰہی کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، اُس دن **اللہ** تعالٰی اپنے جن مُطِیع وفرماں بردار خاص بندوں کو عرشِ عظیم کے سائے میں جگہ اور جنّتُ الفردوس میں داخِلہ عطا فرمائے گا اُن خوش نصیبوں میں **نیکی کی دعوت** دینے اور برائی سے مَنع کرنے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کا بھی شُمُول ہو گا۔ چُنانچِہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ **اللہ** علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف وَحی فرمائی کہ جس نے **بھلائی** کا حکم دیا اور **بُرائی** سے منع کیا اور لوگوں کو میری اِطاعت (یعنی فرمانبرداری) کی طرف بلایا، قِیامت کے دن میرے **عرش کے سائے** میں ہوگا۔ (حِلْیَۃُ الْاولیاء ج۶ ص۳۶ رقم۷۷۱۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سورج ایک میل پر ہوگا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب قِیامت کا دن ہوگا اور سورج ایک میل پر رَہ کر آگ برسا رہا ہوگا، شدّتِ پیاس سے زَبانیں باہَر نکل پڑی ہوں گی، لوگ پسینے میں ڈُبکیاں کھا رہے ہوں گے، **عرش کے سائے** کی صحیح معنوں میں اُسی وقت اَھَمِّیّت پتا چلے گی، اِس کی طَلَب اپنے دل میں پیدا کیجئے، گرمیوں کی دوپہر ہو اور آپ چِلْچِلاتی دھوپ میں لَق ودَق صَحرا کے اندر ننگے پاؤں چل رہے ہوں اگر ایسے میں کوئی سائبان یا سائے کی جگہ نظر آجائے اُس وَقت آپ کو کس قدَر خوشی ہوگی اِس کا آپ بخوبی

اندازہ کر سکتے ہیں حالانکہ قِیامت کی تَمازَت (یعنی گرمی) کے مقابلے میں دنیا کی دھوپ کوئی حیثیّت نہیں رکھتی۔ لہٰذا بروزِ قِیامت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے ''سایۂ عرش'' پانے کیلئے آج دنیا میں خوب خوب **نیکی کی دعوت** کی دُھومیں بھی مچایئے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی جناب میں **سایۂ عرش** کی بھیک بھی مانگتے رہئے۔

یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن — دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
یاالٰہی جب زَبانیں باہَر آئیں پیاس سے — صاحِبِ کوثر شہِ جُودو عطا کا ساتھ ہو
یا الٰہی سرد مِہری پر ہو جب خورشیدِ حَشر
سیِّدِ بے سایہ کے ظلِّ لِوا کا ساتھ ہو (حدائقِ بخشش شریف)

شرحِ کلامِ رضا: میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی مناجات کے تینوں اشعار کا نمبروار خلاصہ ملاحظہ فرمایئے: (۱) اے میرے معبود! جب محشر بَپا ہوگا اور وہاں کی ہوشرُبا گرمی سے لوگوں کے بدن تَپ اور جل رہے ہوں گے اُس وَقت ہم غلامانِ مصطَفٰے کو اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دامنِ کرم کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا نصیب کرنا (۲) اے میرے پاک پروردگار! قِیامت کی خوفناک تَپِش اور جان لیوا پیاس کی شدّت سے جب زَبانیں سوکھ کر کانٹا ہو جائیں اور باہر نکل پڑیں! ایسے دل ہلا دینے والے ماحول میں صاحبِ جودو سخاوت، مالکِ کوثر و جنَّت صَلَّی **اللہ** تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا ساتھ نصیب کرنا، کاش! کاش! کاش! ہم پیاس کے ماروں کو صاحبِ کوثر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیارے پیارے ہاتھوں سے کوثر کے چَھلکتے جام نصیب ہو جائیں (۳) اے ربِّ کریم! قِیامت کے تپتے ہوئے میدان میں کہ جب سورج خوب بپھرا ہوا آگ برسا رہا ہو، آہ! ایسی جان کُھلانے والی سخت کڑی دھوپ میں جبکہ بھیجے کَھول رہے ہوں، ہمارے اُس سیِّد و سردار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جن کا دھوپ میں سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا کے عظیم الشان جھنڈے کا ہمیں سایہ عطا کرنا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اچھائی، بُرائی کا پیشوا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی کو اپنا قائد، پیشوا اور لیڈر بنانے سے پہلے آخِرت کے نَفْع و نقصان کے تعلُّق سے خوب غور کر لینا چاہئے، جو خوش نصیب کسی خدا رسیدہ نیک بندے کو اپنا پیشوا بنائے گا اُس کی باتوں پر عمل کریگا وہ بروزِ قِیامت اُسی کے ساتھ ہوگا اور جو بدنصیب دنیا کی رنگینوں میں بدمَسْت ہوکر، دولت ومَنْصَب کی ہَوَس کے سبب بُرے پیشوا (لیڈر) کے پھندے میں پھنس جائے گا اور دنیا میں اُس کی باتوں پر چلے گا تو محشر میں اُسی پیشوا (لیڈر) کے ساتھ ہوگا۔ ہم سبھی کو قِیامت کی رُسوائی سے ڈرنا چاہیے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبةُ المدینہ کے مطبوعہ ترجَمے والے پاکیزہ قراٰن، ''کنزالایمان مَع خزائنُ العرفان'' صَفحہ 539 پر پارہ 15 سُوْرَةُ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْل آیت نمبر 71 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْۚ

ترجَمۂ کنزالایمان: جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔

صدرُالاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الہادِی اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: (اُس امام کے ساتھ بُلائیں گے) جس کا وہ دُنیا میں اِتّباع (یعنی پیروی) کرتا تھا۔ حضرتِ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: اِس سے وہ امامِ زَماں (یعنی اپنے دَور کا پیشوا) مُراد ہے جس کی دعوت پر دُنیا میں لوگ چلے، خواہ اُس نے حق کی دعوت دی ہو یا باطِل کی۔ حاصِل یہ ہے کہ ہر قوم اپنے سردار کے پاس جمع ہوگی جس کے حکم پر دنیا میں چلتی رہی اور انہیں اسی کے نام سے پکارا جائے گا کہ فُلاں کے مُتَّبِعین۔ (مُت۔تَ۔بِ۔عِین یعنی اتباع و پیروی کرنے والے) (خزائنُ العِرفان)

نیکی کے امام کا خوش انجام

جن خوش نصیبوں کو تبلیغ وارشاد اور نیکی کی دعوت کے حوالے سے دنیا میں مَنْصَبِ وَجاہت ملا ہوگا اور انہوں نے بصد اِخلاص خوش

اُسلُوبی کے ساتھ اپنی ذمّے داری نبھائی ہوگی اُن کے اور نیکی اور بھلائی کے کاموں میں اُن کا تعاون کرنے والے مُخلِصین کے آخرت میں خوب وارے نیارے ہوں گے۔ اِس ضِمن میں ایک ایمان افروز روایت سنئے اور جھومئے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا کَعب رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: **نیکی کے امام** کو قِیامت میں لایا جائے گا اور اُس سے کہا جائے گا کہ اپنے پَرْوَرْدَگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں حاضِری دو تو وہ حاضِری دے گا کہ درمیان سے حجابات (یعنی پردے) اُٹھ جائیں گے، اُس کو **جنّت** میں جانے کا حکم ہوگا، وہ **جنّت** میں جا کر اپنی منزِل (یعنی مقام) اور بھلائی کے کاموں میں تعاوُن کرنے والے دوستوں کی منازِل (یعنی مقامات) دیکھے گا، اُس سے کہا جائے گا کہ یہ فُلاں کی منزِل ہے اور یہ فُلاں کی، تو وہ **جنّت** میں اُن تمام چیزوں کو دیکھے گا جو خود اِس کے لئے اور اِس کے دوستوں کے واسِطے تیّار ہیں اور اپنی منزِل (یعنی مقام) ان سب (دوستوں کی منزِلوں) سے افضل پائے گا، پھر اسے **جنّت** کے حُلّوں (یعنی ملبوسات) سے ایک **حُلّہ** (یعنی لباس) پہنایا جائے گا اور اس کے سر پر **جنّت** کے تاجوں میں سے ایک **تاج** رکھا جائے گا اور اس کا **چہرہ چمکنا** شُروع ہوگا یہاں تک کہ **چاند** جیسا ہو جائیگا، جو بھی اُسے دیکھے گا تو کہے گا: **یااللہ!** اسے ہم میں سے بنادے یہاں تک کہ وہ اپنے اُن دوستوں کے پاس آئے گا جو خیر و بھلائی میں اس کا ساتھ دیا کرتے اور نیکی کے کاموں میں ہاتھ بٹاتے تھے۔ انہیں کہے گا: اے فُلاں! خوش ہو جا جنّت میں **اللہ** تَعَالٰی نے تیرے لئے ایسے ایسے اِنعامات تیّار کر رکھے ہیں، انہیں اس طرح کی خوشخبریاں سناتا رہے گا یہاں تک کہ اس کے اپنے روشن چِہرے ہی کی طرح اُن دوستوں کے چِہرے بھی خوشی سے **چمک اُٹھیں** گے اور اس طرح سے لوگ انہیں **چمکتے چِہروں** سے پہچانیں گے۔ (اَلبُدُورُ السافِرۃُ فی اُمُور الاٰخِرَہ ص ۲۴۵)

پُر ضِیا کر میرا چِہرہ حشر میں اے کِبریا
شہ ضِیاءُ الدین پیرِ با صفا کے واسِطے

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ ۱۰ کیسٹ کے "ایک جُملے" نے دل پر ایسی چوٹ لگائی کہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! "دعوتِ اسلامی" کے مہکے مہکے "مَدَ نی ماحول" سے ہر دم وابَستہ رہئے ، اِسی مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے بے شُمار اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں گناہوں سے توبہ کر کے نیکی کی دعوت کی دُھوم مچانے میں مشغول ہو گئے ،آپ کی ترغیب وتَحریص کے لئے ایک مَدَنی بہار گوش گُزار کی جاتی ہے، چُنانچِہ پنجاب (پاکستان) کے شہر **چشتیاں** شریف کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: نمازوں سے جی چُرانا، داڑھی مُنڈانا، والِدَین کو ستانا وغیرہ وغیرہ گناہ میری زندگی کا حصّہ بن چکے تھے، گانے باجے سننے کا تو مجھے جُنون (یعنی پاگل پن) کی حد تک شوق تھا، طرح طرح کے گانے میرے موبائل فون اور کمپیوٹر میں ہر وَقت موجود رہتے۔ اِنٹرنیٹ کے غَلَط اِستِعمال کے گناہ میں بھی مُلَوَّث تھا۔ جِینز (JEANS) کے سِوا کسی اور کپڑے کی پتلون نہ پہنتا حتّٰی کہ ایک مرتبہ **عید** کے موقع پر میرے لئے والِد صاحِب نے سُوٹ سِلوا لیا لیکن میں نے اُسے پہننے سے اِنکار کر دیا اور نَفس کی خواہِش کے مطابِق پینٹ شَرٹ خرید کر عید کے پُر مَسرَّت موقَع پر اِسی لباس میں ملبوس ہوا۔ **فیشن** کا دِلدادہ ہونے کی وجہ سے میں نے عمامہ اور کُرتے پاجامے کے بارے میں تو کبھی سوچا بھی نہ تھا۔ میرے **سُدھرنے** کے اسباب کچھ یوں ہوئے کہ ہماری مسجِد میں جو نئے **امام صاحِب** تشریف لائے وہ خوش قسمتی سے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، "دعوتِ اسلامی" کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ تھے۔ ایک دن اُنہوں نے مجھ پر "اِنفرادی کوشش" کرتے ہوئے ہفتہ وار سنّتوں بھرے **اجتماع** میں شرکت کی رغبت دِلائی ،اُن کی "اِنفرادی کوشش" کے سبب میں نے دو ایک بار ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کر ہی لی۔ ایک دن اُنہوں نے میرے والِد صاحِب کو "دعوتِ اسلامی" کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے سنّتوں بھرے بیان کی کیسٹ "**مُردے کی بے بسی**" تحفۃً دی۔ اللہ

عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے ایک رات مجھے یہ کیسٹ سننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس بیان کی بَرَکت سے میرے دِل کی دُنیا زَیروزَبر ہونے لگی، خاص کر اِس ''جُملے'': ''انسان کو مرنے کے بعد اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے گا، گاڑی ہوئی تو وہ بھی گیراج میں کھڑی رہ جائے گی۔'' نے میرے دل میں مَدَنی انقِلاب برپا کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے ہاتھوں ہاتھ اپنے تمام سابِقہ گناہوں سے توبہ کر لی، اپنا موبائل اور کمپیوٹر بھی گانوں کی نُحوستوں سے پاک کر دیا اور ''دعوتِ اسلامی'' کے **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہو گیا۔ اِس ''مَدَنی ماحول'' نے مجھے یکسر بدل کر رکھ دیا، میں نے اپنے چِہرے پر پیارے پیارے آقا، **مکّی مَدَنی مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحَبَّت کی نشانی **داڑھی مبارَک** اور سر پر عِمامہ شریف کا تاج سجا لیا اور سنّت کے مطابِق مَدَنی لباس زیبِ تن کر لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر مَیں یونیورسٹی کے ہوسٹل میں **دعوتِ اسلامی** کے شُعبۂ تعلیم کے ذِمّے دار کی حیثیت سے مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچانے کی کوشِشوں میں مصروف ہوں۔

یقیناً مقدّر کا وہ ہے سکندر جسے خیر سے مل گیا مَدَنی ماحول
یہاں سنّتیں سیکھنے کو ملیں گی دلائے گا خوفِ خدا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ سِیَہ کارو آؤ
گُنہ تم سے دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسجِد کا امام گویا علاقے کا بے تاج بادشاہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مسجِد کے پیش امام اسلامی بھائی کی **اِنفرادی کوشِش** نے ایک ماڈَرن اور فیشن پرست نوجوان کو سنّتوں کا پیکر بنا دیا! مساجِد کے امام صاحِبان عام اسلامی بھائیوں کی نسبت عُموماً زیادہ بااثر

ہوتے ہیں، خُصُوصاً خوش اَخلاق اور ملنسار امامِ مسجِد اُس عَلاقے کا گویا ''**بے تاج بادشاہ**'' ہوتا ہے، لوگ اُس کا بے حد احتِرام کرتے اور اس کی بات دل و جان سے مانتے اور سر آنکھوں پر لیتے ہیں۔ ائِمّہ (اَ۔اِم۔مَ۔ءِ) کرام کی خدمت میں میری ''مَدَنی اِلتجاء'' ہے کہ وہ صِرف جمعۃُ المبارک کے بیان ہی پر اِکتِفا نہ فرمائیں، موقع کی مُناسَبَت سے روزانہ ہی **فیضانِ سنّت** کے دَرس کی ترکیب بنائیں، اور دَرس دینے والے ''مُعلِّم'' کی حَوصلہ افزائی کیلئے اُس میں شرکت فرمائیں، خوب ''اِنفرادی کوشش'' بڑھائیں، **عَلاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت** میں اپنی شرکت یقینی بنائیں، ہر ماہ کم از کم تین دن کیلئے عاشِقانِ رسول کے **مَدَنی قافِلے** میں سنّتوں بھرے سفر کی سعادت بھی پائیں، واقِعی اگر امام صاحِب خود سفر کریں گے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی دیکھا دیکھی ان کے مُقتدی بھی بآسانی **مَدَنی قافِلوں** کے مسافر بن جائیں گے۔ بَہَر حال ہر امامِ مسجِد کو اپنے اِس مَنصَبِ وَجاہَت سے ''جائز فائدہ'' اُٹھاتے ہوئے اپنے عَلاقے میں **مَدَنی کاموں** کی دُھومیں مچا کر سنّتوں کی بہاروں کا مَدَنی سَماں کھڑا کر دینا چاہئے اور اپنے لئے ثوابِ آخرت کا خوب خوب ذخیرہ اکٹّھا کر لینا چاہئے۔ اپنے مُقتدیوں سے زیادہ بے تکلُّف بن کر اپنا وَقار خراب کرنے کے بجائے فالتو باتوں سے بچ کر انہیں سنّتوں بھرے مہکے مہکے **مَدَنی پھول** پیش کرتے رہنے میں دونوں جہانوں کی بھلائی ہے۔ اِس ضِمن میں ایک نصیحت آموز **حکایت** سماعت کیجئے چُنانچِہ

سات کیلئے سات کافی

حضرتِ سیِّدُنا حاتم اَصَم عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم کی خدمتِ مُعظّم میں ایک شخص حاضِر ہو کر نصیحت کا طالِب ہوا۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ﴿1﴾ اگر تُو **رفیق** چاہتا ہے تو **اللہ** تعالٰی (کی یاد) تیرا رفیق (یعنی ساتھی) کافی ہے ﴿2﴾ **ہمراہی** چاہتا ہے تو ''کِراماً کاتِبِین'' (یعنی اعمال لکھنے والے بُزُرگ فِرِشتے) تیرے لئے کافی ہیں ﴿3﴾ اگر **عبرت** چاہتا ہے تو ''دنیا کا فانی ہونا'' عبرت کیلئے کافی ہے ﴿4﴾ اگر **مُونِس** و غمخوار درکار ہے تو ''قراٰنِ کریم'' کافی ہے ﴿5﴾ اگر **شُغل** (یعنی کام) چاہئے

تو ''عبادت'' کافی ہے ﴾6﴿ اگر واعِظ (یعنی نصیحت کرنے والا) چاہتا ہے تو ''موت'' کافی ہے ۔ یہ چھ مَدَنی پھول عِنایَت کرنے کے بعد ساتویں نمبر پر ارشاد فرمایا: یہ باتیں اگر تجھے پسند نہیں ہیں تو دوزخ تیرے واسِطے کافی ہے۔(تذکرۃُ الاولیاء، الجزء الاوّل ص ۲۲۴) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

چُھپ کر بے حیائی کرنے والے کی غلط فہمی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین **نیکی کی دعوت** کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے، اگر اُن سے کوئی نصیحت کا طالِب ہوتا تو اُس کو آخرت میں کام آنے والے ''مَدَنی پھول'' عنایت فرمایا کرتے تھے۔ واقِعی اگر سَفَر وحَضَر ہر جگہ **یادِ الٰہی** عَزَّوَجَلَّ کا ساتھ ہو، ہر دم اِحساس ہو، **''اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے۔''** جیسا کہ پارہ 30 **سُوْرَۃُ الْعَلَق** کی 14 ویں آیتِ کریمہ میں ارشاد ہوتا ہے:

اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی ﴿۱۴﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: کیا نہ جانا کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) دیکھ رہا ہے۔

تو پھر انسان گناہوں کے مُعامَلے میں خوفزدہ اور چوکنّا رہتا ہے اور ظاہِراً اور خُفیَۃً (یعنی پوشیدہ طور پر) اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی نافرمانیوں سے بچتا ہے۔ جو لوگ اپنے ناقِص خیال میں چُھپ کر بُرائیاں کرتے ہیں اُن کو یہ بات خوب ذِہن نشین کر لینی چاہئے کہ جن خطاؤں کو یہ پوشیدہ سمجھ بیٹھے ہیں وہ سب کی سب بُرائیاں اور بے حیائیاں بدیاں لکھنے والا فِرِشتہ جانتا ہے اور لکھ بھی رہا ہے! اگر کسی بندے کو اِس بات کا کَماحَقُّہٗ اِحساس ہو جائے تو اُس کو اِس قَدَر شرمندگی اور نَدامت ہو کہ جی چاہے بس ابھی زمین پھٹ جائے اور میں اس میں سما جاؤں! پارہ 26 **سُوْرَۂ قٓ** آیت نمبر 18 میں ارشاد ہوتا ہے:

ترجَمۂ کنز الایمان: کوئی بات وہ زَبان سے نہیں نکالتا کہ اُس کے پاس ایک مُحافِظ تیار نہ بیٹھا ہو۔ (پ ۲۶، ق: ۱۸)

پارہ 30 سُوْرَۃُ الْاِنْفِطَار آیت نمبر 10 تا 12 میں ہے:

وَ اِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَ ﴿۱۰﴾ كِرَامًا كَاتِبِیْنَ ﴿۱۱﴾ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور بے شک تم پر کچھ نگہبان ہیں معزّز لکھنے والے، جانتے ہیں جو کچھ تم کرو۔

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الحَنّان فرماتے ہیں: پتا لگا کہ اعمال نامہ لکھنے والے فِرِشتے ہمارے چھپے اور ظاہر عمل کو جانتے ہیں ورنہ تحریر کیسے کریں۔ (علم القران ص ۸۵) سُبْحٰنَ الله! جب اَعمال لکھنے والے فِرِشتے ہمارے چُھپے ہوئے اَعمال جانتے ہیں تو پھر تمام فِرِشتوں بلکہ جمیع مخلوقات کے سردار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تَعالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم پر اپنے غلاموں کے دلوں کے حالات کیوں نہ آشکار (یعنی ظاہر) ہوں گے! میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ بارگاہِ رسالت میں عَرض گزار ہیں: ؎

سرِ عرش پر ہے تِری گُزر، دلِ فرش پر ہے تِری نظر

مَلَکُوت ومُلک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عِیاں نہیں (حدائقِ بخشش شریف)

مشکل الفاظ کے معانی: **سرِ عرش**: عرش کے اوپر۔ **ملکوت**: فرشتوں کے رہنے کی جگہ۔ **عیاں**: ظاہر۔

شرحِ کلامِ رضاؔ: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! عرش کے اوپر اور فرش یعنی زمین کے اندر کا سب کچھ آپ صَلَّی اللہ تَعالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے پیشِ نظر ہے۔ دنیا جہان میں کوئی بھی ایسی شے نہیں جو آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ظاہر نہ ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فِرِشتے کو رفیقِ سفر بنانے کا عمل مدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جسے دنیا کے بے وفا ہونے کا اِحساس ہو، ہر دم موت کا تصوُّر بندھا ہو، تِلاوت وعِبادت اُس کا مَشْغَلہ ہو ذِکرو دُرُود کا سلسلہ ہو تو دونوں جہانوں میں اُس کا بیڑا پار ہو جائے۔ مُقِیم ہو یا مسافِر ہر ایک کو چاہیے کہ وہ فُضُول

بَک بَک کے بجائے **ذِکرو دُرُود** اور سنّتوں بھری پیاری پیاری باتوں میں اپنا وَقت گزارے۔ خُصُوصاً سفر سے مُتَعَلِّق ایک **مَدَنی پھول** قَبول فرمائیے۔ چُنانچِہ مصطفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہِدایت، نَوشَہ بزمِ جنَّت، مَنْبعِ جُودوسخاوت، سراپا فضل و رَحمت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ حفاظت نشان ہے: جو شخص سفر کے دَوران **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف توجُّہ رکھے اور اُس کے ذِکر میں مشغُول رہے، اُس کے لئے ایک **فِرِشتہ** محافظ (یعنی حفاظت کرنے والا) مُقرَّر ہو جاتا ہے اور جو (بے ہُودہ) شعروشاعری (یا فُضُول باتوں) میں مصروف رہے تو اُس کے پیچھے ایک **شیطان** لگ جاتا ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر ج۱۷ ص ۳۲٤ حدیث ۸۹۵)

سرورِ دیں لیجے اپنے ناتُوانوں کی خبر
نفس وشیطاں سیِّدا کب تک دباتے جائیں گے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

نیکی کی دعوت دینا بھی جہاد ہے

حضرتِ مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَہُ الْکَرِیم سے روایت ہے کہ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ آدم وبنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اِرشادِ معظَّم ہے: **جہاد کی چار قسمیں ہیں:** ﴿1﴾ نیکی کا حکم دینا اور ﴿2﴾ بُرائی سے مَنْع کرنا اور ﴿3﴾ صَبْر کے مقام پر سچ کہنا اور ﴿4﴾ فاسِقوں سے بُغض رکھنا۔ جس نے **نیکی کا حکم** دیا اُس نے مومنین کے ہاتھ مضبوط کیے اور جس نے بُرائی سے مَنْع کیا اُس نے فاسِقوں کی ناک خاک آلود کی۔ (حِلْیَۃُ الْاولیاء ج۵ ص۱۱ حدیث ٦۱۳۰)

فاسِق کے "فِسق" سے نفرت ہونی چاہئے

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ العزیز دَبّاغ عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الغَفّار فرماتے ہیں: کسی فاسِق مسلمان سے اس طرح نفرت نہیں کرنی چاہئے کہ اُس کی ذات ہی سے نفرت ہو جائے، ہاں! اُس کے غَلَط عمل اور ناجائز کام کو بُرا جاننا چاہئے۔ کیونکہ اُس کے یہ گناہ جو باعِثِ نفرت ہیں عارِضی ہیں لیکن اُس کے دل میں موجود **ایمان** مُستقِل ہے۔ یہ خود ایک مومن ہے اور یہ ایسے اُمُور ہیں

جو مَحبَّت کو لازِم کرنے والے ہیں لہٰذا ان پاکیزہ خَصلتوں کی وجہ سے اُس کی ذات سے مَحبَّت ہونی چاہیے اور اس کے بُرے کاموں اور گناہوں سے نفرت ہونی چاہیے۔ (ابریز ص٤٧٨ ملخصاً)

فاسِق کی صُحبت سخت نقصان دِہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ذِہن میں رہے کہ فاسِق کے فِسْق سے نفرت رکھنی ہے اس کے معنٰی ہرگز یہ نہیں کہ فاسِق کی صُحبت بھی اختیار کریں۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 504 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**غیبت کی تباہ کاریاں**'' صَفْحَہ 172 پر ہے: بُری صحبتوں سے بچنا بے حد ضَروری ہے ورنہ آخرت تباہ ہوسکتی ہے۔ میرے آقا اعلٰی حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''شریعتِ مُطَہَّرہ نے نماز میں کوئی ذِکر ایسا نہیں رکھا ہے جس میں ''صرف زَبان'' سے لفظ نکالے جائیں اور معنی مُراد نہ ہوں۔'' (فتاوٰی رضویہ ج۲۹ ص۵٦٧) تو (اعلٰی حضرت کے اِس فرمان کی روشنی میں) آپ کی یاد دِہانی کیلئے عرض ہے کہ نَمازِ وِتْر میں آپ **دعائے قُنوت** تو پڑھتے ہی ہوں گے جس میں (یہ بھی) ہے: وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ؕ یعنی ''(یااللہ! ہم) الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اُس کو جو تیری نافرمانی کرے۔'' اگر آج سے پہلے معنٰی معلوم نہیں تھے تو چلئے اب پتا چل گیا لہٰذا اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے کئے جانے والے روز روز کے اِس وعدے کو اب عملی جامہ پہنا ہی دیجئے اور نماز نہ پڑھنے والوں، گالیوں، بدگُمانیوں، تُہمتوں، **غیبتوں**، چُغلیوں اور طرح طرح سے نافرمانیوں میں مُلَوَّث رہنے والوں فاسِقوں اور فاجِروں کی بیٹھکوں اور اُن کی صحبتوں سے توبہ کرلیجئے۔ اور قراٰنِ کریم بھی ایسوں کی صُحبت سے مَنع فرماتا ہے، جیسا کہ پارہ 7 **سُوْرَۃُ الْاَنْعَام** آیت نمبر 68 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۸﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بُھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

تفسیراتِ احمدیہ میں اس آیت مبارکہ کے تحت لکھا ہے: یہاں ظالمین سے مُراد کافِرین، مُبتَدِعین یعنی گمراہ و

بد دِین اور فاسِقین ہیں۔ (تفسیرات آحمدیہ ص۳۸۸) ''غیبت کی تباہ کاریاں'' صَفْحَہ 173 پر ہے:

نیکی کی دعوت دینے کیلئے فاسِقوں کے پاس جانا جائز ہے

جو اسلامی بھائی مُتَّقِی پرہیز گار ہو، وہ بھی یاری دوستی میں نہیں بلکہ صِرف نیکی کی دعوت کی حد تک نافرمانوں اور بگڑے ہوئے لوگوں کے ساتھ بیٹھ سکتا ہے چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ترجَمے والے پاکیزہ قراٰن، '' کنزالایمان مَع خزائنُ العرفان '' صَفْحَہ 260 پر پارہ 7 سُوْرَۃُ الْاَنْعَام آیت نمبر 69 میں ربُّ العِباد عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٦٩﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور پرہیز گاروں پر ان کے حساب سے کچھ نہیں، ہاں نصیحت دینا شاید وہ باز آئیں۔

حضرتِ صدرُ الافاضِل مولانا سیِّد محمد نعیم الدین مُرادآبادی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الھادِی خزائنُ العرفان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: ''اِس آیت سے معلوم ہوا کہ پند و نصیحت اور اظہارِ حق کے لئے ان کے پاس بیٹھنا جائز ہے۔''

نیکی کی دعوت دینا صَدَقہ ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابوذر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ہادیٔ راہِ نَجات، سَروَرِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: ''اپنے (دینی) بھائی سے مُسکرا کر مِلنا تمہارے لیے صَدَقہ ہے اور نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے مَنْع کرنا صَدَقہ ہے۔'' (سُنَنِ تِرمِذی ج ۳ ص ۳۸۴ حدیث۱۹۶۳)

بات کرتے ہوئے مُسکرانا سُنّت ہے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ مبارَکہ میں مُسکرا کر ملنے، نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے مَنْع کرنے کو صَدَقہ کہا گیا۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ! مُسکرا کر ملنے کی تو کیا بات ہے! مسکرا کر ملنا، مسکرا کر کسی کو سمجھانا عُمُوماً نیکی کی دعوت

کے مَدَنی کام کونہایت سَہل وآسان بنا دیتا اور حیرت انگیز نتائج کا سبب بنتا ہے۔ جی ہاں آپ کی معمولی سی **مُسکراہٹ** کسی کا دل جیت کر اُس کی گناہوں بھری زندگی میں **مَدَنی اِنقِلاب** بر پا کرسکتی ہے اور ملتے وَقت بے رُخی اور لاپرواہی سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے ہاتھ ملانا کسی کا دل توڑ کر اُس کو **مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ گمراہی کے گہرے گڑھے میں گرا سکتا ہے، لہٰذا جب بھی کسی سے ملیں، گفتگو کریں اُس وَقت حتَّی الامکان **مُسکراتے** رہیے۔ اگر خُشک مزاجی یا بے توجُّہی سے ملنے کی خصلت ہے تو مِلَنْساری اور **مُسکرا کر** ملنے کی عادت بنانے کیلئے خوب کوشش کیجئے، بلکہ **مُسکرانے** کی عادت پکّی کرنے کیلئے ضَرورتاً کسی کی ذِمّے داری بھی لگائیے کہ وہ دوسروں سے بات کرتے ہوئے آپ کا منہ پُھولا ہوا یا سَپاٹ محسوس کرے تو گاہے بہ گاہے یاد دِہانی کرواتے ہوئے کہتا رہے یا آپ کو اِس طرح کی تحریر دکھا دیا کرے: **''بات کرتے ہوئے مُسکرانا سنَّت ہے۔''** جی ہاں واقِعی یہ سنَّت ہے۔ چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اشاعَتی اِدارے **مکتبةُ المدینه** کی مطبوعہ 73 صَفحات پر مشتمل کتاب، **''حُسنِ اَخلاق''** صَفحہ 15 پر ہے: حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ دَرداء رضی اللہ تعالٰی عنہا، حضرتِ سیِّدُنا ابودَرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مُتَعَلِّق فرماتی ہیں کہ وہ ہر بات **مُسکرا کر** کیا کرتے، جب میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے جواب دیا: ''میں نے حُسنِ اخلاق کے پیکر، مِلنساروں کے رہبر، غمزدوں کے یاوَر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم دَورانِ گفتگو **مُسکراتے** رہتے تھے۔''

(مکارمُ الاَخلاق لِلطَّبَرانی ص٣١٩ رقم ٢١)

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں

اُس تبسُّم کی عادت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش شریف)

شرحِ کلامِ رضا: حدائقِ بخشش شریف میں شامِل ''سلامِ رضا'' کے اِس مصرعے ''جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں'' کا آخری لفظ، ''پڑیں'' اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی مَدَنی سوچ کا عظیم شہ پارہ ہے۔ کیوں کہ اگر پڑیں کے بجائے ''پڑے''

لکھتے تو معناً کسی ایک واقِعے کی طرف اشارہ مانا جاتا! مگر اعلیٰ حضرت نے ''پڑیں'' لکھ کر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی عظیم صِفت بیان فرمادی۔ چنانچِہ اِس مصرع کا معنیٰ ہے: حیات ظاہری میں تو تسکین دینے سے غمزدہ دلوں کی کلیاں کِھل اُٹھتی تھیں مگر آج بھی سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب کسی دُکھیارے کو خواب میں یا کسی غلام کو قبر میں تسلّی دیتے ہیں تو وہ پُرسکون ہو جاتا ہے۔ اِس مصرعے میں یہ بھی اشارہ ہے کہ محشر میں بھی اپنے گنہگار اُمّتیوں کو ڈھارس بندھا کر چین و قرار بخشیں گے دوسرے مصرعے کے معنیٰ ہیں: اُس تسکین بخش عادتِ کریمہ پر لاکھوں سلام ہوں۔ حضرت مولانا سیِّد اختر الحامدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے اِس شِعر پر کیا خوب تضمین باندھی ہے۔

مُضطَرِب غم سے ہوتے ہُوئے ہنس پڑیں رنج سے جان کھوتے ہوئے ہنس پڑیں

بخت جاگ اُٹھیں سوتے ہوئے ہنس پڑیں جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں

اُس تبسُّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہاتھ ملانے میں مُسکرانا مغفِرت کا باعِث ہے

ایک روایت میں ہے کہ سیِّدُنا نُفَیع اَعْمٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بَراء بن عازِب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو اُنہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے مُصافَحہ فرمایا (یعنی ہاتھ ملائے) اور **مسکرانے** لگے، پھر پوچھا: جانتے ہو میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ تو فرمانے لگے کہ نبیِّ کریم، رء ُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسلِیم نے مجھے شَرَفِ ملاقات بخشا تو میرے ساتھ ایسے ہی کیا پھر مجھ سے پوچھا: جانتے ہو میں نے ایسا کیوں کیا؟ تو میں نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ جب دو مسلمان ملاقات کرتے وَقت مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) ہیں اور دونوں ایک دوسرے کے سامنے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے **مسکراتے** ہیں تو ان کے جُدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفِرت کر دی جاتی ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطّبَرانی ج ٥ ص٣٦٦ حدیث ٧٦٣٠)

باغِ جنّت میں محمد مسکراتے جائیں گے
پھول رَحمت کے جھڑیں گے ہم اٹھاتے جائیں گے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُسکرانے کی اچھی بُری نیّتیں

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! مذکورہ حدیثِ پاک میں لفظ ''اللہ کیلئے'' اچھی نیت کی صَراحت کرتا ہے۔ بَہَر حال کسی مسلمان سے ہاتھ ملانا اور دورانِ گفتگو **مُسکرانا** صِرف اسی صورت میں باعِثِ ثوابِ آخرت ومغفِرت ہے جبکہ یہ ہاتھ ملانا اور مُسکرانا صِرف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے کی نیّت سے ہو۔ اپنی مِلنساری کا سکّہ جمانے، کسی مالدار یا سیاسی ''شخصیَّت'' کی خوشنودی پانے، دُنیوی مذموم مَفاد پرستی والی'' ذاتی دوستی'' بڑھانے اور **مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ اَمرد کے ہاتھوں کے مَساس (یعنی چُھونے) اور اُس کی جوابی مُسکراہٹ کے ذَرِیعے گناہوں بھری لذّت پانے وغیرہ بُری نیّتوں کے ساتھ نہ ہو۔ واقِعی وہ اسلامی بھائی بڑے خوش نصیب ہیں جو رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے، اپنی مغفِرت کروانے، اتِّباعِ سنّت کا ثواب کمانے، مسلمان کے دل میں خوشی داخِل فرمانے، **اِنفرادی کوشش** کے ذَرِیعے اسلامی بھائیوں کو **مَدَنی انعامات** کا عامل اور سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** کا مسافِر بنانے وغیرہ حسبِ حال اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ملاقات و بات کرتے ہوئے **مُسکراتے** رہتے ہیں۔

قہقہہ شیطان کی طرف سے ہے

کِھل کِھلا کر ہنسنا مناسِب نہیں کیوں کہ یہ **سنَّت** نہیں ہے بلکہ یہ تو شیطان کی جانِب سے ہے۔ جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ''اَلْقَھْقَھَۃُ مِنَ الشَّیْطَانِ وَالتَّبَسُّمُ مِنَ اللّٰہِ یعنی قَہْقَہہ (قَہ۔قَ۔ہَہ) شیطان کی طرف سے ہے اور مُسکرانا **اللہ**

عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے۔'' (اَلْمُعْجَم الصَّغِیر لِلطّبَرانی ج۲ ص ۱۰۴ حدیث ۱۰۵۳) حضرتِ علّامہ عبدُ الرَّءُوف مناوی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: قَہقَہے سے مُراد آواز کے ساتھ ہنسنا ہے، شیطان اِسے پسند کرتا ہے اور اُس پر سُوار ہوجاتا ہے جبکہ تَبَسُّم سے مُراد بِغیر آواز کے تھوڑی مِقدار میں ہنسنا ہے۔ (فَیضُ القَدِیر لِلْمناوِی ج٤ ص ٧٠٦ تحت الحدیث٦١٩٦) مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: **مسکرانا** اچھّی چیز ہے (اور) قَہقَہہ بُری چیز، تَبَسُّم حضور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی عادتِ کریمہ تھی (لہٰذا) جب کسی سے ملو مسکرا کر ملو۔ (مِراۃُ المَناجِیح ج۷ ص ١٤)

قہقہہ گناہ نہیں

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! یاد رہے! قَہقَہہ لگانا اگرچہ شیطان کی طرف سے ہے، بُرا بھی ہے اور سنّت بھی نہیں تاہم گناہ نہیں ہے۔ بِالفرض کسی عالِم صاحِب یا بُزُرگ کو قَہقَہہ لگاتا پائیں تو اُن کی طرف سے اپنے دل میں ہرگز کسی قسم کا مَیل نہ لائیں۔

خاموشی زیادہ ہنسی کم

رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم زیادہ خاموشی اختیار کرنے والے اور کم ہنسنے والے تھے۔ (مُسندِ اِمام احمد ج ۷ ص٤٠٧ حدیث ٢٠٨٥٣) حافِظ ابنِ حَجر رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: احادیثِ مبارَکہ کو جَمع کرنے سے جو بات ظاہر ہوئی وہ یہ ہے کہ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم عام طور پر تبسُّم سے زیادہ نہیں ہنستے اور کبھی زیادہ ہوجاتا تو وہ ہنسی ہوتی اور ظاہر یہی ہے کہ قَہقَہہ نہ ہوتا۔

(اَلْمَواھِبُ اللَّدُنِّیَّۃ ج۲ ص٥٤)

کیا صحابہ ہنستے تھے؟!

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے پوچھا گیا کہ کیا رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے صَحابہ ہنستے تھے؟ فرمایا: ہاں اور اُن کے دلوں میں ایمان پہاڑ سے مضبوط تھا۔ (شرحُ السّنۃ للبغوی ج٦ ص ٣٧٥)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الْحَنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں:

شاید سائل (یعنی پوچھنے والے) نے وہ حدیث سنی ہوگی ''زیادہ ہنسنا دل مُردہ کرتا ہے'' تو اُس نے سوچا ہوگا کہ حَضرات ِصَحابہ (عَلَیہِمُ الرِّضوَان) کبھی نہ ہنستے ہوں گے (کیوں کہ) وہ حَضرات (تو) زندہ دل تھے پھر انہیں ہنسی سے کیا تعلُّق! (سیِّدُنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے ''ہاں'' میں) جواب (دینے) کا مقصد یہ ہے کہ **ہنسنا** حرام نہیں حلال ہے، وہ حَضرات (یعنی صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان) وہ ہنسی نہ ہنستے تھے جو دل مُردہ کردے یعنی ہر وَقت ہنستے رہنا بلکہ وہ ہنسی ہنستے تھے جو دل کو شگُفتہ (یعنی تَر و تازہ) رکھے اور سامنے والے کو بھی شِگُفتہ (یعنی تَر وتازہ) بنادے۔ (مراٰۃ ج۶ ص۴۰۴)

کسی کو ہنستا دیکھ کر پڑھنے کی دُعا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کسی کو ہنستا دیکھیں تو ''بخاری شریف'' میں وارِد یہ دعا پڑھ لینی چاہئے: اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ (یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تجھے ہنستا رکھے) (صَحیح بُخاری ج ٤ ص١٢٣ حدیث٦٠٨٥)

مُبلِّغ اعلان کے ذَرِیعے مسجِد میں ہنسنے کی مُمانَعت کرے

مسجِد میں موقع کی مناسَبت سے مُسکرانے کی تو اجازت ہے مگر ہنسنے یا قَہقَہہ لگانے کی اجازت نہیں۔ لہٰذا مسجِد میں دورانِ بیان کوئی ایسی بات آنے لگے جس میں حاضِرین کے ہنسنے کا امکان ہو تو مبلِّغ کو چاہئے کہ وہ اِس طرح اعلان کرے:

توجُّہ فرمایئے! ابھی ہم مسجِد میں ہیں اور مسجِد میں ضَرورتاً صِرف مسکراہٹ کی اجازت ہے یعنی فَقَط ایسی ہنسی جس کی خود کو بھی آواز نہ آئے، آواز سے ہر گز نہ ہنسئے۔ فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **ہے: ''مسجِد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا لاتا ہے۔''** (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص۳۲۲ حدیث ۵۲۳۱)

نَماز میں ہنسنے کے اَحکام

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 496 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''نَماز کے اَحکام'' صَفحہ 30 تا 31 پر ہے:

﴿1﴾ رُکوع و سُجُود والی نَماز میں بالِغ نے **قَہقَہہ** لگا دیا یعنی اِتنی آواز سے ہنسا کہ آس پاس والوں نے سنا تو وُضو بھی گیا اور نَماز بھی گئی، اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ صِرف خود سنا تو نَماز گئی وُضو باقی ہے، **مُسکرانے** سے نہ نَماز جائے گی نہ وُضو۔ (مراقی الفلاح ص ۹۱) مُسکرانے میں آواز بِالکل نہیں ہوتی صرف دانت ظاہِر ہوتے ہیں ﴿2﴾ بالِغ نے نَمازِ جنازہ میں قَہقَہہ لگایا تو نَماز ٹوٹ گئی وُضو باقی ہے۔ (اَیضاً) ﴿3﴾ نَماز کے علاوہ قَہقَہہ لگانے سے وُضو نہیں جاتا مگر دوبارہ کر لینا مُستحب ہے۔ (اَیضاً ص ۸۴) ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے کبھی بھی **قَہقَہہ** نہیں لگایا لہٰذا ہمیں بھی کوشِش کرنی چاہئے کہ یہ (قہقہہ نہ لگانے کی) **سنّت** بھی زِندہ ہو اور ہم زور زور سے نہ ہنسیں۔

مسلمان بھائی کے لیے مُسکرانا صَدَقہ ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابوذَر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سروَر، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ روح پرور ہے: تمہارا اپنے بھائی کے لئے **مسکرانا** بھی ''صَدَقہ'' ہے، **نیکی کا حکم** دینا بھی ''صَدَقہ'' ہے، **بُرائی سے منع کرنا** بھی ''صَدَقہ'' ہے، بھٹکے ہوئے کی راہنمائی کرنا بھی ''صَدَقہ'' ہے، کمزور نگاہ والے کی مدد کرنا بھی ''صَدَقہ'' ہے، راستے سے پتّھر، کانٹا اور ہڈّی کا ہٹا دینا بھی ''صَدَقہ'' ہے، اپنے ڈَول سے اپنے بھائی کے ڈَول میں پانی ڈال دینا بھی ''صَدَقہ'' ہے۔ (تِرمِذی ج ۳ ص ۳۸۴ حدیث ۱۹۶۳) نیز ایک روایت میں **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہے: ہر قَرض صَدَقہ ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۲۸۴ حدیث ۳۵۶۳)

مالی صَدَقے کی تعریف

عُموماً جب لفظ ''صدقہ'' بولا جاتا ہے تو ذِہن ''خیرات'' کی طرف جاتا ہے۔ بے شک خیرات کو بھی صدقہ بولتے ہیں، آیئے! لگے ہاتھوں ''مالی صَدَقے'' کی تعریف معلوم کرتے ہیں۔ چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 415 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**ضِیائے صَدَقات**'' صفحہ 32 تا 33 پر ہے: لُغت میں **صَدَقہ** سے مُراد **عَطِیَّۃٌ یُّرَادُبِھَا الْمَثُوْبَۃُ**

لَا الْمَکْرُمَۃُ (المنجد) یعنی ''صَدَقہ'' وہ عَطِیّہ (GIFT) ہے جس کے ذَرِیعے اپنی عزّت بڑھانے کے بجائے ثواب کا ارادہ کیا جائے۔ (مطلب یہ ہے کہ وہ عطِیّہ (عَ۔طی۔یَہ۔یعنی انعام) صَدَقہ کہلاتا ہے، جس کے دینے کا مقصد اپنی عزّت بڑھانا اور واہ واہ چاہنا نہ ہو صِرف ثواب کی نیّت سے دیا گیا ہو) علّامہ سیّد شریف جُرجانی حنفی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے صَدَقہ کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی: ھِیَ الْعَطِیَّۃُ تَبْتَغِیْ بِھَا الْمَثُوْبَۃَ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی. یعنی، صَدَقہ وہ عطِیّہ (GIFT) ہے جو اللہ تعالٰی کی بارگاہ سے ثواب کی اُمّید پر دیا جائے۔ (کتابُ التَّعریفات ص۹۵)

صدقے اِس انعام کے قربان اِس اکرام کے

ہو رہی ہے دونوں عالم میں تمہاری واہ واہ (حدائقِ بخشش شریف)

شَرحِ کلامِ رضؔا: میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اِس نعتیہ شعر میں فرماتے ہیں: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ربِّ باری عَزَّوَجَلَّ کے اِس انعام و اکرام پر میں واری جاؤں کہ اُس نے آپ کو تمام مخلوقات میں سب سے بُلند شان کا مالِک کیا ہے اور یہ اُسی کا کرم ہے کہ دونوں جہانوں میں آپ کی عظمتوں اور رِفعتوں کے ڈنکے بج رہے ہیں۔ ؎

سب سے اَولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی

سب سے بالا و والا ہمارا نبی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اندرونی اَمراض ایکدم غائب ہوگئے! مدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نَمازوں اور سنّتوں پر عمل کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے، نیک بننے کے نُسخے پر مبنی مَدَنی اِنعامات کے مطابِق زندگی کے شب و روز گزار کر اپنے آپ کو

سنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرتے رہیے، سنّتوں کی تربیّت کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے۔ آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے مَدَنی قافلے میں سفر کی بَرَکت سے ایک اندرونی امراض سے دو چار مریض کی شفایابی کی ایک **مَدَنی بہار** آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چُنانچہ ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ میں ایک عرصے سے بعض **اندرونی امراض** کا شکار تھا۔ مَرَض کی شدّت کا یہ عالم تھا کہ جب بھی سوتا آزمائش ہو جاتی۔ علاج پر کثیر رقم خرچ کرنے کے باوجُود افاقہ نہ ہوا، میں اِس مَرَض سے تنگ آچکا تھا۔ میں نے جب سنا کہ **مَدَنی قافِلوں** میں دعائیں قَبول ہوتی ہیں تو ہمّت کرکے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافلے** میں سفر کے دَوران میں نے دُعا کی اور اس کی بَرَکت سے میرا مرض ایسا خَتم ہوا کہ گویا کبھی تھا ہی نہیں!

قلب پر زنگ ہو، قافِلے میں چلو، نفس سے جنگ ہو، قافِلے میں چلو
پاؤں میں لَنگ ہو، قافِلے میں چلو، درد سے تنگ ہو، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُعا کی قَبولیّت میں تاخیر سے نہ گھبرایئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافلے** میں سنّتوں بھرا سفر شِفا کا سبب بن گیا اور کیوں نہ بنتا کہ دورانِ سفر اور وہ بھی **عاشِقانِ رسول** کے قُرب میں دعائیں جو مانگی تھیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کے قُرب میں مانگی جانے والی دُعا رد نہیں کی جاتی۔ اگر کبھی قبولیّتِ دعا میں تاخیر ہو تو گھبرانا اور جلدی مچانا نہ چاہیے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 318 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**فضائلِ دُعا**'' صَفحہ 97 پر ہے: دُعا کے قَبول میں جلدی نہ کرے حدیثِ شریف میں ہے کہ خدائے تعالیٰ تین آدمیوں کی دعا قَبول نہیں کرتا۔ **ایک** وہ کہ گناہ کی دُعا مانگے، **دوسرا** وہ کہ ایسی بات چاہے کہ قَطعِ رِحم (یعنی رشتہ کاٹنا) ہو، **تیسرا** وہ کہ قَبول میں جلدی کرے، کہ میں نے دعا مانگی اب تک

قَبول نہ ہوئی۔ ایسا شخص گھبرا کر دُعا چھوڑ دیتا ہے اور مطلب سے محروم رہتا ہے۔

دُعا کی قَبولیّت کا نُسخہ

کسی مریض کو شِفا نہ ہوتی ہو تو پہلے کچھ خیرات کر دیجئے پھر غیر مکروہ وَقت میں دو رَکعت نَفل ادا کر کے گِڑگِڑا کر دُعا مانگئے اِنْ شَآءَاللہ دُعا قبول ہوگی۔ ''**فضائلِ دُعا**'' صَفحہ 59 تا 60 پر ہے: (قبولیّتِ دُعا کے آداب میں سے): **ادب ۵:** دُعا سے پہلے کوئی عملِ صالح (یعنی نیک عمل) کرے کہ خدائے کریم کی رَحمت اس (دعا کرنے والے) کی طرف مُتوَجِّہ ہو۔ صَدَقہ، خُصُوصاً پوشیدہ، اس اَمر میں اثرِ تمام رکھتا ہے (یعنی بالخصوص چُھپا کر خیرات کرنا دُعا کی قَبولیّت میں بہت مُؤَثِّر ہے) (پارہ 28 **سُوْرَةُ الْمُجَادَلَه** آیت نمبر 12 میں ہے:)

ترجَمۂ کنزالایمان: اپنی عرض سے پہلے کچھ صَدَقہ دے لو۔

(دعا سے قبل صَدَقہ دینا واجِب نہیں مُستحب ہے) صَفحہ 61 پر ہے: **ادب ۹:** وقتِ کراہت نہ ہو تو دو رَکعت نَماز خلوصِ قلب سے پڑھے کہ جالبِ رحمت (یعنی رحمت کا سبب) ہے اور رحمت، موجِبِ نعمت۔ (12 وقتوں میں نوافل پڑھنا منع ہے ان 12 اوقات کی تفصیل مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب، **فضائلِ دعا** صَفحہ 61 تا 62 پر حاشیے میں دیکھ لیجئے)

ناکارہ گُردوں کا علاج ہوگیا

بابُ المدینہ کراچی کی ایک ''شخصیت'' کو یَرقان (پیلیا) ہو گیا، پیٹ میں پانی بھر گیا، گُردے بھی فیل ہو گئے، اور بے ہوشی چھا گئی، بَہُت بڑا آدمی تھا اور ماں باپ کا اِکلوتا (یعنی ایک ہی بیٹا) اور ان کے بڑھاپے کا سہارا بھی یہی تھا، کُہرام مچ گیا 18 ڈاکٹر دیکھ کر چلے گئے، سبھی نے لاعلاج قرار دیا، 19 واں ڈاکٹر آیا، اُس نے اُس کے والِدَین کو بتایا کہ طریقۂ علاج میں ایک کمی ہے اور وہ آپ ہی پوری کر سکتے ہیں، مجھے اُمّید ہے اللہ کی رَحمت ہو جائے گی۔ حسبِ توفیق کچھ صَدَقہ یعنی خیرات کر دیجئے پھر دو رَکعت نفل ادا کر کے گڑ گڑا کر دعا مانگئے۔ خیرات، نوافل اور دعا کی ترکیب شُروع کر دی گئی،

والدین تین دن تک گڑگڑا کراپنے بیٹے کی صحت کی بارگاہِ الٰہی میں بھیک مانگتے رہے، تیسرے دن اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **گُردوں نے کام کرنا شروع کردیا**، یَرقان اور پیٹ کے پانی میں کمی آنی شُروع ہوئی اور ایک ہفتے کے اندر اندر حیرت انگیز طور پر مریض بالکل صِحّت یاب ہوگیا۔

شِفا دے الٰہی شفا دے الٰہی
گنہ کے مرض کو مٹا دے الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

۲ دو نشے

حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے گلشن کے مہکتے پھول صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک تم لوگ اپنے ربّ (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف سے دلیل (یعنی ہدایت) پر ہو جب تک تم میں **دو نشے** ظاہر نہ ہوں، ایک **جَہالت** کا نشہ دوسرا **دُنیوی زندگی** سے **مَحَبَّت** کا نشہ۔ پس تم لوگ (ابھی تو) **نیکی کا حکم** دیتے ہو اور بُرائیوں سے مَنع کرتے ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جِہاد کرتے ہو (لیکن) جب تم میں **دُنیا کی مَحَبَّت** پیدا ہوجائے گی تو تم نہ تو **نیکی کا حکم** دو گے اور نہ بُرائیوں سے مَنع کرو گے اور نہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرو گے۔ پس اُس وقت **قراٰن وسنّت** کی بات کہنے والا مُہاجرین اور انصار میں سب سے پہلے ایمان لانے والوں کی طرح ہوگا۔

(مَجمَعُ الزَّوائِد ج ۷ ص ۵۳۳ حدیث ۱۲۱۵۹)

پڑھے لکھوں کی جہالتیں

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! افسوس! فی زمانہ یہ دونوں ''مذموم نشے'' عام دیکھے جارہے ہیں۔ **جَہالت** کے **نشے** میں آج ہماری غالِب اکثریّت بدمست ہے۔ شاید آپ سمجھیں کہ تعلیم تو خوب عام ہوگئی ہے اور جگہ بہ جگہ اسکول اور کالج کُھل چکے ہیں اب جَہالت کہاں

رہی ہے؟ تو مُعاف کیجئے دُنیوی تعلیم ''جہالت'' کا علاج نہیں۔ صحیح یہی ہے کہ اسلامی اَحکام پر مبنی فرض عُلُوم حاصِل کرنے ہی سے دِین سے جہالت دُور ہوسکتی ہے۔ فی زمانہ مسلمانوں کی بھاری اکثرِیَّت میں ضَروری دینی معلومات کا بے حد فُقدان (یعنی نہ ہونا) ہے۔ آج دنیا جن لوگوں کو ''تعلیم یافتہ'' کہتی ہے اُن کی اکثریَّت دُرُست مخارِج سے **قرانِ کریم** نہیں پڑھ سکتی! یہ جہالت نہیں تو کیا ہے؟ ''پڑھے لکھوں'' سے **وُضو** اور **غسل** کا صحیح طریقہ یا نَماز کے اَرکان پوچھ لیجئے شاید ہی کوئی بتا پائے، ان سے **جنازے کی دُعا** سنانے کی فرمائش کر دیکھئے شاید بغلیں جھانکنے لگیں! افسوس صد کروڑ افسوس! آج کل اکثر مسلمانوں کی توجُّہ صِرف وصِرف **دُنیوی تعلیم** کی طرف ہے، اِسی کی ہر طرف پذیرائی (یعنی مقبولیت) ہے، ساری دولت وقُوَّت اِسی پر صَرف کی جارہی ہے جبکہ دینی تعلیم کے ادارے مُفت پڑھانے، مُفت کِھلانے اور قِیام کی مُفت سَہولتیں بہم پہنچانے کے باوُجُود ویران پڑے ہیں۔ یقیناً یہ سب ''دنیاوی زندگی کے نشے'' کے کرشمے ہیں۔

مجھے در پہ پھر بُلانا مَدَنی مدینے والے
مَئے عشق بھی پِلانا مَدَنی مدینے والے (وسائلِ بخشش ص ۲۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اگلوں کی مثل اَجر

حُضُور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کا اِرشادِ عظیم ہے: ''بے شک میری اُمّت میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہوں گے۔ جو اپنے اَگلوں (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنھم) کی مِثْل اَجر دیئے جائیں گے۔ یُنْکِرُوْنَ الْمُنْکَر وہ بُرائی سے مَنْع کرتے ہوں گے۔''

(مُسندِ اِمام احمد ج ۵ ص ۵۷۶ حدیث ۱۶۵۹۲)

حضرتِ علّامہ مولانا عبدُ الرَّء وف مناوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اللہ تَعالٰی مسلمانوں کی اس قوم کو جن کے ذَرِیعے دِین کو تقویّت ملے گی، صَحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مِثْل ثواب عطا فرمائے گا۔ (مُلَخَّص از فَیضُ القدیر ج۱ ص ۶۸۰ تحت الحدیث ۲۴۸۵)

کوئی مُبلِّغ کسی صحابی کے برابر ہو ہی نہیں سکتا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ رِوایت سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ بُرائی سے مَنْع کرنے والے مُبلِّغین کو صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان سے برابری حاصِل ہو جائے گی ہرگز ایسا نہیں، یہ طے شدہ اَمر ہے کہ صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کو جو شَرَفِ صَحابیّت حاصل ہے اِس کا مُقابلہ غیرِ صَحابی اُمّتی کو ملنے والی کوئی بھی فضیلت نہیں کرسکتی۔ سرورِ دوعالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَاتَسُبُّوْا اَصْحَابِی فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَابَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَانَصِیْفَہٗ یعنی میرے کسی صحابی کو گالی نہ دو اگر تم میں سے کوئی اُحُد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو وہ ان کے ایک یا نِصف مُد کو نہیں پہنچے گا۔ (بُخاری ج ۲ ص ۵۲۲ حدیث ۳۶۷۳) مُد ایک پیمانہ ہے جو دو حجازی رَطل کا ہوتا ہے اور رَطل تقریباً آدھے سیر وزن کا ہوتا ہے اور کوئی غیرِ صَحابی کروڑوں نیکیاں کر کے بھی کسی ایک صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا جیسا کہ مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ ''بہارِ شریعت'' جلد 1 صَفحہ 253 پر صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی لکھتے ہیں: ''کوئی ولی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کتنے ہی بڑے مرتبے کا ہو، کسی صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے رُتبے کو نہیں پہنچتا۔'' صَفْحہ 247 پر فرماتے ہیں: حدیث میں ہمراہیانِ سیِّدُنا اِمام مَہدی (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کی نسبت آیا کہ: ''اُن میں ایک کے لیے پچاس کا اَجر ہے، صَحابہ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے عرض کی: اُن میں کے پچاس کا یا ہم میں کے؟ فرمایا: بلکہ تم میں کے۔'' تو اَجر اُن (یعنی سیِّدُنا امام مہدی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھیوں) کا زائد ہوا، مگر افضلیت میں وہ (لوگ) صَحابہ (عَلَیہِمُ الرِّضْوَان) کے ہمسر (یعنی برابر) بھی نہیں ہوسکتے، زِیادَت (یعنی زائد ہونا) دَرکنار، کہاں امام مَہدی (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کی رَفاقت (یعنی ساتھی ہونا) اور کہاں حُضُور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی صَحابیّت! اِس کی نظیر (یعنی مثال) بلا تشبیہ یوں سمجھئے کہ سلطان (یعنی بادشاہ) نے کسی مُہِم (یعنی جنگ) پر وزیر اور بعض دیگر افسروں کو بھیجا، اس (جنگ) کی فتح پر ہر افسر کو لاکھ لاکھ روپے اِنعام دیئے اور وزیر کو خالی پروانۂ خوشنودیِٔ مزاج دیا تو انعام اُنھیں (افسروں) کو زائد ملا، مگر کہاں وہ (لاکھ لاکھ روپے پانے والے افسران) اور

کہاں (بادشاہ کی خوشنودی کی سند پانے والا) وزیرِ اعظم کا اِعزاز! (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۲۴۷، ۲۵۳)

صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کی شانِ عَظَمت نشان کو حضرتِ سیِّدُنا **امیرِ مُعاوِیَہ** (مُ۔عا۔وِیَہ) رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بارے میں منقول ان **دو حِکایتوں** سے سمجھئے: ﴿1﴾ حضرتِ سیِّدُنا **مُعَافٰی بن عمران** عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان سے **پوچھا گیا**: کیا حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الحَفِیظ حضرتِ سیِّدنا امیر مُعاوِیَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بہتر ہیں؟ تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو جلال آ گیا اور فرمانے لگے کہ **حُضورِ اکرم** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے **صَحابی** پر کسی (غیرِ صَحابی) کو قِیاس نہ کیا جائے، حضرتِ سیِّدُنا **امیر مُعاوِیَہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ **رسولِ انور** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کاتِبِ وحی اور وحی پر آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے **امین** ہیں۔ (تاریخِ بغداد ج ۱، ص ۲۲۴ وتاریخ دمشق ج ۵۹ ص ۲۰۸)

﴿2﴾ کسی نے حضرتِ سیِّدُنا **عبدُاللّٰہ بن مبارَک** عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الحَق سے **پوچھا**: حضرتِ سیِّدُنا **اَمیر مُعاوِیہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ **اور** حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الحَفِیظ **میں سے کون افضل ہے**؟ فرمایا: "**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ہمراہی میں حضرتِ سیِّدُنا **اَمیر مُعاوِیَہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ کے گھوڑے کی ناک میں داخِل ہونے والا غُبار حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الحَفِیظ سے ہزار گُنا بہتر ہے۔" (فتاویٰ حدیثیہ ص ۴۰۱)

شیخُ الاسلام حضرتِ علّامہ **ابنِ حَجَر ہَیتَمی شافِعی** عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی **حِکایت نمبر 2** کی وَضاحت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ اس سے حضرتِ سیِّدُنا **عبدُاللّٰہ بن مبارَک** عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الحَق کی مُراد یہ ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا **اَمیر مُعاوِیَہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے **حُضورِ نبیِّ کریم** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **زیارت وصُحبت** کا جو **شَرَف** پایا ہے اس کے برابر کوئی عمل یا شَرَف ہو ہی نہیں سکتا۔ (ایضاً)

ہم کو اَصحابِ محبوبِ خدا سے پیار ہے

اِن شَاءَ اللّٰہ دوجہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلام کی ہیبت دلوں سے نکلنے کا سبب

افسوس! آج اُمّت کی اکثریّت دنیا کو بَہُت زیادہ اَھمِّیَّت دینے کے سبب اسلام کی حقیقی مَحَبَّت سے محروم ہوتی جارہی ہے، اس کے بھیانک نتائج کے ضِمن میں ایک حدیثِ پاک مُلاحظہ ہو چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ تاجدارِ مکّۂ مکرّمہ، سلطانِ مدینۂ منوّرہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جب میری اُمّت دنیا کو بڑی چیز سمجھنے لگے گی تو اسلام کی ہیبت اس سے نکل جائے گی اور جب نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے مَنْع کرنا چھوڑ دے گی تو وحی کی بَرَکت سے محروم ہو جائے گی اور جب آپس میں گالی گلوچ اختیار کرے گی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں مقامِ عزّت سے گر جائے گی۔ (نوادرُالاصول ج ۱ ص ۶۷۹ حدیث ۹۳۳)

دنیا کی مَحَبَّت سے دل پاک مرا کر دو

بُلوا کے شہنشاہِ اَبرار مدینے میں (وسائلِ بخشش ص ۱۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُنیا کے بارے میں خصوصی معلومات پر مبنی مَدَنی پھول

دُنیا کھیل کُود ہے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اِس رِوایت میں بیان کیا گیا ہے کہ جب اُمّت دنیا کو خوب اَھمِّیَّت دینے لگے گی تو اسلام کی ہیبت اس سے نکل جائے گی۔ واقِعی دنیا کو ''بڑی چیز'' سمجھنا بَہُت بُرا ہے۔ ثوابِ آخرت کمانے کی نیّت سے دُنیا کے بارے میں خُصوصی معلومات پر مبنی کچھ مَدَنی پھول پیش کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں، دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ ترجَمے والے پاکیزہ قراٰن، '' کنزالایمان مع خزائن العرفان '' صَفحہ 252 پر پارہ 7 سُوْرَۃُ الْاَنْعَام آیت نمبر 32 میں فرمانِ ربُّ الاَنام عَزَّوَجَلَّ ہے:

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور دنیا کی زندگی نہیں مگر کھیل کود اور بے شک پچھلا گھر بھلا ان کے لئے جو ڈرتے ہیں تو کیا تمہیں سمجھ نہیں۔

صدرُالاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الہادِی خزائنُ العِرفان میں اِس آیتِ مبارَکہ کے تَحت فرماتے ہیں: نیکیاں اور طاعتیں (یعنی عبادتیں) اگرچہ مؤمنین سے دنیا ہی میں واقِع ہوں لیکن وہ اُمورِ آخرت میں سے ہیں۔اس سے ثابت ہوا کہ اعمالِ مُتّقین (یعنی نیک بندوں کے اَعمال) کے سوا دنیا میں جو کچھ ہے سب لَہو ولَعِب (یعنی کھیل کود) ہے۔

دنیا کے غموں کی تم لِلّٰہ دوا دیدو
بُلوا کے غم اپنا دو سرکار مدینے میں (وسائلِ بخشش ص ۱۹۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 868 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''اِصلاحِ اعمال'' (جلداوّل) صَفْحَہ 128 تا 129 پر ہے:

دُنیا کا معنیٰ

دُنیا کا لُغوی معنٰی ہے: ''قریب'' اور دُنیا کو دُنیا اِس لئے کہتے ہیں کہ یہ آخرت کی نسبت انسان کے زیادہ قریب ہے یا اس وجہ سے کہ یہ اپنی خواہشات ولذّات کے سبب دل کے زیادہ قریب ہے۔ (اَلْحَدِیْقَۃُ النَّدِیَّۃ ج ۱ ص ۱۷)

دُنیا کیا ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ بدرُ الدّین عَینی رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ بخاری شریف کی شَرح ''عُمدۃُ القاری'' جلد 1 صَفْحَہ 52 پر لکھتے ہیں: ''دارِآخرت سے پہلے تمام مخلوق

دُنیا ہے۔'' (عُمدةُ القاری ج ۱ ص ۵۲) پس اِس اعتبار سے سونا چاندی اور ان سے خریدی جانے والی تمام ضَروری وغیر ضَروری اَشیا دنیا میں داخِل ہیں۔ (اَلْحَدِيقَةُ النَّدِيَّة ج ۱ ص ۱۷)

کون سی دُنیا اچھّی کونسی قابلِ مَذمّت؟

دنیاوی اَشیا کی تین قسمیں ہیں: ﴿۱﴾ وہ دُنیاوی اَشیا جو آخِرت میں ساتھ دیتی ہیں اور ان کا نَفْع موت کے بعد بھی ملتا ہے، ایسی چیزیں صِرف دو ہیں: عِلْم اور عمل، عمل سے مُراد ہے، اِخلاص کے ساتھ **اللہ** تَعَالٰی کی عِبادت کرنا اور دنیا کی یہ قِسم محمُود (یعنی بَہُت عُمدہ) ہے ﴿۲﴾ وہ چیزیں جن کا فائدہ صِرف دنیا تک ہی محدود رہتا ہے آخرت میں ان کا کوئی پھل نہیں ملتا جیسے گناہوں سے لذَّت حاصل کرنا، جائز چیزوں سے ضَرورت سے زیادہ فائدہ اُٹھانا مَثَلاً زمین، جائیداد، سونا چاندی، عمدہ کپڑے اور اچھے اچھے کھانے کھانا اور یہ دنیا کی مَذمُوم (یعنی قابلِ مذمّت) قِسم میں شامل ہیں ﴿۳﴾ وہ اشیا جو نیکیوں پر مددگار رہوں جیسے ضَروری غذا، کپڑے وغیرہ۔ یہ قِسم بھی محمود (اچھی) ہے لیکن اگر محض دنیا کا فوری فائدہ اور لذَّت مقصود ہو تو اب یہ دنیا مَذمُوم (قابلِ مذمّت) کہلائے گی۔ (مُلَخَّص اَز احیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۲۷۰، ۲۷۱)

دنیا کے نظاروں سے بھلا کیا ہو سَروکار
عُشّاق کو بس عِشق ہے گلزارِ نبی سے (وسائلِ بخشش ص ۲۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دنیا کا کون سا کام اللہ تعالٰی کے لئے ہے اور کون سا نہیں؟

دنیاوی کاموں کی تین اقسام ہیں: ﴿۱﴾ بعض کام وہ ہیں جن کے بارے میں یہ تصوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا کہ یہ **اللہ** تَعَالٰی کے لئے کئے گئے ہیں مَثَلاً ناجائز و حرام کام ﴿۲﴾ بعض وہ ہیں جو **اللہ** تَعَالٰی کے لئے بھی ہوسکتے ہیں اور اُس کے غیر کے لئے بھی مَثَلاً غور و تفکُّر کرنا اور خواہشات سے رُکنا کیونکہ اگر لوگوں میں اپنی

مقبولیَّت بڑھانے کے لئے اور بُزُرگی کے حُصُول کی خاطِر غور وفکر کیا یا خواہِشات کو صِرف اس لئے چھوڑا کہ مال کی بچت ہو یا صحّت اچّھی رہے تو اب یہ کام رِضائے الٰہی کے لئے نہ ہوں گے ﴿۳﴾ بعض کام وہ ہیں جو بظاہر نَفْس کے لئے ہوں مگر حقیقت میں **اللہ** تَعَالٰی کی رضا کی **نیّت** سے کئے گئے ہوں جیسے غذا کھانا، نکاح کرنا وغیرہ۔ (ایضاًص۲۷۳)

تاجِ شاہی اس کے آگے ہیچ ہے
مصطفٰے کی جس کو اُلفت مل گئی (وسائلِ بخشش ص۲۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُنیادار کی تعریف

جب بندہ آخرت کی بہتری کی غَرَض سے دنیا میں سے کچھ لے گا تو اُسے دنیا دار نہیں کہیں گے بلکہ اس کے حق میں دنیا آخِرت کی کھیتی ہو گی اور اگر ذاتی خواہِش اور حُصولِ لذّت کے طور پر یہ چیزیں حاصل کرتا ہے تو وہ **دُنیا دار** ہے۔ (ایضاًص۲۷۲)

دُنیاوی اشیاء کی لذّتوں کی حیرت انگیز حقیقت

دنیا میں حقیقی لذّت کسی شے میں نہیں، البتّہ لوگ تکالیف کا خاتمہ کرنے والی چیزوں کو لذّت کا نام دیتے ہیں مَثَلاً کھانے میں اِس لئے لذّت ہے کہ وہ بھوک کی تکلیف کو خَتْم کرتا ہے یِہی وجہ ہے کہ جب بھوک خَتْم ہو جائے تو کھانے میں لذّت محسوس نہیں ہوتی۔ اسی طرح پانی اس لئے لذیذ لگتا ہے کہ پیاس کو ختم کرتا ہے، جب پیاس بجھ گئی تو لذّت بھی جاتی رہی۔ **حقیقی لذّتیں** تو جنّت میں نصیب ہوں گی کیونکہ اہلِ جنّت کو جب کوئی تکلیف ہی نہ ہو گی تو اِس سے چھٹکارا دینے والی اشیا کا وُجُود کہاں سے ہو گا؟ لہٰذا ان کی لذّات حقیقی ہوں گی مَثَلاً ان کے کھانے پینے کی لذّتیں اصلی ہوں گی، محض بھوک اور پیاس خَتْم کرنے کے لئے نہ ہوں گی۔ (اَلْحَدِیْقَۃُ النَّدِیَّۃ ج۱ ص۱۹ مُلَخَّصاً)

اِبلیس کی بیٹی

حضرت سیِّدُنا علی خوّاص رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: **دنیا اِبلیسِ لَعین** (یعنی لعنتی شیطان) کی بیٹی ہے اور اس (یعنی دنیا) سے مَحَبَّت کرنے والا ہر شخص اُس کی بیٹی کا خاوَند ہے، اِبلیس اپنی بیٹی کی وجہ سے اُس دنیا دار شخص کے پاس آتا جاتا رہتا ہے، لہٰذا میرے بھائی! اگر تم شیطان سے محفوظ رہنا چاہتے ہو تو اُس کی بیٹی (یعنی دنیا) سے رشتہ قائم نہ کرو۔ (اَلْحَدِیْقَۃُ النَّدِیَّۃ ج۱ ص۱۹)

نیلی آنکھوں والی بدصورت بڑھیا

حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کہتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: بروزِ قِیامت ایک نیلی آنکھوں والی نہایت **بدصورت بڑھیا** جس کے دانت آگے کی طرف نکلے ہوں گے لوگوں کے سامنے ظاہر ہوگی اور ان سے پوچھا جائے گا: اِس کو جانتے ہو؟ لوگ کہیں گے: ہم اِس کی پہچان سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ چاہتے ہیں۔ کہا جائے گا: یہ وُہی دُنیا ہے جس پر تم فخر کیا کرتے تھے، اِسی کی وجہ سے **قَطعِ رِحمی** کرتے یعنی رشتے داریاں کاٹتے تھے، اِسی کے سبب ایک دوسرے سے **حَسَد** اور **دشمنی** کرتے تھے۔ پھر اُس (بڑھیا نُما دنیا) کو جہنَّم میں ڈالا جائے گا تو پکارے گی: اے میرے پَروَرْدَگار! میری پیروی کرنے والے اور میری جماعت کہاں ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: اُن کو بھی اس کے ساتھ کردو۔ (ذمُّ الدّنیا مع موسوعۃالامام ابن ابی الدنیا ج ۵ ص۷۲ رقم۱۲۳)

دولتِ دنیا سے بے رغبت مجھے کر دیجئے
میری حاجت سے مجھے زائد نہ کرنا مالدار (وسائلِ بخشش ص۳۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُنیا میٹھی سرسبز ہے

رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: **دنیا میٹھی سرسبز ہے**، جو اس میں **حلال طریقے** سے مال کماتا ہے اور صحیح حُقُوق میں خَرْچ

کرتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کو ثواب عطا فرمائے گا اور اُس کو جنّت میں داخل فرمائے گا اور جو اس میں **حرام طریقے** سے مال کماتا ہے اور اس کو غیرِ حق میں خرچ کرتا ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کو **دارُ الھوان** (یعنی ذلّت کے گھر) میں داخل فرمائے گا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج٤ ص٣٩٦ حدیث٥٥٢٧) حضرتِ علّامہ عبدُ الرّء وف مناوی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی اس حدیثِ پاک کے تحت ''**فیضُ الْقَدِیر**'' میں تحریر فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ دُنیا فی نَفْسِہٖ (یعنی دراصل۔ فی الحقیقت) مذموم نہیں ہے چُونکہ یہ آخرت کی کھیتی ہے، اس لئے جو شخص شریعت کی اِجازت سے دُنیا کی کوئی چیز حاصل کرے تو یہ چیز آخرت میں اُس کی مدد کرتی ہے۔ (فیضُ القدیر ج٣ ص٧٢٨ تحتَ الحدیث ٤٢٧٣)

حُسنِ گلشن میں سَراسَر ہے فریب اے دوستو!
دیکھنا ہے حُسن تو دیکھو عرب کے ریگزار (وسائلِ بخشش ص٣٩٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُنیا کے تین بہترین کام

سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: دنیا اور جو کچھ اس میں ہے ملعون (یعنی لعنتی) ہے سوائے نیکی کا حکم دینے یا برائی سے مَنْع کرنے یا اللہ عزَّوَجَلَّ کا ذِکْر کرنے کے۔ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر ص ٢٦٠ حدیث ٤٢٨٢) **حضرتِ علّامہ عبدُ الرّء وف مناوی** عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی اس حدیث کے تحت ''فیضُ القدیر'' میں تحریر فرماتے ہیں: بلاشبہ یہ کام (یعنی نیکی کا حُکم کرنا، برائی سے مَنْع کرنا اور ذِکْرُ اللہ) اگرچہ دُنیا ہی میں کئے جاتے ہیں لیکن یہ دُنیاوی کام نہیں ہیں بلکہ یہ تو اعمالِ آخرت ہیں جو کہ جنّت کی نعمتوں تک پہنچنے کا وسیلہ ہیں، لہٰذا ہر وہ کام جس سے رِضائے الٰہی مقصود ہو وہ اِس لعنت سے مُسْتَثْنٰی (مُسْ۔تَثْ۔نا یعنی الگ) ہے۔

(فیض القدیر ج٣ ص٧٣٥ تحتَ الحدیث٤٢٨٢)

چار چیزوں کے علاوہ دُنیا ملعون ہے

سلطانِ مدینہ، سُرورِ قَلْب و سینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ہوشیار رہو، دنیا لعنتی چیز ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ ملعون ہے سِوائے **اللہ** تعالٰی کے ذِکر اور اُس (چیز) کے جو ربّ تعالٰی کے قریب کردے اور عالِم اور طالبِ عِلْم کے۔ (سُنَنِ تِرمِذی ج٤ ص١٤٤ حدیث٢٣٢٩)

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الحَنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: جو چیز **اللہ** و رسول سے غافل کردے وہ دنیا ہے یا جو **اللہ** و رسول کی ناراضی کا سبب ہو وہ دنیا ہے۔ بال بچوں کی پرورش، غذا، لباس، گھر وغیرہ (شریعت کی نافرمانی سے بچتے ہوئے) حاصل کرنا سنّتِ اَنبیاءِ کِرام ہے یہ دنیا نہیں۔ (مراۃ المناجیح ج٧ ص١٧)

دُنیا مچھر کے پر سے بھی بڑھ کر ذلیل ہے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دُنیا نہایت ذلیل و حقیر ہے اِس کو اہم سمجھ بیٹھنا عَقلمندی نہیں کہ یہ تو مَچّھر کے پَر سے بھی بڑھ کر ذلیل ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' صَفْحہ 464 تا 465 پر میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ دنیا کی مَذمّت کے مُتَعلّق فرماتے ہیں: حدیث میں ہے: ''اگر دُنیا کی قدر **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے نزدیک ایک مَچّھر کے پَر کے برابر (بھی) ہوتی تو (پانی کا) ایک گُھونٹ (بھی) اس میں سے کافِر کو نہ دیتا۔'' (تِرمِذی ج٤ ص١٤٤ حدیث ٢٣٢٧) (دُنیا) ذلیل ہے (اِسی لیے) ذلیلوں کو دی گئی، جب سے اِسے بنایا ہے کبھی اِس کی طرف نظر نہ فرمائی، دُنیا، آسمان و زمین کے درمیان جَوّ (یعنی فضا) میں مُعلّق (یعنی لٹکی ہوئی) ہے۔ فریاد و زاری کرتی (یعنی روتی دھوتی) ہے اور کہتی ہے: اے میرے ربّ! تُو مجھ سے کیوں ناراض ہے؟ مُدّتوں کے بعد ارشاد ہوتا ہے: ''چُپ خَبِیثہ!'' ﴿پھر فرمایا﴾ سونا چاندی خدا کے دشمن ہیں۔ وہ لوگ جو دُنیا میں سونے چاندی سے مَحبّت رکھتے ہیں قِیامت کے دن پُکارے جائیں گے کہاں ہیں وہ

لوگ جو خدا کے دشمن سے مَحَبَّت رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو اپنے محبوب (یعنی پیارے بندوں) سے ایسا دُور فرماتا ہے جیسے بِلا تشبیہ بیمار بچّے کو اُس سے مُضِر (یعنی نقصان دہ) چیزوں سے ماں دُور رکھتی ہے۔ (پارہ 15 سُوْرَۂ بَنِیٓ اِسْرَآءِیْل آیت نمبر 11 میں ارشاد ہوتا ہے)

وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿۱۱﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور آدمی بُرائی کی دعا کرتا ہے جیسے بھلائی مانگتا ہے اور آدمی بڑا جلد باز ہے۔

آدمی اپنے مُنہ سے بُرائی مانگتا ہے جس طرح کہ اپنے لیے بھلائی مانگتا ہے، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) جانتا ہے کہ (جو کچھ وہ مانگ رہا ہے) اس میں کتنا ضَرَر (یعنی نقصان) ہے (لہٰذا) یہ (بندہ) دعا مانگتا ہے اور وہ (پَروَرْدَگار عَزَّوَجَلَّ بندے کو نقصان سے بچانے کیلئے اُس کی مانگی ہوئی شے) نہیں دیتا۔

(پھر فرمایا: پارہ 4 سُوْرَۂ اٰلِ عِمْرٰن کی آیت نمبر 196 اور 197 میں) ارشاد ہوتا ہے:

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۟ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾

تم کو دھوکے میں نہ ڈال دے کافروں کا اِہلے گہلے[1] شہروں میں پھرنا، یہ تھوڑی پونجی ہے پھر ان کا ٹھکانہ جہنّم ہے اور بُرا ٹھکانہ ہے۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ٤٦٤ تا ٤٦٥)

یاربّ! غمِ حبیب میں رونا نصیب ہو
آنسو نہ رائیگاں ہوں غمِ رُوزگار میں (وسائلِ بخشش ص ٤٠٧)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

[1] یعنی اِتراتے ہوئے

غیر مسلِموں کی خوشحالی عارِضی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہرگز اِس وَسْوَسے کو ذِہن میں مت جمائیے کہ ہم مسلمان ہو کر دُنیا کی بَہُت ساری نعمتوں سے محروم و بے حال ہیں جبکہ غیر مسلِم قومیں دُنیوی طور پر نہایت خوشحال و مالا مال ہیں۔ یقین رکھئے کہ مسلمانوں کیلئے جنّت کی اَبَدی یعنی ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی نِعمتیں ہیں جبکہ غیر مسلموں کیلئے مرنے کے بعد کوئی راحت نہیں اور ان کیلئے آخِرت میں بھڑکتی آگ اور جہنَّم کا دائمی یعنی ہمیشگی کا عذاب ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ ترجَمے والے پاکیزہ قراٰن، ''**کنزالایمان مع خزائن العرفان**'' صَفْحہ 904 پر پارہ 25 سُورَۃُ الزُّخْرُف آیت نمبر 33 تا 35 میں ارشادِ ربُّ العباد عَزَّوَجَلَّ ہے:

وَلَوْلَاۤ اَنْ یَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ یَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُیُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّ مَعَارِجَ عَلَیْهَا یَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ لِبُیُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّ سُرُرًا عَلَیْهَا یَتَّكِـُٔوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ زُخْرُفًاؕ وَ اِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَاؕ وَ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۵﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اگر یہ نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک دین پر ہو جائیں[1] تو ہم ضَرور رحمٰن کے منکِروں کے لئے چاندی کی چھتیں اور سیڑھیاں بناتے جن پر چڑھتے اور ان کے گھروں کے لئے چاندی کے دروازے اور چاندی کے تخت جن پر تکیہ لگاتے اور طرح طرح کی آرائش اور یہ جو کچھ ہے جیتی دنیا ہی کا اسباب ہے اور آخِرت تمہارے رب کے پاس پرہیزگاروں کے لئے ہے۔

کر مَغْفِرت مِری تِری رحمت کے سامنے
میرے گناہ یاخدا ہیں کس شمار میں (وسائلِ بخشش ص ۴۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] یعنی اگر اس کا لحاظ نہ ہوتا کہ کافروں کو فراخیِ عیش میں دیکھ کر سب لوگ کافر ہو جائیں گے۔ (خزائن العرفان)

مُردہ بکری

مذکورہ آیات کریمہ میں مُتَّقِین یعنی''پرہیز گار لوگوں'' کی وَضاحت کرتے ہوئے صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الہادِی فرماتے ہیں:''(پرہیز گار لوگ وہ ہیں) جنہیں دُنیا کی چاہت (یعنی خواہش) نہیں۔''ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اگر اللہ تعالٰی کے نزدیک دنیا مَچّھر کے پَر کے برابر بھی قَدر رکھتی تو کافِر کو اُس سے ایک پیاس پانی نہ دیتا۔ (ترمذی ج ٤ ص ١٤٤ حدیث ٢٣٢٧) دوسری حدیث میں ہے کہ سیِّد عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نیازمندوں کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لے جارہے تھے، راستے میں ایک مُردہ بکری دیکھی، فرمایا: دیکھتے ہو! اِس کے مالکوں نے اِسے بَہُت بے قدری سے پھینک دیا! دُنیا کی اللہ تعالٰی کے نزدیک اتنی بھی قدر نہیں جتنی بکری والوں کے نزدیک اِس مَری بکری کی ہو۔ (ایضاً حدیث ٢٣٢٨)

حدیث: سیِّدِ عالَم علیہِ الصّلٰوۃُ وَالسّلام نے فرمایا کہ جب اللہ تعالٰی اپنے کسی بندے پر کرم فرماتا ہے تو اُسے دُنیا سے ایسا بچاتا ہے جیسا تم اپنے بیمار کو پانی سے بچاتے ہو۔ (ایضاً ص ٤ حدیث ٢٠٤٤) **حدیث:** دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافِر کے لیے جنّت ہے۔ [ایضاً ص ١٤٥ حدیث ٢٣٣١] (خزائن العرفان ص ٩٠٤)

کیوں کریں نہ رَشک اُس پہ یہ جہاں کے تاجدار
ہاتھ جس کے عِشقِ احمد کا خزینہ آ گیا (وسائلِ بخشش ص ٣١٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دو مچھلیاں پکڑنے والوں کی حکایت

حضرتِ سیِّدُنا فقیہ ابُواللَّیث سَمَرقندی علیہِ رَحمۃُ اللہِ القوی نَقْل کرتے ہیں: ایک روایت میں آیا ہے کہ گزَشتہ زمانے میں ایک **مُؤمن** اور ایک **کافِر**، مچھلی کا شکار کرنے نکلے، **کافِر** اپنے جھوٹے مَعبُودوں کا نام لے کر خوب مچھلیاں پکڑتا رہا اور مچھلیوں کا ڈھیر لگ گیا۔ **مومن اللہ** کا نام لیکر جال پھینکتا رہا، لیکن ہاتھ کچھ نہ آیا۔ شام کو صِرف ایک مچھلی پھنسی، وہ

بھی تڑپی، اُچھلی اور پُھدک کر پانی میں جا پڑی۔ **مُؤمِن** پلٹا تو خالی تھا اور **کافر** ٹوکری بھر کر لوٹا۔ **مُؤمِن** پر مامُور (یعنی مقرَّر کردہ) فِرِشتہ افسوس کرنے لگا، **اللہ** تَعَالٰی نے اُس فِرِشتے کو **جنّت** میں **مُؤمِن** کا مَحَل (اور عالیشان مقام) دکھایا تو وہ فِرِشتہ بے اِختیار پکار اٹھا: خدا کی قسم! اِس عظیمُ الشّان مَحَل میں داخِلے کے بعد اِس مسلمان مچھیرے کو مچھلیوں کے شکار میں ناکامی والی **مصیبت** کی بِالکل ہی پرواہ نہ ہوگی اور فِرِشتے کو جب **اللہ** تَعَالٰی نے جہنَّم میں **کافر** کا ٹھکانا دکھایا تو وہ بولا: خدا کی قسم! اِس عذاب کے مقام پر جب یہ پہنچے گا تو اسے (ڈھیر ساری مچھلیاں ہاتھ آنے والی) دنیا کی (عارِضی) خوشی کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ (تَنبِیہُ الْغافِلِین ص۱۳۶)

نافرمان کو پسندیدہ چیزیں ملنا خطرے کی گھنٹی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت سے درس ملا کہ غیر مُسلِموں کی دُنیَوی ترقّیاں اور دولت کی فَراوانیاں (یعنی مال کی کثرت) قابلِ رشک نہیں، غریب و تنگدست اور دُکھیارے مسلمانوں کی محشر میں **عید** ہوگی نیک مسلمان کو اپنی خواہش کی اَشیاء نہ ملنے پر دِلبرداشتہ نہیں ہونا چاہئے کہ بے نَمازوں اور گُناہوں میں ڈوبے رہنے والوں کی ہر دُنیوی آرزو پوری ہوتی چلی جانا بھلائی کی دلیل نہیں، خطرے کی گھنٹی ہے۔ جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا عُقبہ بن عامِر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے، نبیِّ اکرم، نورِ مُجسَّم، رسولِ مُحتَشَم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عِبرَت نشان ہے: جب تم دیکھو کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ دُنیا میں گناہ گار بندے کو وہ چیزیں دے رہا ہے جو اُسے پسند ہیں تو یہ اُس کی طرف سے ڈِھیل ہے۔ (مُسندِ اِمام احمد ج ۶ ص ۱۲۲ حدیث ۱۷۳۱۳)

حُکومت کی طَلَب دل میں، نہ خواہش تاجِ شاہی کی
نظر میں عاشِقوں کے بس مدینہ ہی سماتا ہے (وسائلِ بخشش ص ۳۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہاتھوں ہاتھ سزا کی حکمت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ربُّ الاَنام عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے۔ غُربت بلکہ ہرطرح کی دُنیوی تکالیف ومصیبت پر صَبْر کر کے اَجر حاصِل کرنا چاہئے کیوں کہ آفات وَبلیّات (یعنی بلائیں اور آفتیں)، کَفَّارۂ سَیِّئات (یعنی گناہوں کے کفّارے) اور باعِثِ ترقّیِ دَرَجات ہوتی ہیں۔ چُنانچِہ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، پیکرِ جُود وسخاوت، سراپا رَحمت ورَافت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کے گناہ کی سزا فوری طور پر اُسے دنیا ہی میں دے دیتا ہے۔'' (مُسندِ اِمام احمدج ۵ ص ۶۳۰ حدیث ۱۶۸۰۶)

حضرت مولانا روم عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ القَیُّوم فرماتے ہیں: ؎

ہم خدا خواہی و ہم دُنیائے دُوں　　　ایں خیال است و مُحال است و جُنُوں

(تو خدا کو بھی چاہتا ہے اور ذلیل دُنیا کو بھی۔ تیرا یہ خیال، جُنون یعنی پاگل پن اور مُحال یعنی ناممکن بات ہے)

مجھ کو دُنیا کی دولت نہ زَر چاہئے
شاہِ کوثر کی میٹھی نظر چاہئے (وسائلِ بخشش ص ۲۸۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب !　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُبلِّغ کی بھی بخشش ہوگئی

حضرتِ سیِّدُ نا سُلیم بن مَنْصُور عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ الغَفُور فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والِد مَنصُور بن عَمّار عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ الغَفّار کو بعدِ وفات خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللہُ بِکَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ تو اُنہوں نے بتایا: میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے کرم کرنے کے بعد مجھ سے فرمایا: ''اے بد عمل بُڈّھے! معلوم ہے کہ میں نے تجھے کیوں بخش دیا؟'' میں نے عرض کی: نہیں اے میرے معبود عَزَّوَجَلَّ! تو میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا: تُو نے ایک اِجتماع میں اپنے رِقّت انگیز بیان سے

حاضِرین کو رُلا دیا تھا اور اُس بیان میں میرا ایک ایسا بندہ بھی تھا جو کبھی بھی میرے خَوف سے نہیں رویا تھا مگر تیرا بیان سُن کر وہ بھی رونے لگا۔ تو میں نے اُس بندے کی گِریہ وزاری پر رَحم فرما کر اُس کو اور تمام شُرکائے اِجتماع کو بخش دیا اِسی لیے تیری بھی مَغفِرت ہوگئی۔ (شرحُ الصُّدور ص ۲۸۳) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مِرے اَشک بہتے رہیں کاش ہر دم　　ترے خوف سے یاخدا یاالٰہی
ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ　　میں تھرتھر رہوں کانپتا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جو روتا ہے اُس کا کام ہوتا ہے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اِس میں کوئی شک نہیں کہ اُن **مُبَلِّغین** کا دَرَجہ بَہُت ہی بُلند و بالا اور عَظَمت والا ہے جو اپنے رِقّت انگیز سنّتوں بھرے بیان سے لوگوں کے دلوں میں رِقّت پیدا کرتے ہیں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ بیکس پناہ سے بچھڑے ہوئے بندوں کو اپنے پُر سوز بیان کی کَشِش سے کھینچ کھینچ کر دربارِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں لاتے ہیں۔ یقیناً **اِخلاص** کے ساتھ اچّھی اچّھی نیّتیں کر کے **نیکی کی دعوت** کی دُھومیں مچانے والے سعادت مند **اِسلامی بھائی** دونوں جہانوں میں کامیاب ہیں۔ اِس **حکایت** سے یہ بھی معلوم ہوا کہ **خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے جو روتا ہے اُس کا کام ہوتا ہے۔** خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے رونا نہایت سعادت کی بات ہے بلکہ رونے والے کی بَرَکت سے نہ رونے والوں کا بھی بیڑا پار ہو جاتا ہے لہٰذا سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے اور ایسے اجتماعات میں مانگی جانے والی رقّت انگیز دعا میں حاضر رہنے کی بَہُت برکتیں ہوتی ہیں نہ جانے کس رونے والے کے صدقے سب حاضِرین کی مغفِرت کے اسباب ہو جائیں!

ترَپنے پَھڑکنے کا دیدے سلیقہ
ترے ڈر سے رونے کا سِکھلا طریقہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رونے کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ اور عشقِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں **رونا** ایک عظیمُ الشّان ''نیکی'' ہے، اِس لئے حُصولِ ثواب کی نیّت سے اِس **نیکی** کی ترغیب پر مبنی **نیکی کی دعوت** پیش کرتے ہوئے **رونے کے فضائل** بیان کئے جاتے ہیں۔ کاش! کہیں ہم بھی سنجیدگی اپنانے اور **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ وعشقِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں **آنسو** بہانے والے بنیں۔

رونے والی آنکھیں مانگو رونا سب کا کام نہیں
ذِکرِ محبّت عام ہے لیکن سوزِ محبّت عام نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رونے والوں کے صدقے نہ رونے والوں کی بخشش

سنّتوں بھرے اجتماعات، سیکھنے سکھانے کے مَدَنی حلقوں اور اجتماعاتِ ذِکرونعت کی بھی کیا بات ہے! کوشش کر کے ازابتداء تا اِنتہاء ان میں شرکت کرنی چاہیے، نہ جانے کب کسی کا دل چوٹ کھا جائے، اُس پر رقّت طاری ہو اور اِخلاصِ قلبی کے ساتھ اُس کی آنکھیں چھلک پڑیں اور اُس کو رحمت اپنی آغوش میں لے لے اور اُس مُخلِص بندے کے **اِخلاص** کی بَرَکت سے وہاں موجود ہر مسلمان کی **مغفِرت** کردی جائے۔ اجتماعِ خیر میں رونے والے کی بَرَکت سے اہلِ مغفِرت کی کثرت کا اس حدیثِ مبارکہ سے اندازہ لگائیے۔ چُنانچِہ **ایک** مرتبہ سَرْوَرِ کونین، رَحمتِ دارین، نانائے حَسَنَین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **خُطبہ** دیا تو حاضِرین میں سے **ایک شخص رو پڑا**۔ یہ دیکھ کر آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اگر آج تمہارے درمیان وہ تمام مُؤمن موجود ہوتے جن کے گناہ پہاڑوں کے برابر ہیں تو انہیں اس ایک شخص کے رونے کی وجہ سے بخش دیا جاتا کیونکہ فرشتے بھی اس کے ساتھ رو رہے تھے اور دُعا کر رہے تھے: اَللّٰھُمَّ شَفِّعِ الْبَکَّائِیْنَ فِیْمَنْ لَّمْ یَبْكِ یعنی اے

اللہ عَزَّوَجَلَّ! نہ رونے والوں کے حق میں رونے والوں کی شَفاعت قَبول فرما۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۱ ص٤٩٤ حدیث ٨١٠)

حضرتِ مولانا روم عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَیُّوم فرماتے ہیں: ؎

ہر کُجا آبِ رَواں غُنچہ بُوَد　　ہر کُجا اشکِ رَواں رَحمت بُوَد

(جب آسمان سے بارش برستی ہے تو زمین پر غُنچے اور گُل کِھلتے ہیں اور جب خوفِ خدا سے کسی کے آنسو جاری ہوتے ہیں تو رحمت کے پھول کِھلتے ہیں)

مکھی کے سر برابر آنسو!

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہے: جس مُؤمِن کی آنکھوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے آنسو نکلتے ہیں اگرچہ مکّھی کے سر کے برابر ہوں، پھر وہ آنسو اُس کے چہرے کے ظاہری حصّے کو پہنچیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنّم پر حرام کر دیتا ہے۔ (ایضاً ص ٤٩١ حدیث ٨٠٢)

قلبِ مُضطر چشمِ تر سوزِ جگر سینہ تپاں
طالبِ آہ و فُغاں جانِ جہاں! عطّار ہے (وسائلِ بخشش ص ٢٢٢)

ایک میل تک سینے کی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دیتی!

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی نَقْل فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام جب نَماز کے لئے کھڑے ہوتے تو خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے سبب اِس قدر گریہ و زاری فرماتے (یعنی روتے) کہ ایک میل کے فاصلے سے ان کے سینے میں ہونے والی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دیتی۔

(اِحیاءُ الْعُلوم ج ٤ ص ٢٢٤)

جی چاہتا ہے پھوٹ کے روؤں ترے ڈر سے
اللہ! مگر دل سے قَساوَت[1] نہیں جاتی

[1] یعنی سختی

سرکارِ مدینہ کے بعد کس کا رُتبہ ہے؟

سُبْحٰنَ اللّٰہ! جس کا مرتبہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی جناب میں جتنا بڑا ہوتا ہے وہ اُسی قَدَر زیادہ خوفِ خدا کا حامِل ہوتا ہے جیسا کہ ابھی آپ نے **حضرتِ** سیِّدُنا ابراہیم **خلیلُ اللہ** علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے گِریہ وزاری کا حال سنا۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے عظیم الشَّان رُتبے کی بھی کیا بات ہے! جی ہاں، ہمارے مکّی مَدَنی آقا میٹھے میٹھے مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے **بعد ساری مخلوقات میں** آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ہی **افضل ہیں**! چُنانچِہ فَقیہِ مِلّت حضرتِ علّامہ مولانا مفتی جلالُ الدّین اَمجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی اپنی سُوال جواب پر مبنی کتاب "اسلامی تعلیم" صَفْحَہ 194 تا 195 پر فرماتے ہیں: "حُضُور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد سب سے بڑے مرتبے والے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم **خلیلُ اللہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ہیں۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ **کلیمُ اللہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، پھر حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ **رُوحُ اللہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور (پھر) حضرتِ سیِّدُنا نُوح **نَجیُّ اللہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، ان حضرات کو مُرسلینِ اُولُو العزم کہا جاتا ہے۔" (اسلامی تعلیم ص ۱۹۵ بتغیُّر)

شجر و حجر بھی رونے لگتے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 160 صَفْحات پر مشتمل کتاب، "خوفِ خدا" صَفْحَہ 45 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام جب **نَماز** کے لئے کھڑے ہوتے تو (خوفِ خدا سے) اِس قَدَر روتے کہ دَرَخت اور مٹّی کے ڈھیلے بھی ساتھ رونے لگتے حتّٰی کہ آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے والِدِ مُحترم حضرتِ سیِّدُنا زکریّا عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام بھی دیکھ کر رونے لگتے یہاں تک کہ بے ہوش ہو جاتے۔ مسلسل بہنے والے آنسوؤں کے سبب حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے رُخسارِ مبارَک (یعنی بابَرَکت گالوں) پر زخم ہو گئے تھے۔ والِدہ ماجِدہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہا آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے پاکیزہ رُخساروں پر پَشمینے (یعنی اُون) کی پٹّیاں چپکا دیتی تھیں۔ جب بھی آپ

عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نَماز کے لئے کھڑے ہوتے تو رونا شروع کر دیتے، جس کے نتیجے میں وہ اُونی پَٹّیاں بھیگ جاتیں۔ والِدۂ مُحترمہ (مُح۔تَ۔رَمَہ) رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہا اُنہیں خشک کرنے کے لئے جب نچوڑتیں اور آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اپنی آنکھوں سے نکلنے والے پانی کو اپنی ماں کے بازو پر گرتا ہوا دیکھتے تو بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں اِس طرح عرض کرتے: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ میرے آنسو ہیں، یہ میری ماں ہے اور میں تیرا بندہ ہوں جبکہ تُو اَرحَمُ الرّٰحِمِین یعنی سب سے زیادہ رَحم فرمانے والا ہے۔"

(اِحیاءُ الْعُلوم ج ٤ ص ٢٢٥)

شرابِ مَحَبَّت کچھ ایسی پِلا دے
کبھی بھی نشہ ہو نہ کم یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ٨١)

جنّت و جہنّم کے درمیان گھاٹی ہے

نبی ابنِ نبی حضرتِ سَیِّدُ نا یَحییٰ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ایک مرتبہ کہیں کھو گئے۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے والِدِ مُحترم حضرتِ سَیِّدُ نا زَکَرِیّا عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تین دن تک تلاشتے رہے، آخِر کار ایک مقام پر اس حال میں نظر آئے کہ ایک کُھدی ہوئی قَبْر میں کھڑے رو رہے ہیں۔ فرمایا: اے میرے لال! میں تین دن سے ڈھونڈ رہا ہوں اور تم یہاں قبر میں کھڑے آنسو بہا رہے ہو؟ عرض کی: بابا جان! کیا آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے مجھے نہیں بتایا تھا کہ **جنَّت اور دوزخ کے درمِیان ایک گھاٹی ہے جسے وُہی طے کر سکتا ہے جو بُہت رونے والا ہو،** تو آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: میرے بیٹے! روؤ (رَو۔اَو) اور یہ فرما کر خود بھی ان کے ساتھ مل کر رونے لگے۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج ١ ص ٤٩٣ حدیث ٨٠٩)

سرفراز اور سُرخرو مولیٰ
مجھ کو تو روزِ آخرت فرما (وسائلِ بخشش ص ١١٣)

آنسو کے ہر قطرے سے ایک فِرِشتے کی پیدائش

سلطانِ انبیائے کرام، شاہِ خیرُ الاَنام صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے کچھ فِرِشتے ایسے ہیں جن کے پہلو اُس (عَزَّوَجَلَّ) کے **خوف** سے لرزتے رہتے ہیں، اُن کی آنکھ سے گرنے والے ہر آنسو کے قطرے سے ایک فِرِشتہ پیدا ہوتا ہے، جو کھڑے ہو کر اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی پاکی بیان کرنا شُروع کر دیتا ہے۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج۱ ص۵۲۱ حدیث ۹۱۴)

ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ
میں تھرتھر رہوں کانپتا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص۷۸)

رونے والا ہرگز جہنّم میں داخِل نہیں ہوگا

رَحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''خوفِ خدا سے رونے والا ہرگز جہنّم میں داخِل نہیں ہوگا حتّٰی کہ دودھ تھن میں واپَس آجائے۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج۱ ص۴۹۰ حدیث ۸۰۰) مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمۃُ الحَنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جیسے دوہے ہوئے دودھ کا تھن میں واپَس ہونا ناممکن ہے ایسے ہی اس شخص کا دوزخ میں جانا ناممکن ہے۔ جیسے ربّ تعالٰی فرماتا ہے:

حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ (پ۸ الاعراف ۴۰) ترجَمۂ کنزالایمان: جب تک سُوئی کے ناکے اونٹ نہ داخِل ہو۔

(مراٰۃ ج۵ ص۴۳۶)

خوفِ خدا میں رونے کے بڑے فضائل ہیں **اللہ** تَعَالٰی نصیب فرمادے۔

قلبِ مُضطَر کی لاج رکھ مولٰی
یہ صدا میری چشمِ نَم کی ہے (وسائلِ بخشش ص۱۲۵)

خوفِ خدا سے رونے والا بخش دیا جائے گا

حضرتِ سَیِّدُ نا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالِک و مختار شہنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا ارشادِ خوشگوار ہے: جو شخص **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے روئے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی بخشش فرما دے گا۔ (ابنِ عدی ج٥ ص٣٩٦)

سوزِشِ سینہ و جگر دے دے
آرزو مجھ کو چشمِ نَم کی ہے (وسائلِ بخشش ص١٢٥)

اگر آپ نجات چاہتے ہیں تو۔۔۔

حضرتِ سَیِّدُ نا عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: یا رسول **اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! نَجات کیا ہے؟ فرمایا: ﴿1﴾ اپنی زَبان کو روک رکھو (یعنی اپنی زَبان وہاں کھولو جہاں فائدہ ہو، نقصان نہ ہو) اور ﴿2﴾ تمہارا گھر تمہیں کِفایت کرے (یعنی بِلا ضَرورت گھر سے نہ نکلو) اور ﴿3﴾ گناہوں پر رَونا اختیار کرو۔ (سُنَنِ ترمِذی ج٤ ص١٨٢ حدیث٢٤١٤)

لائقِ نار ہیں مِرے اعمال
اِلتجا یا خدا کرم کی ہے (وسائلِ بخشش ص١٢٥)

مُوسَلا دھار بارِش شُروع ہو گئی

خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰے میں رونا مقدّر والوں کا حصّہ ہے، رونے کی سعادت پانے کے لئے رونے والوں کی صُحبت نہایت مفید ہوتی ہے۔ تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں آپ کو بکثرت رونے والے ملیں گے۔ آپ بھی عاشقانِ رسول کی صُحبت اختِیار کیجئے ان کے ساتھ مَدَنی قافِلوں کے مسافِر بنئے، اگر رونا نہیں آتا تھا تو آپ کو بھی اِنْ شَآءَاللہ **رونا** آجائے گا۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک **مَدَنی بہار** پیش کی

جاتی ہے چُنانچِہ سنّتوں کی تربیّت کا ایک مَدَنی قافلہ 12 دن کے لئے بابُ الاسلام سندھ کے ضِلَع ''تھر پارکر'' کے ایک گاؤں **اسمٰعیل کی ڈھانی** پہنچا۔ یہ علاقہ کئی سالوں سے برسات کی بَرَکات سے محروم تھا، اور اِس سبب سے لوگ بَہُت پریشان تھے۔ نَماز کے بعد لوگوں نے مَدَنی قافِلے والوں سے **بارِش کی دُعا** کے لئے کہا، عاشِقانِ رسول نے ہاتھ اُٹھا دیئے، سارے نَمازی بھی دُعا میں شامل تھے، ابھی دُعا جاری تھی کہ ایکدم کالے کالے بادَل اُمنڈ آئے، رَحمت کی گھنگھور گھٹا چھا گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے **موسلا دھار بارِش** شُروع ہوگئی جب کہ کچھ دیر قبل مَطْلَع بِالکل صاف تھا اور سورج پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا۔ سارے گاؤں میں **مَدَنی قافِلے** کی اِس بَرَکت کی دھوم مچ گئی۔ وہاں کے عُلَماء و اَئِمّۂ کرام نے اِس برسنے والی بارِش کو **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافلے والے **عاشقانِ رسول** کی دعا کا ثَمَر (یعنی نتیجہ) قرار دیا۔

خوب ہوں بارِشیں، دور ہوں خارِشیں ۔۔۔ قَحط کے دن ٹلیں، قافلے میں چلو
برسے برسات جب، باغ وگلزار سب ۔۔۔ لہلہانے لگیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

برسات کے پانی سے بیماریوں کا علاج

سُبْحٰنَ اللہ! مَدَنی قافِلے کی بھی کیا خوب بَرَکتیں ہیں! واقِعی بارِش بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہے، قراٰنِ پاک پارہ 26 **سُوْرَۃُ قٓ** آیت 9 میں بارش کو ''**مَآءً مُّبٰرَکًا**'' ترجمۂ کنزالایمان: ''برکت والا پانی'' کہا گیا ہے۔

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 40 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کرنے کے فضائل'' صَفْحَہ 30 پر ہے: حضرتِ مولٰی علی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک بار فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص شِفا چاہے تو قراٰنِ عظیم کی کوئی آیت رِکابی میں لکھے اور **بارش کے پانی** سے دھوئے اور اپنی عورَت سے اُس

کے مَہر میں سے ایک دِرہم اُس کی خوشی سے لے اس کا **شہد** خرید کر پیئے کہ بیشک **شِفا** ہے۔

(اَلْمَواهِبُ اللَّدُنِّيَّة ج ٣ ص ٤٨ ، فتاوٰی رضویہ ج۲۳ ص ۱۵۵)

ایک طبیب کا کہنا ہے: میں نے کئی مریضوں کو مختلف اَمراض میں **شہد** اور **بارش کا پانی** دیا ہے اسے دیگر نسخوں سے بڑھ کر نَفع بخش پایا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خدا سے رونا سنّت ہے

حضرتِ سَیِّدُ نا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیتِ مبارَکہ نازِل ہوئی:

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ﴿۶۰﴾ (پ۲۷، النجم ۵۹، ۶۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: تو کیا اس بات سے تم تعجُّب کرتے ہو، اور ہنستے ہو اور روتے نہیں۔

تو **اَصحابِ صُفَّہ** رضی اللہ تعالٰی عنہم اِس قَدَر روئے کہ ان کے مبارَک رُخسار (یعنی پاکیزہ گال) آنسوؤں سے تَر ہو گئے۔ انہیں روتا دیکھ کر **رحمتِ عالم** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم **بھی رونے لگے**۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے بہتے ہوئے **آنسو** دیکھ کر وہ صاحِبان اور بھی زیادہ **رونے لگے**۔ پھر آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جہنَّم میں داخِل نہیں ہوگا جو **اللہ** تَعالٰی کے ڈر سے رَویا ہو۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۱ ص ۴۸۹ حدیث ۷۹۸)

اللہ! کیا جہنَّم اب بھی نہ سرد ہو گا؟
رو رو کے مصطَفٰے نے دریا بہا دیئے ہیں (حدائقِ بخشش شریف)

شرحِ کلامِ رضا: اِس شِعر میں **میرے آقا** اعلٰی حضرت، مولانا شاہ امام **احمد رضا خان** عَلَیہِ رَحمۃُ الرَّحمٰن خدائے غفّار کے دربارِ گُہر بار میں عرض گزار ہیں: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! کیا جہنَّم کی آگ غلامانِ مصطَفٰے کے حق میں اب بھی

سرد نہ ہوگی! میرے پیارے پیارے پَرْوَرْدگار! تیرے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی اُمّت کی بخشش کیلئے دعائیں کرتے ہوئے اتنا روئے ہیں اِتنا روئے ہیں گویا رو رو کر دریا بہادیئے ہیں۔ ؎

خدائے غفّار بخش دے اب تو لاجِ محبوب رکھ ہی لے اب

ہمارا غمخوار فکرِ اُمّت میں دیکھ آنسو بہا رہا ہے (وسائلِ بخشش ص ۳۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رونے جیسی صورت بنا لے

امیرُالمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ''جو شخص رو سکتا ہو تو روئے اور اگر رونا نہ آتا ہو تو رونے جیسی صورت بنالے۔'' (اِحیاءُ العُلوم ج ٤ ص ۲۰۱) میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! یقیناً اچّھوں کی نقل بھی اچّھی ہوتی ہے: دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 318 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''فضائلِ دعا'' صَفْحہ 81 پر دُعا کی قبولیّت کے آداب میں ادب نمبر ۳۳ ہے: (دعا کے دَوران) ''آنسو ٹپکنے میں کوشش کرے اگرچہ ایک ہی قطرہ ہو کہ دلیلِ اِجابَت (یعنی قبولیت کی دلیل) ہے۔ رونا نہ آئے تو رونے کا سامنہ بنائے کہ نیکوں کی صُورت بھی نیک (یعنی اچّھی) ہے۔'' دعا کے بیان کردہ ادب کی شَرح میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: یہ (رَونی) صورت بنانا بہ نیّتِ تَشَبُّـــہ (یعنی رونے والوں کی نقّالی) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور (یعنی بارگاہِ الٰہی میں) ہے نہ کہ اَوروں کے دکھانے کو کہ وہ (یعنی لوگوں کو دکھانے کیلئے کرنا) ریا ہے اور حرام، یہ نُکتہ یاد رہے۔

ندامت سے گناہوں کا اِزالہ کچھ تو ہو جاتا

مجھے رونا بھی تو آتا نہیں ہائے ندامت سے (وسائلِ بخشش ص ۲۳۸)

سر اور داڑھی میں آٹا چھڑکنے کی انوکھی وصیت

اچھّوں کی نقّالی کے ضِمن میں ''معدنِ اَخلاق'' حصّہ اوّل صَفْحہ 54 پردی ہوئی ایک دلچسپ **حکایت** کچھ تبدیلی کے ساتھ عرض کرتا ہوں: ایک مسخرے نے مرتے وَقت اپنے دوست کو وصیّت کی کہ جب مجھے دَفن کرنے لگو تو میری داڑھی اورسر کے بالوں میں ''آٹا چِھڑک دینا'' دوست نے کہا: یار! تم زندَگی میں تو مذاق مسخری کرتے رہے ہو اب آخِری وَقت میں تو اس سے باز رہو! اُس نے کہا: اگر تم واقِعی میرے خیر خواہ ہو تو میں جو کہتا ہوں وہ کر دینا۔ دوست ہنس کر راضی ہو گیا اور اِنتِقال کے بعد اُس نے دفن کرتے وقت اُس کی داڑھی اور سر کے بالوں پر آٹا چِھڑک دیا۔ چندروز بعد اپنے مرحوم دوست کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ ؟ یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ مرحوم بولا: مجھ سے سُوال ہوا، تم نے **آٹا** چھڑکنے کی وصیّت کیوں کی تھی؟ میں نے عرض کی: **یااللہ** میں نے تیرے محبوب **مُحَمَّدٌ رَّسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کاارشادسُنا تھا: اِنَّ اللّٰہَ یَسْتَحِی عَنْ ذِی الشَّیْبَۃِ الْمُسلِمِ[1] (یعنی بلاشبہ **اللہ** تَعَالٰی مسلمان کے بُڑھاپے سے حیا فرماتا ہے) بوڑھا ہونا میرے اختیار میں نہ تھا اس لئے سوچا کہ لاؤ ''بُڑھاپے کی صورت'' ہی بنالوں۔ تو **اللہ** تَعَالٰی نے فرمایا: جاؤ! میں نے تجھے بَخش دیا۔

رحمتِ حق بہا، نہ مے جُوید
رحمتِ حق بہانہ مے جُوید

(**اللہ** کی رحمت قیمت نہیں مانگتی۔ **اللہ** کی رَحمت بہانہ چاہتی ہے)

سفید بال قِیامت میں نور ہوں گے

آج کل عُموماً سِن رَسیدہ اسلامی بھائی سفید بالوں سے کتراتے ہیں حالانکہ مسلمان ہونے کی حالت میں بُڑھاپے کی وجہ سے سفید بال آنا بڑی سعادت کی بات ہے چُنانچِہ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

---

[1] (اَلْمُعْجَمُ الاوسط ج ٤ ص ٨٢ حدیث ٥٢٨٦)

ہے: سفید بالوں کو نہ اُکھاڑو کیونکہ یہ قیامت کے دن نور ہوں گے۔ جس کا ایک بال سفید ہوا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ایک نیکی لکھے گا اور اس کا ایک گناہ مُعاف فرمائے گا اور اُس کا ایک دَرَجہ بُلند فرمائے گا۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب ج ۳ ص ۸۶ حدیث ۶)

آنسو نہ پونچھنے کی فضیلت

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، **علیُّ الْمُرتَضٰی** شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَہُ الْکَرِیم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے **رونا** آئے تو وہ آنسوؤں کو کپڑے سے صاف نہ کرے بلکہ رُخساروں پر بہ جانے دے کہ وہ اِسی حالت میں ربّ تعالٰی کی بارگاہ میں حاضِر ہوگا۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج ۱ ص ۴۹۳ حدیث ۸۰۸)

روتا ہوا میں آؤں داغِ جگر دکھاؤں
افسانہ بھی سناؤں میں اپنی بیکسی کا (وسائلِ بخشش ص ۱۹۴)

گھر میں چُھپ کر رونا اچھا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ اور عشقِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں بہنے والے **آنسو** بے شک نہیں پونچھنے چاہئیں مگر دوسروں کی موجودَگی میں روتے ہوئے یہ غور کرلینا ضَروری ہے کہ نہ پونچھنے سے مقصود کہیں یہ تو نہیں کہ لوگ میرے آنسو دیکھ لیں تاکہ مجھ سے مُتَأَثِّر ہوں کہ واہ! واہ! بَہُت نیک آدمی یا بڑا عاشقِ رسول ہے! اگر **مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ ایسا ہے تو یہ **ریاکاری** ہے اب آنسو نہ پُونچھنے کی فضیلت کیسی! اُلٹا جہنَّم کی حقداری ہے۔ جس کو سب کے سامنے رونے میں ''ریاکاری'' کا اندیشہ ہو اُسے چاہئے کہ **دعوتِ اسلامی** کے اشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 74 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**اَخلاقِ صالحین**'' صَفْحہ 30 پر دی ہوئی اس حِکایت کو پیشِ نظر رکھے چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ سَجدے میں رو رہا ہے، فرمایا: نِعمَ ھٰذَا لَوْکَانَ فِی بَیتِكَ حَیثُ لَا یَرَاكَ النَّاس۔ یعنی یہ (رونا) اچّھا کام ہے اگر گھر میں ہوتا، جہاں لوگ نہ دیکھتے۔ (تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص ۳۲)

میرے چہرے پر کفن ڈھک دیجئے ساتھیو رُسوا مجھے مت کیجئے
بڑھتے جاتے ہیں گنہ عطّار آہ! کچھ تو اظہارِ ندامت کیجئے (وسائلِ بخشش ص ۲۱۹)

آنسوؤں کو داڑھی سے صاف کرتے

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنکَدِر (مُن۔کَ۔دِر) عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القادِر جب روتے تو اپنے چہرے اور داڑھی پر آنسو مل لیتے اور فرماتے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آگ اُس جگہ کو نہ چھوئے گی جہاں خوفِ خدا سے نکلنے والے آنسو لگے ہوں۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ٤ ص ٢٠١) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

یاخدا بہرِ رضا عطّار کو وہ آنکھ دے
ہو غمِ محبوب میں آنسو بہانا جس کا کام (وسائلِ بخشش ص ١٥٤)

رونا نہ آئے تو بکوشش روئیں

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن عَمرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: ''رویا کرو! اگر رونا نہ آئے تو رونے کی کوشش کرو، اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کسی کو عِلم ہوتا تو وہ اِس قدر چیختا کہ اُس کی آواز پھٹ جاتی اور اِس طرح نَماز پڑھتا کہ اُس کی پیٹھ ٹوٹ جاتی۔'' (الزھد لابن المبارک ص٣٥٦ رقم١٠٠٧) یہ نقل کرنے کے بعد حُجَّةُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الوالی اِحیاءُ الْعُلوم جلد 4 صَفحہ 230 پر فرماتے ہیں: گویا اُنہوں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی اِس حدیثِ مبارَک کی طرف اشارہ کیا جس میں آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اگر تم وہ بات جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔''

(بُخاری ج ٤ ص٢٤٣ حدیث٦٤٨٥)

سوزِشِ عشق میں جلتا ہی رہوں میں ہر دم
آنکھ سے غم میں ترے خون برستا دیکھوں (وسائلِ بخشش ص١٢١)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک قطرۂ آنسو سے آگ کے کئی سمندر بجھادے گا

حضرتِ سَیِّدُنا ابوسُلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: (خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے باعث) جو آنکھیں ڈَبڈَبا ئیں گی (یعنی آنسوؤں سے بھر جائیں گی)، اُس چہرے پر قِیامت کے دن سیاہی اور ذِلّت نہیں چڑھے گی اور اگر ان ڈَبڈَبانے والی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں گے تو اللہ تَعَالٰی اُن آنسوؤں کے پہلے قطرے کے ساتھ ہی آگ کے کئی سَمُندر بُجھا دیگا اور جس قوم میں سے کوئی شخص (خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے) روتا ہے، اُس قوم پر رحم کیا جاتا ہے۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ٤ ص ٢٠١)

آگ دوزخ کی جلا ہی نہیں سکتی ان کو
عشق کی آگ میں دل جن کے جلا کرتے ہیں (وسائلِ بخشش ص ١٤٣)

ایک ہزار دینار صَدَقہ کرنے سے بہتر ایک قطرۂ اشک

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن عَمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ''اللہ تَعَالٰی کے خوف سے آنسو کا ایک قطرہ بہنا میرے نزدیک ایک ہزار دینار صَدَقہ کرنے سے بہتر ہے۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج١ ص٥٠٢ حدیث ٨٤٢)

دُرِّ نایاب بِلاشک ہیں وہ ہیرے انمول
اشک آقا کی جو یادوں میں بہا کرتے ہیں (وسائلِ بخشش ص ١٤٣)

زمین پر گرنے والے آنسو کے قطرے کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا کعبُ الْاَحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے آنسو بہانا مجھے اپنے وَزن کے برابر سونا صَدَقہ کرنے سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے کیوں کہ جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ڈر سے روئے اور اُس کے آنسوؤں کا ایک قطرہ بھی زمین پر گر جائے تو آگ اُس (رونے والے) کو نہ چُھوئے گی۔ (دُرَّۃُ النّاصِحین ص٢٥٣)

یاربّ بچالے تُو مجھے نارِ جحیم سے
اولاد یہ بھی بلکہ جہنَّم حرام ہو (وسائلِ بخشش ص ۱۸۹)

خوفِ خدا سے نکلے ہوئے آنسو کا قطرہ حُور نے چہرے پر مَل لیا

حضرتِ سیِّدُنا احمد بن ابوالحواری قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: میں نے خواب میں ایک حُور کو دیکھا جس کے چہرے پر نور کی چمک تھی میں نے پوچھا: تمہارے چہرے کی یہ چمک دمک کس وجہ سے ہے؟ وہ بولی: تمہیں وہ رات یاد ہے جس میں تم روئے تھے؟ میں نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: تمہارے آنسو مجھے لا کر دیئے گئے تو میں نے ان کو اپنے چہرے پر مَل لیا چنانچہ **میرے چہرے کی یہ چمک دَمَک آپ کے اُسی آنسو کی وجہ سے ہے**۔ (رسالہ قُشیریہ ص ۴۲۲) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلَّم

گُناہ کے باوُجُود خوش رہنا جہنَّم میں گرا سکتا ہے!

ایک عبادت گزار کا قول ہے: اگر کوئی شخص گناہ کرے اور ہنسے تو یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ اُس بے باک کو جہنَّم میں ڈال دے گا اور وہاں وہ روئے گا اور اگر کوئی شخص طاعت و بندَگی بجالائے پھر بھی خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے باعِث روئے تو بالیقین اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جنَّت میں داخِل فرمائے گا اور وہ وہاں خوشی سے رہے گا۔

(المنبهات على الاستعداد ليوم المعاد ص ٥ مُلَخَّصا)

عمر بدیوں میں ساری گزاری ہائے پھر بھی نہیں شرمساری
بخش محبوب کا واسِطہ ہے، یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے (وسائلِ بخشش ص ۱۳۴)

بے باکی سے گناہ کرنا بہت سخت بات ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو ہر گناہ بُرا اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے مگر ہنس ہنس کر اور بے باکی (یعنی بے خوفی) کے ساتھ گناہ کرنا یہ بہُت زیادہ تباہ کُن ہوتا ہے، بے دھڑک گناہ کرڈالنے والوں کو اللہ عزَّوَجَلَّ کے قہر وغضب سے ڈر جانا چاہئے، خدا کی قسم! جہنَّم کی گرمی کوئی برداشت نہیں کر سکے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ پارہ 10 سُوْرَۃُ التَّوْبَہ کی آیت نمبر 81 تا 82 میں جہنَّم کی حالت کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ

ترجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ جہنَّم کی آگ سب سے سخت گرم ہے کسی طرح انھیں سمجھ ہوتی تو انہیں چاہئے کہ تھوڑا ہنسیں اور بہت روئیں۔

...تو تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے

صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الھادِی مذکورہ آیاتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: دنیا میں خوش ہونا اور ہنسنا چاہے کتنی ہی درازمُدّت کے لئے ہو مگر وہ آخرت کے رونے کے مُقابل تھوڑا ہے کیونکہ دُنیا فانی (یعنی فنا ہونے والی) ہے اور آخرت دائم (یعنی ہمیشہ رہنے والی) ہے اور باقی ہے۔ یعنی آخرت کا رونا دنیا میں ہنسنے اور خبیث عمل (یعنی گناہ) کرنے کا بدلہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے: سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ اگر تم جانتے وہ جو میں جانتا ہوں تو تھوڑا ہنستے اور بہُت روتے۔ (صَحیح بُخاری ج ٤ ص ۲٤۳ حدیث ٦٤۸٥)

مِرے اَشک بہتے رہیں کاش! ہر دم
ترے خوف سے یاخدا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۷۸)

اے ہنس ہنس کر گناہ کرنے والو!

اے ہنس ہنس کر گناہ کرنے والے نادانو! اِس سے قبل کہ موت تمہاری غفلت بھری ہنسی کا خاتمہ کر دے سچّی توبہ کرلو! خود کو ڈرانے، سنجیدہ بنانے اور جہنّم میں روتے ہوئے جانے سے بچانے کیلئے اِس رِوایت پرغور کرو! جس میں سرورِ عالم، نورِ مجسّم، شہنشاہِ آدم وبنی آدم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا ہے: اے لوگو! رویا کرو اور اگر نہ ہوسکے تو رونے کی کوشش کیا کرو کیونکہ جہنّم میں جہنّمی روئیں گے یہاں تک کہ اُن کے آنسو ان کے چہروں پر ایسے بہیں گے گویا وہ نالیاں ہیں، جب آنسو ختم ہوجائیں گے تو خون بہنے لگے گا اور آنکھیں زخمی ہوجائیں گی کہ اُن میں اگر کشتیاں ڈالی جائیں تو چلنے لگیں۔ (شرحُ السّنۃ للبغوی ج۷ ص ۵۶۵ حدیث ۴۳۱۴) **مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الحَنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جیتے جی اپنے گناہوں کے ڈر، رب (عَزَّوَجَلَّ) کے خوف، اُس کی رَحمت کے شوق، اُس کے حبیب (صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے عشق میں جتنا ہوسکے **رو**لو ایسے رونے کا انجام اِنْ شَآءَ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) خوشی وشادمانی ہے۔

(مراٰۃ المناجیح ج۷ ص ۵۴۵)

مجھ خطا کار پر بھی عطا کر بے حساب بخش دے ربِّ اکبر
مجھ کو دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے یا خدا تجھ سے میری دعا ہے (وسائلِ بخشش ص ۱۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رِقّت انگیز دُعا کی چوٹ نے کہاں سے کہاں پہنچا دیا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطان کو بھگانے، سوئی ہوئی قسمت جگانے، خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں **رونے** کا جذبہ بڑھانے سچّی توبہ کی سعادت پانے، غمِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں آنسو بہانے اور اپنا سینہ مدینہ بنانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہردم وابستہ رہئے،

اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھتے رہئے، نَمازوں کی پابندی جاری رکھئے، سنتوں پر عمل کرتے رہئے، **مَدَنی اِنعامات** کے مطابِق زندَگی گزارئیے اور اِس پر استِقامت پانے کیلئے ہرروز ''**فکرِ مدینہ**'' کرکے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کرتے رہئے اور ہر مَدَنی ماہ کی ابتِدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذِمّے دار کو جمع کروادیجئے اور اپنے اِس مَدَنی مقصد ''**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے**'' کے حُصول کی خاطر پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلے** میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کیجئے۔ آیئے! آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے آپ کو ایک **مَدَنی بہار** سناؤں: تاندلیانوالہ (ضلع سردارآباد پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے جب پہلی بار (۱۴۲۶ھ بمطابق 2005ء) میں تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے بَینَ الاَقوامی تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع (صَحرائے مدینہ، مدینۃ الاولیاء ملتان شریف پاکستان) میں شرکت کی تو **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہوگیا اور اِس قدر جذبہ ملا کہ بابُ المدینہ کراچی آکر **دعوتِ اسلامی** کے جامِعۃُ المدینہ میں **درسِ نِظامی** کے اندر داخِلہ لے لیا اور یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دورۂ حدیث** کررہا ہوں۔ میرا ایک دوست پہلے **مَدَنی ماحول** میں تھا مگر وہ شرابی دوستوں کی صُحبت کے سبب خراب ہو گیا اور مَعَاذَاللّٰہ نَماز پڑھنی بھی چھوڑ دی۔ مجھے اس کا بَہُت قَلَق (یعنی دُکھ) تھا۔ میں جب بھی اپنے گاؤں مَسریرہ چک، تاندلیانوالہ جاتا اُس پر **اِنفِرادی کوشِش** کرتا، وہ سُنی ان سُنی کردیتا، مگر میں نے ہمّت نہ ہاری۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے (۱۴۲۷ھ بمطابق 2006ء) میں پھر اُس کو بَینَ الاقوامی تین روزہ **سنّتوں بھرے اجتماع** (صَحرائے مدینہ، مدینۃ الاولیاء ملتان شریف پاکستان) کی دعوت پیش کی۔ اجتماع آیا اور گزر گیا میری اُن سے ملاقات نہ ہوسکی۔ عید کے دن میں نے اپنے گھر میں سے جھانکا تو ایک ہلکی سی داڑھی والے باعمامہ اسلامی بھائی دُور سے ہمارے گھر کی طرف بڑھے چلے آرہے تھے، میں ان کو پہچان نہ سکا، جب وہ قریب آئے تو میں خوشی سے اُچھل پڑا کیوں کہ یہ تو میرے وُہی بچھڑے ہوئے

دوست تھے، میں نے دوڑ کر جوشِ مَحبَّت میں ان کو سینے سے چمٹا لیا۔اور **مَدَنی ماحول** میں واپَسی پر مبارَکباد پیش کی۔ جب اِس **مَدَنی انقِلاب** کا سبب دریافت کیا تو کہنے لگے: آپ کی دعوت پر تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع (صَحرائے مدینہ ملتان شریف پاکستان) میں حاضِر ہوا تھا، وہاں اِختِتامی **رِقّت انگیز دعا** میں میرے دل پر **مَدَنی چوٹ** لگ گئی، دُعا میں خوفِ خدا عزَّوَجَلَّ کے سبب **رونا دھونا** مچا ہوا تھا، میرے ضمیر نے مجھے جھنجھوڑا کہ دیکھ تو سہی! نیک پرہیز گار عاشِقانِ رسول تو گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے اپنے پَرْوَرْدَگار عزَّوَجَلَّ کے دربار میں گڑگڑا رہے اور **آنسو** بہا رہے ہیں جبکہ تُو تو یقینی طور پر سرتاپا گناہوں میں گھرا ہوا ہے مگر تجھے اِس کا کوئی احساس نہیں! بس بھائی! میرا بھی بند ٹوٹا، میں بھی خوب **رویا** اور رورو کر میں نے اپنے سابِقہ گناہوں سے توبہ کی اور اُسی وَقت داڑھی شریف بڑھانے اور عمامۂ پاک سجانے کی پکّی نیّت کر لی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزَّوَجَلَّ انہوں نے پُر جوش انداز میں ''دعوتِ اسلامی'' کے **مَدَنی کاموں** کی دھومیں مچانی شُروع کر دیں۔ عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی حاضِر ہو کر **مَدَنی قافِلہ کورس** کرنے کی بھی سعادت حاصِل کی اور ترقّی کرتے کرتے آٹھ نو ماہ میں دعوتِ اسلامی کی ذیلی مُشاوَرت کے نگران بن گئے۔

بُری صحبتوں سے کنارہ کشی کر کے اچّھوں کے پاس آ کے پا مَدَنی ماحول
تَنَزُّل کے گہرے گڑھے میں تھے اُن کی ترقّی کا باعِث بنا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش ص ٦٠٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کلیجہ ہلا دینے والی ایک سچّی داستان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس مَدَنی بہار سے ہمیں یہ درس ملا کہ بِالخصوص اپنے جاننے پہچاننے والوں کی بد اعمالیوں پر دل جلاتے رہنا اور ان پر **انفرادی کوشش** کا سلسلہ جاری رکھنا چاہئے کہ نہ جانے کب کسی کا دل چوٹ کھا جائے! نیز یہ بھی درس ملا کہ **بُری صحبت** سے ہمیشہ بچ کر رہنا چاہئے کہ یہ اچھے بھلے نیک انسان کو بھی شیطان کے

قدموں میں لاپٹختی ہے۔ یہ تو اُن اسلامی بھائی کی خوش نصیبی کہ اپنے ہمدرد اسلامی بھائی کی کُڑھن اور اِنفرادی کوشش کے صدقے **شرابیوں** کی صُحبتوں سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے، ورنہ بُری صحبت اور بِالخُصوص شرابیوں اور جواریوں کی سنگت ایسا تباہ کرتی ہے کہ تباہی بھی لرز اُٹھتی ہے! **جواریوں کی صُحبت** کے بھیانک انجام کی ایک **سچّی داستان** سناتا ہوں، **کلیجہ تھام** کر سنئے اور بُری صحبت سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے **توبہ** کیجئے چُنانچہ پنجاب (پاکستان) کے ایک محلّے میں ایک عجیب وغریب بدبو محسوس ہونے لگی، عَلاقے والوں کی خوب جُستجو کے بعد کہیں جا کر بدبو کا سراغ ملا، وہ بدبو ایک بند گھر سے آرہی تھی۔ چُنانچِہ پولیس کو اطّلاع دی گئی۔ جب پولیس والے لوگوں کی موجودگی میں تالا توڑ کر گھر کے اندر داخل ہوئے **تو یہ دیکھ کر سب کے رُونگٹے کھڑے ہو گئے کہ وہاں چارپائی پر ایک جوان آدمی کی لاش پڑی تھی اور اس کے بعض حصے گل سَڑ چکے تھے اور ان میں کیڑے رِینگ رہے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر بچّوں سمیت کئی افراد بے ہوش ہو گئے۔** تحقیق کرنے پر پتا چلا کہ یہ نوجوان محنت مزدوری کرنے کے لئے اِس عَلاقے میں آیا تھا، کرائے کے مکان میں رِہائش پذیر تھا اور بعض جُواریوں سے اس کی دوستی تھی۔ ایک دن یہ نوجوان اپنے دوستوں سے جُوا میں بہُت ساری رقم جیت گیا، ہارے ہوئے جواری دوستوں نے ہاری ہوئی رقم لُوٹنے کے لئے اس کے گلے میں پھندا کَسا اور بجلی کے کرنٹ لگا لگا کر موت کے گھاٹ اُتار دیا، پھر اسے بے گور و کفن چھوڑ کر تالا لگا کر فرار ہو گئے۔

اے جُواری تُو جوئے سے باز آ ورنہ پھنس جائے گا جس دن تُو مرا
تُو نشے سے باز آ مت پی شراب دو جہاں ہوجائیں گے ورنہ خراب
ہو گیا تجھ سے خدا ناراض اگر
قبر سن لے آگ سے جائیگی بھر (وسائلِ بخشش ص ۶۶۸، ۶۶۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خدا سے نہ ڈرنا سب سے بڑا گناہ ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما (نیکی کی دعوت دیتے ہوئے گناہوں سے ڈرانے کیلئے) ارشاد فرماتے ہیں: **اے گناہ کرنے والے!** تو ''بُرے خاتمے'' سے بے خوف نہ ہو اور جب تُو کوئی گناہ کرلے تو اُس کے بعد اُس سے بڑا گناہ نہ کر، تیرا دائیں، بائیں جانب کے فِرِشتوں سے حیا میں کمی کرنا اُس گناہ سے بڑا گناہ ہے جو تو نے کیا، اور تیرا گناہ کر لینے پر خوش ہونا اس سے بھی بڑا گناہ ہے حالانکہ تُو نہیں جانتا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تیرے ساتھ کیا سُلوک فرمانے والا ہے، اور تیرا کسی **گناہ کے چھوٹنے پر غمگین ہوجانا** اِس سے بھی بڑا گناہ ہے اور تُو (کس قدَر نادان ہے کہ چُھپ کر) گناہ (یا بدکاری) کرتے ہوئے تیز ہوا سے **دروازے کا پردہ اُٹھ جائے** تو ڈر جاتا ہے مگر تیرا دل اس بات سے نہیں ڈرتا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **تجھے دیکھ رہا ہے**۔ تیرا (خدا سے نہ ڈرنے کا) یہ عمل اِس سے بھی **بڑا گناہ** ہے۔

(ابن عَساکِر ج ۱۰ ص ۶۰، جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج ۱۵ ص ۱۰۵ حدیث ۱۲۴۶۲)

سِلسلہ آہ! گناہوں کا بڑھا جاتا ہے ۔۔۔ نِت نیا جُرم ہر اک آن ہوا جاتا ہے

امتحاں کے کہاں قابِل ہوں میں پیارے **اللہ** ۔۔۔ بے سبب بخش دے مولیٰ ترا کیا جاتا ہے (وسائلِ بخشش ص ۱۲۶)

گناہ کے بارے میں نیک اور بد کی اپنی اپنی کیفیّت

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے کس قدَر عمدہ انداز میں **نیکی کی دعوت** ارشاد فرمائی ہے! واقِعی گناہ پھر گناہ ہے اِس سے باز ہی رہنا چاہئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے اس سے بَہُت زیادہ ڈرتے ہیں، مگر گناہوں کے عادی لوگ اِس کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے۔ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''مومن اپنے گناہ کو اس انداز سے دیکھ رہا ہوتا ہے گویا کہ وہ کسی چٹان تلے ہے اور اسے ڈر ہے کہ کہیں یہ اس کے اوپر نہ آگرے جب کہ کافر کے نزدیک گناہ کا مُعامَلہ ایسا ہے گویا کوئی مکّھی اس کی ناک پر

گزر گئی۔" (اَلْفِرْدَوس بمأثور الْخِطاب ج ٥ ص ٣٤٢ حديث ٨٣٧٧)

ریچھ بندر کا تماشا دیکھنا حرام ہے

مدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما کی **نیکی کی دعوت میں** گناہ کرنے سے رہ جانے پر غمگین ہونے کے مُتَعلِّق بھی ذکر ہے، اِس ضِمن میں دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صَفْحات پر مشتمل کتاب، "**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**" صَفْحَہ 286 پر دیئے ہوئے عبرت کے "**مَدَنی پھول**" مُلاحَظہ ہوں: چُنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ناجائز بات کا تماشا دیکھنا بھی ناجائز ہے، **بندر** نَچانا حرام ہے، اس کا تماشا دیکھنا بھی حرام ہے۔ **دُرِّ مُختار وحاشیۂ علّامہ طَحطَاوی** میں ان مسائل کی تصرِیح (یعنی واضح بیان) ہے۔ آج کل لوگ ان (احکام) سے غافل ہیں۔ مُتَّقِی لوگ جن کو شریعت کی احتیاط ہے، ناواقفی سے **ریچھ یا بندر** کا تماشا یا **مُرغوں** کی پالی (یعنی ترکیب سے کروائی جانے والی مرغوں کی لڑائی) دیکھتے ہیں اورنہیں جانتے کہ اِس سے گنہگار ہوتے ہیں۔ حدیث میں ارشاد ہے کہ "اگر کوئی مجمع خیر (یعنی بھلائی کا اجتماع وغیرہ) کا ہو اور وہ نہ جانے پایا اور خبر ملنے پر اِس نے افسوس کیا تو اُتنا ہی ثواب ملے گا جتنا حاضِرین کو اور اگر مجمع شر (یعنی بُرائی کا مجمع مَثَلاً میوزیکل پروگرام) ہو اُس نے اپنے نہ جانے پر افسوس کیا تو جو گناہ اُن حاضِرین پر ہوگا وہ اِس پر بھی (ہوگا)۔"

مولیٰ مجھ کو نیک بنادے　　اپنی اُلفت دل میں بسا دے
بَہرِ صَفا اور بَہرِ مَروہ　　یااللہ مِری جھولی بھر دے　(وسائلِ بخشش ص ۱۰۷)

لوگوں کے سامنے "نیک بنے" والے کی قبر کا احوال

مدینہ

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم تَیْمی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی (اخلاص کے متعلق نیکی کی دعوت دیتے ہوئے ارشاد) فرماتے ہیں: میں موت اور اپنے مِٹ جانے کو یاد کرنے کے لئے کثرت سے **قبرِستان** آتا جاتا تھا، ایک رات قبرِستان میں

مجھے نیند نے گھیر لیا اور میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک قَبْر پھٹی اور آواز آئی: ''یہ زنجیر پکڑو اور اِس کے منہ میں داخِل کر کے اس کی پچھلی شَرمگاہ سے نکالو۔'' تو وہ مُردہ (گھبرا کر) کہنے لگا: ''**یارب** عَزَّوَجَلَّ! کیا میں **قراٰن** نہیں پڑھا کرتا تھا؟ کیا میں بَیتُ اللّٰہ کا **حج** نہیں کرتا تھا؟'' اِس طرح یکے بعد دیگرے وہ اپنی نیکیاں گنوانے لگا تو پھر آواز گُونج اٹھی: بے شک تُو لوگوں کے سامنے تو یہ اعمال کرتا تھا مگر جب تنہائی میں ہوتا تو نافرمانیوں کے ذَرِیعے مجھ سے اعلانِ جنگ کرتا اور مجھ سے نہیں ڈَرتا تھا۔ (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر ج۱ ص۳۱)

مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اخلاص ایسا عطا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص۷۸)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! لرز اُٹھئے! گھبرا کر توبہ کر لیجئے!! یہاں وہ نیک نَمازی اور بظاہِر سنّتوں کے عادی اسلامی بھائی بھی عبرت حاصِل کریں جو سب کے سامنے مَحض دِکھاوے کیلئے فرض تو فرض نَفل بھی ادا کرتے ہیں مگر تنہائی میں عمل سے غفلت بَرتتے ہیں، نیک نظر آنے کیلئے عوام میں تو خوب **حُسنِ اَخلاق** کے پیکر بنتے ہر ایک کو احترام سے جُھک کر سلام کرتے اور ''جی جناب'' سے مخاطِب ہوتے ہیں مگر گھر میں ''شیرِ بَبَر'' کی طرح دَہاڑتے، خوب تُوتُکار اور دل آزار گفتگو کرتے بلکہ مار دھاڑ تک سے بھی نہیں چُوکتے ہیں۔

چُھپ کے لوگوں سے کئے جس کے گناہ
وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے (حدائقِ بخشش شریف)

شرحِ کلامِ رضاؔ: اِس شعر میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ **نیکی کی دعوت** دیتے ہوئے فرماتے ہیں: اے گناہ کرنے والے! تُو نے لوگوں سے تو اپنے گناہ چُھپا لئے، مگر یہ بھول گیا کہ جس پَرْوَرْدَگار عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیاں کی ہیں وہ تیرے ان کارناموں سے واقِف ہے۔ آہ! اب محشر میں تیرا کیا ہوگا!

دکھاوے کے اعمال سے توبہ کر لیجئے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے، **دعوتِ اسلامی** کے

اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1012 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''جہنَّم میں لے جانے والے اعمال'' (جلد۲) صَفحہ 866 تا 867 پر ہے: تاجدارِ رِسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: ''گناہ پر نادِم ہونے والا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے رَحمت کا انتظار کرتا ہے اور گناہ پر اِترانے (یعنی نادم نہ ہونے) والا ناراضی کا انتظار کرتا ہے اور اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے بندو! یاد رکھو! عنقریب ہر (اچّھا یا برا) عمل کرنے والا اپنے عمل کی بِنا پر آگے بڑھے گا اور دُنیا سے جانے سے پہلے اپنے اچّھے اور بُرے عمل کا بدلہ دیکھ لے گا اور اعمال کا دار و مدار خاتِموں پر ہے اور دن اور رات دو سُواریاں ہیں لہٰذا ان کے ذَرِیعے آخرت کی طرف اچّھا سفر اختیار کرو اور توبہ میں تاخیر کرنے سے بچو، کیونکہ موت اچانک آجاتی ہے اور تم میں سے کوئی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حِلم (یعنی نرمی) سے ہرگز دھوکے میں نہ رہے، بے شک آگ تم میں سے ہر ایک کے جوتے کے تسمے (تَس۔مے) سے بھی زیادہ قریب ہے۔'' پھر شَہَنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے یہ (یعنی پارہ 30 **سُوْرَۃُ الزِّلْزَال** ساتویں اور آٹھویں) آیاتِ مبارکہ تِلاوت فرمائیں:

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ۝۷
وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ۝۸

ترجَمۂ کنزالایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اُسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر بُرائی کرے اُسے دیکھے گا

گناہوں پر ندامت کا نام توبہ ہے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ یعنی (گناہ پر) نادِم ہونا ہی توبہ ہے۔

(سُنَنِ اِبن ماجه ج٤ ص٤٩٢ حديث٤٢٥٢)

ندامت کی وضاحت

یعنی شرمِندَگی و ندامت **توبہ** کا ایک بَہُت بڑا رُکن ہے جیسا کہ ایک حدیثِ پاک میں ہے: ''حج وُقُوفِ عَرَفہ کا نام ہے۔'' (تِرمِذی ج۲ ص٢٠٤ حديث ٨٩٠) ندامت میں یہ بھی ضَروری ہے کہ وہ نافرمانی، اُس کی قَباحت (یعنی بُرا ہونے) اور آخِرت کے خوف کی وجہ سے

ہو محض دُنیوی بے عزّتی یا گناہ میں مال ضائع ہونے کی وجہ سے نہ ہو۔

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ رُوح پرور ہے: ''**اللہ** عزَّوَجَلَّ کسی بندے کے گناہ پر نادِم (یعنی شرمندہ) ہونے کو مُلاحظہ فرما کر اس کے **توبہ** کرنے سے پہلے ہی اسے معاف فرما دیتا ہے۔''

(اَلْمُستَدرَك لِلْحاكِم ج ۵ ص ۳۶۰ حديث ۷۷۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَتّر ہزار کنیزوں کے جُھرمٹ میں چلنے والی حُور

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! جو خوش نصیب اپنی نیکیوں پر پھولے گا نہیں، **اللہ** عزَّوَجَلَّ کی بے نیازی کو بھولے گا نہیں، نیکیاں کرنے کے باوُجُود **اِخلاص** کی کمی کے خوف سے لرزے گا اور اشکباری کرے گا وہ کامیاب ہے، **اللہ** عزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے ہنستا ہوا داخِل **جنّت** ہوگا۔ جنّت کی آرزو میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کیجئے۔ **مَدَنی اِنعامات** کے مطابِق عمل کیجئے اور **نیکی کی دعوت** کی دھومیں مچاتے رہئے۔ **نیکی کی دعوت** دینے والوں کی بھی کیا خوب شان ہے کہ **جنّت** کی عظیمُ الشّان حُور اُس کی مُنتظِر ہے چُنانچہ حُجَّةُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نقل کرتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: **جنّت** میں ایک **حُور** جسے ''**عَیناء**'' کہا جاتا ہے، جب وہ چلتی ہے تو اُس کی دائیں بائیں طرف 70 ہزار کنیزیں چلتی ہیں، وہ **حُور** کہتی ہے: **نیکی کا حُکم دینے والے اور بُرائی سے روکنے والے کہاں ہیں؟** (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۵ ص ۳۱۰)

حُوروں کے مُتعلّق تین فرامینِ مُصطفےٰ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مرحبا! نیکی کی دعوت دینے والوں کا رُتبہ کتنا بُلند و بالا ہے کہ **عَینا** جیسی عظیمُ الشّان **حُور** جنّت میں اُس کی مُنتظِر ہے! ''حُور'' بھی **اللہ** عزَّوَجَلَّ کی کیا خوب مخلوق ہے! اِس ضِمن میں **تین فرامینِ مُصطفےٰ**

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم مُلاحَظہ فرمائیے: ﴿۱﴾ جنّتی عورتوں کے سر کا دوپٹّا **دُنیا وَمَافِیْھَا** (یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے) سے بہتر ہے (بُخاری ج۲ ص۲۵۲ حدیث ۲۷۹۶) ﴿۲﴾ ہر جنّتی کو بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں میں سے دو بیویاں ایسی ملیں گی کہ 70 جوڑے پہنے ہوں گی پھر بھی ان لباسوں اور گوشت کے باہر سے ان کی پنڈلیوں کا مغز دکھائی دے گا جیسے سفید شیشے میں سُرخ شراب دکھائی دیتی ہے (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج۱۰ ص۱۶۰ حدیث ۱۰۳۲۱) ﴿۳﴾ ادنیٰ جنّتی کے پاس دنیا کی بیویوں کے علاوہ 72 حُوریں ہوں گی۔ (مُسنَدِ اِمام احمد بن حنبل ج۳ ص۶۴۰ حدیث ۱۰۹۳۲)

مرد کو حُور ملے گی جنّتی عورت کو کیا ملیگا؟

سُوال: جنّتی مرد کو حور ملے گی، جنّتی عورت کیلئے کیا ترکیب ہوگی؟

جواب: جو میاں بیوی جنّت میں جائیں گے وہ وہاں بھی اکٹھے رہیں گے اور جس عورت کا شوہر **مَعَاذَاللہ** جہنّم میں جائے گا اُس کا کسی جنّتی مرد کے ساتھ نکاح کر دیا جائیگا۔

کمسن بچّے کا جنّت میں نکاح

سُوال: کم سن بچّہ جنّت میں جائے گا تو کیا اُس کا بھی نکاح ہوگا؟

جواب: جی ہاں۔ حضرتِ سیِّدُنا اِمام احمد بن **حَجَر مَکّی شَافِعی** عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: کم سِن بچہ حشر میں دنیاوی عمر اور جَسامت پر اٹھایا جائے گا پھر جنّت میں داخلے کے وَقت اس کی جَسامت بڑھا دی جائے گی اور وہ بالغ کی طرح داخلِ جنّت ہوگا اور دنیاوی عورَتوں اور حُوروں کے ساتھ اُس کا نکاح کر دیا جائے گا۔

(فتاوی حدیثیہ ص۲۴۵)

کنوارے فوت ہونے والوں کا نکاح

سُوال: جو مسلمان مرد و عورت کُنوارپن میں رخصت ہوئے ہوں کیا ان کے بھی نکاح کی کوئی صورت ہوگی؟

جواب: جن مردوں یا عورَتوں کا ساری زندگی نِکاح نہیں ہوتا ان کا بھی جنّت میں ایک دوسرے سے نِکاح کر دیا جائے گا۔

جنّتی عورَتیں افضل یا حُوریں؟

سُوال: دنیا کی جنّتی عورَتیں افضل ہیں یا حُوریں؟

جواب: دُنیا کی جنّتی عورَتیں حُوروں سے افضل ہیں۔ چُنانچِہ ''طَبَرانی'' کی ایک طویل حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے: اُمُّ الْمؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے عرض کی: ''یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! دُنیا کی عورَتیں افضل ہیں یا بڑی آنکھوں والی جنّتی حُوریں؟'' تو آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''دنیا کی عورتیں بڑی آنکھوں والی جنّتی حوروں سے افضل ہیں۔'' اُمُّ المؤمنین نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! کس وجہ سے؟ تو آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''یہ ان کے نَماز اور روزے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنے کی وجہ سے ہے۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطّبَرانی ج۲۳ ص ۳۶۷ حدیث ۸۷۰) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: دنیا کی جنّتی عورَتیں حُوروں سے 70 ہزار درجے افضل ہیں۔ (اَلتّذکرۃ للقرطبی ص ۴۵۸) جلیل القدر تابِعی حضرتِ سیِّدُنا حِبان بن اَبُو جَبَلَہ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: دنیا کی وہ عورَتیں جو جنّت میں جائیں گی اپنے نیک کاموں کی وجہ سے جنّت کی حوروں سے افضل ہوں گی۔ (تفسیر قرطبی ج۱۶ ص۱۱۳)

کئی شوہروں والی جنّت میں کس کے ساتھ ہو گی؟

سُوال: اگلے شوہر کی فوتگی یا طلاق وغیرہ کی صورت میں جس عورت نے ایک سے زیادہ شادیاں کی ہوں وہ جنّت میں کون سے شوہر کے ساتھ رہے گی؟

جواب: اگر کوئی عورَت یکے بعد دیگرے ایک سے زیادہ مَردوں کے نِکاح میں آئی تو ایک قول کے مطابق جس کے

نِکاح میں سب سے آخر میں تھی جنّت میں اُسی کے ساتھ ہوگی۔ جیسا کہ حضرتِ سیِّدُ نا ابوالدَّ رداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ روح پرور ہے: ''عورت جنّت میں اپنے اس شوہر کے نکاح میں دی جائے گی جو دُنیا میں اس کا سب سے آخری شوہر تھا۔'' (مسند الشّامیین لِلطّبَرانی ج۲ ص۳۵۹ حدیث۱۴۹۶) دوسرا قول یہ ہے جس کا اَخلاق زیادہ اچّھا ہوگا اُسے ملے گی جیسا کہ اُمُّ الْمؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سَلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! بعض عورَتیں دنیا میں دو، تین یا چار شوہَروں سے (یکے بعد دیگرے) شادی کرتی ہیں، پھر مرنے کے بعد وہ جنّت میں اکٹھے ہوں تو وہ عورَت کس شوہر کے لیے ہوگی؟ ارشاد فرمایا: اُسے اختیار دیا جائے گا اور جس خاوَند کا اَخلاق دُنیا میں سب سے اچّھا ہوگا وہ اُس کو اختیار کرے گی، وہ کہے گی: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! میرے اس خاوَند کا اَخلاق سب سے اچّھا تھا لہٰذا اس کے ساتھ میرا نِکاح فرمادے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبیر ج ۲۳ ص ۳۶۷ حدیث ۸۷۰) ان دونوں احادیث واقوال میں کوئی تَعارُض (یعنی ٹکراؤ) نہیں۔ جیسا کہ حضرتِ سیِّدُ نا اِمام احمد بن حَجَر مَکّی شَافِعی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: جس عورت نے یکے بعد دیگرے کئی نکاح کیے ہوں تو ایک صورت یہ ہے کہ ہر شوہر نے اُس کو طَلاق دے دی ہو اور جب وہ فوت ہوئی تو کسی کے نِکاح میں نہ تھی تو صِرف اسی حالت میں اس کو اختیار دیا جائے گا اور جس خاوَند کا اَخلاق دنیا میں سب سے اچّھا ہوگا اُسے ملے گی۔ جیسا کہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سَلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی حدیث میں مذکور ہے۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ اس نے مُتَعَدِّد نکاح کیے ہوں اور آخری خاوَند نے اس کو طَلاق نہ دی ہو اور وہ اس کے نکاح میں فوت ہوئی اس صورت میں وہ جنّت میں آخری خاوَند کے نکاح میں ہوگی جیسا کہ حضرتِ سیِّدُ نا ابوالدَّ رداء رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حدیث میں ہے۔ (مُلَخَّص ازفتاوی حدیثیہ ص۷۰، ۷۱)

اخلاق ہوں اچّھے مِرا کِردار ہو سُتھرا

محبوب کا صدقہ تو مجھے نیک بنادے (وسائلِ بخشش ص ۱۰۳)

اٰمین بجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لوگوں کو نفع پہنچانا مدینہ ۳

حضرتِ سیِّدُنا جابِر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سُلطانِ مکّۂ مکرَّمہ، تاجدارِ مدینۂ منوَّرہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ مَنفَعت نِشان ہے: مُؤمِن سے اُلفت کی جاتی ہے اور اُس (شخص) میں کوئی بھلائی نہیں جو نہ کسی سے اُلفت (یعنی مَحَبَّت) رکھے نہ اُس سے اُلفت کی جائے اور لوگوں میں سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو **نفع** پہنچائے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۶ ص ۱۱۷ حدیث ۷۶۵۸)

ڈاکوؤں نے ساری بس لُوٹ لی مگر مجھے چھوڑ دیا مدینہ ۴

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! نیک بندوں سے لوگ مَحَبَّت کرتے ہیں یہاں تک کہ بسا اوقات ڈاکو بھی نیک بندوں کا احترام کرتے ہوئے انہیں لُوٹنے سے باز رہتے ہیں چُنانچِہ داڑھی، زلفوں سے مُزَیَّن سنّتوں بھرے لباس میں ملبوس باعِمامہ رہنے والے ایک مبلّغِ دعوتِ اسلامی جو کہ "مَدَنی اِنعامات" کے عامل ہونے کے ساتھ ساتھ تنظیمی طور پر اِس کے ذِمّے دار بھی ہیں۔ ان کا کچھ اِس طرح بیان ہے کہ ایک بار میں جیب میں کافی رقم لئے حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ پاکستان) سے بابُ المدینہ کراچی آنے کیلئے بس میں سُوار ہوا۔ بس ابھی بمشکل آدھا گھنٹہ چلی ہو گی کہ اچانک مختلف نِشَستوں سے چار پانچ افراد ایک دم اسلحہ (اَس۔لَ۔حہ) تان کر کھڑے ہو گئے۔ ان میں جو سب سے قد آور تھا اُس نے لپک کر ڈرائیور کو ایک زوردار طمانچہ جڑ دیا اور اسے دھکیل کر ڈرائیونگ سیٹ پر قابض ہو گیا، بَس ایک کچّے راستے میں اُتار دی گئی، اب ڈاکوؤں نے چلتی بس میں ہر ایک کی جامہ تلاشی لینی اور لوٹنا شُروع کر دیا۔ بس میں شدید خوف و ہراس تھا،

میں بھی ایکدم سہما ہوا تھا، میری اگلی نِشَست پر مضبوط قدو قامت کے نوجوان بیٹھے تھے اور مجھے اندیشہ تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ ڈاکوؤں کے خلاف مُزاحَمت کریں اور وہ گولی چلا دیں۔ بہرحال میں نے احتیاطاً تجدیدِ ایمان کرنے کے بعد آنکھیں بند کرلیں، میرے برابر جو صاحِب بیٹھے ہوئے تھے ایک **ڈاکو** نے اُن کی تلاشی لی اور جو ہاتھ آیا چھین لیا۔ مگر مجھے ہاتھ نہ لگایا، دوسرا **ڈاکو** آیا اُس نے بھی انہیں صاحِب کی تلاشی لی، مزید اُن کی کسی جیب سے 100 روپے کا نوٹ برآمد ہوا وہ بھی لُوٹ لیا اور مجھے چھیڑے بِغیر جانے لگا، تیسرے **ڈاکو** نے میری طرف اشارہ کرکے آواز دی **مولانا صاحِب کو مت لُوٹنا** یہ دیکھ کر میرے پیچھے بیٹھے ہوئے کسی پیسنجر نے موقع پا کر اپنی رقم کی گڈّی میری پیٹھ کی طرف گُرتے کے اندر سَر کا دی، کسی خاتون نے پیچھے سے سونے کا لاکِٹ نیچے میرے پاؤں کی طرف پھینک دیا (اِس کا علم مجھے بعد میں ہوا) بہرحال **ڈاکو** لوٹ مار کرنے کے بعد بس سے اُترے اور فرار ہوگئے۔ اب بس کے لُٹے ہوئے پیسنجروں کی آواز نکلی، شوروغل اور رَوا ویلا شُروع ہوگیا، کسی نے میری طرف اشارہ کرکے چلّا کر کہا: اِس مولانا کو پکڑلو یہ **ڈاکوؤں کا آدمی** معلوم ہوتا ہے کیوں کہ ہم سب کو لُوٹا اس کو نہیں لوٹا، میں ڈر گیا کہ اب گئے! یہ لوگ کہیں مجھے توڑ پھوڑ نہ ڈالیں، یکا یک غیبی مدد یوں آئی کہ انہیں مسافِروں میں سے کسی نے کچھ اس طرح کہا: نہیں نہیں بھائیو! یہ شریف آدمی ہے، اِس کا لباس اور چہرہ نہیں دیکھتے! بس اِس کی نیکی آڑے آگئی اور بچ گیا، ہم لوگ گنہگار ہیں، ہمیں گناہوں کی سزا ملی ہے۔

ڈاکوؤں سے حفاظت کا راز

ان اسلامی بھائی کا مزید بیان ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پہلے ڈاکوؤں سے حفاظت ہوئی اور بعد میں لُٹے ہوئے مسافروں کی طرف سے آنے والی شامت دُور ہوئی۔ یہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت کی ''**مَدَنی بہار**'' ہے کہ میں داڑھی، زلفوں اور عمامہ شریف کا تاج سجائے سنّتوں بھرے لباس میں ملبوس رہتا ہوں ورنہ مجھے بھی شاید بے دردی سے لوٹ لیا جاتا۔ مَدَنی ماحول سے وابستگی سے قبل میں فُل ماڈرن رہتا اور اسٹیج ڈراموں میں کام کیا کرتا تھا۔ **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ

تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کرم ہوا کہ مجھ گنہگار کو دعوتِ اسلامی نے **توبہ** کا راستہ دکھایا، نَمازی بنایا، سنّتوں کا رنگ چڑھایا، حُضُور **غوثِ پاک** رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے سلسلے میں مُرید بننے کا شَرَف دلایا، نیک بننے کے نُسخے یعنی **مَدَنی اِنعامات** کا عامِل اور اپنے پیر صاحِب کی طرف سے ملنے والے **''شجرہ قادِریہ رضویہ''** کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھنے والا بنایا جس میں ایک وِرد یہ بھی ہے: **بِسۡمِ اللهِ عَلٰی دِیۡنِیۡ بِسۡمِ اللهِ عَلٰی نَفۡسِیۡ وَ وُلۡدِیۡ وَ اَھۡلِیۡ وَ مَالِیۡ** یعنی **اللہ** تعالٰی کے نام کی بَرَکت سے میرے دین، جان، اولاد اور اہل و مال کی حفاظت ہو۔ (ترجمہ پڑھنا ضروری نہیں، اوّل آخِر ایک بار درود شریف پڑھ لیجئے) **فضیلت:** یہ دعا جو روزانہ صبح و شام تین تین بار پڑھ لے اُس کے دین، ایمان، جان، مال، بچّے سب **محفوظ** رہیں۔ (اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں روزانہ صبح و شام یہ وِرد پڑھتا ہوں، میرا حُسنِ ظن ہے کہ ڈاکوؤں سے حفاظت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے اِسی وِرد کی بَرَکت سے ہوئی ہے۔ جب دنیا میں اِس کا یہ ثَمَر (یعنی فائدہ) ہے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ مرتے وَقت ایمان بھی سلامت رہے گا۔ میری تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے مَدَنی اِلتجا ہے کہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں اور مکتبۃُ المدینہ سے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ حاصِل کر کے اُس کے مطابِق زندگی گزارنے کی کوشِش کریں، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہانوں میں بیڑا پار ہوگا۔

صُبح و شام کی تعریف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بھی کیا خوب **مَدَنی بہاریں** ہیں! مذکورہ وِرد کرنے کے اوقات یعنی ''صبح و شام'' کی تعریف بھی سمجھ لیجئے، چُنانچہ مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ **شجرۂ قادِریہ رضویہ** صَفْحَہ 10 پر ہے: آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک **''صُبح''** ہے۔ اس سارے وَقفے میں جو کچھ پڑھا جائے اُسے صُبح میں پڑھنا کہیں گے اور دوپَہَر ڈھلے (یعنی ابتِدائے وقتِ ظُہر) سے لے کر غُروبِ آفتاب تک **''شام''** ہے۔ اِس پورے وَقفے میں جو کچھ پڑھا جائے اُسے شام میں پڑھنا کہیں گے۔

نافرمانوں سے لوگ نفرت کرتے ہیں

گناہ کرنا دونوں جہانوں کیلئے باعثِ نقصان وخُسران ہے اور گنہگاروں کیلئے لوگوں کے دلوں سے بھی احترام نکل جاتا ہے، اِس ضمن میں **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 853 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''جہنّم لے جانے والے اعمال'' جلد اوّل صَفْحَہ 66 تا 67 پر ''نیکی کی دعوت'' کے مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں سے مہکتی **6 روایات** مُلاحظہ فرمایئے: ﴿1﴾ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاوِیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو تحریر بھجوائی: **اَمّا بَعد** (یعنی حمد وصلوٰۃ کے بعد) جب بندہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کا کوئی عمل کرتا ہے تو اُس کی تعریف کرنے والے لوگ اُس کی مَذَمَّت کرنے لگتے ہیں (الزھد للامام احمد بن حنبل ص ۱۸۶ حدیث ۹۱۷) ﴿2﴾ حضرتِ سیِّدُنا ابودَرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: اِس بات سے ڈرو کہ مؤمنین کے دل تم سے نفرت کرنے لگیں اور تمہیں اس کا شُعُور (پتا) بھی نہ ہو (الزھد لابی داود ص ۲۰۵ رقم ۲۲۹) ﴿3﴾ حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: جو بندہ تنہائی میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مؤمنین کے دلوں میں اُس کے لئے اپنی ناراضی اس طرح ڈال دیتا ہے کہ اُسے اِس کا شُعُور (پتا) بھی نہیں ہوتا ﴿4﴾ امام محمد بن سِیرِین عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ المُبِین جب مقروض ہوئے اور انہیں قَرض کے سبب شدید غم لاحِق ہوا تو فرمایا: میں اپنے اِس غم کا سبب چالیس سال پہلے سرزد ہونے والے ایک **گناہ** کو سمجھتا ہوں (حِلْیَۃُ الْاَولیاء ج ۲ ص ۳۰۷ رقم ۲۳۳۴) ﴿5﴾ حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان **تَیمِی** رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: آدمی پوشیدہ طور پر ایک **گناہ** کرتا ہے تو اس کی وجہ سے اس پر ذِلّت طاری ہو جاتی ہے (کتاب التّوبۃ مع موسوعۃ ابن اَبِی الدُّنیا ج ۳ ص ۴۲۴ رقم ۹۵) ﴿6﴾ حضرتِ سیِّدُنا یحیٰی بن مُعاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: مجھے اُس عاقِل پر تَعَجُّب ہے جو اپنی دعا میں تو یہ کہتا ہے کہ **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! مجھے مصیبت میں مبتَلا کر کے میرے دشمنوں کو خوش نہ کرنا، حالانکہ دشمن کو اپنی مصیبت پر خوش کرنے کے اسباب وہ خود ہی پیدا کرتا ہے! آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے پوچھا گیا: وہ

کیسے؟ تو جواباً فرمایا: وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے اور اِس طرح قِیامت کے دن اپنے دشمنوں کو خوش کرے گا۔

(اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر ج ۱ ص ۲۹، ۳۰)

یہاں بھی دے عزّت، وہاں بھی دے عزّت

الٰہی! پئے مصطَفٰے جانِ رَحمت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِنسانیّت کی سب سے بڑی خدمت کون سی ہے؟

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! لوگوں کو **نیکی کی دعوت** دینا اور اِن کو گناہوں سے بچانا بھی یقیناً بَہُت بڑا نَفع پہنچانے والا کام ہے، بیماری، بے روزگاری، قرض داری وغیرہ پریشانیوں کے مواقِع پر پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی دُکھیاری اُمّت کی حاجت برآری بھی بے شک نکوکاری ہے اور اس میں جنّت کی حقداری ہے **مگر انسانیَّت کی سب سے بڑی خدمت یہی ہے کہ اُس کو جہنَّم سے بچانے کی تدبیر کی جائے۔** یہ انسان کو پہنچایا جانے والا سب سے بڑا نَفع ہے۔ **منقول** ہے: دو خصلتیں ایسی ہیں کہ ان سے افضل کوئی خصلت نہیں ﴿1﴾ **اللہ** تَعَالٰی پر ایمان لانا ﴿2﴾ مسلمانوں کو نفع پہنچانا اور دو خصلتیں ایسی ہیں کہ ان سے زیادہ بُری کوئی خَصلت نہیں ﴿۱﴾ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ﴿۲﴾ مسلمانوں کو تکلیف دینا۔

(اَلْمُنَبِّھات ص ۳)

کروں یا خدا مومنوں کی میں خدمت

نہ پہنچے کسی کو بھی مجھ سے اذِیّت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُنیا بھر سے بہتر

حُضُور تاجدارِ مدینہ سُرورِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ علیُّ الْمرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَہُ الْکَرِیْم سے اِرشاد فرمایا: اے علی! اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے ذَرِیعے کسی شخص کو راہِ راست پر لے آئے تو یہ تمہارے لیے اُن تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طُلوع ہوتا ہے۔ (یعنی دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے) (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطّبَرانی ج ١ ص ٣٣٢ حدیث ٩٩٤)

سُرخ اُونٹوں سے بہتر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوب خوب نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاتے رہیئے، آپ کی نیکی کی دعوت سے اگر صِرف ایک فرد ہی عشقِ رسول کا جام غٹ غٹا گیا، راہِ ہدایت پا گیا، اسے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول بھا گیا، وہ سنّت کی شاہراہ پر آ گیا، نَمازوں کی لذّتیں پا گیا، اپنے آپ کو نیک بندوں میں کھپا گیا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا بھی بیڑا پار ہو جائے گا۔ ایک اور رِوایت میں ہے: نبیِّ حاشر، رسولِ صابر وشاکر، محبوبِ ربِّ قادِر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے ذَرِیعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے اس سے اچّھا ہے کہ تمہارے پاس سرخ اُونٹ ہوں۔ (صَحیح مُسلِم ص ١٣١١ حدیث ٢٤٠٦)

سُرخ اُونٹوں سے کیا مُراد ہے؟

حضرتِ علّامہ یحیٰی بن شَرَف نَوَوِی (نَ۔وَ۔وی) عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی اِس حدیثِ نَبَوِی (نَ۔بَ۔وی) کی شَرح میں لکھتے ہیں: سرخ اونٹ اہلِ عَرَب کا بیش قیمت مال سمجھا جاتا تھا، اِس لئے ضَرْبُ الْمَثَل (یعنی کہاوت) کے طور پر سُرخ اُونٹوں کا ذکر کیا گیا۔ اُخرَوی (اُخ۔رَوی) اُمور کو دُنیوی چیزوں سے تَشبِیہ (تَش۔بِیْہ یعنی مثال) دیناصِرف سمجھانے کے لئے ہے، ورنہ حقیقت یِہی ہے کہ ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت (کی نعمت) کا ایک ذرّہ بھی دُنیا اور اِس جیسی جتنی دنیائیں تصوُّر کی جاسکیں، اُن سب سے بہتر ہے۔ (شَرحِ مُسلِم لِلنَّوَوِی ج ١٥ ص ١٧٨)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الْحَنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں:

یعنی ایک کافر کو مسلمان بنانا، دُنیا کی بڑی (سے بڑی) دولت سے بھی بہتر ہے بلکہ کافر کو قتل کرنے سے بہتر (یہ) ہے کہ اُسے رغبت دے کر مسلمان کرلیا جاوے کہ (اللہ نے چاہا تو) اس سے اس کی (آیندہ) ساری نسل مسلمان ہوگی۔

(مراٰۃ المناجیح ج۸ص۴۱۶)

مُبلِّغ بنوں کاش! میں سُنّتوں کا
سدا دیں کی خدمت کروں یہ دُعا ہے (وسائلِ بخشش ص ۳۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12ماہ مَدَنی قافلے میں سَفَر کی نیّت کی بَرَکت سے "کینسر" چلا گیا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت کا جذبہ پانے، سنتوں پرعمل کرنے، نیکیوں کا ثواب کمانے، دل میں عشقِ رسول کی شمع جلانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہردم وابستہ رہئے، اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھتے رہئے، نمازوں کی پابندی جاری رکھئے، سنتوں پرعمل کرتے رہئے، **مَدَنی اِنعامات** کے مطابق زندگی گزاریئے اور اِس پر اِستِقامت پانے کیلئے ہرروز "**فکرِ مدینہ**" کرکے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کرتے رہئے اور ہر مَدَنی ماہ کی ابتِدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذِمّے دار کو جمع کروا دیجئے اور اپنے اِس **مَدَنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے"** کے حُصول کی خاطر پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلے** میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کیجئے۔ آیئے! آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے آپ کو ایک **مَدَنی بہار** سناؤں، مرکز الاولیاء (لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ تقریباً تین سال سے میری امّی جان **کینسر** کے مَرَض میں مبتلا تھیں، ہر دو ماہ بعد ان کے ٹیسٹ ہوتے تھے۔ امّی جان کے بڑھتے ہوئے مَرَض اور روز روز ڈاکٹروں کے پاس چکّر لگانے کی پریشانی مجھ سے دیکھی نہیں جاتی تھی۔ ایسے میں رَمَضانُ المبارَک (سن ۱۴۳۰ھ) کی تشریف آوری ہوئی اور میں نے عاشِقانِ رسول

کے ساتھ اعتِکاف کرنے کی سعادت حاصل کی، وہاں اپنی امّی جان کے لیے خوب دعا کی اور مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے عاشقانِ رسول کے ساتھ 12 ماہ مَدَنی قافلے میں سفر کی نیّت کر لی۔ 21 رَمضانُ المبارَک کو والِدہ کے ٹیسٹ ہوئے اور دو دن بعد جب رپورٹس ملیں تو پڑھ کر میری خوشی کی انتہاء نہ رہی کیونکہ رپورٹس بالکل نارمل تھیں اور تین سال سے کینسر کا جو مَرَض امّی جان کی جان نہیں چھوڑ رہا تھا وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرا حُسنِ ظن ہے کہ مَدَنی قافِلے میں 12 ماہ سفر کی نیّت کرنے کی بَرَکت سے ختم ہو چکا تھا۔

کینسر اور بیماری کیلئے مَدَنی نُسخہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ! کینسر جو کہ ڈاکٹروں کے نزدیک لاعلاج بیماری مانی جاتی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اُس کا علاج ہو گیا۔ آیئے ! کینسر، شوگر، T.B.، دل اور گردے کے امراض بلکہ ہر بیماری کے علاج کیلئے ایک مَدَنی نسخہ سنتے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی کتاب میں ہے کہ سحر زدہ (یعنی جس پر کسی نے جادو کروایا ہو وہ) شخص، بیری (یعنی بیر کے دَرَخت) کے 7 سبز پتّے لے کر انہیں دو پتھروں کے درمیان (مَثَلاً پتّھر کی سِل پر رکھ کر دوسرے پتھر سے) کُوٹ لے، پھر انہیں پانی میں ملا کر آیۃُ الکرسی اور چار قُل پڑھ کر دم کرے، پھر اس پانی سے 3 گھونٹ پی کر بَقِیّہ سے غسل کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے بیماری دُور ہو جائے گی۔ یہ عمل اُس شخص کے لئے (بھی) انتہائی مفید ہے جسے (جادو کے ذَرِیعے) بیوی سے روک دیا گیا ہو۔ (جامع معمر بن راشد مع مُصنَّف عَبد الرَّزّاق ج ١٠ ص ٧٧ رقم ١٩٩٣٣)

قسمت میں لاکھ پیچ ہوں سو بل ہزار کج
یہ ساری گتھی اِک تِری سیدھی نظر کی ہے (حدائقِ بخشش شریف)

شَرحِ کلامِ رضاؔ: اِس شعر میں میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ

تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! قسمت میں چاہے کتنی ہی اُلجھنیں اور پریشانیاں لکھی ہوں، آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بس لُطف و کرم کی ایک سیدھی نظر فرما دیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تقدیر کی ساری گتّھیاں کُھل اور پیچیدگیاں حَل ہو جائیں گی۔

تاجِ شاہی کا میں نہیں طالِب
کردو رحمت کی اِک نظر آقا (وسائلِ بخشش ص ۳۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گُناہوں کے 6 علاج

ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین کی ''نیکی کی دعوت'' دینے کا ایک اپنا انداز ہوا کرتا تھا چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم بن اَدھَم عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم کی خدمتِ سراپا عَظَمت میں ایک شخص حاضِر ہوا اور عرض کی: یا سیِّدی! مجھ سے بَہُت گناہ سرزد ہوتے ہیں، برائے کرم! **گناہوں کا علاج** تجویز فرما دیجئے۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے **پہلی نصیحت** کرتے ہوئے فرمایا: جب گناہ کرنے کا پکّا ارادہ ہو جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رِزق کھانا چھوڑ دو۔ اُس شخص نے حیرت سے عَرض کی: حضرت! آپ کیسی نصیحت فرما رہے ہیں! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جبکہ رَزّاق عَزَّوَجَلَّ وُہی ہے، تو میں اُس کی روزی چھوڑ کر بھلا کس کی روزی کھاؤں گا! فرمایا: دیکھو، کتنی بُری بات ہے کہ جس پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کی روزی کھاؤ اُسی کی نافرمانی بھی کرو!۔ پھر **دوسری نصیحت** فرمائی: جب بھی گناہ کا ارادہ ہو جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُلک سے باہَر نکل جاؤ۔ عَرض کی: حُضُور! یہ بھی کیسے ہو سکتا ہے! مشرِق، مغرِب، شمال، جُنوب، دائیں، بائیں، اوپر، نیچے اَلغَرَض جِدھر جاؤں اُدھر اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کا مُلک پاؤں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُلک سے باہَر کس طرح جاؤں! فرمایا: دیکھو! کتنی بُری بات ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُلک میں بھی رہو اور پھر اُس کی نافرمانی بھی کرو۔ **تیسری نصیحت** یہ ارشاد فرمائی: جب پُختہ ارادہ ہو جائے کہ بس اب گناہ کر ہی ڈالنا ہے تو اپنے آپ کو اتنا چُھپا لو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھ نہ سکے۔ عَرض کی: حُضُور! یہ کیونکر ممکِن ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دیکھ نہ سکے، وہ تو دلوں کے اَحوال سے بھی باخبر

ہے۔فرمایا: دیکھو! کتنی بُری بات ہے کہ تم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو سَمیع وبَصیر (یعنی سننے والا اور دیکھنے والا) بھی تسلیم کرتے ہو اور یہ بھی یقین کے ساتھ کہہ رہے ہو کہ ہر لمحے مجھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **دیکھ رہا ہے** مگر پھر بھی گناہ کئے جا رہے ہو۔ **چوتھی نصیحت** یہ ارشاد فرمائی: جب **مَلَکُ الْمَوْت** سَیِّدُنا عِزرائیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تمہاری رُوح قبض کرنے کیلئے تشریف لائیں تو اُن سے کہہ دینا، تھوڑی سی مُہلَت (مُہ۔لَت) دے دیجئے تاکہ میں توبہ کرلوں۔ عرض کی: **حُضُور!** میری کیا اَوقات اور میری سُنے کون؟ موت کا وقت مقرّر ہے اور مجھے ایک لمحہ بھی مُہلت نہیں مل سکے گی فوراً میری رُوح قبض کرلی جائیگی۔ فرمایا: جب تم یہ جانتے ہو کہ میں بے اختیار ہوں اور توبہ کی مُہلَت حاصل نہیں کرسکتا تو فی الحال ملے ہوئے لمحات کو غنیمت جانتے ہوئے **مَلَکُ الْمَوْت** عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی تشریف آوری سے پہلے پہلے توبہ کیوں نہیں کرلیتے؟ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے **پانچویں نصیحت** یہ فرمائی: جب تمہاری موت واقِع ہوجائے اور قَبْر میں **مُنکَر نکیر** تشریف لے آئیں تو اُنکو قَبْر سے ہٹا دینا۔ عرض کی: **سرکار!** یہ کیا فرمارہے ہیں! میں انہیں کیسے ہٹا سکوں گا! مجھ میں اتنی طاقت کہاں! آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: جب تم **نَکِیرَین** (نَ۔کی۔رَین) کو ہٹا نہیں سکتے تو اُن کے سُوالات کے جوابات کی تیّاری ابھی سے کیوں نہیں کرلیتے؟ چھٹی اور **آخری نصیحت** کرتے ہوئے فرمایا: اگر قِیامت کے دن تمہیں جہنَّم کا حکم سنایا جائے تو کہہ دینا: ''نہیں جاتا۔'' عرض کی: **حُضُور!** وہاں تو گنہگاروں کو گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ فرمایا: جب تم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی روزی کھانے سے بھی باز نہیں آسکتے، اُس کے مُلک سے باہَر بھی نہیں نکل سکتے، اُس سے نظر بھی نہیں بچا سکتے، **مُنکَر نکیر** کو بھی نہیں ہٹا سکتے اور اگر جہنَّم کا حکم سنا دیا جائے تو اُسے بھی نہیں ٹال سکتے تو پھر گناہ کرنا ہی کیوں نہیں چھوڑ دیتے! اُس شخص پر **سیِّدُنا ابراھیم بن اَدھم** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم کے تجویز کردہ **گُناہوں کے عِلاج** کے ان چھ نصیحت آموز **مَدَنی پھولوں** کی خوشبوؤں نے بَہُت اثر کیا، زار و قِطار روتے ہوئے اُس نے اپنے تمام گناہوں سے سچّی **توبہ** کرلی اور مرتے دم تک توبہ پر قائم رہا۔ (مُلَخَّص از تذکرۃ الاولیاء ص ۱۰۰)

اللہ دیکھ رہا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ حِکایت میں تجویز کردہ گناہوں کے 6 علاج نہایت مُؤَثِّر ہیں، گناہ کا ارادہ ہونے پر اگر ان کو پیشِ نظر رکھ لیا جائے تو گناہوں سے بچنے کا بڑا زبردست سامان ہوسکتا ہے۔ یقیناً صِرف یہی بات اگر ذِہن میں راسخ (یعنی پکّی) ہوجائے کہ ''اللہ دیکھ رہا ہے'' تو بندہ گناہوں کے قریب بھی نہ پھٹکے۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسالے، ''گناہوں کا علاج'' صَفحہ 12 تا 14 پر ہے: واقِعی اگر کوئی اپنے اندر یہ اِحساس اُجاگر کرلے کہ گناہ کرتے وقت میرا پالنے والا پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ مجھے دیکھ رہا ہے، جھوٹ بولتے وَقت فوراً خیال آجائے کہ میں جُھوٹ بول کر بندے کو تو دھوکا دے رہا ہوں اور یہ بے چارہ مجھے سچّا بھی جان رہا ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دیکھ رہا ہے، جی ہاں، اللہ تعالیٰ پر ہر ایک کی نیّت آشکار (یعنی ظاہر) ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ ترجَمے والے پاکیزہ قراٰن، ''کنزالایمان مع خزائن العرفان'' صَفحہ 866 پر پارہ 24 سُوْرَۃُ الْمُؤْمِن آیت نمبر 19 میں ہے:

يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِى الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ جانتا ہے چوری چھپے کی نگاہ اور جو کچھ سینوں میں چھپا ہے۔ (پ ۲۴، المؤمن: ۱۹)

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الھادِی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: یعنی نگاہوں کی خیانت اور چوری نامحرم کو دیکھنا اور ممنوعات پر نظر ڈالنا۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں۔ (خزائن العرفان ص ۸۶۶) زَبان سے گالی نکالتے وقت یہ بات ذِہن میں رَچ بَس جائے کہ میرا ربّ عَزَّوَجَلَّ سَمیع وبَصیر ہے اور وہ سُن اور دیکھ رہا ہے، یا بدنِگاہی کرتے وقت بھی یہ تصوُّر بندھ جائے کہ میں جس کے ساتھ بدنگاہی کررہا ہوں اگرچِہ اُس کو نہیں معلوم مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دیکھ رہا ہے اور اُس عَزَّوَجَلَّ پر میری نیّت بھی ظاہر و آشکار ہے۔ بعض لوگ اَمرد (خوبصورت لڑکے) سے بدنِگاہی کرتے اور اپنی آنکھوں کو حرام سے پُر کرتے ہیں اور اَمرد یا وہاں موجود دیگر افراد کو اِس کا پتا نہیں

لگتا بلکہ وہ بدنظری کرنے والے کو نیک بندہ سمجھ رہے ہوتے ہیں لیکن ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ دلوں کے حالات جانتا ہے۔ کاش! اَمْرَد کے ساتھ بدنگاہی کرتے وقت، بُری نیّت کے ساتھ اُس سے اپنا جسم ٹکراتے وقت، گندی ذِہنیّت کے ساتھ اُس کے سامنے ہنس کر اُس کی جوابی مُسکراہٹ سے لُطف اندوز ہو کر، اُس سے لذّت کے ساتھ باتیں کرتے وَقت، شَہوت کے باوُجُود اُسکے ساتھ آگے یا پیچھے اسکوٹر یا سائیکل پر بیٹھتے یا بٹھاتے وَقت یہ اِحساس ہو جائے کہ میں بھی کتنا بے غیرت وکمینہ ہوں کہ میرا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **مجھے دیکھ رہا ہے** اور پھر بھی میں بے حیائی کا کام کر رہا ہوں، اگر کل قِیامت کے دن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے پوچھ لیا تو میرے پاس کیا جواب ہوگا؟ اور میں کس طرح اپنے آپ کو اسکے قَہر وغَضَب سے بچا سکونگا؟ یاد رہے! مَویشیوں، جانوروں اور پَرِندوں کی شَرمگاہوں اور ان کے ''مِلاپوں'' بلکہ مکھیوں اور کیڑے مکوڑوں کے ''مِلَن'' کے مناظر بھی گندی لذّتوں کے ساتھ دیکھنا ناجائز وگناہ ہے، ایسے مواقِع پر فوراً نظر ہٹالے بلکہ جُوں ہی اِس کے ''آثار'' محسوس ہوں فوراً وہاں سے ہٹ جائے۔ جو لوگ مویشی یا پرندے اور مرغیاں بیچتے یا پالتے ہیں اُن کو اس حوالے سے بہت محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔

خبردار بھائی! خدا دیکھتا ہے
بھلائی بُرائی خدا دیکھتا ہے

اَمْرَد کے فِتنے سے بچو!

اَمْرَد یعنی بے ریش لڑکا، مرد کیلئے عُموماً پُرکشش ہوتا ہے، اس میں بذاتِ خود اَمرَد بے قُصور ہے اِس حوالے سے اِس کی دل آزاری گناہ ہے بس مَرد کو چاہئے کہ وہ اِس سے محتاط رہے۔ اِس لئے بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ المُبِین نے **اَمْرَد** سے دُور رہنے کی تاکید فرمائی ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1012 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**جہنّم میں لے جانے والے اعمال**'' (جلد 2) صَفْحہ 31 تا 32 پر ہے: اسی لئے صالحین نے امردوں (یعنی جنھیں دیکھ کر شہوت آئے ان) کو

دیکھنے، ان سے خلط ملط ہونے اور ان کے ساتھ بیٹھنے سے بچنے کے مُتَعلِّق مُبالَغہ فرمایا۔

اَمْرَد کے ساتھ تنہائی خطرناک

ایک تابِعی فرماتے ہیں: ''میں نوجوان سالِک (یعنی عابد و زاہد نوجوان) کے ساتھ بے رِیش لڑکے کے بیٹھنے کو سات دَرِندوں سے زیادہ خطرناک سمجھتا ہوں۔'' مزید فرماتے: ''کوئی شخص ایک مکان میں کسی **اَمْرَد** کے ساتھ تنہا رات نہ گزارے۔'' بعض عُلَمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام نے **عورت** پر قِیاس کرتے ہوئے گھر، دُکان یا حمام میں **اَمْرَد** کے ساتھ خَلْوَت (یعنی تنہائی) کو حرام قرار دیا کیونکہ، **شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن، اَنِیْسُ الْغَرِیْبِیْن** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ حقیقت نشان ہے: ''جو شخص کسی عورت (اجنبیہ) کے ساتھ تنہا ہوتا ہے تو وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔''

(سُنَنُ التِّرْمِذِی ج ٤ ص٦٧ حدیث ٢١٧٢)

اَمْرَد عورت سے بھی خطرناک ہے

حضرت سَیِّدُنا امام ابنِ حَجَر مکی شافِعی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی لکھتے ہیں: جو **اَمْرَد** عورَتوں سے زیادہ خوبصورت ہوتا ہے اُس میں فتنہ بھی زیادہ ہوتا ہے، اس لئے کہ اس سے **عورَتوں** کی نسبت بُرائی کا زیادہ اِمکان ہوتا ہے لہٰذا اس کے ساتھ تنہائی اختیار کرنا بَدَرَجۂ اَولیٰ حرام ہے۔ (مُلَخَّص ازالزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر ج٢ ص١٠)

اَمْرَد کے ساتھ 17 شیاطین

حضرت سَیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی ایک حمام میں داخِل ہوئے۔ آپ کے پاس اَمْرَد یعنی ایک بے رِیش لڑکا آیا تو ارشاد فرمایا: اسے مجھ سے دُور کردو کیونکہ میں ہر عورت کے ساتھ ایک شیطان جبکہ ہر **اَمْرَد** کے ساتھ **17 شیاطین** دیکھتا ہوں۔

(ایضاً)

اَمْرَد کے ساتھ تنہائی جائز ہونے کی صورت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت (جلد3)'' صَفْحَہ 442 پر ہے: لڑکا جب مُراہِق (یعنی بالغ ہونے کے قریب) ہو جائے اور وہ خوبصورت نہ ہو تو نَظَر کے بارے میں اس کاوُہی حکم ہے جو مَرد کا ہے اور خوبصورت ہو تو عورت کا جو حکم ہے وہ اس کے لیے ہے یعنی شَہوت کے ساتھ اس کی طرف نَظَر کرنا حرام ہے اور شَہوت نہ ہو تو اس کی طرف بھی نَظَر کرسکتا ہے اور اس کے ساتھ تنہائی بھی جائز ہے۔ شَہوت نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسے یقین ہو کہ نظر کرنے سے شَہوت نہ ہوگی اور اگر اس کا شبہہ بھی ہو تو ہرگز نَظَر نہ کرے، بوسہ کی خواہش پیدا ہونا بھی شَہوت کی حد میں داخِل ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج۹ ص۶۰۲)

نفسیاتی اثر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا جائے تو انسان کو انسان سے بَہُت ڈر لگتا ہے۔ مَثَلاً والِدَین یا اَساتِذۂ کرام کے سامنے گالی دیتے ہوئے ڈرتے ہیں، مگر افسوس اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کَماحَقُّہٗ (یعنی جیسا کہ اُس کا حق ہے) نہیں ڈرتے، اگر کوئی رُعب دار شخص سامنے موجود ہو تو اُس سے اتنا ڈرتے ہیں کہ آواز تک نہیں نکلتی، اُس سے عاجِزی کے ساتھ بولنے سننے کی کوشِش کرتے ہیں۔ اے کاش! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف ہمارے دلوں میں جاگُزیں ہو جائے، ہر وقت اُسی کے خوف کا غَلَبہ رہے اور ہم جس طرح لوگوں کے سامنے بُرے کام کرنا پسند نہیں کرتے اُسی طرح تنہائی میں بھی بچتے رہیں۔ اے کاش! صد کروڑ کاش! ہمارے ذِہن میں ہر وقت یہ بات راسِخ رہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے اور یوں ہم اپنے گناہوں کا علاج کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ ؎

چُھپ کے لوگوں سے کئے جس کے گناہ — وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے
ارے او مجرم بے پروا دیکھ — سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے (حدائقِ بخشش شریف)

شَرحِ کلامِ رضاؔ: اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے ان اَشعار کے اندر ایک مخصوص انداز میں ''نیکی کی دعوت''

ارشاد فرمائی ہے چُنانچہ اِن اَشعار کا مفہوم ہے: ﴿۱﴾ اے گناہ کرنے والے! تُو نے لوگوں سے تو اپنے گناہ چُھپا لئے مگر یہ بھول گیا کہ جس پَرْوَرْدَگار عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیاں کی ہیں وہ تیرے ان کارناموں سے واقِف ہے۔ اب غور کر محشر میں تیرا کیا ہوگا! ﴿۲﴾ اے غفلت شِعار مجرم! ہوش کر! تیرے سر پر ہر وقت موت کی تلوار لٹک رہی ہے، خدا سے ڈر! گناہوں سے کنارہ کر، اگر تو لاپرواہی سے گناہوں بھری زندگی گزار کر مرگیا تو تیرا کیا بنے گا!

زندگی کی شام ڈھلتی جارہی ہے ہائے نفس! گرم روز وشب گناہوں کا ہی بس بازار ہے
مجرِموں کے واسطے دوزخ بھی شُعلہ بار ہے ہر گنہ قصداً کیا ہے اسکا بھی اقرار ہے
بندۂ بدکار ہوں بے حد ذلیل و خوار ہوں
مغفرت فرما الٰہی! تُو بڑا غفّار ہے (وسائلِ بخشش ص۱۲۸، ۱۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکی کی دعوت کے گیارہ مَدَنی پھول

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ 54 صَفْحات پر مشتمل رسالہ، ''نصیحتوں کے مَدَنی پھول'' صَفْحَہ 5 تا 6 پر حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی نقل کرتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿۱﴾ اے آدمی! تَعَجُّب ہے اُس پر جو موت پر یقین رکھنے کے باوُجُود بھی خوش ہوتا ہے ﴿۲﴾ تَعَجُّب ہے اس پر جو (قیامت کے) حساب و کتاب پر یقین رکھتا ہے پھر بھی مال جمع کرنے میں مصروف ہے ﴿۳﴾ تَعَجُّب ہے اُس پر جو قَبر (میں دفن ہونے) پر یقین رکھنے کے باوُجُود ہنستا ہے ﴿۴﴾ تَعَجُّب ہے اُس پر جسے آخرت (کی ہولناکیوں) پر یقین ہے پھر بھی پُرسکون ہے ﴿۵﴾ تَعَجُّب ہے اُس پر جو دُنیا (کی حقیقت کو جانتا) اور اس کے زوال (یعنی خاتمے) پر یقین رکھتا ہے پھر بھی اُس پر مُطمئِن ہے ﴿۶﴾ تَعَجُّب ہے اُس پر جو گفتگو تو عالموں جیسی کرتا ہے لیکن اُس کا دِل جاہِلوں جیسا ہے ﴿۷﴾ تَعَجُّب ہے اُس پر جو پانی کے ذَرِیعے پاکی تو

حاصِل کرتا ہے مگر اس کا دِل (گناہوں اور غفلتوں کی غلاظتوں سے) آلودہ ہے ﴿۸﴾ تَعَجُّب ہے اُس پر جو لوگوں کے عُیُوب تلاش کرنے میں تو مصروف رہتا ہے لیکن اپنے عیبوں سے غافِل ہے ﴿۹﴾ تَعَجُّب ہے اُس پر جو جانتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے ہر عمل سے باخبر ہے پھر بھی اُس کی نافرمانی کرتا ہے ﴿۱۰﴾ تَعَجُّب ہے اُس پر جو جانتا ہے کہ اسے اکیلے مرنا، اکیلے قَبر میں داخِل ہونا اور اکیلے ہی حساب دینا ہے پھر بھی لوگوں سے اُنسِیَّت رکھتا ہے ﴿۱۱﴾ (اے آدمی! سن!) میں ہی معبودِ حقیقی ہوں اور محمد میرے خاص بندے اور رسول ہیں۔

راستوں میں بیٹھنے کے حقوق

''بخاری شریف'' میں ہے، حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شَفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالِک و مختار، حبیبِ پَروَرْدگار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (صَحابۂ کرام سے) ارشاد فرمایا: تم لوگ راستوں میں بیٹھنے سے بچو! صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: ہم اِن مجلسوں میں بیٹھ کر (ضَروری) گفتگو کرتے ہیں اور یہ ہمارے لیے ضَروری ہیں۔ فرمایا: جب تم مجالِس میں آیا کرو تو راستے کو اِس کا حق دو۔ عرض کی گئی: راستے کا حق کیا ہے؟ اِرشاد فرمایا: ﴿1﴾ نگاہیں نیچی رکھنا ﴿2﴾ تکلیف دِہ شے دُور کرنا ﴿3﴾ سلام کا جواب دینا ﴿4﴾ نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا۔ (صَحیح بُخاری ج ٤ ص ١٦٥ حدیث ٦٢٢٩)

اِدھر اُدھر دیکھنے کا بھی قِیامت میں حساب ہوگا

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اِس حدیثِ پاک میں راستے کے ''چار حُقُوق'' بیان کئے گئے ہیں: راستے کا حق (1) نگاہیں نیچی رکھنا: واقعی اِس کی بے حد اَہَمِیَّت ہے۔ لٰہذا حُصولِ ثوابِ آخِرت کی نیّت سے آنکھوں کے مُتَعلِّق ''نیکی کی دعوت'' پیش کرتا ہوں۔ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: آنکھ کو ہر فُضُول بات (یعنی جس کی ضَرورت نہ ہو اُس) سے بچائے، کیوں کہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ جس طرح ''فُضول گفتگو'' کے بارے میں پوچھے گا اِسی طرح بروزِ قِیامت بندے سے ''فُضُول نظر'' (مَثَلاً بِلاضَرورت اِدھر اُدھر دیکھنے) کے بارے میں بھی سُوال کرے گا۔(اِحیاءُ العُلوم ج ۵ ص ۱۲۶) اَجنَبِیّہ (یعنی جس سے شادی ہمیشہ کیلئے حرام نہ ہو اُس) کو دیکھنے سے خود کو بچانا ضَروری ہے۔حدیث شریف میں ارشاد ہوا: ''اَلْعَیْنَانِ تَزْنِیَان'' یعنی آنکھیں زِنا کرتی ہیں۔(مُسندِ اِمام احمد ج۳ ص ۳۰۵ حدیث ۸۸۵۲) اگر راہ میں نگاہیں چاروں طرف دَوڑاتے رہیں تو بدنِگاہی سے بچنا بے حد دُشوار ہو جاتا ہے،خدا کی قسم بدنگاہی کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔

نگاہوں کی حفاظت کا قرانی حُکم

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 397 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''پردے کے بارے میں سُوال جواب'' سے بعض مُندَرَجات مُلاحظہ ہوں: اللہ عَزَّوَجَلَّ مَردوں کو نگاہوں کی حفاظت کی تاکید کرتے ہوئے پارہ 18 سُوْرَۃُ النُّوْر کی آیت نمبر 30 میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ
(پ ۱۸، النُّور ۳۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: مسلمان مَردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔

عورتوں کیلئے ارشادِ قرانی ہے:

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ
(پ ۱۸، النُّور ۳۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔

آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الوالی نَقل کرتے ہیں: جو کوئی اپنی آنکھوں کو نظرِ حرام سے پُر کرے گا قِیامت کے روز اُس کی آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی۔

(مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب ص ۱۰)

آگ کی سَلائی

حضرتِ علّامہ اَبُوالْفَرَج عبدُ الرّحمٰن بِن جَوزی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نَقل کرتے ہیں: عورت کے مَحاسِن (یعنی حُسن و جمال) کو دیکھنا ابلیس کے زَہر میں بُجھے ہوئے تیروں میں سے ایک تیر ہے، جس نے نامَحرم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی اُس کی آنکھ میں بروزِ قِیامت آگ کی سَلائی پھیری جائیگی۔

(بحرُ الدُّموع ص ۱۷۱)

"زینب" کے چار حُرُوف کی نِسبت سے نظر کے بارے میں 4 احادیثِ مبارکہ

نظر پھیرلو

﴿1﴾ حضرتِ سیِّدُ ناجَریر بن عبدُ اللّٰہ رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت فرماتے ہیں: میں نے سرکارِ دوعالم، نُورِ مُجسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اچانک نظر پڑ جانے کے مُتعَلّق دریافت کیا: تو ارشاد فرمایا: اپنی نگاہ پھیرلو۔ (صَحِیح مُسلِم ص ۱۱۹۰ حدیث ۲۱۵۹)

جان بوجھ کر نظر مت ڈالو

﴿2﴾ سرکارِ مدینہ منوّرہ، سردارِ مکّہ مکرّمہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَہُ الْکَرِیْم سے فرمایا: ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ کرو (یعنی اگر اچانک بلا قصد کسی عورت پر نظر پڑی تو فوراً نظر ہٹالے اور دوبارہ نظر نہ کرے) کہ پہلی نظر جائز ہے اور دوسری نظر جائز نہیں۔ (سُنَنُ اَبی دَاوٗد ج ۲ ص ۳۵۸ حدیث ۲۱۴۹)

نظر کی حفاظت کی فضیلت

﴿3﴾ تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ فرحت نشان ہے: جومسلمان کسی عورت کی خوبیوں کی طرف پہلی بار نظر کرے (یعنی بے خیالی میں نظر پڑ جائے) پھر اپنی آنکھ نیچی کرلے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے ایسی عبادت عطا فرمائے گا جس کی وہ لذّت پائے گا۔

(مُسنَد اِمام احمد بن حَنبل ج ۸ ص ۲۹۹ حدیث ۲۲۳۴۱)

ابلیس کا زہریلا تیر

﴿4﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ حَلاوَت نشان ہے کہ حدیثِ قُدسی (یعنی فرمانِ خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ) ہے: **نظر** ابلیس کے تیروں میں سے ایک زَہر میں بُجھا ہوا تیر ہے پَس جو شخص میرے خوف سے اِسے ترک کردے تو میں اُسے ایسا **ایمان** عطا کروں گا جس کی حَلاوت (یعنی مٹھاس) وہ اپنے دل میں پائے گا۔

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیرلِلطَّبَرانِی ج ۱۰ ص ۱۷۳ حدیث ۱۰۳۶۲)

عورت کی چادر بھی مت دیکھو

حضرتِ سیِّدُنا عَلاء بن زِیاد عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں: اپنی نظر کو عورت کی چادر پر بھی نہ ڈالو کیونکہ **نظر** دل میں شَہوت پیدا کرتی ہے۔

(حِلیۃُ الاولیاء ج ۲ ص ۲۷۷)

گفتگو میں نگاہ کہاں ہو؟

سُوال: کیا گفتگو کرتے ہوئے نظر نیچی رکھنی ضَروری ہے؟

جواب: اِس کی صورَتیں ہیں مَثَلاً مَرد کا مُخاطَب (یعنی جس سے بات کر رہے ہیں وہ) **اَمرَد** ہو اور اُس کو دیکھنے سے شَہوت آتی ہو (یا اجازتِ شَرعی سے مرد کسی اَجنَبِیّہ سے یا عورت کسی اجنبی مَرد سے بات کر رہی ہو) تو نظر اِس طرح نیچی رکھ کر گفتگو کرے کہ اُس کے چہرے بلکہ بدن کے کسی عُضو حتّٰی کہ لباس پر بھی نہ پڑے۔ اگر کوئی مانعِ شَرعی (یعنی شرعی رُکاوٹ) نہ ہو تو مُخاطَب (یعنی جس سے بات کر رہے ہیں اُس) کے چِہرے کی طرف دیکھ کر بھی گفتگو کرنے میں شَرعاً کوئی حَرَج نہیں۔ اگر نگاہوں کی حفاظت کی عادت بنانے کی نیّت سے ہر ایک سے نیچی نظر کئے بات کرنے کا معمول بنائے تو بَہُت ہی اچّھی بات ہے کیوں کہ مُشاہَدہ یِہی ہے کہ فی زمانہ جس کی نیچی نگاہیں رکھ کر گفتگو کرنے کی عادت نہیں ہوتی اُسے جب اَمْرَد یا اَجنَبِیّہ سے بات کرنے کی نوبت آتی ہے اُس وَقت نیچی نگاہیں رکھنا اُس کیلئے سخت دُشوار ہوتا ہے۔

مَدَنی چینل سے مُتَاَثِّر ہوکر 12 افراد کا قبولِ اسلام[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نگاہیں نیچی رکھنے کی برکتیں مرحبا! آیئے! اِس ضِمن میں ایک انوکھی مَدَنی بہار سنتے ہیں چُنانچِہ بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ مدینۃُ المنوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً میں بروزجُمُعۃُ المبارَک (۲ جُمادَی الْاُخریٰ ۱۴۳۲ھ بمطابق 6 مئی 2011ء) کم وبیش 4 بجے دن سبز عمامے والے ایک نوجوان سے ملاقات ہوئی دورانِ گفتگو انہوں نے انکشاف کیا: میں بمبئی (ہند) کا رہنے والا ہوں مجھ سمیت ہمارے گھر کے تمام یعنی 12 افراد نے (بروز جمعۃُ المبارک ۰ ذُوالحِجّۃِ الحرام ۱۴۳۱ھ بمطابق (2010-11-12) اسلام قبول کیا۔ قبولِ اسلام کی وُجُوہات بتاتے ہوئے انہوں نے کچھ یوں کہا: ہمارے گھر والے کچھ عرصے سے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی چینل دیکھنے لگے تھے۔ اس کے سلسلوں میں مسلمانوں کا اسلامی حُلیہ، اُن کے مسکراتے چہرے اور بیان کی سادَگی ہمیں بَہُت اچّھی لگتی تھی۔ حالانکہ اس سے پہلے ہم لوگ بے عمل مسلمانوں کی حرکتیں دیکھ کر انتہائی بدظن تھے مگر اب ''مَدَنی چینل'' پر اسلام کی حقیقی تصویر دیکھ کر ہم اسلام سے مُتَاَثِّر ہونے لگے۔ بالخصوص دعوتِ اسلامی کے مُبَلِّغین کا بار بار نگاہیں جُھکانے کی ترغیب دینا ہمیں بَہُت بھاتا اور آنکھوں کے قفلِ مدینہ کے فوائد کا تذکرہ سُن کر ہم بَہُت خوش ہوتے، میری والِدہ سب سے کہتیں: اِس گئے گزرے زمانے میں بھی یہ لوگ نگاہیں نیچی رکھنے کا درس دیتے ہیں، واقِعی نِگاہیں جُھکا کر ہی رکھنی چاہئیں۔ مَدَنی چینل کے سلسلے دیکھتے دیکھتے ہمارے دل میں اسلام کی مَحبَّت اتنی بڑھ گئی کہ گھر میں اسلام قبول کرنے کی باتیں ہونے لگیں مگر ہم خوفزدہ تھے کہ لوگ کیا کہیں گے؟ اس سُوال کا جواب بھی ہمیں مَدَنی چینل سے ہی ملا، ہُوا یوں کہ نگرانِ شوریٰ و مبلّغِ دعوتِ اسلامی حاجی ابوحامد محمد عمران عطّاری سَلَّمَہُ البَارِی نے جب ''لوگ کیا کہیں گے؟'' کے موضوع پر سنّتوں بھرا بیان

[1] یہ مَدَنی بہار ''پردے کے بارے میں سوال جواب'' میں نہیں ہے، الگ سے شامل کی گئی ہے۔

فرمایا تو سب گھر والوں کا ذِہن بن گیا کہ اب ہمیں لوگوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم کلمہ پڑھ کر اسلام کے دامن میں آ گئے۔ میں گورنمنٹ ملازِم ہوں، قَبولِ اسلام کے بعد میرا نام محمد ابراہیم رکھا گیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے سلسلے میں مُرید بھی بن چکا ہوں۔ مُبلِّغِ دعوت اسلامی کا مزید بیان ہے کہ جب اس نومسلم نوجوان نے ہمارے ساتھ سنہری جالیوں کے روبرو حاضِری دی تو ان پر عجیب رقّت طاری ہوگئی اور رو رو کر اس عرض کی تکرار کرنے لگے: ''یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! مجھے آنکھوں کا قفلِ مدینہ عطا کر دیجئے۔'' پھر اُنہوں نے گُنبدِ خضرا کے سائے میں اپنے عزم کا اظہار کیا کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اب میں دیگر غیر مسلموں کو بھی دامنِ اسلام سے وابَستہ کرنے کی بھرپور کوشش کروں گا۔ اللہ تَعَالٰی انہیں اور ان کے طفیل ہم سبھی کو اسلام اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت نصیب فرمائے۔ 12 افراد کی اسلام آوری کا سبب بننے والے سنّتوں بھرے بیان ''لوگ کیا کہیں گے'' کی V.C.D. مکتبۃ المدینہ سے حاصِل کی جاسکتی نیز دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر بھی دیکھی اور سُنی جاسکتی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو (وسائلِ بخشش ص۱۹۳)

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نگاہِ مصطفٰے کی ادائیں

سُوال: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نظر فرمانے کے مختلف انداز بتا دیجئے۔

جواب: (۱) کسی کے چہرے پر نظریں نہ گاڑتے تھے (۲) کسی چیز کی طرف نہ دیکھنے کی حالت میں نگاہیں نیچی رکھتے

﴿۳﴾ آپ کی نظریں آسمان کی نسبت زمین کی طرف اکثر رہتی تھیں۔ مُراد یہ ہے کہ اکثر خاموشی کے وقت مبارَک نگاہیں جھکی ہوتیں ﴿۴﴾ اکثر گوشۂ چشم (یعنی آنکھوں کے وہ کنارے جو کنپٹی سے ملے ہوتے ہیں) سے دیکھتے۔ مطلب یہ ہے کہ حدِ دَرَجہ شَرم وحیا کی وجہ سے پوری آنکھ بھر کر نہ دیکھتے تھے ﴿۵﴾ جب کسی طرف توجُّہ فرماتے تو پورے مُتَوَجِّہ ہوتے، یعنی نظر چُراتے نہیں تھے اور بعض نے یہ فرمایا کہ صرف گردن پھیر کر کسی کی طرف مُتَوَجِّہ نہ ہوتے بلکہ پورے بدن مبارَک سے پِھر کر مُتَوَجِّہ ہوتے۔ (مُلَخّص از جمع الوسائل فی شرح الشمائل للقاری ص ۵۲، ۵۳، احیاء العلوم ج ۲ ص ۴۴۲)

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آ گیا

اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش شریف)

شرحِ کلامِ رضا[1] : میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ اِس شعر میں فرماتے ہیں: ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نگاہِ کرم دنیا و آخرت میں جس طرف اُٹھی مُردہ جسموں میں جان اور روحوں میں تازگی آ گئی، ہمارے مکّی مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رَحمتوں اور عنایتوں بھری پاکیزہ نظر پر لاکھوں سلام ہوں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے شِعر پر حضرت مولانا اختر الحامدی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی نے کیا خوب تضمین (تَض۔مین) باندھی ہے:

پڑ گئی جس پہ محشر میں بخشا گیا — دیکھا جس سَمت ابرِ کرم چھا گیا

رُخ جدھر ہو گیا زندگی پا گیا — جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آ گیا

اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

[1] شرح کلامِ رضا ''پردے کے بارے میں سوال جواب'' میں شامل نہیں ہے، اس کو الگ سے شامل کیا ہے۔

پگھلا ہوا سِیسہ آنکھوں میں ڈالا جائے گا

مَنقول ہے: ''جو شخص شَہوت سے کسی اَجْنَبِیَّہ کے حُسن و جمال کو دیکھے گا قِیامت کے دن اُسکی آنکھوں میں سِیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔'' (ھدایہ ج۲ ص۳٦۸) یقیناً **بھابھی** بھی اَجْنَبِیَّہ ہی ہے۔ جو **دیوَر و جیٹھ** اپنی **بھابھی** کو قصداً دیکھتے رہے ہوں، بے تکلُّف بنے رہے ہوں، مذاق مسخری کرتے رہے ہوں، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ڈر کر فوراً سے پیشتر سچّی توبہ کر لیں۔ **بھابھی** اگر **دیوَر** کو چھوٹا بھائی اور **جیٹھ** کو بڑا بھائی کہدے اِس سے بے پردَگی اور بے تکلُّفی جائز نہیں ہو جاتی اور **دیوَر** و بھابھی بد نِگاہی، آپَسی بے تکلُّفی و ہنسی مذاق وغیرہ گُناہوں کی دَلدَل میں مزید دھنستے چلے جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! جَیٹھ اور دَیوَر و بھابھی کا آپَس میں بِلاضَرورت و بے تکلُّفی سے گفتگو کرنا بھی مُسلسل خطرے کی گھنٹی بجاتا رہتا ہے! بھلائی اِسی میں ہے کہ نہ ایک دوسرے کو دیکھیں اور نہ ہی آپَس میں بِلاضَرورت اور بے تکلُّفی سے بات چیت کریں۔

دیکھنا ہے تو مدینہ دیکھئے
قصرِ شاہی کا نظارہ کچھ نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میں T.B. کا مریض تھا

شَرم وحیا کا جذبہ پانے، بدنگاہی کی آفتوں سے خود کو ڈرانے، نگاہوں کی حفاظت کی تڑپ بڑھانے، بات کرتے ہوئے نیچی نگاہیں رکھنے کی عادت بنانے کی خاطر تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اور اپنے اِس مَدَنی مقصد، ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے'' کے حُصول کی خاطر

اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے فِکر مند رہئے، نَمازوں کی پابندی جاری رکھئے، سنتوں پر عمل کرتے رہئے، مَدَنی اِنعامات کے مطابِق زندَگی گزاریئے اور اِس پر اِستِقامت پانے کیلئے ہر روز ''فکرِ مدینہ'' کرکے مَدَنی انعامات کا رِسالہ پُر کرتے رہئے اور ہر مَدَنی ماہ کی اِبتِدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذِمّے دار کو جمع کروادیجئے اور پابندی سے ہر ماہ کم ازکم تین دن کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کیجئے۔ آیئے! آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے آپ کو ایک مَدَنی بہار سناؤں، ضِلع ننکانہ (نَن۔کانہ، پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کو اپنے انداز میں پیش کرنے کی سعی کرتا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ (یہ بیان دیتے وقت) میں تقریباً 12 سال سے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوں۔ وابستگی کا سبب بَینَ الْاَقوامی تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ، مدینۃ الاولیاء ملتان شریف) میں حاضِری ہے۔ اجتماع کے تقریباً ساڑھے سات ماہ بعد سخت بیمار ہوگیا، ڈاکٹروں نے میرے مرض کو T.B. قرار دیا۔ بیماری بُھگتتے ہوئے لگ بھگ ساڑھے چار ماہ گزر گئے اور ایک بار پھر تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع کا موسمِ بہار آ پہنچا۔ میں جانے کیلئے بے قرار ہوا مگر گھر والے مانِع (یعنی رُکاوٹ) ہوئے۔ میں نے امّی جان کا ذِہن بنایا کہ وہاں کثیر تعداد میں عاشِقانِ رسول تشریف لاتے ہیں، مجھے جانے دیجئے، نیک بندوں کی صُحبت اور وہاں ہونے والی رِقّت انگیز دعا کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں صحّت کی نعمت لیکر پلٹوں گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اِجازت مل گئی۔ دوائیں وغیرہ ساتھ لے کر اجتماع میں شریک ہوا۔ اختِتامی رِقّت انگیز دُعا خَتْم ہونے والی تھی۔ میرے دل میں حسرت پیدا ہوئی دعائیں تو بَہُت ہوئیں مگر میرے مَرَض T.B. کیلئے صَراحۃً (یعنی صاف صاف الفاظ میں) دعا نہیں مانگی گئی، کاش! T.B. کے مریضوں کیلئے بھی دعا ہو جاتی۔ ابھی یہ بات ذِہن میں آئی تھی کہ کمال ہوگیا! دُعا کروانے والے کی کچھ اِس طرح آواز مائیک پر گونج اُٹھی: یا اللہ! جو کینسر کے مریض ہیں، جو T.B. کے مریض ہیں ان کو بھی شِفائے کامِلہ عطا فرما۔ دعا میں دو ایک اور بیماریوں کے بھی نام

لئے گئے جو میں بھول گیا ہوں۔ خیر T.B. سے شِفا کی دُعا سنتے ہی میرے دل نے گویا پکار کر کہا: ''بس اب تُو ٹھیک ہو گیا۔'' اجتماع سے واپَسی کے دوسرے ہی دن ''چیک اَپ'' کروانے کیلئے پنجاب کے شہر ''شیخوپورہ'' گیا، ایکسرے وغیرہ کروائے، X.RAY دیکھ کر اِسپیشَلِسٹ ڈاکٹر حیرت زدہ ہو گیا اور کہنے لگا: مبارک ہو آپ کی T.B. خَتْم ہو چکی ہے!

اگر چہ ہو ٹی بی نہ گھبراؤ پھر بھی شِفا حق سے دلوائے گا مَدَنی ماحول
تمہیں صِحّت و عافیّت ہوگی حاصِل تم اپنا کے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول

بیماری کی عظیمُ الشّان فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے والے اسلامی بھائی کی T.B. کی بیماری جاتی رہی۔ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عبادت پر قوّت حاصِل کرنے کیلئے صحّت کے طلبگار ہیں، تاہم اگر کوئی بیماری ہو بھی جائے تو ہمّت نہ ہاریئے، صبر کرتے ہوئے بیماری پر ملنے والے ثوابِ آخرت پر نظر رکھئے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب مسلمان کسی جسمانی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو فِرِشتے کو حکم ہوتا ہے: ''تو اس کی وہی نیکیاں لکھ جو یہ پہلے کیا کرتا تھا۔'' اگر اسے شِفا دیتا ہے تو دھو دیتا اور پاک کر دیتا ہے اور اگر اسے موت دیتا ہے تو بخش دیتا ہے اور رحم فرماتا ہے۔ (شرحُ السّنۃ للبغوی ج ۳ ص ۱۸۷ حدیث ۱٤۲٤)

عارِضی آفتِ دنیا سے تو دل ڈرتا ہے ہائے بے خوف عذابوں سے ہوا جاتا ہے
یہ ترا جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر یہ مَرَض تیرے گناہوں کو مٹا جاتا ہے
اصل برباد کُن اَمراض گناہوں کے ہیں
بھائی! کیوں اِس کو فراموش کیا جاتا ہے (وسائلِ بخشش ص ۱۲٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّى الله تعالى عليه واله وسلّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہوگیا۔ (ابن سنی)

راستے کا حق نمبر (2) تکلیف دِہ چیز دُور کرنا

کانٹے دار شاخ ہٹانے والے کی مغفرت ہوگئی

اِسی کتاب کے صَفحہ نمبر 314 پر دی ہوئی بخاری شریف کی حدیثِ پاک ''راستوں میں بیٹھنے کے حُقُوق'' میں مذکورہ حق نمبر (۱) ''نگاہیں نیچی رکھنا'' کے مُتعلِّق ''نیکی کی دعوت'' کے ڈھیروں مَدَنی پھول حاضِر کئے گئے، اب اُسی روایت میں بیان کردہ **راستے کا حق نمبر (2)** ''تکلیف دِہ شے دُور کرنا'' کے ضِمن میں نیکی کی دعوت کے کچھ مَدَنی پھول پیش کئے جاتے ہیں، سماعت فرمایئے: یقیناً مسلمانوں کی راہوں سے تکلیف دِہ چیزیں دُور کرنے کی بڑی فضیلت ہے چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 743 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''جنّت میں لے جانے والے اَعمال'' صَفحہ 623 پر فرمانِ مصطَفٰے صَلَّى الله تعالى عليه واله وسلّم ہے: ''ایک شخص کسی راستے سے گزر رہا تھا، اُس نے اُس راستے پر ایک کانٹے دار شاخ پائی تو اُسے راستے سے ہٹادیا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو اُس شخص کا یہ عمل پسند آیا اور اُس بندے کی مَغفِرت فرمادی۔'' (صَحیح مُسلِم ص ۱۰۶۰ حدیث ۱۹۱٤)

سَبَقَتْ رَحْمَتِی عَلٰی غَضَبِیْ [1] تو نے جب سے سُنا دیا یارب

آسرا ہم گناہ گاروں کا اور مضبوط ہو گیا یا رب (ذوقِ نعت)

راستے سے تکلیف دِہ چیز ہٹانے کا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا ابودَرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے: جس نے مسلمانوں کے راستے سے اِیذا پہنچانے والی چیز ہٹادی اُس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور جس کے لئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پاس ایک نیکی لکھی جائے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس نیکی کے سبب اُسے **جنّت** میں داخِل فرمادے گا۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج۱ ص۱۹ رقم ۳۲)

[1] یعنی میری رحمت میرے غَضَب سے بڑھ کر ہے۔

راستے کی تکلیف دِہ چیزوں کی نشاندہی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کی راہ میں ایسا رَوڑا، پتّھر وغیرہ ہو جس سے ٹھوکر لگ سکتی ہو یا ٹوٹے ہوئے کانچ پڑے ہوں جس سے کسی کا پاؤں زخمی ہوسکتا ہو، یا سڑک پر کیلے پپیتے یا آم وغیرہ کے چھلکے کسی نے پھینکے ہوں جس سے آدمی پھسل کرگر سکتا ہو یہ اور اِسی طرح کی ایسی چیزیں رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی نیّت سے ہٹا دینا کارِ ثواب ہے۔ اِسی طرح سرِ راہ گڑھا ہو یا گٹَر کا ڈھکّن کُھلا ہو تو ممکِنہ صورت میں اُس کا بھی مُناسِب بندوبست کر دینا چاہئے۔ کُھلے گٹَر تو اِس قدَر خطرناک ہوتے ہیں کہ بعض اوقات بچّے وغیرہ اس میں گر کر مَر جاتے ہیں، جہاں لَو ہے کے ڈھکّن چوری ہونے کا خطرہ ہو وہاں سیمنٹ کے ڈھکّن لگانا مناسب ہے۔ ہر شخص کو چاہئے کہ جو چیزیں دوسروں کیلئے تکلیف دِہ ہوں مَثَلاً چھلکے، گندَگی وغیرہ راستے میں نہ پھینکے۔ اگر اپنے گھر کا گٹَر بھر گیا، گندہ پانی گلی میں آ گیا، یا گندے پانی کا باہَری پائپ ٹوٹ گیا، اِس طرح کے مسائل فوراً حل کر لینے چاہئیں، نیز کپڑے وغیرہ بھی دھو کر گھروں کے برآمدے میں اِس طرح نہ سُکھائے جائیں کہ راہ گیروں پر پانی ٹپکے۔ کسی کے گھر کے آگے اِس طرح کچرا ڈالنا کہ اُسے تکلیف پہنچے یہ گناہ ہے۔ حُقُوقِ عامّہ تلَف کرنا مَثَلاً اِجتماعِ ذِکر ونعت، چوک اجتماع یا کسی طرح کی دینی یا دُنیوی تقریب کیلئے عام گزرگاہوں کا راستہ بند کر دینا ناجائز و گناہ ہے۔ اِسی طرح چیزیں بیچنے کیلئے ٹھیلا یا بَستہ (STALL) لگا کر یا قصداً گاڑی پارک کر کے کسی کے گھر، دکان یا راہ گیروں کا راستہ تنگ کر دینا بھی شَرعاً جائز نہیں۔ ہاں کسی نماز میں مسجِد بھر گئی اور باہَر صفیں بنادی گئیں یا جنازے کے جُلوس کی وجہ سے راستہ گھر گیا یہ گناہ نہیں۔ اِسی طرح حاجیوں کی رخصت و استِقبال کے جُلُوس اور جُلُوسِ مِیلاد میں بھی حرج نہیں۔

مسلماں کی راحت کا سامان کیجے
یوں خود پر رہِ خُلد آسان کیجے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

راستے کا حق نمبر (3) ’’سلام کا جواب دینا‘‘

100 میں سے 90 رحمتیں اُسے ملتی ہیں جو..... مدینہ ١

اِسی کتاب کے صَفْحہ نمبر 314 پر دی ہوئی بخاری شریف کی حدیثِ پاک ’’ راستوں میں بیٹھنے کے حُقُوق‘‘ میں راستے کا حق نمبر (3) ’’سلام کا جواب دینا‘‘ کے متعلّق نیکی کی دعوت پر مشتمل مَدَنی پھول قبول فرمائیے: جب کوئی مسلمان سلام کرے تو اُس کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے۔ سلام و ملاقات کی بڑی فضیلت ہے۔ فرمانِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہیں اور ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو سلام کرتا ہے تو ان میں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک زیادہ محبوب (یعنی پیارا) وہ ہوتا ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ گرم جوشی سے ملاقات کرتا ہے، پھر جب وہ مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) ہیں تو اُن پر سو رحمتیں نازِل ہوتی ہیں ان میں سے نوّے رحمتیں (سلام میں) پَہَل کرنے والے کے لئے اور دس مُصافَحہ (یعنی ہاتھ ملانے) میں پَہَل کرنے والے کے لئے ہیں۔ (مُسنَد البزار ج ١ ص ٤٣٧ حدیث ٣٠٨) فرمانِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جب دو مسلمان ملاقات کے وقت آپس میں مُصافَحہ کرتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مَغفِرت ہو جاتی ہے۔ (تِرمِذی ج ٤ ص ٣٣٣ حدیث ٢٧٣٦) حضرتِ علّامہ مولانا عبدُ الرّءوف مناوی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی اس حدیث پاک کے الفاظ ’’جب دو مسلمان ملاقات کے وقت آپس میں مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) ہیں‘‘ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی مرد مرد سے یا عورت عورت سے (ہاتھ مِلاتے ہیں)۔
(فَیضُ القدیر شرح الجامع الصغیر ج ٥ ص ٦٣٧ تحت الحدیث ٨١٠٩)

تِری رَحمتوں پہ میں قربان یا ربّ
مِرے بال بچّے مِری جان یا ربّ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر مسلمان کو عُمُوماً سلام و جوابِ سلام اور مُصافحہ (مُصا۔فَ۔حَہ) کرنے یعنی ہاتھ ملانے کی سعادت ملتی رہتی ہے۔ آیئے! ''**نیکی کی دعوت**'' کا مزید ثواب لوٹنے کیلئے اِس بارے میں دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسالے، ''**101 مَدَنی پھول**'' سے کچھ مہکے مہکے مَدَنی پھول چُننے کا شَرَف حاصِل کرتے ہیں: پیش کردہ ہر مَدَنی پھول کو سنّتِ رسولِ مقبول عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر مَحمُول نہ فرمایئے، ان میں سنّتوں کے علاوہ ہوسکتا ہے بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ المُبِین سے مَنقول **مَدَنی پھول** کا بھی شُمُول ہو۔ جب تک یقینی طور پر معلوم نہ ہو کسی عمل کو ''سنّتِ رسول'' نہیں کہہ سکتے۔

''اَلسَّلامُ عَلَیکُم'' کے گیارہ حُرُوف کی نِسبت سے سلام کے 11 مَدَنی پھول

﴿1﴾ مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے **سلام** کرنا سنّت ہے۔ (اسلامی بہنیں بھی اسلامی بہنوں نیز مَحارِم کو سلام کریں) ﴿2﴾ مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1332 صَفَحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت (جلد 3) صَفْحہ 459 پر لکھے ہوئے جُزئیے کا خلاصہ ہے: ''**سلام** کرتے وَقت دل میں یہ **نیّت** ہو کہ جس کو **سلام** کرنے لگا ہوں اِس کا مال اور عزّت وآبرو سب کچھ میری حِفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دَخْل اندازی کرنا **حرام** جانتا ہوں'' ﴿3﴾ دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو **سلام** کرنا کارِ ثواب ہے ﴿4﴾ **سلام** میں پَہَل کرنا **سنّت** ہے ﴿5﴾ **سلام** میں پَہَل کرنے والا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا مُقرَّب (یعنی نزدیکی پانے والا بندہ) ہے ﴿6﴾ **سلام** میں پَہَل کرنے والا تکبُّر سے بھی بَری (یعنی آزاد) ہے۔ جیسا کہ میرے مکّی مَدَنی آقا

میٹھے میٹھے مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: **پہلے سلام** کہنے والا **تکبُّر** سے بَری ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج ٦ ص ٤٣٣ حدیث ٨٧٨٦) ﴿7﴾ **سلام** (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں (کیمیائے سعادت ج ١ ص ٣٩٤) ﴿8﴾ اَلسَّلَامُ عَلَیکُم (یعنی تم پر سلامتی ہو) کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَ رَحمَۃُ اللّٰہ (اور اللہ کی رحمت ہو) بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی۔ اور وَ بَرَکَاتُہٗ (اور اس کی برکتیں ہوں) شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ ''جَنَّتُ الْمَقام اور دوزخُ الْحَرام'' کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غَلَط طریقہ ہے۔ بلکہ بعض مَن چلے تو مَعَاذَاللّٰہ یہاں تک بک جاتے ہیں: ''آپ کے بچّے ہمارے غُلام۔'' میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 22 صَفْحہ 409 پر فرماتے ہیں: کم از کم اَلسَّلَامُ عَلَیکُم اور اس سے بہتر وَرَحمَۃُ اللّٰہ ملانا اور سب سے بہتر وَ بَرَکَاتُہٗ شامل کرنا اور اس پر زِیادَت (یعنی زیادہ) نہیں۔ اُس نے اَلسَّلَامُ عَلَیکُم کہا تو یہ وَعَلَیکُمُ السَّلَامُ وَرَحمَۃُ اللّٰہ کہے۔ اور اگر اُس نے اَلسَّلَامُ عَلَیکُمْ وَ رَحمَۃُ اللّٰہ کہا تو یہ وَعَلَیکُمُ السَّلَامُ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ کہے اور اگر اُس نے وَ بَرَکَاتُہٗ تک کہا **تو یہ بھی اِتنا ہی کہے کہ اس سے زِیادَت نہیں**۔ وَاللّٰہ تَعالٰی اَعلم ﴿9﴾ اِسی طرح جواب میں وَعَلَیکُمُ السَّلَامُ وَ رَحمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصِل کی جاسکتی ہیں ﴿10﴾ **سلام** کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا **واجِب** ہے کہ **سلام** کرنے والا سُن لے ﴿11﴾ **سلام** اور جوابِ سلام کا دُرُست تلفُّظ یاد فرما لیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سُن کر دوہرایئے: اَلسَّلَامُ عَلَیکُمْ (اَسْ۔ سَلَا۔ مُ۔ عَلَے۔ کُمْ) اب پہلے میں جواب سناتا ہوں پھر آپ اِس کو دوہرایئے: وَعَلَیکُمُ السَّلَام (وَ۔ عَ۔ لَیکُ۔ مُسْ۔ سَلَام)۔

رضائے حق کیلئے تم سلام عام کرو
سلامتی کے طلبگار ہو سلام کرو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”ہاتھ ملانا سُنّت ہے“ کے چودہ حُروف کی نسبت سے ہاتھ ملانے کے 14 مَدَنی پھول

﴿1﴾ دو مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں **ہاتھ مِلانا** سنّت ہے ﴿2﴾ ہاتھ ملانے سے پہلے **سلام** کیجئے ﴿3﴾ رُخصت ہوتے وَقْت بھی سلام کیجئے اور (ساتھ میں) ہاتھ بھی ملا سکتے ہیں ﴿4﴾ نبیِّ مُکَرَّم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا ارشادِ معظَّم ہے: ”جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے **مُصافَحہ** کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیرِیَّت دریافت کرتے ہیں تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان **سو رَحمتیں** نازِل فرماتا ہے جن میں سے **ننانوے رَحمتیں** زیادہ پُرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچّھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیرِیَّت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔“ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج ۵ ص ۳۸۰ حدیث ۷۶۷۲) ﴿5﴾ ہاتھ ملانے کے دَوران **دُرُود شریف** پڑھ کے ہاتھ جُدا ہونے سے پہلے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے ﴿6﴾ ہاتھ ملاتے وَقت دُرُود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دُعا بھی پڑھ لیجئے: ”**یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُم**“ (یعنی **اللہ** تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے) ﴿7﴾ دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دُعا مانگیں گے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ **قبول** ہوگی اور ہاتھ جُدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مَغفِرت ہو جائے گی اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ﴿8﴾ آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے ﴿9﴾ مسلمان کو **سلام** کرنے، **ہاتھ ملانے** بلکہ **مَحَبَّت** کے ساتھ اس کا **دِیدار** کرنے سے بھی ثواب ملتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف **مَحَبَّت** بھری نظر سے دیکھے اور اُس کے دل میں عداوت نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج ۶ ص ۱۳۱ حدیث ۸۲۵۱) ﴿10﴾ جتنی بار

ملاقات ہو ہر بار ہاتھ ملا سکتے ہیں ﴿11﴾ آج کل بعض لوگ دونوں طرف سے ایک ہاتھ ملاتے بلکہ صرف اُنگلیاں ہی آپَس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ سب خلافِ سنّت ہے ﴿12﴾ ہاتھ ملانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ **چوم لینا مکروہ** ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۴۷۲) (ہاتھ ملانے کے بعد اپنی ہتھیلی چوم لینے والے اسلامی بھائی اپنی عادت نکالیں) ہاں اگر کسی بُزُرگ سے ہاتھ ملانے کے بعد حُصولِ بَرَکت کیلئے اپنا ہاتھ چوم لیا تو کراہت نہیں، جیسا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اگر کسی سے مُصافحہ کیا پھر بَرَکت کیلئے اپنا ہاتھ چوم لیا تو مُمانَعت کی کوئی وجہ نہیں جبکہ جس سے ہاتھ ملائے وہ اُن ہستیوں میں سے ہو جن سے بَرَکت حاصِل کی جاتی ہو۔ (جَدُّ المُمتار، کتابُ الحظر وَالإباحة، باب الاستبراء وغيره مقوله ٤٥٥١، غير مطبوعه) ﴿13﴾ اگر اَمْرَد (یعنی خوبصورت لڑکے) سے (یا کسی بھی مرد سے) ہاتھ ملانے میں شَہوت آتی ہو تو اُس سے ہاتھ ملانا جائز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شَہوت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گناہ ہے (دُرِّمُختار ج ۲ ص ۹۸) ﴿14﴾ **مُصافَحہ** کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وَقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔ (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۴۷۱)

غیر عورت سے ہاتھ ملانے کا عذاب

ایک طویل حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے: جس نے کسی اَجْنَبِیَّہ (یعنی ایسی عورت جس سے نکاح ہمیشہ کیلئے حرام نہ ہو) عورت سے مُصافحہ کیا (یعنی ہاتھ ملایا) تو وہ بروزِ قِیامت اِس حال میں آئے گا کہ اُس کا ہاتھ آگ کی زنجیر سے گردن کے ساتھ بندھا ہوا ہوگا۔ (قُرَّةُ العُيُون ص ۳۸۹) دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' (جلد 3) صَفْحہ 446 پر ہے: (اَجْنَبِیَّہ) سے مُصافحہ (یعنی ہاتھ ملانا) جائز نہیں اِسی لیے حُضورِ اقدس صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم بوقتِ بَیْعَت بھی عورتوں سے مُصافَحہ نہ فرماتے صِرف زَبان سے بَیْعَت لیتے۔ ہاں اگر وہ بہت زیادہ بوڑھی ہو کہ محلِّ شَہوَت نہ ہو تو اُس سے مُصافَحہ میں حَرَج نہیں۔ یوہیں اگر مرد بہت

زیادہ بوڑھا ہو کہ فتنے کا اندیشہ ہی نہ ہو تو مُصافَحہ کرسکتا ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۳ ص ٤٤٦)

زَنانِ غیر سے بھائی مُصافحہ مت کر

ہُوا ہے جُرم یہ گر کر لے توبہ حق سے ڈر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

راستے کا حق نمبر (4) نیکی کا حکم کرنا اور بُرائی سے منع کرنا

اِسی کتاب کے صَفْحَہ نمبر 314 پر دی ہوئی بخاری شریف کی حدیثِ پاک ''راستوں میں بیٹھنے کے حُقُوق'' میں سے **راستے کا حق نمبر** (4) ''نیکی کا حکم کرنا اور بُرائی سے مَنْع کرنا'' کے مُتَعلِّق نیکی کی دعوت کے مَدَنی پھول حاضِر ہیں: نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے کے ثواب کی تو کوئی انتہا نہیں، راستے میں اکثر اس کا بَہُت موقع ملتا ہے۔ مَثَلاً آپ بیٹھے تھے، کوئی ملاقات کیلئے آیا بِغیر سلام کئے ہاتھ ملانے لگا تو اُس کو اِس طرح **نیکی کی دعوت** دی جاسکتی ہے کہ بھائی جان! ملاقات کیلئے آنے والے کیلئے ہاتھ ملانے سے قبل سلام کرنا **سنّت** ہے۔ بعض لوگ سلام کرتے وقت جُھک جاتے ہیں اُن کو بھی موقع کی مناسبَت سے اور اُن کے ظَرف (یعنی حوصلے) کے مطابِق سمجھایا جاسکتا ہے، مَثَلاً ان سے کہا جائے: **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' (جلد 3) صَفْحَہ 464 پر مسئلہ نمبر 31 ہے: ''بعض لوگ سلام کرتے وقت جُھک بھی جاتے ہیں، یہ جُھکنا اگر حدِّ رُکوع تک ہو تو **حرام** ہے اور اِس سے کم ہو تو **مکروہ** ہے۔'' (بہارِ شریعت ج ۳ ص ٤٦٤) ہاں دَست بوسی کیلئے جُھکنے میں حَرَج نہیں بلکہ بِغیر جُھکے ہاتھ چومنا ہی دُشوار ہے۔ اِس کی **نیکی کی دعوت** کا اَحسَن طریقہ یہ ہوسکتا ہے کہ آپ کے پاس ''**مَدَنی بیگ**'' اور اُس میں مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ دیگر رسالوں کے ساتھ ساتھ **101 مَدَنی پھول** نامی چند رسائل بھی موجود ہوں اور آپ اُسی رسالے میں سے نکال کر یہ ''مَدَنی پھول'' دِکھادیں۔ زہے نصیب! دِکھانے کے بعد اچّھی اچّھی

نیتوں کے ساتھ وہ رِسالہ ہی اُس ملاقاتی کو تحفے میں پیش کر دیں۔ جی ہاں! **اچّھی اچّھی نیّتیں** تو ہر کام سے قَبل کرنی ہی ہوں گی اگر ایک بھی اچّھی نیّت نہ ہوئی تو ثواب نہیں ملے گا۔ مَثَلاً رسالہ دیتے وقت یِہی **نیّت** کر لیجئے کہ ''رِضائے الٰہی کیلئے تحفہ پیش کر کے ایک مسلمان کا دل خوش کر رہا ہوں'' اگر بِغیر اچھی نیّت کے **نیکی کی دعوت** دیں گے، ''انفرادی کوشِش'' کریں گے، سنّتیں بتائیں گے، سنّتوں بھرے اِجتماع اور مَدَنی قافِلوں میں سفر کی دعوت دیں گے، مَدَنی اِنعامات کی ترغیب دلائیں گے **ثواب** نہیں ملے گا۔

اِنفرادی کوشِش ''نیکی کی دعوت'' کی روح ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت کی روح ''اِنفرادی کوشِش'' ہے۔ جس مسلمان پر **نیکی کی دعوت** پیش کرنے کیلئے اِنفرادی کوشِش کرنی ہو اُس کیلئے یہ ذِہن بنانا چاہیے کہ میں جس سے ملنے لگا ہوں وہ ایک **مسلمان** ہے، مسلمان چاہے کتنا ہی گنہگار ہو مگر دولتِ ایمان سے مشرَّف ہونے کی وجہ سے اُس کا اپنا ایک مقام ہے اور میں نے ملنا بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے دین کی سَربُلندی اور آخرت کی بہتری کیلئے ہے، اِس نیّت سے میرا ملنا عِبادت کا دَرَجہ رکھتا ہے، اگر ان نیّتوں کے ساتھ ملاقات کریں گے تو اِس موقع پر اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رَحمتوں کا نُزُول ہو گا اور برکتیں ملیں گی۔ ایک خاص **مَدَنی پھول** یہ بھی ذِہن میں رہے کہ اُس کے عُیُوب کی ٹٹول میں مت پڑیئے، اُس کی عَقْل سے ماوَرا (یعنی اُس کی سمجھ میں نہ آئے ایسی) بات مت کیجئے اور گہرے مسائل مت چھیڑیئے۔

''یاخدا مجھے نرمی دے'' کے پَندرہ حُرُوف کی نسبت سے اِنفِرادی کوشِش کی 15 نیّتیں

اِنفِرادی کوشِش کرتے ہوئے حسبِ حال یعنی موقع کی مُناسبَت سے بے شُمار **نیّتیں** کی جاسکتی ہیں، ان میں

سے 15 پیش کی جاتی ہیں:

﴿1﴾ اللہ کی رِضا کیلئے نیکی کی دعوت دینے کیلئے انفرادی کوشش کرتا ہوں ﴿2﴾ سلام و جوابِ سلام کے بعد گرم جوشی سے ہاتھ ملاؤں گا ﴿3﴾ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! کہہ کر دُرُود شریف پڑھاؤں گا اور پڑھوں گا ﴿4﴾ چُونکہ سامنے والے کے چہرے پر نظریں گاڑ کر گفتگو کرنا سنّت نہیں لہٰذا حتَّی الامکان نیچی نگاہیں کیے بات چیت کروں گا (نیچی نگاہیں کر کے انفرادی کوشش کرنے سے نیکی کی دعوت کا فائدہ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ کئی گُنا بڑھ جائے گا) ﴿5﴾ سنّت پر عمل کی نیّت سے مُسکرا کر بات کروں گا ﴿6﴾ طَنز بازی اور غیر سنجیدہ گفتگو سے بچوں گا ﴿7﴾ سامنے والے کی نَفسِیّات کے مطابِق گُفتگو کی کوشش کروں گا ﴿8﴾ گہرے مسائل چھیڑ کر اُس کو تشویش میں نہیں ڈالوں گا ﴿9﴾ بِلا ضَرورت موجودہ سِیاست اور دَہشت گردی وغیرہ کے تذکرے نہیں کروں گا ﴿10 تا 12﴾ سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت، مَدَنی قافِلے میں سفر اور مَدَنی انعامات پر عمل کا ذِہن دینے کی سعی کروں گا ﴿13﴾ نئے اسلامی بھائی کو ایک دم سے داڑھی رکھنے اور عمامہ شریف پہننے کی تلقین کے بجائے نَماز کی فضیلت وغیرہ بتاؤں گا۔ (ہاں جس سے بات کر رہے ہیں وہ ''شَیوڈ'' ہے اور ظنِّ غالِب ہے کہ اِس کو داڑھی بڑھانے کا کہیں گے تو مان جائے گا تب تو اُس کو داڑھی مُنڈانے سے منع کرنا واجِب ہو جائے گا، مگر عُموماً نئے اسلامی بھائی پر ''ظنِّ غالِب'' ہونا دشوار ہوتا ہے، عمل کے جذبے کی کمی کا دَور ہے، نئے اسلامی بھائی کو داڑھی رکھنے کا اِصرار کرنے پر ہوسکتا ہے آیندہ آپ کے سامنے آنے ہی سے کَترائے) ﴿14﴾ سامنے والے کا لہجہ اگر ناگوار یا طَنز بھرا ہوا تو سمجھ جانے کے باوُجود اِس کا اُس پر اظہار کئے بِغیر صَبْر اور نرمی کے ساتھ عاجِزانہ انداز میں بات جاری رکھوں گا ﴿15﴾ اگر اِنفرادی کوشش کا اچّھا نتیجہ سامنے آیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کَرَم سمجھوں گا اور شکرِ الٰہی بجالاؤں گا، اور اگر کوئی ناخوشگوار بات پیش آئی تو سامنے والے کو سخت دل وغیرہ سمجھنے کے بجائے اِسے اپنے اِخلاص کی کمی تَصَوُّر کروں گا۔

مُبلِّغ کیلئے اَہم ترین مَدَنی پھول **حوصلہ** بڑا رکھنا چاہئے ، ناکامی کی تو کوئی وجہ ہی نہیں کیوں کہ **اچّھی نیّت** کی صورت میں نیکی کی دعوت پر مشتمل اِنفرادی کوشش کرنے والا ثوابِ آخِرت کا حقدار تو ہو ہی گیا۔ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام ابوحامِد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ الوالی نَقل فرماتے ہیں: کسی بُزُرگ نے اپنے فرزند کو نصیحت کا **مَدَنی پھول** عِنایت کرتے ہوئے فرمایا: ''نیکی کی دعوت'' دینے والے کو چاہئے کہ اپنے آپ کو صَبْر کا خُوگر (یعنی عادی) بنائے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے نیکی کی دعوت کے ملنے والے ثواب پر یقین رکھے۔ جس کو ثواب کا کامِل یقین ہو اُس کو اِس مبارَک کام میں تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ (اِحیاءُ العُلوم ج۲ ص ۴۱۰)

میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچاؤں

بدی سے بچوں اور سب کو بچاؤں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُسَلسَل اِنفِرادی کوشش کا پھل **ضِیاء کوٹ** (سیالکوٹ، پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ اِس طرح ہے: نیکی کی راہ پر گامزن ہونے سے قبل میری حالت ناگُفتہ بہ تھی، میرا وُجُود سرتاپا گناہوں سے آلُودتھا۔ لوگوں سے جھگڑا وغیرہ کرنے کے لیے میں نے اپنا ایک علیحدہ (عَلا۔حِ۔دَہ) گروپ بنا رکھا تھا، میری بدکلامی اور فُحش گوئی سے میرے اسکول کے طَلَبہ، اساتِذہ اور ہیڈ ماسٹر وغیرہ سبھی تنگ تھے، راہ چلتے بدنِگاہی کرنا میرا معمول تھا، نہ صرف عشقِ مَجازی میں گرفتار تھا بلکہ **مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ ایسی نازیبا حَرَکات کا مُرتکِب تھا جن کو بیان کرنے کی اب ہمّت نہیں پاتا۔ شَرعی معلومات سے نابلَد (یعنی ناواقِف) ہونے کی وجہ سے میں اِتنا بھی نہ جانتا تھا کہ فرض غُسل کس طرح اُترتا ہے اور رَمَضانُ المُبارَک میں بڑے بڑے گناہ گار بھی اپنے گناہوں کا سِلسلہ خَتْم کر کے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مصروف ہو جاتے ہیں مگر افسوس صد افسوس! میں رَمَضانُ المُبارَک میں بھی

بازاروں کی زینت بنا رہتا اور بد نِگاہی کے ذَرِیعے اپنے قلبِ سیاہ کی تسکین کا سامان کرتا، میری عیدیں پارکوں میں اور 12 ربیعُ النور شریف کا مبارَک دن بازاروں اور مختلف تفریح گاہوں میں گزرتا، جب بَسَنت آتی تو ساری ساری رات اپنے گروپ کے ساتھ بَسَنت منانے والوں کی طرح زَرْد لباس میں مَلْبُوس ناچ رنگ کی مَحافل میں مشغول رہتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غفلت کا یہ عالَم تھا کہ مہینوں مسجِد کا رُخ نہ کرتا۔ میرے والِد صاحِب ایک نَمازی اور پرہیز گار شخص تھے، وہ لاکھ پَند و نصیحت کرتے مگر میرے کان پر جُوں تک نہ رِینگتی، میرے گناہوں کی نُحوست اتنی زیادہ تھی کہ جو کوئی میری صُحبت اختیار کرتا وہ بھی پیکرِ گناہ بن جاتا۔ اپنے اِنہی کالے کرتُوتوں کے سبب میں سب کی نظروں میں قابلِ نفرت بن کر رہ گیا تھا۔ آخر کار میری کایا کچھ اِس طرح پلٹی کہ ایک روز مسجد کے قریب سے گزرتے ہوئے ایک عاشِقِ رسول نے مجھے نَماز کی دعوت دی، میرے انکار کرنے پر اُس نے اِصرار کیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے مَحَبَّت سے مسجِد میں لے گیا۔ جب نَماز سے فارِغ ہوئے تو ایک اسلامی بھائی نے دَرس شُروع کیا، میں بھی اُس میں شریک ہو گیا، دَرس کے دَوران میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت و مغفِرت کے متعلِّق حِکایات سُنیں تو مجھے کچھ حوصلہ ملا، دَرس کے بعد جب اسلامی بھائیوں نے انتہائی مَحَبَّت بھرے انداز میں مجھے نیکی کی دعوت دی تو میرے دل کی دنیا زیرو زبر ہو گئی، کیونکہ عَقْل و شُعُور کی دِہلیز پر قدم رکھنے کے بعد میری زندگی کا یہ پہلا موقع تھا کہ مجھ جیسے قابلِ نفرت شخص کو کسی نے اس قدر مَحَبَّت سے نوازا تھا۔ مجھ پر اِنْفِرادی کوشِش کرنے والے اپنے ہم عمر مبلِّغ سے میں نے اپنے گناہوں کا فسانہ بیان کیا تو اس نے رحمتوں بھری باتوں کے ذَرِیعے کچھ اس انداز میں ڈھارس بندھائی کہ میرا دل مطمئن ہو گیا، کہ نہیں نہیں میرے لئے توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ بخشنے والا مہربان ہے چُنانچِہ میں نے اپنے تمام سابِقہ گناہوں سے توبہ کر لی۔ میری زندگی کا پہلا دن تھا کہ جس میں میں نے پہلی بار پانچوں نَمازیں ادا کیں۔ پھر جب سالانہ اِمتحان کے بعد چھٹّیاں ہوئیں تو میرا یہ معمول بن گیا کہ اُس عاشِقِ رسول کے ساتھ صُبح مسجِد میں جاتا تو تقریباً بارہ بجے تک مسائلِ نَماز اور سنّتیں سیکھنے

سکھانے کا سلسلہ جاری رہتا۔ کچھ عرصے بعد شیطان نے ایک چال چلی اور مجھے کچھ ایسے نادانوں کی صُحبت مُیَسَّر آئی کہ جنہوں نے مجھے اُس مبلّغِ دعوتِ اسلامی سے بدظن کردیا آہ! میں اپنے اُس محسن اور خیرخواہ کو اپنا دشمن اور بدخواہ سمجھ بیٹھا اور ایک عاشقِ رسول کی غیبتیں سننے کے باعث اچّھی صحبتیں چھوڑ کر تقریباً ایک سال تک پھر بُرے لوگوں کی سَنگت میں گرفتار رہا اور اِس دَوران میں نے پھرو ہی "حَرَکتیں" شُروع کردیں۔ مگر سرکارِ غوثِ اعظم عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم کی غُلامی مقدَّر میں لکھ دی گئی تھی، لٰہذا قسمت نے ایک بار پھر یاوری کی، وہ یوں کہ ایک دن میں فیکٹری سے چُھٹّی کر کے واپَس آ رہا تھا اور حسبِ عادت پریشان نظری کا شکار، بدنگاہی کی آفتِ بد میں گرفتار، راہ چلتے لوگوں سے چھیڑ چھاڑ کرتا جا رہا تھا کہ اچانک میری نظر سفید لباس میں ملبوس، سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے، حیا سے اپنی نگاہوں کو جھکائے، اپنی طرف آتے ہوئے ایک عاشقِ رسول پر پڑی، ان کے چہرے پر تقویٰ کا نور دیکھ کر مجھے اپنے گناہوں پر ندامت سی ہونے لگی، میں نے اُن سے ملاقات کی، وہ نہایت گرم جوشی سے ملے، ان سے تعارُف ہوا اور پھر رفتہ رفتہ میں اُن کی صُحبت میں رہنے لگا، اُن اسلامی بھائی کی نمازوں میں اِستِقامت قابلِ رشک تھی۔ دعوتِ اسلامی کے بارے میں میرا حُسنِ ظن اَز سَرِ نَو قائم ہوگیا، وہ اسلامی بھائی مجھے بینَ الاقوامی سنّتوں بھرے اِجتماع میں بھی اپنے ہمراہ لے گئے، اِجتماع سے واپَسی پر میرے سر پر سفید ٹوپی تھی، بعد میں عمامہ شریف بھی سجا لیا اور یہ لکھتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں **قافِلہ کورس** کر رہا ہوں۔

مُعترِف ہوں گناہ کرنے میں　کوئی چھوڑی نہیں کَسَر آقا
پھنس گیا ہوں گُنہ کی دَلدَل میں　ہو کرم شاہِ بَحر و بَر آقا
میں گنہگار ہوں مگر قرباں
تیری رحمت کی ہے نظر آقا　(وسائلِ بخشش ص ۳۵۰، ۳۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب !　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بار بار گناہوں میں پڑنے والا بالآخر **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے راہِ راست پر آ ہی گیا۔ یقیناً سارے ہی **گناہ** قابلِ تَرک ہیں، ان میں کسی قسم کی بھلائی نہیں۔ **گناہوں** سے بچنے والوں کی پذیرائی اور اپنی عبادتوں کی تعریف سے بچنے کی تلقین پر مبنی قرانی ''نیکی کی دعوت'' مُلاحظہ ہو۔ چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ ترجَمے والے پاکیزہ قران، ''**کنزالایمان مع خزائن العرفان**'' صَفحہ 973 پر پارہ 27 سُوْرَۃُ النَّجْم آیت نمبر 32 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓىٕرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ اِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْۚ فَلَا تُزَكُّوْۤا اَنْفُسَكُمْؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى۠ (٣٢)

ترجَمۂ کنزالایمان: وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں مگر اتنا کہ گناہ کے پاس گئے اور رک گئے بیشک تمہارے رب کی مغفرت وسیع ہے وہ تمہیں خوب جانتا ہے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں حمل تھے تو آپ اپنی جانوں کو ستھرا نہ بتاؤ۔ وہ خوب جانتا ہے جو پرہیزگار ہیں۔

آیتِ مبارکہ کی تفسیر

صدرُالاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الہادِی فرماتے ہیں: **گناہ** وہ عمل ہے جس کا کرنے والا عذاب کا مُستَحِق ہو۔ بہرحال **گناہ کی دو قسمیں** ہیں صغیرہ اور کبیرہ۔ **کبیرہ** وہ جس کا عذاب سخت ہو اور بعض عُلَما نے فرمایا کہ **صغیرہ** وہ جس پر وَعید نہ ہو **کبیرہ** وہ جس پر وعید ہو اور **فَواحش** وہ جن پر حَدّ ہو۔ آیت مبارکہ کے اِس حصّے ''مگر اتنا کہ گناہ کے پاس گئے اور رُک گئے'' کے تحت فرماتے ہیں: کہ اِتنا تو کبائر سے بچنے کی بَرَکت سے مُعاف ہوجاتا ہے۔ اِس حصّۂ آیت: ''بے شک تمہارے رب کی مغفِرت وسیع ہے وہ تمہیں خوب جانتا ہے'' کے تحت فرماتے ہیں: **شانِ نُزول:** یہ آیت اُن لوگوں کے حق میں نازِل ہوئی جو نیکیاں کرتے تھے اور اپنے عملوں کی تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے ہماری نَمازیں، ہمارے روزے، ہمارے حج۔ اِس

حصّہ آیت ''تو آپ اپنی جانوں کو سُتھرا نہ بتاؤ'' کے تحت فرماتے ہیں: یعنی تَفاخُراً (بطورِ فخر) اپنی نیکیوں کی تعریف نہ کرو کیونکہ **اللہ** تَعَالٰی اپنے بندوں کے حالات کا خود جاننے والا ہے۔ وہ اُن کی ابتِداءِ ہَستی سے آخرِ ایّام (یعنی شروع سے لیکر موت تک) کے جُملہ اَحوال جانتا ہے۔ اس آیت میں **رِیا** اور **خودنُمائی** اور **خودسَرائی** کی مُمانَعت فرمائی گئی لیکن اگر نعمتِ الٰہی کے اِعتِراف اور اِطاعت وعِبادت پر مَسَرّت اور اُس کے ادائے شکر کے لئے نیکیوں کا ذِکر کیا جائے تو جائز ہے۔ اِس حصّہ آیت، ''وہ خوب جانتا ہے جو پرہیزگار ہیں'' کے تحت فرماتے ہیں: اور اُسی کا جاننا کافی، وُہی جَزا دینے والا ہے، دوسروں پر اظہار اور نام ونُمود سے کیا فائدہ! (خزائن العرفان ص ٩٧٣)

سب سے پیارے اعمال

قبیلۂ **خَثْعَم** کا ایک آدمی **بارگاہِ نُبُوّت** میں حاضِر ہوا، کہنے لگا: ''وہ آپ ہی ہیں جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا **رَسُول** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں؟'' فرمایا: ''**ہاں۔**'' پوچھا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے یہاں سب سے زیادہ پیارا **عَمَل** کیا ہے؟ اِرشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر **ایمان** لانا۔ عرض کی: پھر کون سا؟ اِرشاد ہوا، **صِلۂ رِحمی** (یعنی رِشتے داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک) کرنا۔ عرض کی، پھر کون سا؟ اِرشاد فرمایا: **نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے مَنع کرنا**۔ (مَجمَعُ الزَّوائِد ج ٨ ص٢٧٧ حدیث ١٣٤٥٤، مُسنَدُ اَبِی یَعلٰی ج٦ ص٥٥ حدیث ٦٨٠٤)

اے کعبہ! تیری فضا کتنی اچھی ہے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! بے شک اَفضل و اَہم ترین عمل **ایمان** ہے اور تمام نیک اعمال کے اُخرَوی (اُخ۔رَ۔وی) فوائد بھی **ایمان** پر خاتِمے کے ساتھ ہی مَشروط ہیں جیسا کہ ''بخاری شریف'' میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ یعنی اعمال کا دارومدار خاتِمے پر ہے۔ (بُخاری ج ٤ حدیث ٦٦٠٧) یقیناً جو مسلمان ہے وہ بڑا ہی خوش قسمت ہے۔ **مسلمان** کی فضیلت کے بھی کیا کہنے! شَہَنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، باعِثِ نُزُولِ سکینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے کعبۂ معظّمہ کو مخاطَب کر کے ارشاد فرمایا: ''تُو خود اور تیری فضا کتنی اچھی ہے، تُو کس قدر عَظَمت والا ہے اور تیری حُرمَت (یعنی عزّت) کیسی عظیم ہے، اُس ذاتِ پاک کی قسم جس کے

قبضۂ قدرت میں **محمد** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جان ہے! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مؤمن کی جان و مال اور اُس سے اچّھا گُمان رکھنے کی حُرمت تیری حُرمت سے بھی زیادہ ہے۔'' (اِبن ماجه ج ٤ ص ٣١٩ حديث ٣٩٣٢) جو بدقسمت ایمان کی دولت سے محروم ہے اُس کو آخِرت میں کسی قسم کی بھلائی اور راحت نہیں ملے گی وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنّم میں عذاب پاتا رہے گا۔ **جہنّم کی کیفیت** پڑھئے اور لرز ئیے چُنانچِہ

جہنّم کی دِل ہلا دینے والی کیفیت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 853 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**جہنّم میں لے جانے والے اعمال**'' جلد اوّل صَفْحہ 97 تا 98 پر ہے: امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرتِ سیِّدُنا کَعْبُ الْاَحبار (کَع۔بُل۔اَحبار) رضی اللہ تعالٰی عنہ (مشہور تابِعی بُزُرگ) سے ارشاد فرمایا: **اے کَعْب** (رضی اللہ تعالٰی عنہ)! ہمیں ڈَر والی کچھ باتیں سنائیے! حضرتِ سیِّدُنا کَعب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے تعمیلِ ارشاد کرتے ہوئے عَرض کی: **یا امیرَ المؤمنین!** اگر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ قِیامت کے دن سترّ اَنبیاءِ کرام علَیھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے اعمال لے کر آئیں تب بھی مَحشر کے اَحوال دیکھ کر انہیں بَہُت ہی کم جاننے لگیں گے۔ یہ سن کر **امیرُ المؤمنین** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کچھ دیر کے لئے سر جُھکا لیا پھر جب (رِقّت میں) اِفاقہ ہوا (یعنی کمی آئی) تو ارشاد فرمایا: **اے کَعْب** (رضی اللہ تعالٰی عنہ)! مزید سنائیے۔ عرض کی: **یا امیرَ المؤمنین!** اگر جہنّم میں سے بَیل کے نَتھنے (یعنی بیل کی ناک کے سوراخ) جتنا حصّہ مشرِق میں کھول دیا جائے تو مغرِب میں موجود شخص کا دِماغ اُس کی گرمی کی وجہ سے اُبل کر بہ جائے۔ اِس پر امیرُ المؤمنین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے (رِقّت کے سبب) کچھ دیر کے لئے سر جُھکا لیا پھر جب اِفاقہ ہوا (یعنی کمی ہوئی) تو ارشاد فرمایا: **اے کَعْب** (رضی اللہ تعالٰی عنہ) اور سنائیے۔ عرض کی: **یا امیرَ المؤمنین!** قِیامت کے دن جہنّم اس طرح گَرجے گی کہ کوئی مُقرَّب فِرِشتہ یا نبیِّ مُرسَل ایسا نہ ہوگا جو گُھٹنوں کے بل گر کر یہ نہ کہے: رَبِّ! نَفْسِیْ! نَفْسِیْ! (یعنی اے میرے ربّ عزوجل! میں تجھ سے اپنے لیے سُوال کرتا ہوں) حضرت سیِّدُنا کَعْبُ الْاَحبار رضی اللہ تعالٰی عنہ

نے مزید بتایا: جب قِیامت کا دن آئے گا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اَوَّلِین وآخِرِین (یعنی سب اَگلوں پچھلوں) کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا، پھر فِرِشتے نازِل ہو کر صَفیں بنائیں گے۔ اِس کے بعد **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرمائے گا: اے جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلام)! جہنَّم کو لے آؤ۔ تو حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلام جہنَّم کو اس طرح لے کر آئیں گے کہ اس کی **ستّر ہزار لگاموں** کو کھینچا جا رہا ہوگا، پھر جب جہنَّم مخلوق سے **سو برس کی راہ کے** فاصلے پر رہ جائے گی تو اِس زور سے گرجے گی کہ جس سے مخلوق کے دل دَہَل جائیں گے، پھر جب دوبارہ گرجے گی تو ہر مُقرَّب فِرِشتہ اور نبیِّ مُرسَل گُھٹنوں کے بل گر جائے گا، پھر جب **تیسری** مرتبہ گرجے گی تو لوگوں کے دل گلے تک پہنچ جائیں گے اور عَقلیں گھبرا جائیں گی، یہاں تک کہ حضرتِ **سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام عَرْض کریں گے: یاالٰہی! میں تیرے خلیل ہونے کے صَدقے سے صِرف اپنے لئے سُوال کرتا ہوں۔ حضرتِ **سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام عَرْض گزار ہوں گے: **یاالٰہی** عَزَّوَجَلَّ! میں اپنی مُناجات کے صَدقے صِرف اپنے لئے سُوال کرتا ہوں۔ حضرتِ **سیِّدُنا عیسٰی روحُ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام عَرْض کریں گے: **یاالٰہی** عَزَّوَجَلَّ! تُو نے مجھے جو عزّت دی ہے اُس کے صدقے میں صِرف اپنے لئے سُوال کرتا ہوں، اُس مریم رضی اللہ تعالٰی عنہا کیلئے (بھی) سُوال نہیں کرتا جس نے مجھے جَنا ہے۔ (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر ج ۱ ص ٤٩)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس رِوایت سے جہنَّم کی ہولناکیوں کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس روایت میں انبیاءِ کرام عَلَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے مقامِ خوف کا بھی بیان ہے، مگر یاد رہے کہ یہ حضرات معصوم ہیں اور روایت میں بیان کردہ صورتِ حال قیامت کے بعض اوقات میں ہوگی ورنہ اُنہیں محشر میں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہوگی بلکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عنایت سے لوگوں کی شفاعت فرمائیں گے اور خود بلند ترین مقامات پر جلوہ فرما ہوں گے۔

مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے ہو مجھ ناتُواں پر کرم یاالٰہی

جَلا دے نہ مجھ کو کہیں نارِ دوزخ کرم بہرِ شاہِ اُمَم یاالٰہی

تُو عطّار کو بے سبب بخش مولیٰ

کرم کر کرم کر کرم یا الٰہی

(وسائلِ بخشش ص ۸۲،۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

نیکی کی دعوت دینا خاموش رہنے سے بہتر ہے

زبان کی آفتیں بے شمار ہیں اور ان سے بچنے کا بہترین طریقہ یِہی ہے کہ زبان پر **قُفلِ مدینہ** لگالیا جائے، یعنی آدمی خاموشی کی عادت بنالے، البتّہ جو زبان کی لَغزِشوں سے بچنا جانتا ہو اور شریعت کے عَین تقاضے کے مطابق بولنے پر قدرت رکھتا ہو اُس کیلئے **نیکی کی دعوت** دینا خاموشی سے افضل ترین عمل ہے۔ جیسا کہ **خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: اگر تم **اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر** (یعنی نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا) کرو تو یہ خاموش رہنے سے زیادہ بہتر ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج٦ ص٩٢ حدیث٧٥٧٨)

ثواب ملنے کی اُمّید

حضرتِ سیِّدُنا ابوالدَّرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں دوسروں کو نیکی کا حکم دیتا ہوں اور خود اگرچِہ وہ کام نہیں کرتا لیکن پھر بھی مجھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے اَجر ملنے کی اُمّید ہے۔ (کَنْزُ الْعُمّال ج٣ ص٢٧٠ رقم٨٤٣٨) یعنی جب کسی کو نیک کام کرنے کا حکم دیا تو مجھے اجر مل گیا اگرچہ میں وہ کام خود نہ بھی کرتا ہوں۔

قبر کی روشنی کا سامان

اللہ تَبارَکَ وَتَعالٰی نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ **کلیمُ اللہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف وحی فرمائی: **''بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔''**

(حِلْیَۃُ الْاولیاء ج٦ ص٥ رقم ٧٦٢٢)

مُبلِّغین کی قبریں اِنْ شَآءَاللہ جگمگائیں گی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس روایت سے نیکی کی بات سیکھنے سکھانے کا اجر و ثواب معلوم ہوا۔ **سنّتوں بھرا بیان** کرنے یا دَرس دینے اور سننے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہو جائیں گے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کی قبریں اندر سے جگمگ جگمگ کر رہی

ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہوگا۔ اِنفِرادی کوشش کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دینے والوں، سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے میں سفر اور فکرِ مدینہ کرکے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ روزانہ پُر کرنے کی ترغیب دینے والوں اور سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کرنے والوں نیز مُبلِّغین کی نیکی کی دعوت سننے والوں کی قُبور بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حُضُور مُفِیضُ النُّور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے نور کے صدقے نورٌ علیٰ نور ہوں گی۔

قَبر میں لہرائیں گے تاحشر چشمے نُور کے

جلوہ فرما ہوگی جب طَلعَت رسولُ اللہ کی (حدائقِ بخشش شریف)

مشکل الفاظ کے معانی: **طَلعَت:** یعنی چہرہ۔صورت۔نظارہ

شرحِ کلامِ رضاؔ: اے عاشِقانِ رسول! جھوم اُٹھو! جب محبوبِ رب، تاجدارِ عرب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم اپنا نورانی چہرہ چمکاتے ہوئے مؤمن کی قَبر میں جلوہ فرما ہوں گے، تو روشنی ہی روشنی ہوجائے گی اور تا قیامِ قِیامت قَبر میں نور کے چشمے لہراتے رہیں گے۔

اندھیرا گُھپ اندھیرا ہے شہا وحشت کا ڈیرا ہے

کَرَم سے قبر میں تم آؤ گے تو روشنی ہوگی (وسائلِ بخشش ص ۲۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

مریض طبیب بن گیا! مدینہ ۱

حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر شِبلی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی ایک مرتبہ بیمار ہوگئے۔ لوگوں نے شِفا خانے میں داخِل کروادیا۔ آپ کے عقیدت مند وزیر علی بن عیسٰی کی درخواست پر خلیفۂ بغداد نے دربارِ شاہی کے نصرانی (کرسچین) رَئِیسُ الْاَطِبّا (رَئی۔سُل۔اَ۔طِب۔با۔ یعنی ڈاکٹروں کے سردار) کو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے عِلاج کے لیے بھیج دیا۔ اُس نے بڑی توجُّہ سے عِلاج کیا مگر کوئی فائدہ

نہیں ہوا۔ایک دن **رَئیسُ الْاَطِبّا** نے کہا: اے شِبلی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی! اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ میرے بدن کے کسی ٹکڑے میں آپ کا عِلاج ہے تو مجھے آپ کے لیے اپنا عُضْو کاٹ دینے میں بھی کوئی تَرَدُّد (تَ۔رَد۔دُد یعنی انکار) نہیں ہوگا۔ **حضرتِ** سیِّدُنا شِبلی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے فرمایا: ''میرا علاج آپ کے ایک عُضْو کاٹنے کے مقابلے میں بَہُت ہی آسان چیز میں ہے۔'' اُس نے پوچھا: وہ کیا ہے؟۔فرمایا کہ تم اپنا زُنّار کاٹ ڈالو اور اِسلام قَبول کرلو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مارے خُوشی کے میرا مَرَض جاتا رہے گا۔طبیب نے فوراً زُنّار کاٹا، کُفر سے توبہ کی، **کلمہ** پڑھا اور مسلمان ہو گیا اُسی وقت **حضرتِ** سیِّدُنا شِبلی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی تندرست ہو کر بسترِ بیماری سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔خلیفۂ بغداد کو جب یہ خبر پہنچی تو اُس نے تعجُّب سے کہا کہ میں نے تو **طبیب کو مریض** کے پاس بھیجا تھا، مجھے کیا خبر تھی کہ **مریض کو طبیب** کے پاس بھیج رہا ہوں۔(رُوحُ البَیان ج ۲ ص ٤٦١) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

زُنّار کسے کہتے ہیں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک دھاگا ہندو اپنے گلے اور بَغَل کے درمیان ڈالے رہتے ہیں اسے **زُنّار** یا **جَنیو** (جَ۔نِیو) کہتے ہیں اِسی طرح وہ دھاگا یا زنجیر جو کرسچین، مجوسی (یعنی آتَش پرست) اور یہودی اپنی کمر میں باندھتے ہیں **زُنّار** کہلاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس حکایت سے معلوم ہوا کہ ہمارے اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام نیکی کی دعوت، خَلْقِ خُدا کی ہدایت اور اِسلام کی اِشاعت کے نہایت ہی شیدائی تھے، کسی غیر مسلم کے اِسلام قَبول کرلینے سے اُنہیں اتنی عظیم مَسَرَّت حاصل ہوتی تھی کہ خوشی کے مارے بسا اوقات اُن کی خطرناک بیماریاں دُور ہو جاتی تھیں۔

مجھے تُم ایسی دو ہمّت آقا دوں سب کو نیکی کی دعوت آقا
بنا دو مجھ کو بھی نیک خَصلت نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت (وسائلِ بخشش ص۱۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خلیفہ سُلیمان رو پڑا

خلیفۂ دِمَشق سُلیمان بن عبدُ الملِک اُموی بڑے کرّ وفر (کر۔رو۔فر یعنی شان وشوکت) کا بادشاہ تھا۔اُس نے ایک مرتبہ مشہور مُحدِّث سیِّدُ ناامام طاؤس عَلَیہ رَحمَۃُ اللہِ القُدُّوس کو دربار میں بُلایا،آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے موقع پا کر ''نیکی کی دعوت'' دیتے ہوئے اِستِفسار فرمایا(یعنی پوچھا): **اے امیرُ المؤمنین! کیا آپ کو معلوم ہے کہ سب سے زیادہ عذاب کِس کو ہوگا؟** خلیفہ نے کہا: آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ہی ارشاد فرمائیے! تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے یہ حدیثِ پاک پڑھ کر سُنائی: ''جس کو **اللہ** تعالٰی نے اپنی سلطنت میں بادشاہی عطا فرمائی پھر اُس نے ظُلم کیا تو اُس شخص کو قِیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب دیا جائے گا۔'' یہ سُن کر خلیفہ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے لرز اُٹھا اور دھاڑیں مار کر رونے لگا یہاں تک کہ روتے روتے تخت پر چِت لیٹ گیا۔اُس کے تمام درباری اُس کو اِسی حالت میں چھوڑ کر چلے گئے۔ (مُستَطرَف ج ۱ ص ۱٦۹)

ماتحتوں کے بارے میں سبھی سے پوچھا جائیگا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت سے معلوم ہوا کہ بیان کی تاثیر کے لیے جہاں سننے والوں کو دل و دِماغ حاضِر رکھتے ہوئے سننا ضَروری ہے وہاں مبلِّغ کا بھی **باعمل**، اِخلاص کا پیکر اور ہر قسم کی حِرص اور ذاتی غَرَض سے پاک ہونا لازِمی ہے۔ جہاں یہ دونوں چیزیں جمع ہوں گی، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہاں بیان کا خُوب اثر ظاہِر ہوگا اور اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک چیز مَفقُود (مَف۔قُود۔یعنی غائب) ہوگی تو بیان کے ثَمرات (یعنی فوائد) ملنا دشوار ہوں گے۔اِس **حِکایت** سے یہ بھی معلوم ہوا کہ **بادشاہ** اگر ظُلم کریگا تو عذابِ نار کا سب سے زیادہ حقدار بنے گا۔جو لوگ اِقتِدار کے طلبگار رہتے ہیں وہ ایک طرح سے اپنے آپ کو بَہُت بڑے پُرخَطَر غار میں دھکیلنے کے دَر پے ہوتے ہیں۔اِس ضِمن میں **دو فرامینِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ ہوں: ﴿1﴾ جس کو رِعایا کا ذمّے دار بنایا گیا پھر اُس نے رِعایا کی خیر خواہی نہ کی تو وہ جنّت کی خوشبو تک نہ پاسکے گا۔(بخاری ج ٤ ص ٤٥٦ حدیث ۷۱۵۰) ﴿2﴾ تم سب **نِگہبان** ہو اور ہر ایک سے اُس کی رِعایا

(یعنی ماتحتوں اورمحکوم لوگوں) کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ جسے لوگوں پر **امیر** بنایا گیا وہ **نگہبان** ہے، اُس سے اُن کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ **مرد** اپنے اہلِ خانہ پر **نِگہبان** ہے، اُس سے اہلِ خانہ کے بارے میں سُوال کیا جائے گا، **عورت** اپنے شوہر کے گھر اوراس کی اَولاد پر **نِگہبان** ہے، وہ اُن کے بارے میں جواب دِہ ہوگی، غلام اپنے آقا کے مال پر **نِگہبان** ہے، اُس سے اِس بارے میں پوچھ گُچھ ہوگی۔ سُن لو! **تم میں سے ہرایک نِگہبان ہے** اور ہر ایک سے اُس کی رِعایا (ماتحتوں اورمحکوم لوگوں) کے بارے میں پُرسِش (یعنی پوچھ گچھ) ہوگی۔ (صَحیح بُخاری ج ۲ ص ۱۵۹ حدیث ۲۵۵۴)

اِقتِدار ملنے پر رونا

اب ایک **حِکایت** مُلاحظہ ہو جو کہ اربابِ اقتِدار کیلئے نہایت عبرت خیز ہے چُنانچِہ **تاریخُ الْخُلَفاء** میں ہے: عَطاء بِن اَبِی رَباح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُ نا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زَوجۂ محترمہ فاطِمہ بنتِ عبدالملک رضی اللہ تعالٰی عنہا نے مجھ سے فرمایا کہ جب حضرتِ سیِّدُ نا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ کو خِلافت تفوِیض (تف۔ ویض) کی گئی (یعنی ملی) تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ گھر میں آئے اور مُصلّے پر بیٹھ کر گِریہ وزاری کرنے لگے اور اِتنا روئے کہ **داڑھی مبارک آنسوؤں سے تَر ہوگئی۔** میں نے عرض کی: یاامیرَ المؤمنین! آپ کیوں **رو رہے** ہیں؟ فرمایا: اے فاطمہ! مسلمانوں کی نِگہداشت (یعنی نگرانی) اور اُن کی فَلاح وبہبود (یعنی بھلائی اور خیر خواہی) کا سارا بوجھ میری گردن پر ڈال دیا گیا ہے۔ میں ننگے، بھوکوں، فقیروں، مریضوں، مظلوم قیدیوں، مُسافروں، ضَعیفوں، بچّوں اور عیالداروں (یعنی بال بچے داروں) غَرَض کہ اپنی رِعایا کے تمام مُصیبت زدوں کی خبر گیری کے بارے میں غور کرتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ کہیں ان میں سے کسی ایک کے بارے میں بھی **اللہ** تعالٰی نے مجھ سے باز پُرس (یعنی پوچھ گچھ) فرمالی اور مجھ سے جواب نہ بن پڑا تو میرا کیا بنے گا! میں اِسی فِکر میں **رو رہا** ہوں۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۸۹)

انگور کھانے سے بھی خوف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس! آج کل عُموماً اِقتِدار کے ذَرِیعے مال ومَنال (یعنی جائداد و مال) حاصِل کیا جاتا ہے مگر ربِّ ذوالجلال عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں

کا حال اس سے مختلف ہوتا ہے، **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ سے مالا مال ہونے کے سبب وہ ایسے موقع پر رَو رَو کر نڈھال ہو جاتے ہیں۔ وہ حضرات پھونک پھونک کر قدم رکھتے اور بات بات پر ڈر تے ہیں۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا **عون بن مُعتَمر** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا بیان ہے کہ ایک روز حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنی زوجۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہا سے فرمانے لگے: فاطمہ! تمہارے پاس ایک دِرہم ہو تو دے دو آج **انگور** کھانے کو جی چاہتا ہے، اُنہوں نے عرض کی: میرے پاس درہم کہاں! کیا آپ امیرُ المؤمنین ہو کر ایک دِرہم کی بھی حیثیّت نہیں رکھتے؟ (بے قرار ہو کر) فرمایا: **انگور** نہ کھانا اِس سے کہیں زیادہ آسان ہے کہ کل میں جہنَّم کی زَنجیریں پہنوں۔ (تاریخ الخلفاء ص ٤٧١) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

انگور کے حساب، آخِرت کا ڈر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدُ العزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ کا خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ مرحبا! **انگور** بے شک حلال وطیِّب ہیں لیکن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی **نعمت** ہیں اور بروزِ قِیامت **ہر نعمت** کا حِساب دینا ہوگا، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ خوفِ آخرت کے سبب انگور کھانے سے باز رہے۔ آہ! آج ہم ایک سے ایک لذیذ نعمتیں کھاتے اور برَتتے (یعنی استعمال کرتے) ہیں اور مزید بہتر سے بہترین کی جُستجو (یعنی تلاش) میں رہتے ہیں، عُمدہ سے عُمدہ ترین کوٹھی بھی ناکافی محسوس ہوتی ہے، بڑے سے بڑا بنگلہ (VILLA) حاصِل کرنے کے دَرپے رہتے ہیں جبکہ پارہ 30 **سُوْرَۃُ التَّکَاثُر** کی آخری آیت خوفِ خدا رکھنے والوں کو بے قرار کئے دیتی ہے۔ چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ ترجَمے والے پاکیزہ قراٰن، "**کنزالایمان مَع خزائنُ العرفان**" صَفْحہ 1118 پر ارشاد ہوتا ہے:

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ۸ (پ ٣٠، التکاثر ٨)

ترجمۂ کنز الایمان: پھر بے شک ضرور اُس دن تم سے نعمتوں سے پُرسِش ہوگی۔

آیتِ مبارَکہ کی تفسیر میں تین احادیث

﴿۱﴾ عِکرِمہ نے کہا: جب یہ آیتِ مبارَکہ نازِل ہوئی تو صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم کون سی نِعمتوں میں ہیں! ہمیں تو جَو کی روٹی اور وہ بھی صِرف آدھا پیٹ نصیب ہوتی ہے! وحی آئی: کیا تم جُوتے نہیں پہنتے؟ ٹھنڈا پانی نہیں پیتے؟ یہ بھی نعمتیں ہیں (تفسیر دُرِّ منثور ج۸ ص۶۱۳) ﴿۲﴾ حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَہُ الْکَرِیْم نے مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرمایا: جس نے گندُم (یعنی کنک، گیہوں) کی روٹی کھائی اور فُرات کا ٹھنڈا پانی پیا نیز رہنے کیلئے مکان بھی ہو، یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے مُتعلِّق سُوال ہوگا (اَیضاً ص۶۱۲) ﴿۳﴾ جلیلُ القدر تابعی حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہِد رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اِس آیتِ مبارَکہ کے بارے میں فرمایا کہ اس سے دُنیا کی ہر لذَّت والی شَے مُراد ہے۔ (ایضاً)

سُوْرَۃُ التَّکَاثُر کی مذکورہ آخری آیتِ مبارَکہ کے تحت صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ الہادِی فرماتے ہیں: جو اللہ تَعَالٰی نے تمہیں عطا فرمائی تھیں صحت وفَراغ (یعنی خوش حالی) و اَمن وعیش ومال وغیرہ جن سے دنیا میں لذّتیں اٹھاتے تھے، پوچھا جائے گا: یہ چیزیں کس کام میں خرچ کیں؟ ان کا کیا شُکر ادا کیا؟ اور ترکِ شُکر پر عذاب کیا جائے گا۔

دو اقسامِ نعمت اور سُوالاتِ آخرت

مُفَسّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمۃُ الحنّان کی سورۂ تکاثُر کی مذکورہ آخری آیت کے تحت بیان کردہ تفسیر میں یہ بھی ہے: کَسْبی نعمت (یعنی اپنی کوشش سے حاصِل کردہ نعمت مثلاً مِٹھائیاں، لذیذ غذائیں، ٹھنڈے مَشروبات، عمدہ ملبوسات، دولت، سلطنت وغیرہ) کے بارے میں تین سُوالات ہوں گے (۱) کہاں سے حاصِل کی؟ (۲) کہاں خرچ کی؟ (۳) اِس کا کیا شکریہ ادا کیا؟ وَہبی نعمت (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عنایت کی ہوئی وہ نعمت جس

میں بندے کی اپنی کوشش کا دخل نہ ہو۔جیسا کہ چاند، سورج، ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان وغیرہ) کے بارے میں **دو سُوالات** ہوں گے: (۱) کہاں خَرچ کی؟ (۲) اس کا کیا شکریہ ادا کیا؟ (نورالعرفان ص ۹٦٦)

آہ! عُمدہ عُمدہ غذائیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی بڑے خوف کی بات ہے، آج ہم عمدہ سے عمدہ ترین غذاؤں اور نعمتوں کے حَرِیص بنے ہوئے ہیں مگر قَبْر میں کیڑوں کی غِذا بننے اورحسابِ آخِرت میں پھنسنے کے اندیشے کو بُھولے ہوئے ہیں۔ہمیں اچّھے میں اچھا اورلذیذ ترین کھانا چاہئے اور وہ بھی گرم ہو، ایک تو ''عُمدہ غذا'' بذاتِ خود نعمت اور اُس کا گرم ہونا نعمت دَر نعمت، سادہ چائے سے بھی گزارہ نہیں، دودھ پتّی ہو اور وہ بھی میٹھی میٹھی اور گرما گرم ہو، یوں ہماری ایک چائے بھی کئی نعمتوں کا مجموعہ بن جاتی ہے! اِسی طرح حلوہ پوری، پڑے پَراٹھے، اَنواع واَقسام کی مٹھائیاں، طرح طرح کے تازہ پھل اور خُشک میوے (یعنی ڈرائی فروٹ)، خوش ذائِقہ فالودے، ٹھنڈے میٹھے مزیدار شربت، بادام پستے والا شِیر خُرما، ٹھنڈی بوتلیں (COLD DRINKS)، آئسکریمیں، مکّھن، مَلائی، کسٹرڈ، کباب سموسے، گرما گرم پکوڑے، تَلی ہوئی مچھلی تَلی ہوئی چانپیں، تَندُوری ران، چِکَن تکّہ، سِیخ کباب، بَرگَر اور نہ جانے کیا کیا ہمارا لالچی نَفْس طَلَب کرتا اور کھاتا پیتا ہے۔اگرچِہ مذکورہ تمام غذائیں کھانا حلال ہے مگر ان پر اور تمام نِعمتوں پر بروزِ آخِرت سُوالات کئے جائیں گے۔کاش! ہمارا کھاؤُ پِیُو (کھا۔اُو۔پِی۔یُو) نَفْس قابو میں آجائے۔کاش! اچّھی اچّھی نیّتوں کے نہ ہونے کی صورت میں فَقَط تفریحاً اور مَحض حُصولِ لذّت کیلئے کھانے پینے کی عادت سے ہماری جان چھوٹ جائے۔

مال کھانے کے شائقین غور فرمائیں

ہم چند مِنَٹ کی لذّت کی خاطِر کتنا بڑا خطرہ مول لے رہے ہیں اِس بات کو اِس روایت سے سمجھنے کی کوشش کیجئے چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 504 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''مِنہاجُ العابِدین'' صَفْحہ 141 پر **حُجَّةُ الْاِسلام**

حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی علَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: منقول ہے: ''بے شک سَکَراتِ موت کی شدّت دنیا کی لذّتوں کے مطابِق ہے۔'' تو جس نے زیادہ لذّتیں اُٹھائیں اُسے نَزْع کی تکلیف بھی زیادہ ہوگی۔

(مِنهاجُ العابِدِين ص ۹٤)

نَزْع کی سختیوں کی جھلک

نَزْع کی سختیوں کی جھلک مُلاحظہ ہو چُنانچِہ حضرتِ علّامہ جلالُ الدین سُیُوطی شافِعی علَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القوِی نَقْل کرتے ہیں: موت دُنیا و آخرت کی ہولناکیوں میں سب سے زائد ہولناک ہے، یہ آروں کے چِیرنے سے، قینچیوں کے کاٹنے سے، ہانڈیوں کے اُبالنے سے زائد ہے۔ اگر مُردہ زندہ ہوکر شدائدِ موت (یعنی موت کی سختیاں) لوگوں کو بتادیتا تو ان کا عیش اور نیند سب کچھ خَتْم ہوجاتا۔ (شَرْحُ الصُّدُور ص ۳۳)

کاش! کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا قبْر و حَشْر کا ہر غم خَتْم ہو گیا ہوتا
جاں کُنی کی تکلیفیں ذَبْح سے ہیں بڑھ کر کاش! مُرغ بن کے طیبہ میں ذَبْح ہو گیا ہوتا
آہ! کثرتِ عِصیاں ہائے! خوف دوزخ کا کاش! اِس جہاں کا میں نہ بَشَر بنا ہوتا
شور اُٹھا یہ محشر میں خُلْد میں گیا عطّار
گر نہ وہ بچاتے تو نار میں گیا ہوتا (وسائلِ بخشش ص ۲۵٦، ۲۵۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حسابِ نعمت کے بارے میں لرزہ خیز 9 فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فانی لذّتوں سے اپنے آپ کو بچانے کا جذبہ بڑھانے اور دُنیوی نعمتوں کے سبب ہونے والے حسابِ آخرت سے خود کو ڈرانے کیلئے دل ہِلا دینے والے 9 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مُلاحظہ ہوں: ﴿1﴾ جب قِیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالٰی اپنے بندوں میں سے ایک بندے کو بُلا کر اپنے سامنے کھڑا کر

دے گا اور اُس سے اُس کے جاہ و مرتبے کے مُتَعَلِّق اِسی طرح سُوال کرے گا جس طرح اس کے مال کے بارے میں سُوال فرمائے گا۔(المعجم الاوسط ج ۱ ص ۱۴۰ حدیث ۴۴۸) ﴿2﴾ بندہ کوئی بھی قدم اٹھاتا ہے تو قِیامت میں اُس سے سُوال ہو گا کہ وہ قدم کس لئے اُٹھایا تھا؟(تاریخ دمشق ج ۶ ص ۵۴) ﴿3﴾ قِیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے یہ سُوال ہو گا کہ کیا میں نے تیرا جِسْم تَندُرُست نہیں رکھا تھا؟ کیا میں نے تجھے ٹھنڈے پانی سے سَیراب نہ کیا تھا؟(تُو نے ان کے حُقُوق ادا کئے یا نہیں؟)(المستدرك ج ۵ ص ۱۹۱ حدیث ۷۲۸۵) ﴿4﴾ مالِک اور مَملُوک (یعنی غلام) کو اور زَوج (یعنی شوہر) اور زَوجہ کو لایا جائے گا پھر ان سے حساب ہوگا، یہاں تک کہ مَرد سے کہا جائے گا تُو نے فُلاں فُلاں دن لذّت کے ساتھ پانی پِیا اور شوہر سے کہا جائے گا کہ فُلاں عورت سے نکاح کے اور بھی طلبگار تھے لیکن تُو نے اُس کا نکاح چاہا تو میں نے ان سب کو چھوڑ کر اس کا نکاح تیرے ساتھ کر دیا۔(کیا تُو نے اِن نعمتوں کا حق ادا کیا؟)(مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۶۳۳ حدیث ۱۸۳۹۰) ﴿5﴾ قِیامت میں مؤمن سے ہر عمل کا سُوال ہو گا یہاں تک کہ اس سے اپنی آنکھوں میں سُرمہ ڈالنے کے مُتَعلِّق بھی سُوال کیا جائے گا(حلیۃُ الاولیاء ج ۱۰ ص ۳۱) ﴿6﴾ بندہ جو خُطبہ پڑھتا (یعنی وَعظ اور بیان کرتا) ہے اِس کے بارے میں بھی اُس سے سُوال ہو گا کہ اِس سے تیرا کیا ارادہ تھا؟(الصمت مع موسوعۃ ابن اَبِی الدُّنیا ج ۷ ص ۲۹۴ حدیث ۵۱۴)(مُبَلِّغین و مقرِّرین غور فرمائیں کہ بیان کا مقصود نیکی کی دعوت تھی یا بیان کی تعریف اور واہ واہ کی طَلَب یا حُصولِ شہرت یا دولت؟) ﴿7﴾ جو شخص کسی شے کی جانب بُلائے گا قِیامت کے دن اسے اُس کی دعوت (یعنی بُلانے) کے ساتھ کھڑا کیا جائے گا، خواہ ایک ہی آدمی کو دعوت کیوں نہ دی ہو!(ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۳۷ حدیث ۲۰۸) (اِس روایت میں خُلوص کی طرف اشارہ ہے مَثَلاً نیکی کی دعوت مَحض رِضائے الٰہی کیلئے دی تھی یا کوئی اور مقصد تھا! اِنفِرادی کوشش کرنے والے مبلغین بھی غور فرمائیں) ﴿8﴾ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے، تم جس نعمت کے مُتَعلِّق قِیامت میں سُوال کئے جاؤ گے وہ ٹھنڈا سایہ اور عمدہ کھجور اور ٹھنڈا پانی ہے۔(ترمذی ج ۴ ص ۱۶۳

حدیث ۲۳۷۶) ﴿9﴾ قِیامت میں ہر غنی وفقیر (یعنی ہر امیر وغریب) آرزو کرے گا کہ کاش! دنیا میں اِس کے پاس صِرف قُوت ہوتا (ابن ماجہ ج ٤ ص ٤٤٢ حدیث ٤١٤٠) (قُوت یعنی صِرف اتنا کھانا ہوتا جس سے زندگی بچ سکے اور بس)

مال زیادہ وَبال زیادہ

﴿1﴾ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمِیرہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: جتنا مال زیادہ ہوگا اُتنا حساب زیادہ ہوگا۔ (البدور السافرۃ فی امور الآخرۃ ص ٢٦٤) ﴿2﴾ حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: قِیامت میں ایک دِرہم والے کے مقابلے میں دو دِرہم والے کا حساب زیادہ سخت ہوگا۔ (الزہد للامام احمد بن حنبل ص ١٧٠ حدیث٧٩٧) ﴿3﴾ جلیلُ القدر تابِعی سیِّدُنا مُعاوِیہ بن قُرَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: قِیامت میں سب سے سخت حساب تندُرُست فارِغُ البال (یعنی خوش حال) شخص سے ہوگا۔

(تاریخ مدینہ دمشق ج٥٩ ص ٢٧١)

صَدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بَخش بے پوچھے لَجائے کو لَجانا کیا ہے (حدائقِ بخشش شریف)

مشکل الفاظ کے معانی: **صدقہ:** وسیلہ۔ **بے پوچھے:** بے حساب۔ **لجائے:** شرمندہ۔ **لَجانا:** شرمندہ کرنا

شرحِ کلامِ رضاؔ: میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اِس شعر کے اندر بارگاہِ خداوندی میں عرض کر رہے ہیں: یااللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے تیرے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شرم وحیا کا واسِطہ! مجھے محشر میں پُوچھ گچھ کئے بِغیر ہی بَخش دے، میں تو اپنے گناہوں پر پہلے ہی شرمِندہ ہوں میرے اعمال کا حساب لے کر مزید شرمِندہ نہ فرما۔

اِمتحاں کے کہاں قابل ہوں میں پیارے اللہ
بے سبب بَخش دے مولیٰ ترا کیا جاتا ہے (وسائلِ بخشش ص ١٢٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 سال تک حساب و کتاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آخِرت کے حساب کا مُعاملہ نہایت سنگین ہے۔عبرت کیلئے ایک **حِکایت** پیش کی جاتی ہے، سنئے اور خوب کُڑھئے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بِن عَمرو بِن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: ناظِمِ نظامِ اُمّت، صاحِبِ خوف وخشیَّت، سردارِ ساکِنانِ جنّت امیرالمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے وِصالِ پُرمَلال کے بعد مجھے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اُخْرَوِی (اُخ۔رَ۔وی) مُعامَلات جاننے کی شدید خواہِش تھی۔ ایک دن میں نے خواب میں ایک مَحَل دیکھا تو پوچھا: یہ کس کا ہے؟ فِرِشتے نے بتایا: ''حضرتِ عُمَر بن خطّاب رضی اللہ تعالٰی عنہ کا۔'' اِتنے میں وزیرِ حُضُورِ اَنور، ساکِنانِ جنّت کے سَرور، حضرتِ سیِّدُنا عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہ اُس مَحَل سے باہَر اِس حال میں تشریف لائے کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ پر ایک چادر تھی گویا ابھی ابھی غُسل فرمایا ہے۔ میں نے عرض کی: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: اچّھا مُعامَلہ فرمایا۔ پھر مجھ سے پوچھنے لگے: مجھے تم سے جُدا ہوئے کتنا عُرصہ گزرا ہے؟ میں نے عرض کی: 12 سال۔ فرمانے لگے: اب جا کر حساب و کتاب سے فارِغ ہوا ہوں۔ (تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکِر ج ٤٤ ص ٤٨٣) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جُرم
دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَحابہ میں سب سے مالدار صَحابی کے حِسابِ قیامت کا احوال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عدل وانصاف کے پیکر، پرہیزگاروں کے افسر، مُتَّقیوں کے رہبر حضرتِ سیِّدُنا عُمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی یہ حکایت ہمیں بَہُت کچھ سمجھا رہی ہے۔ عَشَرۂ مُبَشَّرہ کے روشن ستارے حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوف رضی اللہ تعالٰی عنہ جو کہ صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان میں سب سے زیادہ مالدار تھے، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا سارا ہی مال یقینی طور پر حَلال تھا اور کثرتِ مال غفلت شعاری کے بجائے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لیے خشیتِ الٰہی کا سبب بن گئی تھی۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حسابِ قیامت کی حِکایت بھی سراپا عبرت ہے، ملاحظہ فرمایئے چُنانچِہ ایک بار سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کے پاس تشریف لاکر فرمایا: ''اے اصحابِ محمد! آج رات اللہ تَعَالٰی نے جنَّت میں تمہارے مکان اور منزلیں نیز میرے مکان سے کس کا کتنا دُور مکان ہے سب مجھے دکھائے۔'' پھر آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جلیل القدر اصحابِ کرام کی منزلیں فرداً فرداً بیان کرنے کے بعد حضرتِ عبدالرحمٰن بن عَوف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: ''اے عبدالرحمٰن (میں نے دیکھا) کہ تم مجھ سے بَہُت دُور ہو گئے یہاں تک کہ مجھے تمہاری ہلاکت کا خدشہ ہونے لگا پھر کچھ دیر بعد تم پسینے میں شرابُور مجھ تک پہنچے تو میرے پوچھنے پر تم نے بتایا: ''مجھے حساب کے لیے روک لینے کے بعد مجھ سے پوچھ گچھ شُروع ہوگئی کہ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ راوی کہتے ہیں، حضرتِ عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالٰی عنہ یہ سُن کر رو پڑے اور عرض کی: یا رسولَ اللہ! یہ سو اُونٹ جو آج ہی رات مِصْر سے مالِ تجارت سَمیت آئے ہیں، آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو گواہ بنا کر انہیں مدینۂ پاک کے غریبوں اور یتیموں پر صَدَقہ کرتا ہوں۔ (تاریخ دِمشق ج۳۵ ص۲٦٦) حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوف رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُمُّ الْمؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی خدمت میں عرض کی: مجھے اندیشہ ہے کہ کثرتِ مال کہیں (آخرت میں) مجھے ہلاکت میں نہ ڈال دے! انہوں نے فرمایا: اپنا مال راہِ خدا میں خرچ کرتے رہا کرو۔ (استیعاب فی معرفۃ الاصحاب ج۲ ص۳۸۹)

مالداروں کیلئے لمحۂ فکریہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً قَطْعی حلال مال رکھنے والے اپنا مالِ حلال دونوں ہاتھوں سے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں لٹانے والے کے حسابِ قیامت کی اس لَرزہ خیز حِکایت پرنظر رکھتے ہوئے مال داروں کوغور کرنا اور قِیامت کے ہَوشرُبا اَحوال (یعنی دہشتوں اور گھبراہٹوں) سے ڈرنا چاہئے اور جولوگ محض دُنیوی حِرص کے سبب مال اِکٹھا کئے جاتے، اس کیلئے دَربدر بھٹکتے پھِرتے اور مال بڑھانے کے نِظام کو بہتر سے بہترین بناتے چلے جاتے ہیں اُنہیں اپنی اس رَوِش پرنظرِ ثانی کر لینی چاہئے اور جوصورت دنیا وآخرت دونوں کیلئے بہتر ہووہ اختیار کرنی چاہئے۔

مال ودولت کے متعلِّق اچّھی اچّھی نیّتیں

حلال مال جمع کرنا فی نفسہٖ مُباح ہے (یعنی نہ اس میں ثواب ہے نہ گناہ)۔ اگر کوئی عِلْمِ نیّت رکھنے والا اِس کی **اچّھی اچّھی نیّتیں** کرلے تو خواہ مالِ حلال کے ذَرِیعے اَربوں پتی بن جائے اُس کا مال اُس کی آخرت کیلئے نقصان دہ نہیں۔ مگر یاد رہے! رَسْمی طور پر صِرف زَبان سے نیّت کے الفاظ ادا کرلینے کونیّت نہیں کہتے، **نیّت** دل کے اُبھار اور پکّے ارادے کا نام ہے یعنی جونیّت کررہا ہے وہ اُس کے دل میں اِس طرح موجود ہو کہ میں نے 100 فیصدی ایسا کرنا ہی کرنا ہے۔ مال ودولت کے بارے میں **نیّت** کی رغبت دلاتے ہوئے **حُجَّةُ الْاِسلام** حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامِد محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوالی فرماتے ہیں: مال لینے، چھوڑنے، خَرچ کرنے اور روکنے میں نیّت صحیح ہونی چاہئے۔ مال اِس لئے حاصِل کرے کہ **عبادت** پر مدد حاصِل ہو اور مال چھوڑنا ہو تو **زُہد** (یعنی دنیا سے بے رغبتی) کی نیّت سے اور اُسے حقیر سمجھتے ہوئے چھوڑے۔ جب یہ طریقہ اختیار کرے گا تو مال کا موجود ہونا اُسے نقصان نہیں پہنچائے گا، اِسی لئے امیرُالْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، **علیُّ الْمُرتَضٰی** شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجہَہُ الْکَرِیم نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص تمام رُوئے زمین کا مال حاصِل کرے اور اس کا اِرادہ

رِضائے الٰہی کا حُصول ہو تو وہ **زاہِد** (یعنی دنیا سے بے رغبت) ہے اور اگر تمام مال چھوڑ دے لیکن رِضائے خداوندی مقصود نہ ہو تو وہ **زاہِد** نہیں ہے۔" پَس آپ کی تمام حَرَکات وسَکَنات **اللہ** تعالیٰ کے لیے ہوں اور **عبادت** سے باہَر نہ ہوں یا عبادت پر مددگار ہوں۔ جو چیزیں عبادت سے زیادہ دُور ہیں وہ کھانا کھانا اور قَضائے حاجت (یعنی استنجا) ہے لیکن یہ دونوں بھی عبادت پر مددگار ہیں جب ان سے آپ کا مقصود یہ ہوگا یعنی عبادت پر قوّت اور دل جَمْعی حاصِل کرنے کی **نیّت** ہوگی تو یہ کام بھی آپ کے حق میں **عبادت** ہوں گے۔ اسی طرح جو چیزیں آپ کی حفاظت کرتی ہیں مَثَلاً قمیص، اِزار (یعنی پاجامہ) بچھونا اور برتن وغیرہ تو ان سب میں بھی **اچھی نیّت** ہونی چاہئے کیوں کہ دین کے سلسلے میں ان تمام چیزوں کی ضَرورت ہوتی ہے اور جو کچھ ضَرورت سے زائد ہو اُس سے بندگانِ خدا کو نفع پہنچانے کی نیّت ہونی چاہئے اور جب کسی شخص کو اس کی ضَرورت ہو تو انکار نہ کرے جو شخص اس طرح کا عمل کرے گا اُس نے مال کے سانپ (یہاں مال کو "سانپ" سے تشبیہ دی گئی ہے) سے اُس کا (مُفید حصّہ یعنی) جوہر اور تریاق (زہر مُہرہ یعنی زہر کی دوا جو زہر کا اُتار کرتی ہے) بھی لے لیا اور (خود سانپ کے) زہر سے محفوظ (بھی) رہا، ایسے آدمی کو مال کی کثرت نقصان نہیں پہنچاتی لیکن یہ کام وُہی شخص کرسکتا ہے جس کے قدم دین میں مضبوط ہوں اور اُس کے پاس کثیر عِلْمِ دین ہو۔ امام غزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الوالی آگے چل کر مال و دولت سے بچ کر رہنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جس طرح نابینا کا **بِینا** (یعنی آنکھ والے) کی طرح پہاڑوں کی چوٹیوں اور دریاؤں کے کَناروں تک پہنچنا اور کانٹے دار راستوں سے گزرنا ممکن نہیں اِسی طرح عام آدمی کا مال و دولت کی آفتوں سے بچنا بھی ناممکن ہے۔ (اِحیاءُ العلوم ج۳ ص ۳۲۵) مال و دولت پر ہیزگار اور بکثرت عِلْمِ دین رکھنے والا ہی چاہے تو لے سکتا ہے کہ شریعت کے مطابِق اِسے حاصِل اور شریعت ہی کے مطابِق اِسے استِعمال کرسکتا ہے اور مال کی آفتوں سے خود کو بچا سکتا ہے۔

زخمی دِل والے بزرگ

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الوالی نَقْل کرتے ہیں: ایک بُزُرگ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ رو رہے تھے، لوگ اُن کے گرد اکٹھے ہوگئے

اور تَرس کھاتے ہوئے کہنے لگے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ پر رَحم فرمائے، کیا مسئلہ ہوگیا ہے، کیوں رو رہے ہیں؟ **فرمایا:** میرے دل میں ایک **زَخْم** ہے جسے خائِفین (یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والے لوگ) اپنے دلوں میں پاتے ہیں، لوگوں نے عَرض کی: وہ **زَخْم** کس طرح کا ہوتا ہے؟ فرمایا: اُس پیشی کے خوف کا **زَخْم** جب بروزِ قِیامت بارگاہِ الٰہی میں حساب کتاب کیلئے پیش ہونے کے لئے اِعلان ہوگا۔ (اِحیاء العلوم ج ٤ ص ٢٣٠) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عیب دنیا میں تُو نے چُھپائے　　حَشر میں بھی نہ اب آنچ آئے

آہ! نامہ مِرا کُھل رہا ہے　　یا خدا تجھ سے میری دعا ہے　(وسائلِ بخشش ص۱۳۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نفرت محبت میں بدل گئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلومات بڑھانے، دُرُست اسلامی عقائد ذہن میں بٹھانے، شیطان کو دُور بھگانے، ایمانیات کے بارے میں آنے والے وَساوِس سے جان چُھڑانے، غفلت کی نیند اُڑانے، رُوحانی کَیف و سُرور پانے اور اپنے آپ کو باکردار مسلمان بنانے کیلئے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے اور اپنے اِس مَدَنی مقصد، ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے'' کے حُصول کی خاطر اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے فِکر مند رہئے، **نَمازوں** کی پابندی جاری رکھئے **سنّتوں** پر عمل کرتے رہئے، **مَدَنی اِنعامات** کے مطابِق زندگی گزاریئے اور اس پر اِستِقامت پانے کیلئے ہر روز ''**فکرِ مدینہ**'' کرکے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کرتے رہئے اور ہر مَدَنی ماہ کی اِبتِدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذِمّے دار کو جمع کروادیجئے اور پابندی سے ہر ماہ کم ازکم تین دن کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلے** میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر

کیجئے۔ آیئے! آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے آپ کو ایک **مَدَنی بہار** سناؤں، **چیچہ وطنی** (ضلع ساہیوال، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی نے غفلتوں کی وادی میں گزرے ہوئے اپنے لمحاتِ زندگی کے بارے میں کچھ اِس طرح بیان کیا: میری زندگی بھرپور غفلت میں گزر رہی تھی، میرے اُجڑے ہوئے گُلزار میں رُشد و ہدایت کی بادِ بہار **دعوتِ اسلامی** سے وابستہ ایک عاشِقِ رسول کی بابَرَکت صحبت کی بدولت چلی۔ ان کی **اِنفرادی کوشش** نے مجھے دعوتِ اسلامی کے قریب تر کر دیا اور میں مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ جب میں پہلی بار ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوا تو میں نے اوّل تا آخر بیان سننے کی سعادت حاصل کی، یہ سب کچھ مجھے بہُت اچّھا لگا لیکن جب اِجتماع میں شریک اسلامی بھائی بَیَک (بہ۔ یَک) آواز دیوانہ وار ذِکرُ اللہ میں مصروف ہوئے تو مجھے بے اختیار ہنسی آگئی کہ یہ لوگ کیا پاگلوں کی طرح شُروع ہو گئے ہیں! (اَلْعِیاذُ بِاللہ) میں اِسی طرح کے اَحمقانہ وَسوسوں میں مگن تھا کہ یکا یک رُوحانیّت کا ایک ایسا جھونکا آیا کہ میں خود بخود ذِکرُ اللہ میں لگ گیا اور ایسا مَست ہوا کہ اپنے گرد و پیش کی خبر ہی نہ رہی، دل پر عجیب کیف و سُرور طاری ہو گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس ذکر و دعا کی بَرَکت سے میری طبیعت میں سنجیدگی پیدا ہوگئی اور سابِقہ گناہوں سے توبہ کر کے میں صلوٰۃ و سنّت کی راہ پر گامزن ہو گیا۔ میں نے چہرے پر داڑھی مبارک اور سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجا لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رَمَضانُ المبارَك میں اجتماعی اعتِکاف کی بَرَکتیں حاصل کرنے کی سعادت بھی مُیَسَّر آئی، اب میرے والدِ محترم نے بھی داڑھی شریف سجالی ہے اور تمام گھر والے سلسلۂ عالیہ قادِریہ رضویہ میں داخِل ہو چکے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر میں **مَدَنی اِنعامات** کے خادِم کی حیثیت سے مَدَنی کام کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

اسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو
اندھیرا ہی اندھیرا تھا اُجالا کر دیا دیکھو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک بندۂ نیک کے سبب پڑوس کے 100 گھروں سے بلائیں دُور ہوں

مدینہ: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات ہمیشہ یاد رکھئے! اگر آپ مذہبی وَضع قَطع کے مالِک ہیں تو سنجیدہ رہیے اور خوب مِلَنسار بن جائیے، آپ کا مَنصب ایسا ہے کہ آپ کی ایک مسکراہٹ کسی کی آیندہ نسلوں کی تقدیر بدل سکتی ہے اور ایک بار کی بے رُخی یا جھڑک کسی کی آنے والی نسلوں کو بھی مَعاذَاللہ گمراہی کے گڑھے میں جھونک سکتی ہے لہٰذا ہمیشہ ہر ملنے جُلنے والے کے ساتھ نَرمی نَرمی اور نَرمی سے پیش آیئے اور اُن کو نیکی کی دعوت دینے میں سُستی نہ فرمایئے۔ کیا پتا آپ کی ایک پر اِنفرادی کوشش کسی کے خاندان بھر کی اِصلاح کا باعِث بن جائے! جیسا کہ ابھی آپ نے مَدَنی بہار میں مُلاحظہ فرمایا کہ جب ایک فَرد پر انفرادی کوشش کارگر ہوئی تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ گھر بھر کو اِس کا فیضان پہنچا۔ اچّھوں کی بَرَکتوں کے بھی کیا کہنے! دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 853 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''جہنَّم میں لے جانے والے اعمال'' جلد اوّل صَفْحَہ 809 پر ہے: حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجْوَر، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نیک مسلمان کی وجہ سے اس کے پڑوس کے 100 گھروں سے بلا دور فرما دیتا ہے۔'' پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ (پ۲، البقرۃ: ۲۵۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اگر اللہ لوگوں میں بعض سے بعض کو دفع نہ کرے تو ضرور زمین تباہ ہو جائے۔

(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرانی ج۳ ص ۱۲۹ حدیث ۴۰۸۰)

تُو نیکوں کا فَیضان مولیٰ عطا کر
مُعاف فَضل سے میری ہر اِک خطا کر

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

تین مَدَنی نیسیں

اللہ والوں کی نیکی کی دعوت دینے کا انداز بھی نرالا ہوتا ہے۔ اِس ضِمن میں ایک ایمان اَفروز حِکایت سنئے اور عبرت سے سر دھنئے: حضرتِ سَیِّدُ نا حاتِمِ اَصَمّ عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم کو ایک مالدار شخص نے بَاِصرار دعوتِ طَعام دی، فرمایا: میری یہ تین شرطیں مانو تو آؤں گا، ﴿۱﴾ میں جہاں چاہوں گا بیٹھوں گا ﴿۲﴾ جو چاہوں گا کھاؤں گا ﴿۳﴾ جو کہوں گا وہ تمہیں کرنا پڑے گا۔ اُس مالدار نے وہ تینوں شرطیں منظور کرلیں۔ ولیُّ اللہ کی زیارت کیلئے بَہُت سارے لوگ جَمع ہوگئے۔ وَقتِ مقررہ پر حضرتِ سَیِّدُ نا حاتِمِ اَصَمّ عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم بھی تشریف لے آئے اور جہاں لوگوں کے جُوتے پڑے تھے وہاں بیٹھ گئے۔ جب کھانا شُروع ہوا، سَیِّدُ نا حاتِمِ اَصَمّ عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم نے اپنی جھولی میں ہاتھ ڈال کر سُوکھی روٹی نکال کر تناوُل فرمائی۔ جب سلسلۂ طَعام کا اختِتام ہوا، میزبان سے فرمایا: ''چُولہا لاؤ اور اُس پر توا رکھو،'' حکم کی تعمیل ہوئی، جب آگ کی تپش سے توا سُرخ انگارہ بن گیا تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اُس پر ننگے پاؤں کھڑے ہوگئے اور فرمایا: ''میں نے آج کے کھانے میں سُوکھی روٹی کھائی ہے۔'' یہ فرما کر توے سے نیچے اُتر آئے اور حاضِرین سے فرمایا: اب آپ حَضرات بھی باری باری اِس توے پر کھڑے ہو کر جو کچھ ابھی کھایا ہے اُس کا حساب دیجئے۔ یہ سُن کر لوگوں کی چیخیں نکل گئیں، بَیَک زبان بول اُٹھے: یاسیِّدی! ہم میں اس کی طاقت نہیں، (کہاں یہ گرم گرم تَوا اور کہاں ہمارے نَرم نَرم قدم! ہم تو گنہگار دنیادار لوگ ہیں) آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: جب اِس دُنیوی گرم توے پر کھڑے ہو کر آج صِرف ایک وَقت کے کھانے کی نعمت کا حساب نہیں دے سکتے تو کل بَروزِ قِیامت آپ حضرات زندگی بھر کی نعمتوں کا حساب کس طرح دیں گے! پھر آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے پارہ 30 سُورَۃُ التَّکَاثُر کی آخری آیت کی تلاوت فرمائی:

ثُمَّ لَتُسۡـَٔلُنَّ یَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِیۡمِ ﴿۸﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: پھر بے شک ضَرور اُس دن تم سے نعمتوں سے پُرسِش ہوگی۔

یہ رِقّت انگیز ارشاد سن کر لوگ دھاڑیں مار کر رونے اور گناہوں سے توبہ توبہ پکارنے لگے۔

(مُلَخَّص از تذکرۃ الاولیاء، الجزء الاوّل ص ۲۲۲)

یاالٰہی! جب حسابِ خندۂ بے جا رُلائے چشمِ گِریانِ شفیعِ مُرتَجٰی کا ساتھ ہو

یا الٰہی! جب بہیں آنکھیں حسابِ جُرم میں

اُن تبسُّم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو (حدائقِ بخشش شریف)

مشکل الفاظ کے مَعانی: **تبسُّم رَیز:** مُسکرانے والے۔ **خَندۂ بے جا:** فُضُول ہنسی۔ **چشمِ گِریاں:** رونے والی آنکھیں۔

شفیعِ مُرتَجٰی: شَفاعت کرنے والا جس سے امّیدیں وابستہ کی جائیں۔

شرحِ کلامِ رضاؔ: ’’حدائقِ بخشش شریف‘‘ کی مُناجات کے مذکورہ دوسرے شعر میں یہ عرض کی گئی ہے:

یااللہ بروزِ مَحشر جب میری نافرمانیوں کا حساب مجھے خوفزدہ کرے اور آنکھوں سے سیلِ اَشک رواں ہو جائے، اے کاش! اُس وَقت دُکھیا دلوں کے چَین، سرورِ کونین، نانائے حَسَنَین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے مسکراتے ہونٹوں کی دُعا میرے

شاملِ حال ہو جائے۔ **پہلے شعر** میں عرض کی گئی ہے: **یااللہ** جب یومِ آخرت میری فُضُول ہنسی کا حساب کتاب مجھے رُلائے! کاش! اُس وَقْت شَفاعتِ کُبریٰ کا تاج پہننے والے محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کہ جن کی طرف اُمّیدیں وابَستہ کی جاتی ہیں وہ تشریف لاکر میری شَفاعت فرمائیں۔ یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! ؎

ہائے! پھر خندۂ بے جا مِرے لب پر آیا
ہائے! پھر بھول گیا راتوں کا رونا تیرا (ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَحشر کی ہَولناک منظر کشی (مدینہ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ولیِّ کامل حضرتِ سیِّدُنا حاتِمِ اَصَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم نے کس قدر اَچھوتے انداز میں حسابِ آخرت کے مُتعلِّق ''نیکی کی دعوت'' عِنایت فرمائی! واقِعی حَشْر و نَشْر کے مُعاملات انتہائی تشویشناک ہیں، ان کا نَقْشہ کھینچتے ہوئے حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامِد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی **کیمیائے سعادت** میں فرماتے ہیں: (انسان) مرنے کے بعد ایسا بدبودار مُردار ہو جائے گا کہ سب اس کو دیکھ کر اپنی ناک بند کریں گے اور وہ قبر میں کیڑے مکوڑوں کی خُوراک بنے گا اور پھر رَفتہ رَفتہ خاک ہو جائے گا جو کہ بالکل حقیر و ذلیل چیز ہے البتّہ مرنے کے بعد وہ جانوروں کی طرح خاک ہی رَہتا تو غنیمت تھا مگر افسوس کہ ایسا نہ ہوگا اور یہ خاک رہنے والی دولت اُسے مُیسَّر نہ ہوگی بلکہ قِیامت میں اس کو قَبر سے اُٹھایا جائے گا، ہَیبت و دَہشَت کے مقام پر رکھا جائے گا، اُس وَقت وہ آسمانوں کو دیکھے گا کہ پھٹے ہوئے ہیں، ستارے گر پڑے ہیں، چاند و سورج بے نُور ہو چکے ہیں اور پہاڑ رُوئی کے گالوں (یعنی روئی کے گولوں) کی طرح پَراگندہ (پَرا۔گندہ یعنی مُنتَشِر) ہیں، زمین بدلی ہوئی ہے، دوزَخ کے فِرِشتے کَمَندیں (کَ۔مَن۔دَیں یعنی پَھندے) پھینک رہے ہیں، دوزَخ گَرَج رہا ہے، فِرِشتے ہر ایک کے ہاتھ میں **اَعمال نامہ** دے رہے ہیں، وہ تمام عُمر میں جو بُرے کام کیے

ہوں گے اُن کو دیکھتا ہوگا، ہر ایک اپنے اپنے گناہوں کو پڑھ کر پریشان ہو رہا ہوگا، اس سے کہا جائے گا کہ آ اور جواب دے کہ تُو نے ایسا کیوں کیا؟ وَیسا کیوں کہا؟ کیوں بیٹھا اور کیوں اُٹھا؟ کیوں دیکھا اور کیوں سوچا؟ اگر **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ جواب نہ دے سکے گا تو اُس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا! اُس وَقت کہے گا: کاش! میں خُوک (یعنی سُـوَر) یا سگ (یعنی کُتّا) پیدا ہوا ہوتا تو خاک ہو جاتا کیونکہ وہ (جانور) اِس عذاب سے محفوظ اور آزاد ہیں۔ پس جو شخص (بے عمل ہونے کی صورت میں) سُوَر اور کُتّے سے بدتَر ہو اُس کو تکبُّر اور فخر کرنا کس طرح زَیبا ہے! (کیمیائے سعادت ج۲ص۷۱۷)

یاد رکھ ہر آن آخِر موت ہے ——— مت تُو بن اَنجان آخِر موت ہے

پیشتر مرنے کے کرنا چاہئے ——— موت کا سامان آخِر موت ہے

بارہا عِلّمی تجھے سمجھا چکے

مان یا مت مان آخِر موت ہے

پیدا نہ ہونے والا قابلِ رشک ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب تو ہم پیدا ہو ہی چکے ہیں، واپَسی ناممکِن ہے۔ جو ابھی دنیا میں نہیں آئے اُن کا انتظار کرنے والوں یعنی بے اولادوں کے لئے غور کرنے کا مقام ہے کہ اِنتظار میں اُن کی کیا نیّت ہے! **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 692 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب**'' صَفْحہ 5 تا 6 پر دیا ہوا مضمون اپنے اندر بَہُت کچھ عبرت رکھتا ہے چُنانچِہ لکھا ہے: آج دنیا میں جو بے اولاد ہوتا ہے وہ عُموماً خوب دل جلاتا ہے اور بچّہ پانے کیلئے نہ جانے کیسے کیسے جَتَن کرتا ہے۔ اگر اس کا مَطْمَحِ نظر (یعنی مقصدِ اصلی) فَقَط گھر کی زینت اور دُنیا کی راحت ہے، حُصولِ اولاد سے مقصودِ آخِرت کی مَنْفَعَت کی کوئی اچّھی نیّت نہیں، تو ایسا بے اولاد آدمی نادانِستہ طور پر گویا ''کسی'' کے دُنیا میں پیدا ہونے اور پھر بَہُت بڑے امتحان میں مبتَلا ہونے کی آرزو کر رہا ہے! میری یہ بات

شاید وُہی شخص سمجھ سکتا ہے جو ''بُرے خاتمے کے خوف'' میں مُبتلا ہو۔ ایک خائف بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے فرمان کا خُلاصہ ہے: **مجھے بڑے سے بڑے نیک بندے پر بھی رشک نہیں آتا جو کہ قِیامت کی ہولناکیوں کا مُشاہَدہ کرے گا، مجھے صِرف اُس پر رَشک آتا ہے جو'' کچھ بھی'' نہ ہو۔** (یعنی پیدا ہی نہ ہو) (حِلیَۃُ الاولیاء ج۸ ص ۹۳ رقم ۱۱۴۷۰ مُلَخَّصاً) امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا **فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے **غَلَبۂ خوف** کے وَقت فرمایا: کاش! **میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا!** (الطَّبقاتُ الکُبریٰ لابنِ سعد ج۳ ص ۲۷۴) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کاش ! کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا

(نَزع کی سختیوں، قَبْر کی ہولناکیوں، مَحشر کی دشواریوں اور جہنَّم کی خوفناک وادیوں کا تصوُّر باندھ کر خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے لَرَزتے ہوئے اَشکبار آنکھوں سے اس کلام کو پڑھئے)

کاش! کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا — قَبْر و حَشر کا ہر غم خَتم ہوگیا ہوتا
آہ! سَلْبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے — کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جَنا ہوتا
آگے نہ پھنسا ہوتا میں بطورِ انساں کاش! — کاش! میں مدینے کا اُونٹ بن گیا ہوتا
دو جہاں کی فکروں سے یُوں نَجات مل جاتی — میں مدینے کا سچ مچ کُتّا بن گیا ہوتا
کاش! ایسا ہوجاتا خاک بن کے طیبہ کی — مصطفٰے کے قدموں سے میں لپٹ گیا ہوتا
میں بجائے انساں کے کوئی پودا ہوتا یا — نَخْل بن کے طیبہ کے باغ میں کھڑا ہوتا
گلشنِ مدینہ کا کاش! ہوتا میں سبزہ — یا بطورِ تنکا ہی میں وہاں پڑا ہوتا
جاں کنی کی تکلیفیں ذَبْح سے ہیں بڑھ کر کاش! — مُرغ بن کے طَیبہ میں ذَبْح ہوگیا ہوتا

شور اُٹھا یہ محشَر میں خُلْد میں گیا عطّار
گر نہ وہ بچاتے تو نار میں گیا ہوتا

اگر اُلٹے ہاتھ میں اَعمال نامہ ملا تو کیا ہو گا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی مقامِ عبرت ہے، ہم سبھی کو گناہوں سے باز رہنا اور قیامت کے ہوشرُبا حالات پر سنجیدَگی سے غور کرنا چاہئے جس دن اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام مخلوق کے سامنے گناہوں بھرا **اعمالنامہ** پڑھنے کا حکم فرمائے گا، آہ! اُس وَقت حَشر کی خوفناک سختیاں دَرپیش ہوں گی، شدّتِ پیاس سے زَبان باہَر نکل پڑی ہوگی، بھوک سے کمر ٹوٹ رہی ہوگی، جنّت میں داخِلے سے روک دیا گیا ہوگا، ہر قسم کی راحت بند کردی گئی ہوگی، ایسے تکلیف دِہ حالات میں **لاکھوں کروڑوں گناہوں سے پُر اَعمالنامہ کس طرح پڑھ کر سنایا جاسکے گا!** آہ! ہم یہ بھی نہیں جانتے کہ اعمالنامہ ہمارے سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا یا اُلٹے ہاتھ میں، جس کے اُلٹے ہاتھ میں اعمالنامہ دیا گیا اُس کا کیا بنے گا! پارہ 29 **سُوْرَۃُ الْحَاۤقَّہ** آیت نمبر 19 تا 37 میں اعمالنامے دیئے جانے کی کیفیت بیان کرتے ہوئے ارشادِ الٰہی ہوتا ہے، **ترجَمۂ کنزالایمان:** تو وہ جو اپنا نامۂ اعمال دَہنے (یعنی سیدھے) ہاتھ میں دیا جائے گا، کہے گا: لو میرے نامۂ اعمال پڑھو☆ مجھے یقین تھا کہ میں اپنے حساب کو پہنچوں گا☆ تو وہ مَن مانتے چَین میں ہے☆ بلند باغ میں☆ جس کے خوشے جھکے ہوئے☆ کھاؤ اور پیو رَچتا ہوا صِلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں آگے بھیجا☆ اور وہ جو اپنا نامۂ اعمال بائیں (یعنی اُلٹے) ہاتھ میں دیا جائے گا، کہے گا: ہائے! کسی طرح مجھے اپنا نَوِشتہ (نَ۔وِش۔تہ یعنی لکھا ہوا) نہ دیا جاتا☆ اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے☆ ہائے! کسی طرح موت ہی قِصّہ چُکا جاتی☆ میرے کچھ کام نہ آیا میرا مال☆ میرا سب زَور جاتا رہا (پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ جہنّم کے خازِنوں یعنی وہاں مامور فِرِشتوں کو حکم دے گا)☆ اِسے پکڑو پھر اِسے طَوق ڈالو☆ پھر اِسے بھڑکتی آگ میں دھنساؤ☆ پھر ایسی زنجیر میں جس کا ناپ ستّر ہاتھ ہے اسے پِرو دو☆ بے شک وہ عَظمت والے اللہ پر ایمان نہ لاتا تھا☆ اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہ دیتا☆ تو آج یہاں اس کا کوئی دوست نہیں☆ اور نہ کچھ کھانے کو مگر دوزخیوں کا پیپ☆ اسے نہ کھائیں گے مگر خطا کار۔

میزاں پہ سب کھڑے ہیں اَعمال تُل رہے ہیں
رکھ لو بھرم خُدارا عطّار قادِری کا (وسائلِ بخشش ص ١٩٥)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فاروق ومشتاق کے مزار کی مَدَنی بہار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا و آخرت کی بھلائیاں پانے اور خود کو قبْر و حشْر کی ہولناکیوں سے بچانے کی کوشِش کا ذِہن بنانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے ''مَدَنی ماحول'' سے ہر دم وابَستہ رہیے، **نیکی کی دعوت** کے مَدَنی کاموں میں بھرپور حصّہ لیجئے، مَدَنی اِنعامات کے مطابِق اپنی زندگی گزاریئے، سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرے سفر کی ترکیب فرماتے رہیے۔ آیئے! اس کی ترغیب کیلئے ''ایک مَدَنی بہار'' سنتے ہیں: چُنانچہ گلزارِ طیبہ (سرگودھا، پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے حلْفِیہ (یعنی قسم کھا کر دیئے ہوئے) بیان کا لُبِّ لُباب ہے، غالِباً (۱۴۲۸ھ یعنی 2006ء) میں مجھے اپنے ایک عزیز کے ہمراہ **صَحرائے مدینہ،** بابُ المدینہ (کراچی) میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلِسِ شُوریٰ کے مرحوم نگران خوش اِلحان نعت خوان، بُلبلِ روضۂ رسول الحاج قاری ابُوعُبَید **مشتاق عطّاری** عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ البَارِی اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن **مفتیٔ دعوتِ اسلامی** حضرتِ علّامہ مولانا الحافظ القاری الحاج ابو عُمر **محمد فاروق عطّاری** عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ البَارِی کے مَزاراتِ طیِّبات پر حاضِری کی سعادت حاصل ہوئی۔ دوپَہَر کا وقت تھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عَین بیداری کے عالَم میں ہم دونوں کو **حاجی مشتاق** عطّاری عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ البَارِی کے مزارِ پُراَنوار سے **اذانِ ظُہر** کی آواز صاف سنائی دی۔ پھر کچھ دیر بعد **مفتیٔ دعوتِ اسلامی** قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کی آواز میں **اِقامت** سنی پھر حاجی مُشتاق صاحِب کی **تکبیرِ تحریمہ** اور دیگر **تکبیراتِ انتقالات** کی آوازوں سے یِہی سمجھ آئی کہ وہ مَزار شریف میں **اِمامت** فرمارہے ہیں۔ جماعت خَتْم ہونے کے بعد **دعا** کی آواز بھی صاف سنائی دی، دعا خَتْم ہونے کے بعد ہمیں **خوشبو** کی مَہَک محسوس ہوئی۔ میں نے حیرت و اِستِعجاب کے عالَم میں گلزارِ طیبہ (سرگودھا) کے ایک ذِمّے دار اسلامی بھائی سے موبائل فون پر رابِطہ کیا، اور واقِعہ بیان کیا۔ اِس پر اُنہوں نے مبارَک باد دیتے ہوئے اِس ایمان افروز ''**مَدَنی بہار**'' کی روشنی میں **اللہ** تَعَالٰی کے مقبول بندوں اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام کے تَصَرُّفات و

اِختیارات اور **دعوتِ اسلامی** کی بَرَکات سے آگاہ کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ سُن کر میں جُھوم اُٹھا، **اللہ** تَعَالٰی کا کڑوروں کڑور شُکر کہ اُس نے مجھے اِس نازُک دَور میں **دعوتِ اسلامی** کا مُشکبار **مَدَنی ماحول** عطا فرمایا۔ میں دعا گو ہوں کہ **اللہ** تَعَالٰی مجھے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں میں شب و روز مصروفِ عمل رہتے ہوئے سنّتوں بھری زندگی گزارنے اور ایمان و عافیت کے ساتھ مرنے کی سعادت عنایت فرمائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دعوتِ اسلامی نے دنیا بھر میں دُھوم مچائی ہے
سارے جہاں میں عِشقِ محمد کی خوشبو پھیلائی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ثابت بُنانی کا مزار میں نماز پڑھنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس مَدَنی بہار سے معلوم ہوا کہ دعوتِ اسلامی والوں پر پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ اور مَدَنی سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بے حد و بے شُمار کرم ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کا اپنے مَزار میں نَماز پڑھنا کوئی اَچنبھے (یعنی حیرت) کی بات نہیں۔ اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام سے ایسا ثابت ہے چُنانچِہ تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا **ثابِت بُنانی** قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے دعا مانگی: ''اے **اللہ**! اگر تُو کسی کو قَبْر میں نَماز پڑھنے کی اِجازت دیتا ہے تو مجھے بھی اجازت دینا۔'' وفات کے بعد دیکھا گیا کہ آپ رَحْمَةُ اللہِ تعالٰی علیہ اپنی قَبْر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

(حِلْیَۃُ الْاولیاء ج۲ ص۳۶۲ رقم ۲۰۶۸)

اَنبِیاء قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں

انبیائے کرام علَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام بھی حیات ہیں اور اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں چُنانچِہ **اللہ** کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: **اَلْاَنبیاءُ اَحْیاءٌ فِیْ قُبُوْرِہِمْ یُصَلُّوْن**

یعنی انبیا اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نَماز پڑھتے ہیں۔(ابو یعلٰی ج۳ ص۲۱۶ حدیث ۳۴۱۲) حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُ الوہّاب شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم اپنی قبرِ انور میں زندہ ہیں اور اذان و اِقامت کے ساتھ نَماز ادا فرماتے ہیں، ایسے ہی دیگر انبیائے کرام علیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام بھی نَماز ادا فرماتے ہیں۔

(کَشْفُ الْغُمَّۃ عَنْ جَمِیعِ الْاُمَّۃ ، الجزءُ الثّانی ص۶۳)

چلو اچّھا ہوا کام آ گئی دیوانگی اپنی — وَگرنہ ہم زمانے بھر کو سمجھانے کہاں جاتے
نہ جلتی شمع محفل میں تو پروانے کہاں جاتے — نہ ہوتا در نبی کا تو یہ دیوانے کہاں جاتے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

روضۂ انور سے اذان واقامت کی آواز

63 سِن ہجری میں واقِعۂ حُرَّہ پیش آیا جس میں ظالِم یزیدیوں نے مدینۂ مُنوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعظِیْمًا پر چڑھائی کی، 700 صَحابۂ کرام رِضْوانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن اور مزید عام مسلمان ملا کر دس ہزار سے زائد حضرات شہید کیے گئے، اہلِ مدینہ کو خوب لُوٹا گیا، ہزاروں باکِرہ (یعنی کُنواری) لڑکیوں کے ساتھ مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ''زِیادَتی'' کی گئی۔ مسجِدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف عَلٰی صاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے سُتُونوں سے گھوڑے باندھے گئے، تین دن تک مسجِد شریف میں لوگ نَماز سے مُشَرَّف نہ ہو سکے۔ اِس موقع پر صِرف مشہور تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا سَعید بن مُسَیَّب رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے آپ کو دیوانہ بنا کر وہاں حاضِر رہے، دیوانہ سمجھ کر یزیدی لوگ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو شہید کرنے سے باز رہے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: حُرَّہ کے دِنوں میں لوگوں کے واپَس آنے تک میں ہمیشہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی قبرِ مبارَک سے اذان و اقامت کی آواز سنتا تھا۔ (دَلَائِلُ النُّبُوَّۃِ لابی نُعیم ج۲ ص۵۶۷ وغیرہ)

میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن حدائقِ بخشش

شریف میں عرض کرتے ہیں: ؎

تو زِندہ ہے وَاللہ تُو زِندہ ہے وَاللہ
مِرے چشمِ عالَم سے چُھپ جانے والے!

(یعنی یارسولَ اللہ! **اللہ** کی قسم! آپ حیات ہیں، خدا کی قسم! آپ زندہ ہیں، ظاہری آنکھوں سے مجھے اے میرے نظر نہ آنے والے!)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مؤمن کی فِراست سے ڈرو

اِمامُ الطّائِفہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ **ابوالقاسم جُنید بغدادی** عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الھادِی نے فرمایا: (میرے پیرو مرشد) **حضرتِ** سیِّدُنا شیخ سَرِی سَقَطی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی مجھ سے فرمایا کرتے تھے کہ لوگوں میں وَعظ ونصیحت کیا کرو مگر میں خود کو اس کا اَہل نہیں سمجھتا تھا اِس لئے ہمّت نہ ہوتی تھی۔ ایک شبِ جُمُعہ جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خواب میں نواز کر مجھ سے فرمایا: ''لوگوں کو نصیحت کرو۔'' میں بیدار ہوا اور صُبح کا اِنتِظار کیے بِغیر (اپنے پیرِ روشن ضمیر) حضرتِ سیِّدُنا **شیخ سَرِی سَقَطی** عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کی خدمت میں حاضِر ہو گیا۔ (میرے عَرض کرنے سے پہلے ہی) اُنہوں نے (غیب کی خبر دیتے ہوئے) فرمایا: ''جب تک **سرکارِ نامدار**، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود نہ فرمایا تم نے میرے کہنے کا اعتِبار نہیں کیا۔'' حضرتِ سیِّدُنا شیخ **جُنیدِ بغدادی** عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الھادِی نے اُسی صُبح سے **جامِع مسجِد** میں بیان شُروع کر دیا۔ لوگوں میں یہ بات فوراً پھیل گئی کہ آج سے **جُنید بغدادی** عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الھادِی بیان فرمانے لگے ہیں۔ ایک دن کسی نوجوان نے اجتماع میں کھڑے ہو کر سُوال کیا۔ اے **شیخ**! بتایئے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اس **ارشادِ مبارَک**: **اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللہِ** یعنی ''مؤمن کی فِراسَت سے ڈرو کیوں کہ وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نور سے دیکھا کرتا ہے۔'' (تِرمِذی ج ۵ ص۸۸ حدیث۳۱۳۸) کا کیا مطلب ہے؟ اُس کا سوال سُن کر چند لمحوں کیلئے حضرتِ سیِّدُنا شیخ **جُنید بغدادی** عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الھادِی نے سر جھکا لیا پھر سرِ مبارک اُٹھا کر (غیب کی خبر

دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا: اے نوجوان! تُو نصرانی (یعنی کرسچین) ہے اور اب تیرے مسلمان ہونے کا وَقت آن پہنچا ہے، ایمان لے آ۔ وہ جوان جو کہ واقِعی کرسچین تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ کَرامت دیکھ کر اُسی وَقت **مسلمان ہو گیا۔** (رَوضُ الرِّیاحِین ص۱۵۷) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ اپنے اولیاء کو علمِ غیب عطا فرماتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حِکایت سے **مبلِّغ** کا مقام معلوم ہوا۔ سُبْحٰنَ اللہ! سیِّدُنا شیخ **جُنید بغدادی** عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الھادِی بطورِ اِنکساری اپنے آپ کو بیان کیلئے نا اَہل تصوُّر فرماتے تھے، حالانکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ زبردست عالم تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ پر کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ خواب میں تشریف لا کر رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **بیان** کا حُکم فرمایا۔ اِس **حِکایت** سے یہ بھی معلوم ہوا کہ **میرے مکّی مَدَنی مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بَعطائے ربُّ الْعُلٰی **غیب کا عِلم** رکھتے ہیں، آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو معلوم تھا کہ جُنیدِ بغدادی کو اِن کے پیرو مُرشِد کہہ رہے ہیں پھر بھی یہ **بیان** کرنے سے جھجکتے ہیں، لہٰذا بَنفسِ نَفیس خواب میں تشریف لا کر بیان کا حُکم صادِر فرمایا۔ یہ بھی جاننے کو ملا کہ **فیضانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے حضراتِ اولیاء کو بھی **عِلمِ غیب** ہوتا ہے جبھی تو حضرتِ سیِّدُنا **سَرِی سَقَطی** عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القوی نے اپنے مُریدِ خاص کا خواب جان لیا۔ نیز حضرتِ سیِّدُنا شیخ **جُنیدِ بغدادی** عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الھادِی نے بھی تو نصرانی یعنی کرسچین کو مومِنانہ فِراست سے پہچان

کرغیب کی خبر سے مالا مال اَچھوتے انداز میں اُسے **نیکی کی دعوت** عنایت فرمائی اور وہ کرامت بھری نیکی کی دعوت کی بَرَکت سے ہاتھوں ہاتھ اسلام کے دامنِ رحمت میں آ گیا۔

فِراسَت کی تعریف

حدیثِ مبارکہ میں ''فِراست'' کا ذِکر ہے اِس کے معنیٰ بھی سمجھ لیجئے۔ **فِراست** کا معنیٰ ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے اولیاء کے دلوں میں وہ چیز ڈالتا ہے جس سے اُنہیں بعض لوگوں کے حالات کا علم ہو جاتا ہے۔ (النھایہ ج۳ ص۳۸۳) سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اپنے پیارے پیارے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عِلْمِ **غیب** شریف سے مالا مال نگاہِ بے مثال کا اَوج وکمال بیان کرتے ہوئے کیا خوب شعر موزوں کیا ہے: ؎

سرِ عَرش پر ہے تِری گزر، دلِ فَرش پر ہے تِری نظر
مَلکوت و مُلک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عِیاں نہیں

مشکل الفاظ کے معانی: **سرِ عرش:** عرش کے اوپر۔ **ملکوت:** فرشتوں کے رہنے کی جگہ۔ **عیاں:** ظاہر۔

شرحِ کلامِ رضا: یا رسولَ **اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم عرش کے اوپر اور فرش یعنی زمین کے اندر کا سب کچھ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیشِ نظر ہے۔ دنیا جہان میں کوئی بھی ایسی شے نہیں جو آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ظاہر نہ ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میرے دوست کا خواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میرے مکّی مَدَنی آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم غیب کی باتیں جانتے ہیں۔ آیئے اِس ضِمن میں قِیامِ **دعوتِ اسلامی** کے قَبل کا سنا ہوا ایمان افروز خواب سماعت فرمایئے: چُنانچِہ ایک اسلامی بھائی نے سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہٗ کو جو کچھ بتایا اُس کا خُلاصہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے خواب میں جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت کی سعادت

ملی، ہمّت کر کے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیا آپ کو علمِ غیب ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ اِس کے بعد سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک آیتِ قُرانی سنائی، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لب ہائے مبارَکہ سے تِلاوت، آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوش آوازی اور ادائیگیٔ حُرُوف کا حُسنِ اُسلُوب (یعنی حُرُوف کی اپنے مخارِج سے ادائیگی کی خوبصورتی) **مرحبا!** ایسی عمدہ اور شیریں آواز و قِراءت میں نے کبھی نہیں سنی تھی، آیتِ شریفہ میں بھول گیا ہوں، ہاں اِتنا یاد پڑتا ہے کہ اُس کے آخِر میں لفظ ''بِضَنِیْن'' تھا اِس پر میں نے (یعنی سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ نے) پارہ 30 سورۃُ التَّکوِیر کی آیت نمبر ڈبل بارہ (24) سُنائی: '' وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾ '' وہ اسلامی بھائی بول اُٹھے: ہاں ہاں یِہی آیتِ کریمہ تھی۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ نے اُن کو آیتِ کریمہ کا ترجَمہ بتایا اور عَرض کی کہ یقیناً سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت وعنایت سے **علمِ غیب** ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس **حِکایت** سے کوئی اِس وَسوَسے میں نہ پڑے کہ لو بھئی! خوابوں سے **علمِ غیب** ثابِت کیا جا رہا ہے حالانکہ غیرِ نبی کا دیکھا ہوا خواب تو حُجَّت (یعنی دلیل) ہی نہیں۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ اقرار کرتا ہے کہ واقِعی ہر مسئلہ خواب سے حل نہیں کیا جاتا، مگر یہاں خواب سے نہیں خواب میں عطا کردہ جواب میں بیان کردہ قراٰنی آیت سے **علمِ غیب** کا ثُبُوت پیش کیا جا رہا ہے اور وہ آیتِ کریمہ واقِعی علمِ غیبِ **مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دالّ (یعنی دلیل) ہے۔ لہٰذا مذکورہ آیت مَع ترجَمہ مُلاحظہ فرمایئے:

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور یہ نبی غیب بتانے میں بَخیل نہیں۔

(پ ۳۰ التکویر ۲۴)

اِس آیتِ مبارَکہ سے معلوم ہوا کہ مکّی مَدَنی **مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **غیب** بتاتے ہیں اور ظاہر (یعنی UNDERSTOOD) ہے کہ بتائے گا وُہی جس کو علم ہوگا۔ تو بے شک، بلاشُبہ ربُّ العٰلمین عَزَّوَجَلَّ کی عِنایت سے

رَحمۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **علمِ غیب** کی دولت سے مالا مال ہیں۔ بارگاہِ رسالت میں عاشِقِ ماہِ رسالت اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ عرض کرتے ہیں:

اور کوئی غیب کیا تم سے نِہاں ہو بھلا

جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں دُرُود (حدائقِ بخشش شریف)

شَرحِ کلامِ رضا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ کی شانِ عَظَمت نشان کے کیا کہنے! شبِ معراج عین جاگتی حالت میں آپ نے اپنے مبارک سر کی آنکھوں سے اپنے پاک پَرْوَرْدَگار عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کیا، تو یوں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ جو کہ غیبُ الغیب ہے وہ بھی اپنے فضل وکرم سے آپ پر ظاہر وآشکار ہوگیا تو اب کوئی اور غیب آپ سے کس طرح نِہاں یعنی چُھپا رہ سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک ٹھوکر میں اُحُد کازلزلہ جاتا رہا

مدینہ ۳: ''**بُخاری شریف**'' میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینۂ منوَّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم، حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق، حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم اور حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہم اُحُد پہاڑ پر تشریف لے گئے تو وہ (خوشی کے مارے) ہلنے لگا۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے ٹھوکر مار کر فرمایا: اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْكَ نَبِیٌّ وَّصِدِّیْقٌ وَّشَهِیْدَانِ. اُحُد! ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صِدیق اور دو شہید ہیں۔

(صَحیح بُخاری ج ٢ ص ٥٢٤ حدیث ٣٦٧٥)

ایک ٹھوکر میں اُحُد کا زَلْزَلہ جاتا رہا

رکھتی ہیں کتنا وقار اللہُ اکبر ایڑیاں (حدائقِ بخشش شریف)

مذکورہ حدیث سے علمِ غیب ثابت ہوتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''بخاری شریف'' کی مذکورہ حدیثِ پاک سے اَظْھَرُ مِنَ الشَّمْس وَ اَبْیَنُ مِنَ الْاَ مْس (یعنی سورج سے زیادہ روشن اور روزِ گُزشتہ سے زیادہ قابلِ یقین) ہوا کہ ہمارے پیارے پیارے آقا،مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو عطائے الٰہی سے عِلْمِ غیب ہے جبھی تو آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے جَبَلِ اُحُد شریف سے ارشاد فرمادیا کہ تجھ پر ''ایک نبی'' ایک صِدّیق اور دو شہید ہیں۔ کسی کے بارے میں اُس کے جیتے جی بتا دینا کہ یہ شہید ہے، یہ غیب کی خبر نہیں تو اور کیا ہے۔ اِس حدیثِ پاک کے تحت مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الحَنّان **مراٰۃ جلد 8 صَفحہ 408 تا 409** پر فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے مقبول بندے ساری خَلقت (یعنی شَجَر وحَجَر دریا و پہاڑ سبھی) کے مَحبوب (اور پیارے) ہوتے ہیں، ان کی تشریف آوری سے سب خوشیاں مَناتے ہیں، انہیں پتھّر اور پہاڑ بھی جانتے ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: یہ بھی معلوم ہوا کہ حُضُور (صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم) سب کے اَنجام (یعنی اچّھا یا بُرا خاتمہ ہونے) سے خبردار ہیں کہ فرمایا: ان میں سے دو صَحابہ شہید ہوکر وفات پاجائیں گے۔

(مِراٰۃ ج۸ ص۴۰۸)

رب کی عطا سے سب کچھ جانے دیکھے بَعید وقریب
غیب کی خبریں دینے والا **اللہ** کا وہ حبیب

اللّٰہ اللّٰہ، اللّٰہ ھُو، لا اِلٰہ اِلاَّ ھُو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غیب کی تعریف

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الحَنّان ''تفسیرِ نعیمی'' میں فرماتے ہیں: **غیب** کے (لفظی) معنی غائب یعنی چُھپی ہوئی چیز۔ اِصْطِلاح (یعنی

مخصوص ۔مُرادی معنیٰ) میں **غیب** وہ چیز کہلاتی ہے جو کہ ظاہِری باطنی حَواس (یعنی محسوس کرنے کی قُوَّتوں) اور عَقْل سے چُھپی ہو یعنی نہ تو آنکھ، ناک، کان وغیرہ سے **معلوم** ہوسکے اور نہ غور وفِکر سے عَقْل میں آسکے۔(تفسیر نعیمی ج۱ ص۱۲۱) **مَثَلاً جنَّت** ہمارے لیے اِس وقت **غَیب** ہے کیونکہ اِس کو ہم حواس (یعنی آنکھ، ناک، کان وغیرہ) سے **معلوم** ہی نہیں کر سکتے۔ **غیب** وہ ہے جو ہم سے **پوشیدہ** ہو اور ہم اپنے **حَواسِ خَمسہ** یعنی دیکھنے، سُننے، سونگھنے، چکھنے اور چُھونے سے جان نہ سکیں اور غور وفکر سے عَقْل اُسے **معلوم** نہ کرسکے۔ (مُلَخَّص ازتفسیرِ بیضاوی ج۱ ص۱۱٦ وغیرہ)

علمِ غیب کے مُتَعَلِّق اَکابِرینِ اُمّت کے اقوال

فیضانِ اَنبِیائے کرام علیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے اولیائے عُظام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلام کو بھی **عِلْمِ غیب** عطا کیا جاتا ہے چُنانچِہ اِس ضِمن میں اَکابِرینِ اُمّت کے اقوال مُلاحَظہ فرمائیے: حضرتِ علّامہ **علی قاری** عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ البَارِی فرماتے ہیں: ہمارا عقیدہ ہے کہ بندہ تَرقِّی مقامات پاکر صِفتِ رُوحانی تک پہنچتا ہے اُس وقت اُسے **علمِ غیب حاصل** ہوتا ہے۔ (مِرْقَاۃُ الْمَفَاتِیح ج۱ ص۱۲۸)

مزید ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: نورِ ایمان کی قُوَّت بڑھنے سے بندہ **حقائقِ اشیاء** (یعنی چیزوں کی حقیقتوں) پر مُطَّلِع ہوتا ہے اور اُس پر نہ صِرف **غیب** بلکہ غیبُ الْغَیب یعنی غیب کا غیب بھی روشن ہوجاتا ہے۔ (ایضاً ص۱۱۹)

امام ابنِ حَجَر عَلَیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاَکبر فرماتے ہیں: اولیاء کوکسی واقِعے یا وَقائِع (یعنی واقِعات) میں **علمِ غیب** حاصِل ہوتا ہے یہ بالکل دُرُست ہے، ان میں سے کافی حضرات سے ایسا ظاہِر ہوکر مُشتَہَر (مُش ۔تَ ۔ہَر یعنی مشہور بھی) ہوا۔

(اعلام بقواطع الاسلام ص۳۵۹)

سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے امام حضرت **سیِّدُنا عزیزان** عَلَیہِ رَحمَۃُ الْحَنّان فرمایا کرتے: ''اِس گُروہِ اولیا کی نَظَر میں زمین دسترخوان کی طرح ہے۔'' (نَفَحاتُ الانس ص۳۸۷) یعنی جس طرح دسترخوان کی ہر چیز نظر آجاتی ہے اِسی طرح زمین کی ہر چیز اُن کو دکھائی دیتی ہے۔ حضرت خواجہ **بہاءُ الحقّ وَالدّین** نقشبندی عَلَیہِ رَحمَۃُ القَوِی یہ **قول** نقل کرکے فرماتے:

''ہم کہتے ہیں کہ (زمین ان کے لئے) ناخُن کی سطح کی طرح ہے، کوئی چیز اُن کی نظر سے غائب نہیں۔'' (ایضاً ص۳۸۷-۳۸۸)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان **تفسیرِ نعیمی** جلد 4 صَفْحَہ 371 پر ''تفسیرِ روحُ المعانی'' کے حوالے سے لکھتے ہیں: ''بعض اہلِ کَشف اولیاءُ **اللہ** بھی غُیُوب (یعنی غیبوں) پر مُطّلع کئے جاتے ہیں مگر نبی کے واسِطے سے، بِلا واسِطہ نہیں۔'' (روحُ المعانی ج ٤ ص٤٧٥)

ہمارے **غوثِ اعظم** علیہ رحمۃُ اللہِ الاکرم ''قصیدۂ غوثیہ'' میں فرماتے ہیں:

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللہِ جَمْعًا　　　کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ التِّصَالِیْ

(ترجمہ: میں نے **اللہ** عزَّوَجَلَّ کے سارے شہروں کو اس طرح دیکھ لیا جیسے رائی کے چند دانے ملے ہوئے ہوں)

حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدالحق محدِّث دِہلوی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی نے ''اَخبارُ الْاَخیار'' صَفْحَہ **15** پر حُضور غوثُ الاعظم علیہ رحمۃُ اللہِ الاکرم کا یہ ارشادِ معظَّم نَقْل کیا ہے: ''اگر شریعت نے میرے منہ میں لگام نہ ڈالی ہوتی تو میں تمہیں بتا دیتا کہ تم نے گھر میں کیا کھایا ہے اور کیا رکھا ہے، میں تمہارے ظاہِر و باطِن کو جانتا ہوں کیونکہ تم میری نظر میں آر پار نظر آنے والے شیشے (یعنی کانچ) کی طرح ہو۔'' حضرتِ مولانا رُوم علیہ رحمۃُ اللہِ القیوم **مثنوی شریف** میں فرماتے ہیں:

لَوحِ مَحفوظ اَست پیشِ اولیاء
اَزچہ مَحفوظ اَست محفوظ اَز خطا

(یعنی لوحِ محفوظ **اولیاءُ اللہ** رحمہُمُ اللہُ تعالٰی کے پیشِ نظر ہوتی ہے جو کہ ہر خطا سے محفوظ ہوتی ہے)

شاہ عبدالعزیز محدِّث دِہلوی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی تفسیرِ عزیزی میں ''سُوْرَۃُ الْجِنّ'' کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ''لَوحِ مَحفوظ کی خبر رکھنا اور اُس کی تحریر دیکھنا بعض اولیاءُ **اللہ** سے بَطریقِ تَواتُر (یعنی تَسلسُل کے ساتھ) منقول ہے۔''

لوحِ محفوظ کے بارے میں دلچسپ معلومات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوش سنبھالنے کے بعد تقریباً ہر مسلمان **لوحِ محفوظ** کا نام سُن لیتا ہے لیکن سب کو لوحِ محفوظ کے بارے میں معلومات بھی ہوں یہ ضروری نہیں، آیئے! معلوم کرتے ہیں کہ لوحِ محفوظ کیا ہے۔لوحِ محفوظ کا تذکرہ کرتے ہوئے **اللہ** تبارک وتعالیٰ پارہ 30 **سُوْرَةُ الْبُرُوْج** آیت نمبر 21 اور 22 میں ارشاد فرماتا ہے:

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۱﴾ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: بلکہ وہ کمال شَرَف والا قراٰن ہے لَوحِ محفوظ میں۔

حضرتِ علّامہ محمد بن احمد اَنصاری قُرطبی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی **تفسیرِ قُرطُبی** جلد 10 صَفحہ 210 پر ان آیات کے تحت لکھتے ہیں: یعنی قراٰنِ کریم ایک **لَوح** میں لکھا گیا ہے جو شیاطین کی پہنچ سے دُور، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پاس **محفوظ** ہے۔ عُلَماء کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام لکھتے ہیں: **لوحِ محفوظ** میں مخلوق کی تمام اَقسام اور ان کے مُتَعلِّق تمام اُمور مَثَلاً موت، رِزق، اعمال اور اس کے نتائج اور ان پر نافِذ ہونے والے فیصلوں کا بیان ہے۔ (تفسیر قُرطُبی ج ١٠ ص ٢١٠)

لوحِ محفوظ کہاں ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا مُقاتِل رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: لوحِ محفوظ عرش کی دائیں (یعنی سیدھی) جانب ہے۔ (تفسیر قرطبی ج ١٠ ص ٢١٠)

لوحِ محفوظ سفید موتی سے بنی ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لوحِ محفوظ سفید موتی سے بنی ہے، اس کا **قلم** نور اور کِتابت (یعنی لکھائی) بھی نور ہے۔ (ماخوذ از حِلْيَةُ الْاَولياء ج ٤ ص ٣٣٨ رقم ٥٧٦٧)

سب سے پہلے لوحِ محفوظ میں کیا لکھا گیا؟

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے سب سے پہلی چیز **لوحِ محفوظ** میں یہ لکھی کہ میں **اللہ** ہوں میرے سوا کوئی عبادت کا مُستَحِق نہیں! **محمد** (صَلَّی

اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) میرے رسول ہیں۔ جس نے میرے فیصلے کو تسلیم کرلیا اور میری نازل کی ہوئی مصیبت پر صَبْر کیا اور میری نعمتوں کا شکر ادا کیا تو میں نے اس کو صِدّیق لکھا ہے اور اس کو صِدّیقین کے ساتھ اٹھاؤں گا اور جس نے میرے فیصلے کو تسلیم نہیں کیا اور میری نازِل کی ہوئی مصیبت پر صَبْر نہیں کیا اور میری نعمتوں کا شکر ادا نہیں کیا وہ میرے سوا جسے چاہے اپنا معبود بنالے۔ (تفسیر قرطبی ج ۱۰ ص ۲۱۰)

تُم نفس کے پیچھے لگ گئے ہو!

حَجّاج بن یوسُف نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دھمکی آمیز مکتوب بھیجا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے جواب میں لکھا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر روز لوحِ محفوظ میں تین سو ساٹھ مرتبہ نظر فرماتا ہے، وہ عزّت اور ذِلّت دیتا ہے، تنگی اور فَراخی (یعنی کُشادگی) فرماتا ہے اور وہ جو چاہے کرتا ہے، شاید ان نظروں میں سے ایک نظر نے تمہیں تمہارے نَفْس کے ساتھ ایسا مشغول کردیا ہے کہ تم اِس سے فراغت ہی نہیں پاتے۔ (تفسیر قرطبی ج ۱۰ ص ۲۱۰)

قِیامت تک ہونے والی ہر بات لوحِ محفوظ میں لکھی ہوئی ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لوحِ محفوظ کو پیدا فرمایا، اس کی لمبائی ایک سو سال کی مَسافت (فاصلہ۔ دُوری) تھی پھر اس نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے قلم کو فرمایا تُو میری مخلوق کے بارے میں میرا عِلْم لکھ دے پس اُس نے قِیامت تک ہونے والا سب کچھ لکھ دیا۔ (العظمۃ لابی الشیخ ص ۸۶ رقم ۲۲۳)

"لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کی گواہی دینے والا داخِلِ جنّت ہوگا

حضرتِ سیِّدُنا اَنس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: "بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لوحِ محفوظ میں لکھا: "اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنَا" بِلا شُبہ میں اللہ ہوں اور میرے سوا کوئی معبود نہیں میں نے تین سو دس سے کچھ زائد (قسموں کی) مخلوق پیدا فرمائی

ان میں سے جس مخلوق نے بھی یہ شہادت دی ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ'' وہ جنّت میں داخِل ہوگی۔'' (تفسیر دُرِّمنثور ج۸ ص۴۷۲)

جنّت کا حقدار کون؟ مدینہ ۱

حضرتِ سیِّدُ نا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: ''لوح محفوظ پر لکھا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا دین اسلام ہے اور **محمد** (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔ جو اس پر ایمان لایا اور اس کا وعدہ سچّا کیا اور اس کے رسولوں کی اِتِّباع (یعنی پیروی) کی تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے جنّت میں داخِل فرمائے گا۔'' (تفسیر بغوی ج٤ ص٤٤١)

عَجَب نہیں کہ لکھا لَوح کا نظر آئے
جو نَقشِ پا کا لگاؤں غُبار آنکھوں میں (سامانِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹا پیدا ہونے کی بِشارت مدینہ ۲

حضرتِ شاہ ولیُّ اللّٰہ مُحَدِّث دِہلوی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں کہ میرے والِد ماجد حضرتِ شاہ عبدُ الرَّحیم عَلَیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الکریم فرماتے ہیں: میں ایک بار حضرتِ سیِّدُ نا خواجہ **قطبُ الدّین بختیار کاکی** عَلَیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباقی کے مزارِ منوّر کی زیارت کے لئے گیا۔ اُن کی روحِ مبارک ظاہِر ہوئی اور فرمایا: **''تمہارے یہاں فرزند پیدا ہوگا اُس کا نام قطبُ الدِین احمد رکھنا۔''** چُونکہ زوجہ بڑھاپے کو پُہنچ گئی تھیں اِس لئے میں نے خیال کیا شاید اِس ارشاد سے مُراد بیٹے کا بیٹا یعنی پوتا ہوگا۔ حضرتِ سیِّدُ نا خواجہ قطبُ الدّین بختیار کاکی عَلَیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الباقی میرے اِس **دِلی خیال** پر فوراً مُطّلع ہوگئے اور فرمایا: ''میری یہ مُراد نہیں ہے بلکہ وہ فرزند تمہاری صُلب (یعنی پیٹھ) سے ہوگا۔'' شاہ ولیُّ اللّٰہ صاحِب رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ مزید فرماتے ہیں: والِدِ ماجِد عَلَیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الواجِد نے ایک مدّت کے بعد دوسری خاتون سے عَقد (یعنی نکاح) فرمایا تو یہ کاتِبُ الحُرُوف فقیر ولیُّ اللّٰہ پیدا ہوا۔ شُروع میں یہ واقِعہ یاد نہ رہا تو ''ولیُّ اللّٰہ'' نام رکھ دیا اور کچھ عرصے کے بعد یاد آیا تو دوسرا نام (حضرتِ سیِّدُ نا

خواجہ قطبُ الدّین بختیار کاکی عَـلَیْـہ رَحـمَۃُ اللّٰہِ الباقی کے فرمان کے مطابق) قُطبُ الدِّین احمد رکھا۔ (آنـفـاس العارفين ص ٧٩)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

پہلے خیال پر کیوں نہ نکلے؟

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے حضرتِ سیِّدُ نا شیخ جُنید بغدادی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الہادِی بھی دلوں کے حال جان لیتے تھے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُ نا خیرُ النَّساج رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں اپنے گھر میں تھا کہ دل میں خیال آیا کہ حضرتِ سیِّدُ نا شیخ جُنید بغدادی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الہادِی دروازے پر تشریف لائے ہیں مگر میں نے توجُّہ ہٹادی مگر پھر دوبارہ اور سہ بارہ (یعنی تیسری بار) یہی خیال آیا، نکلا تو واقعی آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ دروازے پر تھے، مجھ سے فرمایا: پہلے خیال پر کیوں نہ نکلے! (رسالۂ قُشَیریہ ص ٢٧٤)

سُبحٰنَ اللہ! دیکھا آپ نے! حضرتِ سیِّدُ نا شیخ جُنید بغدادی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الہادِی نے غیب کی خبر ارشاد فرما دی کہ ''پہلی بار خیال آتے ہی کیوں نہ نکلے!'' جب اولیا کے عِلمِ غیب کا یہ حال ہے تو میٹھے میٹھے مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے عِلمِ غیب کا کیا مقام ہوگا! حضرتِ سیِّدُ نا امام بُوصیری عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوِی اپنے مشہورِ زمانہ ''قصیدۂ بُردہ شریف'' میں عَرض کرتے ہیں: ؎

فَاِنَّ مِنْ جُودِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَها وَمِنْ عُلُومِكَ عِلْمَ اللَّوحِ وَالْقَلَمِ

(یعنی یارسولَ اللہ! دنیا وآخرت دونوں حُضور کے جُود وبخشش میں سے ایک حصّہ ہیں اور لوح وقلم کا علم (جس میں تمام مـاکَـانَ وَمَـا یَکُون یعنی جو ہوا اور ہوگا سب لکھا ہے) آپ کے عُلوم کا ایک حصّہ ہیں۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ بارگاہِ رسالت میں عَرض گزار ہیں: ؎

خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے دو عالَم میں جو کچھ خَفی و جَلی ہے
کروں عرض کیا تجھ سے اے عالِمِ السِّر کہ تجھ پر مِری حالتِ دل کُھلی ہے

شرحِ کلامِ رضاؔ: میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ان اشعار میں فرماتے ہیں: (۱) **یا رسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! دونوں جہانوں میں جو کچھ خَفی وجَلی (یعنی چھپا اور ظاہر) ہے اُس سے **اللہ** تعالٰی نے آپ کو آگاہ کر دیا ہے۔ (۲) اے عالِمُ السِّر (یعنی اے چُھپے ہوئے حالات جاننے والے!) آپ سے کیا عرض کروں آپ پر تو میرے دل کی ساری حالت ظاہر ہے۔

گرداب بلا میں پھنس کے کوئی طَیبہ کی طرف جب تکتا ہے
سلطانِ مدینہ خود آکر بگڑی کو بنایا کرتے ہیں

(**علمِ غیب کے مُتَعَلِّق تفصیلی معلومات کیلئے** رِسالہ خالِصُ الْاِعْتِقاد (فتاوٰی رضویہ ج ۲۹ صفحہ ۴۱۱ تا ۴۸۳)، **اَلْکَلِمَۃُ الْعُلْیا** (از: صدرُ الافاضل مولانا نعیمُ الدّین مرادآبادی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الھادِی) اور **جاءُ الحق** (از: مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان) کا مُطالَعَہ بے حد مفید ہے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وفات کے بعد بھی نیکی کی دعوت

سلیمان عُمَری عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت **ابو جعفر قاری** عَلَیہِ رَحْمَۃُ البَارِی کو بعد وفات خواب میں دیکھا، فرما رہے تھے: میرے بھائیوں کو میرا سلام پہنچا دینا اور کہہ دینا کہ میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ کو **مقامِ شُہَدا** عطا فرمایا ہے اور اپنی طرف سے رِزْق عنایت کیا ہے اور **ابو حازِم** کو میری طرف سے سلام کہہ دینا اور کہنا کہ ہوش کر اور سمجھ داری سے کام لے کیونکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے فِرِشتے تیری رات کی مجلسوں کو دیکھتے ہیں۔

(کتابُ المَنامات مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیاج۳ ص۱۵۳ رقم ۳۲۱)

ایک ہزار رَکعت نماز سے افضل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حکایت سے معلوم ہوا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر قاری عَلَیہِ رَحمَۃُ البَارِی کو اپنی وفات کے بعد ''ابو حازِم'' کی صحبتوں کی بھی معلومات تھیں اور بظاہر ایسا لگتا ہے کہ ''ابو حازِم'' رات بُری صحبتوں میں بیٹھتے ہوں گے اِس لئے سلام و پیام کے ذَرِیعے بُری بیٹھکوں سے خبر دار کرتے ہوئے انہیں ''نیکی کی دعوت'' پیش کی۔ بُری صُحبت سے ہم سبھی کو بچنا چاہئے کہ اِس سے اچّھا خاصا نیک انسان بھی بگڑ جاتا ہے۔ ہمیشہ نیک بندوں اور عاشِقانِ رسول کی صُحبت اختیار کرنی چاہئے۔ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابوحامِد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الوالی کیمیائے سعادت میں فرماتے ہیں: ایسے انسان کو تلاش کرے جس کی صحبت اور باتوں سے دنیا کی رغبت کم اور آخرت کی طرف طبیعت مائل ہو جس آدمی کی باتوں میں ایسی تاثیر نہ ہو اُس کی صُحبت کو ''عِلمی مجلس'' نہیں کہا جائے گا، منقول ہے: علمی مجالس میں حاضِر ہونا ایک ہزار رَکعت نوافِل پڑھنے سے زیادہ افضل ہے۔ (کیمیائے سعادت ص ۱۶۱)

حضرتِ مولانا رُوم عَلَیہ رَحمَۃُ اللہِ القیوم مَثْنَوی شریف میں فرماتے ہیں:

یک زمانہ صحبت با اولیاء — بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

(تھوڑی سی دیر کی اولیا کی صُحبت سو سالہ بے رِیا یعنی خالص عبادت سے بہتر ہے)

چوہے اور مینڈک کی دوستی

عارِف بِاللہ حضرتِ مولانا رُوم عَلَیہ رَحمَۃُ اللہِ القیوم بُری صُحبت کا نقصان سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں: اِتّفاقاً ایک ندی کے کنارے پر ایک چُوہے کی مینڈک سے ملاقات ہوگئی اور دونوں میں دوستی ہوگئی، چُوہے نے کہا کہ کبھی ملنے کو دل چاہے تو آپ پانی کی گہرائی میں ہوتے ہیں جہاں آواز بھی نہیں پہنچ سکتی تو پھر آپ کو اطّلاع کِس طرح ہو؟ آخر طے یہ پایا کہ ایک تاگا (دھاگا) چُوہے کے پاؤں میں اور اِس کا دوسرا سِرا مینڈک کے پاؤں میں باندھ دیا جائے۔ وقتِ

ضَرورت اطّلاع کی ترکیب ہو جائے گی، چُنانچِہ ایسا ہی کیا گیا۔ ایک دن اچانک **کوّے** نے **چُوہے** پر جَھپٹا مارا اور اس کو منہ میں لے کر اُڑا تو **مینڈک** بھی دھاگے میں بندھا ہونے کے سبب اِس کے ساتھ کھِنچا کھِنچا ہوا میں چلا جار ہا تھا، **مینڈک** نے کہا کہ یہ چُوہے جیسے ناجِنس (یعنی نالائق) سے دوستی کی سزا ہے۔ معلوم ہوا، ناجِنسوں (نالائقوں) اور بُری بُری صُحبتوں کے سبب بَہُت آفات پہنچتی ہیں۔

اے فُغاں از یارِ ناجنس اے فُغاں

ہَمنشینِ نیک جُوئید اے مِہاں

(فریاد ہے! ناجنس (یعنی نالائق) دوست سے فریاد ہے۔ اے دوستو! نیک ساتھی تلاش کرو)

(مثنوی، دفتر ششم ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۸۵ بتغیّر)

عاشِقانِ رسول کی صحبتوں میں بیٹھو کہ ان کی مَحَبَّت اور صُحبت سے خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ اور عشقِ مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم حاصِل ہوتا ہے۔ حدیثِ قُدسی ہے: وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ وَالْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ ۔ **اللہ** تَعَالٰی ارشاد فرماتا ہے: جو لوگ میری وجہ سے آپس میں مَحَبَّت رکھتے ہیں اور میری وجہ سے ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں اور آپس میں ملتے جُلتے ہیں اور مال خرچ کرتے ہیں اُن سے میری مَحَبَّت واجِب ہوگئی۔ (موطّا امام مالك ج ۲ ص ۴۳۹ حديث ۱۸۲۸)

حدیثِ پاک بیان کرنے والے مُبلِّغ کی حِکایت

حضرت سیِّدُنا عبدان بن محمد مَرْوَزی عَلَیہِ رَحْمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: میں نے حافِظ یعقوب بن سُفیان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: **مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ**؟ یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفِرت کر دی اور فرمایا کہ تم جس طرح دنیا میں حدیث بیان کرتے تھے، آسمان پر بھی بیان کرو، **چُنانچِہ**

میں نے چوتھے آسمان پر حدیثِ پاک بیان کی اور فِرِشتوں نے اُس (حدیث شریف) کو **سُنہری قلموں** سے لکھا، حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام بھی لکھنے والوں میں شامِل تھے۔ (شَرحُ الصُّدور ص۲۹۳)

والدِ مَرحوم سبز لباس میں ملبوس مسکرارہے تھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے عُلَمائے دین اور حدیثوں کے مُبلِغین کا کتنا بلند رُتبہ ہے! بعدِ وفات مغفِرت کی بِشارت بھی عنایت ہوئی اور چوتھے آسمان پر فِرِشتوں کے درمِیان حدیثِ پاک بیان کرنے کی سعادت بھی ملی، اور فِرِشتوں نے بشُمول سردارِ ملائکہ سیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اُس حدیثِ مبارک کو سُنہری قلموں سے تحریر فرمایا۔ آخرت میں جنَّت کی طَلَب رکھنے والو! آپ بھی **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے اجتماعات اور سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرے سفر کے ذَرِیعے **عِلْمِ دین** کا خزانہ اکٹھا کیجئے اور مَدَنی انعامات پر عمل، سنّتوں بھرے بیانات اور روزانہ **فیضانِ سنّت** سے کم از کم دو دَرس دیکر جنّتُ الفردوس کے حُصول کی سَعیِ پیہم (یعنی مسلسل کوشش) جاری رکھئے۔ آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک **مَدَنی بہار** گوش گُزار کی جاتی ہے چُنانچِہ نِشتَر بستی (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی نے جو کچھ بیان کیا وہ **بِالتَّصرُّف** عرض کرتا ہوں: میں نے اپنے والدِ مرحوم کو خواب میں انتِہائی کمزوری کی حالت میں بَرَہْنَہ (ب۔رَہْ۔نَہ) کسی کے سہارے پر چلتا ہوا دیکھا۔ مجھے تشویش ہوئی۔ میں نے **ایصالِ ثواب** کی نیّت سے ہر ماہ تین دن کے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی نیّت کر لی اور سفر شُروع بھی کر دیا۔ تیسرے ماہ مَدَنی قافِلے سے واپَسی کے بعد جب گھر پر سویا تو میں نے خواب میں یہ دلکش منظر دیکھا کہ والِدِ مرحوم سبز سبز لباس زیبِ تن کئے بیٹھے مسکُرا رہے ہیں اور ان پر بارِش کی ہلکی پُھلکی پُھوار برس رہی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی اَہَمِیَّت مجھ پر خوب اُجاگر ہوئی اور اب پکّی نیّت ہے کہ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ **ہر ماہ تین دن کیلئے** **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سفر جاری رکھوں گا۔

مانگو آ کر دُعا، قافِلے میں چلو   پاؤ گے مُدَّعا، قافِلے میں چلو

خوب ہو گا ثواب اور ٹلے گا عذاب   ہو گا فضلِ خدا، قافِلے میں چلو

فوتگی ہوگئی گُم گیا ہے کوئی   مانگنے کو دُعا، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کیا خواب سے یقینی علم حاصِل ہو جاتا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچھے خواب بے شک اچّھے ہوتے ہیں۔ یاد رکھئے! نبی کا خواب وَحی پر مشتمل ہوتا ہے جب کہ غیرِ نبی کے خواب کی یہ حیثیت نہیں اور اس کا خواب حُجَّت یعنی دلیل نہیں ہوتا۔ مَثَلاً آپ نے خواب میں بارگاہِ رِسالت سے یہ بِشارت سُنی ہے کہ "آپ جنّتی ہیں۔" اِس سے قطعی جنّتی ہونا مُراد نہیں لیا جائے گا کیوں کہ مُعامَلہ خواب کا ہے۔ بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جس نے خواب میں دیکھا اُس نے حق دیکھا کہ شیطان آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صورتِ مبارَکہ میں نہیں آ سکتا۔ جو بات ارشاد فرمائی وہ بھی حق حق اور حق کے سوا کچھ نہیں۔ تاہم خواب میں چُونکہ حواس مُضمَحِل (یعنی کمزور) ہوتے ہیں اِس لئے یقین کے ساتھ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جو کچھ فرمایا گیا وہ خواب دیکھنے والے نے حَرف بہ حَرف دُرُست سنا، سننے اور سمجھنے میں غَلَط فَہمی کا ہر اِمکان موجود ہے، لہٰذا خواب میں دیئے ہوئے حکم پر عمل کرنے سے پہلے حکمِ شریعت کو دیکھنا ہوگا۔ اگر خواب والی بات شریعت سے نہیں ٹکراتی تو بے شک اُس پر عمل کیا جا سکتا ہے تاہم خواب میں ملے ہوئے حکم پر عمل کرنا شرعاً واجِب نہیں اور اگر وہ بات ہی خلافِ شرع ہے تو عمل نہیں کیا جائے گا۔ اِس بات کو اِس مثال سے سمجھئے جس میں

خواب میں شراب نوشی کا حُکم دیا یا منع فرمایا؟

میرے آقا اعلیٰ حضرت ،اِمامِ اَہلسنّت، ولیٔ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شَمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامیِ سنّت، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ

طریقت، باعثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں، ایک شخص نے خواب دیکھا کہ جنابِ رسالتِ مآب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم (مَعاذَاللہ) اسے شراب نوشی کا حکم دے رہے ہیں۔ سیِّدُنا امام جعفرِ صادِق رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی خدمت میں مُعامَلہ پیش کیا گیا۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: ''رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے تجھے شراب پینے سے روکا ہے، تیرے سُننے میں اُلٹا آیا۔'' اور یہ بھی یاد رکھا جائے کہ اس مُعامَلے میں فاسِق و مُتّقی برابر ہیں۔ چُنانچہ نہ تو مُتّقی کا خواب میں کسی حکم کا سننا، اس حکم کے صحیح ہونے کی دلیل ہے اور نہ ہی فاسِق کا بیان یقینی طور پر جُھوٹا۔ (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ مُخرجّہ ج ۵ ص ۱۰۰)

مِرے تم خواب میں آؤ مرے گھر روشنی ہوگی
مِری قسمت جگا جاؤ عِنایت یہ بڑی ہوگی (وسائلِ بخشش ص ۲۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جب ایک نوجوان کو وُضو غلط کرتے دیکھا

ایک بُزُرگ بغدادشریف کے کسی عَلاقے سے گزر رہے تھے، انہوں نے ایک نوجوان کو دیکھا جو اچّھے طریقے سے **وُضو** نہ کر رہا تھا تو بڑے پیار بھرے انداز میں اُس سے فرمایا: ''اے نوجوان! وُضو ٹھیک سے کیجئے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخِرت میں آپ پر اِحسان فرمائے۔'' یہ فرما کر وہ تشریف لے گئے۔ وہ نوجوان اُن بُزُرگ کی **نیکی کی دعوت** دینے کے میٹھے میٹھے انداز سے بے حد مُتأثّر ہوا اور وُضو کے بعد اُن بُزُرگ کی خدمت میں حاضِر ہو کر نصیحت کا طالِب ہوا، اُنہوں نے (نیکی کی دعوت دیتے ہوئے) **تین مَدَنی پھول** ارشاد فرمائے: **(1)** جان لیجئے! جس نے ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی **معرِفت** پالی (یعنی اللہ تعالٰی کو پہچان لیا) وہ نَجات پا گیا **(2)** جس نے اپنے دِین کے مُعامَلے میں **خوف** کیا (یعنی اللہ تعالٰی سے ڈرا) وہ تباہی سے بچ گیا **(3)** جس نے دُنیا میں **زُہد** (یعنی بے رَغبتی کو) اختیار کیا وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے جب کل یعنی بروزِ

مَحشر اِس کا **ثواب** دیکھے گا تو اُس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔ (پھر فرمایا) کیا کچھ مزید نہ بتاؤں؟ عَرض کی: ضَرور ارشاد ہو۔ فرمایا: جس میں تین خوبیاں جمع ہوگئیں اُس کا **ایمان مکمّل** ہوگیا: ﴿1﴾ جو **نیکی کا حکم دے** اور خود بھی اُس پر عمل کرے ﴿2﴾ جو **بُرائی سے مَنْع کرے** اور خود بھی اُس سے باز رہے اور ﴿3﴾ جو **حُدُودِ الٰہی** عَزَّوَجَلَّ کی حفاظت کرے۔ (یعنی شَرْعی اَحکامات بجالائے اور شَرْعی ممنوعات سے خود کو بچائے) **پھر** فرمایا: کیا کچھ اور بھی بتاؤں؟ عرض کی: کیوں نہیں، ضَرور اِرشاد فرمایئے۔ فرمایا: دُنیا سے **بے رغبت** اور آخِرت کا شوق رکھنے والے ہوجایئے اور اپنے ہر کام میں ربُّ الانام عَزَّوَجَلَّ سے سچ کا مُعامَلہ کیجئے نَجات پانے والوں کے ساتھ **نَجات** پاجائیں گے۔ یہ فرما کر وہ تشریف لے گئے۔ اُس نوجوان نے ان بُزُرگ کے **مُتَعَلِّق معلومات** کی تو اسے بتایا گیا: یہ حضرتِ سیِّدُنا **امام شافِعی** عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی تھے۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ۱ ص ٤٥ بِتَغَیُّر) **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بے جا تنقید کے بجائے اِصلاح کرنے والے بنیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کروڑوں شافِعِیّوں کے پیشوا حضرتِ سیِّدُنا محمد بن اِدْرِیس، اَلْمعروف ''**امامِ شافِعی**'' عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے کتنی مَحَبَّت وشفقت کے ساتھ انفرادی کوشِش فرمائی اور اچّھے طریقے سے **وُضو** نہ کرنے والے نوجوان کے وُضو کی اِصلاح بھی کی اور اسے **نیکی کی دعوت** بھی دی۔ کاش! ہم بھی یِہی انداز اختیار کرنے میں کامیاب ہوجائیں، ہمیں بھی یہ توفیق نصیب ہوجائے کہ جب کسی کی **وُضو** میں غَلَطیاں اور **نماز** میں کوتاہیاں دیکھیں، جھوٹ، غیبت وچُغلی کے گناہوں میں کسی کو مُبتَلا پائیں تو پیچھے سے اُس پر بے جا تنقید اور اُس کی بُرائی کر کے خود **غیبت** کی گہری کھائی میں چھلانگ لگانے کے بجائے اُس کو گناہوں کی دَلْدَل سے نکالنے کی سَعی کریں، نِہایت نرمی اور پیار سے اُس کو سمجھانے اور ثوابِ آخِرت کے خزانے سمیٹنے والے بنیں۔ ہم خُلوصِ نیّت کے ساتھ کسی کو

سمجھائیں گے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کا ضرور فائدہ ہوگا اور فائدہ کیوں نہ ہو کہ سمجھانے سے فائدہ پہنچنے کا خود ربُّ الانام جَلَّ جَلالُہٗ اپنے سچے کلام میں اِعلام فرما چکا (یعنی خبر ارشاد فرما چکا ہے) چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ ترجَمے والے پاکیزہ قران، ''کنزالایمان مع خزائن العرفان'' صَفحہ 964 پر پارہ 27 سُورَۃُ الذّٰرِیٰت آیت نمبر 55 میں ہے:

وَ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝۵۵ ترجمۂ کنز الایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

جسے نیکی کی دعوت دوں، سنے دل سے کرم یارب!
زَباں میں دے اثر کردے، عطا زورِ قلم یاربّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وُضو کا طریقہ (حنفی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ حِکایت میں حضرتِ سیِّدُنا امام شافِعی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القوِی کے نوجوان کے وُضو کی اِصلاح فرمانے کا تذکرہ ہے، جب اُس دَور میں بھی لوگ وُضو میں غَلَطیاں کرجاتے تھے تو آج کا دَور تو اُس سے بھی نازُک تر ہے بلکہ اِس بات کا مُشاہَدہ ہے کہ مسلمانوں کی اکثریَّت دُرُست طریقے پر وُضو کرنا نہیں جانتی لہٰذا آیئے! ہم بھی وُضو کا طریقہ سیکھتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 496 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''نَماز کے اَحکام'' صَفحہ 7 تا 13 پر ہے: کعبۃُ اللہ شریف کی طرف منہ کرکے اُونچی جگہ بیٹھنا مُسْتَحَب ہے۔ وُضو کیلئے نیّت کرنا سنّت ہے، نیّت نہ ہو تب بھی وضو ہو جائیگا مگر ثواب نہیں ملے گا۔ نیّت دل کے اِرادے کو کہتے ہیں، دل میں نیّت ہوتے ہوئے زَبان سے بھی کہہ لینا افضل ہے لہٰذا زبان سے اِس طرح نیّت کیجئے کہ میں حُکمِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ بجالانے اور پاکی حاصل کرنے کیلئے وُضو کر رہا ہوں۔ بِسمِ اللہ کہہ لیجئے کہ یہ بھی سنّت ہے بلکہ بسمِ اللّٰہِ وَالحمدُ لِلّٰہ کہہ لیجئے کہ جب تک باوُضو رہیں گے فِرِشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ (مَجمَعُ

الزَّوَائِد ج۱ ص۵۱۳ حدیث۱۱۱۲) اب **دونوں ہاتھ** تین تین بار پہنچوں تک دھویئے، (نل بند کرکے) دونوں ہاتھوں کی اُنگلیوں کا خِلال بھی کیجئے۔ کم از کم تین تین بار دائیں بائیں اُوپر نیچے کے دانتوں میں **مِسواک** کیجئے اور ہر بار مِسواک دھولیجئے۔ حُجَّةُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابوحامِد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: ''مسواک کرتے وقت نَماز میں قرانِ مجید کی قِراءَت (قِرا۔ءَت) اور **ذِکرُ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے مُنہ پاک کرنے کی نیّت کرنی چاہئے'' (اِحیاءُ العُلوم ج۱ ص۱۸۲) اب سیدھے ہاتھ کے تین چُلّو پانی سے (ہر بار نل بند کرکے) اس طرح **تین کُلّیاں** کیجئے کہ ہر بار مُنہ کے ہر پُرزے پر (حلق کے کَنارے تک) پانی بہ جائے، اگر روزہ نہ ہو تو **غَرغَرہ** بھی کرلیجئے۔ پھر سیدھے ہی ہاتھ کے تین چُلّو (اب ہر بار آدھا چُلّو پانی کافی ہے) سے (ہر بار نل بند کرکے) **تین بار ناک** میں نَرم گوشت تک پانی چڑھایئے اور اگر روزہ نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پانی پہنچایئے، اب (نل بند کرکے) اُلٹے ہاتھ سے ناک صاف کرلیجئے اور چھوٹی اُنگلی ناک کے سُوراخوں میں ڈالئے۔ **تین بار سارا چہرہ** اِس طرح دھویئے کہ جہاں سے عادَتاً سر کے بال اُگنا شروع ہوتے ہیں وہاں سے لیکر ٹھوڑی (ٹھڈّی) کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔ اگر **داڑھی** ہے اور اِحرام باندھے ہوئے نہیں ہیں تو (نل بند کرنے کے بعد) اِسطرح **خِلال** کیجئے کہ اُنگلیوں کو گلے کی طرف سے داخِل کرکے سامنے کی طرف نکالئے۔ پھر پہلے **سیدھا ہاتھ** اُنگلیوں کے سِرے سے دھونا شُروع کرکے کُہنیوں سَمیت تین بار دھویئے۔ اِسی طرح پھر **اُلٹا ہاتھ** دھولیجئے۔ دونوں ہاتھ آدھے بازو تک دھونا مُستَحَب ہے۔ **اکثر لوگ چُلّو میں پانی لیکر پہنچے سے تین بار چھوڑ دیتے ہیں کہ کُہنی تک بہتا چلا جاتا ہے اس طرح کرنے سے کُہنی اور کلائی کی کروٹوں پر پانی نہ پہنچنے کا اندیشہ ہے لہٰذا بیان کردہ طریقے پر ہاتھ دھویئے۔ اب چُلّو بھر کر کُہنی تک پانی بہانے کی حاجت نہیں بلکہ** (بِغیر اجازتِ صحیحہ ایسا کرنا) **اِسراف ہے**۔ اب (نل بند کرکے) **سر کا مَسح** اِس طرح کیجئے

کہ دونوں اَنگوٹھوں اور کلِمے کی اُنگلیوں کو چھوڑ کر دونوں ہاتھ کی تین تین اُنگلیوں کے سِرے ایک دوسرے سے مِلا لیجئے اور پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر کھینچتے ہوئے گُدّی تک اِس طرح لے جایئے کہ ہتھیلیاں سَر سے جُدا رہیں، پھر گُدّی سے ہتھیلیاں کھینچتے ہوئے پیشانی تک لے آیئے، کلِمے کی اُنگلیاں اور اَنگوٹھے اِس دَوران سَر پر بِالکل مَس نہیں ہونے چاہئیں، پھر کلِمے کی اُنگلیوں سے کانوں کی اندرونی سَطْح کا اور اَنگوٹھوں سے کانوں کی باہَری سَطْح کا مَسْح کیجئے اور چھنگلیاں (یعنی چھوٹی انگلیاں) کانوں کے سُوراخوں میں داخِل کیجئے اور اُنگلیوں کی پُشت سے گردن کے پچھلے حصّے کا مَسْح کیجئے۔ بعض لوگ گلے کا اور دُھلے ہوئے ہاتھوں کی کُہنیوں اور کلائیوں کا مَسْح کرتے ہیں یہ سنّت نہیں ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ جلد 4 صَفْحہ 621 پر مَسْح کا ایک طریقہ یہ بھی تحریر ہے: اِس میں بالخصوص اسلامی بہنوں کیلئے زیادہ سہولت بھی ہے چُنانچِہ لکھا ہے: ''مسحِ سر میں ادائے سنّت کو یہ بھی کافی ہے کہ اُنگلیاں سر کے اگلے حصّے پر رکھے اور ہتھیلیاں سر کی کروٹوں پر اور ہاتھ جما کر گُدّی تک کھینچتا لے جائے۔'') **سر کا مَسْح کرنے سے قبل ٹُونٹی اچّھی طرح بند کرنے کی عادت بنالیجئے** بلا وجہ نل کُھلا چھوڑ دینا یا اَدھورا بند کرنا کہ پانی ٹپک کر ضائع ہوتا رہے اِسراف و گُناہ ہے۔ **پہلے سیدھا پھر اُلٹا پاؤں** ہر بار اُنگلیوں سے شُروع کرکے ٹخنوں کے اوپر تک بلکہ مُسْتَحَب ہے کہ آدھی پِنڈلی تک تین تین بار دھولیجئے۔ دونوں پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال کرنا سنّت ہے۔ (خِلال کے دَوران نل بند رکھئے) اس کا مُسْتَحَب طریقہ یہ ہے کہ اُلٹے ہاتھ کی چُھنگلیا سے سیدھے پاؤں کی چُھنگلیا کا خِلال شروع کر کے اَنگوٹھے پر ختم کیجئے اور اُلٹے ہی ہاتھ کی چُھنگلیا سے اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کرکے چُھنگلیا پر ختم کرلیجئے۔

(عامۂ کُتُب)

حُجَّةُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: ہر عُضْو دھوتے وقت یہ امّید کرتا رہے کہ میرے اِس عُضو کے گُناہ نکل رہے ہیں۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۱ ص ۱۸۳ مُلَخَّصاً)

وضو کے بچے ہوئے پانی میں 70 بیماریوں سے شفا

لوٹے وغیرہ سے وضو کرنے کے بعد بچا ہوا پانی کھڑے ہوکر پینا سنّت بھی ہے اور شِفا بھی چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن ''فتاوٰی رضویہ'' مُخرَّجہ جلد 4 صفحہ 575 تا 576 پر فرماتے ہیں: بَقِیّۂ وُضو (یعنی وُضو کے بچے ہوئے پانی) کے لیے شَرعاً عَظَمت واِحترام ہے اور نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے ثابِت کہ حُضُور نے وُضو فرما کر بَقِیّہ آب (یعنی بچے ہوئے پانی) کو کھڑے ہو کر نوش فرمایا اور ایک حدیث میں روایت کیا گیا کہ اس کا پینا ستّر مَرَض سے شِفا ہے۔ (اَلْفِردَوس ج ۲ ص ۳۶۲ حدیث ۳۶۱۷) تو وہ اِن اُمُور میں آبِ زَمزم سے مُشابَہت رکھتا ہے ایسے (یعنی وُضو کے بچے ہوئے) پانی سے اِستنجا مناسِب نہیں۔ ''تنویر'' کے آدابِ وضو میں ہے: ''وُضو کے بعد وُضو کا پَسماندہ (یعنی بچا ہوا پانی) قبلہ رُخ کھڑے ہو کر پیئے۔'' (تنویرُ الابصار ج ۱ ص ۲۷۵) علّامہ عبدُ الغنی نابُلُسی رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں نے تجرِبہ کیا ہے کہ جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وُضو کے بَقِیّہ (بَ۔قِیْ۔یَہ) پانی سے شِفا حاصِل ہو جاتی ہے۔ نبیِّ صادِق صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے اس صحیح طِبِّ نبوی میں پائے جانے والے اِرشادِ گرامی پر اِعتِماد کرتے ہوئے میں نے یہ طریقہ اِختیار کیا ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۱ ص ۲۷۷) وَاللّٰہُ سُبحٰنَہٗ وَتعالٰی اَعلَم بِالصَّواب۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنّت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں

حدیثِ پاک میں ہے: جس نے اچّھی طرح وُضو کیا اور پھر آسمان کی طرف نگاہ اُٹھائی اور کلِمۂ شہادت پڑھا اُس کے لئے جنّت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے اندر داخِل ہو۔

(سُنَنِ دارمی ج ۱ ص ۱۹۶ حدیث ۷۱۶)

مدینہ ۱ نظر کبھی کمزور نہ ہو

جو وُضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر سُورۂ اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰہُ پڑھ لیا کرے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی نظر کبھی کمزور نہ ہوگی۔ (مَسائلُ القراٰن ص ۲۹۱)

مدینہ ۲ وُضو کے بعد تین بار سُورۂ قدر پڑھنے کے فضائل

حدیثِ مبارک میں ہے: جو وُضو کے بعد **ایک مرتبہ سُورۂ قدر** پڑھے تو وہ صِدِّیقین میں سے ہے اور جو دو مرتبہ پڑھے تو شُہداء (شُ۔ہَ۔دا) میں شمار کیا جائے اور جو **تین** مرتبہ پڑھے گا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میدانِ مَحشر میں اسے اپنے اَنْبیاء کے ساتھ رکھے گا۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۷ ص ۲۵۱ حدیث ۲۲۸۱۷)

مدینہ ۳ وُضو کے بعد پڑھنے کی دُعا (اوّل وآخر دُرود شریف)

جو وُضو کرنے کے بعد یہ **کلمات** پڑھے:

سُبۡحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمۡدِکَ اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنۡـتَ اَسۡتَغۡفِرُکَ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡکَ

ترجمہ: اے **اللہ** تو پاک ہے اور تیرے لئے ہی تمام خوبیاں ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

تو اس پر مُہر لگا کر عرش کے نیچے رکھ دیا جائے گا اور قیامت کے دن اس پڑھنے والے کو دے دیا جائے گا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۳ ص ۲۱ رقم ۲۷۵٤)

وُضو کے بعد یہ دُعا بھی پڑھ لیجئے (اوّل وآخر دُرود شریف)

اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡنِیۡ مِنَ التَّوَّابِیۡنَ وَاجۡعَلۡنِیۡ مِنَ الۡمُتَطَھِّرِیۡنَ

ترجمہ: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! مجھے کثرت سے توبہ کرنے والوں میں بنادے اور مجھے پاکیزہ رہنے والوں میں شامل کردے۔

(سُنَنِ تِرمِذی ج۱ ص ۱۲۱ حدیث ۵۵)

40 مَدَنی پھولوں کا رَضَوی گلدستہ

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن کے وُضُو وغیرہ کے مُتعلِّق عنایت کردہ مُتفرَّق (یعنی جُدا جُدا) رنگ برنگے خوشنما 40 مَدَنی پھولوں کا رضوی گلدستہ قَبول فرمائیے۔ آپ کی معلومات کو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مدینے کے 12 چاند لگ جائیں گے۔ یہ تمام مَدَنی پھول فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ (جلد 4) کے آخر میں دیئے ہوئے ''فوائدِ جلیلہ'' صَفْحَہ 613 تا 746 سے لئے گئے ہیں۔

۞ وُضُو میں آنکھیں زور سے نہ بند کرے مگر وُضُو ہو جائے گا (ص ۶۱۳) ۞ اگر لب (یعنی ہونٹ) خوب زور سے بند کر کے وُضُو کیا اور کُلّی نہ کی وُضُو نہ ہوگا (اَیضاً ص ۶۱۴) ۞ وُضُو کا پانی روزِ قیامت نیکیوں کے پلّے میں رکھا جائیگا۔ (اَیضاً) (مگر یاد رہے! ضَرورت سے زیادہ پانی گرانا اسراف ہے) ۞ مِسواک موجود ہو تو اُنگلی سے دانت مانجنا ادائے سنّت وحُصُولِ ثواب کے لیے کافی نہیں، ہاں مِسواک نہ ہو تو اُنگلی یا کھر کھرا (یعنی کُھردرا) کپڑا اَدائے سنّت کر دے گا اور عورَتوں کے لیے مِسواک موجود ہو جب بھی مِسّی کافی ہے (ص ۶۱۵) ۞ انگوٹھی ڈِھیلی ہو تو وُضو میں اُسے پِھرا کر پانی ڈالنا سنّت ہے اور تنگ ہو کہ بے جُنْبِش دِیے پانی نہ پہنچے تو فَرض۔ یِہی حکم بالی (یعنی کان کے زیور) وغیرہ کا ہے (ص ۶۱۶) ۞ اَعضا کا مَل مَل کر دھونا وُضُو اور غُسل دونوں میں سنّت ہے (اَیضاً) ۞ اَعضاءِ وُضو دھونے میں حدِّ شَرعی سے اِتنی خَفیف تحریر (یعنی ہر طرف سے معمولی سا) بڑھانا جس سے حدِّ شَرعی تک اِستیعاب (یعنی مکمَّل ہونے) میں شُبہ نہ رہے واجِب ہے (اَیضاً) ۞ وُضو میں کُلّی یا ناک میں پانی ڈالنے کا تَرک مکروہ ہے اور اس کی عادت ڈالے تو گُنہگار رہو گا۔ یہ مسئلہ وہ لوگ خوب یاد رکھیں جو کُلّیاں ایسی نہیں کرتے کہ حَلْق تک ہر چیز کو دھوئیں اور وہ کہ پانی جن کی ناک کو (فقط) چُھو جاتا ہے سُونگھ کر اوپر نہیں چڑھاتے یہ سب لوگ گنہگار ہیں اور غُسل میں تو ایسا نہ ہو تو سرے سے نہ غُسل ہو گا نہ نَماز (اَیضاً) ۞ وُضُو میں ہر عُضْو کا پورا تین بار دھونا سنّتِ مُؤَکَّدہ ہے، تَرک کی عادت سے گنہگار رہو گا (ماخوذ از اَیضاً)

۞ **وُضُو** میں جلدی نہ چاہیئے بلکہ دَرَنگ (یعنی اطمینان) واِحتیاط کے ساتھ کرے۔ عوام میں جو مشہور ہے کہ ''وُضو جوانوں کا سا، نماز بوڑھوں کی سی،'' یہ وُضو کے بارے میں غَلَط ہے (اَیضاً ص ٦١٧) ۞ مُنہ دھونے میں نہ گالوں پرڈالے نہ ناک پر نہ زور سے پیشانی پر، یہ سب افعال جُہّال (یعنی جاہلوں) کے ہیں بلکہ با آہستگی بالائے **پیشانی** (یعنی پیشانی کے اُوپر) سے ڈالے کہ **ٹھوڑی** سے نیچے تک بہتا آئے (اَیضاً ص ٦١٨) ۞ وُضو میں منہ سے گرتا ہوا پانی مَثَلاً کلائی پر لیا اور (کلائی پر) بَہا لیا (یعنی منہ دھونے میں منہ سے گرنے والے پانی سے ہاتھ کی کلائی نہیں دھو سکتے کہ) اِس سے **وُضُو** نہ ہوگا اور **غُسل** میں (مُعاملہ جُدا ہے) مَثَلاً سر کا پانی پاؤں تک جہاں جہاں گزرے گا پاک کرتا جائیگا وہاں نئے پانی کی ضَرورت نہیں (اَیضاً) ۞ آدمی وُضو کرنے بیٹھا پھر کسی مانِع (یعنی رُکاوٹ) کے سبب تمام (یعنی مکمّل) نہ کر سکا تو جتنے اَفعال کیے اُن پر ثواب پائیگا اگرچِہ وُضو نہ ہوا (اَیضاً) ۞ جس نے خود ہی قَصد (یعنی اِرادہ) کیا کہ آدھا وُضو کرے گا وہ ان اَفعال پر ثواب نہ پائیگا، یُونہی جو وُضو کرنے بیٹھا اور بِلا عُذر ناقِص (یعنی ادھورا) چھوڑ دیا وہ بھی جتنے اَفعال بجا لایا اُن پر مُستَحِقِّ ثواب نہ ہونا چاہیے (اَیضاً) ۞ اگر سر پر مینہ (یعنی بارِش) کی بُوندیں اِتنی گریں کہ چہارُم (یعنی چوتھائی) سر بھیگ گیا مَسح ہو گیا اگرچِہ اس شخص نے ہاتھ لگایا نہ قَصد (یعنی نہ نیّت واِرادہ) کیا (اَیضاً ص ٦١٩) ۞ اَوس (یعنی شبنم) میں سر بَرَہنہ (یعنی ننگے سر) بیٹھا اور اُس سے چہارُم سر کے قَدَر بھیگ گیا مَسح ہو گیا (اَیضاً) ۞ اتنے گرم یا اتنے سَرد پانی سے **وُضو مکروہ** ہے جو بدن پر اچّھی طرح نہ ڈالا جائے، تکمیلِ **سنّت** نہ کرنے دے، اور اگر کوئی **فرض** پورا کرنے سے مانِع (یعنی رُکاوٹ) ہوا تو وُضو ہی نہ ہوگا (اَیضاً ص ٦٢٠) ۞ پانی بیکار صَرف (یعنی خرچ) کرنا یا پھینک دینا **حرام** ہے۔ (اَیضاً ص ٦٢١) (اپنے یا دوسرے کے پینے کے بعد گلاس یا جگ کا بچا ہوا پانی خواہ مخواہ پھینک دینے والے توبہ کریں اور آیندہ اِس سے بچیں) ۞ ناف سے زَرد پانی بہ کر نکلے وُضو جاتا رہے (اَیضاً ص ٦٢٢) ۞ خون یا پیپ آنکھ میں بہا مگر آنکھ سے باہَر نہ گیا تو وُضو نہ جائے گا اُسے کپڑے سے پونچھ کر پانی میں ڈال دیں تو (پانی) ناپاک نہ ہوگا (اَیضاً ص ٦٢٤) ۞ زَخم پر پٹّی بندھی ہے اُس میں خون وغیرہ لگ گیا اگر اس قابل تھا کہ بندِش نہ ہوتی تو بَہ جاتا تو وُضو گیا ورنہ نہیں، نہ پٹّی ناپاک (اَیضاً) ۞ قطرہ اُتر آیا یا خون وغیرہ ذَکر

(یعنی عُضوِ تناسُل) کے اندر رَہا جب تک اُس کے سُوراخ سے باہَر نہ آئے وُضو نہ جائیگا اور پیشاب کا صِرف سوراخ کے منہ پر چمکنا (وُضو توڑنے کیلئے) کافی ہے (اَیضاً) ۞ نابالغ نہ کبھی بے وُضو ہو نہ جُنُب (یعنی بے غُسلا)۔ انہیں (یعنی نابالغان کو) وُضو و غُسل کا حکم عادت ڈالنے اور آداب سکھانے کے لیے ہے ورنہ کسی حَدَث (یعنی وضو توڑنے والے عمل) سے ان کا وُضو نہیں جاتا نہ جماع سے ان پر غُسل فرض ہو (اَیضاً ص۶۳۳) ۞ باوُضو نے ماں باپ کے کپڑے یا ان کے کھانے کے لیے پھل یا مسجِد کا فرش ثواب کے لیے دھویا پانی مُستَعمَل نہ ہوگا اگرچہ یہ اَفعال قُربَت (یعنی رضائے الٰہی) کے ہیں (اَیضاً ص۶۳۶) ۞ نابالغ کا پاک ہاتھ یا بدن کا کوئی جز اگرچہ بے وُضو ہو پانی میں ڈالنے سے قابلِ وُضو رہے گا (اَیضاً ص۶۳۷) ۞ بدن سُتھرا رکھنا، مَیل دُور کرنا، شَرع میں مَطلُوب ہے کہ اسلام کی بِنا (یعنی بنیاد) سُتھرائی (یعنی پاکیزگی وصفائی) پر ہے۔ اِس نیّت سے باوُضو نے بدن دھویا تو قُربت (یعنی کارِ ثواب) بے شک ہے مگر پانی مُستَعمَل نہ ہوا (اَیضاً) ۞ مُستَعمَل پانی پاک ہے اس سے کپڑا دھو سکتے ہیں مگر اس سے وُضو نہیں ہو سکتا اور اس کا پینا یا اس سے آٹا گُوندھنا مکروہِ (تنزیہی) ہے (اَیضاً ص۶۳۷) ۞ پَرایا پانی بے اجازت لے گیا اگرچہ زبردستی یا چُرا کر اس سے وُضو ہو جائے مگر حرام ہے۔ البتّہ کسی کے مَملُوک (یعنی ملکیّت کے) کنویں سے اُس کی مُمانَعت پر بھی پانی بھر لیا اس کا استِعمال جائز ہے (اَیضاً ص۶۵۰) ۞ جس پانی میں مائے مُستَعمَل کی دھار پہنچی یا واضِح قطرے گرے اس سے وُضو نہ کرنا بہتر (اَیضاً) ۞ جاڑے میں وُضو کرنے سے سردی بہُت معلوم ہوگی اس کی تکلیف ہوگی مگر کسی مرض کا اندیشہ نہیں تو تَیَمُّم کی اِجازت نہیں (اَیضاً ص۶۶۲) ۞ شیطان کے تھوک اور پُھونک سے نَماز میں قطرے اور رِیح کا شُبہ ہو جاتا ہے، حکم ہے کہ جب تک ایسا یقین نہ ہو جس پر قسم کھا سکے اِس (وَسْوَسے) پر لحاظ نہ کرے، شیطان کہے کہ تیرا وُضو جاتا رہا تو دل میں جواب دے لے کہ خبیث تو جھوٹا ہے اور اپنی نَماز میں مشغول رہے (اَیضاً ص۶۹۷) ۞ مسجِد کو ہر گِھن کی چیز سے بچانا واجِب ہے اگرچہ پاک ہو جیسے لُعابِ دَہَن (منہ کی رال، تھوک، بلغم) آبِ بِینی (مَثَلاً رینٹھ یا ناک سے نزلے کا بہنے والا پانی) آبِ وُضو (اَیضاً ص۷۰۶) ۞ تَنْبِیہ: بعض لوگ کہ وُضو کے بعد اپنے منہ اور ہاتھوں سے پانی پونچھ کر مسجِد میں ہاتھ

جھاڑتے ہیں (یہ) محض **حرام** اور ناجائز ہے۔ (اَیضاً) ۞ پانی میں پیشاب کرنا مُطلَقاً مکروہ ہے اگرچہ دریا میں ہو (اَیضاً ص ۷۲۵) ۞ جہاں کوئی نَجاست پڑی ہو تلاوت مکروہ ہے (اَیضاً ص ۷۲۷) ۞ پانی ضائع کرنا حرام ہے (اَیضاً ص ۷۲۸) ۞ مال ضائع کرنا حرام ہے (اَیضاً ص ۷۲۸) ۞ زَمزَم شریف سے غُسل و وُضو بلا کراہت جائز ہے (اور پیشاب وغیرہ کرکے) ڈھیلے (سے خشک کر لینے) کے بعد (آبِ زم زم سے) اِستِنجا مکروہ اور نَجاست دھونا (مَثَلاً پیشاب کے بعد ٹِشو پیپر وغیرہ سے سُکھائے بغیر) گناہ (اَیضاً ص ۷۴۲) ۞ (وہ) اِسراف کہ (جو) ناجائز و گناہ ہے (وہ) صِرف (ان) دو صورَتوں میں ہوتا ہے، ایک یہ کہ کسی گناہ میں صَرف (یعنی خرچ) و استِعمال کریں، دوسرے بیکار مَحض مال ضائع کریں (اَیضاً ص ۷۴۳) ۞ غسلِ میّت سِکھانے کے لیے مُردے کو نہلایا اور اُسے غُسل دینے کی نیّت نہ کی وہ بھی پاک ہو گیا اور زِندوں پر سے بھی فرض اُتر گیا کہ فِعل بِالْقَصد کافی ہے، ہاں بے نیّت ثواب نہ ملے گا۔ (اَیضاً ص ۷۰۷)

دین کی باتیں رہوں سنتا سناتا یا خُدا
اور رہوں اِس پر عمل کرتا کراتا یا خُدا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وُضو کے ضَروری اَحکام جاننے کیلئے **نماز کے اَحکام** میں شامل 63 صَفحات پر مُشتَمِل رسالہ **وُضو کا طریقہ** (حَنَفی) کا ضَرور مُطالَعہ فرمائیے۔

گُناہ سے منع کرنا کب فرض ہے؟ مدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شک سنّتوں بھرا بیان کرنا کارِ ثواب اور بَہُت بڑی سعادت کی بات ہے مگر یہ ذِہن میں رہے کہ وَعظ و نصیحت پر مَبنی بیان کرنا مُستَحب کام ہے، اگر نہیں کیا تو کچھ گناہ نہیں مگر کسی کو گناہ کرتے دیکھا اور گمان غالِب ہے کہ اس کو بتائے گا تو باز آ جائے گا تو کئی گھنٹوں کے بیان کے مقابلے میں اُس کو گناہ سے مَنع کرنے میں زیادہ ثواب ہے کیونکہ اب

اُس کو مَنْع کرنا فرض ہے اور مَنْع نہ کرنے والا گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے، چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' جلد 3 صَفْحہ 615 پر صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی **محمد امجد علی اعظمی** عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: ''اگر غالِب گُمان یہ ہے کہ یہ اُن (برائی کرنے والوں) سے کہے گا تو وہ اِس کی بات مان لیں گے اور بُری بات سے باز آجائیں گے، توامْرٌ بِالْمَعْرُوف (یعنی اچّھائی کا حکم کرنا) واجِب ہے، اِس (یعنی کسی کو بُرائی کرتا دیکھنے والے) کو (بُرائی سے مَنْع کرنے سے) باز رَہنا جائز نہیں۔''

جو نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچائے
میں دیتا ہوں اُس کو دعائے مدینہ (وسائلِ بخشش ص۱۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِمامِ اعظم کو گُناہ نظر آجاتے تھے!

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 308 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**اسلامی بہنوں کی نَماز**'' صَفْحہ 12 پر ہے: حضرتِ علّامہ عبدُ الوہّاب شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ سیِّدُنا **امامِ اعظم** ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ جامِع مسجِدِ کُوفہ کے وُضُوخانے میں تشریف لے گئے تو ایک نوجوان کو وُضُو بناتے ہوئے دیکھا، اُس سے وُضُو (میں اِستعمال شدہ پانی) کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ارشاد فرمایا: اے بیٹے! **ماں باپ کی نافرمانی** سے توبہ کرلے۔ اُس نے فوراً عَرض کی: ''میں نے توبہ کی۔'' ایک اور شخص کے وُضُو (میں اِستعمال ہونے والے پانی) کے قطرے ٹپکتے دیکھے، آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اُس شخص سے اِرشاد فرمایا: ''اے میرے بھائی! تو زِنا سے توبہ کرلے۔'' اُس نے عَرض کی: ''میں نے توبہ کی۔'' ایک اور شخص کے وُضو کے قَطرات ٹپکتے دیکھے تو اسے فرمایا: ''شَراب نوشی اور گانے باجے

سُننے سے توبہ کرلے۔'' اُس نے عَرض کی: ''میں نے توبہ کی۔'' سیِّدُ ناامامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ پر کشف کے باعِث چُونکہ لوگوں کے عُیُوب ظاہِر ہو جاتے تھے لہٰذا آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں اِس کشف کے خَتم ہو جانے کی دُعا مانگی: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دُعا قَبول فرمالی جس سے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو وُضو کرنے والوں کے گناہ جھڑتے نظر آنا بند ہو گئے۔ (المِیزانُ الکبریٰ ج۱ ص۱۳۰)

جان بوجھ کرکسی کا عَیب معلوم کرنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کروڑوں حَنفیوں کے پیشوا امامِ اعظم، فَقِیہِ اَفخَم، حضرتِ سیِّدُ ناامام ابوحنیفہ نُعمان بن ثابِت رضی اللہ تعالٰی عنہ کی چشمِ وِلایت لوگوں کی وُضو کے ذَرِیعے جھڑنے والی مَعْصِیَت یعنی نافرمانیاں دیکھ لیتی تھی! بے شک یہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عظیم کرامت تھی تاہم آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو لوگوں کے عُیُوب پر مُطَّلع ہونا گوارا نہ ہوا اور دعا کے ذَرِیعے اپنا یہ کشف خَتم کروادیا! یہاں وہ لوگ عبرت حاصِل کریں جو کہ امامِ اعظم عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم کی مَحَبَّت کا دم تو بھرتے ہیں مگر زبردستی آڑے ترچھے سُوالات (CROSS QUESTIONS) کرکے لوگوں کے عَیبوں کی ٹٹول میں بھی رہتے ہیں، یادر کھئے! بِلا مَصلَحتِ شَرعی اِرادۃً کسی مسلمان کا عَیب معلوم کرنا گناہ و حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ ترجَمے والے پاکیزہ قرآن، '' کنزالایمان مَع خزائن العرفان '' صَفْحَہ 950 پر پارہ 26 سُوْرَۃُ الْحُجُرٰت آیت نمبر 12 میں صاف وارِد ہے:

وَلَا تَجَسَّسُوۡا

ترجَمۂ کنز الایمان: اور عیب نہ ڈھونڈو۔

عالِم کی غَلَطی بیان کرنا دو وجہ سے حرام ہے

اور اگر اُس عیب کو دوسرے پر اِس طرح ظاہِر کیا کہ اُس کو پتا ہو کہ یہ فُلاں کا عیب ہے تو یہ ایک اور گناہ ہوا، اگر وہ عیب کسی عالم دین کا تھا اور اُس کو ظاہِر کیا تو گناہ میں اور بھی بڑھوتری ہو گی۔ چُنانچِہ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُ ناامام ابوحامد محمد بن

محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الوالی **کیمیائے سَعادت** میں فرماتے ہیں: عالم کی غَلَطی بیان کرنا **دو وجہ** سے حرام ہے۔**ایک تو** اس لیے کہ یہ **غیبت** ہے۔**دوسرے** اِس لیے کہ لوگوں میں **جُرأَت** (جُر۔اَت) پیدا ہو گی اور وہ اِسے دلیل بنا کر اُس کی پَیروی کریں گے (یعنی بے باکی کے ساتھ اُسی طرح کی غَلَطیاں کریں گے) اور شیطان بھی اس (غلطیوں میں پیروی کرنے والے) کی مدد کے لیے اُٹھ کھڑا ہو گا اور (گناہوں پر دِلیر بنانے کیلئے) اس سے کہے گا کہ تُو (بھی یُوں اور یُوں کر کہ) فُلاں عالم سے بڑھ کر پرہیز گار تو نہیں ہے۔(کیمیائے سعادت ج۱ص ۴۱۰) جتنے زیادہ لوگوں کو اُس خطا پر مُطّلع کرے گا، گناہوں میں اِضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ مسلمان کو چاہیے کہ اوّل تو لوگوں کے عُیُوب جاننے سے بچے اگر کوئی بتانے لگے تب بھی سننے سے خود کو بچائے۔ بِالفرض کسی طرح کسی کا **عَیب** نظر آ گیا یا معلوم ہو گیا ہو تو اُس کو دبا دے۔ بلا مَصْلَحتِ شَرعی ہرگز کسی پر ظاہر نہ کرے۔

عَیب پوشی کے مُتعلّق 3 فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم

عَیب پوشی کے حوالے سے **3 فرامینِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم مُلاحَظہ ہوں: ﴿1﴾ جو اپنے مسلمان بھائی کی عیب پوشی کرے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن اس کی عیب پوشی فرمائے گا اور جو اپنے مسلمان بھائی کا عیب ظاہر کرے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کا عیب ظاہر فرمائے گا یہاں تک کہ اُسے اُس کے گھر میں رُسوا کر دے گا(ابن ماجہ ج۳ص۲۱۹ حدیث۲۵۴۶) ﴿2﴾ جو کسی مسلمان کی تکلیف دُور کرے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قِیامت کی تکلیفوں میں سے اُس کی تکلیف دُور فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی **عیب پوشی** کرے تو خُدائے سَتّار عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے روز اس کی عیب پوشی فرمائے (مُسلِم حدیث ۶۵۸۰ ص۱۳۹۴) ﴿3﴾ جو شخص اپنے بھائی کا عیب دیکھ کر اس کی پردہ **پوشی** کر دے تو وہ جنّت میں داخل کر دیا جائے گا۔ (مُسند عَبْد بن حُمَیْد ص ۲۷۹ حدیث۸۸۵)

عَیب ڈھونڈنے کی 59 مثالیں

یہاں جو مثالیں دی جا رہی ہیں ان میں عیبوں کی ٹٹول (یعنی عیبوں کی تلاش) کے ساتھ ساتھ ضِمناً غیبتیں، تہمتیں اور بدگمانیاں وغیرہ بھی شامل ہیں۔ اکثر ایسی مثالیں ہیں جن میں نیّت کے ساتھ اَحکام مُرتّب ہوں گے مَثَلاً نوکر رکھنے، شراکت داری (یعنی

پارٹنرشپ کرنے) یا کہیں شادی کا اِرادہ ہے تو حسبِ ضَرورت معلومات کرنا گناہ نہیں بلکہ اس طرح کے معاملے میں جس سے پوچھا گیا اُس پر واجِب ہے کہ دُرُست بات بتائے اور اگر اس قسم کے مُعامَلات کی وجہ سے سُوال نہ کیا گیا ہو تو **غیبتوں** اور تہمتوں کے ذَرِیعے اپنے لئے جہنَّم میں جانے کا سامان کرنے کے بجائے عیب پوشی سے کام لیکر جنَّت کا حقدار بنے۔ مگر عُموماً طرح طرح کے سُوالات کے ذَرِیعے **عیبوں کی ٹٹول** (یعنی عُیوب کی معلومات اور کُرید) میں یہ نیّت نہیں ہوتی، بس لوگ پوچھنے کی خاطِر پوچھتے رہتے ہیں اور بسا اوقات خود بھی گناہوں میں پڑتے اور بارہا جواب دینے والے کو بھی گنہگار کر دیتے ہیں۔

۞ کسی نے مکان کرائے پر لیا تو پوچھنا: مکان مالِک کیسا ہے؟ یہ سُوال فی نَفْسِہٖ گناہ نہ سہی مگر کئی گناہوں کا سبب بن سکتا ہے، مَثَلاً کرائے دار نے جواباً کہا: مُعامَلات کا صاف نہیں، بَہُت بداَخلاق اور کنجوس ہے، اِس طرح **تین عیب** کھولے وہ بھی اگر اُس میں موجود ہوں تو ہی عَیب کہلائیں گے اور اب یہ بتانا تین **غیبتیں** ہوئیں ورنہ **تُہمتیں**۔ اور اگر صِرف اِس لئے پوچھا کہ مکان مالِک کے عیوب معلوم ہوں تو اب یہ ”عَیب ڈھونڈنا“ ہوا جو کہ گناہ وحرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

۞ کسی نے مکان کرائے پر دیا تو پوچھنا: کرائے دار کیسا ہے؟ یہ سُوال بھی فی نَفْسِہٖ گناہ نہ سہی مگر کئی گناہوں کا سبب بن سکتا ہے، مَثَلاً مالک مکان نے جواباً کہا: بڑا ہی چالباز ہے، کبھی وَقت پر کرایہ نہیں دیتا، خوامخواہ کی ٹھوکا ٹھاکی کر کے میرے مکان کا حُلْیَہ بِگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ اِس طرح **تین عیب** کھولے وہ بھی اگر اُس میں موجود ہوں تو ہی عیب کہلائیں گے اور اب یہ بتانا تین **غیبتیں** ہوئیں ورنہ **تُہمتیں**۔

۞ آپ کا نیا نوکر برابر کام کرتا ہے یا نہیں؟ یہ بھی بِلا اجازتِ شَرْعی پوچھنا عیب ڈھونڈنا ہے اور اِس سوال کے جواب میں پورا خطرہ ہے کہ جس سے پوچھا گیا وہ نوکر کے بارے میں کام چور ہے، حرام خور ہے وغیرہ کہہ کر گنہگار ہو جائے۔

۞ رات دیر تک جاگتے رہتے ہو، فَجْر بھی پڑھتے ہو یا نہیں؟

۞ آپ نماز پڑھتے ہیں یا نہیں؟ ۞ آپ کے والِد صاحِب نمازی ہیں یا نہیں؟

۞ تم نے ابھی تک نئے کپڑے نہیں پہنے! عِید کی نماز بھی پڑھی یا نہیں؟

۞ رَمَضان کے مہینے میں کسی سے پوچھنا: واہ بھئی! آج بڑے فریش (fresh یعنی تازہ دَم) لگ رہے ہو! روزہ بھی رکھا ہے یا نہیں؟

۞ اِس بار رَمضانُ المبارَک میں آپ نے کتنے روزے رکھے؟ ۞ کوئی تَراوِیح چھوڑی تو نہیں؟

۞ تم پوری زکوٰۃ نکالتے ہو یا نہیں؟

۞ آپ کی بیوی شریف تو ہے نا؟ ۞ لڑتی تو نہیں؟ (یِہی سوالات عورتوں میں ''شوہر'' کے بارے میں عیبوں کی ٹٹول والے ہیں)

۞ شادی شُدہ بیٹی کی ماں سے پوچھنا: آپ کی بیٹی کی ساس اچّھی ہے یا نہیں؟ ۞ لڑاکی تو نہیں؟ ۞ روٹی دیتی ہے یا نہیں؟ ۞ بیٹی کو ستاتی تو نہیں؟ ۞ اپنے بیٹے کے کان تو نہیں بھرتی؟ ۞ وہ جو اُس کی طلاق لی ہوئی نند گھر میں بیٹھی ہے وہ مسائل تو نہیں کھڑے کرتی؟

۞ بیٹے کی شادی کے بعد اُس کی ماں سے پوچھنا: اب بیٹا آپ کا خیال رکھتا ہے یا نہیں؟ ۞ پہلے کی طرح تنخواہ لا کر آپ کے ہاتھ میں دیتا ہے یا اپنی جَورُو کے حوالے کر دیتا ہے؟ ۞ بہو نے کالا عِلم کرا کے اُسے اپنی طرف تو نہیں کر لیا؟ بہو اچّھی ہے یا نہیں؟ ۞ تعویذ گنڈے تو نہیں کرتی؟ ۞ زبان دَراز تو نہیں؟ ۞ آپ کی عزّت کرتی ہے یا نہیں؟

۞ اُس دن فُلاں کے گھر سے تیز گفتگو کی آواز آ رہی تھی کون کون لڑ رہے تھے؟

۞ ہاں بھئی! اُس کا شوہر بڑا ظالِم ہے کہیں بیچاری کی بے قُصُور پٹائی تو نہیں لگاتا؟

۞ دولہا سے پوچھنا: سُسَر صاحِب نے جہیز دینے میں بُخل سے تو کام نہیں لیا؟

۞ اُس دن خوب بن ٹھن کر سُسرال پہنچے تھے، سُسَر صاحِب نے لِفٹ بھی کرائی کہ نہیں؟ ۞ صحیح طریقے پر آؤ بھگت کی یا نہیں؟

۞ شادی شُدہ اسلامی بھائی سے سُوال کرنا: آپ کے بچّوں کی امّی پانچ وقت کی نمازی ہے یا نہیں؟ ۞ آپ کے

بھائیوں سے پردہ کرتی ہے یا نہیں؟ ۞ بے پردہ تو نہیں گھُومتی؟

۞ آپ کا باس (BOSS۔سیٹھ) صحیح آدمی ہے یا نہیں؟ ۞ کنجوس تو نہیں؟ ۞ بداَخلاق تو نہیں؟ ۞ مُلازموں کو گالیاں تو نہیں نکالتا؟

۞ طَلَبہ سے بِلا حاجت پوچھنا: آپ کے فُلاں استاذ صاحِب کیسا پڑھاتے ہیں؟ ۞ اُن کا پڑھانا کچھ سمجھ میں بھی آتا ہے یا نہیں؟

۞ کسی کا مہمان بننے والے سے پوچھنا: ہاں بھئی! ان کی میزبانی کا لُطف آرہا ہے یا نہیں؟ ۞ انہیں مہمان نواز پایا یا نہیں؟

۞ دعوتِ اسلامی کے فُلاں حلْقے کی مُشَاوَرت کا نیا نگران آپ کو کیسا لگا؟ ۞ اسلامی بھائیوں کو جھاڑتا تو نہیں؟

۞ نگران سے پوچھنا: فُلاں مبلِّغ آپ کی اِطاعت کرتا ہے یا اپنی چلاتا ہے؟

۞ فُلاں کو تنظیمی ذِمے داری سے ہٹادیا، کیا اس کا کردار کمزور تھا؟ ۞ فُلاں مُدَرِّس یا ناظِم کو فارِغ کر دیا، اُس نے کیا گڑبڑ کی تھی؟

۞ کسی مبلِّغ سے پوچھنا: سچ سچ بتائیے گا کہ آپ نے آج کا بیان اپنی واہ واہ کروانے کے لئے کیا یا رضائے الٰہی کی خاطر؟

۞ کسی محفلِ نعت میں غیر حاضر رہنے والے نعت خواں سے پوچھنا: فُلاں جگہ تم نعت خوانی میں اِس لئے نہیں آئے تھے نا کہ یہاں ''کچھ'' ملے گا نہیں؟

۞ آپ صرف مَدَنی چینل ہی دیکھتے ہیں یا دوسرے چینلز پر گناہوں بھرے پروگرام بھی دیکھ لیتے ہیں؟ ۞ فلمیں ڈرامے تو نہیں دیکھتے؟

۞ فُلاں افسر نے آپ کا کام فِری (free یعنی مُفْت) میں ہی کیا ہے نا! پیسے ویسے تو نہیں مانگے؟

۞ فُلاں کی گاڑی سے ٹکرا کر آپ زخمی ہوئے، قُصور اس کا تھا یا آپ کا؟

۞ فلاں ڈاکٹر نے صحیح طرح چیک بھی کیا یا مُفت میں فیس وُصول کر لی؟

۞ طلاق دینے والے دوست سے پوچھنا: یار! تم نے اسے کیوں طلاق دے دی؟ (اِس سوال پر عُموماً ٹھیک ٹھاک گناہوں کا دروازہ کھلتا ہے)

۞ (خواہ مخواہ پوچھنا) وہ دکاندار کیسا ہے؟ ۞ ٹھگ تو نہیں؟ ۞ لُوٹتا تو نہیں؟ (یعنی بہت مہنگا مال تو نہیں بیچتا؟)

۞ وہ دیکھنے میں تو بڑا شریف لگتا ہے، آپ کو معلوم ہوگا، کہیں پھڈّے باز تو نہیں؟

۞ آپ کا نیا پڑوسی کیسا ہے؟ بچ کر رہنا مجھے تو صحیح آدمی نہیں لگتا!

کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور
سنیں نہ کان بھی عَیبوں کا تذکرہ یاربّ (وسائلِ بخشش ص۹۹)

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیریں مقالی نے دل کی دُنیا بدل ڈالی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فُضول سُوالوں اور لوگوں کے عیبوں کی ٹٹول اور معلومات کی منحوس عادات نکالنے، کوئی کسی کے عیب بیان کرنے لگے تو اُس کو حکمتِ عملی سے ٹالنے اور ممکنہ صورت میں اُس کی عَیب کھولنے کی بُری خَصلَت مِٹانے کا جذبہ پانے، غیبتوں، چُغلیوں اور بدگُمانیوں سے بچنے اور بچانے وغیرہ کی کُڑھن اپنانے کیلئے تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے، اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھتے رہئے، نمازوں کی پابندی جاری رکھئے، سنّتوں پر عمل کرتے رہئے، **مَدَنی اِنعامات** کے مطابِق زندگی گزاریئے اور اِس پر اِستِقامت پانے کیلئے ہر روز **''فکرِ مدینہ''** کر کے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کرتے رہئے اور ہر مَدَنی ماہ کی ابتِدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذِمّے دار کو جمع کروا دیجئے اور اپنے اِس مَدَنی مقصد **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے''** کے حُصول کی خاطِر پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلے** میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کیجئے۔ آیئے! آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے آپ کو ایک **مَدَنی بہار** سناؤں چُنانچہ **بابُ المدینہ** (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: نیک صُحبت سے دُوری کے سبب

میں گانے باجے سننے اور فلمیں ڈرامے دیکھنے جیسے گناہوں میں ڈُوبا ہوا تھا، میری زندگی کے شب و روز نافرمانیوں میں گزر رہے تھے۔ میری بہتری کا سبب یہ بنا کہ ایک روز اپنے علاقے کے ایک مُبلّغِ دعوتِ اسلامی عاشقِ رسول سے میری ملاقات ہوگئی، سلام و مصافحہ (مُصا۔فَحہ یعنی ہاتھ ملانے) کے بعد انتہائی اَحْسَن (یعنی عُمدہ) انداز میں اُنہوں نے اپنا تعارُف پیش کر کے مجھ سے بھی میرا نام وغیرہ دریافت کیا اور اپنے مَدَنی مقصد ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے'' کے تحت اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے نیکیوں کی رَغْبَت اور گناہوں سے نفرت کا ذِہن دینا شروع کیا اور اِس ضِمن میں مُبلّغینِ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے بیانات کی بَرَکت سے رُونُما ہونے والی حیرت انگیز ''مَدَنی بہاریں'' بطورِ ترغیب سنائیں۔ ان کی شِیریں مَقالی یعنی میٹھی میٹھی باتوں نے میرے دل کی دنیا ہی بدل ڈالی اور میں دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے زندگی بھر کے لیے وابَستہ ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے گُناہوں سے نفرت، نیکیوں سے مَحَبَّت اور نمازوں کی پابندی کی سعادت نصیب ہوگئی اور حُقُوقُ اللہ کے ساتھ ساتھ حُقُوقُ العِباد کی ادائیگی کا بھی ذِہن بن گیا۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں　　ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں
ڈوب سکتی ہی نہیں موجوں کی طُغیانی میں　　جس کی کشتی ہو محمد کی نگہبانی میں

نَرمی کی اَہمیّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی ''میٹھے بول'' میں بڑی تاثیر ہوتی ہے اور اس سے پتھر دل بھی پگھل کر موم ہو جاتے ہیں لہٰذا اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے ہمیشہ نَرمی پیشِ نظر رکھنی چاہیے۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' جلد 3 صَفحہ 572 پر حدیثِ پاک ہے: جو نرمی سے محروم ہوا خیر (بھلائی) سے محروم ہوا۔

(صَحیح مُسلِم ص۱۳۹۸ حدیث۷۵۔(۲۵۹۲))

الٰہی حُسنِ اَخلاق اورنرمی کی سعادت دے

گناہوں پر ندامت دے، صداقت دے شرافت دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

فرعون کے پاس نیکی کی دعوت کیلئے بھیجنے پر نرمی کا حکم

اگر مَدَنی ماحول والے یا والی کے مِزاج میں غصّہ، چڑچڑا پَن اور بداَخلاقی ہوئی تو کامیابی مشکِل ہے، لہٰذا اپنے اَخلاق دُرُست کیجئے اور ویسے بھی جسے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی دُھن ہو اُس کیلئے ٹھنڈے مِزاج کا ہونا ضروری ہے کہ بے جا سختی کرنے سے بارہا کام بنتے بنتے بگڑ جاتے ہیں۔ نَرمی کی اَھـمِّیَّت کو اس حِکایت سے سمجھنے کی کوشش کیجئے چُنانچِہ مَنقُول ہے کہ کسی شَخص نے مَامُون الرَّشِید پر اِحتِساب کیا (یعنی کسی خطا پر ٹوکا) اور اُس سے سختی کے ساتھ گفتگو کی تو مامُونُ الرَّشید نے کہا: اے جواں مرد! حق تعالٰی نے تجھ سے بہتر اَفراد کو جب مجھ سے بَدتر فرد کے پاس بھیجا تو اُن کو حُکم دیا کہ اُس سے نَرمی سے بات کرو، یعنی حضراتِ سیِّدِ ینا موسٰی اور ہارون علٰی نَبِیِّنا وعلیہما الصَّلٰوۃُ والسَّلام کو (جو تجھ سے بہتر تھے) فرعون (جو مجھ سے بَدتر تھا) کے پاس جب بھیجا تو فرمایا:

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا (پ١٦ طٰہٰ:٤٤) تَرجَمۂ کَنزُالایمان: تو اُس سے نرم بات کہنا۔

(اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی ج٨ ص١٠٤ مُلَخَّصاً)

شرابی کو پولیس کے حوالے کرنا کیسا؟

صحابئِ رسول حضرتِ سیِّدُنا عُقبہ بن عامِر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے کاتِب حضرت سیِّدُنا ابو ھَیثَم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُقبہ بن عامِر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عرض کی: ''میرے پڑوسی شراب نَوشی کرتے ہیں اور میں پولیس کو بلا کر انہیں گرفتار کروانا چاہتا ہوں۔'' آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ایسا مت کر، انہیں وَعظ و نصیحت کر۔ عَرض کی: میں نے انہیں منع کیا ہے، لیکن

وہ باز نہیں آتے، (تو اب) میں پولیس کے ذَرِیعے ان کو پکڑوانا چاہتا ہوں۔ یہ سُن کر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ایسا مت کر، بے شک میں نے مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عَظَمت وشرافت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: جس نے کسی کا عیب چُھپایا گویا اُس نے زندہ دَرگور (یعنی قبر میں ڈالی گئی) بچّی کو اُس کی قَبْر میں زندہ کیا (یعنی اُس کی جان بچائی)۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج١ ص٣٦٧ حدیث٥١٨)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شراب پینا بے شک بَہُت بڑا اور بُرا گناہ ہے مگر جو چُھپ کر ایسا کرتا ہو بے شک اُسے نیکی کی دعوت دے کر توبہ کیلئے آمادہ کیا جائے مگر اُس کی پردہ پوشی لازِمی ہے۔

(1) شراب خود بخود سِرکہ بن گئی! کیسے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شرابی کیلئے دنیا وآخرت میں خرابی ہے اُسے توبہ کر لینی چاہئے حُصُولِ عبرت کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 132 صَفْحات پر مشتمل کتاب، **''توبہ کی روایات و حکایات''** میں وارِد دو ایمان افروز حِکایات ضَروری تَرمیم و بدل کے ساتھ پیشِ خدمت ہیں: امیرُ الْمُؤمِنین، امامُ الْعادِلین، مُتَمِّمُ الْاَربَعِین، حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک بار مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعظِیْمًا کی ایک پاکیزہ گلی سے گزر رہے تھے کہ ایک نوجوان سے آمنا سامنا ہوگیا، اس نے کپڑوں کے نیچے ایک بوتل چھپا رکھی تھی۔ حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پوچھا: ''اے نوجوان! یہ کپڑوں کے نیچے کیا اُٹھا رکھا ہے؟'' اُس بوتل میں **شراب** تھی، نوجوان کو اُسے شراب کہنے کی ہمّت نہ پڑی، اُس نے دل ہی دل میں دُعا کی: ''**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! مجھے حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سامنے شرمِندہ اور رُسوا نہ فرمانا، ان کے ہاں میری پردہ پوشی فرمالے، میں توبہ کرتا ہوں، آیَندہ کبھی شراب نہیں پیوں گا۔'' اُس کے بعد نوجوان نے عرض کی: ''یا امیرَ الْمُؤمِنین! میں سِرکہ (کی بوتل) اُٹھائے ہوئے ہوں۔'' آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ''مجھے دکھاؤ!'' جب اُس نے وہ بوتل آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سامنے کی اور حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اسے دیکھا، تو واقِعی وہ سِرکہ تھا۔ (مکاشفۃ القلوب ص ٢٧۔٢٨) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر**

رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(2) شرابی نوجوان ولایت کی منزل پر

سُبْحٰنَ اللّٰہ! توبہ کی بھی کیا خوب بہار ہے کہ توبہ کی بَرَکت سے شراب ''سِرکے'' میں تبدیل ہوگئی! ایک اور **شرابی نوجوان** کی حکایت سماعت فرمائیے، جس نے توبہ کرکے بہُت بُلند مقام حاصِل کیا۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُ نا **عُتبَۃُ الغُلام** عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ السّلام نوجوان تھے اور (توبہ سے پہلے) فِسق وفُجور اور **شراب نوشی** میں مشہور تھے۔ ایک دن حضرتِ سیِّدُ نا حَسَن بَصری عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ القوی کی مجلس میں آئے۔ حضرتِ سیِّدُ نا حَسَن بَصری عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ القوی اِس آیتِ مبارکہ کی تفسیر کررہے تھے:

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ (پ۲۷، الحدید:۱۶)

ترجَمۂ کنزالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد (کے لئے)۔

آپ نے اِس قدر رِقَّت انگیز بیان فرمایا کہ لوگوں پر گریہ (یعنی رونا) طاری ہوگیا۔ ایک نوجوان کھڑا ہوا اور کہنے لگا: ''یا سیِّدی! کیا اللہ تعالٰی مجھ جیسے فاسِق و فاجِر کی **توبہ** قَبول کرے گا جب میں توبہ کروں؟'' شیخ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالٰی تیری **توبہ** قبول کرے گا۔ جب **عُتبَۃُ الغُلام** عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ السّلام نے یہ بات سنی تو اُن کا چہرہ زَرد پڑ گیا، سارا بدن کانپنے لگا، چِلّائے اور غَش کھا کر گر پڑے۔ جب انہیں ہوش آیا تو حضرتِ سیِّدُ نا حَسَن بَصری عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ القوی نے اس کے قریب آکر یہ اشعار پڑھے:

اَیَا شَابًّا لِّرَبِّ الْعَرْشِ عَاصِیْ

اَتَدْرِیْ مَاجَزَاءُ ذَوِی الْمَعَاصِیْ

(اے ربُّ العرش کی نافرمانی کرنے والے نوجوان! کیا تُو جانتا ہے کہ گنہگاروں کی سزا کیا ہے؟)

سَعِیْرٌ لِّلْعُصَاۃِ لَھَا زَفِیْرٌ

وَغَیْظٌ یَوْمَ یُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ

(نافرمانوں کے لیے گرجنے والا جہنَّم ہے جس میں گَرج ہوگی اور جس دن پیشانیوں سے پکڑے جائیں گے، اُس دن غضب ہوگا)

فَاِنْ تَصْبِرْ عَلَی النِّیْرَانِ فَاعْصِہٖ

وَاِلَّا کُنْ عَنِ الْعِصْیَانِ قَاصِیْ

(پس اگر تُو آگ پر صَبْر کر سکے، تو نافرمانی کر لے، ورنہ نافرمانی سے دور ہو جا)

وَفِیْمَا قَدْ کَسَبْتَ مِنَ الْخَطَایَا

رَھَنْتَ النَّفْسَ فَاجْھَدْ فِی الْخَلَاصِیْ

(تو نے جو گناہ کئے ہیں ان میں تُو نے اپنے نَفْس کو پھنسا دیا، تو اب نَجات کے لیے کوشش کر)

عُتبَۃُ الغُلام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام پر رِقّت طاری تھی، جب اِفاقہ ہوا، تو کہنے لگے: ''اے شَیخ! کیا مجھ جیسے کمینے کی توبہ بھی ربِّ رحیم عَزَّوَجَلَّ قَبول فرمائے گا؟'' شَیخ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''کیوں نہیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے گنہگار بندے کی توبہ اور معافی قَبول فرماتا ہے۔'' پھر حضرت سیِّدُنا **عُتبَۃُ الْغُلام** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّلَام نے تین دعائیں کیں:

﴿1﴾ ''اے میرے **اللہ**! اگر تُو نے میری توبہ قَبول کر لی اور میرے گناہ مُعاف فرما دیے ہیں تو مجھے ایسی فَہم (یعنی سمجھداری) و یادداشت عنایت کر، کہ عُلُومِ دین اور قراٰنِ کریم سے جو سُنوں حِفْظ (یعنی یاد) ہو جائے ﴿2﴾ اے **اللہ**! مجھے پُرسوز آواز کے اِعْزاز سے نواز کہ اگر کوئی پتّھر دل بھی میری قِراءَت سُنے تو اُس کا دل نَرم ہو جائے ﴿3﴾ اے **اللہ**! رِزقِ حلال عطا فرما اور وہاں سے روزی دے کہ جس کا مجھے گُمان بھی نہ ہو۔'' **اللہ** تَعَالٰی نے ان کی تمام دعائیں قَبول فرمائیں۔ ان کا حافِظہ خوب مضبوط ہو گیا، جب وہ قراٰنِ کریم کی تِلاوت کرتے تو ان کی تِلاوت سُن کر گنہگار تائب ہو

جاتے، ان کے گھر میں روزانہ سالن کا ایک پیالہ اور دو روٹیاں رکھی ہوتیں اور پتا نہیں چلتا تھا کہ کون رکھ جاتا ہے۔ اِسی حالت میں ان کا انتقال ہوا۔ (مُکاشَفۃُ القُلوب ص۲۸،۲۹) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

سونے کی انگوٹھی پہننے والے کی اِصلاح

ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین اپنے ملنے جلنے والوں کی اِصلاح کیلئے کوشاں رہا کرتے تھے چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صَفْحات پر مشتمل کتاب، **''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت''** صَفْحہ 309 پر دیئے ہوئے مضمون کا خلاصہ ہے: عَصْر کی نَماز کے بعد بڑا ہی پُرکیف سَماں تھا، دُور و نزدیک سے آئے ہوئے لوگ مُجدِّدِ دین وملت، **اعلیٰ حضرت** رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر ایک سچّے عاشِقِ رسول کی **زیارت ومُلاقات** سے اپنے دلوں کو مُنوَّر کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک صاحِب طِلائی (یعنی سونے کی) **انگوٹھی** پہنے حاضِر ہوئے تو حامیٔ سنت، **اعلیٰ حضرت** رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے **نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر** (یعنی بُرائی سے روکنے) کا فریضہ انجام دیتے ہوئے کچھ یوں ارشاد فرمایا: ''مرد کو سونا پہننا **حرام ہے**، صرف ایک نگ کی چاندی کی انگوٹھی جو ساڑھے چار ماشے (یعنی چار گرام 374 ملی گرام) سے کم کی ہو اُس کی اجازت ہے۔ جو کوئی (مرد) سونے، تانبے یا پیتل وغیرہ کسی بھی دھات (یعنی مَیٹل) کی انگوٹھی پہنے یا چاندی کی ساڑھے چار ماشے یا اِس سے زیادہ وَزن کی ایک انگوٹھی پہنے یا کئی انگوٹھیاں پہنے اگرچِہ سب مل کر ساڑھے چار ماشے سے کم ہوں تو اسکی نماز **مکروہِ تحریمی** ہے۔'' (ماخوذ از ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص۳۰۹) یعنی جس کا **اِعادہ** کرنا (یعنی دوبارہ پڑھنا) واجب ہے۔ فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام فرماتے ہیں: جس چیز کا بندوں کو حکم ہے اس کے بجالانے میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو اُس خرابی کو دُور کرنے کیلئے وہ عمل دوبارہ بجالانا **اِعادہ** کہلاتا ہے۔ (دُرِّمُختار و رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۶۲۹) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اعلیٰ حضرت پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت**

ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کاش! ہم بھی گناہوں سے بچانے والے بنیں

کاش! ہم سب غُلامانِ اعلٰی حضرت بھی ''نیکی کی دعوت'' دینے اور لوگوں کو گناہوں سے باز رکھنے کے مُعاملے میں چاق چَوبند رہا کریں، یہ یادرکھئے کہ اگر کسی شخص نے ناجائز انگوٹھی یا دھات کا چھلّا یا گلے میں کسی بھی دھات کی زنجیر پہنی ہو اور دیکھنے والے کو ظنِّ غالِب ہو کہ مَنْع کروں گا تو یہ مان لے گا تو اُس پر مَنْع کرنا واجِب ہے، مَنْع نہیں کریگا تو گنہگار ہوگا۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' (جلد 3) صَفحہ 424 سے پہلے دو احادیثِ مبارکہ مُلاحظہ ہوں، اس کے بعد انگوٹھی کے مُتَعلِّق نیکی کی دعوت کے کچھ مزید مَدَنی پھول قبول فرمالیجئے۔

(1) سونے کی انگوٹھی.....انگارہ

صحیح مسلم میں عبدُاللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اُس کو اُتار کر پھینک دیا اور یہ فرمایا کہ کیا کوئی اپنے ہاتھ میں انگارہ رکھتا ہے! جب حُضُور (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) تشریف لے گئے۔ کسی نے ان سے کہا: اپنی انگوٹھی اُٹھا لو (اور پہننے کے بجائے) اور کسی کام میں لانا۔ اُنھوں نے کہا: خدا کی قسم! میں اُسے کبھی نہ لوں گا جبکہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُسے پھینک دیا۔

(صَحیح مُسلِم ص۱۱۵۷ حدیث ۲۰۹۰)

(2) بُتوں اور جہنَّمیوں کا زیور

ترمِذی و ابوداؤد و نسائی نے بُرَیدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھے، حُضور (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے فرمایا: ''کیا بات ہے کہ تم سے بُت کی بُو آتی ہے؟ انھوں نے وہ انگوٹھی پھینک دی، پھر لوہے کی انگوٹھی

پہن کر آئے، فرمایا: کیا بات ہے کہ تم **جہنَّمیوں کا زیور** پہنے ہوئے ہو؟ اسے بھی پھینکا اور عَرض کی: یا رسولَ اللہ (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم)! کس چیز کی انگوٹھی بناؤں؟ فرمایا: **چاندی** کی بناؤ اور ایک مِثْقال پورا نہ کرو۔ (یعنی ساڑھے چار ماشے سے کم کی ہو) (سُنَنِ ابوداوٗد ج ٤ ص ١٢٢ حدیث ٤٢٢٣)

''انگوٹھی کے ضَروری اَحکام'' کے اُنیس حُروف کی نسبت سے انگوٹھی کے 19 مَدَنی پھول

۞ مرد کو **سونے** کی اَنگوٹھی پہننا **حرام** ہے۔ ''سلطانِ دو جہان، رَحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے مَنْع فرمایا'' (بُخاری ج ٤ ص ٦٧ حدیث ٥٨٦٣) ۞ (نابالغ) لڑکے کو سونے چاندی کا زیور پہنانا **حرام** ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہوگا۔ اِسی طرح بچّوں کے ہاتھ پاؤں میں بِلا ضَرورت مہندی لگانا **ناجائز** ہے۔ عورت خود اپنے ہاتھ پاؤں میں لگا سکتی ہے، مگر لڑکے کو لگائے گی تو گنہگار ہوگی۔ (بہارِشریعت ج ٣ ص ٤٢٨، دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ج ٩ ص ٥٩٨) بچّیوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانے میں حَرَج نہیں ۞ **لوہے** کی انگوٹھی جہنَّمیوں کا زیور ہے (ترمذی ج ٣ ص ٣٠٥ حدیث ١٧٩٢) ۞ مرد کیلئے وُہی اَنگوٹھی جائز ہے جو مَردوں کی اَنگوٹھی کی طرح ہو یعنی صِرف ایک نگینے کی ہو اور اگر اُس میں (ایک سے زیادہ یا) کئی نگینے ہوں تو اگرچہ وہ چاندی ہی کی ہو، مرد کے لیے **ناجائز** ہے (رَدُّالْمُحتار ج ٩ ص ٥٩٧) ۞ بِغیر نگینے کی انگوٹھی پہننا **ناجائز** ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں چھلّا ہے ۞ حُروفِ مُقطَّعات (مٓ۔ قٓ۔ طٰ۔ عآت) کی انگوٹھی پہننا جائز ہے مگر حُروفِ مُقطَّعات والی انگوٹھی بِغیر وُضو پہننا اور چُھونا یا مُصافَحے کے وقت ہاتھ ملانے والے کا اس اَنگوٹھی کو بے وُضو چُھو جانا جائز نہیں ۞ اِسی طرح مَردوں کے لیے ایک سے زیادہ (جائز والی) انگوٹھی پہننا یا (ایک یا زیادہ) چھلّے پہننا بھی **ناجائز** ہے کہ یہ (چھلّا) انگوٹھی نہیں۔ عورتیں چھلّے پہن سکتی ہیں (بہارِشریعت

ج٣ ص٤٢٨) ❁ چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ (یعنی نگینے) کی کہ وَزن میں ساڑھے چار ماشے (یعنی چار گرام 374 ملی گرام) سے کم ہو، پہننا جائز ہے اگرچِہ بے حاجتِ مُہر، (مگر) اس کا تَرک (یعنی جس کو اِسٹامپ کی ضَرورت نہ ہو اُس کیلئے جائز انگوٹھی بھی نہ پہننا) افضل ہے اور (جن کو انگوٹھی سے اِسٹامپ لگانی ہو اُن کے لئے) مُہر کی غَرَض سے (پہننے میں) خالی جَواز (یعنی صِرف جائز ہی) نہیں بلکہ **سنَّت** ہے، ہاں تَکبُّر یا زنانہ پن کا سنگار (یعنی لیڈیز اسٹائل کی ٹِیپ ٹاپ) یا اور کوئی غَرَضِ مذمُوم (یعنی قابلِ مذمّت مقصد) نیّت میں ہو تو ایک انگوٹھی (ہی) کیا اِس نیّت سے (تو) اچّھے کپڑے پہننے بھی جائز نہیں (فتاوٰی رضویہ ج ٢٢ ص١٤١) ❁ عیدَین میں انگوٹھی پہننا مُستحب ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص ۷۷۹ ، ۷۸۰) مگر مرد وُہی جائز والی انگوٹھی پہنے ❁ انگوٹھی اُنھیں کے لیے **سنَّت** ہے جن کو مُہر کرنے (یعنی اِسٹامپ STAMP لگانے) کی حاجت ہوتی ہے، جیسے سلطان و قاضی اور عُلَما جو فتوے پر (انگوٹھی سے) مُہر کرتے (یعنی اِسٹامپ لگاتے) ہیں، ان کے علاوہ دوسروں کے لیے جن کو مُہر کرنے کی حاجت نہ ہو **سنَّت** نہیں البتّہ پہننا جائز ہے۔ (عالمگیری ج ٥ ص ٣٣٥) فی زمانہ انگوٹھی سے مُہر کرنے کا عُرف (یعنی معمول ورَواج) نہیں رہا، بلکہ اِس کام کے لئے ''اِسٹام'' بنوائی جاتی ہے، لہٰذا جن کو مُہر نہ لگانی ہو اُن قاضی وغیرہ کے لئے بھی انگوٹھی پہننا **سنَّت** نہ رہا ❁ مرد کو چاہیے کہ انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی جانب اور عورت نگینہ ہاتھ کی پُشت (یعنی ہاتھ کی پیٹھ) کی طرف رکھے (الھدایۃ ج ٤ ص ٣٦٧) ❁ چاندی کا چَھلّا خاص لباسِ زَنان (یعنی عورتوں کا پہناوا) ہے مردوں کو مکروہِ (تحریمی، ناجائز و گناہ ہے) (فتاوٰی رضویہ ج٢٢ ص١٣٠) ❁ عورَت سونے چاندی کی جتنی چاہے انگوٹھیاں اور چھلّے پہن سکتی ہے، اِس میں وَزن اور نگینے کی تعداد کی کوئی قید نہیں ❁ لوہے کی انگوٹھی پر چاندی کا خول چڑھا دیا کہ لوہا بالکل نہ دکھائی دیتا ہو، اس انگوٹھی کے پہننے کی (مرد و عورت کسی کو بھی) مُمانعت نہیں (عالمگیری ج ٥ ص ٣٣٥) ❁ دونوں میں سے کسی بھی ایک ہاتھ میں انگوٹھی پہن سکتے ہیں اور چُھنگلیا یعنی سب سے چھوٹی اُنگلی میں پہنی جائے (رَدُّالمُحتار ج ٩ ص ٥٩٦) ❁ مَنّت کا یا دَم کیا ہوا دھات (METAL) کا کڑا بھی مرد کو پہننا ناجائز و گناہ ہے اسی طرح ❁

مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّتعظِیماً یا اجمیر شریف کے چاندی یا کسی بھی دھات کے چھلّے اور اسٹیل کی انگوٹھی بھی جائز نہیں ❁ بواسیر و دیگر بیماریوں کے لئے دم کئے ہوئے چاندی یا کسی بھی دھات کے چھلّے بھی مردوں کے لئے جائز نہیں ❁ اگر کسی اسلامی بھائی نے دھات کا کڑا یا دھات کا چھلّا، ناجائز انگوٹھی، یا دھات کی زنجیر (BRACELET-CHAIN) پہنی ہے تو شَرعاً لازم ہے کہ ابھی ابھی اُتار کر توبہ کرلیجئے اور آیندہ نہ پہننے کا عَہد کیجئے۔ نیز کسی اور اسلامی بھائی کو بھی پہننے کے لئے مت دیجئے۔

کرلے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قَبْر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی (وسائلِ بخشش ص ٦٦٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جامعۃُ المدینہ میں داخِلہ لے لیا

ناجائز انگوٹھیوں وغیرہ سے بچنے بچانے کا جذبہ پانے، گناہوں کی عادتوں سے پیچھا چھڑانے، نیک بننے بنانے اور خوب خوب نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کا شوق بڑھانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے، اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھتے رہئے، نَمازوں کی پابندی جاری رکھئے، سنتوں پر عمل کرتے رہئے، مَدَنی اِنعامات کے مطابِق زندَگی گزاریئے اور اِس پر اِستِقامت پانے کیلئے ہر روز ''فکرِ مدینہ'' کر کے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کرتے رہئے اور ہر مَدَنی ماہ کی ابتِدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذِمّے دار کو جمع کروادیجئے اور اپنے اِس مَدَنی مقصد ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے'' کے حُصول کی خاطر پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کیلئے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کیجئے۔ آیئے! آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے آپ کو ایک مَدَنی بہار سناؤں چُنانچِہ پنڈی

گھیپ (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہونے سے قبل مَعَاذَ اللہ میں نَمازوں سے کوسوں دُور گناہوں کے سَمُندر میں ڈوبا ہوا تھا اور بڑے جوش وخَروش سے گھر میں T.V. پر فلمیں ڈرامے دیکھنے، گانے باجے سننے میں اپنا وَقت برباد کرتا تھا۔ راہِ توبہ پر میرے سفر کا آغاز کچھ اس طرح ہوا کہ رَمَضَانُ الْمُبَارَک ١٤٢٩ھ (بمطابق 2008ء) کے ایک دن کیبل پر مختلف چینل دیکھتے ہوئے میری نظر **مَدَنی چینل** پر پڑ گئی۔ میں نے دیکھا تو دیکھتا رہ گیا! مَدَنی چینل مجھے بَہُت اچّھا لگا اور بس میں نے مَدَنی چینل دیکھنے کا معمول بنا لیا۔ مَدَنی چینل کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں آہِستہ آہِستہ مَدَنی ماحول کے قریب ہونے لگا۔ شَوّالُ المُکرّم (١٤٢٩ھ) کے آخری عَشرے میں دعوتِ اسلامی کا **بینَ الاقوامی سنّتوں بھرا اجتماع مَدَنی چینل پر براہِ راست (LIVE) دکھایا جا رہا تھا**۔ اجتماع کے آخری دن خُصوصی نِشَست میں مَدَنی چینل پر مبلِّغ کا رِقّت انگیز بیان بعُنوان **''ظُلم کا انجام''** سن کر ہم سب گھر والے خوفِ خدا سے لرز اُٹھے، سب نے گھبرا کر **اُسی وقت اپنے گناہوں سے توبہ کی** اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سب کے سب حُضور غوثِ اعظم عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کے سلسلے میں مُرید ہو کر قادِری رضوی بن گئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے ہمارے خاندان میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہو گیا اور ہمارے رشتے دار بھی اِنفِرادی کوشش کی بَرَکت سے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے سلسلے میں مُرید ہو گئے۔ تا دمِ تحریر میں نے عِلمِ دین کے مَدَنی پھول سمیٹنے کی خاطر دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے جامِعۃُ المدینہ میں دَرسِ نظامی کے لئے داخِلہ بھی لے لیا ہے۔

اے گناہوں کے مریضو! چاہتے ہو گر شِفا ... آن کرتے ہی رہو تم مَدَنی چینل کو سدا
اِس میں عِصیاں سے حفاظت کا بَہُت سامان ہے ... اِنْ شَآءَ اللہ خُلد میں بھی داخِلہ آسان ہے
مَدَنی چینل میں نبی کی سنتوں کی دُھوم ہے
اس لئے شیطاں لَعِیں رنجور ہے مَغْمُوم ہے (بتصرف، وسائلِ بخشش ص ٦٠٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہم دُنیا میں کس لئے آئے ہیں؟

مدینہ: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** سنّتوں بھرا بیان ''**ظُلْم کا اَنجام**'' جسے سُن کر سارا گھرانا گناہوں سے تائب ہوگیا، اِسے آپ بھی کم از کم ایک بار ضَرور سُن لیجئے۔ اِس کی V.C.D. دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ سے ھدِیّۃً بھی لے سکتے ہیں اور دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر بھی سُن سکتے ہیں۔ بیان کا رِسالہ ''**ظُلْم کا انجام**'' بھی مکتبۃُ المدینہ سے حاصِل کرکے پڑھئے بلکہ زیادہ تعداد میں ہَدِیّۃً اپنے مرحوم عزیزوں کے اِیصالِ ثواب کیلئے تقسیم فرمائیے۔ اِس **مَدَنی بہار سے** معلوم ہوا کہ جو کام ایک مبلّغ نہیں کرپاتا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ کام **مَدَنی چینل** کر دکھاتا ہے یعنی گناہوں کی دَلْدَل میں دھنسے ہوئے مُعاشَرے کے وہ افراد جو نہ مسجِد کا رُخ کرتے ہیں نہ کبھی سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شریک ہوتے ہیں نہ ہی عُلمائے کرام اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں اور مَدَنی حُلیے والے بارِیش و باعمامہ عاشِقانِ رسول سے مِلنے جُلنے کی طرف رَغبت رکھتے ہیں، **مَدَنی چینل** ایسوں کے گھروں میں داخِل ہوکر اِنہیں ان کی زندَگی کا حقیقی مقصد سمجھاتا، سعادت مَندوں کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور جھکاتا اور عِشقِ رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے جام پِلاتا ہے۔ بے شک ہم دنیا میں بے کار یعنی صِرف دنیا کی لذّتیں پانے اور یہاں کی آسائشوں سے لُطف اُٹھانے کیلئے نہیں آئے، ہمیں یہاں عبادت کیلئے بھیجا گیا ہے، پھر وقتِ مقررہ پر ہمارے لاکھ نہ چاہنے کے باوُجود موت ہمیں آلے گی اور اندھیری قَبْر میں تَنِ تنہا اُتار دیئے جائیں گے، نہ جانے کتنے ہزار سال قَبْر میں گزار کر پھر حَشْر میں اُٹھنا اور بروزِ قِیامت حساب کتاب کا سامنا ہوگا۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ ترجَمے والے پاکیزہ قراٰن، ''**کنزالایمان مَع خزائنُ العرفان**'' صَفْحَہ 647 پر پارہ 18 سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ آیت نمبر 115 میں **اللہ** تَعَالٰی کا اِرشادِ مبارک ہے:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں۔

صدرُ الاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الہادِی اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اور (کیا تمہیں) آخرت میں جزا کے لئے اُٹھنا نہیں؟ بلکہ تمہیں عبادت کے لئے پیدا کیا کہ تم پر عبادت لازم کریں اور آخرت میں تم ہماری طرف لَوٹ کر آؤ تو تمہیں تمہارے اَعمال کی جزادیں۔ (خزائنُ العرفان)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم سبھی کو اپنی زندگی کے حقیقی مقصد کے حُصول کے لئے ہر دَم کوشاں رہنا چاہیے، گناہوں سے بچنا اور ثواب کے کاموں کو کرتے رہنا چاہیے۔ مَدَنی چینل دیکھتے دِکھاتے رہیے کہ اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ مَدَنی چینل کے سلسلے دیکھنا اور دوسروں کو دیکھنے کی دعوت دینا بھی باعثِ رِضائے ربُّ الانام عَزَّوَجَلَّ اور جنّت میں لے جانے والا کام ہے۔ موت کی ہر دَم یاد رکھئے! موت دُولھا کو عین بارات سے اور دُلہن کو حَجلۂ عَروسی میں بسترِ راحت و مُسرَّت سے یکدم اُچک لیتی ہے۔ ؎

بولی خَلْوَت میں اَجَل دولھا دولہن سے وَقتِ عَیش
ہے تمہیں بھی قَبْر کے گوشے میں سونا ایک دن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جب مسجد میں زور سے قدم رکھ کر چلنا بھی منع ہے تو۔۔۔۔۔!

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا نیکی کی دعوت دینے کا جذبہ مرحبا! آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نیکی کی دعوت کا ثواب کمانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے چُنانچِہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مَلِکُ العُلَماء حضرتِ علّامہ مولانا مفتی ظفر الدّین بہاری عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ البَارِی لکھتے ہیں: ایک صاحِب جنہیں ''نواب صاحِب''

کہا جاتا تھا،مسجِد میں نَماز پڑھنے آئے اور کھڑے کھڑے **بے پَروائی** سے اپنی چھڑی(یعنی ہاتھ میں رکھنے کی لکڑی WALKING STICK) **مسجِد کے فرش** پر گرادی ، جس کی آواز حاضِرین نے سنی۔**اعلیٰ حضرت** رَحمۃُاللہِ تعالٰی علیہ نے (نیکی کی دعوت دیتے ہوئے) فرمایا: **''نواب صاحِب ! مسجِد میں زور سے قدم رکھ کر چلنا بھی منع ہے، پھر کہاں چھڑی کو اتنی زور سے ڈالنا!''** نواب صاحِب نے میرے سامنے وَعدہ کیا کہ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آیندہ ایسا نہیں ہوگا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اعلیٰ حضرت پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مسجد میں موبائل فون کی گھنٹی بند رکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر مسلمان کیلئے ضَروری ہے کہ وہ **مسجِد کا اِحترام** کرے، مسجِد میں چلتے وقت **پاؤں کی دھمک** (دَھ۔مَک) پیدا نہ ہو اِس کا خیال رکھنا ضَروری ہے نیز چھڑی (WALKING STICK)، چھتری، ہاتھ کا پنکھا، چپّل، تھیلا(BAG)، برتن وغیرہ کوئی چیز بھی اِس طرح نہ ڈالے کہ آواز پیدا ہو۔اگر موبائل فون ہوتو مسجِد میں اس کی گھنٹی بند رکھی جائے ،افسوس! اس کی اِحتیاط کم کی جاتی ہے یہاں تک کہ مسجدُ الحرام شریف میں اوروہ بھی عین خانۂ کعبہ کے طواف میں لوگوں کے موبائل فون کی گھنٹیاں بلکہ مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ میوزیکل ٹیونز گونجتی رہتی ہیں، حالانکہ میوزیکل ٹیون تومسجِد کے علاوہ بھی **ناجائز** ہے۔

''بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم'' کے اُنیّس حُرُوف کی نسبت سے مسجد کے مُتعلِّق 19 مَدَنی پھول

اِحترامِ مسجِد کے ضِمن میں **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1574 صَفَحات پر مشتمل کتاب، **فیضانِ سنَّت** (جلداوّل) صَفحہ 1202 تا 1207 پر بیان کردہ مَدَنی پھول کہیں کہیں رَدّوبدل کے

ساتھ پیش کیے جا رہے ہیں انہیں قبول فرما کر اپنے دل کے مَدَنی گلدستے میں سجا لیجئے:

﴿1﴾ مَروی ہوا کہ ایک مسجِد اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور شکایت کرنے چلی کہ لوگ مجھ میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں۔ ملائکہ اُسے آتے ہوئے ملے اور بولے: ہم ان (مسجِد میں دنیا کی باتیں کرنے والوں) کے ہلاک کرنے کو بھیجے گئے ہیں۔ (فتاوٰی رضویہ ج١٦ ص٣١٢)

﴿2﴾ روایت کیا گیا ہے کہ ''جو لوگ غیبت کرتے اور جو لوگ مسجِد میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں ان کے منہ سے گندی بدبو نکلتی ہے جس سے فِرِشتے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور ان کی شکایت کرتے ہیں۔'' سُبْحٰنَ اللہ! جب مُباح و جائز بات بِلا ضرورتِ شَرعِیّہ کرنے کو مسجِد میں بیٹھنے پر یہ آفتیں ہیں تو (مسجِد میں) حرام و ناجائز کام کرنے کا کیا حال ہوگا! (ایضاً)

﴿3﴾ **درزی** کو اِجازت نہیں کہ مسجِد میں بیٹھ کر کپڑے سیئے۔ ہاں اگر بچّوں کو روکنے اور مسجِد کی حفاظت کیلئے بیٹھا تو حَرَج نہیں۔ اسی طرح کاتِب کو (مسجِد میں) اُجرت پر کِتابت کرنے کی اِجازت نہیں۔ (عالمگیری ج١ ص١١٠)

﴿4﴾ **مسجِد** کے اندر کسی قسم کا کُوڑا ہرگز نہ پھینکیں۔ سیِّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلوی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی ''**جذبُ الْقُلُوب**'' میں نَقل کرتے ہیں کہ مسجِد میں اگر خَس (یعنی معمولی سا تنکا یا ذَرّہ) بھی پھینکا جائے تو اس سے مسجِد کو اس قدَر تکلیف پہنچتی ہے جس قدَر تکلیف انسان کو اپنی آنکھ میں خَس (یعنی معمولی ذرّہ) پڑ جانے سے ہوتی ہے۔ (جذبُ الْقُلُوب ص٢٢٢)

﴿5﴾ **مسجِد** کی دیوار، اِس کے فَرش، چٹائی یا دَری کے اوپر یا اس کے نیچے تُھوکنا، ناک سِنکنا، ناک یا کان میں سے مَیل نکال کر لگانا، مسجِد کی دری یا چٹائی سے دھاگہ یا تِنکا وغیرہ نوچنا سب ممنوع ہے۔

﴿6﴾ **ضَرورتاً** (مسجِد کے اندر) اپنے رومال وغیرہ سے ناک پُونچھنے میں کوئی مُضایَقہ نہیں۔

﴿7﴾ **مسجِد** میں جھاڑو دینے میں جو گرد اور کُوڑا وغیرہ نکلے وہ ایسی جگہ مت ڈالئے جہاں بے اَدَبی ہو۔

﴿8﴾ **جُوتے** اُتار کر مسجِد میں ساتھ لے جانا چاہیں تو گَرد وغیرہ باہَر جھاڑ لیجئے۔ اگر پاؤں کے تلووں میں گَرد کے ذَرّات لگے ہوں تو اپنے رُومال وغیرہ سے پُونچھ کر مسجِد میں داخِل ہوں۔ مسجِد میں گَرد کا کوئی ذرّہ نہ گرنے پائے اِس کا خیال رکھئے۔

﴿9﴾ **مسجِد** کے وُضُوخانے پر وُضُو کرنے کے بعد پاؤں وُضوخانے ہی پر اچّھی طرح خشک کر لیجئے، گیلے پاؤں لیکر چلنے سے مسجِد کا فرش گندا اور دریاں مَیلی اور بدنُما ہو جاتی ہیں۔

اب میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن کے ملفوظات شریفہ سے بعض آدابِ مسجِد پیش کئے جا رہے ہیں:

﴿10﴾ **مسجِد** میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا، جس سے دَھمک پیدا ہو مَنْع ہے۔

﴿11﴾ وُضُو کرنے کے بعد اَعضائے وُضُو سے ایک بھی چھینٹ پانی فَرشِ مسجِد پر نہ گرے۔ (یاد رکھئے! اعضائے وُضُو سے وُضُو کے پانی کے قطرے فرشِ مسجِد پر گرانا، ناجائز و گناہ ہے)

﴿12﴾ **مسجِد** کے ایک دَرَجے سے دوسرے دَرَجے کے داخِلے کے وَقت (مَثَلاً صحن میں داخل ہوں تب بھی اور صحن سے اندرونی حصّے میں جائیں جب بھی) سیدھا قدم بڑھایا جائے حَتّٰی کہ اگر صَف بچھی ہو اس پر بھی سیدھا قدم رکھیں اور جب وہاں سے ہٹیں تب بھی سیدھا قدم فَرشِ مسجِد پر رکھیں (یعنی آتے جاتے ہر بچھی ہوئی صَف پر پہلے سیدھا قدم رکھیں) یا خَطِیب جب مِنبر پر جانے کا ارادہ کرے پہلے سیدھا قدم رکھے اور جب اُترے تو (بھی) سیدھا قدم اُتارے۔

﴿13﴾ **مسجِد** میں اگر چھینک آئے تو کوشش کریں آہستہ آواز نکلے اسی طرح کھانسی۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم مسجِد میں زور کی چھینک کو ناپسند فرماتے۔ اِسی طرح ڈکار کو ضَبط کرنا چاہیے اور نہ ہو تو حَتَّی الِامکان آواز دبائی جائے اگرچِہ غیرِ مسجِد میں ہو۔ خُصُوصاً مجلس میں یا کسی مُعَظَّم (یعنی بزرگ) کے سامنے بے تہذیبی ہے۔

حدیث میں ہے: ایک شخص نے دربارِ اقدس صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم میں ڈَکار لی آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہم سے اپنی ڈکار دُور رکھ کہ دنیا میں جو زیادہ مدّت تک پیٹ بھرتے تھے وہ قِیامت کے دن زیادہ مدّت تک بھوکے رہیں گے۔'' (شَرحُ السُّنّۃ ج ۷ ص ۲۹۴ حدیث ۲۹۴۴) اور جَماہی میں آواز کہیں بھی نہیں نکالنی چاہیۓ۔ اگرچِہ مسجِد سے باہَر تنہا ہو کیونکہ یہ شیطان کا قَہقَہہ ہے۔ جَماہی جب آئے حَتَّی الْاِمْکان منہ بند رکھیں منہ کھولنے سے شیطان منہ میں تھُوک دیتا ہے۔ اگر یوں نہ رُکے تو اُوپر کے دانتوں سے نیچے کا ہونٹ دبالیں اور اس طرح بھی نہ رُکے تو حَتَّی الْاِمکان منہ کم کھولیں اور اُلٹا ہاتھ اُلٹی طرف سے منہ پر رکھ لیں۔ چُونکہ جَماہی شیطان کی طرف سے ہے اور اَنْبِیاءِ کِرام علیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اس سے محفوظ ہیں۔ لہٰذا جماہی آئے تو یہ تصوُّر کریں کہ ''اَنْبِیاءِ کِرام علیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو جماہی نہیں آتی۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فوراً رُک جائے گی۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۴۹۸، ۴۹۹)

﴾14﴿ تَمَسخُر (مَسخرہ پن) ویسے ہی ممنوع ہے اور مسجِد میں سخت ناجائز۔

﴾15﴿ **مسجِد** میں ہنسا مَنع ہے کہ قَبْر میں تاریکی (یعنی اندھیرا) لاتا ہے۔ موقع کے لحاظ سے تَبَسُّم میں حَرَج نہیں۔

﴾16﴿ **مسجِد** کے فرش پر کوئی چیز پھینکی نہ جائے بلکہ آہستہ سے رکھ دی جائے۔ موسِمِ گرما میں لوگ پنکھا جَھلتے جَھلتے پھینک دیتے ہیں (مسجِد میں ٹوپی، چادر وغیرہ بھی نہ پھینکیں اسی طرح چادر یا رومال سے فرش اس طرح نہ جھاڑیں کہ آواز پیدا ہو) یا لکڑی، چَھتری وغیرہ رکھتے وَقْت دُور سے چھوڑ دیا کرتے ہیں۔ اِس کی مُمانَعت ہے۔ غَرَض مسجد کا اِحترام ہر مسلمان پر فرض ہے۔

﴾17﴿ **مسجِد** میں حَدَث (یعنی رِیح خارِج کرنا) مَنْع ہے ضَرورت ہو تو (جو اِعتِکاف میں نہیں ہیں وہ) باہَر چلے جائیں۔ لہٰذا مُعتَکِف کو چاہیے کہ ایّامِ اِعتِکاف میں تھوڑا کھائے، پیٹ ہلکا رکھے کہ قضائے حاجت کے وَقْت کے سوا کسی وَقْت اِخراجِ رِیح کی حاجت نہ ہو۔ وہ اس کے لئے باہَر نہ جاسکے گا۔ (البتّہ اِحاطۂ مسجِد میں موجود بیتُ الْخَلا میں رِیح خارِج کرنے کیلئے جاسکتا ہے)

﴿18﴾ قِبلے کی طرف پاؤں پھیلانا تو ہر جگہ منع ہے۔ مسجِد میں کسی طرف نہ پھیلائے کہ یہ خِلافِ آدابِ دربار ہے۔ حضرتِ سَرِی سَقَطی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی مسجِد میں تنہا بیٹھے تھے، پاؤں پھیلا لیا، گوشۂ مسجِد سے ہاتِف نے آواز دی: "سَرِی! بادشاہوں کے حُضُور میں یوں ہی بیٹھتے ہیں؟" مَعاً (یعنی فوراً) پاؤں سمیٹے اور ایسے سَمیٹے کہ وَقتِ اِنتِقال ہی پھیلے۔ (سبع سنابل ص ۱۳۱) (چھوٹے بچوں کو بھی پیار کرتے، اُٹھاتے، لِٹاتے وقت احتیاط کریں کہ ان کے پاؤں قِبلہ کی طرف نہ ہوں اور مُتاتے (پوٹی کرواتے) وقت بھی ضروری ہے کہ اُس کا رُخ یا پیٹھ قبلہ کی طرف نہ ہو)

﴿19﴾ **استِعمال** شُدہ جُوتا مسجِد میں پہن کر جانا گستاخی و بے اَدَبی ہے۔

(مُلَخَّص از ملفوظات اعلیٰ حضرت ص۳۱۷ تا ۳۲۳)

الٰہی کَرَم بہرِ شاہِ عَرَب ہو
ہمیں مسجِدوں کا مُیَسَّر اَدَب ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کینسر کا مریض ٹھیک ہو گیا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بے حد کَرَم ہے۔ بارہا سننے میں آیا کہ ڈاکٹروں نے جن مریضوں کو لاعِلاج قرار دے دیا ان کا مَدَنی قافِلوں میں سفر کر کے دعائیں مانگنے کے سبب خیر سے عِلاج ہو گیا چُنانچِہ **ماڑی پور** (بابُ المدینہ کراچی) کے کسی اسلامی بھائی نے ایک ایمان افروز واقِعہ لکھ کر دیا جس کا مضمون کچھ یوں تھا: ہاکس بے (بابُ المدینہ کراچی) کے مُقیم ایک اسلامی بھائی جو کہ "کینسر" کے مریض تھے، اُنہوں نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی قافِلے** میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سفر کی سعادت حاصِل کی۔ دَورانِ سفر بے چارے کافی سہمے ہوئے اور مایوس سے تھے۔ عاشِقانِ رسول ڈھارس بندھاتے اور

ان کیلئے دعائیں بھی فرماتے۔ایک دن صُبح کے وقت بیٹھے بیٹھے اچانک انہیں قَے ہوئی اور اُس میں ایک گوشت کی بوٹی حَلْق سے نکل پڑی! قَے کے بعد اُن کو کافی سکون مل گیا۔مَدَنی قافِلے سے واپَسی پر جب ڈاکٹر سے رُجوع کیا اور دوبارہ ٹیسٹ کروائے تو حیرت بالائے حیرت کہ اُن کا مَرَضِ سَرطان یعنی کینسر ختم ہو چکا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَلٰی اِحسانِہٖ۔

مَرَضِ نِسیان ہو چاہے سَرطان ہو، کوئی سی ہو بلا، قافِلے میں چلو
دُور بیماریاں اور پریشانیاں ہوں بَفَضلِ خُدا، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی قافِلے کے مریض مسافِروں کے بارے میں 5مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ تعالٰی نے مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے کینسر کے مریض کو صِحّت عِنایت فرما دی۔مَدَنی قافِلے کے مریض مسافِروں کے بارے میں 5مَدَنی پھول قبول فرمایئے:(۱) اللہ تبارَکَ وَتَعالٰی ہی حقیقت میں شافِیُ الْاَمراض یعنی بیماریوں سے شِفا دینے والا ہے۔سبھی جانتے ہیں کہ بعض اوقات بڑے بڑے ماہِر طبیب بہتر سے بہترین دوائیں دیتے ہیں مگر "مَرَض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی" کے مِصداق مَرَض میں مسلسل اِضافہ ہوتا اور بِالآخر مریض دم توڑ دیتا ہے۔لہٰذا مَدَنی قافِلے میں کسی مریض کو اگر شِفا نہ ملے تو شیطان کے وَسْوسوں میں نہ آئیں (۲) ایسے مریضوں کو مَدَنی قافِلے میں سفر نہ کروائیں نیز اِعتِکاف میں بھی نہ بٹھائیں جن سے دوسروں کو گھن آئے یا اِیذا پہنچے۔ایک بار دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی کے اندر ایک کینسر کے مریض مُعْتَکِف ہو گئے، وہاں ہزاروں مُعْتَکِفِین ہوتے ہیں، حَلْقے بنائے جاتے ہیں، ایک حلقے میں وہ بھی شامل کر لئے گئے۔اسلامی بھائی جب سحری اور اِفطاری کرتے وہ اُن کے ساتھ بیٹھ بھی جاتے تو منہ یا گلے کا کینسر ہونے کے سبب بے چارے کھا نہیں سکتے تھے، بے شک وہ غریب بڑے قابلِ رَحم تھے مگر ہر شخص یہ بات سمجھ سکتا ہے کہ

اُن کے حَلْقے والے مُعْتَکِفِین کو اُس مریض کے سبب کس قَدَر کوفت (یعنی تکلیف) کا سامنا ہوتا ہوگا! واقِعی اگر کوئی کھانے سے معذور مریض جب بیٹھے بیٹھے کسی کے نِوالے تاڑے گا تو اُس کھانے والے پر جو کچھ گزرے گی وہ ہر ذِی شُعُور آدمی سمجھ سکتا ہے (۳) بعض مریضوں کے زخم خراب ہو چکے ہوتے ہیں، اُن سے مَواد رِستا اور بدبُو اٹھ رہی ہوتی ہے گو وہ ہر طرح سے ہمدردی کے لائق اور قابلِ رَحم ہیں مگر ان کا مَرَض دوسروں کیلئے تکلیف دِہ ہوتا ہے اِس لئے انہیں اِعْتِکاف اور مَدَنی قافِلے میں سفر نہیں کرنا چاہیئے اِس حالت میں مسجِد میں داخِل ہونا بھی شَرْعاً حرام ہے کہ بدبُو سے عام مسلمانوں اور فِرِشتوں کو اِیذا ہوتی ہے (٤) ایسا آدمی جس کے منہ سے رال بہتی ہو، جس نے URINE BAG یا STOOL BAG لگائی ہو نیز جُذامی (یعنی کوڑھی) وغیرہ بھی مَدَنی قافِلے میں سفر اور اِعتِکاف نہ کریں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن **فتاوٰی رضویہ** (جلد 24 صَفحہ 220 پر نقل کرتے ہیں: ایک جُذامی عورت کعبۂ معظّمہ کا طواف کر رہی تھی امیرُ المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُس سے فرمایا: اے **اللہ** کی بندی! لوگوں کو اِیذا نہ دے، اچّھا ہو کہ تم اپنے گھر میں بیٹھی رہو، پھر وہ گھر سے نہ نکلیں (موطا امام مالك ج ۱ ص ۳۸۸ رقم ۹۸۸) (۵) ایسے نفسیاتی مریض یا آسیب زَدہ بھی مَدَنی قافِلے اور مسجِد سے دُور رکھے جائیں، جو دَورہ پڑنے کی صورت میں بے ہوش ہو جاتے یا چیختے یا بے تحاشا ہاتھ پیر اُچھال کر مسجِد کی بے اَدَبی اور دوسروں کیلئے پریشانی کا سبب ہوں۔ اس طرح کے مریضوں کو اِعتِکاف میں بٹھانے یا مَدَنی قافِلوں میں سفر کروانے کے بجائے ان کے نُمایَندے سفر کریں یا اِعتِکاف کر کے ان کیلئے دعا کریں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایسا مریض یا اُن کے گھر والے ایک اسلامی بھائی کا یا حسبِ توفیق جتنوں کا دے سکیں اِتنوں کا خرچ دیکر تین دن، 12 دن، 30 دن، 12 ماہ یا 25 ماہ کے مَدَنی قافلے میں ثواب کی نیّت سے سفر کروائیں۔ مریض کا نمایندہ دعائیں مانگتا رہے گا **اللہ** غَفورٌ رَّحیم اپنی رَحمت سے شِفا دیدیگا۔ مگر یاد رہے! رقم صِرف دعوتِ اسلامی کی طرف سے نامزد قافِلہ ذمّے دار کو جمع

کروائی جائے کہ وہ اپنی ترکیب سے سفر کروائیں گے ، آپ کسی کو رقم دے بھی دیں تو ضَروری نہیں کہ وہ سفر کرے یا مُمکِن ہے اَدھورے سفر سے واپَس لوٹ جائے ۔ یاد رہے ! مریض کی بے جا دل آزاری نہ ہونے پائے ، اُس کی عِیادت کی جائے ، اُس سے مَیل مِلاپ بھی رکھا جائے بلکہ جہاں مَدَنی قافِلہ بجائے مسجِد کے کسی کے مکان وغیرہ پر ٹھہرتا ہو اور مَدَنی قافِلے والے مُتَّفِقہ طور پر کسی گِھن لانے والے **مریض** کو اپنے ساتھ رکھنا چاہیں تب بھی حَرَج نہیں ۔ لیکن اِس میں یہ دیکھ لیا جائے کہ باہَر سے آنے والے عام اسلامی بھائیوں کے آنے سے کَترانے یا اِیذا پانے کا اندیشہ نہ ہو ۔

صَدقہ نبی دی آل دا بخشے خدا شِفا
منگو دعاواں میرے جے بیمار واسطے

ہر بیماری کی دواء ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کینسر ایک **مُہلِک** (مُہ ۔ لِک یعنی ہلاک کرنے والا) مَرَض ہے ، یہ بیماری ڈاکٹروں کے یہاں ''لاعِلاج'' سمجھی جاتی ہے مگر حقیقت میں ایسا نہیں ، جیسا کہ **مُسلِم شریف** میں وارِد ہوا ، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے **حبیب** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ صحّت نشان ہے : '' ہر بیماری کی دواء ہے ، جب دواء بیماری تک پہنچادی جاتی ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے مریض اچّھا ہو جاتا ہے ۔ '' (مُسلِم ص ۱۲۱۰ حدیث ۲۲۰۴) یقیناً **بڑھاپے** اور **موت** کے سوا ہر بیماری کا عِلاج ہے ۔ ہاں یہ بات الگ ہے کہ کئی اَمراض کا علاج **اَطِبّاء** (یعنی ڈاکٹرز) اب تک دَریافت نہیں کر پائے ۔ لہٰذا یہ کہنے کے بجائے کہ '' فلاں مَرَض کا عِلاج نہیں ہے '' مناسب یہ ہے کہ یوں کہا جائے کہ ہمارے پاس اِس بیماری کا عِلاج نہیں یا ڈاکٹرز ابھی تک اِس مَرَض کا عِلاج دریافت نہیں کر سکے ۔ بَہَر حال **ربِّ ذُوالجلال** جَلَّ جلالُہٗ چاہے تو دواء **شِفا** کا ذَرِیعہ (ذَ ۔ رِی ۔ عَہ) بنے ورنہ عین ممکن ہے کہ وُہی دواء **موت** کا پیغام ثابت ہو! اور یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ **ماہِر ڈاکٹر** کی طرف سے ملنے والی دُرُست دواء کے باوُجُود کسی مریض کو مَنفی اثر (REACTION) ہو جاتا اور وہ مزید شدید بیمار یا معذور ہو جاتا یا دم توڑ دیتا ہے اور پھر بعض لوگوں کی جَہالت کے باعِث بے چارے ڈاکٹر کی شامت آجاتی ہے ۔ حالانکہ یہ بات عَقْل سے بَہُت بَعید (یعنی کافی دُور) ہے کہ

کوئی ڈاکٹر کسی مریض کو نُمایاں جسمانی نقصان پہنچائے یا مار ڈالے! ظاہر ہے اگر وہ ایسا کرے گا تو اُس کی اپنی بدنامی ہو گی اور لوگ اُس کے پاس عِلاج کروانے سے کترائیں گے۔ ہاں دینی تعصُّب اور اسلام دشمنی جُدا چیز ہے، اِسی اندیشے کے پیشِ نظر مشہور عُلَما اور دینی پیشواؤں کو غیر مسلموں سے عِلاج نہ کروانے ہی میں عافیت ہے کہ مَبادا (یعنی ایسا نہ ہو) کوئی شدید جانی نقصان پہنچ جائے۔ عام مسلمانوں کو غیر مسلم ڈاکٹر سے اِس طرح کے مَرَض میں عِلاج کروانے کی اجازت ہے جس میں غیر مُسلِم طبیب کی بَدخَواہی (یعنی بُرا چاہنا) چل نہ سکے۔

غیر مُسلِم سے علاج کی عبرت آموز حِکایت

میرے آقا اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن "فتاوٰی رضویہ" جلد 21 صَفحہ 243 پر لکھتے ہیں: "امام مارزی رَحِمَہُ اللہُ تعالٰی علیل (یعنی بیمار) ہوئے (تو) ایک یہودی مُعالِج (یعنی طبیب، آپ کا علاج کررہا) تھا، اچھے ہوجاتے پھر مَرَض عَود کرتا (یعنی دوبارہ ہوجاتا)، کئی بار یوں ہی ہوا، آخر اُسے تنہائی میں بُلا کر دریافت فرمایا، اُس نے کہا: اگر آپ سچ پوچھتے ہیں تو ہمارے نزدیک اِس سے زیادہ کوئی کارِ ثواب نہیں کہ آپ جیسے امام کو مسلمانوں کے ہاتھ سے کھو (یعنی ضائع کر) دُوں۔ امام رَحِمَہُ اللہُ تعالٰی نے اسے دَفْع (یعنی دُور) فرمایا، مولیٰ تعالٰی نے شِفا بخشی، پھر امام رَحِمَہُ اللہُ تعالٰی نے طِبّ کی طرف توجُّہ فرمائی اور اِس میں تصانیف کیں اور طَلَبہ کو حاذِقُ الاَطِبّا (یعنی ماہر طبیب) کردیا اور مسلمانوں کو مُمانَعت فرمادی کہ کافِر طبیب سے کبھی علاج نہ کرائیں۔" (فتاوی رضویہ ج ٢١ ص ٢٤٣) (غیر مسلموں سے علاج کروانے کے بارے میں مزید تفصیلات فتاوی رضویہ جلد 21 صفحہ 238 تا 243 پر مُلاحظہ کیجئے)

شفا ملنے نہ ملنے کا راز

مُفَسِّرِ قراٰن، حکیمُ الْاُمَّت، حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الحَنّان مذکورہ حدیثِ پاک کے تحت مِراٰۃ شَرحِ مشکوٰۃ (جلد 6) صَفحہ 214 پر صاحِبِ مرقاۃ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے حوالے سے نَقل فرماتے ہیں: "جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بیمار کی شِفا نہیں چاہتا تو دواء اور مَرَض کے درمیان ایک فِرِشتے کے ذَرِیعے آڑ کردیتا ہے جس کی وجہ سے دواء مَرَض پر واقِع (یعنی لاگو) نہیں ہوتی، جب

شِفا کا اِرادہ ہوتا ہے تو وہ پردہ ہٹا دیا جاتا ہے جس سے دواء مرض پر واقِع (یعنی لاگو) ہوتی ہے اور شِفا ہو جاتی ہے۔''

(مرقاۃُ المفاتیح ج۸ص۲۸۹ تحتَ الحدیث۴۵۱۵)

کینسر کا رُوحانی عِلاج

ایک اسلامی بھائی نے سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ کو بتایا کہ میرے ماموں جان کو **پیٹ کا کینسر** ہوگیا، عِلاج جاری تھا، ایک بار اَسپتال میں انہیں کسی نے ایک پرچہ دیا جس میں کچھ اِس طرح کا مضمون تھا کہ ایک کینسر کے مریض کو ڈاکٹروں نے لاعِلاج قرار دے دیا۔ بے چارے سخت اَذِیَّت میں تھے اور زندَگی سے مایوس۔ ایسے میں کسی نے انہیں قراٰنِ کریم کی مختلف سورَتوں کی چند مُنْتَخَب آیات پڑھنے کیلئے دیں (جو آگے آرہی ہیں) اُنہوں نے خُلُوصِ دل سے ان کی روزانہ تِلاوت شُروع کر دی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل وکَرَم سے ان کی صحّت بحال ہونے لگی اور چند برسوں تک روزانہ پڑھنے کی بَرَکت سے **کینسر** کی بیماری جاتی رہی اور وہ بالکل صحّت مند ہو گئے۔ ماموں جان نے بھی پرچے میں دی ہوئی ہدایت کے مطابِق تِلاوت شروع کر دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ (تادمِ بیان) حیرت انگیز طور پر ماموں جان کی صحّت بَحال ہونے لگی ہے۔ اُنہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکریہ ادا کیا اور مسلمانوں کو نَفع پہنچانے کی نیّت سے مُفت بانٹنے کیلئے خوبصورت کارڈ کی صورت میں اس پرچے کی 2000 کاپیاں چھپوائیں۔ اگر مریض عبادت پر قوّت حاصِل کرنے کی نیّت سے پکّی عقیدت کے ساتھ ان آیات کی تلاوت کرے گا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مایوس نہ ہوگا، (مدّت تاحصولِ شفا)

(اول وآخِر تین بار دُرود شریف کے ساتھ روزانہ ایک بار یہ آیات پڑھئے)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (ترغیب وترہیب)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾[1] ﴿وَاِذَا
مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ﴾[2] ﴿رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ
الرّٰحِمِيْنَ﴾[3] ﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ
السُّوْٓءَ﴾[4] ﴿قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ﴾[5] ﴿اَنِّيْ مَسَّنِيَ
الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ﴾[6] ﴿اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ﴾[7] ﴿لَآ اِلٰهَ
اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۚ (٨٧) فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ
وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۗ وَكَذٰلِكَ نُـۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ﴾[8] ﴿اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ حَفِيْظٌ﴾[9] ﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾[10] ﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۗ وَ

مدینہ

١ (پ١٥، بنی اسرائیل:٨٢) ٢ (پ١٩، الشعراء:٨٠) ٣ (پ١٨، المؤمنون:١١٨) ٤ (پ٢٠، النمل:٦٢) ٥ (پ١٧، الانبیاء:٦٩)
٦ (پ١٧، الانبیاء:٨٣) ٧ (پ٢٧، القمر:١٠) ٨ (پ١٧، الانبیاء:٨٧-٨٨) ٩ (پ١٢، هود:٥٧) ١٠ (پ٤، ال عمرٰن:١٧٣)

﴿کَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیۡلًا﴾[11] ﴿اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ﴾[12] ﴿ہُوَ مَوۡلٰىکُمۡ ج فَنِعۡمَ الۡمَوۡلٰی وَ نِعۡمَ النَّصِیۡرُ﴾[13] ﴿اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ﴾[14] ﴿نِعۡمَ الۡمَوۡلٰی وَ نِعۡمَ النَّصِیۡرُ﴾[15] ﴿فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ اَحۡسَنُ الۡخٰلِقِیۡنَ﴾[16]

لَاحَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡم

سیدھے ہاتھ سے پئیں کہ سُنّت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شک عالمِ باعمل کی صُحبت میں نَفْعِ آخرت کے متعلِّق مَدَنی پھول ملتے رہتے ہیں، حُضُور مُحَدِّثِ اعظم پاکستان عَلَیہِ رَحمَۃُ الحَنّان بھی عالِمِ باعمل تھے، آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی عادتِ کریمہ تھی کہ جب بھی کسی کو سنّت ترک کرتا مُلاحَظہ کرتے تو اُس کی اِصلاح فرماتے چُنانچِہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ ہی کے ایک شاگرد رشید بیان کرتے ہیں: 1373ھ کا واقِعہ ہے کہ ایک دن درسِ حدیث کے دَوران جب کہ مُسلِم شریف کا دَرس شُروع تھا۔ ایک صاحِب ''دارُالحدیث'' میں طَلَباء کے لیے چائے لے آئے۔ دَرس ختم ہونے پر حضرتِ شیخُ الحدیث مولانا سردار احمد عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الاَحَد کے اِشارے پر چائے تقسیم ہونے لگی۔ جب اِس ناچیز کی باری آئی تو بندے نے دائیں (یعنی سیدھے) ہاتھ میں کپ پکڑا، پِرَچ (یعنی پلیٹ) میں چائے ڈالی اور بائیں (یعنی الٹے) ہاتھ سے پلیٹ منہ کے قریب لے گیا۔ حضرت مُحدِّثِ اعظم عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم کی آواز ''دارُالحدیث'' میں گونجی: مولانا! آپ بائیں (یعنی اُلٹے) ہاتھ سے پی رہے ہیں! بندے نے کپ نیچے رکھ کر دائیں (یعنی

---

[11] (پ۵، النساء: ۸۱) [12] (پ ۲۴، الزمر: ۳۶) [13] (پ۱۷، الحج: ۷۸) [14] (الفاتحہ: ۱) [15] (پ۹، الانفال: ۴۰) [16] (پ۱۸، المؤمنون: ۱۴)

سیدھے) ہاتھ سے پلیٹ پکڑی اور پینے لگا۔ جب دوبارہ کپ سے پِرَچ (یعنی پلیٹ) میں چائے ڈالنے لگا تو پھر آواز آئی۔ مولانا! آپ بائیں (یعنی الٹے) ہاتھ سے ڈال رہے ہیں۔ تو بندے نے پلیٹ رکھ دی، دائیں (یعنی سیدھے) ہاتھ میں کپ لے کر پینے لگا۔ تو حضرت مُحدِّثِ اعظم علیہ رحمۃُ اللہِ الاکرم نے تَبَسُّم فرمایا اور زَبانِ مبارک سے یہ الفاظ فرمائے: ''طَیِّب طَیِّب یعنی اب ٹھیک ہے۔'' اب بھی تنہائی میں بیٹھے ہوئے جب یہ واقِعہ یاد آتا ہے اور طَیِّب طَیِّب کے الفاظ کی گونج کانوں میں آتی ہے تو آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ (حیاتِ محدّث اعظم ص۱۵۷)

الٹے ہاتھ سے کھانا، پینا لینا دینا شیطان کا طریقہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت سے حضرت مُحدِّث اعظم علیہ رحمۃُ اللہِ الاکرم کی سنّت سے مَحبَّت کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ کاش! ہم سب بھی نیکی کی دعوت کا یِہی انداز اِختیار کرتے ہوئے خوب خوب سنّتوں کی دُھوم مچاتے رہیں۔ مذکورہ (یعنی بیان کردہ) حِکایت میں الٹے ہاتھ سے چائے پینے سے مَنْع کرنے کا تذکِرہ ہے اور حدیثِ پاک میں اُلٹے ہاتھ سے کھانے پینے کی مُمانَعت موجود۔ چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''فیضانِ سنّت'' (جلداوّل) صفحہ 230 تا 232 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایَت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحِبِ مُعَطَّر پسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک سیدھے ہاتھ سے کھائے اور سیدھے ہاتھ سے پئے اور سیدھے ہاتھ سے لے اور سیدھے ہاتھ سے دے کیونکہ شیطان اُلٹے ہاتھ سے کھاتا اور اُلٹے ہاتھ سے پیتا اُلٹے ہاتھ سے دیتا اور اُلٹے ہاتھ سے لیتا ہے۔''

(سُنَنِ ابن ماجہ ج۴ ص۱۲ حدیث ۳۲۶۶)

ہر کام میں الٹا ہاتھ کیوں...؟

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اَفسوس! آج کل ہم دُنیا کے چکّر میں اِس قَدَر گھر چکے ہیں کہ محبوبِ باری صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری پیاری سُنّتوں کی طرف ہماری توجُّہ ہی نہیں رَہتی۔ یاد رکھئے! حدیثِ مبارک میں ہے کہ ''بے شک شیطان اِنسان (کے

بدن) میں خون کی طرح گردِش کرتا ہے۔'' (بُخاری ج ١ ص ٦٦٩ حدیث ٢٠٣٨) ظاہِر ہے کہ یہ ہمیں سُنّتوں کی طَرف کہاں جانے دے گا؟ شیطان پیچھے لگا ہی رہتا ہے اگرچِہ سِیدھے ہاتھ سے ہی کھانا کھاتے ہیں لیکن پھر بھی اُلٹے ہاتھ سے کچھ نہ کچھ دانے پھانک ہی لئے جاتے ہیں، کھاتے ہوئے چُونکہ سیدھا ہاتھ آلُودہ ہوتا ہے لِہٰذا اکثر لوگ پانی اُلٹے ہی ہاتھ سے پیتے ہیں، چائے پیتے وَقت کپ سیدھے ہاتھ میں اور رِکابی اُلٹے ہاتھ میں لئے چائے پیتے ہیں، کسی کو پانی پلاتے وَقت جگ سِیدھے ہاتھ میں ہوتا ہے جبکہ گلاس اُلٹے میں اور اُلٹے ہاتھ سے گلاس دوسروں کو دیتے ہیں۔ ''حیاتِ مُحَدِّثِ اعظم'' صفحہ 374 پر ہے، مُحَدِّث اعظم پاکستان حضرتِ مولانا محمد سردار احمد قادری چشتی عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: ''لینے اور دینے میں دائیں (یعنی سیدھے) ہاتھ کو استِعمال کرو، یہ عادت ایسی پُختہ (یعنی پکّی) ہو جائے کہ کل قیامت میں جب نامۂ اعمال پیش ہو تو اِسی عادت کے مُوافِق دایاں (یعنی سیدھا) ہاتھ آگے بڑھ جائے تب تو کام بن جائے گا۔''

یا الٰہی! نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں
عَیب پوشِ خَلق سَتّارِ خطا کا ساتھ ہو (حدائقِ بخشش شریف)

مشکل الفاظ کے معانی: **عیب پوشِ خَلق:** مخلوق کے عیب چُھپانے والا۔ **سَتّارِ خَطا:** غلطیاں چھپانے والا

شَرحِ کلامِ رضا: میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے مُناجات کے اِس شعر کے پہلے مِصرعے میں ''نامۂ اعمال جب کُھلنے لگیں'' لکھا ہے، آخِری لفظ ''لگے'' نہ لکھنے میں بھی عجیب حکمت ہے۔ ''لگے'' لکھتے تو معنٰی یہ ہوتے ہیں کہ جب میرا اعمالنامہ کُھل رہا ہو، اور آپ رَحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ چاہتے ہیں کہ کاش! اپنا اعمالنامہ کھولا ہی نہ جائے بس یوں ہی بے حساب بخشش ہو جائے لِہٰذا ''لگے'' نہیں بلکہ ''لگیں'' لکھا چُنانچِہ اِس شعر کے معنٰی یہ بنیں گے: اُس وقت میرا اعمالنامہ کھولا ہی نہ جائے بلکہ پیارے پیارے مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے سِپُرد کر دیا جائے جنہیں تُو نے اپنے فضل و کرم سے ''سَتّارِ خطا'' یعنی ''خطائیں چُھپانے والا'' بنایا ہے اگر تُو نے یہ کرم فرما دیا تو پھر میری نافرمانیاں جانیں اور اُن کی کرم نوازیاں جانیں۔

حضرتِ سیِّد دیدار علی شاہ صاحِب رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ بارگاہِ الٰہی میں عَرض کرتے ہیں:۔

وقتِ نَزْع، وقتِ مرگ ووقتِ وحشت، قبر میں حشر میں اُس شافِعِ روزِ جزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب عمل تُلنے لگیں میزان میں شافِعِ مَحشر شہِ ہر دوسرا کا ساتھ ہو

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

والدین کا فرماں بردار بن گیا (مدینہ ۱۵)

نافرمانیوں پر نَدامت کے آنسو بہانے، گناہوں کی بیماریوں سے شِفا پانے، خود کو نیکیوں کا حَریص بنانے، اپنے وُجود کو سنّتوں سے سجانے اور اپنے دل میں شَمعِ عِشقِ رسول جلانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے، اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھتے رہئے، نَمازوں کی پابندی جاری رکھئے، سنتوں پر عمل کرتے رہئے، **مَدَنی اِنعامات** کے مطابق زندَگی گزاریئے اور اس پر اِستِقامت پانے کیلئے ہر روز ''**فکرِ مدینہ**'' کر کے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کرتے رہئے اور ہر مَدَنی ماہ کی ابتِدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذِمّے دار کو جمع کروادیجئے اور اپنے اِس مَدَنی مقصد ''**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے**'' کے حُصول کی خاطِر پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے سنّتوں کی تربیّت کے **مَدَنی قافِلے** میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کیجئے۔ آیئے! آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے آپ کو ایک **مَدَنی بہار** سناؤں، بستی سُمُندری ہیروالا (ضِلَع ڈیرہ غازی خان، پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی (عمر: تقریباً 20 سال) کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں غالِباً 2009ء میں مڈل کا امتحان دینے کے بعد چُھٹّیاں گزارنے گھر آیا ہوا تھا۔ ایک روز سبزی خریدنے نکلا تو راستے میں چند سبز سبز عمامہ شریف کا تاج پہنے عاشِقانِ رسول سے آمنا سامنا ہو گیا، انہوں نے پُر تپاک انداز میں ملاقات فرمائی اور **اِنْفِرادی**

کوشش کرتے ہوئے کچھ ایسے دِلرُبا انداز میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع کی دعوت پیش کی کہ ہاں کہتے ہی بنی۔ جب طے شدہ وَقت پر سنّتوں بھرے اِجتماع میں جانے کے لئے میں اسلامی بھائیوں کے پاس پہنچا تو اُنہوں نے بڑی شفقت فرمائی اور نہایت اَدَب واِحتِرام سے مجھے گاڑی میں بٹھایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فیضانِ مدینہ جام پور (ضلع راجن پور) میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے ہفتہ وار اجتماع میں اپنی زندَگی کی پہلی حاضِری سے مُشرَّف ہوا۔ وہاں کی پُرسوز نعت شریف، سنّتوں بھرے بیان، ذِکْرُ اللّٰہ اور رِقّت انگیز دُعا نے میری زندَگی میں مَدَنی اِنقِلاب برپا کردیا بِالْخُصُوص **دُعا کے دَوران خوفِ خدا کے باعِث میری آنکھوں سے آنسوؤں کے دھارے بَہ نکلے،** میں نے گناہوں سے توبہ کی اور اِجتماع سے واپَسی کے بعد سے نَمازوں کی پابندی شُروع کردی، کچھ ہی عرصے بعد داڑھی شریف رکھ لی اور سبز عمامہ شریف کا تاج بھی سجالیا، **میں جو کہ انتہائی بدزَبان اور بےاَدَب انسان تھا، ماں باپ کے سامنے چیختا چِلّاتا اور ان کی توہین کیا کرتا تھا اب والِدَین کا مُطیع وفرمانبردار بن چکا تھا اور ان کے ہاتھ پاؤں چومنے لگا تھا۔** میری اس مُثبت تبدیلی پر نہ صِرف گھر والے بلکہ سارا ہی خاندان حیران تھا۔ **مَدَنی ماحول** سے وابَستگی سے پہلے مجھے ایک بیماری تھی جس کے باعِث کافی پریشانی رہتی تھی، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اِس مَرَض سے شِفا عطا فرمادی، میرا حُسنِ ظَن ہے کہ یہ سنّتوں بھرے اِجتماعات میں شرکت کی بَرَکت تھی۔ یہ **مَدَنی بہار** دیکھ کر میری والِدَہ نے مجھے حکم دیا کہ تمہارے چھوٹے بھائی کو **گُردوں کی تکلیف** ہے، تم دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے "**63 روزہ مَدَنی تربیَتی کورس**" میں شامل ہوکر اپنے بھائی کی شِفا کے لئے دعا کرو۔ میں حکم کی تعمیل میں مَدَنی تربیّتی کورس کے لئے تقریباً 2010ء میں فیضانِ مدینہ ساہیوال جا پہنچا اور وہاں نہ صرف بھائی کے لئے خود دعائیں مانگتا بلکہ دیگر عاشِقانِ رسول کو بھی دعا کے لئے کہا کرتا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ابھی مجھے مَدَنی تربیَتی کورس میں دو ہی ہفتے ہوئے تھے کہ **میرے بھائی کی طبیعت بحال ہونے لگی حالانکہ اس کے لئے ڈاکٹر آپریشن کا کہہ چکے تھے۔ جب دوبارہ چیک اپ ہوا تو ڈاکٹرز**

حیران رہ گئے اور کہنے لگے کہ اب آپریشن کی ضَرورت نہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرا بھائی اب رُوبہ صحّت ہو چکا ہے۔

ہیں اسلامی بھائی سبھی بھائی بھائی　　ہے بے حد مَحَبَّت بھرا مَدَنی ماحول

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر　　گناہوں کی دیگا دوا مَدَنی ماحول

شِفائیں ملیں گی، بلائیں ٹلیں گی

یقیناً ہے بَرَکت بھرا مَدَنی ماحول　　(وسائلِ بخشش ص۶۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مذکورہ مَدَنی بہار کے ضِمن میں نیکی کی دعوت کے مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے والدَین کا نافرمان و گُستاخ راہِ راست پر آ گیا۔ یقیناً بڑا ابخت بیدار ہے وہ انسان جس کے ماں باپ اُس سے راضی رہیں خدا کی قسم! وہ شخص نہایت بدنصیب ہے جو اپنے والِدَین کو بِلا اِجازتِ شَرعی ناراض رکھے اور چونکہ آج ہر طرف ماں باپ کی نافرمانیوں اور دل آزاریوں کا طوفان ہے لہٰذا پیش کردہ مَدَنی بہار کے ضِمن میں ماں باپ کی خُوشنُودی کے ثَمَرات اور ناراضی کی وَعِیدات کے مُتَعَلِّق نیکی کی دعوت کے کچھ مَدَنی پھول پیش کئے جاتے ہیں۔ سب سے پہلے اپنے بیٹے سے مَحَبَّت کرنے والی ماں کی دُعا کی ایمان افروز حِکایت سنئے اور جھومئے:

ماں کی دُعا سے بیٹے کو کلِمہ نصیب ہو گیا

ایک ڈاکٹر کا بیان ہے: ایک شخص کو دل کا شدید دَورہ پڑا، بچنے کی اُمّید نہ تھی، اُس کی ماں بچھونے کے پاس بیٹھی دُعا کر رہی تھی جو حاضِرین نے سنی: ''یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اپنے بیٹے سے راضی ہوں تو بھی راضی ہو جا۔'' ڈاکٹر زِعلاج میں مشغول تھے

اور محترمہ (مُحْ۔تَ۔رَمَہ) دُعا میں لگی ہوئی تھیں۔ جب آخری وقت آیا، مریض نے **بُلند آواز سے کلمہ** پڑھا، ہونٹوں پر تبسُّم پھیل گیا اور روح قفسِ عُنصُری سے پرواز کرگئی۔

مرتے وقت کلمہ پڑھنے والا جنّتی ہے

سُبْحٰنَ اللہ! جس مسلمان کی ماں آخری وَقت اُس سے خوش ہو اُس کی بھی کیا شان ہے! اور جس کو آخری وَقت کلمہ نصیب ہو جائے خدا کی قسم! وہ بڑا ہی خوش نصیب ہے۔ چُنانچِہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نِشان ہے: **مَنْ کَانَ آخِرُ کَلَامِہٖ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ** ۔ یعنی جس کا آخری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہو، وہ جنّت میں داخِل ہوگا۔ (ابو داوٗد ج۳ص ۲۵۵ حدیث ۳۱۱۶)

کلمہ پڑھنے والے کی حکایت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: **ملکُ الموت** (عَلَیْہِ السَّلام) ایک مرنے والے شخص کے پاس آئے تو اِس کے دل کو دیکھا لیکن کوئی عملِ خیر (یعنی اچّھا عمل) نہ پایا، پھر اس کے جبڑوں کو کھولا تو زَبان کے کنارے کو تالو سے ملا ہوا دیکھا اور وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ رہا تھا تو اس کلمے کی وجہ سے اُس کی مَغْفِرت کردی گئی۔ (المحتضرین مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیاج ۵ ص ۳۰۴ رقم ۹)

جب دم واپَسیں ہو یااللہ　　لب پہ ہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

ہیں محمد مرے رسولِ خدا　　مرحبا مرحبا رسولُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مقبول حج کا ثواب

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! یقیناً ماں باپ کا دَرَجہ بَہُت بُلند و بالا ہے، ان کی دعائیں اولاد کے حق میں مقبول ہوتی ہیں، بس اُنہیں خوش رکھئے، خوب خدمت کر کے ان کی دعائیں لیجئے۔ ان کی خوشی ایمان کی سلامتی اور ان کی ناراضی ایمان کی بربادی کا باعِث ہوسکتی ہے۔

ماں باپ کا فرماں بردار سدا پَھلا پُھولا اور شادو آباد رہتا ہے، دنیا میں جہاں کہیں رہے اپنے ماں باپ کی دعاؤں کا فَیض اٹھاتا ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ 32 صَفحات پرمبنی رسالے، "**سَمُندری گُنبد**" صَفحہ 6 تا 7 پر ہے: خوب ہمدردی اور پیار و مَحبَّت سے **ماں باپ** کا دِیدار کیجئے، **ماں باپ** کی طرف بنظرِ رَحمت دیکھنے کے بھی کیا کہنے! **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: جب اولاد اپنے ماں باپ کی طرف **رَحمت** کی نظر کرے تو **اللہ** تعالیٰ اُس کیلئے ہر نظر کے بدلے **حجِّ مَبرُور** (یعنی مقبول حج) کا ثواب لکھتا ہے۔ صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان نے عرض کی: اگرچِہ دن میں **سومرتبہ** نظر کرے! فرمایا: نَعَمْ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَطْیَبُ یعنی "ہاں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے اور اَطْیَب (یعنی سب سے زیادہ پاک) ہے۔" (شُعَبُ الْاِیمان ج٦ ص١٨٦ حدیث ٧٨٥٦) یقیناً **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہر شے پر قادِر ہے، وہ جس قَدَر چاہے دے سکتا ہے، ہرگز عاجز نہیں لہٰذا اگر کوئی اپنے ماں باپ کی طرف روزانہ 100 تو کیا ایک ہزار بار بھی **رَحمت** کی نظر کرے تو وہ اُسے ایک ہزار **مقبول حج** کا ثواب عنایت فرمائے گا۔

مشغول جو رہتا ہے، ماں باپ کی خدمت میں — اللہ کی رحمت سے، جاتا ہے وہ جنّت میں

ماں باپ کو اِیذا جو، دیتا ہے شرارت سے — جاتا ہے وہ دوزخ میں، اعمال کی شامت سے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ماں کو تنہا چھوڑ دینے والے کی عبرتناک موت

ایک شخص کی ماں سخت بیمار، موت کے بچھونے پر پڑی تھی، اِس کے باوُجود نالائق بیٹے نے اُس کے ساتھ بدتمیزی کی اور بے چاری کو تنہا چھوڑ دیا اور وہ غریب اِسی حالتِ تنہائی میں انتِقال کرگئی۔ وَقْت گزرتا گیا۔ 30 سال بعد اُس "نالائق بیٹے" کو دَشت لگ گئے اور نہایت کمزور ہوگیا۔ ہاتھوں کا کِیا یوں آڑے آیا کہ رو رو کر کہتا سنا گیا: "میرے تین بیٹے ہیں مگر میری بالکل پرواہ نہیں کرتے، میں کئی روز سے بیمار پڑا ہوں مگر ایک بار بھی ملنے نہیں آئے۔" آخر کار وہ

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

اپنی ماں کی طرح رات کو اکیلا مر گیا۔ صُبح مَحَلّے والوں نے دیکھا کہ اکیلی لاش پر چیونٹیاں اکٹّھی ہو چکی تھیں اور اُس کو کاٹ رہی تھیں۔

دل دُکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا

ورنہ ہے اِس میں خسارہ آپ کا (وسائلِ بخشش ص ٦٦٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے کہ ماں باپ کو ستانے والا دنیا میں بھی سزا پاتا ہے۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: سب گناہوں کی سزا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ چاہے تو قِیامت کیلئے اٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی کی سزا جیتے جی پہنچاتا ہے۔ (اَلْمُستَدرَك لِلْحاكِم ج٥ ص٢١٦ حديث ٧٣٤٥)

واقِعی وہ شخص بڑا خوش نصیب ہے جو ماں باپ کو خوش رکھتا ہے، جو بدنصیب ماں باپ کو ناراض کرتا ہے اُس کیلئے بربادی ہے۔ **اللہ** تبارَکَ وَ تعالیٰ پارہ 15 **سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْل** آیت نمبر 23 تا 25 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ﴿۲۴﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِیْ نُفُوْسِكُمْ ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: اور ماں باپ کے ساتھ اچّھا سُلوک کرو، اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ''ہُوں'' (اُف) نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا اور ان کیلئے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن میں پالا۔ تمہارا ربّ خوب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔

بچپن میں ماں بھی تو اولاد کی گندگی برداشت کرتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُندَرَجۂ بالا آیاتِ کریمہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے والِدَین (وا۔لِ۔دَین) کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا حکم دیا ہے اور خُصُوصاً انکے بڑھاپے میں زیادہ خدمت کی تاکید فرمائی ہے۔ یقیناً ماں باپ کا بُڑھاپا انسان کو امتحان میں ڈال دیتا ہے، بسا اوقات سخت بڑھاپے میں اکثر بِستر ہی پر بَول و بَراز (یعنی گندگی) کی ترکیب ہوتی ہے جس کی وجہ سے عُمُوماً اولاد بیزار ہو جاتی ہے۔ مگر یاد رکھیے! ایسے حالات میں بھی ماں باپ کی خدمت لازِمی ہے۔ بچپن میں ماں بھی تو بچّے کی گندگی برداشت کرتی ہے۔ بُڑھاپے اور بیماریوں کے باعث ماں باپ کے اندر خواہ کتنا ہی چڑ چِڑا پن آجائے، سَٹھیا جائیں، بِلا وجہ لڑیں، چاہے کتنا ہی جھگڑیں اور پریشان کریں، صَبر، صَبر اور صَبر ہی کرنا اور ان کی تعظیم بجالانا ضَروری ہے۔ اُن سے بدتمیزی کرنا، ان کو جھاڑنا وغیرہ دَرکنار اُن کے آگے ''اُف'' تک نہیں کرنا ہے، ورنہ بازی ہاتھ سے نکل سکتی اور دونوں جہانوں کی تباہی مقدّر بن سکتی ہے کہ والِدَین کا دل دُکھانے والا اِس دنیا میں بھی ذلیل و خوار ہوتا ہے اور آخرت میں بھی عذابِ نار کا حقدار ہے۔

دل دُکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا
ورنہ ہے اس میں خسارہ آپ کا (وسائلِ بخشش ص ۳۷۷)

نزع میں خوفناک چیخیں مارنے والا نوجوان

ایک نوجوان کے گُردے فَیل ہو گئے، اَسپتال میں داخِل کر دیا گیا، حالت نہایت خراب تھی، نَزع (یعنی روح نکلنے کا عمل) طاری ہوا، اُس کے منہ اور ناک سے دَردناک آوازیں نکلتی تھیں، چہرہ نیلا ہو جاتا اور آنکھیں باہر اُبل پڑتی تھیں، اِس کیفیت میں دو دن گزر گئے۔ ان دَردناک آوازوں نے خوفناک چیخوں کا رُوپ دھار لیا تھا، وارڈ (ward) کے مریض بھاگنے شُروع ہو گئے، لہٰذا اُسے وارڈ سے دُور ایک کمرے میں مُنتَقِل کر دیا گیا، اُس کے باپ نے ڈاکٹر سے کہا:

اِسے زَہر کا ٹیکا لگا دو تا کہ یہ مَر جائے، ہم سے اِس کی حالت دیکھی نہیں جاتی ۔ جب پوچھا گیا کہ آخر اِس کی یہ عجیب و غریب حالت کیوں ہے؟ باپ بیزاری کے ساتھ بول اُٹھا: یہ شخص اپنی بیوی کو خوش کرنے کیلئے ماں کو مارتا تھا اور میں اس کو روکا کرتا تھا، ایسا لگتا ہے اب اِس کی سزا مل رہی ہے! کُل تین دن نَزع کی شدید تکلیفوں میں مبتَلا رہنے کے بعد اُس نے دم توڑا۔

ماں کو جواب نہ دینے والا گونگا ہوگیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم اللہ تَـــوّاب عَزَّوَجَلَّ کی جناب میں توبہ کرتے اور اُس سے عافِیت کا سُوال کرتے ہیں ۔ آہ! ماں باپ کی دل آزاری کس قدر رُسوائی اور دردناک عذاب کا باعِث ہے ۔ ماں باپ کا بَہُت خیال رکھنا چاہئے کہ جیسے ہی پکاریں سارے کام چھوڑ کر جی امّی ، جی ابّو کہتے ہوئے ان کی خدمت میں حاضِر ہو جانا چاہئے ،منقول ہے: ایک شخص کو اس کی ماں نے آواز دی لیکن اُس نے جواب نہ دیا اِس پر اُس کی ماں نے اُسے بددُعا دی تو وہ **گُونگا** ہو گیا۔

(بِرُّ الوالدَین لِلطَّرطُوشی ص۷۹)

ماں باپ کے نافرمان کی عبادتیں نامقبول

اپنے باپ کے نافرمان کے مُتَعَلِّق کئے گئے ایک سُوال کے جواب میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت ،مولانا شاہ **امام اَحمد رضا خان** عَلَیہِ رَحمۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: باپ کی نافرمانی **اللہ** جبّار وقہّار کی نافرمانی ہے اور باپ کی ناراضی **اللہ** جبّار وقہّار کی ناراضی ہے، آدَمی ماں باپ کو راضی کرے تو وہ اُس کے **جنّت** ہیں اور ناراض کرے تو وُہی اُس کے دوزخ ہیں ۔ جب تک باپ کو راضی نہ کریگا، اُس کا کوئی فرض، کوئی نَفْل، کوئی نیک عمل اَصلاً (یعنی ہرگز) قبول نہیں، عذابِ آخرت کے علاوہ دنیا میں ہی جیتے جی سخت بلا (یعنی شدید آفت) نازِل ہوگی، مَرتے وقت **مَعَاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ **کلمہ** نصیب نہ ہونے کا خوف ہے۔

(فتاوٰی رضویہ ج ٢٤ ص ٣٨٤ ۔ ٣٨٥)

گدھا نُما اِنسان کا مُردہ

حضرت سیِّدُ ناعوّام بن حَوشَب عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الرَّب (جو کہ تبعِ تابِعی بُزُرگ گزرے ہیں اور انہوں نے ۱۴۸ھ میں وفات پائی) فرماتے ہیں: میں ایک مرتبہ کسی مَحَلّے سے گزرا، اُس کے کَنارے پر قبرِستان تھا، بعدِ عَصر ایک قَبر شَق ہوئی (یعنی پَھٹی) اور اُس میں سے ایک ایسا آدمی نکلا جس کا سر گدھے جیسا اور باقی جسم انسان کا تھا، وہ تین بار گدھے کی طرح رَینکا (رَیں۔کا یعنی چیخا)، پھر قَبر میں چلا گیا اور قَبر بند ہوگئی۔ ایک بڑی بی بیٹھی (سُوت) کات رہی تھیں، ایک خاتون نے مجھ سے کہا: بڑی بی کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: اِس کا کیا مُعامَلہ ہے؟ کہا: یہ قَبر والے کی ماں ہے، وہ شرابی تھا، جب شام کو گھر آتا، ماں نصیحت کرتی کہ اے بیٹے! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر، آخِر کب تک اس ناپاک کو پیئے گا! یہ جواب دیتا: تُو گدھے کی طرح رَینکتی ہے۔ اِس شخص کا عَصر کے بعد اِنتِقال ہوا، جب سے فوت ہوا ہے ہر روز بعدِ عَصر اس کی قَبر شَق ہوتی ہے اور یوں تین بار گدھے کی طرح چِلّا کر پھر قَبر میں سَما جاتا ہے اور قَبر بند ہو جاتی ہے۔ (اَلتَّرغیب وَالتَّرہیب للمنذری ج۳ ص۲۶۷ حدیث۳۸۳۳)

دل نہ تُو ماں باپ کا ہرگز دُکھا
ہو کہیں نہ خاتِمہ تیرا بُرا

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللہ! اَستَغفِرُ اللہ
صَلُّوا عَلَی الحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ماں کے گستاخ کو زمین زندہ نگل گئی!

کسی گاؤں میں ایک کِسان کے گھر کے اندر ساس بَہو کے درمیان ہمیشہ ٹھنی رہتی تھی، کئی بار کِسان کی بیوی روٹھ کر میکے چلی گئی اور وہ مِنّت سَماجت کرکے اُس کو لے آیا۔ آخِری بار بیوی نے کِسان سے کہہ دیا کہ اب اِس گھر کے اندر میں رہوں

گی یا تمہاری ماں۔ کِسان اپنی بیوی پرلَٹّو تھا، اِس نادان نے دل ہی دل میں طے کرلیا کہ روز روز کے جھگڑے کا حل یِہی ہے کہ ماں کوراستے سے ہٹا دیا جائے۔ چُنانچِہ ایک بار وہ کسی حِیلے سے ماں کو اپنے گنّے کے کھیت میں لے گیا، گنّے کاٹتے کاٹتے موقع پاکر ماں کا رُخ کرکے جُوں ہی اُس پرکلہاڑی کا وار کرنا چاہاایک دم زمین نے اُس کِسان کے پاؤں پکڑ لئے، کلہاڑی ہاتھ سے چھوٹ کر دُور جا پڑی اور ماں گھبرا کر چِلّاتی ہوئی گاؤں کی طرف بھاگ نکلی۔ زمین نے آہِستہ آہِستہ کِسان کونِگلنا شُروع کردیا، وہ گھبرا کر چیختا رہا اور اپنی ماں کو پکار پکار کرمُعافی مانگتا رہا لیکن ماں بَہُت دُور جا چُکی تھی، کچھ دیر بعد جب لوگ وہاں پہنچے تو وہ چھاتی تک زمین میں دھنس چکا تھا، لوگ اُسے نکالنے کی ناکام کوششیں کرتے رہے مگر زمین اُسے نِگلتی ہی رہی یہاں تک کہ وہ زمین کے اندر سَما گیا۔

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

توبہ! توبہ!!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! توبہ! توبہ!! لرزاٹھو!!! اور اگر ماں باپ کو کبھی ناراض کیا ہے تو جلدی جلدی ان کے قدموں میں گر کر رورو کران سے مُعافی کی بھیک مانگ لو، یہ تو دنیا کی سزا تھی جو اُس ماں کے نافرمان نادان کسان کی دیکھی گئی اگر وہ کسان مسلمان تھا تو ہم خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ سے اس کیلئے رحم وکرم کی درخواست کرتے ہیں۔ دنیا کی سزا جب نا قابلِ برداشت ہوا کرتی ہے تو آخرت کی سزا کیسے سہی جا سکے گی! خدا کی قسم! ماں باپ کے نافرمانوں کو مرنے کے بعد ملنے والی سزا دُنیوی سزا کے مقابلے میں کروڑہا کروڑ گُنا زیادہ خوفناک ہوگی۔ چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ 32 صَفْحات پر مَبنی رِسالے،

"سَمُندری گنبد" صَفحہ 20 تا 21 سے تین رِوایات مُلاحظہ فرمائیے۔

آگ کی شاخوں سے لٹکنے والے

حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حَجَر مَکّی شَافِعی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نَقْل کرتے ہیں: سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مِعراج کی رات میں نے کچھ لوگ دیکھے جو آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے تو میں نے پوچھا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عَرض کی: اَلَّذِیْنَ یَشْتُمُوْنَ اٰبَاءَ ھُمْ وَاُمَّھَاتِھِمْ فِی الدُّنْیَا یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو دُنیا میں اپنے باپوں اور ماؤں کو بُرا بھلا کہتے تھے۔ (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر ج۲ ص۱۳۹)

بارِش کے قطروں جتنے انگارے

منقول ہے: جس نے اپنے والِدَین کو گالی دی اُس کی قَبْر میں آگ کے اِتنے انگارے اُترتے ہیں جتنے (بارِش کے) قطرے آسمان سے زمین پر آتے ہیں۔

(اَیضاً ص۱٤٠)

قَبْر پسلیاں توڑ دیتی ہے

منقول ہے: جب ماں باپ کے نافرمان کو دفن کیا جاتا ہے تو قَبْر اُسے دباتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں (ٹوٹ پھوٹ کر) ایک دوسرے میں پَیوَست ہو جاتی ہیں۔

(اَیضاً)

پاؤں پکڑ کر ماں باپ سے معافی مانگ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک ناراض ہے تو فوراً سے پیشتر ہاتھ جوڑ کر، پاؤں پکڑ کر اور رو رو کر مُعافی تَلافی کی ترکیب فرما لیجئے، اُن کے جائز مطالَبات پورے کر دیجئے اور اللہ تبارک وتعالٰی کی جناب میں بھی گڑگڑا کر توبہ کر لیجئے کہ اِسی میں دونوں جہانوں کی بھلائی ہے۔ والِدَین کے حُقُوق کی مزید معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی جاری کردہ دوعدد V.C.Ds (1) "ماں باپ کے

حُقوق'' اور (2) اعتِکافِ رَمَضانُ المبارَك (۱۴۳۰ھ) میں ہونے والے ''مدنی مذاکرے'' کی وی۔سی۔ڈی بنام ''والِدَین کے نافرمانوں کا انجام'' مُلاحَظہ کیجئے۔

ماں کی بددُعا سے ٹانگ کٹ گئی

واقِعی ماں باپ کے حُقوق سے عُہدہ بَرآ ہونا نہایت دشوار ہے، اِس کیلئے عمر بھر کوشاں رہنا ہوگا اور **ماں باپ** کی ناراضی سے ہمیشہ بچنا ہوگا۔ جو لوگ **ماں باپ** کو ستاتے ہیں اُن کا دنیا میں بھی بھیانک انجام ہوتا ہے چُنانچِہ حضرتِ علّامہ کمال الدّین دَمیری عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نَقْل کرتے ہیں: ''زَمَخْشَری'' (جو کہ مُعتَزِلی فِرقے کا ایک مشہور عالِم گزرا ہے اُس) کی ایک **ٹانگ کٹی ہوئی** تھی، لوگوں کے پوچھنے پر اُس نے اِنکِشاف کیا کہ یہ میری **ماں کی بددُعا** کا نتیجہ ہے، قِصّہ یوں ہوا کہ میں نے بچپن میں ایک **چڑیا** پکڑی اور اُس کی ٹانگ میں ڈوری باندھ دی، اِتّفاق سے وہ میرے ہاتھ سے چھوٹ کر اُڑتے اُڑتے ایک دیوار کی دَراڑ میں گُھس گئی، مگر ڈوری باہَر ہی لٹک رہی تھی، میں نے ڈوری پکڑ کر بے دردی سے کھینچی تو **چڑیا** پھڑکتی ہوئی باہَر نکل پڑی، مگر بے چاری کی **ٹانگ** ڈوری سے کٹ چکی تھی، **میری ماں** نے یہ دَردناک منظر دیکھا تو صدمے سے تڑپ اُٹھی اور اُس کے منہ سے میرے لئے یہ **بددُعا** نکل گئی: ''جس طرح تُو نے اِس بے زَبان کی ٹانگ کاٹ ڈالی، **اللہ** تَعَالٰی تیری ٹانگ کاٹے۔'' بات آئی گئی ہوگئی، کچھ عرصے کے بعد تحصیلِ عِلْم کیلئے میں نے ''بُخارا'' کا سفر اختیار کیا، اِثنائے راہ (یعنی راستے میں) سُواری سے گر پڑا، **ٹانگ** پر شدید چوٹ لگی، ''بُخارا'' پہنچ کر کافی علاج کیا مگر تکلیف نہ گئی بِالآخر **ٹانگ کٹوانی پڑی**۔ (اور یوں ماں کی بددعا رنگ لائی) (حیاۃ الحیوان الکبرٰی ج۲ ص ۱۶۳)

ماں باپ کی محبّت کے اَولاد پر طبی اثرات

والِدَین کی اَھمِیَّت کو کون نہیں جانتا، اسلام نے ہمیں ماں باپ کو خوش رکھنے اور ان کی ناراضی سے باز رہنے کا حکم دیا ہے یقیناً اس میں ہمارے لئے دنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیاں ہیں۔ غیر مُسلِم سائنسدانوں نے بھی ماں باپ کے تعلُّق سے

عجیب وغریب تحقیقات کی ہیں: چُنانچِہ ڈاکٹر نِکَلسَن ڈَیوِز (DR. NICHOLSON DEVIS) اور پروفیسر مِسْلَن کیم (PROF.MISLON CAM) کی رَپورٹ کا خلاصہ ہے: ماں باپ کو جُوں جُوں بڑھاپا آتا ہے ان کو اولاد سے مَحَبَّت بڑھتی چلی جاتی ہے اور اس مَحَبَّت کے سبب والِدَین کی آنکھوں کے اندر روشنی کی ایک مخصوص شکل پیدا ہوتی ہے جو کہ اولاد کے حق میں صحّت کا سبب بنتی ہے! ماں باپ چاہے ہزاروں میل دُور ہوں (مگر اولاد سے خوش ہوں تو) اُن کی ہمدردیوں اور بھلی تمنّاؤں کے ذَرِیعے غیر مَرئی (یعنی نظر نہ آنے والی) شُعاؤں کا سلسلہ اولاد تک پہنچتا رہتا ہے، والِدَین بیمار ہوں تب بھی ان کی غیر مَرئی شُعائیں کمزور نہیں ہوتیں ان کی قوت برابر بڑھتی رہتی ہے۔ ماں باپ اگر قریب ہوں تو ان کی مَحَبَّتوں بھری غیر مَرئی شعائیں جسم اور اَعصاب (یعنی وہ باریک سفید رَیشے جو دماغ اور حرام مغز سے نکل کر تمام بدن میں پھیلے ہوئے ہیں ان) کو تَقوِیَّت پہنچاتے اور ان کو لچک دار یعنی نرم و مُلائم رکھتے ہیں۔ والِدَین کا چُھونا نفسیاتی بیماریوں اور ذہنی الجھنوں کو دُور کرتا ہے۔ ایک سائنسدان اپنا تجرِبہ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے: ''میں جب بھی اپنی ماں سے مَحَبَّت بھری نگاہیں ملاتا ہوں میرے اندر سُکون کی لہر دوڑ جاتی ہے۔'' خیر یہ غیر مسلموں کی تحقیقات ہیں، ہمیں دُنیوی مَفادات کیلئے نہیں **خدا و مصطفٰے** عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اَحکامات کی بَجا آوری کی نیّت سے والِدَین کی اِطاعت کرنی چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسلمان تو پھر بھی ماں باپ کی خدمت کرتے ہیں غیر مسلموں کے یہاں تو بوڑھے ماں باپ کی بَہُت زیادہ ناقدری ہے، اِسے اِس واقِعے سے سمجھنے کی سعی کیجئے:

اولڈ ہاؤس اور ایک لاچار بُڑھیا

انگلینڈ کے ایک جَریدے میں کچھ اِس طرح کا سنسنی خیز قِصّہ لکھا تھا، ایک ماں کی ایک ہی اکلوتی بیٹی ''مَیری'' MARY کے علاوہ کوئی اولاد نہیں تھی، ''مَیری'' جب جوان ہوئی تو ماں نے ایک کھاتے پیتے اور سماجی طور پر مُعزَّز نوجوان سے اُس کی شادی کردی۔ اور خود بھی انہیں کے ساتھ مُقِیم ہوگئی۔ ان کے یہاں ایک چاندسی مُنّی پیدا ہوئی، اُس کا نام

اِلیزَبِیتھ (ELIZABETH) رکھا گیا، نانی کو گویا ایک کھلونا مل گیا، نواسی اِلیزَبِیتھ اُس کے ساتھ خوب ہِل گئی، وَقت گزرتا گیا اِدھر اِلیزَبِیتھ بڑی ہوتی جارہی تھی تو اُدھر نانی بڑھاپے کی طرف رواں دواں تھی۔ اب ننھی اِلیزَبِیتھ اتنی سنبھل گئی تھی کہ اپنے کپڑے وغیرہ خود تبدیل کر لیتی تھی۔ ''میری'' نے سوچا ماں اب بوڑھی ہو چکی ہے، مہمان وغیرہ آتے ہیں تو اُن میں یہ جچتی نہیں ہے، لہٰذا اُس نے ماں کو بوڑھوں کے خُصُوصی گھر یعنی اَولڈ ہاؤس (OLD HOUSE) میں داخِل کروا دیا، ماں نے بَہُت احتجاج کیا، گھر میں اپنی ضَرورت کا اِحساس دلایا، نواسی اِلیزَبِیتھ کی پرورش کا عُذر کیا، مگر اس کی ایک نہ چلی۔ اِلیزَبِیتھ کو بھی نانی سے پیار ہو گیا تھا، اُس نے بھی نانی کی بَہُت حمایت کی مگر اُس کی بھی شُنوائی نہ ہوئی۔ ''مَیری'' حیلے بہانے کرتی رہی کہ مکان میں تنگی ہو رہی ہے، آپ بے فِکر رہیں ہم وقتاً فوقتاً اولڈ ہاؤس ملنے آیا کریں گے، ہفتہ اتوار (دو دن) گھر پر بھی لایا کریں گے، بھلا اولڈ ہاؤس میں جانے سے کوئی رشتے بھی ٹوٹتے ہیں! شُروع شُروع میں ''مَیری'' نے ماں سے ملاقاتیں بھی کیں مگر رفتہ رفتہ اِس میں فاصلے بڑھتے گئے۔ اور بالآخر ''اِنتِظار'' بڑھیا کا مقدّر بن گیا۔ وہ مَحبَّت بھرے لمبے لمبے خط تیّار کرتی، نواسی اِلیزَبِیتھ کو پیار لکھتی مگر کوئی خاص فرق نہ پڑا۔ ایک بار خط میں بیٹی نے لکھا کہ اب کی بار کرِسْمس (CHRISTMAS) کی اگلی رات میں آپ کو لینے آؤں گی، گھر چلیں گے۔ بڑھیا کی خوشی کی انتہا نہ رہی، اُس نے اُون (WOOL) سے اپنی پیاری نواسی کیلئے سوئیٹر وغیرہ بُنا تا کہ اُسے تحفے میں دے۔ 24 دسمبر کو رات سخت برفباری تھی ''مَیری'' نے لینے کیلئے آنا تھا اس لئے وہ اپنا ''تحفۂ محبَّت'' لئے انتِظار میں بلڈنگ کی بالکونی میں بیٹھی بے قراری کے ساتھ سڑک پر آنے جانے والی ہر گاڑی کو غور سے دیکھ رہی تھی، کہ دیکھو ''مَیری'' کی گاڑی کب آتی ہے! اولڈ ہاؤس کی ایک خادِمہ لڑکی ''نَینسی'' (NENSI) کو بڑھیا کی بیقراری دیکھ کر بڑا ترس آرہا تھا اُس نے ہیٹر والے کمرے میں چلنے کیلئے بَہُت اِصرار کیا مگر بڑھیا نہ مانی۔ نَینسی نے ایک گرم شال لا کر اُسے اُڑھا دی اور ہمدردی کے ساتھ بار بار گرما گرم چائے پیش کرتی رہی، بُڑھیا نے سخت سردی کے اندر ٹھٹھرتے ٹھٹھرتے انتِظار میں ساری رات

جاگ کر گزاردی مگر بیٹی نے نہ آنا تھا، نہ آئی۔ شدید سردی کی وجہ سے بُڑھیا کو سخت **نمونیا** ہوگیا، جو کہ سردی لگنے، کھانسی ہو جانے اور گلا خراب ہونے سے لاحق ہوتا ہے، اِس میں پھیپھڑے کے کسی حصّے میں سُوجن ہو جاتی ہے، جس سے وہاں ہوا نہیں جاسکتی اور مریض کو سانس لینے میں سخت تکلیف ہوتی ہے اور اِس کا درجۂ حرارت (یعنی بخار) 105 ڈگری تک بڑھ جاتا ہے۔ اِس بیماری کی تاب نہ لاتے ہوئے بُڑھیا نے دَم توڑ دیا۔ کچھ دن بعد ''مَیری'' اپنی ماں کا سامان لینے اولڈ ہاؤس آئی، اُس نے وہاں کی خادِمہ نَینسی کا بَہُت شکریہ ادا کیا کیوں کہ وہ آخِری وَقت تک اُس کی بوڑھی ماں کی خدمت کرتی رہی تھی، چونکہ نَینسی ابھی جوان تھی اور کافی خدمت گزار بھی، اِسلئے ''مَیری'' نے بہتر تنخواہ کا لالچ دیکر اُسے اپنے گھر خدمتگاری کے کام کیلئے چلنے کی آفر کی۔ ''نَینسی'' نے چوٹ کرتے ہوئے کہا: آپ کے گھر ضَرور آؤں گی، مگر ابھی نہیں، جس دن آپ کی بیٹی اِلیزَبیتھ آپ کو یہاں اَولڈ ہاؤس میں چھوڑ جائیگی، میں اُس کے ساتھ اُس کی خدمت کیلئے چلی جاؤں گی۔

اولڈ ہاؤس کے مقیم دو پاکستانی بزرگوں کی فریاد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تو ایک غیر مُسلِم خاندان کا واقِعہ تھا، اسے سُن کر آپ کو شاید کچھ عجیب سا محسوس ہو رہا ہوگا۔ غیر اسلامی مُمالِک میں بکثرت اولڈ ہاؤس ہیں اور افسوس اب ان کی دیکھا دیکھی اسلامی ملکوں حتّٰی کہ پاکستان میں بھی اس کا آغاز ہو چکا ہے! دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں 16 ربیعُ النور شریف ۱۴۳۲ھ (19.2.2011) کو مُعمَّر حضرات (یعنی بوڑھوں) کا مَدَنی مذاکرہ ہوا تھا جس میں مُلک بھر سے ہزاروں سِن رَسیدہ بزرگوں نے شرکت کی تھی اور یہ مدنی مذاکرہ ''مَدنی چینل'' پر براہِ راست ٹیلی کاسٹ (TELECAST) کیا گیا تھا۔ کسی پاکستانی اولڈ ہاؤس میں مُقیم دو نہایت کمزور بزرگوں نے اسلامی بھائیوں سے **نہایت غمگین** لہجے میں اپنا دَرد بیان کیا اور اولڈ ہاؤس میں چھوڑ کر **چلے جانے** پر اپنے عزیزوں کے متعلّق نہایت تَـــأَسُّف وحسرت کا اِظہار کیا اور کہا کہ ہماری آرزو ہے کہ ہمارے خاندان والے ہمیں گھر واپس لے چلیں ہم یہاں کافی دُکھی ہیں۔ ہائے! ہائے! وہ اولاد کتنی اِحسان فراموش اور ناخَلف و نالائق

ہے جو بچپن میں ماں باپ کی طرف سے کئے جانے والے تمام اِحسانات کو فراموش کر کے بُڑھاپے میں انہیں ٹُھکرا دیتی ہے۔ حالانکہ بڑھاپے میں تو بے چاروں کو ہمدردیوں کی زیادہ حاجت ہوتی ہے۔ اسلامی بھائیو! آپ عَہد کیجئے کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے ماں باپ کو عمر بھر نبھائیں گے اور ان کی خدمت کر کے خود کو جنّت کا حقدار بنائیں گے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ۔ یقین مانئے **والِدَین** کے حُقُوق بَہُت زیادہ ہیں اور ان سے سُبُکدَوش (یعنی برئُ الذِّمَّہ) ہونا مُمکِن ہی نہیں چُنانچِہ

ماں کو کندھوں پر اُٹھائے گرم پتھروں پر چھ میل۔۔۔۔۔۔

ایک صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بارگاہِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں عَرض کی: ایک راہ میں ایسے گرم **پتّھر** تھے کہ اگر گوشت کا ٹکڑا اُن پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا! میں اپنی ماں کو گردن پر سُوار کر کے **چھ میل** تک لے گیا ہوں، کیا میں ماں کے حُقُوق سے فارِغ ہو گیا ہوں؟ **سرکارِ نامدار** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں دَرد کے جس قَدَر جھٹکے اُس نے اٹھائے ہیں شاید یہ اُن میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔

(اَلْمُعْجَم الصَّغِیر لِلطَّبَرانی، الجزءُ الاوّل ص۹۲ حدیث۲۵۷)

حمل کی تکالیف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی ماں نے اپنے بچّے کیلئے سخت تکلیفیں اُٹھائی ہوتی ہیں، دردِ زِہ یعنی بچے کی ولادت (DELIVERY) کے وَقت ہونے والے درد کو ماں ہی سمجھ سکتی ہے، مرد کیلئے کس قَدَر آسانی ہے کہ اُسے ڈِلوری نہیں ہوتی۔ **میرے آقا** اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام **احمد رضا خان** عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن **فتاوٰی رضویہ** (جلد 27) صَفْحَہ 101 پر فرماتے ہیں: مرد کا تعلُّق صِرف لَذَّت کا ہے اور عورت کو صَدہا مصائب کا سامنا ہے، نو مہینے پیٹ میں رکھتی ہے کہ چلنا پھرنا، اٹھنا، بیٹھنا دشوار ہوتا ہے، پھر پیدا ہوتے وقت تو ہر جھٹکے پر موت کا پورا سامنا ہوتا ہے، پھر اَقسام اَقسام کے درد میں نِفاس

والی (یعنی ولادت کے بعد آنے والے خون کی تکلیف میں مبتَلا ہونے والی) کی نیند اُڑ جاتی ہے۔ اسی لئے (اللہ تبارَک وتعالٰی) فرماتا ہے:

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًاؕ وَ حَمْلُهٗ وَ فِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًاؕ

(پ٢٦الاحقاف:١٥)

ترجَمۂ کنزالایمان: اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنی اس کو تکلیف سے اور اسے اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینے میں ہے۔

تو ہر بچّے کی پیدائش میں عورت کو کم از کم تین برس بامَشَقَّت جیل خانہ ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ٢٧ ص١٠١)

ڈرائیور کی جان بچ گئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنّتیں سیکھنے سکھانے، ان پر عمل بڑھانے، اپنے آپ کو سنّتوں کا پیکر بنانے اور نیکی کی دعوت کی خوب دھومیں مچانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھتے رہئے، نمازوں کی پابندی جاری رکھئے، سنتوں پر عمل کرتے رہئے، مَدَنی اِنعامات کے مطابِق زندگی گزاریئے اور اِس پر اِستِقامت پانے کیلئے ہر روز ''فکرِ مدینہ'' کرکے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کرتے رہئے اور ہر مَدَنی ماہ کی ابتِدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذِمّے دار کو جمع کروادیجئے اور اپنے اِس مَدَنی مقصد ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے'' کے حُصول کی خاطر پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلے میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کیجئے۔ آیئے! آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے آپ کو ایک مَدَنی بہار سناؤں چُنانچِہ باب المدینہ (کراچی) کے عَلاقے نیا آباد کی ایک اسلامی بہن کے حَلفِیہ بیان کا خُلاصہ ہے کہ میرے ایک بھائی جو کہ عَرَب شریف کے شہر ''رِیاض'' میں بحیثیت ڈرائیور ملازمت کررہے ہیں۔ ایک دن ڈرائیونگ کے دَوران خطرناک حادِثہ ہوا اور وہ بے ہوش ہوگئے۔ دِماغی چوٹیں اتنی زیادہ تھیں

کہ بچنے کی اُمّید نہ رہی۔ ہم لوگ مجبور تھے اُن کو دیکھنے بھی نہ جاسکتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کیا کرتی تھی۔ میں نے بھائی جان والی پریشانی اپنے عَلاقے کی ایک اسلامی بہن کو بتائی۔ انہوں نے مجھے دِلاسہ دیا اور مشورہ دیا کہ اِسی طرح پابندی سے اجتماع میں شرکت کر کے خوب **دُعا** کیا کرو۔ چُنانچِہ میں نے ایسا ہی کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِجتماع میں کی جانے والی **دعاؤں** کی بَرَکت سے تین ماہ کے اندر اندر بھائی جان نے بات چیت شُروع کر دی۔ ڈاکٹر بھی حیران رہ گئے کیوں کہ **دِماغی چوٹیں** بَہُت زیادہ تھیں اور بظاہر بچنے کی امّید بَہُت کم تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماعات کی برکات پر میری عقیدت اور زیادہ مضبوط ہوئی۔

اے اسلامی بہنو! نہ مایوس ہونا   تمہیں خیر دیگا دِلا مَدَنی ماحول
تُو پردے کے ساتھ اِجتماعات میں آ   تری دیگا بگڑی بنا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُنّتوں بھرے اجتماع میں رحمتوں کا نزول ہوتا ہے

مدینہ ۳ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سنّتوں بھرے اجتماع میں مانگی جانے والی دعائیں ضَرور رنگ لاتی ہیں، **حضرت** سیِّدُنا امام **سُفیان بِن عُیَیْنہ** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: عِنْدَ ذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحمَۃُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رحمتِ الٰہی اترتی ہے۔ (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء ج۷ ص۳۳۵ رقم۱۰۷۵۰) جب نیک بندوں کے تذکِروں پر رَحمتوں کا نُزُول ہوتا ہے تو جس اِجتماع میں **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذِکرِ خیر ہوتا ہو وہاں رَحمتیں کیوں نازِل نہ ہوں گی اور جہاں چھما چھم رَحمتیں برس رہی ہوں وہاں دعائیں کیوں قبول نہ ہوں گی۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 743 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''جنّت میں لے جانے والے اعمال''

صَفحہ 422 پر ہے: حضرتِ سیِّدُ نا ابوہُریرہ اور حضرتِ سیِّدُ نا ابوسَعید رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ ہم دونوں محبوبِ ربِّ ذوالجلال، صاحبِ جُود ونَوال، شَہَنشاہِ خوش خِصال، سلطانِ شیریں مَقال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں حاضر تھے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو قوم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرنے کے لئے بیٹھتی ہے فِرِشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ (یعنی سکون) نازِل ہوتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے فِرِشتوں کے سامنے ان کا چرچا فرماتا ہے۔'' (صَحیح مُسلِم ص۱۴۴۸ حدیث ۲۷۰۰)

ذِکر کسے کہتے ہیں؟

''اللّٰہ ھُو'' اور ''حق ھُو'' کی ضَربیں لگانا بے شک ذِکر ہی ہے۔ تاہم تِلاوتِ قرآن، حمد و ثنا، مُناجات و دعا، دُرُود و سلام، نعت و مَنقبت، خُطبہ، دَرس، سنّتوں بھرا بیان وغیرہ بھی ''ذِکرُ اللّٰہ'' میں شامل ہیں۔ لہٰذا دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماعات بھی ذِکر کے حلقے ہیں۔ ؎

سارے عالَم کو ہے تیری ہی جستجو　　جِنّ و اِنس و مَلک کو تری آرزو
یاد میں تیری ہر ایک ہے سُو بسُو　　بَن میں وَحشی لگاتے ہیں ضَرباتِ ھو
اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ (سامانِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! 　صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یاربِّ مُصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ! ہماری بے حساب مَغْفِرت فرما، ہمیں اپنی اور اپنے پیارے حبیب کی محبت پر زندہ رکھ، جب تک جئیں سنّتوں پر عمل کرتے رہیں اور مریں تو مدینے کی سرزمین، گُنبدِ خضرا کا سایہ، نگاہوں کے سامنے پیارے محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا جلوہ اور لب پر یہ کلمۂ طیِّبہ ہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم)۔ جنّتُ الْبَقِیع میں تدفین ہو اور جنّتُ الْفِردَوس میں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کا پڑوس ملے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

یا خدا جسم میں جب تک کہ مری جان رہے   تجھ پہ صدقے ترے محبوب پہ قربان رہے
کچھ رہے یا نہ رہے پر یہ دعا ہے کہ امیرؔ   نَزْع کے وقت سلامت مرا ایمان رہے

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوبُوا اِلَی اللہ !   اَسْتَغْفِرُ اللہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِسراف کی تعریف

غیرِ حق میں صَرف (یعنی خرچ) کرنا۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۱ ص ۶۹۰) مَثَلاً نافرمانی کی جگہوں پر خرچ کرنا۔

بُخل کی تعریف

جس چیز کا خرچ کرنا شرعاً یا مروتاً ضروری ہو وہاں خرچ نہ کرنا۔

(حدیقه ندیه شرح طریقه محمدیه ج ۲ ص ۲۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

دُرُود شریف کی فضیلت کی حکایت

حضرتِ سیِّدُنا اَبُو الْمَواہب شاذِلی عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے خواب میں اپنے دیدارِ فیض آثار سے مُشرَّف کیا اور فرمایا: ''تم بروزِ قیامت میرے ایک لاکھ اُمّتیوں کی شَفاعت کروگے۔'' میں نے عَرض کی: اے میرے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! مجھ پر اس قَدَر اِنعام واِکرام کیسے ہوا؟ ارشاد فرمایا: اِس لیے کہ تم مجھ پر دُرُود کا ہدِیّہ پیش کرتے رہتے ہو۔ (الطبقاتُ الکُبریٰ لِلشَّعرانی، الجزءُ الثّانی ص ۱۰۱)

پڑھتے رہو دُرود و سلام بھائیو! مُدام
فضلِ خدا سے دونوں جہاں کے بنیں گے کام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حِکایتِ دُرُود کے ضِمن میں ''شَفاعت'' کے مُتَعلِّق مَدَنی پھول

عُلَمائے کِرام شَفاعت فرمائیں گے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ! دُرودِ پاک پڑھنے کی بھی کیا خوب برکتیں ہیں! اِس حِکایتِ دُرود سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بروزِ قِیامت اھلُ

اللہ (یعنی اللہ والے) گنہگاروں کی **شَفاعت** فرمائیں گے۔ یاد رہے! مُطلَقاً **شَفاعت** کا انکار حُکمِ قرانی کا انکار اور کُفر ہے۔ موقع کی مناسبَت سے **شَفاعت** کے بارے میں **نیکی کی دعوت** کے کچھ **مَدَنی پھول** آپ کی طرف بڑھاتا ہوں، قَبول فرما کر اپنے **دل کے مَدَنی گلدستے** میں سجاتے جائیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایمان کو تازگی ملنے کے ساتھ ساتھ کئی وَسْوَسوں کی کاٹ بھی ہو جائے گی۔ **شَفاعت** کے معنیٰ ہیں: ''گناہوں سے مُعافی کی **سِفارِش**۔'' سب سے پہلے عُلَمائے کرام کے **شَفاعت** کرنے کے مُتَعلِّق ایک ایمان افروز رِوایت سَماعت فرمایئے چُنانچِہ **حضرتِ** سیِّدُنا جابِر بن عبدُ اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ **خاتَمُ الْمُرسَلین، رَحمَةٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المُذنِبین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا اِرشادِ دلنشین ہے: (میدانِ قیامت میں) عالِم اور عابِد لائے جائیں گے، **عابِد** (یعنی عبادت گزار) سے کہا جائے گا: جنَّت میں داخِل ہو جاؤ اور **عالِم** سے کہا جائے گا: تم ابھی ٹھہرو تا کہ لوگوں کی **شَفاعت** کرو، اِس صلے میں کہ تم نے ان کو ادب سکھایا۔ (شُعَبُ الْاِیْمَان ج ۲ ص ۲٦٨ حدیث ١٧١٧)

مجھ کو اے عطّاؔر سُنّی عالموں سے پیار ہے
اِنْ شَآءَ اللہ دو جہاں میں میرا بیڑا پار ہے (وسائلِ بخشش ص ٦٤٦)

جن آیات میں شَفاعت کا اِنکار ہے ان کی وَضاحت

قرانِ کریم کی جن آیتوں میں **شَفاعت** کی نفی (یعنی اِنکار) ہے وہاں مُراد ہے **اللہ** تَعالٰی کے ہاں کوئی بھی جبراً **شَفاعت** نہیں کر سکتا یا غیر مسلموں کی **شَفاعت** نہیں یا بُت شَفیع (یعنی شفاعت کرنے والے) نہیں ہیں۔ مَثَلاً پارہ 3 **سُورَةُ الْبَقَرہ** آیت نمبر 254 میں ہے:

يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: وہ دن جس میں نہ خرید فروخت ہے نہ کافروں کے لئے دوستی اور نہ **شَفاعت**۔ (پ ۳، البقرة: ۲۵٤)

پارہ 29 سُوْرَةُ الْمُدَّثِّر آیت نمبر 48 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ ﴿۴۸﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: تو انہیں سِفارشیوں کی سِفارش کام نہ دے گی۔ (پ۲۹،المدثر:۴۸)

قراٰن سے شَفاعت کا ثبوت

جہاں قراٰن شریف میں شَفاعت کا ثُبُوت ہے وہاں **اللہ** کے پیاروں کی مومنوں کے لئے ''شَفاعت بِالْاِ ذن'' مُراد ہے یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے بندے اپنی مَحبوبیّت اور وجاہت و مرتبے کی بنا پر **اللہ** تَعَالٰی کی اجازت سے مومنوں کو بخشوائیں گے۔ مَثَلاً پارہ 3 سُوْرَةُ الْبَقَرَة آیت 255 میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے:

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

ترجَمۂ کنزالایمان: وہ کون ہے جو اس کے یہاں سِفارش کرے بے اس کے حکم کے۔ (پ۳،البقرة:۲۵۵)

پارہ 16 سُوْرَةُ مَرْیَم آیت نمبر 87 میں ہے:

لَا یَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۸۷﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: لوگ شفاعت کے مالک نہیں مگر وُہی جنہوں نے رحمٰن کے پاس قرار کر رکھا ہے۔

نیکیاں بالکل نہیں ہیں نامۂ اعمال میں
کیجئے عطّار کی آکر شَفاعت یارسول (وسائل بخشش ص ۱۴۲)

کون کون شَفاعت کرے گا؟

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت** جلد اوّل'' صَفحہ 139 تا 141 پر قِیامت کی منظر کشی میں **شَفاعت** کے مُتَعلِّق تفصیلی مضمون میں یہ بھی ہے: اَب تمام انبیا اپنی اُمّت کی **شَفاعت** فرمائیں

گے، اولیائے کرام، شُہَدا (شُ۔ہَ۔دا)، عُلَما، حُفّاظ، حُجّاج بلکہ ہر وہ شخص جس کو کوئی مَنْصَبِ دینی عنایت ہوا اپنے اپنے مُتَعلِّقِین کی **شَفاعت** کرے گا۔ نابالغ بچّے جو مرگئے ہیں (وہ) اپنے ماں باپ کی **شَفاعت** کریں گے، یہاں تک کہ عُلَما کے پاس کچھ لوگ آکر عرض کریں گے: ہم نے آپ کے وُضو کے لیے فُلاں وقت میں پانی بھر دیا تھا، کوئی کہے گا کہ میں نے آپ کو اِستنجے کے لیے ڈھیلا دیا تھا، عُلَما اُن تک کی **شَفاعت** کریں گے۔

حرزِ جاں ذکرِ شَفاعت کیجئے
نار سے بچنے کی صورت کیجئے (حدائقِ بخشش شریف)

شَرحِ کلامِ رضا: اِس شعر میں میرے آقا اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اے عاشِقانِ رسول! **شَفاعتِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا خوب تذکرہ کرتے رہیئے گویا اپنے لئے اسے مثلِ پناہ گاہ بنالیجئے کہ ''ذِکرِ شَفاعت'' آخِرت کی بھلائی اور عذابِ جہنَّم سے نجات کا وسیلہ بن جائے۔

تجھ سا سیاہ کار کون اُن سا شَفیع ہے کہاں!
پھر وہ تُجھی کو بھول جائیں دل یہ ترا گمان ہے (حدائقِ بخشش شریف)

شَرحِ کلامِ رضا: اِس شعر میں اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اپنے آپ سے تَواضُعاً (یعنی بطورِ انکساری) فرمارہے ہیں: تُو سب سے بڑا گنہگار رہی سہی مگر تو جس **پیارے مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا غلام ہے اُن سے بڑا **شَفاعت** کرنے والا بھی تو کوئی نہیں۔ اس لئے اے میرے غمگین دل! تسلّی رکھ! بروزِ حشر شفیعِ محشر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم تجھے ہرگز نہیں بھولیں گے۔ ؎

یارسولَ اللّٰہ! مُجرِم حاضرِ دربار ہے نیکیاں پلّے نہیں سر پر گُنہ کا بار ہے
تم شہِ اَبرار یہ سب سے بڑا عِصیاں شِعار یوں **شَفاعت** کا یہی سب سے بڑا حقدار ہے (وسائلِ بخشش ص ۲۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شَفاعت کی 8 اَقسام

مُحقِّق عَلَی الْاِطلاق، خاتِمُ المُحدِّثین، حضرتِ علّامہ شیخ عبدُالحقّ مُحدِّث دِہلوی عَلَیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ القَوِی شفاعت کی قسمیں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ﴿۱﴾ شَفاعت کی پہلی قسم شَفاعتِ عُظمٰی ہے جس کا تمام مخلوقات کو نفع ملے گا اور یہ ہمارے محترم نبی، مکّی مَدَنی صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی کے ساتھ خاص ہے یعنی انبیاءِ کرام علَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں سے کسی اور نبی کو اِس پر جُرأت (جُر۔اَت) اور پیش قدمی کی مَجال نہ ہوگی اور یہ شَفاعت لوگوں کو آرام پہنچانے، میدانِ حَشْر میں دیر تک ٹھہرنے سے چُھٹکارا دلانے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فیصلے اور حساب کے جلدی کرنے اور قِیامت کے دن کی سختی و پریشانی سے نکالنے کے لئے ہوگی ﴿۲﴾ دوسری قسم کی شَفاعت ایک قوم کو بے حساب جنّت میں داخِل کروانے کے لئے ہوگی اور یہ شَفاعت بھی ہمارے نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لیے ثابت ہے اور بعض عُلَماءِ کرام کے نزدیک یہ شَفاعت حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی کے ساتھ خاص ہے ﴿۳﴾ تیسری قسم کی شَفاعت اُن لوگوں کے بارے میں ہوگی کہ جن کی نیکیاں اور بُرائیاں برابر برابر ہوں گی اور شَفاعت کی مدد سے جنّت میں داخِل ہوں گے ﴿٤﴾ چوتھی قسم کی شَفاعت اُن لوگوں کے لئے ہوگی جو کہ دوزخ کے حق دار ہوچکے ہوں گے تو حضورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم شَفاعت فرما کر اُن کو جنّت میں لائیں گے ﴿۵﴾ پانچویں قسم کی شَفاعت مرتبے کی بُلندی اور بُزُرگی کی زِیادَتی کے لئے ہوگی ﴿٦﴾ چھٹی قسم کی شَفاعت اُن گنہگاروں کے بارے میں ہوگی جو کہ جہنّم میں پہنچ چکے ہوں گے اور شَفاعت کی وجہ سے نکل آئیں گے اور اِس طرح کی شَفاعت دیگر انبیاءِ کرام علَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، فِرِشتے، عُلَما اور شُہَدا بھی فرمائیں گے ﴿۷﴾ ساتویں قسم کی شَفاعت جنّت کھولنے کے بارے میں ہوگی ﴿۸﴾ آٹھویں قسم کی شَفاعت خاص کر مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعظِیْماً والوں اور مدینے کے تاجور، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے روضۂ انور کی زِیارت کرنے والوں کے لئے خُصُوصی طریقے پر ہوگی۔ (مُلَخَّص ازاَشِعَّۃُ اللَّمعَات ج ٤ ص ٤٠٤)

حَشْر میں ہم بھی سیر دیکھیں گے

مُنکِر آج ان سے اِلتِجا نہ کرے (حدائقِ بخشش شریف)

شَرحِ کلامِ رضا: میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اِس شِعر میں فرماتے ہیں: جولوگ آج دنیا میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیاروں کو ''بے اختیار'' سمجھتے ہیں، بروزِ محشر ہم بھی ان کا خوب تماشا دیکھیں گے کہ کس طرح بے بسی اور بے چینی کے ساتھ انبیاءِ کرام علَیہِمُ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کے پاک درباروں میں شَفاعت کی بھیک لینے کیلئے دھکّے کھا رہے ہوں گے! مگر ناکامی کا منہ دیکھیں گے۔ جبھی تو کہا جارہا ہے: ؎

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے

پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا (حدائقِ بخشش شریف)

شَرحِ کلامِ رضا: یعنی آج اختیاراتِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا اِعتراف کرلے اور ان کے دامنِ کرم کی پناہ میں آجا اور اِن سے مدد مانگ۔ اگر تُو نے یہ ذہن بنالیا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے بھی مدد نہیں کر سکتے تو یاد رکھ! کل بروزِ قِیامت جب **اللہ** تَعَالٰی کے پیارے نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی شانِ محبوبی ظاہر ہوگی اور تُو اختیارات تسلیم کرلے گا اور **شَفاعت** کی صورت میں مدد کی بھیک لینے دوڑے گا تو اُس وَقت سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نہیں ''مانیں'' گے کہ دنیا ''دارُالعمل'' (یعنی عمل کی جگہ) تھی اگر وَہیں ''مان لیتا'' تو کام ہوجاتا، اب ''ماننا'' کام نہ دے گا کیوں کہ آخرت دارُالعمل نہیں ''دارُالجزا'' (یعنی دنیا میں جو عمل کیا اُس کا بدلہ ملنے کی جگہ) ہے۔

شَفاعت کی اُمید پر گُناہ کرنے والا کیسا ہے؟

شَفاعت کی اُمّید پر گناہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اچّھا ڈاکٹر مل جانے کی اُمّید پر کوئی زَہر کھالے یا ہڈّیوں کے ماہر ڈاکٹر کے ملنے کی اُمّید پر گاڑی کے نیچے خود کو گرا کر سارے بدن کی ہڈّیاں تُڑوالے۔ اور یقیناً

کوئی بھی ایسا نہیں کرسکتا۔ لہٰذا ہر دم گناہوں سے بچتے رہنا ضروری ہے۔ **شَفاعت** کی اُمید پر **اللہ** و **رسول** عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نافرمانیاں کر کے خود کو جہنَّم کے عذاب کیلئے پیش کرتے رہنا نہایت خطرناک ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی **خُفیہ تدبیر** سے ہر وَقت ڈرتے رہنا چاہئے اگر گناہوں کی نُحوست سے **ایمان** ہی برباد ہوگیا تو **شَفاعت** کیسی! خدا کی قسم! ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دوزخ کی بھڑکتی آگ اور گُونا گُوں عذابوں کا سامنا ہوگا۔ **وَالعِیاذُ بِاللّٰہ** (**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی پناہ) ہاں بچنے کی لاکھ کوشش کے باوُجُود نہ چاہتے ہوئے بھی بسا اوقات جو آدمی گناہوں میں پھنس جاتا ہے، اُسے چاہئے کہ توبہ اِستِغفار بھی کرتا رہے اور شفیعِ روزِ **محشر** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے **شَفاعت** کی خیرات بھی مانگتا رہے۔

اے شافعِ اُمَم شہِ ذی جاہ لے خبر　　لِلّٰہ لے خبر مری لِلّٰہ لے خبر
مُجرِم کو بارگاہِ عدالت میں لائے ہیں　　تکتا ہے بیکسی میں تری راہ لے خبر
اہلِ عمل کو اُن کے عمل کام آئیں گے
میرا ہے کون تیرے سوا آہ! لے خبر (حدائقِ بخشش شریف)

شَرحِ کلامِ رضا! اے تمام اُمَّتوں کی شَفاعت فرمانے والے عزّت والے شہنشاہ! صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم خدارا! مجھ گنہگار کی خبر لیجئے! اے پیارے آقا! صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مُجرِم کی عدالت میں پیشی ہوچکی ہے، گنہگار غلام نہایت بے کسی کے عالَم میں **شَفاعت** کی امّید لئے آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تشریف آوَری کا مُنتظِر ہے۔ **یا رسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بے شک نیک بندوں کیلئے اُن کی نیکیاں کارآمد ہوں گی، آہ! مجھ نیکیوں سے تہی دامن (یعنی بالکل خالی) اور سَر تا پا گناہوں سے لِتھڑے ہوئے غلام کا آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سوا کون ہے جو **شَفاعت** کر کے عذابِ نار سے بچالے!

تسلّی رکھ تسلّی رکھ نہ گھبرا حَشر سے عطّار
ترا حامی وہاں پر آمِنہ کا لاڈلا ہوگا (وسائلِ بخشش ص ۱۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کشتی کے مسافر

حضرت سیِّدُنا نُعمان بن بشیر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُشکبار ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حُدُود میں سُستی کرنے والے اور اُن میں مبتلا ہونے والے کی مِثال اُن لوگوں جیسی ہے جنہوں نے کشتی میں قُرعہ اندازی کی، تو بعض کے حصّے میں نیچے والا حصّہ آیا اور بعض کے حصّے میں اُوپر والا۔ پس نیچے والوں کو پانی کے لیے اُوپر والوں کے پاس جانا ہوتا تھا، تو اُنہوں نے اِسے زحمت شمار کرتے ہوئے ایک کُلہاڑی لی اور کشتی کے نچلے حصّے میں ایک شخص سوراخ کرنے لگا، تو اوپر والے اُس کے پاس آئے اور کہا کہ تجھے کیا ہو گیا ہے؟ کہا کہ تمہیں میری وجہ سے تکلیف ہوتی تھی اور پانی کے بِغیر گزارہ نہیں۔ اب اگر اُنہوں نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا تو اُسے بچا لیا اور خود بھی بچ جائیں گے اور اگر اُسے چھوڑے رکھا تو اُسے ہلاک کریں گے اور اپنی جانوں کو بھی ہلاک کریں گے۔

(صَحیح بُخاری ج ٢ ص ٢٠٨ حدیث ٢٦٨٦)

گُناہوں کی نُحُوست دوسروں کو بھی اپنی لپیٹ میں لیتی ہے

اس حدیثِ پاک کے تَحت مِراٰۃُ الْمَناجِیح میں ہے: اِس حدیث شریف میں ایک مثال کے ذَرِیعے بُرائی سے روکنے اور نیکی کا حکم دینے کی اَھَمِّیَّت کو واضح کیا گیا اور بتایا گیا کہ اگر یہ سمجھ کر اَمرٌ بِالْمَعرُوف وَ نَہیٌ عَنِ الْمُنکَر (یعنی نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کا فریضہ تَرک کر دیا جائے کہ بُرائی کرنے والا خود نقصان اُٹھائے گا ہمارا کیا نقصان ہے! تو یہ سوچ غَلَط ہے، اِس لیے کہ اُس کے گناہ کے اَثرات تمام معاشَرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں اور جس طرح کشتی توڑنے والا اکیلا ہی نہیں ڈوبتا بلکہ وہ سب لوگ ڈوبتے ہیں جو کشتی میں سُوار ہیں اِسی طرح بُرائی کرنے والے چند افراد کا یہ جُرم تمام مُعاشَرے میں ناسُور بن کر پھیلتا ہے۔

(مِراٰۃُ المناجیح ج ٦ ص ٥٠٤)

یا شیخ! اپنی اپنی دیکھ!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''یا شیخ! اپنی اپنی دیکھ!'' کے تحت صِرف اپنی اِصلاح کی فِکر میں لگے رہنے کے بجائے دُوسروں کی دُرُستی کی طرف بھی توَجُّہ دینی چاہئے، کیونکہ کثیر گناہ ایسے ہیں کہ جن کا نقصان دوسروں کو بھی پہنچتا ہے مَثَلاً اگر کوئی شخص چوری کا گناہ کرے تو اُس شخص کو بھی نقصان ہوگا جس کی چیز چُرائی گئی بِالکل یِہی مُعامَلہ ڈاکہ ڈالنے، اَمانت میں خِیانت کرنے، گالی دینے، تُہمت لگانے، غیبت کرنے، چُغلی کھانے، کسی کے عَیب اُچھالنے، ناحق کسی کا مال کھانے، خون بہانے، کسی کو بلا اجازتِ شَرعی تکلیف پہنچانے، قَرض دبا لینے، کسی کی چیز اُسے ناگوار گزرنے کے باوُجُود بِلا اجازت استِعمال کرنے، ماں باپ کو ستانے اور بدنِگاہی کرنے وغیرہ کا ہے۔ اب اگر ہر ایک کو ان گناہوں کے اِرتِکاب کی کُھلی چھوٹ دے دی جائے پھر نہ تو کسی کا مال سَلامت رہے گا اور نہ ہی عزت! بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ ہمارا مُعاشرہ ''دَرِندوں کے جنگل'' کا مَنظَر پیش کرنے لگے گا۔ بعض گناہ ایسے ہیں جن کے اِرتِکاب سے انسان کی عزّت کو بھی نقصان پہنچتا ہے مَثَلاً جو شخص چُغل خور یا زانی یا شرابی کے طور پر مشہور ہو جائے تو سب پر عِیاں (یعنی ظاہر) ہے کہ مُعاشَرے میں اس کا کیا مَقام ہوتا ہے؟ اور بعض گناہ ایسے ہیں جو انسان کے مال کو نقصان پہنچاتے ہیں مَثَلاً جُوا کھیلنے کی لت پڑ جانا، سُود پر قَرض لینا، کام کاج کرنے کے بجائے فلمیں ڈِرامے دیکھنے میں مشغول رہنا، مذکورہ کاموں میں مُلَوَّث افراد مالی طور پر جس طرح ''دن دُگنی رات چوگنی'' اُلٹی ترقّی کرتے ہیں یہ کسی صاحِبِ عَقل سے مَخفِی (یعنی چُھپا) نہیں۔ ان تمام دُنیاوی نقصانات کے ساتھ ساتھ ایسے شخص کو اُخرَوی (اُخ۔رَ۔وی) طور پر بھی خسارے (یعنی نقصان) کا سامنا ہے، جو جہنَّم کے بھیانک اور ہولناک عذاب کی صورت میں پیش آسکتا ہے۔ وَالعِیاذُ بِاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

گُناہوں کے پانچ دُنیوی نقصانات

گناہوں کے دنیاوی نقصانات کے ضِمن میں دعوتِ اسلامی کے اشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 148 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''نیکیوں کی

جزائیں اور گناہوں کی سزائیں' صَفحہ 51 پر ہے: حُضُورِ نبیِّ پاک، صاحِبِ لَولاک، سَیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اے لوگو! پانچ باتوں سے بچنے کے لئے پانچ باتوں سے بچو(۱) جو قوم کم تولتی ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ انہیں مہنگائی اور پھلوں کی کمی میں مبتَلا کر دیتا ہے (۲) جو قوم **بدعہدی** (یعنی وعدہ خلافی) کرتی ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُن کے دشمنوں کو ان پر مُسلَّط کر دیتا ہے (۳) جو قوم **زکوٰۃ** ادا نہیں کرتی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان سے بارِش کا پانی روک لیتا ہے اور اگر چوپائے نہ ہوتے تو اُن کو پانی کا ایک قَطرہ بھی نہ دیا جاتا (٤) جس قوم میں **فَحّاشی** اور **بے حیائی** پھیل جاتی ہے **اللہ** تبارَکَ وَ تعالٰی اُن کو طاعون[1] کے مَرَض میں مبتلا کر دیتا ہے اور (۵) جو قوم **قراٰنِ پاک** کے بِغیر فیصلہ کرتی ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان کو زیادَتی (یعنی غَلَط فیصلے) کا مزا چکھاتا ہے اور انہیں ایک دوسرے کے ڈر میں مبتَلا کر دیتا ہے۔ (قُرَّةُ العُيُون ص ٣٩٢)

دُعا قبول نہ ہوگی

افسوس! صد کروڑ افسوس! آج کل مسلمانوں میں نیکیوں کا ذِہن بَہُت کم ہو گیا ہے بس ہر طرف گناہوں کا دَور دَورہ ہے، **نیکی کی دعوت** کی طرف بھی کوئی خاص رغبت نہیں رہی، آیئے! ایک **عبرتناک رِوایت** سنئے اور اپنے آپ کو عذابِ الٰہی سے ڈرایئے چُنانچِہ **سرکارِ مدینہ**، سُرورِ قلب و سینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: قسم ہے اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یا تو تم اچّھی بات کا حُکم کرو گے اور بُری بات سے مَنع کرو گے یا **اللہ** تَعالٰی تم پر جلد اپنا عذاب بھیجے گا پھر دُعا کرو گے اور تمہاری دُعا قبول نہ ہوگی۔ (تِرمِذی ج ٤ ص ٦٩ حديث ٢١٧٦)

اِس حدیثِ پاک کے تَحت مِراٰۃُ الْمَناجِیح میں ہے: **اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَر** (یعنی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے مَنع کرنے) کی ذِمّے داری سے پہلوتہی (یعنی ٹالَم ٹول) کتنا بڑا جُرم ہے اِس حدیث میں نہایت وَضاحت کے ساتھ اِس کا بیان کیا گیا۔ رسولِ اکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یا تو تمہیں یہ فریضہ اَنجام دینا ہوگا یا **اللہ** تَعالٰی

---

[1] طاعون کو انگلش میں پلیگ (PLAGUE) بولتے ہیں، یہ چُوہے کے پِسُّوؤں کے کاٹنے سے لاحق ہونے والا مُہلِک مَرَض ہے، اس میں چھاتی، بغل یا خُصیے کے نیچے گلٹیاں (یعنی گانٹھیں) نکلتی ہیں اور تیز بخار ہو جاتا ہے۔

کے عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا اوراس کے بعد اگر دُعا بھی کروگے تو قَبول نہ ہوگی، یہ نہایت سَخت قسم کی وعید (یعنی سزا دینے کی دھمکی) ہے یعنی جب تک تم اپنی کوتاہی کا اِزالہ (یعنی اِسے دور) نہیں کروگے اور اللہ تعالٰی سے مُعافی نہیں مانگو گے تمہاری کوئی دُعا قبول نہ ہوگی۔ (مراٰۃالمناجیح ج٦ص٥٠٥)

دے دُھن مجھ کو نیکی کی دعوت کی مولیٰ
مچا دوں میں دُھوم اُن کی سنّت کی مولیٰ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَیں گُناہوں کی تاریکیوں میں گم تھا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک بننے اور گناہوں سے بچنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے فی زمانہ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول کسی نِعمتِ غیر مُتَرَقَّبہ (غیر۔مُ۔تَ۔رَق۔قَ۔بہ یعنی وہ دولت جس کے حصول کا گمان نہ ہو) سے کم نہیں، آج کے گناہوں بھرے ماحول میں پلنے والے بڑے بڑے مجرِم مَدَنی ماحول میں آکر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ سنّتوں کے سانچے میں ڈھل گئے۔ آیئے! اِس ضِمن میں ایک ''مَدَنی بہار'' سنتے ہیں چُنانچہ **گجرات** (پنجاب، پاکستان) کے مُقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہونے سے قبل میں گناہوں کی تاریکیوں میں گم تھا۔ غفلت کے اندھیروں نے مجھے دین سے عَمَلاً اِس قدَر دُور کر رکھا تھا کہ نَماز، روزے کی کچھ پرواہ نہ تھی۔ ایک روز جب حسبِ معمول میرے قاری صاحِب گھر میں مجھے قراٰنِ پاک پڑھانے کے لیے آئے تو اُس وقت میں T.V. پر ڈرامہ دیکھنے میں مصروف تھا، میں نے کہا: ''قاری صاحِب! آپ تشریف رکھئے میں ڈرامہ دیکھ کر ابھی آرہا ہوں بس تھوڑا ہی رہ گیا ہے۔'' قاری صاحِب کا حوصلہ بھی کمال کا تھا، ڈانٹ ڈپٹ کے بجائے نہایت ہی شَفْقت سے اِنفرادی کوشِش کرتے ہوئے اُنہوں نے مجھے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کا

مطبوعہ رسالہ ''ٹی وی کی تباہ کاریاں'' پڑھ کر سنایا۔ رسالہ سن کر بے اختیار ندامت و شرمندگی مجھ پر غالِب آئی اور میں خوفِ خدا سے سرتاپا لرز اُٹھا! قاری صاحِب کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے میں نے جب اپنی گزَشتہ زندگی کا اِحتِساب کیا تو میرا دل رونے لگا کہ آہ! صد ہزار آہ! میں نے زندگی کا اِتنا بڑا حصّہ فُضُولیات ولَغوِیات میں صَرف کردیا اور مجھے اِس کا اِحساس تک نہ ہوا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے صِدقِ دل سے توبہ کی اور عزمِ مُصَمَّم کرلیا کہ آیَندہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گناہوں سے بچتا رہوں گا، نَماز کی پابندی کرتے ہوئے سنّتوں بھری زندگی گزارنے کی کوشش کرتا رہوں گا اور اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نافرمانی، جھوٹ، غیبت، چُغلی اور وعدہ خِلافی وغیرہ وغیرہ سے بچتا رہوں گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول نے میری کایا پلٹ دی اور مجھ سا بگڑا ہوا انسان بھی سُدھرنے پر کمر بستہ ہوگیا۔** اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا ہے کہ ہمیں مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تُو نَرمی کو اپنانا جھگڑے مِٹانا رہے گا سدا خوشنما مَدَنی ماحول

تُو غصّے جھڑکنے سے بچنا وگرنہ یہ بدنام ہو گا ترا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش ص ٦٠٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِنفرادی کوشش کرنا سُنّت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس مَدَنی بہار میں انفرادی کوشش اور **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے **مکتبۃُ المدینہ** کا مطبوعہ رسالہ ''ٹی وی کی تباہ کاریاں'' پڑھ کر سنانے کی بَرَکت کا بیان ہے، ہم سبھی کو چاہئے کہ موقع بہ موقع **اِنفرادی کوشش** کے ذَرِیعے **نیکی کی دعوت** کی ترکیب کیا کریں۔ یقیناً انفرادی کوشش کے ذریعے **نیکی کی دعوت** دینا ہمارے **میٹھے میٹھے آقا** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری پیاری **سنّت** ہے اور بے شمار احادیثِ مبارکہ اِس پر دالّ (یعنی دلیل) ہیں۔

مَدَنی بیگ اور لنگرِ رسائل

بیان کردہ **مَدَنی بہار** میں ''ٹی وی کی تباہ کاریاں'' رسالے کا بھی ذِکر موجود ہے کہ جب قاری صاحِب نے اپنے شاگرد کو مذکورہ رِسالہ پڑھ کر سنایا تو اُن کو توبہ کی سعادت نصیب ہوئی، وہ نَمازی بنے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوئے۔جن جن اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے بن پڑے ایک ''مَدَنی بیگ'' خریدلیں اور اُس میں حسبِ توفیق مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسائل، سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں وغیرہ رکھیں۔ بے شک سارا دن نہ سہی صِرف حسبِ موقع وہ مَدَنی بیگ اپنے ساتھ ہو اور رسائل وغیرہ دوسروں کو تحفۃً پیش کئے جائیں۔موقع کی مناسَبَت سے یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بعض کو صرف پڑھنے کیلئے دیں، جب وہ پڑھ کر لوٹا دیں تو دوسرا رِسالہ پیش کریں اِسی طرح کیسٹوں اور بڑی کتابوں کی بھی ترکیب کی جاسکتی ہے۔یوں کرنے سے آپ بے اندازہ ثواب کما سکتے ہیں مگر یہ سب کچھ اپنی جیبِ خاص سے ہو اِس کیلئے چندہ نہ کیا جائے۔نیز **جشنِ وِلادت** کے موقع پر یا اپنے مرحوم عزیزوں کے اِیصالِ ثواب کیلئے مختلف اوقات میں **لنگرِ رسائل** کی ترکیب بھی فرمایئے۔دَرس واِجتماعات اور مَدَنی مشوروں میں اور اِیصالِ ثواب کی مَجالِس میں مکتبۃُ المدینہ کے **مَدَنی رسائل** وغیرہ تقسیم فرما کر خوب خوب نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب کمایئے۔

بانٹئے مَدَنی رسائل مَدَنی بیگ اپنایئے
اور حقدارِ ثوابِ آخرت بن جایئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عذاب نازِل ہونے کا سبب

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ ترجَمے والے پاکیزہ قراٰن، ''کنزُ الایمان مَع خزائنُ العرفان'' صَفْحَہ 339 پر پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کی آیت نمبر 25 میں **اللّٰہ** رَبُّ الْعِباد عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ اتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِیْبَنَّ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةًۚ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اُس فتنے سے ڈرتے رہو جو ہرگز تم میں خاص ظالموں ہی کو نہ پہنچے گا اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الھادِی اس کے تحت فرماتے ہیں: بلکہ اگر تم اس سے نہ ڈرے اور اس کے اَسباب یعنی ممنوعات کو ترک نہ کیا اور وہ فِتنہ نازِل ہوا تو یہ نہ ہوگا کہ اس میں خاص ظالم اور بدکار ہی مبتَلا ہوں بلکہ وہ (فِتنہ) نیک اور بَد سب کو پہنچ جائے گا۔ حضرتِ ابنِ عبّاس رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما نے فرمایا کہ اللہ تَعالٰی نے مؤمنین کو حکم فرمایا کہ وہ اپنے درمیان مَمنوعات نہ ہونے دیں یعنی اپنے مقدور تک (یعنی اپنے بس اور اختیار کے مطابِق) بُرائیوں کو روکیں اور گناہ کرنے والوں کو گناہ سے منع کریں اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو عذاب ان سب کو عام ہوگا، خطاکار اور غیر خطاکار سب کو پہنچے گا۔ (تفسیرِ طَبَری ج ٦ ص ٢١٧ رقم ١٥٩٢٣) حدیث شریف میں ہے سیدِ عالَم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ اللہ تَعالٰی مخصوص لوگوں کے عمل پر عذاب عام نہیں کرتا جب تک کہ عام طور پر لوگ ایسا نہ کریں کہ ممنوعات کو اپنے درمیان ہوتا دیکھتے رہیں اور اس کے روکنے اور مَنْع کرنے پر قادِر ہوں باوُجود اس کے نہ روکیں، نہ مَنْع کریں جب ایسا ہوتا ہے تو اللہ تَعالٰی عذاب میں عام وخاص سب کو مبتلا کرتا ہے۔ (شرحُ السّنۃ للبغوی ج ٧ ص ٣٥٨ حدیث ٤٠٥٠) ''ابوداؤد'' کی حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی قوم میں سرگرمِ مَعاصی (یعنی نافرمانیوں میں مبتلا) ہو اور وہ لوگ باوُجود قدرت کے اُس کو نہ روکیں تو اللہ تَعالٰی مرنے سے پہلے انہیں عذاب میں مبتَلا کرتا ہے۔ (ابوداؤد ج ٤ ص ١٦٤ حدیث ٤٣٣٩) اس سے معلوم ہوا کہ جو قوم نَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی بُرائی سے منع کرنا) تَرک کرتی ہے اور لوگوں کو گناہوں سے نہیں روکتی وہ اپنے اِس تَرکِ فرض کی شامت میں مبتَلائے عذاب ہوتی ہے۔

نیک شخص بھی عذاب میں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ مسلمانوں کی ایک بھاری تعداد رُوحانی وجِسمانی اور سَماجی و مَعاشی وغیرہ طرح طرح کی پریشانیوں کا شکار ہے، کہیں **نیکی کی دعوت** کے ترک کے سبب تو یہ حال نہیں؟ آپ خود پرہیز گار اور نیکو کار ہی سہی مگر دوسروں کو **نیکی کی دعوت** نہیں دیتے اور باوُجُودِ قدرت گناہوں سے نہیں روکتے، عام مسلمانوں بلکہ اپنے گھر والوں کو بُرائیوں میں مبتَلا دیکھ کر جی میں کُڑھتے تک نہیں تو اِس حدیثِ مبارَکہ کو بار بار پڑھئے، سنئے اور خود کو عذابِ الٰہی سے ڈرا کر **نیکی کی دعوت** پر کمربستہ ہو جایئے چنانچہ سرکارِ مکّۂ مکرَّمہ، سلطانِ مدینۂ منوَّرہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا **فرمانِ عبرت نشان** ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ جبرئیل (عَلَیْہِ السَّلام) کو حکم فرمایا: فُلاں شہر کو اُس کے رہنے والوں سمیت زیروزبر کردو، حضرت جبرئیل (عَلَیْہِ السَّلام) نے عَرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! ان لوگوں میں تیرا ایک فُلاں **نیک بندہ** بھی ہے جس نے پلک جھپکنے کی مِقدار بھی تیری نافرمانی نہیں کی۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: **اَقْلِبْهَا عَلَيْهِمْ فَاِنَّ وَجْهَهٗ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ**۔ یعنی شہر ان پر اُلٹ دو کیونکہ اس کا چِہرہ میری نافرمانیاں دیکھ کر کبھی **مُتَغَیَّر** (مُ۔تَ۔غَی۔یَر یعنی تبدیل) نہیں ہوا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج٦ ص٩٧ حدیث٧٥٩٥)

مُعاشَرتی بُرائیوں کے سبب پریشان ہونا اِیمان کا تقاضا ہے

اس حدیثِ پاک کے تحت مِراٰۃُ الْمَناجِیح میں ہے: اِس حدیث شریف سے واضِح ہوتا ہے کہ جہاں اَعمالِ صالحہ (یعنی نیکیوں) سے تعلُّق اور بُرائیوں سے اِجتِناب (یعنی پرہیز) ضَروری ہے وہاں دین و مِلّت کے خلاف سازِشوں اور مسلمانوں پر ظُلم وسِتَم نیز مُعاشَرَتی بِگاڑ کی وجہ سے **پریشان** ہونا بھی ایمان کا تقاضا ہے۔ جو لوگ **اللہ** تعالٰی کی رِضا جُوئی کی خاطِر مُعاشَرَتی برائیوں کے اِزالے (یعنی خاتمے) کے لیے کوشاں نہیں رہتے اور عدمِ طاقت (یعنی قوّت نہ ہونے) کی صورت میں اس پر پریشان بھی نہیں ہوتے ان کا **تقویٰ** کس کام کا! لِہٰذا اپنی اِصلاح اور عبادتِ خُداوندی میں مشغولیّت کے ساتھ ساتھ مُلک ومِلّت اور مسلمانانِ عالَم کی زَبوں حالی کے خاتِمے اور

مُعاشَرے کوغیرشَرعی حَرَکات وسَکَنات سے پاک کرنے کے لیےکوشاں رہنا ہم سب کی ذِمّے داری ہے۔

(مرأۃ المناجیح ج٦ ص٥١٦)

نیک لوگوں کی ہلاکت کی وجہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جوخودنیکیوں کے حَریص ہوتے ہیں، پابندیٔ وَقت کے ساتھ باجماعت نَمازیں بھی پڑھتے ہیں، مگر داڑھی مُنڈے، ماڈَرن دوستوں کی صحبتوں سے کَنارہ کَشی کرنے کے بجائے محض حظِّ نَفس کی خاطِر (یعنی مزے لینے کیلئے) اُن کی بیٹھکوں کی رونق بنتے اُن کی غیر مُحتاط اور گناہوں بھری باتوں میں اگرچِہ چُپ رہتے مگر دل ہی دل میں لُطف اندوز ہوتے ہیں کہ ظاہر ہے نَفس کومزا نہ آتا ہوتا تو ایسوں کے ساتھ کیوں دوستیاں نِبھاتے! اب جوروِایت پیش کی جارہی ہے وہ ایسے لوگوں کیلئے تازِیانۂ عبرت (یعنی نصیحت وعبرت کا چابُک) ہے چُنانچِہ منقول ہے: اللہ تَعالٰی نے حضرتِ سیِّدُ نا یُوشَع بن نُون علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر وحی بھیجی کہ آپ کی قوم کے **ایک لاکھ** آدمی عذاب سے ہَلاک کئے جائیں گے جن میں **چالیس ہزار** نیک ہیں اور ساٹھ ہزار بد۔ آپ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے عرض کی: **یارب** عَزَّوَجَلَّ! بدکرداروں کی ہلاکت کی وجہ تو ظاہر ہے لیکن **نیک** لوگوں کو کیوں ہلاک کیا جارہا ہے؟ ارشاد فرمایا: ''یہ نیک لوگ بھی ان بدکرداروں کے ساتھ کھاتے اور پیتے ہیں، میری نافرمانیاں اور گناہ دیکھ کر کبھی ان کے چہروں پر ناگواری کا اثر تک نہیں آتا۔''

(شُعَبُ الْاِیمان ج٧ص٥٣ رقم٩٤٢٨)

اپنے دل میں بُرا جانئے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 743 صَفحات پر مشتمل کتاب، **''جنّت میں لے جانے والے اعمال''** صَفحہ 595 پر ہے: حضرتِ سیِّدُ نا ابوسَعید خُدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تم میں سے کوئی جب کسی بُرائی کو دیکھے تو اُسے چاہیے کہ بُرائی

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

کو اپنے **ہاتھ** سے بدل دے اور جو اپنے ہاتھ سے بدلنے کی اِستِطاعت (یعنی قوت) نہ رکھے اُسے چاہیے کہ اپنی **زَبان** سے بدل دے اور جو اپنی **زَبان** سے بدلنے کی بھی اِستِطاعت نہ رکھے اُسے چاہیے کہ اپنے **دل** میں بُرا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان کی علامت ہے۔ (صَحیح مُسلِم ص٤٤ حدیث٤٩، سُنَنِ نَسائی ص٨٠٢ حدیث٥٠١٨)

کیا ہم دل میں بُرا جانتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے ضَمیر سے سُوال کیجئے کہ کسی کو گناہ کرتا دیکھ کر ہاتھ یا زَبان سے روکنے میں خود کو لاچار پانے کی صورت میں آیا آپ نے دل میں بُرا جانا؟ صد کروڑ افسوس! بچّوں کی امّی کھانا پکانے میں تاخیر کر دے، کھانے میں نمک تیز ہو جائے، بیٹا اسکول کی چُھٹّی کرلے تو ضَرور ناگوار گزرے لیکن گھر والوں کی روزانہ پانچوں نَمازیں قضا ہو رہی ہوں تو ماتھے پر بَل تک نہ آئے، انہیں سمجھانے کی کوشِش تک نہ کی جائے، حالانکہ اگر بچّہ دس برس کا ہو جائے اور نَماز نہ پڑھے تو باپ پر **واجِب** ہے کہ مار کر بھی پڑھائے۔ ورنہ گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہوگا۔ آپ ہی کہیے! کیا آپ کی یہ رَوِش دُرُست ہے؟ مَثَلاً محکوم اولاد کی بُرائی دیکھ کر حاکم (یعنی والِد) **ہاتھ سے** بدلے، عالِم **زَبان** سے بدلے، جس کو یہ دونوں قُدرتیں حاصِل نہیں وہ کم سے کم **دل** میں تو بُرا جانے، مگر اب ایسا ذِہن کس کا رہا ہے! آپ سوچئے! مَثَلاً **میوزِک** بج رہا ہے، بے شک روکنے پر قُدرت نہیں مگر کیا یہ آپ کے دل میں کھٹک رہا ہے؟ کیا آپ اِسے بُرا محسوس کر رہے ہیں؟ جی نہیں، اِس لئے کہ خود اپنے موبائل میں بھی تو مَعَاذَاللہ ''**میوزیکل ٹیون**'' موجود ہے! دو افراد گلی میں **گالم گلوچ** کر رہے ہیں، بُرا لگا؟ جی نہیں، کیوں؟ اِس لئے کہ کبھی کبھی اپنے منہ سے بھی مَعَاذَاللہ **گالی** نکل ہی جاتی ہے۔ فُلاں نے جھوٹ بولا، آپ کو ناگوار گزرا؟ جی ہاں، کیوں؟ اس لئے کہ میرا ذاتی نقصان ہوا، باقی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے بُرا کہاں سے لگے گا کہ خود اپنی زبان سے بھی مَعَاذَاللہ **جھوٹ** نکل ہی جاتا ہے۔ یہ مثالیں صِرف چوٹ کرنے کیلئے ہیں، ورنہ بہُت ساروں کی

حالت یہ ہے کہ اپنے فون میں میوزیکل ٹیون نہیں۔ گالی اور جھوٹ کی عادت نہیں، پھر بھی ''دل میں بُرا جاننے'' کا ذہن نہیں۔ اگر رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے حقیقی معنوں میں بُرائی کو دل میں بُرا جاننے کی سوچ بن جائے، کُڑھنے کی عادت پڑ جائے تب تو مُعاشرے میں اِصلاح کا دَور دَورہ ہو جائے کیوں کہ جب ہم بُرائیوں کو دل سے بُرا سمجھنے میں خود پکّے ہو جائیں گے، تو دوسروں کو سمجھانا بھی شروع کر دیں گے اور اِنْ شَآءَ اللہ ہر طرف سنّتوں کی بہار آ جائے گی اور ''نیکی کی دعوت'' کی دُھوم مچ جائے گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے حال پر رَحْم فرمائے اور ہمیں عقلِ سلیم دے کہ ہم بھی خوب خوب نیکی کی دعوت اور آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی سنّت کی دُھوم مچانے والے بن جائیں۔ آیئے! سنّتیں عام کرنے کا جذبہ بڑھانے کیلئے ایک مَدَنی بہار سنتے ہیں۔

تین شرابی بھائی مَدَنی ماحول میں آ گئے! مدینہ

ضِلَع اَوکاڑہ کی تحصیل دِیپال پُور (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: دِیپال پُور میں ہمارے خاندان کا شُمار وہاں کے امیر ترین گھرانوں میں ہوتا تھا مگر افسوس! کہ میرے ہوش سنبھالنے سے پہلے ہی میرے بڑے بھائی بُرے دوستوں کی صحبت کی وجہ سے شراب کے عادی بن چکے تھے۔ بُری صحبت اور شراب نوشی کی وجہ سے بھائی نے ہماری تعلیم وتربیّت پر کوئی توجُّہ نہ دی، نشے کے علاوہ انہیں کسی چیز سے کوئی سَروکار ہی نہ تھا۔ آہِستہ آہِستہ نشے کی لَت نے انھیں گھر کا سامان فَروخت کرنے پر مجبور کر دیا حتّٰی کہ اُنہوں نے کپڑے کی دکان، فیکٹری اور ایک پوری مارکیٹ جس میں کئی دُکانیں تھیں نَشے کی آگ میں جھونک دیں، گھر میں لگی آگ سے بھلا گھر والے کیسے بچ سکتے تھے! آخر وُہی ہوا جس کا ڈر تھا یعنی اُن سے چھوٹا اور مجھ سے بڑا بھائی بھی مُنَشِّیات (مُ۔نَش۔شِیْ۔یات) کا عادی ہوگیا، اِس آگ نے اور زور پکڑا تو میں بھی اس کی لپیٹ میں آ ہی گیا اور مجھے بھی نشے کی عادت پڑ گئی۔ والِدۂ محترمہ (مُحْ۔تَ۔رَمہ) جو کہ پہلے

ہی بڑے بھائی کے نَشّی (نَ۔شْ۔اِی) ہونے کی وجہ سے صدمے سے نڈھال تھیں، ہم غم میں مزید اِضافے کا باعث بن گئے۔آخِر کار ہمارے نصیب کچھ یوں جاگے کہ ہمارا مَنجھلا (یعنی درمیانہ) بھائی جو کہ نشے کی آفت سے محفوظ تھا وہ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مُشکبار مَدَنی ماحول میں آنے جانے لگا،مَدَنی ماحول سے وابَستگی کی بَرَکت سے کبھی کبھار ہمیں بھی **اِنفِرادی کوشش** کے ذَرِیعے اجتماع میں لے جانے میں کامیاب ہو جاتا،لیکن وہاں ہمارا دل نہیں لگتا تھا مگر میرے بھائی نے اِنفِرادی کوشش جاری رکھی اور ہمیں مَحَبَّت کے ساتھ اِجتماع میں لے جاتا رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بھائی کی اِنفرادی کوششوں کی بَرَکت سے آج **ہم سب بھائی جو کہ کچھ عرصہ قبل نَشے کے عادی تھے توبہ کرکے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو چکے ہیں۔** مجھے جب کبھی اپنا سابِقہ دَور یاد آتا ہے تو دل کانپ جاتا ہے کہ اگر دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول نہ ملتا تو ہمارا کیا بنتا؟ شاید یہی ہوتا کہ ہم آج دَرْدَر کی ٹھوکریں کھا رہے ہوتے اور ہمارے اپنے بھی ہمیں دُھتکار رہے ہوتے، مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی ماحول کے طُفیل ہمارے خَزاں رسیدہ گُلزار میں پھر سے خوشیوں کی مَدَنی بہار آ گئی! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کروڑہا کروڑ اِحسان کہ میں تادمِ تحریر 63 دن کا مَدَنی تربیّتی کورس کر رہا ہوں اور سب سے بڑے بھائی جان کم وبیش 17 ماہ سے **عاشِقانِ رسول** کے ہمراہ سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلے کے مسافر ہیں۔

دعوتِ اسلامی کی قَیُّوم　　دونوں جہاں میں مچ جائے دُھوم

اِس پہ فِدا ہو بچّہ بچّہ　　یا اللہ مِری جھولی بھر دے　(وسائلِ بخشش ص۱۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِس مَدَنی بہار کے ضِمن میں نیکی کی دعوت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اِنفرادی کوشش کے ذَرِیعے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی بَرَکت سے تین شرابی بھائی دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہو گئے۔ شرابی کی خرابی آپ نے مُلاحَظہ فرمائی کہ اُس نے کارخانہ، کپڑے کی دوکان اور اپنی مارکیٹ سب کچھ ''نشے'' کی آگ میں جَھونک دیا! واقعی **شراب** بڑی خراب شے ہے اور اس سے دنیا و آخرت دونوں ہی داؤ پر لگ جاتے ہیں۔ شراب اِس قَدَر بُری بلا ہے کہ یہ دَواءً بھی نہیں پی جاسکتی چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا طارِق بن سُوَید رضی اللہ تعالٰی عنہ نے **شراب** کے مُتَعلِّق سُوال کیا، **حُضُورِ پُرنور** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مَنْع فرمایا۔ اُنھوں نے عَرْض کی: ہم تو اُسے **دوا** کے لیے بناتے ہیں۔ فرمایا: ''یہ دوا نہیں ہے، یہ تو خود بیماری ہے۔'' (مُسلِم ص١٠٩٧ حدیث ١٩٨٤) حضرتِ سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشعَری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے، حضورِ اکرم، **نُورِ مُجَسَّم**، شاہِ آدم و بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا **فرمانِ عبرت نشان** ہے: ''تین شخص جنَّت میں داخِل نہ ہوں گے۔ شراب کی مُداوَمت کرنے (یعنی ہمیشہ پینے) والا اور قاطِعِ رِحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔''

(مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج٧ ص١٣٩ حدیث ١٩٥٨٦)

جادُو کے بارے میں

حضرتِ علّامہ علی قاری عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ البَارِی اِس حدیثِ پاک کے اِس حصّے ''اور جادو کی تصدیق کرنے والا'' کے تحت فرماتے ہیں: اس سے مُراد وہ شخص ہے جو **جادُو** کی تاثیر بِذاتِہٖ (یعنی اِس میں **اللہ** کے دیئے بِغیر خود بخود تاثیر ہونے) کا قائل ہو۔ (مِرْقاۃُ الْمَفاتِیح ج٧ ص٢٤٢ تحتَ الحدیث ٣٦٥٦)

جادُو اور جِنّ کے وُجود کا انکار کُفر ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''**جادُو**'' کا وُجود قراٰنِ کریم سے ثابت ہے لہٰذا اِس طرح کا اعتِقاد رکھنا کہ ''جادُو'' کا وُجود ہی نہیں بس یوں ہی لوگوں کی باتیں ہیں، یہ کُفر ہے۔ اِسی طرح جِنّ کے وُجود کا انکار بھی کُفر ہے۔

مالِک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفّار کی تشویش

حضرتِ سیِّدُ نا مالِک بن دینار عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الغَفّار فرماتے ہیں: ہم نے دُنیا کی مَحبَّت پر آپس میں صُلح کر لی، لٰہٰذا اب ہم آپس میں نیکی کا حکم دیتے ہیں اور نہ ہی ایک دوسرے کو بُرائیوں سے مَنْع کرتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اِس حال پر نہ رکھے ورنہ نہ جانے ہم پر کون سا عذاب نازِل کیا جائے! (شُعَبُ الْاِیمان ج٦ ص٩٧ حدیث ٧٥٩٦)

آتش پرست پڑوسی مُسلمان ہوگیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سیِّدُ نا مالِک بن دینار عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الغَفّار صدیوں پُرانے بُزُرگ ہیں۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اپنے دور کی حالت بیان کر کے عذاب کی تشویش کا اظہار فرمایا جبکہ اب تو حالات بے انتہا اَبتَر (اَب۔تَر) ہو چکے ہیں۔ صد کروڑ افسوس! اب تو مسلمانوں کی بھاری اکثریت ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر دنیا کی شیدائی ہو چکی ہے اور حالات اتنے خراب ہو چکے ہیں کہ کسی کو نیکی کی دعوت دینا کُجا! نیکی کی دعوت دینے والے کی باضابِطہ مخالَفت کی جانے لگی ہے اور بُرائی سے کسی کو مَنْع کرنا تو بَہُت دُور رہا! اب تو خوب خوب بُرائی کی دعوت پیش کی جاتی ہے۔ آہ! نہ اپنی اِصلاح کی فکر ہے نہ گھر بار کی سُدھار کی پرواہ ہے اور نہ ہی پڑوسیوں کی آخرت بہتر بنانے کی سوچ ہے۔ بَہر حال ہمیں چاہئے کہ ہم خود سُدھرنے کی سعی کے ساتھ ساتھ دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی نیکی کی دعوت پیش کریں نیز اپنے پڑوسیوں پر بھی اِنفرادی کوشِش کیا کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے بُزُرگانِ دِین رَحِمَھُمُ اللہُ المُبِین کے اپنے پڑوسیوں پر اِنفرادی کوشِش کے کئی واقِعات ہیں، چُنانچِہ شَمعُون نامی ایک آتَش پرست حضرتِ سیِّدُ نا حَسَن بَصری عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کا پڑوسی تھا۔ جب اُس کے انتِقال کا وَقت قریب آیا تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اُس کے پاس تشریف لے گئے، کیا دیکھتے ہیں کہ اُس کا سارا جسم آگ کے دُھوئیں کی وجہ سے سیاہ پڑ گیا ہے! آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اِنفرادی کوشِش کرتے ہوئے اُسے اسلام قبول کرنے کی دعوت پیش کی اور رَحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی اُمّید دلائی۔ اُس نے عَرض کی کہ میں تین چیزوں کی وجہ سے اسلام

سے دُور ہوں: ﴿۱﴾ جب اسلام کے نزدیک ''دُنیا'' بَہُت بُری شے ہے تو پھر تم لوگ اس کے حُصُول کی جُستجو (جُس۔تَ۔جُو) کیوں کرتے ہو؟ ﴿۲﴾ موت کو یقینی تصوُّر کرنے کے باوُجود اُس کے لئے **تیّاری** کیوں نہیں کرتے؟ ﴿۳﴾ تمہارے کہنے کے مطابِق دیدارِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ بَہُت بڑی نعمت ہے تو پھر تم دنیا میں اُس کی **مرضی کے خِلاف** کام کیوں کرتے ہو؟ حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصْری عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے ارشاد فرمایا: ''ان سب چیزوں کا تعلُّق تو اعمال سے ہے عَقائد سے نہیں، تم یہ تو غور کرو کہ آتَش پرستی میں وَقت **ضائع** کر کے تمہیں حاصل کیا ہوا؟ مُؤمِن خواہ جیسا بھی ہو کم از کم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی وَحدانِیّت (یعنی ایک ہونے) کو تو تسلیم کرتا ہے۔ دیکھو! تم نے 70 سال تک اِس آگ کو پُوجا ہے اِس کے باوُجود ہم دونوں اگر آگ میں کودیں تو یہ ہم دونوں کو یکساں یعنی برابر برابر جلائے گی یقیناً تمہارا اس کی عبادت کرنا تمہیں نہیں بچا سکے گا، ہاں میرے مالِک و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ میں ضَرور یہ **طاقت** ہے کہ اگر وہ چاہے تو یہ آگ مجھے ذرَّہ برابر نقصان نہ پہنچا سکے۔'' یہ فرما کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اپنے ہاتھ میں آگ اُٹھالی لیکن اُس نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو کوئی نُقصان نہ پہنچایا۔ یہ دیکھ کر شَمْعُون بڑا مُتَأَثِّر ہوا مگر اُداس ہو کر کہنے لگا: ''میں ستَّر سال آتَش پرستی میں مُبتَلا رہا، اب آخِری وَقت میں کیا مسلمان ہُوں گا!'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اُس پر اِنفرادی کوشِش جاری رکھی، آخر کار اُس نے عَرض کی: ''میں اِس شَرط پر مسلمان ہوسکتا ہوں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ مجھے یہ عَہد نامہ لکھ کر دیں کہ میرے مسلمان ہوجانے کے بعد **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میرے تمام گناہوں کی بَخشِش فرما دے گا۔'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اُسی مضمون کا عَہد نامہ لکھ کر اُس کے حوالے کر دیا، لیکن اُس نے کہا: ''اِس پر عادِل لوگوں کی گواہی بھی دَرج کروایئے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اُس کا یہ مطالَبہ بھی پورا کر دیا۔ اِس کے بعد وہ مسلمان ہو گیا اور **وصیَّت** کی کہ میرے مرنے کے بعد مجھے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ خود غُسل دیکر یہ ''عہد نامہ'' میرے ہاتھ میں تھما دیجئے گا تاکہ **میدانِ مَحشَر** میں میرے مُؤمِن ہونے کا ثُبُوت بن سکے۔ یہ وصیَّت کرنے کے بعد اُس نے کلمۂ شہادت پڑھا اور اُس کی روح **قَفَسِ عُنْصُری** سے پرواز کر گئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اُس کی

وصیَّت پوری فرمائی۔ **اُسی** شب آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ بَہُت **قیمتی** (قی ۔مَ ۔تی) لباس اور نقش ونِگار سے مُزَیَّن **تاج** پہنے جنّت کی سَیر میں مصروف ہے۔ آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے پوچھا: تجھ پر کیا گزری؟ اُس نے عرض کی ''**خدا** عزَّوَجَلَّ نے میری مغفِرت فرما دی اور مجھے ایسے ایسے **اِنعامات** سے نوازا کہ میں بتا نہیں سکتا، لہٰذا! اب آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ پر کوئی بار (یعنی بوجھ) نہیں اور یہ ''عہد نامہ'' واپَس لے لیجئے کیونکہ اب مجھے اِس کی حاجت نہیں۔'' جب بیدار ہوئے تو وہ عہد نامہ آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے ہاتھ میں موجود تھا۔ آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اِس کامیابی پر **اللہ** عزَّوَجَلَّ کا شکرادا کیا۔ (تذکرۃ الاولیاء ج۱ ص ٤١) **اللہ عزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

زمانے بھر میں مچا دیں گے دُھوم سنّت کی
اگر کرم نے ترے ساتھ دے دیا یاربّ (وسائلِ بخشش ص۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میں آگ کے اندر پورے 20 منٹ کھڑا رہا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **اللہ** والوں کی بھی کیا خوب بُلند و بالا شانیں ہوا کرتی ہیں کہ وہ **نیکی کی دعوت** بھی دیتے ہیں، **اللہ** عزَّوَجَلَّ کی عِنایَت سے **کَرامات** بھی دکھاتے ہیں اور ایمان کی نعمت دلا کر **جنّت** میں داخِلے کی صورت بھی بنا دیتے ہیں۔ بَہَر حال پڑوسی کی بھی فِکر رکھنی چاہئے اور اُسے **نیکی کی دعوت** سے محروم نہیں کرنا چاہئے۔ہاں غیر مُسلِم سے دوستی رکھنے کی اِجازت نہیں کہ ایک عام آدمی یہ ذِہن بنائے کہ میں اِس حِیلے سے اِس کو مسلمان کرلوں گا۔ البتّہ جو عالِمِ دین اُس غیر مسلِم کے مذہب اور باطِل عقیدوں کے رَد پر قدرت رکھتا ہو وہ بے شک شَرِیعت کے دائرے میں رہ کر اُسے اسلام میں لانے کیلئے اپنے قریب کرے اور اُس کو اسلام کی طرف رغبت دلائے اور اُس کے اِعتراضات کے جوابات دے۔ **کرامت**

کی بَرَکت سے سینکڑوں آگ کے پُجاریوں کو داخلِ اسلام کرنے سے متعلّق حیاتِ **اعلیٰ حضرت** جلد اوّل صَفحہ 183 تا 184 پر وارِد ایک **ایمان افروز حِکایت** سَماعت فرمایئے، جس میں میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے بے مثال تقوے کا بھی تذکِرہ ہے، حکایت کو قدرے آسان کرکے پیش کرنے کی کوشِش کرتا ہوں چُنانچِہ حضرتِ مولانا حُسین میرٹھی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: حضرت **پیر عبدالحمید صاحِب بغدادی** عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الھادِی ہند کے صوبے گجرات کے ایک شہر بڑودہ (بَ۔ڑَو۔دَہ) میں تشریف لائے اور جامِع مسجِد میں ایک دن مغرِب کی نَماز پڑھائی، میں نے ایسا اثر کبھی قراٰن شریف پڑھنے کا نہیں دیکھا، معلومات کرکے ان سے ملنے اِن کی قِیام گاہ پر گیا۔ **اعجازِ قراٰنی** کے سلسلے میں پیر صاحِب نے اپنا ایک ایمان افروز واقِعہ سناتے ہوئے فرمایا: میں ایک مرتبہ ''اِیران'' گیا، وہاں کے ایک پُرانے آتَشکدے سے تعلُّق رکھنے والے آتَش پَرستوں سے مُناظَرے (مُنا۔ظَ۔رے) کی میری ترکیب بنی۔ میں نے کہہ دیا کہ جس آگ کی تم لوگ پوجا کرتے ہو اُسی کے اندر جا کر پوچھ لیا جائے کہ آیا وہ اپنے پوجنے والوں کی کوئی رعایت بھی کرتی ہے یا اُس کو بھی جلا مارتی ہے! میری اِس بات کو وہ لوگ مذاق سمجھے، مگر ایک وَقت طے کرلیا گیا۔ وقتِ مقرَّرہ پر سارا شہر یہ ''انوکھا مُناظرہ'' دیکھنے کیلئے اُمنڈ آیا۔ میں نے ان کے پُجاری سے کہا: چلئے آگ کے اندر! وہ گھبرا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **میں آتَش کدے کے اندر داخِل ہوگیا اور شُعلے مارتی آگ کے اندر پورے 20 مِنَٹ** (مِ۔نَٹ) **کھڑا رہا، پھر بخیر و عافیت باہَر نکل آیا۔** یہ منظر دیکھ کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بَہُت سارے آتَش پَرست توبہ کرکے مُشرَّف بہ اسلام ہوگئے۔ حضرت مولانا **حُسین میرٹھی** عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: آپ نے اتنی ہمّت کیسے کی؟ فرمایا: آگ میں داخِل ہوتے وَقت میں نے **قراٰنِ کریم** ہاتھ میں اُٹھا رکھا تھا اور میرا یہ ذِہن بنا ہوا تھا کہ جب قراٰنِ پاک ہمیں جہنَّم کی آگ سے بچا سکتا ہے تو دنیا کی معمولی آگ سے کیوں نہیں بچا سکتا! اُن بُزُرگ سے میں نے **سرکارِ اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی نَماز کے مُتَعلِّق ایک مخصوص احتیاط کا تذکِرہ کیا تو وہ بے حد مُتَأَثِّر ہوئے، دوسرے دن

میری ان سے پھر ملاقات ہوئی تو فرمایا: آج ساری رات روتے گزری، یِہی کہتا رہا کہ خداوندا! تیرے ایسے بندے بھی ہیں جو اِس قَدَر اِحتیاط سے نَماز پڑھتے ہیں۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت ص ۱۸۳،۱۸۴، بتغیُّر)

اللہ! کیا جہنَّم اب بھی نہ سَرد ہو گا!

رو رو کے مصطَفٰے نے دریا بہا دیئے ہیں (حدائقِ بخشش شریف)

شرحِ کلامِ رضاؔ: اِس شِعر میں **میرے آقا** اعلیٰ حضرت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن خدائے غفّار کے دربارِ گُہر بار میں عرض گزار ہیں: **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! کیا جہنّم کی آگ غلامانِ مصطَفٰے کے حق میں اب بھی سرد نہ ہوگی! میرے پیارے پیارے پَروَرْدگار! تیرے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی اُمّت کی بخشش کیلئے دعائیں کرتے ہوئے اتنا روئے ہیں اِتنا روئے ہیں گویا رو رو کر دریا بہا دیئے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مشامِ جاں معطّر ہو گئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دل کے اندر محبّتِ اَولیائے کرام رحمہُمُ اللہُ السَّلام کی شمع جلانے، فیضانِ اولیا پانے اور دنیا و آخرت بہتر بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے، آپ کا جذبۂ شوق بڑھانے کیلئے ایک **مَدَنی بہار** آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چُنانچِہ **ڈیرہ مُراد جَمالی** (بلوچستان، پاکستان) میں مُقیم اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: دعوتِ اسلامی کے مَہکے مَہکے مُشکبار **مَدَنی ماحول** سے وابَستگی سے قبل گناہوں بھری زندَگی بسر ہو رہی تھی، میری زندگی کے خَزاں رسیدہ چمن میں نسیمِ بہار کچھ اس طرح چلی کہ ایک دن حسبِ معمول میں اپنے میڈیکل اسٹور پر موجود تھا، ایک اسلامی بھائی میرے پاس تشریف لائے اور **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے اُنہوں نے مجھے **بینَ الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کی دعوت پیش کی مگر میں نے اُن کی بات سُنی اَن سُنی کر دی۔ اِصلاحِ امّت کے جذبے سے سَرشار، اُس

عاشِقِ رسول کے حوصلے پَست ہونے کے بجائے گویا مزید بُلند ہوگئے! اُنہوں نے مجھ پر **اِنفِرادی کوشِش** برابر جاری رکھی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں ان کی مَحَبَّت اور مستقل **اِنفِرادی کوشِش** کے نتیجے میں بینَ الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کے لیے تیّار ہوگیا۔ جب میں اجتماع گاہ کی پُرنور فضاؤں میں پہنچا تو عاشِقانِ رسول کا ٹھاٹھیں مارتا سَمندر دیکھ کر بے حد مُتَأَثِّر (مُ تَ اَث ثِر) ہوا۔ **تِلاوتِ قراٰنِ پاک، سنّتوں بھرے بیانات، پُرسوز نعتیں اور ذِکرُ اللّٰہ کی کیف آور صدائیں مَشامِ جاں کو مُعطَّر اور جسم و روح کو مسلسل تازگی بخش رہی تھیں،** میں نے گُزَشتہ گناہوں سے توبہ کی اور ہاتھوں ہاتھ داڑھی سجانے کی نیّت کر لی اور دعوتِ اسلامی کے تَحت راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سنّتوں کی تربیَّت کے لیے سفر کرنے والے **عاشِقانِ رسول** کے مَدَنی قافِلے کے ہمراہ سفر کرنے کا ذِہن بھی بنالیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابَستگی کی بَرَکت سے مجھ گناہگار کو نیکیوں سے مَحَبَّت اور گناہوں سے نفرت کا عظیم جذبہ نصیب ہوگیا۔

ہیں اسلامی بھائی سبھی بھائی بھائی ہے بے حد مَحَبَّت بھرا مَدَنی ماحول

یقیناً مقدّر کا وہ ہے سکندر جسے خیر سے مل گیا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش ص ۶۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی بہار کے ضِمن میں "نیکی" کے مُتَعَلِّق نیکی کی دعوت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اسلامی بھائی کی اِنفِرادی کوشِش پر اِستِقامت آخر کار رنگ لائی اور گناہوں بھری زندَگی گزارنے والا نوجوان سنّتوں بھرے اجتماع میں آگیا اور **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت و بَرَکت نے گنہگار کو نیکوکار بنادیا، اُسے داڑھی بڑھانے، **نیکیاں** اپنانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا جذبہ مل گیا۔ واقِعی "**نیکیاں**" کرنا بڑی سعادت کی بات ہے۔ **نیکی** گناہ مٹاتی عذابِ قبر و جہنَّم سے بچاتی اور جنّت دلاتی ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی

ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ ترجمے والے پاکیزہ قرآن، "کنزُالایمان مَع خزائنُ العرفان" صَفحہ 438 پر پارہ 12 سُورَۂ ھُود آیت نمبر 114 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کاارشادِ بشارت بنیاد ہے:

اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ترجمہ کنزالایمان: بے شک نیکیاں بُرائیوں کو مٹادیتی ہیں

دو فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿۱﴾ جہاں بھی رہو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو اور گناہ کے بعد نیکی کرلیا کرو کہ وہ نیکی اُس گناہ کو مٹادے گی اور لوگوں کے ساتھ حُسنِ اَخلاق سے پیش آ ؤ۔ (تِرمِذی ج۳ص۳۹۷حدیث۱۹۹٤) ﴿۲﴾ بے شک گناہ کے بعد نیکی کرنے والے کی مثال اُس شخص کی طرح ہے جس کی تنگ زِرہ نے اُس کا گلا گھونٹ دیا ہو پھر وہ نیک عمل کرے تو اُس زِرہ کا ایک حَلقہ کُھل جائے پھر جب وہ دوسری نیکی کرے تو اُس کا دوسرا حَلقہ بھی کُھل جائے یہاں تک کہ وہ زِرہ زمین پر گرجائے۔

(مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج٦ص۱۲۱حدیث۱۷۳۰۹)

گُناہ مِٹانے کا نُسخہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیتِ مبارکہ اور 2 فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے معلوم ہوا کہ جب بھی گناہ سَرزَد ہوجائے تو کوئی نیکی کر لینی چاہئے مَثَلاً دُرُود شریف، کلمۂ طیِّبہ وغیرہ پڑھ لے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: مجھے نصیحت کرتے ہوئے سلطانِ دوجہان، مدینے کے سلطان، رَحمتِ عالمیان، سَرْوَرِذیشان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب بھی تجھ سے کوئی بُرا عمل سَرزَد ہوجائے، تو اُس کے بعد کوئی نیک کام کرلے کہ یہ نیکی اُس بُرائی کو مٹادے گی۔ میں نے عَرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! کیا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا نیکیوں میں سے ہے؟ فرمایا: یہ تو افضل ترین نیکی ہے۔

(مُسنَد اِمام احمد ج۸ص۱۱۳حدیث۲۱۵٤۳)

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رَحمت بھیجے گا۔ (ابنِ عدی)

توبہ کے ارادے سے گُناہ کرنا کُفر ہے

یہ حدیثِ پاک پڑھ کر مَعاذَاللہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ بَہُت زبردست نُسخہ ہاتھ آ گیا! اب تو خوب گناہ کرتے رہیں گے اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ لیا کریں گے تو گناہ مٹ جائیں گے۔ خدا کی قسم! یہ شیطان کا بَہُت بڑا اور بُرا وار ہے۔ اِس ارادے سے گناہ کرنا کہ بعد میں توبہ کرلوں گا یہ اَشَدّ کبیرہ یعنی سخت ترین کبیرہ گناہ ہے۔ بلکہ مُفَسِّر شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الحَنّان نورُالعرفان صَفحہ 376 پر سورۂ یوسُف کی آیت نمبر 9 کے تَحت فرماتے ہیں: ''توبہ کے اِرادے سے گناہ کرنا کُفر ہے۔''

بوقتِ نَزْع سلامت رہے مرا ایماں　مجھے نصیب ہو کلمہ ہے التجا یاربّ
جو ''مَدَنی کام'' کریں دل لگا کے یااللّٰہ　اِنہیں ہو خواب میں دیدارِ مصطفٰے یاربّ
تِری محبت اُتر جائے میری نَس نَس میں
پئے رضا ہو عطا عِشقِ مصطَفٰے یا ربّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پڑوسی کو بُرائی سے نہ روکنے کا وبال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پڑوسیوں کے بَہُت سارے حُقُوق ہیں، ان کی بجا آوری کیلئے ہمیں ہر دَم کوشاں رہنا چاہئے۔ پڑوسیوں کو سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور مَدَنی قافِلے میں سنّتوں بھرے سفر وغیرہ کی دعوت دینے میں بھی غفلت نہیں برتنی چاہئے نیز ان کو مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ گناہوں میں مبتَلا دیکھیں تو انہیں ان سے باز رکھنے کیلئے بھی بھر پور سعی کرنی چاہئے۔ حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دینار عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الغَفّار فرماتے ہیں: میں نے تَورات شریف میں پڑھا کہ جس کا پڑوسی نافرمانی میں مبتَلا ہو اور وہ اُسے نہ روکے تو وہ بھی اِس گناہ میں شریک ہے۔ (اَلزُّھد لِلامام اَحمد ص١٣٤ رقم٥٢٧)

پڑوسی قِیامت کے دن دعوٰی کرے گا

پڑوسی کو نیکی کی دعوت دینے اور گناہوں سے مُمانعت کرنے کی اَھَمِّیَّت بَہُت زیادہ ہے جیسا کہ اب جو رِوایت پیش کی جارہی ہے اُس سے ظاہِر ہے چُنانچِہ **حضرتِ** سیِّدُنا **ابوہُریرہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ہم نے یہ بات سُنی ہے کہ **قِیامت کے دن** ایک شخص دوسرے کے خلاف **دعوٰی** کرے گا حالانکہ وہ اُس کو جانتا نہ ہوگا۔ **مُدَّعیٰ عَلَیہ** (یعنی جس پر دعوٰی کیا گیا) کہے گا: تیرا مجھ پر کیا حق ہے؟ میں تو تجھ کو (صحیح سے) جانتا تک بھی نہیں۔ **مُدَّعی** (یعنی دعوٰی کرنے والا) کہے گا: تو مجھ کو گناہ کرتے دیکھتا تھا اور مجھے مَنع نہیں کرتا تھا۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج۳ ص۱۸۶ حدیث۳۵۴۶)

بے نَمازی پڑوسی کو نَماز کی دعوت دیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ دونوں رِوایتوں سے معلوم ہوا کہ **پڑوسیوں** کو بھی ضَرور نیکی کی دعوت دینی اور بُرائی سے مُمانَعت کرنی چاہئے، آپ کا **پڑوسی** اگر بے نَمازی ہے تو اُسے نَماز کی دعوت دیجئے، اگر وہ نَمازی ہے اور جماعَت (جَما۔عَت) میں سُستی کرتا ہے تو اُسے جماعَت کی تلقین کیجئے حتّٰی کہ اگر آپ کا ظنِّ غالِب ہے کہ سمجھائیں گے تو جماعَت سے نَماز پڑھنا شُروع کر دیگا تو اب اسے سمجھانا **واجِب** ہو گیا، نہیں سمجھائیں گے تو گنہگار ہوں گے چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت جلد اوّل**'' صَفحہ 582 پر ہے: عاقِل، بالِغ، حُر (یعنی آزاد)، قادِر (یعنی قدرت رکھنے والے) پر جماعَت واجِب ہے، بلاعُذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور مستحقِ سزا ہے اور کئی بار ترک کرے تو فاسِق مَردودُ الشَّہادۃ (یعنی اس کی گواہی قابلِ رَد ہے) اور اس کو سخت سزا دی جائے گی، اگر پڑوسیوں نے سُکوت کیا (یعنی خاموشی اختیار کی) تو وہ بھی گنہگار ہوئے۔

(دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ج۲ ص۳۴۰، غُنیہ ص۵۰۸)

اِمام کو چاہئے کہ مقتدی کی نگرانی کرے

مسجِدوں کے پیش اماموں کی خدمتوں میں مشورۃً عرض ہے وہ اپنے مقتدیوں کی نگرانی کیا کریں کہ ان میں سے کون جماعت سے نَماز پڑھتا ہے اور کون نہیں، اگر کوئی نَمازی کسی نَماز میں غیر حاضِر ہو تو اُس کے گھر جا کر یا فون کر کے اُس کی خبر نکالیں، بیمار ہو گیا ہو تو عِیادت کریں اور سُستی کی وجہ سے نہ آیا ہو تو نیکی کی دعوت دیں اور یہ صِرف امام صاحبان ہی کیلئے نہیں ہے تمام اسلامی بھائیوں کو یہ انداز اختیار کرنا چاہئے۔

فاروقِ اعظم نے فجر میں غیر حاضِر رہنے والے کی مَعلومات کی

امیرُ الْمُؤمِنِین، امامُ العادِلین، مُتَمِّمُ الْاَربَعِین، حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نَمازیوں کی خبر گیری کرنے کی ایک روایت مُلاحَظہ فرمایئے اور اِس کے مطابِق عمل کا ذِہن بنایئے چُنانچِہ امیرُ الْمُؤمِنِین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے صُبْح کی نَماز میں حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان بن ابی حَثْمَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو نہیں دیکھا۔ بازار تشریف لے گئے، راستے میں سیِّدُنا سُلیمان رضی اللہ تعالٰی عنہ کا گھر تھا اُن کی ماں حضرتِ سیِّدَتُنا شِفا رضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ صُبح کی نَماز میں، میں نے سُلیمان کو نہیں پایا! انہوں نے کہا: رات میں نَماز (یعنی نَفلیں) پڑھتے رہے پھر نیند آ گئی، سیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: صُبْح کی نَماز جماعت سے پڑھوں یہ میرے نزدیک اِس سے بہتر ہے کہ رات میں قِیام کروں۔ (یعنی رات بھر نفلیں پڑھوں) (موطّا امام مالك ج ۱ ص ۱۳٤ حدیث ۳۰۰)

اِجتماعِ ذِکرو نعت وغیرہ کے سبب جماعت نہیں جانی چاہئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے گھر جا کر خبر نکالی، اِس رِوایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شب بھر نوافِل پڑھنے یا اجتماعِ ذِکرو نعت میں رات گئے تک شرکت کرنے کے سبب صُبح کی نَماز قضا ہو جانا کُجا اگر فَجْر کی جماعت بھی چلی جاتی ہو تو لازِم ہے کہ اِس طرح کے مُستَحَبّات چھوڑ کر

رات آرام کرلے اور باجماعت نمازِ فَجْر ادا کرے۔

نماز کے وقت سوجانے والے کیلئے سر کچلنے کا عذاب

جو لوگ راتوں کو بیٹھکیں جماتے اور خوب محفلیں چمکاتے ہیں اور فجر کی نَماز سے قَبل سوجاتے اور نَماز سے خود کو محروم کردیتے ہیں اُن کیلئے لمحۂ فکریہ ہے۔ چُنانچہ **سرکارِ مدینۂ منوّرہ**، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کِرام علیہِمُ الرِّضوان سے فرمایا: آج رات دو شَخص (یعنی جبرائیل علیہِ السّلام اور میکائیل علیہِ السّلام) میرے پاس آئے اور مجھے اَرضِ مُقدّسہ میں لے آئے۔ میں نے دیکھا کہ **ایک شخص** لیٹا ہے اور اس کے سر ہانے ایک شخص **پتّھر** اُٹھائے کھڑا ہے اور پے درپے **پتّھر** سے اُس کا سر کُچل رہا ہے، ہر بار **کُچلنے** کے بعد سر پھر ٹھیک ہو جاتا ہے۔ میں نے فِرِشتوں سے کہا: سُبحٰنَ اللہ یہ کون ہے؟ انہوں نے عَرض کی: آگے تشریف لے چلئے (مزید مناظر دِکھانے کے بعد فِرِشتوں نے عَرض کی کہ پہلا شَخص جو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دیکھا **یہ وہ تھا جس نے قراٰن پڑھا پھر اس کو چھوڑ دیا تھا اور فَرض نَمازوں کے وَقت سوجاتا تھا اِس کے ساتھ یہ برتاؤ قِیامت تک ہوگا۔**

(مُلَخَّص اَز صَحیح بُخاری ج ٤ ص ٤٢٥ حدیث ٧٠٤٧)

میں پانچوں نَمازیں پڑھوں باجماعت
ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فلموں کی 2000 V.C.Ds توڑ دیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نَمازوں کی عادت بنانے، سنّتیں اپنانے، نیکیوں کی خصلت پانے اور گناہوں کی نُحوست سے پیچھا چُھڑانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو جایئے، آیئے! آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک

مَدَنی بہار سناؤں چُنانچِہ ایشیا کی سب سے بڑی کَچّی آبادی **اَورنگی ٹاؤن** (بابُ المدینہ، کراچی) میں مُقیم اسلامی بھائی کے مکتوب کا خُلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آنے سے قَبل، میں نیکیوں سے کوسوں دُور گناہوں کی وادِیوں میں مَحصُور (یعنی قید) تھا، خواہِشاتِ نفسانی کی تکمیل گویا میرا مقصدِ حیات بن چکا تھا۔ **فُحش فلمیں ڈرامے دیکھنے** کے ساتھ ساتھ طرح طرح کی دیگر بُرائیوں کی نُحوستوں کا بھی شکار تھا۔ میری نیکیوں سے حد دَرَجہ غفلت اور فلموں ڈراموں سے جُنُون کی حدتک مَحبَّت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ گھر سے مجھے جو ماہانہ ایک ہزار روپے جیب خَرچ ملتا تھا ان سے نِت نئی فلموں اورڈراموں کی V.C.Ds خرید کر لاتا حتّٰی کہ میرے پاس دو ہزار (2000) سے زائد وی سی ڈیز جمع ہوچکی تھیں! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میری قسمت میں نیک ہدایت لکھی تھی جس کی صورت کچھ یوں بنی کہ ایک دن ایک **عاشقِ رسول** سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے میرے پاس تشریف لائے اور **اِنفرادی کوشِش** کرتے ہوئے مجھے فکرِ آخِرت سے مُتَعلِّق کچھ اِس طرح نیکی کی دعوت دی کہ **خوفِ خدا میرے رگ و پے میں سَرایَت کرتا چلا گیا،** بُری عادات ومُفسِد خیالات کی عمارت مُتَزَلْزَل ہوگئی، اُس عاشقِ رسول کے حُسنِ اَخلاق اور اِنفرادی کوشش کی بَرَکت سے میں دعوتِ اسلامی کے **ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع** میں حاضِر ہوگیا۔ وہاں ہونے والے سنّتوں بھرے بیان نے میرے عِصیاں شِعار دل کو تبدیل کر کے رکھ دیا اور آخر میں مانگی جانے والی **رِقّت انگیز دُعا** کا دل پر ایسا اثر ہوا کہ گھر آکر میں نے فلموں کی تمام V.C.Ds توڑ پھوڑ ڈالیں۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستگی کی بَرَکت سے میں نے **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں گھر لاکر خود بھی سنیں اور گھر والوں کو بھی سننے کے لیے دیں تو ان کی برکتوں سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا سارا گھرانا **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہوکر قادِری رضوی سلسلے میں داخِل ہوگیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیک بندوں کی شانیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنّتوں بھرے اجتماع کی برکتوں کے کیا کہنے! اِس میں عاشقانِ رسول کی صحبتیں، قُربتیں اور برکتیں نصیب ہوتی ہیں، ان میں کئی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندے ہوتے ہیں جو اگرچہ پہچانے نہیں جاتے مگر اُن کی برکتوں سے بیڑا پار ہو جاتا ہے۔عُلَما فرماتے ہیں: جہاں چالیس مُسلمان صالح (یعنی نیک مسلمان) جَمع ہوتے ہیں اُن میں سے ایک ولیُّ اللّٰہ ضَرور ہوتا ہے۔(فتاوٰی رضویہ ج ۲۴ ص ۱۸۴، تَیسیر شَرحِ جامِعِ صغیر تحتَ الحدیث ۷۱۴ ج ۱ ص ۳۱۲) **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: بَہُت سے بکھرے ہوئے بالوں، غُبار آلودہ بدن والے اوردو پرانے کپڑوں والے ایسے ہوتے ہیں کہ جن کی پرواہ نہیں کی جاتی اگر وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالیں تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُن کی قسم کو پوری فرما دیتا ہے اور **بَراء بن مالِک** (رضی اللہ تعالٰی عنہ) اُنہیں لوگوں میں سے ہیں۔ (سُنَنِ تِرمِذی ج ۵ ص ۴۶۰ حدیث ۳۸۸۰)

اپنے اچّھے اچّھے بندوں کے طُفیل اے کبریا
مجھ نکمّے اور بُرے بندے کو بھی اچّھا بنا

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ براء بن مالک کی قَبُولیّتِ دُعا کی حِکایت

مذکورہ حدیثِ پاک کے راوی نے **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے اِس فرمانِ عالیشان کے نتیجے میں **ایک ایمان افروز حکایت** بیان فرمائی ہے، آپ بھی سنئے اور ایمان تازہ کیجئے چُنانچِہ راوی کہتے ہیں: ایک مرتبہ مسلمانوں کا کُفّار سے آمنا سامنا ہوا تو کُفّار نے مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچایا۔تو مسلمانوں نے جمع ہو کر ان سے گزارش کی: **اے بَراء** رضی اللہ تعالٰی عنہ! اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر فتح کی دُعا مانگیے! انہوں نے عرض کی: **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ!

میں تجھ کو تیری ہی قسم دے کر دُعا کرتا ہوں کہ ہمیں کُفّار پر غلبہ عطا فرما اور مجھے اپنے نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس پہنچا دے (یعنی شہادت عطا فرمادے)۔ فوراً ہی آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی دُعا مقبول ہوگئی اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اور اسی لڑائی میں حضرتِ سیِّدُنا بَراء بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ **شہید** ہوگئے۔ (اَلْمُستَدرَك لِلْحاكِم ج ٤ ص ٣٤٠ حديث ٥٣٢٥)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

چاہیں تو اِشاروں سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں دنیا کی
یہ شان ہے خدمتگاروں کی سرکار کا عالَم کیا ہوگا!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گوَیّا مُحدِّث کیسے بنا!

مدینہ ۱۲

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے اَسلاف رَحِمَہُمُ اللہُ تعالٰی علیہم کسی کو بُرائی میں مُبتَلا دیکھ کر ہمدردی سے لبریز دل کے ساتھ اُس کی اِصلاح کے لئے کوشاں ہوتے، اِس ضِمن میں مشہور صَحابی حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کی اِنفرادی کوشش کی **اَچھوتی حِکایت** مُلاحَظہ فرمائیے اور دیکھئے کس طرح آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک **گوَیّے** کو اپنی نَظَرِ کرامت سے اپنے وَقت کا عظیم مُحدِّث و اِمام بنا دیا! چُنانچِہ **حضرتِ** سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک روز کُوفے کے قریب کسی مقام سے گزر رہے تھے، ایک گھر کے پاس **زاذان** نامی مشہور گوَیّا (یعنی گلوکار) نہایت ہی سُرِیلی آواز میں گا رہا تھا اور کچھ اَوباش لوگ شراب کے نَشے میں مست گانے باجے کی دُھنوں پر جھوم رہے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: کتنی پیاری آواز ہے! اگر یہ آواز قِراءَتِ قُراٰنِ کریم کیلئے استِعمال ہوتی تو کچھ اور بات ہوتی! یہ فرما کر اپنی مبارَک چادر اُس گوَیّے (SINGER) کے سر پر ڈالی اور تشریف لے گئے۔ **زاذان** نے لوگوں سے پوچھا: یہ

کون صاحِب تھے؟ لوگوں نے بتایا: مشہور صَحابی حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ پوچھا: اُنہوں نے کیا فرمایا؟ کہا: فرما رہے تھے: کتنی پیاری آواز ہے! اگر یہ آواز قراءتِ قرانِ کریم کیلئے استِعمال ہوتی تو کچھ اور بات ہوتی! یہ سُن کر اُس پر رِقّت طاری ہوگئی وہ اُٹھا اور اُٹھ کر اُس نے اپنا باجا زور سے زمین پر دے مارا، باجے کے پرَ خچے اُڑ گئے، پھر روتا ہوا حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوگیا، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُس کو گلے سے لگالیا اور خود بھی رونے لگے، پھر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مَحَبَّت کی میں اُس سے کیوں مَحَبَّت نہ کروں! زاذان نے گانے باجے سے توبہ کر کے حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کی صُحبت اختیار کر لی اور قرانِ پاک کی تعلیم حاصل کی اور عُلومِ اسلامیّہ میں ایسا کمال حاصل کیا کہ بَہُت بڑے امام بن گئے۔ (مرقاة المفاتیح ج ٤ ص ٧٠٠ تحتَ الحدیث ٢١٩٩، غُنیةُ الطّالبین ج ١ ص ٢٦٣) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نگاہِ صَحابی میں تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیارے پیارے صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی نظر ایک اَن پڑھ گوَیّے (SINGER) پر پڑ گئی تو اُس کو دَرَجۂ امامت پر سَرفراز کر دیا! جب صَحابہ عَلَیہِمُ الرِّضوَان کی نظر کا یہ اثر ہے تو نگاہِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کیا عالَم ہوگا!

چاہیں تو اِشاروں سے اپنے کایا ہی پلَٹ دیں دُنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی سرکار کا عالَم کیا ہوگا

نیز اِس ایمان افروز حِکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ گانے باجے بَہُت بُری چیز ہیں اگر یہ اچھی چیز ہوتے یا مَعاذَاللہ رُوح کی غذا ہوتے تو سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ زاذان پر ''کراماتی اِنفرادی کوشِش'' کرنے

کے بجائے اُس کی حوصلہ افزائی کرتے۔مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ

گانے باجے کی مذمت پر چار رِوایات

نیکی کی دعوت کا ثواب کمانے کی نیّت کے ساتھ مُوسیقی کی مَذَمّت پر وارِد کچھ مَدَنی پھول پیش کرتا ہوں اِس سے سعادت مندوں کی سمجھ میں آجائے گا کہ ہرگز یہ روح کی غذا نہیں بلکہ اِس سے رُوحانیت تباہ ہوتی ہے: ﴿1﴾ دو آوازوں پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے (۱) نعمت کے وقت باجا (۲) مصیبت کے وقت چِلّانا۔ (اَلْکامِل فِی ضُعَفاءِ الرِّجال لابن عَدِی ج۷ ص۲۹۹) ﴿2﴾ حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیوطی شافِعی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نَقل فرماتے ہیں: گانے باجے سے اپنے آپ کو بچاؤ کیوں کہ یہ شَہوَت کو اُبھارتے اور غیرت کو برباد کرتے ہیں اور یہ شراب کے قائم مقام ہیں، اِس میں نَشے کی سی تاثیر ہے۔ (تفسیر دُرِّمنثور ج۶ ص۵۰۶، شُعَبُ الْاِیمان ج۴ ص۲۸۰ حدیث۵۱۰۸) ﴿3﴾ جو گانے والی کے پاس بیٹھے، کان لگا کر دھیان سے سنے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قِیامت اُسکے کانوں میں سِیسہ اُنڈیلے گا۔ (ابنِ عساکِر ج۵۱ ص۲۶۳)

﴿4﴾ گانا اور لَہو دل میں اس طرح نِفاق اُگاتے ہیں جس طرح پانی سبزہ اُگاتا ہے۔ قسم ہے اُس ذاتِ مقدَّسہ کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بے شک قراٰن اور ذِکْرُ اللہ ضَرور دل میں اِس طرح ایمان اُگاتے ہیں جس طرح پانی سبز گھاس اُگاتا ہے۔ (اَلْفِردَوس بمأثور الْخطّاب ج۳ ص۱۱۵ حدیث۴۳۱۹)

گانے کے رَسیا کا عبرت ناک انجام

افسوس! صد کروڑ افسوس! آج کل مُوسیقی اکثر مسلمانوں کی نَس نَس میں اُتر چکی ہے، تقریباً ہر ہر چیز میں مُوسیقی مُسلَّط ہے۔ کار ہو یا ہوائی جہاز، ٹرک ہو یا بس، ٹیکسی ہو یا سوزوکی، گدھا گاڑی ہو یا بیل گاڑی، مکان ہو یا دکان، کارخانہ ہو یا گودام، ہوٹل ہو یا پان کی ہٹّی، دھوبی کی پاٹ ہو یا حجّام کی ہاٹ، تقریباً ہر جگہ مُوسیقی کی دُھنیں سنی جاتی ہیں۔ بچّہ آنکھ ہی مُوسیقی کے سُروں میں کھول رہا ہے، بے چارے کے پنگھوڑے کے اوپر کھلونا لٹکا دیتے ہیں جو اس کو مُوسیقی سناتا اور سلاتا

ہے، (شاید یہی سبب ہو کہ کئی بدنصیب سرہانے گانے چلاتے ہیں جبھی انہیں نیند آتی ہے) کھلونوں میں گُڑیا ہو یا بھالو، ریل گاڑی ہو یا ہوائی جہاز سب میں مُوسیقی یہاں تک کہ بچّے کی جُوتیاں بھی مُوسیقی بجاتی ہیں! پھر یہ بچّہ اگر زندہ بچ گیا تو بڑا ہو کر مُوسیقی سے کیسے بچ سکے گا؟ آیئے! ایک ''بڑے بچّے'' کا عبرتناک قصّہ سنتے ہیں: مَدَنی چینل پر ''مُوسیقی'' کے عنوان پر ہونے والے ''مُکالمے'' میں سگِ مدینہ عُفی عنہ نے سنا کہ ہند سے آئی ہوئی ایک مَیل (Mail) میں بتایا گیا کہ ایک نوجوان کانوں میں اَیئر فون (EAR PHONE) لگائے مُوسیقی کی دُھنوں اور گانے کی سُروں میں مَست پڑھتا چلا جارہا تھا، اِس کو ہوش ہی نہ رہا کہ جانا کہاں ہے! چلتے چلتے وہ ریل کی پٹری پر چڑھ گیا، ایک دم ریل گاڑی آئی اور اُس کو کُچل کر گزر گئی۔

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نُمو نے   مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے   جو آباد تھے وہ مَحَل اب ہیں سونے

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

لاشوں کے انبار

دُنیائے اسلام کے مشہور و معروف حَنَفی بُزُرگ، عارف بِاللّٰہ، حضرتِ سیِّدُنا داتا علی ہجویری علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ القوی سے منقول ایک رِوایت کا خُلاصہ ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو بے حد سُریلی آواز عطا فرمائی تھی، آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی خوش اِلحانی سے پہاڑ وَجد میں آ جاتے، پَرَندے اُڑتے اُڑتے گر پڑتے، چَرِندے اور دَرِندے آواز سن کر جنگلوں سے نکل آتے، دَرَخت جھومنے لگتے، بہتا پانی تھم جاتا، جنگلی جانور وغیرہ ایک ایک ماہ تک کھانا پینا چھوڑ دیتے، چھوٹے بچّے رونا اور دُودھ مانگنا تَرک کر دیتے، آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی پُرسَوز آواز کے اثر سے بعض اوقات انسانوں کی رُوحیں پرواز کر جاتیں۔ ایک بار آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی پُرسوز آواز سن کر 100 عورَتیں وفات

پا گئیں۔ شیطٰن آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے **نیکی کی دعوت** کے اِس انداز سے بَہُت پریشان تھا۔ آخر کار اِس نے بنسری اور طَنْبُورہ (طَم۔بُورَہ) بنایا اور خوب گایا بجایا۔ اب لوگ دوگُروہوں میں تقسیم ہوگئے جو سعادت مند تھے وہ حضرتِ **سیِّدُنا داؤد** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی پُرسوز آواز کے شیدائی ہوئے اور جو گمراہ تھے وہ **شیطان** کے سازوں اور گانوں کی طرف مائل ہوگئے۔ (کَشْفُ الْمَحْجُوب ص٤٥٧ بِتَغیُّر) واقِعی گانا شیطان ہی کی ایجاد ہے جیسا کہ "تفسیراتِ اَحمدِیَّہ" کی اس رِوایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: "شیطان نے سب سے پہلے **نوحہ** کیا اور **گانا** گایا۔" (تفسیراتِ اَحمدیہ ص٦٠١، اَلْفِردَوس بمأثور الْخطّاب ج١ ص٢٧ حدیث٤٢)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ گانے باجوں کا مُوجِد شیطان مَلْعُون ہے اور گانے باجے سننا سنانا شیطان کے نقشِ قدم پر چلنا چلانا ہے اور مسلمانوں کو شیطان کے نقشِ قدم پر چلنے کی مُمانَعت کی گئی ہے، چُنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ ترجَمے والے پاکیزہ قران، "**کنزُالایمان مَع خزائنُ العرفان**" صَفحہ 69 پر اللہ تَبارَکَ وَتَعالٰی پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ آیت 208 میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً۪ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (۲۰۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اسلام میں پورے داخل ہو اور شیطٰن کے قدموں پر نہ چلو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

فلم بیں کی آنکھ میں محشر میں آگ — آہ! بھر جائیگی تُو فلموں سے بھاگ
بینڈ باجوں سے تُو کوسوں دور بھاگ — ورنہ دوزخ کی تجھے کھائے گی آگ
کر لے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی (وسائلِ بخشش ص٦٦٧، ٦٦٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کیا واقِعی موسیقی رُوح کی غذا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مختلف رِوایات وحِکایات سے ظاہر ہوا کہ گانے باجے اور مُوسیقی ہرگز روح کی غذا نہیں بلکہ اِس سے رُوحانیت تباہ ہوتی ہے۔ رُوح کی غذا تو ذِکرُ اللہ ہے جیسا کہ پارہ 13 سُوْرَۃُ الرَّعد آیت 28 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔

روح کی غذا نماز ہے جوکہ ذِکر ہی ہے چُنانچہ پارہ 16 سُوْرَۂ طٰہٰ آیت نمبر 14 میں فرمانِ خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ ہے:

وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ﴿۱۴﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ۔

گانے باجے اور مُوسیقی یہ تو روح میں بگاڑ پیدا کرتے ہیں، نَمازوں اور عبادتوں کی لذّتیں تباہ کرتے ہیں، شَرم و حیا کا خون کرتے ہیں، مسلمان خواتین کو بے پردَگی پر اُبھارتے ہیں، یقیناً اسے ''روح کی غذا'' کہنا شیطانی اور سازِشی نعرہ ہے۔ اب گانے باجے والوں اور بھنگڑا ڈالنے اور ناچ نخرے دکھانے والوں کو نادان مسلمانوں میں عزّت کا مقام دیا جانے لگا اور انہیں فنکار، مُوسیقار، گلوکار، پوپ سنگر اور کامیڈیَن وغیرہ کہا جانے لگا ہے ورنہ ان کے اصلی اَلقاب گوَیّا، میراثی، ڈُوم وغیرہ ہیں۔ آج کل مَنچلے (مَن۔چلے) لوگ جس کو ''کامیڈیَن'' کہتے اور مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ عزّت کی نظر سے دیکھتے ہیں، اُس کا اَصل نام نَقّال، مَسْخرا، سَوانگیا (سَ۔وانگ۔یا) بہروپیا اور بھانڈ بھگتیا (بھگَت۔یا) ہے!

گلوکاروں اور کامیڈینوں کی خدمت میں مَدَنی اِلتجا

تمام مسلمان گُلوکاروں اور کامیڈیَنوں کی خدمت میں نہایت درد بھری مَدَنی اِلتجا کرتا ہوں کہ اِن حرام اور جہنَّم میں لے جانے والے کاموں سے سچّی توبہ کر لیجئے۔ اگر ان کاموں پر کچھ کمایا بھی تو یاد رکھئے! یہ حرام روزی ہے، آپ اُتنا ہی کھائیں گے جتنا پیٹ ہے، اُتنا ہی پہنیں گے جتنا بدن کا سائز ہے باقی گھر کے دیگر افراد استعمال کریں گے اور آخرت میں جوابدِہ آپ ہوں گے۔ دل بڑا کیجئے اور گانے باجے یا کامیڈی کرنے کی وجہ سے جن جن سے جو جو رقم ملی

ہے اُن کو لَوٹا دیجئے، وہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارِثوں کو دے دیجئے، جو غائب ہو چکے ہیں یا جن جن کا یاد نہیں اُن کی رقمیں کسی فقیرِ شرعی کو پیش کر دیجئے۔ اگرچہ ایسا کرنا نَفْس پر سخت دشوار ہے مگر یہ کیوں بھولتے ہیں کہ ہر حال میں مرنا اور قبر میں اُترنا اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا ہے، حرام سے حاصل کی ہوئی رقمیں نہ لوٹائیں اور یہ قَبْر میں سانپ بچھّو بن کر لپٹ گئیں تو کیا کریں گے!

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی

قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی (وسائلِ بخشش ص ٦٦٧)

(تفصیلی معلومات کیلئے بیاناتِ عطّاریہ حصّہ اوّل میں شامل رسالہ ''گانے باجے کی تباہ کاریاں'' اور حصّہ دوم میں سے ''گانوں کے 35 کفریہ اشعار'' کا مُطالعہ فرمائیے)

مدینہ ۱ ڈانس ڈائریکٹر کی توبہ

کورنگی (باب المدینہ کراچی) میں مُقیم اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: غالباً 1992ء کی بات ہے، ہم اُن دنوں گلستانِ جوہر (بابُ المدینہ) میں رہتے تھے۔ چھوٹی سی عمر میں .T.V پر فلمیں ڈرامے دیکھنے کے منحوس شوق نے مجھے ناچنے کا شوقین بنا دیا یہاں تک کہ میں نے ڈانس کے مقابلوں میں بھی حصّہ لیا اور اِنعامات بھی حاصِل کئے۔ جب میری تصویریں اخبارات میں چھپیں تو خاندان میں خوب پذیرائی ملی، میں ''پھول کر کُپّا'' ہو گیا اور ڈانس سیکھنے کی اکیڈمی کے اندر داخِلہ لے لیا اور اس منحوس فن میں اتنی مَہارت حاصِل کی کہ ''ڈانس ڈائریکٹر'' (یعنی ڈانس سکھانے والا) بن گیا۔ میں نے فرانس، تھائی لینڈ وغیرہ کا سفر کیا اور ہند سے ''کلاسیکل کَتھک ڈانس'' بھی سیکھا۔ اب میں ایسے مقام پر پہنچ چکا تھا کہ مشہور اداکارائیں اور اداکار مجھ سے ڈانس سیکھا کرتے تھے۔ اِس بے حیائی کے ماحول میں مجھے ایسی جوان لڑکیاں بھی ملیں جو اچّھے سے اچّھا ڈانس سیکھنے کے لالچ میں ''کچھ بھی'' کرنے کو تیّار تھیں۔

مجھے دُرُود و سلام سے مَحبَّت تھی

اسی دَوران میری والِدہ کا انتِقال بھی ہوا مگر میری آنکھیں نہ کھلیں۔لیکن والِدہ کی ہدایت کی بدولت دُرودِ پاک سے مَحبَّت تھی۔ غالِباً اپریل 2005ء میں ایک ڈانس پروگرام کے سلسلے میں مرکز الاولیاء لاہور جانا ہوا، **حُضُور داتا گنج بخش** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے مَزارِ پُرانوار کے سامنے سے گزرتے ہوئے میں نے انہیں **دُرودِ پاک** پڑھ کر ایصالِ ثواب کیا۔

مرحوم والدین آگ کی لپیٹ میں تھے

ناچ ناچ کر تھک ہار کر جب سویا تو خواب کے اندر کیا دیکھتا ہوں کہ میرے مرحوم والِدین بھڑکتی آگ کے گھیرے میں ہیں اور مجھے دیکھ کر چلّا چلّا کر کچھ یوں کہہ رہے ہیں: ''ہم تیری اسلامی تربیّت کرنے میں کوتاہی کر گئے، ہائے ہماری خرابی! تو ڈانسر اور شرابی بن گیا! اب تیری وجہ سے آگ ہمیں جلا رہی ہے، تُو توبہ کرلے تاکہ تُو بھی عذاب سے بچے اور ہم بھی چُھٹیں۔'' میں خواب میں رونے لگا اور میری آنکھ کُھل گئی اور میں کافی دیر تک روتا رہا۔

داتا دربار میں کرم بالائے کرم

پھر میں **حُضُور داتا گنج بخش** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے مزارِ پُر انوار پر حاضِر ہوا، قدموں کی طرف بیٹھ کر رو رو کر میں نے داتا صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے فریاد کی: ''**یا داتا**! اب آپ ہی مجھے سنبھالئے!'' اتنے میں کسی نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا، سر اُٹھا کر دیکھا تو سفید لباس اور سر پر سبز عمامے میں ملبوس ایک صاحِب تھے، جو کہ مُشفِقانہ لہجے میں فرما رہے تھے: بیٹا! موت کسی بھی وقت آسکتی ہے، جلد گناہوں سے توبہ کرلو۔ میں نے پوچھا: میں کہاں جاؤں؟ مُسکرا کر فرمانے لگے: ''بابُ المدینہ کراچی آجاؤ'' یہ کہہ کر وہ ایک دم میری نظروں سے اَوجَھل ہوگئے! یہ میری بیداری کا واقِعہ ہے۔

جب میں نے مَدَنی قافِلے میں سفر کیا......

میں بابُ المدینہ کراچی پہنچا اور ایک مبلّغ دعوتِ اسلامی سے ملاقات ہوئی تو اُن کی اِنفرادی کوشش سے میں نے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر اختیار کیا۔ جب امیرِ قافِلہ نے سیکھنے سکھانے کے حلقے میں غُسل کا طریقہ بتایا تو میرا دل اُچھل کر حلق میں آ گیا کہ یا خدا! میں تو ناپاکی کی حالت میں ہوں، فوراً مسجِد سے باہَر نکلا اور اُسی وَقت غُسل کیا۔ مَدَنی قافِلے میں بتائے جانے والے طریقے کے مطابِق میں نے رات صلوٰۃُ التَّوبہ پڑھی اور سو گیا۔

میں نے ایمان افروز خواب دیکھا

میں نے خواب میں دیکھا کہ والدۂ مرحومہ چاند سا چہرہ چمکائے مسجدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں نَماز ادا کر رہی ہیں، سلام پھیرنے کے بعد اُنہوں نے مجھے گلے لگا لیا۔ میں رونے لگا، امّی جان نے کہا: اب میں بَہُت خوش ہوں، آؤ! نَماز پڑھتے ہیں، فارِغ ہو کر میں نے ابُّو جان کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے ایک طرف اشارہ کیا۔ میں اُس طرف چل دیا، چلتے چلتے ایک بَہُت بڑے میدان میں پہنچ گیا، درمیان میں شیشے کا ایک کمرہ تھا، بَہُت سے لوگ اُس کے اندر جانے کی ناکام کوششیں کر رہے تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں بڑے آرام سے اندر چلا گیا، وہاں پانچ بُزُرگ تھے، ایک بُزُرگ جو درمیان میں قدرے اُونچائی پر تشریف فرما تھے، اُن کے چِہرے پر اتنا نُور تھا کہ نگاہ نہیں ٹھہر رہی تھی۔ میں نے اُن بُزُرگوں سے پوچھا: میرے ابو جان کہاں ہیں؟ تو ایک بُزُرگ نے کمرے کے پچھلے حصّے کی طرف اِشارہ کیا۔ وہاں گیا تو والِد صاحِب اندھیرے میں بیٹھے زار و قطار رو رہے تھے۔ میں نے رونے کا سبب پوچھا: جواب دیا: ہر ایک ان بُزُرگوں کو تحفے پیش کر رہا ہے مگر میں کیا پیش کروں، تم مجھے کچھ بھجواتے ہی نہیں! یکا یک ایک نُور کا طشت میرے ہاتھ میں آ گیا، میں نے والِدِ مرحوم کو دے دیا، والِد صاحِب مجھے ساتھ لئے کمرے میں داخِل ہو گئے اور نُورانی

چہرے والے بُزُرگ کی خدمت میں وہ نُورانی تھال پیش کر دیا۔ پھر ہم وہاں سے باہر نکل آئے، **اُس وقت میرے دل میں خیال آیا کہ ہو نہ ہو یہ نُورانی چہرے والے بُزُرگ میرے نُور والے آقا محمدِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم **تھے۔** پھر میری آنکھ کُھل گئی۔ دیکھا تو میرا جسم خوشبو سے مہک رہا تھا۔ یہ ایمان افروز خواب دیکھنے کے بعد میں نے تمام گناہوں سے سچّی پکّی توبہ کی اور امیرِ قافلہ کے ہاتھوں **اپنے سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجا لیا اور داڑھی شریف بڑھانے کی بھی نیّت کر لی۔**

لوہے کی سلاخ میرے بازو کے آر پار کر دی!

چُونکہ مَدَنی قافِلے میں سفر سے پہلے میں ایک مَیڈَم کے لئے کام کرتا تھا جو ڈانس شوز کی بَہُت بڑی آرگنائزر (یعنی مُنتَظِمہ) تھی، اُس نے مجھے قِیام وطَعام اور سُواری وغیرہ کی بَہُت سی آسائشیں دے رکھی تھیں، اُس کو پتا چلا تو وہ میرے گھر پہنچی اور مجھے بُرا بھلا کہنے لگی اور میرا عمامہ تک سر سے اُتار کر پھینک دیا! جب میں اُس کے رُعب میں نہیں آیا تو دوسری مرتبہ وہ ساتھ میں غُنڈے لائی جنھوں نے مجھ پر بے تحاشا تشدُّد کیا یہاں تک کہ لوہے کی ایک سَلاخ میرے بازو کے آر پار کر کے مجھے شدید زخمی کر دیا، میں جان بچا کر وہاں سے بھاگ نکلا اور ایک اسلامی بھائی کے ہاں پناہ لی، اُنہوں نے میرا علاج کروانے کے ساتھ اور بھی بَہُت کچھ تعاوُن کیا۔ **اللہ** تعالٰی انہیں جزائے خیر دے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

میں نے مَدَنی مرکز میں مختلف کورسز کئے

کچھ ہی دنوں بعد میں نے **دعوتِ اسلامی** کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں 63 روزہ **مَدَنی تربیّتی کورس** اور 41 دن کا **مَدَنی قافِلہ کورس** کرنے کی سعادت پائی۔ پھر میں نے **اِمامت کورس** میں بھی داخِلہ لیا، چند ہی دن گزرے تھے کہ میں نے 12 ماہ کے مَدَنی قافِلے میں سفر کے لئے خود کو پیش کر دیا۔

میری پینٹ شرٹ والی ماڈَرن بیوی

میرا اکثر خاندان انگلینڈ میں مقیم تھا، مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہونے سے پہلے ہی خاندان کی ایک پینٹ شرٹ پہننے والی انتہائی ماڈَرن لڑکی سے میرا نِکاح ہوچکا تھا۔ جب اسے میری توبہ کا عِلْم ہوا تو بِدَک گئی، داڑھی کٹوانے کا مُطالَبہ کیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں توبہ پر قائم رہا جس کے سبب اُس نے کورٹ کے ذَرِیعے مجھ سے طَلاق لے لی۔ اِس قِصّے کی وجہ سے میرے اپنے بہن بھائی بھی مجھ سے رُوٹھ گئے۔ میرے والِدَین تو دنیا میں تھے نہیں یوں میں تنِ تنہا رہ گیا۔ اب دعوتِ اسلامی والے ہی میرے رشتے دار اور سب کچھ تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بھائیوں نے اتنی مَحَبَّت دی کہ میں اپنوں کی جُدائی کا غم بھول گیا۔

مَدَنی مرکز میں اعتکاف کیا تو روزگار مل گیا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رَمَضانُ المبارَک (١٤٢٦ھ۔2005ء) میں عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کے اندر ہونے والے اجتماعی اعتِکاف میں شرکت کی سعادت ملی، ایک دن بیان میں مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی نے میرے مُتَعلِّق مَدَنی بہار سنائی تو ایک اسلامی بھائی کو مجھ سے بَہُت ہمدردی ہوگئی اور انہوں نے عیدُ الفِطْر کے تقریباً ایک ہفتے بعد مجھے سِٹی گورنمنٹ میں ملازمت پر لگوادیا، پھر میری مَدَنی ماحول میں شادی بھی ہوگئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تادمِ تحریر ڈویژن سطح پر "مجلسِ ڈاکٹرز" اور "مجلسِ کھیل" کے رُکن کے طور پر اپنی سنّتوں بھری تحریک، "دعوتِ اسلامی" کی ترقّی کے لئے کوشاں ہوں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِسی سال (یعنی 2011ء میں) دوبارہ 12 ماہ کے مَدَنی قافلے میں سفر کی پکّی نیّت ہے۔

مَدَنی بہار کے ذریعے مَدَنی بہار

میری یہی مَدَنی بہار دنیا کے واحد حقیقی اسلامی چینل ''**مَدَنی چینل**'' پر بھی دکھائی اور سنائی گئی تو مجھے حیدر آباد کے اسلامی بھائی کا فون آیا کہ یہاں پر ایک بدمذہب آپ کی **مَدَنی بہار** دیکھ کر بَہُت مُتاَثِّر ہوا ہے اور آپ سے ملنا چاہتا ہے، اگر آپ سمجھائیں گے تو اُمّید ہے وہ توبہ کر لے گا ، میں **اِنفرادی کوشِش** کی نیّت سے حیدر آباد پہنچ گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اُس بدمذہب نے نہ صِرف خود بُرے عقائد سے توبہ کی بلکہ اُس کے اکثر گھر والے بھی تائِب ہو گئے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر سرکارِ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے مُرید بن گئے۔ **اللہ** تعالٰی مجھے اور میرے کُنبے کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت عنایت فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

گر پڑ کے یہاں پہنچا، مَر مَر کے اسے پایا
چھوٹے نہ الٰہی! اب سنگِ درِ جانانہ (سامانِ بخشش ص ۱۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِس مذکورہ مَدَنی بہار کے مُتَعَلِّق مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس ''مَدَنی بہار'' سے ہمیں بے شمار **مَدَنی پھول** چُننے کو ملتے ہیں۔ مَثَلاً ﴿۱﴾ گھر کے اندر اگر T.V. پر فلمیں ڈرامے گانے باجے چلتے ہوں تو اپنی اور اولاد کے کِردار کی تباہی کا سامان ہوتا ہے جیسا کہ ''بچّہ'' فلمیں دیکھ دیکھ کر ''ڈانس ڈائریکٹر'' بن گیا! ﴿۲﴾ **دُرُود شریف** سے مَحَبَّت بھی گناہوں بھری زندَگی سے چھٹکارے کا سبب بنتی ہے جیسا کہ سابِقہ ڈانس ڈائریکٹر کا ہوا ﴿۳﴾ بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ المُبِین کو اِیصالِ ثواب کرنا ہدایت کا ذَرِیعہ بن سکتا ہے جیسا کہ صاحِبِ مَدَنی بہار نے دُرُود شریف پڑھ کر **حُضور داتا صاحب** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو **اِیصالِ ثواب** کیا تو

ہدایت کی سبیل بنی شروع ہوئی ﴿٤﴾ اولاد کی اسلامی تربیّت نہ کرنا اور باوُجودِ قدرت ان کو گناہوں سے باز نہ رکھنا بھی عذاب کا باعِث بنتا ہے جیسا کہ ''صاحبِ مَدَنی بہار'' نے اپنے فوت شُدہ والِدَین کو خواب میں آگ کی لپیٹ میں دیکھا اور والِدَین نے اپنے عذاب کا سبب بیٹے کا **ڈانسر** اور **شرابی** ہونا بتایا۔ **اللہ** تبارَک وتعالٰی پارہ 28 **سُوْرَۃُ التَّحْرِیْم** کی آیت 6 میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (پ۲۸، التحریم:٦)

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتَّھر ہیں۔

اہلِ خانہ کو دوزخ سے کیسے بچائیں؟

اِس آیتِ کریمہ کے تحت خَزائِنُ العِرفان میں ہے، **اللہ** تعالٰی اور اُس کے رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی فرمانبرداری اختِیار کر کے، عبادتیں بجا لا کر، گناہوں سے باز رہ کر گھر والوں کو نیکی کی ہِدایت اور بدی سے مُمانَعَت کر کے اور اُنہیں عِلم و ادَب سکھا کر (اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو جہنَّم کی آگ سے بچاؤ) ﴿٥﴾ اَولاد گناہوں سے توبہ کر کے، نیکیوں میں لگے تو فوت شدہ والِدَین کو قَبْر میں اِس کی بَرَکتیں پہنچتی ہیں جیسا کہ صاحبِ مَدَنی بہار نے اپنے والِدَین مرحومین کو خواب کے اندر عذاب میں پایا، جب **توبہ** کی اور راہِ راست اپنائی تو وُہی والِدَین خواب میں اچھّی حالت میں دکھائے گئے۔ لہٰذا گناہ کرنے والی اولاد کو چاہیے کہ اِس لئے بھی توبہ کرلے کہ اُس کے والِدَین مرحومین قبروں میں رنجیدہ نہ ہوں، اِس ضِمن میں ایک رِوایت مُلاحَظہ ہو چُنانچِہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ غیب نشان ہے: ''پیر اور جُمعرات کے دن اعمال **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور پیش کئے جاتے ہیں اور **جُمُعہ** کے دن انبیائے کرام (علیہِمُ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام) اور آباء اور اُمّہات (یعنی باپوں اور ماؤں) کے سامنے پیش کئے

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم : جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فِرِشتے اس کیلئے اِستِغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

جاتے ہیں وہ ان کی نیکیاں دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کی سفیدی اور چمک میں اِضافہ ہوتا ہے پس تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو اور اپنے وفات پانے والوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔'' (نوادرُ الاصول ج ١ ص ٦٧١ حدیث ٩٢٥)

مرحوم والدین پر اولاد کے اَعمال کی پیشی

بیٹے کے اعمال والِد مرحوم کو پیش کئے جانے کے ضِمن میں **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 413 صَفَحات پر مشتمل کتاب، ''**عیونُ الحکایات جلد 2**'' صَفْحہ 343 پر دی ہوئی **ایک ایمان افروز حِکایت** چند الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ پیش کی جاتی ہے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا صَدَقہ بن سُلَیمان جَعْفَری عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: میرا عنفوانِ شباب تھا (یعنی جوانی کے اِبتِدائی دن تھے) اور میں بُری عادتوں اور دنیا کی رنگینیوں میں مگن تھا، مگر جب میرے والِد صاحِب کا انتقال ہوا تو میرا دل چوٹ کھا گیا۔ میں نے اپنی سابِقہ خطاؤں پر شرمندہ ہوتے ہوئے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں **توبہ** کر لی اور اعمالِ صالحہ (یعنی نیکیوں) کی طرف راغِب ہو گیا۔ شامتِ نَفْس سے ایک دن پھر کسی بُرے کام کا مرتکب ہو گیا تو اُسی رات والد مرحوم خواب میں آئے اور فرمایا: ''میرے بیٹے! تیرے اعمال میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں تو مجھے بَہُت زیادہ خوشی ہوتی ہے کیونکہ وہ نیک لوگوں کے اعمال جیسے ہوتے ہیں، لیکن اس مرتبہ جب تیرے اعمال پیش کئے گئے تو مجھے بَہُت شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا۔ خُدارا! مجھے میرے فوت شدہ دوستوں کے سامنے رُسوا نہ کیا کرو۔'' بس اس خواب کے بعد میری زندگی میں اِنقلاب آ گیا، میں ڈر گیا اور توبہ پر اِستِقامت اختیار کر لی۔ اِس حکایت کے راوی کہتے ہیں: تہجُّد کی نماز میں ہم حضرتِ سیِّدُنا صَدَقہ بن سُلَیمان جَعْفَری عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی کو اس طرح مناجات کرتے ہوئے سُنتے تھے: اے صالحین کی اصلاح کرنے والے! اے بھٹکے ہوؤں کو سیدھی راہ چلانے والے! اے گناہگاروں پر رحم فرمانے والے! میں تجھ سے ایسی توبہ کا سُوال کرتا ہوں جس کے بعد کبھی گناہ کی طرف نہ جاؤں، کبھی برائی و ظُلم کی طرف نظر اُٹھا کر بھی نہ دیکھوں، اے خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ! مجھے **سچی توبہ** کی توفیق عطا فرما۔ (عُیونُ الحِکایات ص ٤٠١)

نَفْس و شیطان ہوگئے غالب ان کے چُنگل سے تُو چُھڑا یاربّ

کر کے توبہ میں پھر گناہوں میں ہو ہی جاتا ہوں مُبتَلا یاربّ

نیم جاں کر دیا گناہوں نے

مرضِ عِصیاں سے دے شِفا یاربّ

ڈانس کو جائز کہنا کیسا؟

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 692 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب'' صَفْحَہ 403 تا 404 سے ایک نہایت مُفید سُوال وجواب مُلاحَظہ کیجئے: **سُوال:** ''مُرَوَّجہ ڈانس کو جائز کہنا'' کیسا ہے؟ **جواب:** فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام فرماتے ہیں: جو **رَقص** کرنے کو جائز سمجھے اُس پر **حکمِ کفر** ہے۔(دُرِّمُختار ج ٦ ص ٣٩٦) یہاں **رَقص** سے مُراد لچکے توڑے کے ساتھ کیا جانے والا وہ ناچ (ڈانس) ہے جو کہ شَرعاً **ناجائز** ہے۔ عشقِ حقیقی کے باعِث بے خُودی میں جُھومنا، **وَجد** طاری ہونا یا **تَواجُد** یعنی عاشِقانِ خدا و رسول کے وجدِ صادِق کی مُخلِصانہ نَقّالی مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کُفر** نہیں بلکہ عین سعادت ہے۔

مجھے ناچ گانے سے نفرت عطا ہو

مِری مغفرت بے حساب اے خدا ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکی کی دعوت کا تارِک، حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے طریقے پر نہیں

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ ابنِ عبّاس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ سردارِ مکّۂ مکرَّمہ، سلطانِ مدینۂ منوَّرہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا اِرشاد ہے: لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَیُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَیَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ

وَيَنْـهَ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنی وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رَحم نہ کرے اور بڑوں کی عزّت نہ کرے اور نیکی کا حکم نہ دے اور بُرائی سے مَنع نہ کرے۔ (سُنَنِ تِرمِذی ج۳ ص ۳۷۰ حدیث ۱۹۲۸)

نیکی کی دعوت صرف عُلَماء پر نہیں عوام پر بھی لازم ہے

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہِ رَحمۃُ الحنّان اس حدیثِ پاک کے الفاظ ''نیکی کا حکم نہ دے اور بُرائی سے مَنع نہ کرے'' کے تحت فرماتے ہیں: ہر شخص اپنی طاقت اور اپنے عِلْم کے مطابِق دینی اَحکام لوگوں میں جاری کرے۔ یہ صِرف عُلَماء کا ہی فَرض نہیں سب پر لازِم ہے، حاکم ہاتھ سے بُرائیاں روکے، عالِم عام زَبانی تبلیغ سے یہ فَرض انجام دے۔ فی زمانہ اِس سے بَہُت غفلت ہے۔ (مِراۃُ المَناجِیح ج۶ ص۴۱۶)

میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچاؤں
تُو کر ایسا جذبہ عطا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ تَعالٰى عَلٰى مُحَمَّد

اعرابی نے جب مسجد میں پیشاب کر دیا......

حضرت سَیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے ساتھ مسجِد میں موجود تھے کہ ایک اَعرابی (یعنی دیہاتی) آیا اور مسجِد میں کھڑے ہو کر پَیشاب کرنا شُروع کر دیا۔ جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے اَصحاب رضی اللہ تعالٰی عنھم نے اسے پُکارا: ''ٹھہرو!'' آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اسے نہ روکو چھوڑ دو۔ صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان خاموش ہو گئے حتّٰی کہ اُس نے پیشاب کرلیا۔ پھر مبلِّغِ اعظم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اُسے بُلا کر (نرمی وشفقت) سے فرمایا: ''یہ مساجِد پَیشاب اور گندگی کیلئے نہیں'' یہ توصِرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکْر، نَماز اور تلاوتِ قرٰان کیلئے ہیں۔ پھر

آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کسی کو پانی لانے کا حُکم دیا، وہ پانی کا ڈول لایا اور اُس (یعنی پیشاب کی جگہ) پر بہادیا۔

(صَحیح مُسلِم ص ١٦٤ حدیث ٢٨٥)

نیکی کی دعوت میں نرمی ضروری ہے

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الْحَنّان اِس حدیثِ مبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ (نَجِس یعنی ناپاک) زمین اگرچہ سُوکھ کر پاک ہوجاتی ہے (جبکہ اس سے نَجاست کے اثرات زائل ہوجائیں) لیکن زمین کا دھونا بَہُت ہی بہتر ہے کہ اِس سے گندگی کا رنگ و بو بھی جلدی جاتا رہتا ہے اور اس سے تَیَمُّم بھی جائز ہوجاتا ہے۔ اِس حدیث (میں پانی کا ڈول بہانے کے تذکرے) سے یہ لازِم نہیں آتا کہ ناپاک زمین بِغیر دھوئے پاک نہیں ہوسکتی نیز مسجِد میں پاکی کے عِلاوہ صفائی بھی چاہئے اور یہ دُھلنے سے ہی حاصِل ہوتی ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اِس میں مُبلّغین کو طریقۂ تبلیغ کی تعلیم ہے کہ تبلیغ اَخلاق اور نرمی سے ہونی چاہیے۔ (مِراٰۃُ المَناجِیح ج ١ ص ٣٢٦)

پیشاب کرتے کرتے اچانک رُک جانے کے طِبّی نقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کوئی پیشاب کر رہا ہو اُس کو چونکا دینے والی آواز لگانے اور ڈرانے سے بچنا چاہئے کیوں کہ پیشاب کرتے کرتے کسی خوف وغیرہ کے سبب اَدھورا پیشاب فوراً روک دینے سے طِبّی طور پر اتنے سخت نقصانات پہنچ سکتے ہیں جتنے سانپ کے ڈَسنے سے بھی نہیں ہوسکتے! پیشاب اَدھورا چھوڑ دینے کی وجہ سے جُنون (یعنی پاگل پن اور بے ہوشی کے دَورے پڑنے) اور گُردوں کی مُہلِک بیماریاں ہو سکتی ہیں۔

کھڑے کھڑے پیشاب کرنا سُنّت نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ رِوایت میں کھڑے کھڑے پیشاب کرنے کا تذکرہ ہے، اِس ضِمن میں عرض ہے کہ کھڑے کھڑے پیشاب کرنا سنّت نہیں ہے چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفْحات پر مشتمل کتاب، **''بہارِ شریعت''** جلد اوّل صَفْحہ 407 پر ہے: اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: جو شخص تم سے یہ کہے کہ نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کھڑے ہوکر پیشاب کرتے تھے تو تُم اُسے سچّا نہ جانو، حُضُور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نہیں پیشاب فرماتے مگر بیٹھ کر۔

(سُنَنِ ترمِذی ج۱ ص۹۰ حدیث ۱۲)

کھڑے کھڑے پیشاب کرنے کے نقصانات

افسوس! آج کل کھڑے کھڑے پیشاب کرنے کا عام رواج ہو چکا ہے بالخصوص مَطار (AIR PORT) اور دیگر خاص خاص مقامات پر کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا مخصوص انتظام ہوتا ہے۔ اِس طرح پیشاب کرنے سے جہاں سنّت فوت ہوتی ہے وہاں اِس کے طِبّی نقصانات بھی ہیں چُنانچِہ طِبّی تحقیق کے مطابق کھڑے کھڑے پیشاب کرنے سے مَثانے کا غُدود مُتَوَرِّم (مُ۔تَ۔وَر۔رِم) ہوکر (یعنی سُوج کر) بڑھ جاتا ہے جس کے باعث پیشاب تکلیف سے آنے، دھار پتلی ہونے، قطرہ قطرہ آنے بلکہ پیشاب بند ہوجانے کے اَمراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ کھڑے کھڑے پیشاب کرنے والے بعض لوگ بِغیر دھوئے یا بے خشک کئے پینٹ کا بٹن یا زنجیر بند کر لیتے ہیں جس سے ان کی رانوں وغیرہ پر پیشاب کے چھینٹے گرتے ہیں، اِس طرح بلاعُذر بدن کو ناپاک کرنے والے گناہ گار ہونے کے ساتھ ساتھ طِبّاً بھی نقصان میں پڑ سکتے ہیں ایک مُستَشرِق (مُس۔تَش۔رِق۔یعنی ایسا فرنگی (یورپین فرد) جو مَشرِقی زَبانوں مَثَلاً اُردو وغیرہ کا ماہر ہو) ڈاکٹر جانٹ مِلن (Dr.Jaunt Milen) کہتا ہے: سُرِینوں (سُ۔رِی۔نوں یعنی بدن کا وہ حصّہ جو بیٹھنے میں زمین پر لگتا ہے وہ) اور اُس

کے اطراف کی الرجی، رانوں کی کُھجلی اور پھُڑیوں، پَیڑُو (یعنی ناف کے نیچے کے حصّے) کی کھال اُدھڑنے کی بیماری، پردے کی مخصوص جگہ کے زَخم کے مریض جب میرے پاس آتے ہیں تو ان میں اکثر وُہی ہوتے ہیں جو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتے۔

پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے کا عذاب

حضرتِ سیِّدُنا اَبی بَکرَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں حُضورِ نبیِّ کریم، رء ُوف رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے میرا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔ ایک آدمی آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے بائیں طرف تھا۔ دَریں اَثنا ہم نے اپنے سامنے **دو قبریں** پائیں تو محبوبِ خدائے توّاب، نُبُوَّت کے آفتاب، جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ان دونوں کو **عذاب** ہو رہا ہے اور کسی بڑے اَمر کی وجہ سے نہیں ہو رہا، تم میں سے کون ہے جو مجھے ایک ٹہنی لا دے۔ ہم نے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو میں سبقت لے گیا اور **ایک ٹہنی** (یعنی شاخ) لے کر حاضرِ خدمت ہو گیا۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اس کے دو ٹکڑے کر دیئے اور دونوں قبروں پر ایک ایک رکھ دیا پھر ارشاد فرمایا: یہ جب تک تَر رہیں گے ان پر عذاب میں کمی رہے گی اور ان دونوں کو **غیبت** اور **پیشاب** کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔ (مُسند اِمام احمد ج ۷ ص ۳۰۴ حدیث ۲۰۳۹۵)

آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو عِلمِ غیب ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **غیبتوں** اور پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا قَبر کے عذاب کے اسباب میں سے ہے۔ آہ! ہمارا وہ نازُک بدن جو کہ معمولی کانٹے کی چُبھن، دوپَہر کی دھوپ کی تَپش وجَلن اور بُخار کی معمولی سی اَگن برداشت نہیں کرسکتا وہ قَبر کا ہولناک عذاب کیسے سہ سکے گا۔ **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہم پیشاب کی آلودَگیوں کے جُرموں، غیبتوں، چُغلیوں اور چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے توبہ کرتے ہیں، **پیارے پیارے مالِک!** عَزَّوَجَلَّ ہم سے ہمیشہ کیلئے

راضی ہوجا اور ہماری بے حساب مغفِرت فرما۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ بیان کردہ روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عِلمِ غیب ہے جبھی تو بعطائے خدائے وَہّاب عَزَّوَجَلَّ قبر کا عذاب مُلاحَظہ فرمالیا جیسا کہ بیان کردہ حدیثِ پاک سے ظاہِر ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن حدائقِ بخشش شریف میں فرماتے ہیں:؎

سَرِ عَرش پر ہے تِری گُزر دلِ فرش پر ہے تِری نظر

مَلکُوت و مُلک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عِیاں نہیں

مشکل الفاظ کے معانی: **سرِ عرش:** عرش کے اوپر۔ **ملکوت:** فرشتوں کے رہنے کی جگہ۔ **عیاں:** ظاہر۔

شرحِ کلامِ رضاؔ: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! عَرش کے اوپر اور فرش یعنی زمین کے اندر کا سب کچھ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیشِ نظر ہے۔ دنیا جہان میں کوئی بھی ایسی شے نہیں جو آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ظاہر نہ ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شرابی پر اِنفرادی کوشش کا نتیجہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''نرمی'' سے جو کام ہوتا ہے وہ ''گرمی'' سے نہیں ہوا کرتا اور مبلّغ کو تو ''موم'' سے زیادہ نَرم اور بَرف سے زیادہ ٹھنڈا رہنا چاہئے، ڈانٹ ڈپٹ اور جھاڑ جھپٹ کرنے سے کسی کی اِصلاح ہونی مشکِل ہے۔ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الوالی ''اِحیاءُ الْعُلُوم'' میں نَقل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا محمد بن زکریا علیہ رحمۃ اللہِ الکبریا فرماتے ہیں: ایک بار میں حضرتِ عبد اللہ بن محمد بن عائشہ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے پاس حاضِر ہوا، آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نَمازِ مغرِب کے بعد مسجِد سے گھر کی جانب روانہ ہوئے، راستے میں ایک قُرَیشی نوجوان نشے میں دُھت نظر

آیا، اُس نے ایک عورت کو پکڑ لیا، عورت چلّائی، لوگ لپکے اور اُس نوجوان پر ٹوٹ پڑے، حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عائشہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اُسے پہچانا اور لوگوں سے چُھڑا کر شفقت کے ساتھ سینے سے لگا لیا، اپنے گھر لائے اور اُسے سُلا دیا۔ جب وہ جاگا تو اُس کا نشہ اُتر چکا تھا۔ اُسے نشے کے دَوران ہونے والے بے حیائی کے قصّے اور پٹائی کا معلوم ہوا تو مارے شَرم کے رو پڑا اور جانے لگا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عائشہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اُس کو روکا اور نہایت نرمی کے ساتھ **نیکی کی دعوت** دی اور اِحساس دلایا کہ بیٹا! آپ تو قُریشی ہیں، آپ کی خاندانی شَرافت مرحبا! یہ تو غور فرمایئے کہ آپ کس عظیم ہستی کی اولاد ہیں! بیٹا! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈریئے اور ہمیشہ کیلئے شراب نوشی اور دیگر گناہوں سے توبہ کر لیجئے۔ وہ نوجوان اِس پیار بھری **نیکی کی دعوت** سے پانی پانی ہو گیا اور اُس نے رو رو کر توبہ کی۔ شراب اور دیگر گناہوں کے قریب نہ جانے کا عہد کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے شفقت سے اُس کا ماتھا چوما اور خوب حوصلہ اَفزائی فرمائی۔ وہ بے حد مُتَأَثِّر ہوا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی صُحبت میں رہنے لگا اور احادیثِ مبارَکہ لکھنے پر مامُور رہا۔ (ماخوذاز: اِحیاءُ العلوم ج ۲ ص ۴۱۱)

ہے فَلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں
ڈوب سکتی ہی نہیں موجوں کی طُغیانی میں جس کی کشتی ہو محمد کی نگہبانی میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میں نے اسے قتل کر کے خود کُشی کر لینی تھی......

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں سے پیچھا چُھڑانے، نَماز کی پابندی کا ذِہن بنانے، مکّی مَدَنی آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی سنّتیں اپنانے، دل میں **عشقِ رسول** کی شمع جلانے، جنّتُ الفردوس میں جگہ پانے اور عذابِ نار سے خود کو بچانے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے۔ سنّتوں بھرے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کا معمول بنایئے اور **مَدَنی اِنعامات** کے مطابِق اپنی زندَگی کے شب و روز گزاریئے۔ آپ کی ترغیب وتَحریص کیلئے ایک

مَدَنی بہار پیش کی جاتی ہے۔ایک مُبلّغِ دعوتِ اسلامی کے بیان کا خُلاصہ ہے: مجھے مَدَنی قافلے میں سفر کے دَوران ایک مسجِد میں نَمازِ جمعہ سے قَبل سنّتوں بھرا بیان کرنے کی سعادت حاصِل ہوئی، بیان کے اختِتام پر مسجِد میں موجود اسلامی بھائیوں کو ان کی پیش آمدہ پریشانیوں کے رُوحانی علاج کیلئے''تعویذاتِ عطّاریہ'' حاصِل کرنے کی ترغیب دی۔ایک صاحِب نَمازِ عَصر کے وَقت میرے پاس تشریف لائے اوراپنا مسئلہ کچھ ان الفاظ میں بیان کیا: کچھ عرصے قَبل میں رُوزگار کے سلسلے میں پاکستان سے باہَر گیا تو وہاں جا کر چوری، ڈاکہ زنی جیسے جَرائم اور دوسرے غیر قانونی کاموں میں مُلَوَّث ہوگیا جبکہ پاکستان میں میری غیر موجودَگی میں گھر پر یہ قِیامت ٹوٹی کہ کسی نے میرے بچّوں کی امّی پر غَلَط و بے بُنیاد اِلزامات عائد کردیے جس کا نتیجہ اُس کی خودکُشی کی صورت میں ظاہِر ہوا۔جب مجھے اس سانحے (سا۔نِ۔حے) کی خبر دی گئی تو میں صدمے سے پاگل ہوگیا اورفوری طور پر پاکستان اپنے گاؤں آ پہنچا۔ نَفْس و شیطان کے بہکاوے میں آ کر میں نے اپنی اہلیہ پر غَلَط تہمت لگانے والے کو قتل کر کے خود بھی خودکُشی کر لینے کا اِرادہ کرلیا۔ میں نے اِس وارِدات کے لوازِمات بھی مکمَّل کر لیے تھے لیکن اس مسجِد میں نَمازِ جُمُعہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ مجھے آپ کا بیان سننے کی سعادت بھی نصیب ہوئی، بیان کے اختِتام پر آپ نے مشکِلات کے حل کے لیے''تعویذاتِ عطّاریہ'' حاصِل کرنے کی جو ترغیب دی اس سے ڈھارس بندھی۔آپ کا بیان سن کر میرے گناہوں بھرے ارادے مُتَزَلزَل (مُتَ۔زَل۔زَل) ہوگئے اور میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آپ سے اپنا مسئلہ بیان کر کے کوئی ایسی صورت اختیار کی جائے کہ سانپ بھی مرجائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔اُس کی باتیں سُن کر پہلے تو میں گھبرایا لیکن پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ و رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو یاد کر کے موقع کی مناسَبَت سے مُعامَلے کو حل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے سنّتوں بھرے تحریری بیانات کے تین رسائل ''غصّے کا علاج، عَفو درگزر کی فضیلت اور خودکُشی کا علاج'' سے رہنمائی لیتے ہوئے تقریباً ایک گھنٹے تک اُن پر اِنفرادی کوشش کرتا رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ

آخر کار وہ اسلامی بھائی اپنے خطرناک اِرادے سے باز آ گئے اور یوں **دو قیمتی جانیں ضائع ہونے سے محفوظ ہو گئیں** اُنہوں نے اشکبار آنکھوں سے توبہ کی اور مع نابالغ بچّوں کے غوثِ اعظم عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم کے مُرید ہو گئے، گھر کی حفاظت اور کاروبار میں بَرَکت کے لیے ''تعویذاتِ عطّاریّہ'' بھی حاصل کئے۔ جب میں نے اُنہیں **مَدَنی قافلے** میں سفر کی رغبت دلائی تو پُرنم آنکھوں کے ساتھ بھرّائی ہوئی آواز میں کہا: ''اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ **اب تو میری تمام زندَگی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں ہی میں گزرے گی۔**''

اے اسلامی بھائی نہ کرنا لڑائی کہ ہو جائیگا بدنُما مَدَنی ماحول
سَنور جائے گی آخرت اِن شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش ص ۶۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُبلِّغین جُمُعہ کو بیان کیا کریں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس **مَدَنی بہار** سے جُمُعہ کے سنّتوں بھرے بیان کی بَرَکتیں معلوم ہوئیں، دعوتِ اسلامی کے تمام ذمّے داران کو چاہئے کہ جہاں جہاں ممکن ہو جُمُعہ میں بدل بدل کر مُبلِّغین کے سنّتوں بھرے بیانات کی ترکیب فرمایا کریں کیوں کہ نمازِ جمعہ میں آنے والے کئی افراد ایسے ہوتے ہیں جو عُموماً کسی بھی اجتماع میں شرکت نہیں کرتے، اِس طرح ایسوں تک بھی دعوتِ اسلامی کا **مَدَنی پیغام** پہنچ جائے گا اور کئی خوش نصیبوں کا دل چوٹ کھا جائے گا اور اِنْ شَآءَاللہ وہ گناہوں سے تائب ہو کر پانچ وَقت کے نمازی بن جائیں گے اور ان پر آپ کی مزید **اِنفرادی کوشش** اِنْ شَآءَاللہ انہیں مَدَنی قافِلے کا مسافِر بنا کر دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ کر کے سنّتوں کے سانچے میں ڈھال دے گی۔ جیسا کہ ابھی آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ مُعاشَرے کا بگڑا ہوا زندگی سے بیزار شخص مبلِّغ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے بیان اور **اِنفِرادی کوشش** کی بَرَکت سے قتلِ مسلم سے باز رہ کر اور **خودکشی** کا اِرادہ ترک کر کے تائب ہو گیا۔

ہر دو منٹ میں تین خودکُشیاں

افسوس! آج کل ''خودکُشی'' کچھ زیادہ ہی عام ہوگئی ہے، اس کا ایک بَہُت بڑا سبب علمِ دین سے دُوری ہے، داڑھی مُنڈوں، یا جذباتی ماڈَرن بے رِیش لڑکوں، اسکول و کالج کے طالب علموں، دُنیوی تعلیم یافتوں یا بے پردہ و فیشن ایبل عورَتوں میں ہی خودکُشی کا مَیلان دیکھا جا رہا ہے۔ آپ نے کبھی نہیں سنا ہو گا کہ فُلاں دینی طالبِ عِلْم یا عالمِ دین یا مفتی صاحِب یا شریعت کی پابند پردہ نشین نیک بی بی نے خودکُشی کر لی۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 472 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**بیاناتِ عطّاریہ** (حصّہ دوم)'' صفحہ 404 تا 406 پر ہے: **گناہوں کی کثرت اور اَحوالِ آخرت کے مُعامَلے میں جَہالت کے سبب افسوس!** ہمارے وطنِ عزیز پاکستان میں **خودکُشی** کا رُجحان (رُج۔حان) بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ ایک اخباری رِپورٹ کے مطابِق اگست 2004ء میں پاکستان میں **خودکُشی** کی 68 وارِداتیں ہوئیں جن میں بابُ المدینہ **کراچی** کا پہلا نمبر رہا جبکہ دوسرا نمبر مدینۃُ الاولیاء **ملتان** والوں کا آیا۔ اُسی اَخبار کے مطابِق **دنیا میں ہر 40 سیکنڈ میں خودکُشی کی ایک وارِدات ہوتی ہے!**

کیا خودکُشی سے جان چُھوٹ جاتی ہے؟

خودکُشی کرنے والے شاید یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری جان چُھوٹ جائے گی! حالانکہ اس سے جان چھوٹنے کے بجائے ناراضیٔ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی صورت میں نہایت بُری طرح پھنس جاتی ہے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! **خودکُشی** کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔

آگ میں عذاب

حدیث پاک میں ہے: جو شخص جس چیز کے ساتھ **خودکُشی** کرے گا وہ جہنّم کی آگ میں اُسی چیز کے ساتھ **عذاب** دیا جائے گا۔

(صَحیح بُخاری ج ٤ ص ٢٨٩ حدیث ٦٦٥٢)

اُسی ہتھیار سے عذاب

حضرتِ سیِّدُنا ثابِت بن ضَحّاک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ راحتِ قَلْبِ ناشاد، محبوبِ ربُّ الْعِباد صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے: جس نے لوہے کے ہتھیار سے خودکُشی کی تو اُسے جہنَّم کی آگ میں اُسی ہتھیار سے عذاب دیا جائے گا۔ (صَحیح بُخاری ج۱ ص ۴۵۹ حدیث ۱۳۶۳)

گلا گھونٹنے کا عذاب

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی، سرکارِ دوعالَم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسُولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے اپنا گلا گھونٹا تو وہ جہنَّم کی **آگ میں اپنا گلا گھونٹتا رہے گا** اور جس نے خود کو نیزہ مارا وہ جہنَّم کی آگ میں خود کو نیزہ مارتا رہے گا۔ (ایضاً ص ۴۶۰ حدیث ۱۳۶۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خالی تھیلا

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جو دل اچّھائی کو اچّھائی نہ سمجھے اور بُرائی کو بُرائی تسلیم نہ کرے تو اس کے اوپر والے حصّے کو ایسے نیچے کردیا جائے گا جیسے تھیلے کو اُلٹا کیا جاتا ہے اور پھر تھیلے کے اندر کی چیزیں بکھر جاتی ہیں۔ (مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبہ ج۸ ص۶۶۷ رقم ۱۲۴)

دل کے "اندھے" اور "اَوندھے" ہونے کے معنٰی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی اس میں بربادی ہی بربادی ہے کہ آدمی کا دل اچّھائی کو اچھائی اور بُرائی کو بُرائی ماننے ہی سے اِنکار کردے۔ ہمیں گناہوں سے ہمیشہ بچنا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے قَلْبِ سَلیم (یعنی صحیح وسلامت دل) طَلَب کرنا چاہئے، ورنہ ابھی آپ نے دل کی تباہی کے مُتَعلِّق مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا ارشاد مُلاحظہ فرمایا۔ یاد رکھئے!

گناہوں کی کثرت کے سبب پہلے دل ''اَندھا'' ہوتا اور پھر ''اَوندھا'' یعنی الٹا ہوجاتا ہے جو کہ آخرت کیلئے انتہائی تباہ کُن ہے چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**'' صَفْحَہ 405 پر ہے: تین چیزیں علیحدہ علیحدہ (عَ۔لا۔حِ۔دَہ) ہیں نَفْس، رُوح، قَلْب (یعنی دل)۔ رُوح بمنزلہ بادشاہ کے ہے اور **نَفْس وقَلْب** اس کے دو وَزیر ہیں۔ **نَفْس** اس کو ہمیشہ شَرّ کی طرف لے جاتا ہے اور قَلْب جب تک صاف ہے خیر کی طرف بلاتا ہے اور **مَعاذَاللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کثرتِ مَعاصی (یعنی گناہوں کی زیادتی) اور خُصوصاً کثرتِ بِدْعات سے ''اندھا'' کردیا جاتا ہے۔ اب اس میں حق کے دیکھنے، سمجھنے، غور کرنے کی قابِلیّت نہیں رہتی مگر اَبھی حَق سننے کی اِسْتِعْداد (یعنی قابلیت) باقی رہتی ہے اور پھر **مَعاذَاللہ** (عَزَّوَجَلَّ) ''اَوندھا'' کردیا جاتا ہے۔ اب وہ نہ حَق سن سکتا ہے اور نہ دیکھ سکتا ہے، بالکل چوپَٹ (یعنی ویران) ہوکر رہ جاتا ہے۔ ﴿پھر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا:﴾ **قَلْب** (یعنی دل) حقیقۃً اس مُضْغَۃ گوشت (یعنی گوشت کے لوتھڑے) کا نام نہیں بلکہ وہ ایک ''لَطِیفَۃ غَیبِیّہ'' ہے جس کا مرکز یہ مُضْغَۃ گوشت (یعنی دل) ہے سینے کے بائیں (یعنی الٹے) جانب اور نَفْس کا مرکز زیرِ ناف (یعنی ناف کے نیچے) ہے اسی واسطے شافِعیّہ (یعنی شافعی حضرات) سینے پر ہاتھ باندھتے ہیں کہ ''نفس'' سے جو وَساوِس اُٹھیں وہ ''قَلْب'' تک نہ پہنچنے پائیں اور حَنفیّہ (یعنی حنفی حضرات) زیرِ ناف باندھتے ہیں۔

توفیق نیکیوں کی اے ربِّ کریم دے
بدیوں سے بچنے والا تُو قَلْبِ سلیم دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُعافی نہیں ملے گی؟!

حضرت سیِّدُنا اَبُو الدَّرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ تم **نیکی کا حُکم** دیتے رہنا اور بُرائی سے روکتے رہنا ورنہ تم پر **ظالم بادشاہ** مُسلَّط کردیا جائے

گا جو تمہارے چھوٹے پر رَحْم نہیں کرے گا اور تمہارے نیک لوگ دُعا کریں گے مگر اُن کی دُعائیں قَبول نہیں ہوں گی، وہ مُعافی مانگیں گے مگر اُن کو مُعافی نہیں ملے گی۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ۲ ص ۳۸۳)

بُری باتوں سے روکو ورنہ.......!

خَلِیفَۃُ الْمُسْلِمِین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدِّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اِرشاد فرمایا: اے لوگو! تم اس آیت کو پڑھتے ہو:

یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْۚ لَا یَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! تم اپنی فِکر رکھو، تمہارا کچھ نہ بِگاڑے گا جو گمراہ ہوا جبکہ تم راہ پر ہو۔

(پ۷، المائدۃ:۱۰۵)

(یعنی تم اِس آیت سے یہ سمجھتے ہو گے کہ جب ہم خود ہِدایت پر ہیں تو گُمراہ کی گُمراہی ہمارے لیے مُضِر (یعنی نقصان دِہ) نہیں، ہم کو کسی گُمراہ کو گُمراہی سے مَنْع کرنے کی ضَرورت نہیں) میں نے میٹھے مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ لوگ اگر بُری بات دیکھیں اور اُس کو نہ بدلیں تو قریب ہے کہ اللہ تَعَالٰی اُن سب کو اپنے عذاب میں مبتلا فرمادے۔

(سُنَنِ اِبن ماجہ ج ٤ ص ۳٥۹ حدیث ٤۰۰٥)

اس حدیثِ پاک کے تحت ''مراۃ المناجیح'' میں ہے: قراٰنِ کریم کی اس آیت ''یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْۚ لَا یَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْؕ ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! تم اپنی فِکر رکھو، تمہارا کچھ نہ بِگاڑے گا جو گمراہ ہوا جبکہ تم راہ پر ہو۔'' کے حوالے سے بعض لوگ سمجھتے تھے کہ اَمْرٌ بِالْمَعْرُوف وَ نَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (نیکی کا حکم کرنے اور بُرائی سے منع کرنے) کی ضَرورت نہیں بلکہ آدَمی کو اپنی اِصلاح کرنی چاہیے دوسروں کے گناہ یا کوتاہیاں اِس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتیں، حضرتِ ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اِس مُغالَطے (مُغا۔لَ۔طے) کو دُور کرتے ہوئے رسولُ اللہ (صلَّی اللہ

تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے اِس ارشادِ گرامی کے حوالے سے بتایا کہ جب لوگ بُرائی کو دیکھ کر اُسے بدلنے کی کوشش نہ کریں تو وہ سب عذاب میں مبتَلا ہوتے ہیں۔ دوسری رِوایات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اِس تبدیلی کا تعلُّق طاقت سے ہے یعنی بُرائی کو بدلنے والے لوگ اِس بات کی طاقت رکھنے کے باوُجُود نہ بدلیں تو وہ بھی عذاب کے مستحق ہوں گے۔

(مِراٰۃُ المَناجِیح، ج٦ ص٥٠٧)

مذکورہ آیتِ مقدّسہ کے تحت **صدرُ الافاضل** حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد **محمد نعیم الدّین مُرادآبادی** عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الھادِی فرماتے ہیں: مسلمان کُفّار کی مَحرومی پر افسوس کرتے تھے اور انہیں رنج ہوتا تھا کہ کُفّار عِناد (یعنی عداوت) میں مبتلا ہو کر دولتِ اسلام سے محروم رہے۔ **اللہ** تَعَالٰی نے ان (مسلمانوں) کی تسلّی فرمادی کہ اس میں تمہارا کچھ ضَرَر (یعنی نقصان) نہیں اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی بھلائی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کا فرض ادا کر کے تم بَرِیُّ الذِّمّہ ہو چکے تم اپنی نیکی کی جزا پاؤ گے۔ **عبد اللّٰہ** بن مبارَک (رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ) نے فرمایا: اس آیت میں اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر کے وُجُوب کی بہُت تاکید کی ہے کیونکہ اپنی فکر رکھنے کے معنی یہ ہیں کہ ایک دوسرے کی خبر گیری کرے، نیکیوں کی رغبت دلائے، بدیوں سے روکے۔

زوجہ کی اِنفرادی کوشش سے مَدَنی ماحول مل گیا

مدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارا مَدَنی مقصد ہے: **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے** ۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اِس مَدَنی مقصد کے حُصول کیلئے ہمیں اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ دوسروں کی اِصلاح کی بھی فکر کرنی ہوگی لہٰذا ایمان کی حفاظت کی فکر بڑھانے، ہر دلِ مُسلِم میں شمعِ عشقِ رسول جلانے، ہر طرف سنّتوں کی دُھوم مچانے اور نیک بننے کا مَدَنی جذبہ پانے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے، ہر ماہ کم از کم

تین دن کے **مَدَنی قافِلے** میں سنّتوں بھرے سفر اور **مَدَنی اِنعامات** پرعمل کی ترکیب رکھئے! آیئے! آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے آپ کو ایک ''مَدَنی بہار'' سناؤں چُنانچِہ **مَسْقَط** (عُمان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ کچھ اس طرح ہے: تبلیغِ قرا ن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستگی سے قبل **میں ایک فیشن پرست داڑھی مُنڈا نوجوان تھا، میرا پسندیدہ لباس پینٹ شرٹ تھا** اور مَعاذَاللہ دین کی طرف عَمَلاً کوئی خاص مَیلان نہ تھا، بس ہر وقت دنیا کی لگن میں مگن رہتا تھا، آخرت سنوارنے والے اعمال بجالانے کی توفیق حاصل تھی نہ ہی موت کی تیاری کا کچھ ذِہن۔ آخر کار مجھ گناہ گار پر بھی پَروَرد گار کی رَحمت چھما چھم برسی اور میرے گناہوں سے آلُودہ وُجُود کے پاک ہونے کے اسباب ہو ہی گئے، ہُوا کچھ یوں کہ میرے دل میں شوق پیدا ہوا کہ مجھے کوئی ایسی صحبت مُیَسَّر (مُ۔یَس۔سَر) آجائے جس کی بدولت میں اپنے ایمان کی حفاظت کا سامان کرسکوں چُنانچِہ اچھی صُحبت کے حُصُول کی خاطِر میں وقتاً فوقتاً مختلف دینی محافل میں شرکت کرتا رہا لیکن کہیں بھی حقیقی معنوں میں اِطمینانِ قَلب حاصِل نہ ہوا، زندگی مخصوص ڈَگر پر گزرتی رہی اور پھر میں اِزْدِواجی زندگی (یعنی شادی) کے بندھن میں بندھ گیا۔ **خوش قسمتی سے میری رفیقۂ حیات (یعنی بیوی) دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابَستہ تھیں** اور اُن کی **اِنفرادی کوشش** دعوتِ اسلامی سے میری وابَستگی کا سبب بنی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے نہ صِرف گناہوں سے توبہ کی سعادت ملی بلکہ تادمِ تحریر شہر **مُشاوَرت** کے خادِم کی حیثیت سے مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچانے کی کوشش کرنے والا بھی ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نرمی اور پیار مَدَنی ہتھیار ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس مَدَنی بہار سے یہ بھی درس ملا کہ زَوجین (یعنی میاں بیوی) میں سے اگر کوئی ایک مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو تو اُس کو چاہئے کہ **اِنفرادی کوشش** کے ذَرِیعے دوسرے کو بھی مَدَنی ماحول سے وابَستہ کرنے کی بھر پور سعی کرے۔ اِس کام کیلئے نَرمی اور پیار بَہُت زبردست **مَدَنی ہتھیار** ہیں، اگر مَدَنی ماحول والے یا والی کے مِزاج میں غصّہ، چڑ چڑا پن اور بداَخلاقی ہوئی تو کامیابی مشکِل ہے، لہٰذا اپنے اَخلاق دُرُست کیجئے اور ویسے بھی جسے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں کی دُھن ہو اُس کیلئے ٹھنڈے مزاج کا ہونا ضَروری ہے کہ بے جا سختی کرنے سے بارہا کام بنتے بنتے بگڑ جاتے ہیں۔

شادی کے فضائل پر مبنی 4 احادیث مبارکہ

بیان کردہ مَدَنی بہار میں مذکورہ اسلامی بھائی کی مَدَنی ماحول سے وابَستگی کا سبب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شادی بنی، ''نکاح وشادی'' سے ہمارا ہر ہر فرد مُتَعارِف ہوتا اور زندگی کے ایک موڑ پر آ کر تقریباً سبھی کو ''شادی'' سے سابِقہ پڑتا ہے۔ اِس ضِمن میں **نیکی کی دعوت** پیش کرتے ہوئے چند **مَدَنی پھول** آپ کی جانب بڑھاتا ہوں قبول فرما کر اُنہیں اپنے دل کے **مَدَنی گلدستے** میں سجا لیجئے اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہانوں میں برکتیں پائیں گے۔ افسوس! آج کل اکثر صِرف حُسن و جمال اور مال ومَنال اور دُنیوی جاہ وجلال دیکھ کر **شادی** کر دی جاتی ہے اور ایسی شادی بار ہا خانہ بربادی کا باعِث بنتی ہے۔ لہٰذا شادی میں سیرت وکردار پر خُصُوصی نظر رکھنی چاہئے۔ آیئے! حصولِ سعادت کیلئے شادی کے فضائل پر مشتمل **4 فرامینِ مصطَفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سنتے ہیں: ﴿۱﴾ جو میرے طریقے کو محبوب رکھے، وہ میری سُنّت پر چلے اور میری سُنّت سے **نکاح** (بھی) ہے (شُعَبُ الْاِیمان ج ٤ ص ٣٨١ حدیث٥٤٧٨) ﴿۲﴾ عورت سے **نکاح** چار باتوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے (یعنی نکاح میں ان کا لحاظ ہوتا ہے): (۱) مال و (۲) حَسب و (۳) جمال و (٤) دِین اور تُو دین والی کو تَرجیح دے (بُخاری ج ٣ ص ٤٢٩ حدیث ٥٠٩٠) ﴿۳﴾ جب تم میں کوئی **نکاح** کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے: ہائے افسوس! ابنِ آدم نے مجھ

سے اپنا دو تہائی (۲/۳) دین بچالیا (اَلْفِرْدَوْس بمأثور الْخَطّاب ج۱ ص۳۰۹ حدیث۱۲۲۲) ﴿۴﴾ جو اتنا مال رکھتا ہے کہ نکاح کرلے، پھر نکاح نہ کرے، وہ ہم میں سے نہیں۔[1] (مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبہ ج۳ ص۲۷۰)

نِکاح کے بارے میں فرمانِ صِدِّیقی

امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے جو تمہیں **نکاح** کا حکم فرمایا، تم اُسکی اِطاعت کرو، اُس نے جو غَنی کرنے کا وعدہ کیا ہے پورا فرمائے گا۔ **اللہ** تَعَالٰی نے فرمایا:

اِنْ یَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: اگر وہ فقیر ہوں تو **اللہ** انہیں غنی کردے گا اپنے فضل کے سبب۔ (پ۱۸، النور:۳۲)

(تفسیر ابن ابی حاتم ج۸ ص۲۵۸۲)

رِوایت میں مذکورہ آیتِ مبارَکہ کے تحت **حضرتِ** صدرُالْاَفاضِل سیِّدُ نا مولانا محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ الھادِی خزائنُ العرفان میں فرماتے ہیں: ''**غِنا** سے مُراد یا **قَناعت** ہے کہ وہ بہترین غنا ہے جو قانِع کو تردُّد (یعنی

[1] ﴿۱﴾ اعتِدال کی حالت میں یعنی نہ شہوت کا بَہُت زیادہ غلَبہ ہو نہ عِنِین (عِن۔نین یعنی نامرد) ہو اور مَہر ونَفَقہ (کپڑے کھانے پینے وغیرہ کے اِخراجات) پر قدرت بھی ہو تو نکاح **سُنّتِ مؤکَّدہ** ہے کہ نکاح نہ کرنے پر اَڑا رہنا گناہ ہے اور اگر حرام سے بچنا یا اِتّباعِ سُنّت وتعمیلِ حُکم یا اولاد حاصِل ہونا مقصود ہے تو ثواب بھی پائے گا اور اگر مَحض لذّت یا قضائے شَہوت (یعنی شہوت کو پورا کرنا) منظور ہو تو ثواب نہیں۔ (دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ج۴ ص۷۳) ﴿۲﴾ شَہوت کا غلَبہ ہے کہ نکاح نہ کرے تو **مَعاذَاللہ** اندیشۂ زِنا ہے اور مَہر ونَفَقہ کی قدرت رکھتا ہو تو نِکاح **واجب**۔ یوں ہی جبکہ اجنبی عورت کی طرف نِگاہ اُٹھنے سے روک نہیں سکتا یا **مَعاذَاللہ** ہاتھ سے کام لینا پڑے گا یعنی مُشت زنی کرنی پڑے گی۔ تو نکاح واجب ہے۔ (اعلٰی حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمۃُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 22 صَفْحہ 202 پر فرماتے ہیں: یہ فِعل ناپاک حرام وناجائز ہے حدیث شریف میں ہے: جلق لگانے والے (یعنی مُشت زنی کرنے والے) پر **اللہ** تَعَالٰی کی لعنت ہے (اَمالی ابن بشران ج۲ ص۵ رقم ۴۷۷، حاشِیَۃُ الطَّحطاوی علی مَراقی الْفَلاح ۹۶) اعلٰی حضرت صَفْحہ 244 پر فرماتے ہیں: حشر میں ایسوں کی ہتھیلیاں گابھن (یعنی حامِلہ) اُٹھیں گی جس سے مجمعِ اعظم میں اُن کی رُسوائی ہوگی۔) ﴿۳﴾ یہ یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے میں زِنا واقِع ہوجائے گا تو **فرض** ہے کہ نکاح کرے۔

(دُرِّمُختار ج۴ ص۷۲)

قناعت کرنے والے کوفکرواندیشے) سے بے نیاز کر دیتا ہے یا کفایت کہ ایک کا کھانا دو کے لئے **کافی** ہو جائے جیسا کہ حدیث شریف میں وارِد ہوا ہے یا زوج (یعنی شوہر) وزوجہ کے دو رِزقوں کا جمع ہو جانا یا فراخی بہ بَرَکتِ **نکاح** (یعنی نکاح کی بَرَکت سے خوشحالی) جیسا کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے۔''

سارا قبیلہ مسلمان ہو گیا!

مدینہ حضرت سَیِّدُ نا مُصْعَب بن عُمَیر رضی اللہ تعالٰی عنہ، حضرت سَیِّدُ نا اَسعَد بن زُرارہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی رَفاقت میں راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر پر روانہ ہوئے تو قبیلۂ بنی ظفر کے باغ میں ''مَرَق'' نامی کُنوئیں پر جا کر بیٹھ گئے۔ ان دونوں کے پاس قبیلۂ بنو اسلم کے لوگ جمع ہو گئے، ان کے چوٹی کے سردار سعد بن مُعاذ اور اُسَید بن حُضَیر تھے جو ابھی دامنِ اسلام سے وابَستہ نہ ہوئے تھے۔ حضرتِ سعد بن مُعاذ حضرتِ سَیِّدُ نا اَسعد بن زُرارہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے خالہ زاد بھائی تھے، سَعد بن مُعاذ نے اُسَید بن حُضَیر کو بھیجا کہ جاؤ ان دونوں **مبلّغین** کو ڈانٹ کر روک دو جو کہ ہمارے کمزور لوگوں کو (مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) بہکانے کے لئے آئے ہیں۔ چُنانچہ اُسَید بن حُضَیر نے اپنا نیزہ لیا اور ان کے پاس پہنچ گئے، آتے ہی اُن کو بُرا بھلا کہنا شُروع کر دیا اور دھمکی دی کہ اگر تمہیں زندگی پیاری ہے تو یہاں سے چلے جاؤ۔ حضرتِ سَیِّدُ نا مُصْعَب بن عُمَیر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے (انفرادی کوشش کا آغاز کرتے ہوئے نہایت) نرمی اور مٹھاس سے فرمایا: ''ذرا بیٹھ کر بات تو سن لیجئے، سمجھ میں آئے تو مان لیجئے اور اگر پسند نہ آئے تو ہم آپ کو مجبور نہیں کریں گے۔'' **اُسَید** بن حُضَیر پر **میٹھے بول** کا اثر ہوا اور اپنا نیزہ زمین پر گاڑ کر ان کے پاس بیٹھ گئے۔ حضرتِ سَیِّدُ نا مُصْعَب بن **عُمَیر** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ان کو اسلام کے بارے میں **مَدَنی پھول** دیئے اور قراٰنِ کریم پڑھ کر سنایا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **ان کے دل میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہو گیا اور وہ مُشرَّف بہ اسلام ہو گئے۔** مسلمان ہو جانے کے بعد کہا: میرے پیچھے **سعد** بن مُعاذ ہے، اگر اس نے تم دونوں کی بات مان لی تو میری ساری

قوم تمہاری بات مان لے گی، میں اُسے ابھی تمہارے پاس بھیجتا ہوں ۔ یہ کہہ کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے سیدھے سَعد بن مُعاذ کے پاس پہنچے اوران کو ان دونوں **مُبلّغین** کے پاس جانے پر راضی کرلیا۔سعد بن مُعاذ نے آتے ہی دونوں صاحِبان کو بُرا بھلا کہنا شُروع کردیا۔حضرتِ **سَیِّدُ نا مُصعَب بن عُمَیر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (اِنْفِرادی کوشِش کا آغاز کرتے ہوئے)انہیں بھی نرمی اور مٹھاس کے ساتھ نیکی کی دعوت سننے کیلئے آمادہ کرلیا اس پر وہ اپنا نیزہ زمین پر گاڑ کر ان کے قریب بیٹھ گئے ۔حضرتِ **سَیِّدُ نا مُصْعَب بن عُمَیر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان پر بھی اسلام کی خوبیوں سے مالا مال **مَدَنی پھول** پیش کئے اور **سُوْرَۃُ الزُّخْرُف** کی ابتِدائی آیات پڑھ کر سنائیں ۔**آیاتِ قُرانیہ تاثیر کا تیر بن کر ان کے دل میں پَیوَست ہوگئیں اور وہ بھی دائرۂ اسلام میں داخل ہوگئے ۔**اسلام آوری کے بعد حضرتِ **سَیِّدُ نا سعد بن مُعاذ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قوم کی طرف لوٹے اور ان سے فرمایا:''تم میرے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو؟''سب نے بَیک زَبان ہوکر کہا: آپ ہمارے سردار ہیں اور آپ کی رائے دُرُست اور دُور رَس ہوتی ہے۔حضرتِ **سَیِّدُ نا سعد بن مُعاذ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:''بس پھر مجھ پر تمہارے مَردوں اور عورَتوں سے اُس وَقت تک بات کرنی **حرام** ہے جب تک تم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے **رسول** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ایمان نہیں لے آتے۔''راوی فرماتے ہیں: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! شام نہیں ہونے پائی تھی کہ اُس قبیلے کے تمام مرد وعورت مسلمان ہوچکے تھے۔(البدایة والنهایة ج ۲ ص ۵۲۷ تا ۵۲۹ مُلَخَّصاً)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

سارا قبیلہ ایماں لایا میٹھے بول کی بَرَکت سے
بنتے کام بگڑ جاتے ہیں سن لو بے جا شدّت سے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شخصیات پر انفرادی کوشش کی اَہمیّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کس طرح اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر نیکی کی دعوت کی ترکیبیں فرماتے تھے۔ اِس حِکایت سے یہ بھی درس ملا کہ شخصیّات پر اِنفرادی کوشِش کے نتائج دُوررَس نکل سکتے ہیں جیسا کہ قبیلۂ بنُو اَسلَم کے دوسرداروں پر جب اِنفرادی کوشِش کی گئی تو اُنہوں نے ''نیکی کی دعوت'' قبول کرکے اِسلام کے دامن سے وابَستگی کے بعد اپنے سارے قبیلے کو مسلمان کرلیا۔ یہ یاد رہے! ''دُنیوی شخصِیّات'' سے مُلاقات کرکے، اُن کا احتِرام بجالاکر، اُن میں سے بعض کی ''بڑی بڑی باتیں اور کارنامے'' خود انہیں کی زَبانی سُن کر، واہ! واہ! کرکے اور ہاں میں ہاں ملا کر لوٹ آنا مُبلِّغ کی منزِل نہیں، کامیاب مبلِّغ وہ ہے جو بڑی سے بڑی دُنیوی شخصیّت مَثَلاً وزیر، حُکومتی افسر، سرمایہ دار وغیرہ سے مَرعوب نہ ہو، اُس کی طرف سے بالفرض اِدھر اُدھر کی یعنی دُنیا کی باتیں ہوں بھی تو اُس کے مقابلے میں نیکی کی دعوت کے مَدَنی پھولوں کے ذَرِیعے اُس پر حاوی رہے، خدا نا خواستہ اگر کوئی شخصیّت'' جھوٹی ڈِینگیں'' مارنے لگے تو ہرگز اُس کی ہاں میں ہاں نہ مِلائے، ہوسکے تو اُس کی اِصلاح کرے، اگر یہ نہ بن پڑے تو دل میں بُرا جانتے ہوئے بات بدلنے کی سَعی کرے، اُسے نَماز کی تلقین کرے، سنّتوں پر عمل کا ذِہن دے، اُسے یہ باوَر کروائے کہ عزّت وذلّت دینے کا اختیار پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کے پاس ہے، آپ اپنے مَنْصَب سے جائز فائدہ اُٹھا کر اسلام کی خدمت کیجئے، کیوں کہ عام لوگوں کی بہت ساری جدوجہد سے جو کام ہوسکتا ہے اس کے مقابلے میں آپ تھوڑی سی کوشِش سے دین کا بہت زیادہ کام کرسکتے ہیں، آپ اگر سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور مَدَنی قافِلے میں سنّتوں بھرے سفر کیلئے تاریخ عِنایت کریں گے تو صِرْف آپ کا نام سن کر ہوسکتا ہے کئی اسلامی بھائی اجتماع کی حاضِری اور مَدَنی قافِلے میں سفر پر آمادہ ہوجائیں وغیرہ۔ مُبلِّغ کو چاہئے کہ جب ایک بار کسی ''شخصیّت'' سے مل لے تو کم از کم اُتنے عرصے تک اُس سے ضَرور مَرْبُوط (یعنی رابطے میں) رہے جب تک اُسے مَدَنی قافِلوں میں سفر کا عادی بنا کر دوسروں کو مَدَنی قافِلے کا

مسافِر بنانے والا نہ بنا دے۔ ہر نئے اسلامی بھائی سے بھی رابِطے کا یِہی انداز ہونا چاہئے، عارِضی طور پر ہاتھ ملا کر، صِرف رسمی گفتگو کر لینے کو کافی نہ سمجھا جائے۔ خبردار! کسی ''شخصیَّت'' سے اپنے ذاتی کام نہ نکلوائے، نوکری یا کاروبار یا قرض وغیرہ کی ترکیب نہ بنائے نیز اجتماع کی حاضِری اور مَدَنی قافِلے میں سفر کیلئے اِنفرادی کوشش کرتے کرتے چندے کی بات نہ چھیڑ دے کہ اِس طرح اُس کے بدظن ہونے کا اندیشہ ہے کیوں کہ عُمُوماً ''بڑے لوگ'' چندہ مانگنے والوں سے کتراتے ہیں۔

سگِ مدینہ اور شخصیات

ایک بار سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ بیرونِ پاکستان کسی کے گھر حاضِر ہوا، ہند کے کئی مُبلِّغین اور بعض مقامی ذِمّے داران جَمع تھے اور کچھ شخصیّات سے ملاقات کی بھی ترکیب تھی۔ بعض ''ذِمّے داران'' نے غیر ذمّے داری کا ثُبُوت دیتے ہوئے شخصیّات سے مکتبۃُ المدینہ کی جاری کردہ سنّتوں بھری V.C.Ds خرید کر مُفت تقسیم کرنے کے اَعداد لینے شُروع کر دیئے! میں چونکہ اِس طرح یہ مُتَمَوِّل (مُت۔مَو۔وِل یعنی مالدار) طبقہ کہیں دعوتِ اسلامی سے بدظن نہ ہو جائے کہ ہمیں بلوایا گیا الیاس کی ملاقات کے نام پر جبکہ کام کچھ اور ہی شُروع ہو گیا! لہٰذا میں نے مَدَنی پھول پیش کرنے شروع کئے اور V.C.Ds کی تراکیب ختم کرواتے ہوئے شخصیّات سے کچھ اِس طرح عَرض کیا کہ یہ اسلامی بھائیوں کے جذبات ہیں، ورنہ آپ سے میرا مطالبہ آپ کی رقم کا نہیں، مجھے ''چندہ'' نہیں ''بندہ'' چاہیے، میں تو آپ سے خود ''آپ'' کا طلبگار ہوں، آپ سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرمائیے، **مَدَنی قافِلوں** میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہُت اچّھی ترکیب بن گئی۔

مولیٰ دے ہمیں حکمتِ عملی کا خزینہ
ہم عام کریں سنّتِ سلطانِ مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

شخصیّات کے اندر نیکی کی دعوت کے مَدَنی کام کے تعلُّق سے سُوالاً جواباً کچھ مَدَنی پھول پیش کئے جاتے ہیں قبول فرمایئے اور حکمتِ عملی کے ساتھ شخصیّات میں مَدَنی کاموں کی دھومیں مچایئے۔

شخصیّات سے مَدَنی قافلوں کیلئے خدمات لینے کا طریقہ

سُوال: جو شخصیّات مدنی قافلوں میں سفر نہیں کرتیں اُن سے مَدَنی قافِلوں کیلئے ہم خدمات کس طرح حاصِل کریں؟

جواب: مَدَنی قافِلوں میں سفر کی ترغیب جاری رکھئے۔ ہر ذِمّے دار کو چاہئے کہ اپنے اپنے حلقوں کی اہلِ مَحبَّت **شخصیّات** کا اتنا ذِہن تو بنا ہی دیں کہ آپ مہربانی فرما کر **مَدَنی قافِلے** کے مسافِروں اوران کے گھر والوں کی حوصلہ افزائی میں ہمارا تعاوُن فرما دیا کریں۔ مَثَلاً کوئی اسلامی بھائی 30 دن کیلئے مَدَنی قافِلے میں سنّتوں بھرے سفر پر ہے، اُس کے گھر پر آپ کے عَلاقے کے مشہور عالِم یا D.S.P یا S.H.O یا M.P.A. یا M.N.A، یا وزیر یا میجر یا کرنل یا کسی بھی اھلِ مَحبَّت بڑے افسر (نہ ملے تو چھوٹا افسر ہی سہی) کو لے کر چلے جائیں اور وہ گھر کے افراد کو مبارَکباد پیش کرے کہ آپ لوگ بَہُت خوش نصیب ہیں کہ آپ کے بھائی یا فرزند نے 30 دن کیلئے راہِ خدا میں سفر اختیار کیا ہے، ان کی غیر حاضِری کی وجہ سے آپ کو اگر تکالیف ہو بھی تو صَبْر کر لیجئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو اس کا اَجْر ملے گا وغیرہ۔ اگر شخصیّت ساتھ چلنے کیلئے وقت نہ نکال سکے تو کم از کم اُس کے ذَرِیعے فون ہی پر مذکورہ کلمات کہلوا دیں، زَبانی الفاظ ادا کرنے میں دُشواری ہو تو لکھ کر ''شخصیّت'' کو دے دیجئے اور وہ ترکیب بنالے۔ نیز ممکن ہو تو شخصیّت ہی کے گھر کی کوئی مُعَمَّر اسلامی بہن بھی خود تشریف لے جا کر یا فون پر **مَدَنی قافِلے** کے مسافر کے گھر کی اسلامی بہنوں کی اسی طرح ترکیب کرے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ سب مدینہ مدینہ ہو جائے گا۔

ذمّے داران بھی مَدَنی قافلے والوں کی ترکیب بنائیں

سُوال : کیا شخصیّات ہی کے ذَرِیعے تسلّی دلوانا ضروری ہے؟

جواب: شخصیّات کا اثر بَہُت پڑے گا۔ آپ خود غور فرمائیے کہ آپ کی غیر موجودَگی میں اگر کوئی وزیر آپ کے گھر اِسی سلسلے میں چلا جائے۔ اس سے آپ کے خاندان، بلکہ پورے مَحَلّے میں دعوتِ اسلامی کی کس قدَر نیک نامی ہو گی! اراکینِ شورٰی و دیگر ذمّے داران بھی اِس طرح کی ترکیب فرمائیں نیز یہی ذمّے داران 30 دن یا اس سے زائد والے بالخصوص دیگر مَمالِک کیلئے مَدَنی قافلے میں سنّتوں بھرا سفر کرنے والوں کے ساتھ ہفتے عَشرے میں ایک آدھ بار فون پر سلام دُعا کر لیا کریں اور موقع کی مناسَبَت سے مدّت بڑھانے کیلئے اُن پر اِنفرادی کوشِش بھی کرتے رہیں مَثَلاً 30 دن کے مَدَنی قافِلے کے مسافِر سے کہیں کہ اگر کسی کی حق تلفی نہ ہوتی ہو اور بغیر کسی گناہ کے رُکنا ممکن ہو تو 92 دن سے پہلے مت آنا کہ راہِ خدا کے مسافِر کا تو گویا ایک ایک سانس عبادت میں گزرتا ہے۔

مَدَنی قافلے سے واپسی پر "اِسْتِقْبالیہ اجتماع"

سُوال: جو عاشِقانِ رسول مَدَنی قافِلے سے واپَس تشریف لائیں، اُن کے ساتھ ایسی کیا ترکیب کی جائے جس سے دین کا مزید فائدہ ہو؟

جواب: اگر 12 یا 30 دن یا اِس سے زیادہ ایّام کے سنّتوں بھرے سفر کے بعد آئے ہیں تو ممکن ہو تو مَحَلّے کی مسجِد میں ان کا "اِستِقبالیہ اجتماع" ہو، مختصر سا سنّتوں بھرا بیان ہو جائے، ان عاشِقانِ رسول کو خوب مبارَکباد دی جائے اور ہو سکے تو مَدَنی رسائل وغیرہ کا تحفہ بھی پیش کیا جائے اور خُصُوصاً اُن میں کے نئے اسلامی بھائی اپنے تأثُّرات بیان کریں اور وہاں سے ہاتھوں ہاتھ مزید مَدَنی قافِلے تیّار کئے جائیں۔ پھر اگر کسی قریبی گھر یا امام صاحِب

کے حُجرے میں لنگرِ رضویہ کے ذَرِیعے خیر خواہی کی ترکیب ہو جائے تو مدینہ مدینہ۔ اگر میری اِس مَدَنی تجویز کے مطابِق ترکیب فرمائیں گے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے کے مُسافروں کی ساری تھکن دُور ہو جائے گی اور اگر کسی کو سفر میں کوئی ناگوار صورت پیش آئی تھی تو اُس کا صدمہ بھی اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ جاتا رہے گا اور بار بار سنّتوں بھرا سفر کرنے کا حوصلہ ملے گا اور اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ہر طرف مَدَنی قافلوں کی بہاریں آجائیں گی۔ مگر ان کاموں کیلئے ہرگز چندے کا دروازہ نہ کھولا جائے جو کرنا ہے اپنی جیب سے کیا جائے۔ اگر پیسے نہیں ہیں تو بے شک صِرف پانی پلا دیا جائے ہاں اگر کوئی مُخَیَّر اسلامی بھائی خیر خواہی کیلئے اپنے گھر لے جائے یا کھانا پکا کر لے آئے تو حرج نہیں۔

مَدَنی قافِلوں کی خیر خواہی کی حکمتیں

سُوال: عاشِقانِ رسول کی خیر خواہی کی حکمتیں بیان فرمایئے۔

جواب: آپ علاقے میں تشریف لائے ہوئے مَدَنی قافِلے کی اخلاصِ نیّت کے ساتھ اگر خیر خواہی کریں گے یعنی کھانا وغیرہ پیش کریں گے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کا اَنْبار لگ جائے گا، عاشِقانِ رسول کی دلجُوئی ہوگی۔ حضرتِ سیِّدُنا بِشر حافی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الکافی کا قول ہے: **کسی مسلمان کا دل خوش کرنا 100 (نفلی) حج سے بہتر ہے۔** (ماخوذ از کیمیائے سعادت ج ۲ ص ۷۵۱) ہوسکتا ہے کہ آپ کی بے لَوث خیر خواہی سے جن کا دل نہ لگ رہا ہو بلکہ مَدَنی قافِلہ چھوڑ کر گھر جانے کی سوچ رہے ہوں اُن کا دل لگ جائے، کسی میں ایسا جذبہ پیدا ہو جائے کہ وہ ہاتھوں ہاتھ مزید سفر کیلئے آمادہ ہو جائے۔ اِس طرح کرنے سے آپ دینِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے مددگار قرار پائیں گے۔ دینِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی مدد کرنے والوں کیلئے ہر جُمُعہ اور عیدَین میں نہ جانے کتنے ہی خُطَباء دُعائیں دیتے ہیں بلکہ یہ دُعائیں تو بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین صدیوں سے دیتے

چلے آرہے ہیں۔ یہ دعا میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ احمد رضاخان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے بھی ''خُطباتِ رضویہ'' میں شامل فرمائی ہے۔ وہ دُعا یہ ہے: اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَّصَرَ دِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ ۔یعنی اے اللہ! جو دینِ محمدِ مَدَنی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مدد کرے تو بھی اُس کی مدد فرما۔

سُبْحٰنَ اللہ! نیکی کی دعوت دینے والوں، مَدَنی قافِلوں میں سفر کرنے والوں، دَرْس و بیان کرنے والوں، انفرادی کوشش کرنے والوں، عاشِقانِ رسول کی خیر خواہی کرنے والوں، مَدَنی قافِلوں کے غریب مسافِروں کے لئے مالی تعاوُن کرنے والوں اور کسی بھی طرح سے دینِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مدد کرنے والوں کو مبارک ہو کہ ان کے لئے سینکڑوں سال سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے دعائیں کرتے چلے آرہے ہیں۔ اے دینِ مصطَفٰے کے مدد گارو! یقیناً ربِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ کی مدد جس کے شامِلِ حال ہو جائے اُس کا دونوں جہانوں میں بیڑا پار ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے بڑی بڑی مصیبتیں ٹل جاتی ہوں گی اور ہمیں اِس کی خبر تک نہیں پڑتی ہوگی۔ خُطبے والی دُعا کے بعد کچھ اور بھی ہے اور وہ یہ ہے: وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ ۔یعنی اے اللہ! جو دینِ مصطَفٰے کو بے یارومددگار چھوڑے تو اُسے بے یارومددگار چھوڑ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ڈر جانے کا مقام ہے جہاں جہاں ہم پر واجِب ہے خدانا خواستہ وہاں بھی ہم دینِ مصطَفٰے کی مدد کرنے والے نہ بنے تو کہیں برباد نہ ہو جائیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کی مدد نہ فرمائے گا یقیناً وہ کہیں کا نہ رہے گا۔ اِسی دُعا میں آگے یہ بھی ہے: رَبَّنَا یَا مَوْلٰینَا وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ ۔یعنی ''اے ہمارے پَروَرْدگار! اے ہمارے مالک و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں دینِ مصطَفٰے کی مدد سے محروم رہنے والوں میں سے نہ کرنا۔'' یقیناً نماز اور روزہ اعلیٰ دَرَجے کی عبادتیں ہیں لیکن ان کی ادائیگی دینِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اِمداد کے زُمرے میں نہیں آتی۔ ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ غور

کرے کہ وہ اپنے لئے دعا لے رہا ہے یا بد دعا! ہر وہ کام دِینِ مصطَفٰے کی مدد ہے جس سے شَجَرِ اسلام پھلے اور پھُولے، کُفّار داخلِ اسلام ہوں اور بگڑے ہوئے مسلمانوں کی اِصلاح ہو۔ بس نیکی کی دعوت کی خوب دُھومیں مچایئے، مَدَنی قافِلوں میں سنتوں بھرا سفر فرمایئے خود بھی سنّتیں سیکھئے اور دوسروں کو بھی سکھایئے اور یوں دِینِ خدا و مصطَفٰے کی خوب خوب مدد کرکے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی امداد کی بِشارت پایئے کہ خود اُس کا وعدہ ہے۔ چنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ ترجَمے والے پاکیزہ قراٰن، ''**کنزُالایمان مَع خزائنُ العرفان**'' صَفْحہ 932 پر پارہ 26 **سُوْرَۂ مُحَمَّد** کی ساتویں آیت میں ارشادِ پاک ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَ یُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝

ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! اگر تم دِینِ خدا کی مدد کرو گے **اللہ** تمہاری مدد کریگا اور تمہارے قدم جمادے گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مدد فرمانے کی تو کیا بات ہے! **صدرُ الاَفاضِل** حضرت علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الہادِی **خزائنُ العِرفان** میں اِس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: دُشمن کے مقابلے میں مدد ہوگی، جنگ میں، حُجّتِ اسلام اور پُلِ صِراط پر ثابِت قَدَمی نصیب ہوگی۔ (مُلَخَّص از خزائن العرفان ص ۹۳۲)

لوگ ہماری نہیں مانتے!

سُوال: بعض مُبَلِّغین مَدَنی کام میں سُست پڑ جاتے اور کہتے سنائی دیتے ہیں کہ ہم نے بَہُت کوشِش کی کامیاب نہ ہوئے لوگ ہماری مانتے ہی نہیں، اب ہم کس طرح کام کریں؟

جواب: ہمارے یہاں ایک عام دستور سا ہے کہ جب کسی اجتماع میں لوگوں کی کثرت دیکھی جاتی ہے تو کہہ دیتے ہیں، اجتماع بَہُت کامیاب رہا اور اگر لوگ تھوڑے ہوں تو کہیں گے، اجتماع فیل یعنی ناکام ہوگیا، یا اِس طرح اِعلان کیا جاتا ہے، زیادہ سے زیادہ شرکت فرما کر محفِل کو کامیاب بنایئے حالانکہ حقیقی کامیابی یا ناکامی کا دارو مَدار

حاضرین کی کثرت وقلّت (یعنی زیادتی و کمی) پر نہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر موقوف ہے۔ ایک طرف صِرف چند مخلص افراد دل سوزی کے ساتھ ذِکر ونعت اور بیان کرنے سننے میں مشغول ہوں جبکہ دوسری طرف اسی طرح کی کسی مذہبی تقریب میں بڑی بڑی دُنیوی شخصیّات جَمع ہوئی ہوں، اخباری نُمایَندوں اور کیمرہ مینوں کا ہجوم اور دیگر سجاوٹوں وغیرہ کے اہتمام کی کَشِش سے لوگوں کا کثیر اِزدِحام ہو، بے شک عُرفِ عام میں اِس دوسری تقریب کو کامیاب کہا جائے گا مگر ٹھنڈے دل سے غور کریں تو اَوّلُ الذِّکر (یعنی جس کا پہلے ذِکر ہوا) چند افراد پر مشتمل مجلس کی بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں کامیابی کے بظاہر زیادہ اِمکانات ہیں۔ اب مُبلِّغین جو ناکامیابی کا شکوہ لے کر سُست پڑ گئے اُن کی خدمت میں عرض ہے کہ آپ نے اوّل تو کامیابی کا مطلب ہی نہیں سمجھا، اگر یہ ذِہن بن جائے کہ کامیابی بھیڑ بھاڑ کا نام نہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو خوش کرنے کا نام ہے تو کبھی دل برداشتہ نہ ہوتے۔ دوسری بھول یہ ہوئی کہ اُن کے ذِہن میں یہ بات بیٹھ گئی کہ ''لوگ ہماری بات نہیں مانتے۔'' تو ادب سے عرض ہے کہ آپ کو ''منوانے'' کا منصب کس نے سونپا؟ یاد رکھئے! انبیاء علیہمُ السّلام کو بھی منوانے کی نہیں ''پہنچانے'' ہی کی ذمّے داری سونپی گئی۔ اُن حضراتِ قدسیہ نے تبلیغ فرمائی اور تبلیغ کا مطلب ''پہنچانا'' ہے نہ کہ ''منوانا''۔ حضرتِ سیِّدُ نا عیسٰی رُوحُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی اُمّت کے مُبلِّغین کا قول نَقل کرتے ہوئے پارہ 22 سُوْرَۂ یٰسٓ کی آیت نمبر 17 میں ارشاد ہوتا ہے: وَمَا عَلَیْنَاۤ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۷﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور ہمارے ذِمّے نہیں مگر صاف پہنچا دینا۔

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: ''بعض نبی وہ بھی ہیں جن کی بات کسی نے نہ مانی اور بعض وہ کہ جن کی ایک یا دو آدمیوں نے ہی اطاعت کی۔'' (مراٰۃ المناجیح ج ۱ ص ۱۵۹)

یقیناً اس کے باوُجود ہر نبی علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے تبلیغ کی ذمّے داری سو فیصد مکمّل انجام دی، کسی نے

بھی کوتاہی نہ کی، لہٰذا میرے بھولے بھالے مبلّغو! شیطان کے دامِ تزویر میں مت پھنسئے، آپ کی اور ہم سب کی کامیابی کے لئے یہ شَرط ہی نہیں کہ لوگ مان جائیں بلکہ ہم میں وہ اسلامی بھائی کامیاب ہے جو اِخلاص کے ساتھ نیکی کی دعوت پہنچانے میں کامیاب ہو جائے۔ ہم نیکی کی دعوت دیتے ہیں، ''دعوت'' کے معنیٰ ''لانا'' نہیں صِرف ''بلانا'' ہے۔ یعنی ہم نیکی کی طرف بلاتے ہیں، ہم لانے یا منوانے کے مکلَّف وذمّے دار نہیں۔ یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ جسے چاہے اُسے ہماری دعوت قَبول کرنے کی توفیق بخش دے۔ ہاں ایک مَدَنی پھول یہاں ضَرور قابلِ توجُّہ ہے، وہ یہ کہ جب ہماری کوشِش کے باوُجُود کوئی مسلمان مائل نہ ہو تو ہمیں اُس کو مَعاذَاللّٰہ سخت دل، ڈِھیٹ وغیرہ کہہ کر غیبت بلکہ بُہتان کا ارتِکاب کرنے سے بچنا لازِمی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ مُستَحَب کام کرنے نکلیں اور کبیرہ گناہوں کا بوجھ سر پر لاد کر پلٹیں! وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی (یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی پناہ)۔ ایسے موقع پر ہمیں اپنے اِخلاص ہی کی کمی اور اندازِ دعوت کی کوتاہی تسلیم کرنی چاہئے اور خوب توبہ و اِسْتِغفار کر کے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں بوسیلۂ مصطفٰے وانبیاء وصَحابہ واولیاء صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم وعلَیہِمُ السّلام لوگوں کی اِصلاح کی دعا کرنی چاہیے۔

مخالفتوں کے زور میں کس طرح مَدَنی کام کریں؟

سُوال: بعض عَلاقوں میں مَدَنی کام کرنے والے بہت تھوڑے ہوتے ہیں، مُخالَفت کا زور، طعنوں کا شور، کام کی ہمّت نہیں پڑتی، کوئی مُفید مشورہ عِنایت فرمایئے۔

جواب: صَبر و ہمّت کے ساتھ لگے رہئے، اپنے اعمال دُرُست کیجئے، نیک لوگوں کو تلاش کر کے اُن کی بَرَکتیں حاصل کیجئے، نیکوکاروں کی قُربت نہایت بابَرَکت ہوتی ہے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے، سیِّدُ الصّٰلِحین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ

ایک صالح (یعنی نیک) مسلمان کی بَرَکت سے اُس کے پڑوس کے سوگھر والوں کی بلا دَفْع فرماتا ہے۔

(اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط لِلطّبَرانی ج۳ص۱۲۹حدیث ۴۰۸۰)

طالوت جالوت کی قراٰنی حکایت

معلوم ہوا نیکوں کا قُرب نَفْع پہنچاتا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی دعاؤں سے آپ کے علاقہ کی کایا پلٹ جائے گی۔ باقی یہ یاد رکھئے کہ کامیابی کا اِنحِصار قِلّت وکثرت (یعنی تعداد کی کمی اور زیادتی) پر نہیں خُلُوص و لِلّٰہِیَّت پر ہے، مخالَفَت سے دلبرداشتہ نہ ہوں کہ امتحان سے گھبرانا مَردوں کا کام نہیں، دیکھئے، جب حضرتِ سیِّدُنا **طالُوت** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ بنی اسرائیل کے لشکر کو لے کر ظالم بادشاہ **جالُوت** سے مقابلے کے لئے بیتُ المقدّس سے روانہ ہوئے تو ان کے لشکر کی اِس طرح آزمائش ہوئی:

قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ (پ۲،البقرۃ:۲۴۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: (طالوت) بولا بے شک **اللہ** تمہیں ایک نَہر سے آزمانے والا ہے، تو جو اس کا پانی پئے وہ میرا نہیں اور جو نہ پئے وہ میرا ہے مگر وہ جو ایک چُلّو اپنے ہاتھ سے لے لے۔

صدرُالْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الہادِی اس آیتِ مبارَکہ کے تَحْت خزائنُ العِرفان میں فرماتے ہیں: سخت گرمی تھی، صِرف 313 افراد نے صَبْر کیا اور صرف ایک چلّو پانی لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ ایک چلّو ان کے لئے اور اُن کے جانوروں کیلئے کافی ہوگیا اور جنہوں نے بے صبری کی اور خوب پانی پیا تھا ان کے ہونٹ سیاہ ہوگئے، پیاس خوب بڑھ گئی اور ہمّت ہار گئے۔ جالُوت کے عظیم لشکر سے 313 مسلمانوں کا مقابلہ تھا جو اِطاعت گزار تھے ان کے حوصلے مضبوط تھے، ان کا نقشہ اِسی آیتِ کریمہ میں اس طرح پیش کیا گیا ہے:

قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ ۚ قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلَاقُو اللَّهِ كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿٢٤٩﴾

(پ ۲،البقرة:۲٤۹)

ترجمۂ کنزالایمان: (بے صبرے) بولے: ہم میں آج طاقت نہیں جالُوت اور اس کے لشکروں (کے مقابلے) کی، بولے وہ جنہیں **اللہ** سے ملنے کا یقین تھا (یعنی صبر کرنے والے کہنے لگے) کہ بارہا کم جماعت غالب آئی ہے زیادہ گروہ پر **اللہ** کے حکم سے اور **اللہ** صابروں کے ساتھ ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے والد اِیشا اپنے تمام فرزندوں کے ساتھ سیِّدُنا **طالُوت** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے لشکر میں شامل تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا **داؤد** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سب بھائیوں میں چھوٹے تھے، رنگ زَرد تھا اور بیمار تھے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی شان دیکھئے کہ حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام گوپھن میں پتھر رکھ کر **جالُوت** بادشاہ کے سامنے آ گئے وہ عظیمُ الجُثّہ، شَہ زور اور قدآور تھا، مگر جُوں ہی اُس کی نظر داؤد عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر پڑی اس پر خوف طاری ہو گیا مگر اُس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور مُتَکَبِّرانہ جُملے بکتے ہوئے رُعب ڈالنے کی کوشش کی۔ حضرتِ سیِّدُنا **داؤد** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے گوپھن میں پتھر لے کر اُس کے سر کا نشانہ لے کر جو مارا تو وہ اُس کے سر سے آر پار نکل گیا اور وہ گوشت کا پہاڑ دھڑام سے گرا اور تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے 313 افراد کے قلیل قافلے کو **جالُوت** کے لشکرِ عظیم پر شاندار فتح عطا فرمائی۔ سیِّدُنا طالُوت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے نکاح میں اپنی شہزادی دی اور ان کو آدھی سلطنت سونپ دی پھر ایک مدّت کے بعد جب حضرت سیِّدُنا طالُوت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا وصال ہوا تو باقی تمام ملک پر حضرتِ سیِّدُنا **داؤد** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی سلطنت قائم ہوئی۔

(مُلَخَّص از تفسیر خزائن العرفان ۸۵، ۸٦)

بادشاہ کے گناہوں کے برابر دوزخ میں گھسا

ذاتی مفادات کیلئے ''شخصیّات'' مَثَلاً سرمایہ داران، لیڈران، افسران اور حُکومتی ارکان وغیرہ سے مُراسِم رکھنے سے عوام وخواص سبھی کو بچنا چاہئے اور بِالخصوص عُلَماءِ کرام کوتو بَہُت احتِیاط کی ضَرورت ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے: ''جب کسی نے قران پڑھا اور تَـفَـقُّـه فِي الدّين حاصِل کیا (یعنی عالِم بنا) پھر بادشاہ کے دروازے پر اُس کی چاپلُوسی (خوشامد) اور مال کے لالچ میں آیا تو وہ بادشاہ کے گناہوں کے برابر دوزخ کی آگ میں گُھسا۔''

(اَلْفِردَوس بمأثور الْخطّاب ج۱ ص۲۸۹ حديث۱۱۳٤)

ظالم کا چِہرہ دیکھنے سے دل کالا ہوتا ہے

کتاب ''مفتیِٔ اعظم کی استِقامت وکرامت'' صَفْحہ 111 پر ہے: سبعِ سنابل شریف میں ہے کہ بادشاہِ وَقت ہارون رشید نے امامُ الْاَصفِیاء حضرتِ داؤد طائی رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے ملاقات کرنی چاہی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے انکار فرما دیا اور حضرتِ سیِّدُنا امام ابویوسف رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے حوالے سے یہ روایت بیان کی کہ رُؤيَةُ وَجهِ الظَّالِمِ تُسَوِّدُ القُلُوب یعنی ظالم کا چِہرہ دیکھنا دل کو کالا کرتا ہے۔

(سبعِ سنابل ص۹۵)

مفتیِٔ اعظم ہند حکمرانوں سے دُور رہتے تھے

تاجدارِ اہلسنّت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حُضُور مفتیِٔ اعظم حضرت علامہ مولانا مصطفٰے رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان وُزَراء اور حُکومتی ارکان سے ہمیشہ دور رہا کرتے تھے چُنانچِہ رئیسُ القَلَم حضرتِ علاّمہ ارشد القادِری عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القوی رَقمطراز ہیں: اور یہ بھی دینی غیرت ہی کا ایک بے مثال نمونہ ہے کہ (سرکارِ مفتیِٔ اعظم ہند رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ) بانوے سال کی طویل زندگی میں کبھی کسی سربراہِ مُملکت (مَم۔لِ۔کَت) کے گھر گئے اور نہ کسی بڑے سے بڑے فرماں روا (یعنی حکمران) کے بنگلے میں نظر آئے بلکہ حیرت میں ڈوب جانے کی بات یہ ہے کہ مُملکتوں کے کتنے ہی سربراہوں اور وَقت کے کتنے ہی

سلاطین نے خود ان کی مجلس میں باریاب (حاضِر) ہونے کی اجازت چاہی اور مفتیِ اعظم (عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم) نے یہ کہہ کر ملنے سے اِنکار کر دیا کہ ایک دَرْوَیش کا بادشاہوں اورار بابِ حُکومت سے سروکار ہی کیا ہے؟ (مفتیِ اعظم کی استقامت وکرامت ص۱۱۰)

کروں مَدْح اہلِ دُوَل رضاؔ پڑے اِس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارۂ ناں نہیں (حدائقِ بخشش شریف)

شرحِ کلامِ رضا: اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے کلام کے اس مَقْطَع کا مطلب ہے، اے رضاؔ میں اور دولتمندوں، دنیا کے نوابوں اور حکمرانوں کی تعریف وخوشامد کروں؟ نہیں نہیں اس بلا یعنی مالداروں کی خوشامد نُما آفت و بلا میں تو بس ''مِری بلا'' ہی پڑے! (یعنی مجھ سے تو ایسا ہو ہی نہیں سکتا) بس میں تو اپنے رسولِ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دَربارِ دُربار کا بھکاری ہوں، میرا دِین ''روٹی کا ٹکڑا'' نہیں (کہ جدھر ''مال'' دیکھا اُدھر لُڑھک گئے!)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

والِد صاحِب کی ترکیب بنی تو گھر میں مَدَنی ماحول بن گیا

صِرْف نوجوان ہی کو **نیکی کی دعوت** دینے کا رُجحان (رُج۔حان) کیوں؟ گھر کے سرکردہ افراد پر توجُّہ کی زیادہ ضَرورت ہے اگر وہ ترکیب میں آ گئے تو گھر کے اندر تیزی سے **مَدَنی ماحول** بن سکتا ہے اور خاندان بھر میں نَمازوں اور سنّتوں کی بہاریں آ سکتی ہیں، اِس بات کی تَوثیق (تصدیق) اِس **مَدَنی بہار** سے ہو سکتی ہے جیسا کہ پنجاب (پاکستان) کے ضِلَع قُصُور کی تَحصیل پَتوکی کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ مُعاشَرے کے بَہُت سے گھروں کی طرح ہمارے گھر میں بھی .T.V پر فلمیں ڈرامے اور خوب گناہوں بھرے پروگرام دیکھے جاتے تھے، اب ایسی مَنحوس صورتِ حال میں گھر میں سنّتوں بھرا مَدَنی ماحول کیونکر قائم ہو سکتا تھا! سب سے پہلے خُوش قسمتی سے میرے بڑے بھائی جان **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوئے۔ وہ ہمیں بَہُتیرا سمجھاتے، بارہا **اِنفرادی کوشش** کرتے مگر ہمارے کان پر جُوں تک نہ رِینگتی۔ گھر میں .T.V کی موجودَگی پر بھی بھائی جان **تشویش** کا شِکار رہتے، کیونکہ

گھر کے اندر سنّتوں بھرے ماحول کی راہ میں یہ بَہُت بڑی رکاوٹ تھا، وہ اسے نکالنا چاہتے تھے مگر کچھ کر نہ پاتے کیونکہ گھر میں صِرف والِد صاحِب کی چلتی تھی۔ ایک دن ہم گھر والے رات کو T.V. پر ڈرامہ دیکھ کر ابھی فارِغ ہی ہوئے تھے کہ بھائی جان آئے اورانہوں نے ٹیپ ریکارڈر پر مکتبۃ المدینہ کی جاری کردہ سنّتوں بھرے بیان کی ایک کیسٹ لگا دی۔ اندازِ بیان بَہُت دلچسپ تھا لٰہذا ہم اُسے بڑی توجُّہ سے سُننے لگے۔ اِس بیان میں مبلّغ نے جب **T.V. کی تباہ کاریاں** بیان کیں تو ہم آخِرت خراب ہونے کے ڈر سے گھبرا گئے، بالخصوص ابّو جان تو خوف کے مارے کانپنے لگے۔ جب بیان ختم ہوا تو ابُّو جان نے بُلند آواز میں اپنا فیصلہ سنایا: **اب اِس گھر میں T.V. نہیں چلے گا۔** سارے گھر والے اُسی وَقت چَھت پر گئے اور ٹی وی انٹینا اُکھاڑ پھینکا اور **گھر سے T.V. نکال دیا گیا۔** کچھ دِنوں بعد میرے چھوٹے بھائی نے ابّو سے T.V. دوبارہ لانے کا مطالَبہ کیا تو ابُّو جان نے پُر جوش لہجے میں فرمایا: **اب اِس گھر میں T.V. رہے گا یا میں۔** یہ سُن کر بھائی کو ''چُپ'' لگ گئی۔ یوں دعوتِ اسلامی کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا گھر فلموں ڈراموں اور گانے باجوں کی نُحُوستوں سے پاک ہوگیا اور سارا ہی گھرانا **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔

تِرا شُکْر مولا دیا مَدَنی ماحول نہ چُھوٹے کبھی بھی خدا مَدَنی ماحول
سلامت رہے یاخدا مَدَنی ماحول بچے بدنظر سے سدا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش ص ۶۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ''مَدَنی بہار'' غالِباً اُن دنوں کی ہے جب عالمِ اسلام کا سو فیصدی شَرعی چینل یعنی ''مَدَنی چینل'' جاری نہیں ہوا تھا۔ ٹی وی کی غیر اسلامی نشریات جیسا کہ فلموں ڈراموں، گانے باجوں، عورَتوں کی نُمائشوں، مُوسیقیوں کی دُھنوں عورت اور مُوسیقی سے آلودخبروں نیز غیر اَخلاقی پروگراموں سے نہ میں پہلے راضی تھا نہ اب راضی ہوں، ہر باشُعُور

مسلمان یہ جانتا ہے کہ ہمارے مُعاشَرے کی تباہی میں .T.V کا بَہُت اَہَم کردار ہے! مُبَلِّغینِ دعوتِ اسلامی نے .T.V کی تباہ کاریوں کے خلاف اچّھی خاصی مُہِم چلائی، ان کاوِشوں میں کچھ نہ کچھ کامیابی بھی ملی، جس کا ایک ثُبُوت مذکورہ **مَدَنی بہار** بھی ہے، مگرفی زمانہ ہزار میں سے شاید تقریباً نوسوننانوے (**999**) مسلمان .T.V کے رَسیا ہو چکے ہیں اور غالِب اکثریّت دنیا وآخِرت کی بھلائی بُرائی کی پرواہ کئے بِغیر .T.V کی غیر شَرعی و غیر اَخلاقی نشریات دیکھنے میں مشغول ہے۔ .T.V بینی میں ان کی جُنُون کی حدتک دلچسپی کی وجہ سے شیطان کی ان کے کردار کے ساتھ ساتھ اِسلامی اَقدار پر بھی یلغار ہے۔ اِبلیس کی تحریک پر اِسلام ہی کا لبادہ اَوڑھ کر بعض لوگ اِسلام کو ماڈَرن (ما۔ڈَر۔ن) انداز میں پیش کرنے کی مذموم سعی کر رہے ہیں، اِسلام کی حقیقی روح مسلمانوں کے دلوں سے نکالی جا رہی ہے۔ اب اگر ہم مساجد وغیرہ میں .T.V کی تباہ کاریاں بیان کرتے بھی ہیں تو سننے والوں کی تعداد کتنی؟ کیوں کہ بمشکل **5** فیصد مسلمان نَماز پڑھتے ہوں گے، ان میں بھی اِکّا دُکّا ہی مذہبی بیان سننے میں دلچسپی لیتا ہے، نیز اسلامی بہنوں کو مسجِد کا بیان کون سنائے؟ اگر لٹریچر چھاپتے ہیں تو دینی مُطالَعَہ کرنے والوں کی تعداد مایوسی کی حد تک کم ہے! ان نامُساعِد حالات میں اس بات کا شدّت سے اِحساس ہوا کہ مسلمانوں کی اِس اصلاح کا دائرۂ کار اگر صِرف مساجِد اور اجتماعات وغیرہ کی حد تک رکھتے ہیں تو اُمّت کی غالِب اکثریّت تک ہمارا دردبھرا مَدَنی پیغام پہنچ ہی نہیں پاتا اور طاغُوتی طاقتیں یکطرفہ طور پر اپنے مختلف چینلز کے ذَرِیعے مسلمانوں کو گمراہ کرتی رہیں گی۔ اَغلَب گمان یہی ہے کہ مسلمانوں کے گھروں سے اب .T.V نکلوانا مشکل ہی نہیں قریب بہ ناممکن ہے، بس ایک ہی صورت نظر آئی اور وہ یہ کہ جس طرح دریا میں سیلاب آتا ہے تو اُس کا رُخ کھیتوں وغیرہ کی طرف موڑنے کی کوشِش کی جاتی ہے تاکہ کھیت بھی سَیراب ہوں اور آبادیوں کو بھی ہلاکت سے بچایا جا سکے، عین اِسی طرح .T.V کے ذَرِیعے آنے والے طوفان بدتمیزی کے سیلاب کی روک تھام کی کوشِش کیلئے **.T.V ہی کے ذَرِیعے مسلمانوں کے گھروں میں داخِل ہوا جائے** اور ان کو غفلت کی نیند سے بیدار کیا جائے اور گناہوں اور

گمراہیوں کے سیلاب سے انہیں خبردار کیا جائے چُنانچِہ جب معلوم ہوا کہ اپنا .T.V **چینل** کھول کر فلموں ڈراموں، گانوں باجوں، موسیقیوں کی دُھنوں اور عورَتوں کی نمائشوں سے بچتے ہوئے **100 فیصدی اسلامی** مَواد فراہم کرنا ممکن ہے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی **مرکزی مجلسِ شوریٰ** نے خوب جِدّ وجُہد کر کے **رَمَضانُ المبارَك** ۱۴۲۹ھ بمطابق 2008ء میں **مَدَنی چینل** کے ذَرِیعے نیکیوں اور گھر گھر سنّتوں کا مَدَنی پیغام پیش کرنا شُروع کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے بشُمُول یورپین مَمالِک دنیا کے بے شمار مُلکوں میں .T.V پر مَدَنی چینل دیکھا جانے لگا اور انٹرنیٹ کے ذَرِیعے تا دمِ تحریر دنیا کے تقریباً 150 مُلکوں میں **مَدَنی چینل** داخِل ہو چکا ہے اور یوں ڈیڑھ سو کے قریب ملکوں میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی پیغام پہنچ گیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے حیرت انگیز مَدَنی نتائج آنے لگے ہیں۔ یقیناً اس کی یہ بَرَکت تو بچّہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ جب تک **مَدَنی چینل** گھر یا دفتر وغیرہ میں آن رہے گا کم از کم اُس وَقت تک تو مسلمان دوسرے گناہوں بھرے چینلز سے بچے رہیں گے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی چینل** سو فیصدی اسلامی چینل ہے، نہ اس میں مُوسیقی ہے نہ ہی عورت کی نُمائش۔ اِس پر کاروباری اشتہارات (ایڈورٹائز) بھی نہیں دیئے جاتے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کے اَخراجات مُخَیَّر مسلمانوں کے عَطِیّات (DONATIONS) سے پورے کئے جاتے ہیں۔ **مَدَنی چینل** میں کیا ہے؟ اس میں فیضانِ قرآن، فیضانِ حدیث، فیضانِ انبیا، فیضانِ صَحابہ اور فیضانِ اولیا کے معلوماتی رُوح پَرْوَر سلسلے ہیں، اِس میں تلاوتیں، نعتیں، مَنقبتیں دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں اور مَدَنی خاکے ہیں، دُعا و مُناجات میں اِلحاح وزاری کے دل ہِلا دینے والے اور عِشْقِ رسول میں رونے رُلانے اور تڑپانے والے رِقّت انگیز مناظِر ہیں، دارالافتاء اہلسنّت، روحانی علاج، سنّتوں بھرے **مَدَنی پھول** اور آخرت بہتر بنانے والی خوب **مَدَنی بہاریں** ہیں۔ اس میں سنّتوں بھرے اجتماعات، مَدَنی مُذاکرات، مَدَنی مُکالَمات، صُبح کے وَقت "کُھلے آنکھ صلِّ علٰی کہتے کہتے" وغیرہ کئی سلسلے براہِ راست (LIVE) بھی دکھائے جاتے ہیں۔ اَلغَرَض **مَدَنی چینل** ایک ایسا چینل ہے کہ اس کے ذَرِیعے انسان

گھر بیٹھے اچّھا خاصا عِلمِ دین سیکھ سکتا ہے! **مَدَنی چینل** کی مَدَنی بہاروں کے کیا کہنے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی چینل** دیکھ کر کئی غیر مسلموں کو ایمان کی دولت نصیب ہوگئی، نیز نہ جانے کتنے ہی ''بے نمازی'' نمازی بن گئے، مُتَعَدِّد افراد نے گناہوں سے توبہ کرکے سنّتوں بھری زندگی کا آغاز کردیا۔ایک **مَدَنی بہار** مُلاحَظہ ہو۔

جب مجھے مَدَنی چینل دیکھنے کی سَعادت ملی

سردار آباد (فیصل آباد پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہونے سے پہلے میں ایک آوارہ اور جھگڑالو نوجوان تھا، اَخلاق اِتنے گرے ہوئے تھے کہ بدنگاہی کرتے ہوئے کوئی شَرم محسوس نہ ہوتی، کسی کو سلام کرنا گوارا کرتا نہ کسی کا احتِرام کرنا، اَلْغَرَض (اَل۔غَ۔رَض) راہِ سنّت سے دُور بہُت دُور گناہوں کی کیچڑ میں لت پت پڑا تھا۔آخر کار رَحمتوں بھری ہوا نے میرے آنگن کا بھی رُخ کرہی لیا، ہُوا یوں کہ خوش قسمتی سے ایک مرتبہ مجھے **مَدَنی چینل** دیکھنے کی سعادت مل گئی، خدا کی شان کہ مجھ گناہوں سے لِتھڑے ہوئے گندے انسان کو یہ اتنا پسند آیا کہ میں روزانہ اس کے مختلف مَدَنی سلسلے دیکھنے لگا۔**مَدَنی چینل** دیکھنے کی سب سے پہلی بَرَکت یہ ظاہر ہوئی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں **نَماز** پڑھنے کے لئے مسجِد جانے لگا۔وہاں ایک دن میری ملاقات ایک عاشقِ رسول، سنّتوں کے پیکر، مُبلّغِ دعوتِ اسلامی سے ہوئی، اُن سے مل کر میرے دل کو بہُت سُکون ملا۔وہ اسلامی بھائی ایک دن میری دُکان پر تشریف لائے اور اُنہوں نے مجھے ''**نیکی کی دعوت**'' پیش کی۔اُس ''نیکی کی دعوت'' کے طُفیل میں نے زندگی میں پہلی بار **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی۔وہاں پر ہونے والی تلاوت، نعت شریف، سنّتوں بھرا بیان، ذِکرُ اللّٰہ کی صدائیں سُن کر مجھے انتہائی لُطف آیا، اجتماع کے آخر میں ہونے والی رِقّت انگیز دُعا تو مجھے اتنی بھلی لگی کہ میں **دعوتِ اسلامی** کو دل دے بیٹھا، اب میری حالت ایسی ہوگئی کہ

جہاں کہیں سبز عمامے اور سفید لباس میں ملبوس **عاشِقانِ رسول** نظر آتے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوجاتیں۔ پھر مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے اپنے چہرے پر **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی مَحَبَّت کی نشانی داڑھی شریف بھی سجالی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے رَمَضانُ المبارَک (۱۴۳۰ھ) میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے 30 دن کے اِجتماعی اِعتِکاف میں بیٹھنے کی سعادت پائی۔ اپنے دو بھتیجوں کو مدرَسۃُ المدینہ میں حفظِ قراٰن کے لئے داخِل کروایا ہے، میں نے اپنی دُکان پر **فیضانِ سنّت** کا درس بھی شُروع کردیا ہے۔ اللہ تعالٰی دعوتِ اسلامی کو دن 11 ویں اور رات 12 ویں ترقّی عطا فرمائے جس نے ایسا پیارا ''**مَدَنی چینل**'' کھولا کہ مجھ جیسے گناہوں کے پُلندے کی اِصلاح کا سامان ہوا۔ میرے چھوٹے چھوٹے بچّوں کو ''مَدَنی چینل'' دیکھنے کی بَرَکت سے شاید اتنی معلومات ہیں جو مجھے اب اِس عمر میں آکر ملی ہیں۔ **''واہ! کیا بات ہے مَدَنی چینل کی۔''**

مَدَنی چینل سُنّتوں کی لائیگا گھر گھر بہار ۔۔۔ مَدَنی چینل سے ہمیں کیوں والہانہ ہو نہ پیار

مَدَنی چینل کی مُہم ہے نَفْس وشیطاں کے خلاف ۔۔۔ جو بھی دیکھے گا کریگا اِن شآءَ اللہ اِعتِراف

راہِ سنّت پر چلا کر سب کو جنّت کی طرف

لے چلے بس اِک یِہی ہے مَدَنی چینل کا ہَدَف (وسائلِ بخشش ص ۶۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بنی اسرائیل کی تباہی کے اسباب

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ نبیوں کے سردار، دو عالم کے مالِک و مختار، باذنِ پروردگار غیبوں پر خبردار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا اِرشادِ عبرت بُنیاد ہے: **بنی اسرائیل** میں جو سب سے پہلا (دین میں) نقصان آیا وہ یہ تھا کہ ایک شخص دوسرے سے ملتا اور (کسی گناہ کو دیکھ کر) اسے کہتا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر اور ایسا نہ کر کیونکہ یہ تیرے لیے حلال

نہیں۔ اگلے دن اُسے گناہ کرتا دیکھنے کے باوُجُود وہ اُس کے ساتھ اپنے تعلُّقات، کھانے پینے اور نِشَست وبَرخاست کی وجہ سے مَنْع نہ کرتا، جب (عام طور پر) اُنہوں نے ایسا کیا تو **اللہ** تَعالٰی نے اُن کے دل ایک دوسرے کے ساتھ خَلط کردیئے۔ (یعنی نافرمانوں کی نُحُوست سے فرمانبرداروں کے دل بھی وَیسے ہی ہوگئے) پھر **حُضُور سرورِ کائنات** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے تائید میں قراٰنِ کریم کی یہ آیات پڑھیں:

لُعِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ﴿۷۸﴾ كَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ﴿۷۹﴾ (پ ٦ المائدۃ:٧٨۔٧٩)

ترجَمۂ کنزالایمان: لعنت کیے گئے وہ جنہوں نے کفر کیا بنی اسرائیل میں داؤد اور عیسٰی بن مریم کی زبان پر، یہ بدلہ اُن کی نافرمانی اور سرکشی کا۔ جو بُری بات کرتے آپس میں ایک دوسرے کو نہ روکتے ضرور بہت ہی برے کام کرتے تھے۔

پھر سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم ضَرور **نیکی کا حکم** دیتے رہو اور گناہوں سے مَنْع کرتے رہو اور ظالم کو ظُلم سے روکتے رہو اور اُس کو حق بات کی طرف کھینچ کر لاتے رہو، ورنہ **اللہ** تَعالٰی تمہارے دل بھی خَلط (یعنی نافرمانوں کی نُحُوست سے اُنہیں جیسے) کردے گا اور تم پر بھی لعنت فرمائے گا، جیسے ان پر لعنت فرمائی۔ (اَلسّنَنُ الکُبریٰ لِلْبَیْھَقِی ج ١٠ ص ١٥٩ حدیث ٢٠١٩٦، ابوداؤد ج ٤ ص ١٦٢، ١٦٣ حدیث ٤٣٣٦، ٤٣٣٧)

بیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت ''مراٰۃُ الْمَناجیح'' میں ہے: سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اپنی اُمّت کے اَربابِ اختیار اور عُلَماء کو مُتَنَبِّہ (مُ۔تَ۔نَبِّہ یعنی خبردار) کیا کہ تمہیں اس طریقۂ کار سے بچنا ہوگا اور بُرائی کا اِرْتِکاب کرنے والوں کا ہاتھ روکنا ہوگا، مُنافَقَت ومُداہَنَت (بُرائی مِٹانے پر قدرت کے باوُجُود بے حَمِیّتی، لالچ یا جانب داری کی وجہ سے خاموش رہنے) سے کام لینے کے بجائے غیرتِ ایمانی کا مظاہَرہ کرنا اور اَمْرٌ بِالْمَعْرُوف وَ نَہْیٌ عَنِ

الْمُنْکَر سے مُتعلِّق اپنی ذمّے داری کو پورا کرنا ہوگا، ظالم کا ہاتھ روک کر اُسے راہِ حق پر لانا ہوگا ورنہ تم بھی بنی اسرائیل کی طرح لعنت کے مُستَحِق ہو جاؤ گے۔ (مِراۃ المناجیح ج۶ ص۵۱۳)

یا خدا! نیکوں سے اُلفت نیکیوں سے پیار دے

جو کرے بدیوں سے نفرت وہ دل اے غفّار دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دین کے دوحصّے زائل کر دیئے

امیرُ الْمُؤمِنین ،امامُ العادِلین ،مُتَمِّمُ الْاَربَعِین، حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمتِ بابَرَکت میں ایک شخص حاضِر ہوا اور عرض کی: میں دو کے سوا بھلائی کے تمام کام کرتا ہوں۔ فرمایا: وہ دو کام کون سے ہیں؟ عرض کی: ﴿۱﴾ میں کسی کو نیکی کا حُکم نہیں دیتا اور ﴿۲﴾ کسی کو بُرائی سے نہیں روکتا۔ ارشاد فرمایا: تُو نے دین کے دوحصّے زائل کئے، اب اللہ تعالٰی چاہے تو تیری مغفِرت فرما دے یا تجھے عذاب میں مبتَلا کر دے۔ (اَحکام القران للجصاص ج۲ ص۶۱۲)

اللہ میں دیتا ہی رہوں نیکی کی دعوت

ایسا مجھے جذبہ دے پئے شاہِ رسالت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بے چارہ مُسلمان!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ نیکی کی دعوت سے باز رہنے والا اور دوسروں کو بُرائی سے مَنْع نہ کرنے والا بہُت زیادہ نقصان میں ہے۔ آج مسلمانانِ عالَم کی اکثریت کی جو حالت ہے وہ کسی سے مَخْفِی (یعنی ڈھکی چُھپی) نہیں ہر طرف بے عملی کا دَوردَورہ ہے، عُموماً کوئی کسی کو خطاؤں پر ٹوکنے کیلئے تیّار نہیں، مسلمان عملی طور پر تنزل (تَ۔نَز۔زُل) کے عَمیق (یعنی گہرے) گڑھے میں تیزی سے گرتا چلا جا رہا

ہے، پاک و ہند کے مُسلمانوں کی حالت تو شاید اب بھی غنیمت ہے دوسرے **اِسلامی مَمالِک** میں جا کر دیکھیں تو مسلمانوں کا حال دیکھ کر خون روئیں تب بھی کم ہے۔

اَولاد کو سُنّتیں سکھائیے ورنہ پچھتائیں گے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رَجبُ المُرجَّب ١٤٠٦ ھ میں سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ کو کربلائے مُعلّٰی و بغداد شریف وغیرہ مُقدّس شہروں میں حاضِری کی سَعادت نصیب ہوئی، مگر آہ! وہاں کے مُسلمانوں کی حالتِ زار بیان کرنے سے زَبان و قلم قاصِر ہیں، تاہم چند باتیں عَرض کرتا ہوں تا کہ ہم لوگ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے قہر و غَضَب سے ڈریں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کرے **نیکی کی دعوت** عام کرنے کے لیے کمر بستہ ہوں، ورنہ کیا عَجَب ہماری آیندہ نَسلیں ایسی تباہ و برباد ہوں کہ تباہی و بربادی بھی اُن کو دیکھ کر تھرّا اُٹھے! کیونکہ حالات ہی ایسے ہیں۔ موجودہ تعلیمی اِدارے اور اُن کا ماحول، والِدَین کی صِرف اور صِرف یہ دُھن کہ بچّہ پڑھ لکھ کر پُورا ماڈَرن بنے اور خُوب دَھن دولت کما کر لائے، اگرچہ مغرِبی تہذیب کا دِلدادہ بچّہ جوان ہو کر ماں باپ سے پیٹھ ہی پھیر لے، یا قبل اَز جوانی ہی موت بچّے کو آ سنبھالے اور وَالِدَین اُس کی کمائی کھانے کے سُہانے سپنے شرمندۂ تعبیر ہوتے نہ دیکھ سکیں، نیز ہمارے یہاں کے ذَرائعِ اِبلاغ (MEDIA) بھی اِسلام کے زَرّیں اُصولوں پر مُسلسل کاری ضَربیں لگا رہے ہیں، اگر یہی حالت رہی تو ہماری آیَندہ نسلوں کی **ہلاکت** سے بچنے کی بظاہِر کوئی صُورت نظر نہیں آتی۔

اے خاصَۂ خاصانِ رُسُل وَقتِ دُعا ہے
اُمّت پہ تِری آ کے عَجَب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریبُ الغُرَبا ہے
وہ دین ہوئی بزمِ جہاں جس سے فَروزاں
اب اُس کی مجالس میں نہ بتّی نہ دِیا ہے
ڈر ہے کہیں یہ نام بھی مٹ جائے نہ آخر
مدّت سے اِسے دَورِ زماں مَیٹ رہا ہے
فریاد ہے اے کشتیٔ اُمّت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے



مسلمانانِ عراق کی دِل خراش داستان

اب عراق شریف کے چندروزہ سَفر سے **مُتعلِّق** بعض وہ باتیں بیان کرتا ہوں کہ جن سے اِسلام کا درد رکھنے والوں کا جگر پاش پاش ہوجاتا ہے۔چُنانچہ ہم **تین اِسلامی بھائی**، عراقی طیّارے میں بابُ المدینہ (کراچی) کے **بَینَ الاَقوامی** ہوائی اڈّے سے سُوار ہوئے، پرواز میں دو گھنٹے تاخیر ہوئی، دورانِ پرواز نَماز ِمغرِب کا وَقت آ گیا،طیّارے ہی میں اذان دے کر ہم تینوں نے جماعت قائم کی، نَماز سے فراغت کے بعد جب ہم اپنی نِشَستوں کی طرف چلے تو عِراقی مُسافِرین ہمیں بڑی حَیرت سے دیکھ رہے تھے اور نَماز پڑھنے پر دُعائے قَبولیّت وبَرَکت سے نواز رہے تھے، جیسے ہم نے کوئی بَہُت بڑا کمال کرڈالا ہو! اِس سے ہم پر یہ **تأثُّر** قائم ہوا کہ غالِباً یہ لوگ نَماز نہیں پڑھتے مگر نَماز کو پسند ضَرور کرتے ہیں اور عِراق شریف جا کر بھی مساجِد خالی دیکھ کر یِہی اندازہ ہوا کہ شاید ہزار عِراقی مُسلمانوں میں اِکّا دُکّا مُسلمان ہی نَماز پڑھتا ہوگا!!

جائے نَماز میں گانے باجے!

ہم جب **عَرُوسُ الْبِلاد** بغداد شریف کے **بینَ الاقوامی** مَطار پر اُترے اور عِشاء کی نَماز کے لیے مَطار(AIR PORT) ہی کی ایک **جائے نَماز** میں داخِل ہوئے تو آپ مانیں یا نہ مانیں اُس جائے نَماز کی اَندرونی چھت میں اسپیکر لگا ہوا تھا اور باقاعِدہ **مُوسیقی** کے ساتھ گانے بج رہے تھے۔!! **جی ہاں**، وہ جگہ نَماز ہی کیلئے مخصوص تھی اور اس کے باہَر جلی حروف میں لکھا ہوا تھا: هٰذَا بَیْتُ اللّٰه یعنی "یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا گھر ہے۔" ہم حیران رہ گئے، ہم اجنبی مُسافر تھے دِل میں بُرا جاننے کے سِوا کر بھی کیا سکتے تھے! ایسے مَوقع پر بُرائی کو روکنے پر جو قادِر نہ ہو اُسے چاہئے کہ اُس بُرائی کو کم از کم دل میں ضَرور بُرا جانے۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: "**جب** زمین میں گناہ کیا جائے تو جو وہاں موجود ہے مگر اُسے بُرا جانتا ہے وہ اُس کی **مِثل** ہے جو وہاں نہیں ہے اور جو وہاں نہیں ہے مگر اُس پر راضی ہے وہ اُس کی **مِثل** ہے جو وہاں حاضِر ہے۔" (سُنَنِ ابوداؤد ج ٤ ص ١٦٦ حدیث ٤٣٤٥)

کیا تماشا ہے کہ اب ناقہ سُوارانِ عرب
پیروی کرتے ہیں یورپ کے حُدِی خوانوں کی

کُوفے کی جامع مسجد میں جُمعہ نہیں ہوتا!

آہ! کُوفے کی وہ جامع مسجد جس سے مُتَّصِل حضرتِ مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کا مزارِ فائض الانوار ہے۔ وہاں زِیارت کیلئے ہم جُمعہ کی نَماز کے وَقت حاضِر ہوئے، زائرین کا بے پناہ ہُجوم تھا۔ معلوم کرنے پر پتا چلا کہ یہاں کوئی نَماز نہیں پڑھائی جاتی حتّٰی کہ جُمعہ کی نَماز بھی قائم نہیں کی جاتی......!!

سبھی داڑھی مُنڈے!

بغدادِ مُعلّٰی میں ہمیں اِس بات کا شِدّت سے اِحساس ہوا کہ یہاں کے مُسلمان مسلمانی شَعائِر سے بالکل نابلد ہو چکے ہیں کیوں کہ عُموماً کوئی مَقامی باشِندہ داڑھی رکھتا ہی نہیں، حتّٰی کہ آئمّہ ومُؤَذِّنین وغیرہ سب کے سب داڑھی مُنڈے!! چُونکہ ہم تینوں بارِیش اور باعِمامہ تھے، بغدادِ مُعلّٰی کی گلیوں میں جب ہم نِکلتے تو لوگ ہمیں اِنتہائی حیرت سے تکتے رہتے اور کبھی کبھی تو نوبت یہاں تک آتی کہ ہمیں گھیر کر مُتَعَجِّبانہ سُوال کیا جاتا: ''ھَلْ اَنْتُمْ مُسْلِمُوْن؟'' کیا تم لوگ مسلمان ہو؟ جب ہم اِقرار کرتے کہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ نَحْنُ مُسْلِمُوْن'' یعنی ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ہم مسلمان ہیں'' تو وہ خوش ہو کر آگے گزر جاتے۔

شہادت کی خُوشی میں خواتین کا رقص

ایک بار ''بابُ الشَّیخ'' یعنی شَہَنْشاہِ بغداد، حُضُورِ غوثِ اعظم عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم کے مزارِ پُر انوار والی گلی میں ایک نہایت ہی بَیہودہ اور شرمناک منظر تھا، خُوب طَبلے پر تھاپ پڑ رہی تھی، شہنائیاں بج رہی تھیں اور کافی لوگوں کا ہُجوم تھا اور بیچ میں بے پردہ عورتیں رَقص کر رہی تھیں، کچھ لوگوں نے جنازہ اُٹھا رکھا تھا۔ اس منظر سے ہم لوگوں کو بڑی حیرت ہوئی۔ دریافت کرنے پر پتا چلا کہ یہاں یہ دستور ہے کہ جب کوئی مُسلمان عِراق وایران کی حالیہ جنگ (جو اُن دنوں جاری تھی) میں شہید ہوتا ہے، اُس کے اَعِزَّہ اُس شہید کی لاش کو حُضُور سیِّدُنا غوثِ اعظم عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم کے روضۂ پاک پر حاضِری کے لیے لاتے ہیں اور اُس مَرد مُجاہِد کی ''شہادت کی خوشی میں'' اُس کے خاندان کی عورتیں اِس طرح

سڑکوں پر رَقْص کرتی ہوئی جنازے کے ساتھ ساتھ جاتی ہیں۔!!

درسِ قراٰن اگر ہم نے نہ بھلایا ہوتا یہ زمانہ نہ زمانے نے دکھایا ہوتا

قُرطُبہ کی جامِع مسجِد میں نَماز پر پابندی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عِراقی مُسلمانوں کا حال دیکھ کر کلیجہ مُنہ کو آتا ہے، کاش! وہاں کوئی ایسی مَدَنی تحریک اُٹھ کھڑی ہو جو **نیکی کی دعوت** عام کرے اور ایک بار پھر اُدھر **سُنّتوں** کا دَور دَورہ ہو اور مسلمانوں کو ان کی کھوئی ہوئی شان و شوکت واپس مل جائے۔**قُرطُبہ** میں آج جس جگہ جامعِ مسجِد واقع ہے، یہاں بُت پرستوں کے زمانے میں اُن کی عبادت گاہ تھی۔ جب اِسپین میں عیسائی مذہب پھیلا تو انہوں نے اس عبادت گاہ کو گرا کر یہاں **کَلِیسا** (کَ۔لی۔سا یعنی گرجا) تعمیر کرلیا۔جب مسلمانوں نے **قُرْطُبہ** فتح کیا تو کلیسا کو صلح کی شرائط کے مطابق دو حصّوں میں بانٹ دیا گیا ایک حصّے میں مسلمانوں نے بدستور''کَلِیسا'' رہنے دیا اور دوسرا حصّہ ''مسجِد'' بنا دیا۔لیکن جب قُرطُبہ مسلمانوں کا دارُالسَّلْطنت (CAPITAL) قرار پایا اور یہاں کی آبادی تیزی سے بڑھی تو مسجِد کا حصّہ نَمازوں کے لیے تنگ پڑ گیا یہاں تک کہ جب **عبدُ الرَّحمٰن اَلدّاخل** کی حکومت آئی تو ان کے سامنے جامِع قُرطُبہ کی تَوسیع کا سُوال آیا،کلیسا کو مسجِد میں شامِل کئے بِغیر توسیع ممکن نہ تھی بِنا بَریں (یعنی اِس لئے) عبدُ الرَّحمٰن اَلدّاخل نے عیسائیوں سے زمین خرید لی۔وسیع زمین حاصل کرنے کے بعد انہوں نے جامِع مسجِد قُرطُبہ کی تعمیر از سرِ نو شُروع کی، مسجِد کا نقشہ بڑا اعظیمُ الشّان تھا۔اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے طویل مدّت درکار تھی۔لیکن عبدُ الرَّحمٰن اَلدّاخل تعمیر شُروع ہونے کے بعد دو سال ہی میں (سن۱۷۲ھ) میں فوت ہوگئے ان کے بعد ان کے بیٹے **ہِشّام** نے تعمیر جاری رکھی۔ بعد میں **خُلَفاءِ بنی اُمَیّہ** اس مسجِد میں مزید تَوسیعات کرتے رہے یہاں تک کہ تعمیری کام کا اختتام تقریباً سن۳۹۲ھ بمطابق 1002ء میں ہوا۔اس طرح قُرطُبہ کی تاریخی جامِع مسجِد کی تعمیرات میں کم وبیش **دو سو سال** کا عرصہ لگا۔ **قُرطُبہ کی عظیمُ الشّان شُہرۂ آفاق جامِع مسجِد کو**

اگرچِہ تاریخی آثار کی حیثیّت سے باقی رکھا گیا ہے مگر صد کروڑ افسوس! مسلمانوں کی بداعمالیوں کے سبب وہاں نماز پڑھنے پر پابندی ہے۔ہاں سَیّاح (TOURIST) صِرف دیکھنے کیلئے آسکتے ہیں۔

18 سال سے کم عمر نوجوانوں کا مسجد میں داخلہ بند

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس! ہمارے گناہوں کی نُحوست بڑھتی چلی جارہی ہے، دنیا کے ایک ایسے مُلک میں جہاں مسلمانوں کی آبادی 90 فیصد بتائی جاتی ہے، وہاں بے عملی کا ایسا زبردست سیلاب آگیا کہ اب رَجَبُ المُرَجَّب ۱۴۳۲ھ جون 2011ء کی ایک اخباری رپورٹ کے مطابق 18 سال سے کم عمر کے نوجوانوں کے لئے مسجِد میں نَماز پڑھنے پر قانونی طور پر پابندی عائد کردی گئی ہے!!!

آہ! اِسلام ترے چاہنے والے نہ رہے جن کا تُو چاند تھا افسوس وہ ہالے نہ رہے

مساجد کا وُجُود ختم کیا جارہا ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس! نَمازوں سے ہماری دُوری کی وجہ سے مسجدیں خالی دیکھ کر اور ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت سے بے رغبت پاکر دشمنانِ اسلام ایک دم خَباثت پر اُتر آئے ہیں اور ہمیں اسلامی اَقدار سے دُور کرنے کی نِت نئی سازِشیں کر رہے ہیں۔ یہ نہیں چاہتے کہ ہم نَمازیں پڑھیں اور باعمل رہیں، اِس لئے ہمارے دینی مراکز یعنی مساجد کو ہَدَف (یعنی نشانے) پر لے لیا ہے اور ہم ہیں کہ دنیا کی دولت اِکٹّھی کرنے ہی سے فرصت نہیں پاتے! بعض رُوح فَرسا خبریں سنئے اور اگر دل زندہ ہے تو صَدمے سے سر دُھنئے: ❁ ایک مُلک میں غیر مسلموں نے 157 مساجِد کو تالے لگا دیئے اور مساجد کو تجارتی اور رِہائشی مقاصد کیلئے غیر مسلموں کے حوالے کر دیا گیا ❁ سرکاری تحویل کے بہانے 324 مساجد کو نَمازیوں کے لئے بند کر دیا گیا ❁ ایک مُلک کے ایک شہر میں 92 مساجِد کو رہائش گاہوں اور مویشیوں کے باڑوں میں تبدیل کر دیا گیا ❁ اِسی طرح ایک مُلک کے ایک قصبے میں مسجد پر ناجائز قبضہ کر کے اس میں اپنے باطِل معبودوں کے

مُجسّمے رکھ دیئے گئے ۞ اِسی طرح ایک اَخبار میں خبر شائع ہوئی کہ ایک ملک کے ایک شہر میں تُرک مسلمانوں کی ایک مسجِد کو آگ لگا کر شہید کر دیا گیا ۞ کسی ملک کے ایک مفتی صاحِب نے بتایا کہ ''کمیونسٹ انقِلاب'' سے پہلے ہمارے ملک میں 1200 مساجِد موجود تھیں جن میں سے اکثر غیر مسلموں کی عبادت گاہ، اسٹور اور عجائب گھر میں تبدیل کر دی گئیں۔

''مسجِد بھرو تحریک'' چلایئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسجِدوں کی وِیرانی پر خوب دل جلایئے، زور شور سے ''مسجِد بھرو تحریک'' چلایئے، اور ایک ایک بے نَمازی پر اِنفرادی کوشِش کر کے اُسے نَمازی بنایئے اور یوں اپنی مساجِد کا تحفُّظ بھی فرمایئے کہ جو مکان اپنے مکینوں (یعنی رہنے والوں) سے آباد ہو اُس پر کوئی قبضہ نہیں جما سکتا، ورنہ خالی مکان پر کوئی بھی قابِض ہو سکتا ہے جیسا کہ فارسی مَقُولہ ہے: خانۂ خالی را دِیو می گِیرد یعنی ''خالی گھر پر جنّ بھوت قبضہ کر لیتے ہیں۔'' بہر حال جو مسجِد نمازیوں سے آباد ہو گی اُس کی طرف ناپاک ارادے سے آنکھ اٹھانے سے پہلے دشمنِ اسلام 420 بار سوچے گا۔ یہاں ایک مسئلہ ذِہن نشین فرما لیجئے کہ جس جگہ ایک بار شَرْعاً مسجِد بن گئی اب وہ تاقِیامت مسجِد ہی رہے گی۔ تَحتَ الثَّریٰ (تَح۔تَث۔ثَرا یعنی ساتویں زمین کے نیچے) سے لیکر عرشِ مُعلّٰی جو کہ ساتویں آسمان کے بھی اوپر ہے وہاں تک اُس کی ساری فَضا بھی مسجِد ہے۔ اب چاہے مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سڑک تعمیر ہو جائے یا مارکیٹ بنا دی جائے، وہ جگہ قِیامت تک مسجِد ہی کے حکم میں رہے گی اور اس کا احترام بھی برقرار رہے گا۔ چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن ''تَنویرُ الابصار اور دُرِّمختار'' کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: وَلَوْ خَرِبَ مَا حَوْلَهُ وَاسْتُغْنِيَ عَنْهُ يَبْقٰى مَسْجِداً عِنْدَ الْإمامِ وَالثَّانِيْ اَبَداً اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ وَبِهٖ يُفْتٰى اور اگر اس (یعنی مسجد) کا ارد گرد وِیران ہو گیا اور اس کی ضَرورت نہ رہی تو بھی مسجِد باقی رہے گی امام صاحِب (یعنی امام ابوحنیفہ) اور امامِ ثانی (یعنی

امام ابو یوسف) کے نزدیک ہمیشہ قِیامت تک، اور اِسی پر فتوٰی ہے۔ (تنویرُ الابصار و دُرِّمُختار ج ٦ ص ٥٥٠، فتاوٰی رضویہ مُخرجہ ج ٩ ص ٤٧١) وقارُ المِلّت حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد وقارالدّین قادِری رِضوی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: ''جس جگہ ایک مرتبہ مسجِد بن جاتی ہے وہ اِس طرح قِیامت تک مسجِد ہو جاتی ہے کہ اوپر عرش تک اور نیچے تحتَ الثَّری تک مسجد ہے اس میں ایک انچ (بھی) جگہ کم نہیں کی جاسکتی۔'' (وقارُ الفتاوٰی ج ۲ ص ۲۹۷)

کر مسجِدیں آباد تری قبر ہو آباد
فِردوس عطا کر کے خدا تجھ کو کرے شاد

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ ۱۱ اِنفرادی کوشش کی بَرَکت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی مسجدیں آباد کرتی ہے، آپ بھی مسجِد آباد کر کے اپنے قلْبِ ناشاد کو شاد کرنے، پانچوں وَقت مسجِد میں حاضِر ہو کر اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرنے، عِشْقِ رسول سے اپنے دل کی اُجڑی بستی آباد کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول اپنائے رہئے، خوب خوب مَدَنی قافِلوں میں سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور ''فکرِ مدینہ'' کے ذَرِیعے روزانہ مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذِمّے دار کو جمع کروا دیجئے، آیئے! آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے آپ کو ایک مَدَنی بہار سناتا ہوں: بابُ المدینہ (کراچی) میں مُقیم اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں بَحرِ عِصیاں میں مُسْتَغرَق اپنی زندگی کے ''انمول ہیرے'' غفلت کی نَذر کئے جا رہا تھا، رات گئے تک دوستوں کے ساتھ خوش گپّیوں میں مصروف رہنا میرا معمول تھا۔ 18 رَمَضانُ الْمُبارَک ۱۴۲۹ ھ بمُطابِق 19 ستمبر 2008ء کو حسبِ معمول ہم

دوست مل کر بیٹھے مذاق مَسخَریوں میں مشغول تھے اور اِس **کے سبب مجلس سے قہقہوں کے فوّارے اُبل رہے تھے،** دریں اثنا دعوتِ اسلامی سے وابَستہ ایک عاشِقِ رسول ہمارے پاس تشریف لائے، انہوں نے سلام کیا اور بیٹھ گئے، ان کی آمد سے ہماری محفل میں کچھ سنجیدَگی آئی، انہوں نے ہمیں نہایت عُمدہ مَدَنی پھولوں سے نوازا، **ان کے حُسنِ آواز اور مَدَنی انداز سے ہمیں اتنا مُتاثِّر ورملا کہ ہم ان کے میٹھے بولوں میں کھو گئے۔** کچھ دیر بعد وہ جانے لگے تو ہم نے عرض کی: بھائی! مزید کچھ دیر تشریف رکھیے! اور ہمیں اچّھی اچّھی باتیں بتایئے، نیکی کی دعوت کا جذبہ رکھنے والے اسلامی بھائی نے ہماری درخواست منظور فرمالی۔ دَورانِ گفتگو فکرِ آخرت و اِصلاحِ اُمّت کا موضوع بھی زیرِ بحث رہا، اُس عاشِقِ رسول کی پُرتاثیر **اِنفرادی کوشش** نے ہمارے دلوں پر گہرے نُقُوش چھوڑے۔ دوسری رات ہم پھر اُسی جگہ محفل سجائے اُن اسلامی بھائی کے منتظر تھے کہ حسبِ اُمّید وہ تشریف لائے اور ہمیں **دعوتِ اسلامی** کے عالَمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** چلنے کی دعوت پیش کی، ان کے کِردار و گُفتار کو دیکھ کر کم از کم میں تو اِنکار نہ کر سکا اور ان کے ساتھ **فیضانِ مدینہ** کی پاکیزہ فضاؤں میں پہنچ گیا۔ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ و عشقِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا جذبہ دل میں اُجاگر کرنے والے روح پَرْوَر مَدَنی ماحول نے میرے دل میں مَدَنی اِنقِلاب برپا کر دیا اور یوں اُس عاشِقِ رسول کی "**اِنفرادی کوشش**" کی بَرَکت سے مجھے دعوتِ اسلامی کا **مَدَنی ماحول** نصیب ہو گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُحدِّثِ اعظم پاکستان کی اِنفرادی کوشش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! انفرادی کوشش کے کتنے زبردست نتائج نکلتے ہیں! سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ کا اپنا تجرِبہ یہی ہے کہ اجتماعی طور پر ہونے والے بیانات بار ہا سننے کے باوُجود جن میں تبدیلی نہیں آتی، تھوڑی سی **اِنفرادی کوشش** اُن کو بدل کر رکھ دیتی ہے۔ نیکی کی دعوت کے مَدَنی کام میں انفرادی کوشش کا ایک

مُنفرِد(مُن ۔ف ۔رِد) مقام ہے۔اَنْبیائے کِرام علیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے تبلیغِ دین کیلئے جہاں اِجتماعی کوششیں فرمائی ہیں وہاں اِنفِرادی کوشش بھی کی ہے اور ایک ایک کے پاس جا کر بھی انہیں اسلام کا پیغام دیا ہے۔ بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ المُبِین نے بھی **نیکی کی دعوت** کیلئے خوب انفِرادی کوششیں فرمائی ہیں چُنانچِہ مُحدِّثِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مولانا سردار احمد عَلَیہِ رَحْمۃُ الصَّمَد مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں تھے۔ اِس دوران تین نوجوان آپ سے بَیعَت ہوئے۔ آپ رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے انہیں مَسلکِ اہلسنّت پر قائم دائم رہنے، اس کی تبلیغ کرنے، نَماز ہائے پنجگانہ پابندی سے پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ پھر انہیں **داڑھی** رکھنے اور مونچھیں کاٹنے کا بڑے پیارے انداز میں حکم دیا اور فرمایا کہ جس طرح وِتروں کی نَماز کو واجِب سمجھتے ہو اِسی طرح داڑھی بڑھانے کو بھی واجِب سمجھو۔ ایک مُشت داڑھی رکھنا واجِب ہے، اِس کے خلاف کرنے یعنی کم کرنے پر گناہ اور عذاب ہوگا۔ حضرتِ مُحدِّثِ اعظم عَلَیہِ رَحْمۃُ اللہِ الاکرم کی حسین تلقین کا اُن پر گہرا اثر پڑا، اُنہوں نے داڑھیاں رکھ لیں۔ اب وہ بحمدہٖ (بِ۔حَمدِ۔ہٖ) تعالٰی شریعت کے پابند ہیں اور بڑی وَجاہت (یعنی عزّت) رکھتے ہیں۔ (حیاتِ مُحدِّث اعظم ص ٨٩)

سرکار کا عاشِق بھی کیا داڑھی مُنڈاتا ہے!

کیوں عِشْق کا چہرے سے اظہار نہیں ہوتا (وسائلِ بخشش ص ٢٣٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مرنے سے قبل نوجوان کی داڑھی گھر والوں نے کاٹ ڈالی!

مدینہ ١

صد کروڑ افسوس! حالات دِن بہ دِن بگڑتے چلے جا رہے ہیں، ایک طرف مغرِبی تہذیب کی یلغار، فیشن کی طُومار، فِلم بینی کیلئے گھر گھر ٹی وی، انٹرنیٹ اور وی سی آر ہے تو بدقسمتی سے دوسری طرف مُسلمان کہلانے والے عَمَلاً سُنّتوں سے بیزار نظر آرہے ہیں! دعوتِ اسلامی سے وابَستہ اَورنگی ٹاؤن، بابُ المدینہ کراچی کا ایک **نوجوان عاشِقِ رسول** جس کی عمر بمشکل 20 سال ہوگی، داڑھی جب سے آئی رکھ لی تھی، بے چارہ خُون کے سَرطان (یعنی بلڈ کینسر۔

(BLOOD CANCER) میں مُبتلا ہو گیا۔ مَیں (یعنی سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ) اُس کی عِیادت کے لیے اَسپتال پہنچا، بے چارہ زندگی اور موت کی کَشمَکش میں تھا...... زَبان ساتھ نہیں دے رہی تھی ...... داڑھی چِہرے سے اُتار لی گئی تھی، میں چونکا...... اُس مظلوم نے چِہرے کی طرف بَمشکِل تمام ہاتھ اُٹھایا اور اِشارے سے فریاد کی...... میں اِتنا سمجھ سکا گویا وہ کہہ رہا تھا **''میں نے مَعَاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **نہیں مُنڈوائی''** میرے گھر والوں نے نیند یا بے ہوشی کی حالت میں میری داڑھی صاف کر ڈالی ہے۔! آہ! چند ہی دِنوں کے بعد وہ دُکھیارا دُنیا سے چل بَسا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مرحوم کی بے حساب مغفِرت فرمائے اور اُس کی داڑھی صاف کرڈالنے والے کو توبہ کی سعادت بخشے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رُوح میں سوز نہیں، قَلب میں اِحساس نہیں
کچھ بھی پیغامِ محمد کا تمہیں پاس نہیں

مُسلمان کہلانے والوں کی سُنّتوں سے دُوری

افسوس صد کروڑ افسوس! کیسا نازُک دور آپہنچا ہے کہ آج مُسلمان کہلانے والے اپنی اَولاد کو بِالجَبر (بِل۔جَب۔ر) **سُنّتوں** سے دُور رکھتے ہیں بلکہ سُنّتوں پر عَمل کرنے پر بسا اوقات طرح طرح کی سزائیں دیتے ہیں، ایسے ایسے **دِلخراش واقِعات** دیکھے گئے کہ بس خدا کی پناہ۔ کئی **نوجوان اِسلامی بھائیوں** نے مَدَنی ماحول سے مُتَأَثِّر (مُتَ۔اَث۔ثِر) ہوکر داڑھی رکھ لی تو خاندان بھر میں گویا **زلزلہ** آ گیا! اگر دھونس دھمکی اور مار پیٹ سے باز نہ آئے تو داڑھی رکھنے کے سبب بے چارے گھروں سے نِکال دیئے گئے، نیند کی حالت میں عاشِقانِ رسول کی داڑھیوں پر قینچیاں چلادی گئیں۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کے آغاز سے پہلے کا واقِعہ ہے، ایک نوجوان سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ کے پاس آنے جانے، اُٹھنے بیٹھنے لگا، اُس پر ماحول کا اثر پڑنے لگا۔ اُس نے گھر پر آتے جاتے ''اَلسَّلامُ عَلَیْکُم'' کہنا شروع کردیا، بَعض اوقات دورانِ گفتگو اُس نے ''اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ'' کہدیا! مُسلمان کہلانے والے وَالِدَین کے کان کھڑے

ہوگئے! بازپُرس شُروع ہوگئی، چُنانچِہ اُس سے گھر میں سُوال ہوا: بیٹا! بات کیا ہے کہ آج کل سلام کرنے اور اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ کہنے لگ گیا ہے! اُس غریب نے سُنَّتوں کے اَدنیٰ خادِم سگِ مدینہ عُفِی عنہ کا نام لے دیا، بس کھیل خَتْم، اُسے سختی کے ساتھ روک دیا گیا کہ خبردار! آج کے بعد اِس **''مُلّا''** کی صُحبت میں تجھے نہیں رہنا! آخر کار وہ بے چارہ ماڈَرن بن گیا۔

وہ دور آیا کہ دیوانۂ نبی کیلئے
ہر ایک ہاتھ میں پتّھر دکھائی دیتا ہے

مَدَنی ماحول سے روکا تو ہیروئنچی بن گیا، باپ پچھتا رہا ہے

اسی سے ملتا جُلتا ایک اور عبرت انگیز واقِعہ سنئے، چُنانچِہ ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ (حیدرآباد، بابُ الاسلام پاکستان) کا ایک نوجوان غالِباً 1988ء میں دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہوا۔ نَمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ چہرے پر داڑھی شریف سجالی، سر پر عمامہ شریف اپنی بہاریں دکھانے لگا۔ اُس نے مدرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں پڑھنا بھی شُروع کردیا۔ اُس کا تعلُّق ایک ماڈَرن اور امیر گھرانے سے تھا، گھر والوں کو اُس کی زندگی میں آنے والا **مَدَنی اِنقِلاب** سمجھ میں نہ آیا چُنانچِہ اس کی مُخالفت شُروع ہوگئی، طرح طرح سے اُس کی دل آزاریاں کی جاتیں، سنّتوں پر چلنے کی راہ میں رُکاوٹیں کھڑی کی جاتیں اور **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول چھوڑنے پر مجبور کیا جاتا۔ وہ کبھی کبھار بے بس ہوکر فریاد کرتا کہ مجھے اِس مَدَنی ماحول سے دُور نہ کرو ورنہ پچھتاؤ گے، مگر اُس کی کسی نے نہ سُنی۔ مخالَفت کا یہ سلسلہ تقریباً تین سال تک چلتا رہا بالآخر تنگ آکر اُس نے گھر والوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے اور داڑھی شریف مُنڈوا کر دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کو ''خیر آباد'' کہہ دیا۔ بڑے بھائی چُونکہ ڈاکٹر تھے اِس لئے اِسے بھی ڈاکٹر بننے کے لئے **سردار آباد** (پنجاب، پاکستان) کے ایک میڈیکل کالج میں داخِل کروادیا گیا۔ جہاں وہ ہاسٹل (اقامت گاہ) میں بُری صحبت کی نُحوستوں کا شکار ہوکر چَرس پینے لگا اور سخت بیمار ہوگیا، گھر والے اُسے واپَس حیدر آباد لے آئے۔

والِد صاحِب نے علاج پر لاکھوں روپے خرچ کر ڈالے مگر نہ صحتیاب ہوا نہ ہی سُدھرا بلکہ اب وہ ہیروئن کا نشہ کرنے لگا۔ کثرت سے نشہ کرنے کی وجہ سے وہ سُوکھ کر کانٹا ہو گیا، دانتوں کی سفیدی غائب ہو کر ان پر کالک کی تہ چڑھ گئی اور اب تا دمِ تحریر اُس کی حالت پاگلوں کی سی ہو چکی ہے۔ **اللہ** کی رَحمت سے اب والِد صاحِب دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو چکے ہیں، اور بے چارے بَہُت پچھتا رہے ہیں کہ کاش! اُس وقت مجھے دعوتِ اسلامی کی اَھَمِّیَّت سمجھ میں آ جاتی اور میں اپنے بیٹے کو دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے دُور نہ کرتا تو شاید آج مجھے یہ دن نہ دیکھنے پڑتے۔ مگر ''اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت۔'' **اللہ** تَعَالٰی اُس نوجوان کو نشّے کی عادتِ بد چھوڑ کر پھر سے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

اولاد کی دُرُست تربیَّت کیجئے ورنہ پچھتائیں گے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس سچّی حکایت میں اُن والِدَین کے لئے عبرت ہی عبرت ہے جو اپنی اولاد کو سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت، مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت، عاشِقانِ رسول کی صُحبت نیز داڑھی اور عمامہ شریف سجانے، سنّتوں بھرا لباس اپنانے سے روکتے اور سنّتوں پر عمل کرنے پر بار بار ٹوکتے بلکہ مَدَنی ماحول سے دُور ہونے پر مجبور کرتے ہیں، یاد رکھئے! آپ کا پیارا بیٹا، آپ کے جگر کا ٹکڑا اور اپنی امّی کی آنکھوں کا تارا ہی سہی لیکن یہ مت بھولئے کہ وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا بندہ، اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا اُمّتی اور اسلامی مُعاشَرے کا ایک فرد ہے۔ اگر آپ کی تربیّت اسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی دُرُست طریقے پر عبادت، **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی سنّتیں اور اسلامی مُعاشَرے میں اس کی ذمّے داری نہ سکھا سکی تو اُسے اپنا اِطاعت گُزار فرزند دیکھنے کے سُنہرے خواب بھی مت دیکھئے کیونکہ یہ اسلام ہی تو ہے جو ایک مسلمان کو اپنے والِدَین کی اطاعت اور ان کے حُقُوق کی بجا آوری کا دَرس دیتا ہے۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ جب اَولاد کی تربیّت سے غفلت کے اثرات سامنے آتے ہیں تو یِہی والِدَین ہر کس و ناکس کے سامنے

اپنی اولاد کے بگڑنے کا رَونا روتے دکھائی دیتے ہیں، انہیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ اولاد کو اِس حال تک پہنچانے میں خود ان کا اپنا ہی ہاتھ ہے۔ انہوں نے اپنے بچے کو ABC بولنا تو سکھایا مگر قراٰن پڑھنا نہ سکھایا، مغرِبی تہذیب کے طور طریقے تو سمجھائے مگر رسولِ عَرَبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتیں نہ سکھائیں، جنرل نالج (معلوماتِ عامہ) کی اَہَمِّیَّت پر تو اس کے سامنے گھنٹوں لیکچر دیئے مگر فرض دینی عُلُوم کے حُصُول کی رَغْبَت نہ دِلائی، اس کے دل میں مال کی مَحَبَّت تو ڈالی مگر عِشْقِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شَمْع نہ جلائی، اسے دُنیوی ناکامیوں کا خوف تو دلایا مگر قَبْر وحَشْر کے امتحان کی ناکامی کے بھیانک نتائج سے نہ ڈرایا، اسے "ہیلو! ہاؤ آر یو!" کہنا تو سکھایا مگر سلام کرنے کا صحیح طریقہ نہ بتایا۔

اِرتِکابِ گُناہ کی مادر پِدر آزادی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! اِرْتِکابِ گناہ کی مادر پِدر آزادی، کیبل، وی سی آر اور انٹرنیٹ کی دستیابی، رَقْص وسُرُود کی مَحفِلوں کی آبادی اور بگڑا ہوا گھریلو ماحول، یہ سب کچھ مل کر کردار کی عظمتوں کو بے انتہا داغدار کردیتے ہیں اور پھر ایسے انسان سے پاکیزہ اَفعال کا صُدُور مُحال نہ سہی مگر نہایت دُشوار ضَرور ہو جاتا ہے۔ اِس لئے والِدَین کو چاہیے کہ اپنی اَولاد کی ظاہِری زَیب وزِینت، اچّھی غذا، عُمدہ لباس اور دیگر ضَروریات کی کَفالَت (یعنی ذمّے داری نبھانے) کے ساتھ ساتھ ان کی مَدَنی تربیَّت کے لئے بھی کوشاں رہیں، اور صِرف اولاد ہی کی نہیں اپنی اِصلاح کی بھی فِکْر کرنی چاہیے کیونکہ جو خود ڈُوب رہا ہو وہ دوسروں کو کیا بچائے گا! جو خود خوابِ غفلت میں ہو وہ دوسروں کو کیا جگائے گا، جو خود پستیوں کی طرف لُڑھک رہا ہو وہ کسی اور کو بُلندیوں پر کیونکر پہنچائے گا! لِہٰذا خود بھی نیکیاں اپنانا، رضائے الٰہی پانا، اپنے آپ کو گناہوں سے محفوظ بنانا، جہنَّم کے ہولناک عذابوں سے بچانا اور رحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے جنّت الفردوس میں جانا ہے اور اپنی پیاری پیاری اولاد کو بھی اِسی ڈَگَر (یعنی راہ) پر چلانا ہے۔ اِس مقصد کے حُصُول کے لیے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ایک زبردست نعمت ہے۔ قراٰن واحادیث اور اَقوالِ بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین کی روشنی میں اولاد کی تربیّت کا طریقہ جاننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعَتی

ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 188 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''تربیتِ اولاد'' کا ضَرور مُطالَعہ کیجئے۔

سُونا جنگل رات اندھیری، چھائی بدلی کالی ہے

سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رَکھوالی ہے (حدائقِ بخشش شریف)

شَرحِ کلامِ رضاؔ: میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے اِس شعر کے معنیٰ یہ ہو سکتے ہیں کہ اے مسلمانو! اِس دنیا کا جنگل سُنسان و وِیران ہے، رات بھی گُھپ اندھیری اور اوپر سے کالی گھٹا بھی چھائی ہوئی ہے، ایسی خوفناک صورت حال میں اوّل تو نیند آ نہیں سکتی اور اگر پھر بھی سو چکے ہو تو فوراً جاگ اُٹھو کیوں کہ یہاں کے حفاظت کرنے والے تمہاری حفاظت خاک کریں گے یہ تو خود ہی لُٹیرے ہیں۔ یعنی غفلتوں اور نفسانی خواہشوں کا ہر طرف گھٹا ٹَوپ اندھیرا چھایا ہوا ہے، یہ نَفس و شیطان جو ہر وَقت تمہارے ساتھ لگے ہوئے ہیں ان کو اپنا خیر خواہ مت سمجھ بیٹھنا یہ محافظ نہیں بلکہ چور ہیں۔ خبردار! ہوشیار!! جاگتے رہو!!! کہیں یہ تمہارا **ایمان** نہ چُرا لیں۔

چند روزہ ہے یہ دنیا کی بہار دل لگا اِس سے نہ غافِل ذی تَبار

عُمر اپنی یوں نہ غفلت میں گزار ہوشیار اے محوِ غفلت ہو شیار

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کیا بیٹا بھی کبھی باپ کو مارتا ہے؟

تَنبِیهُ الغافِلین میں ہے کہ ''سَمَرقَند'' کے ایک عالمِ دین حضرت سیِّدُنا اَبُو حَفْص رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: ''میرے بیٹے نے مجھے مارا ہے۔'' اُنہوں نے حیرت سے پوچھا: کیا بیٹا بھی کبھی باپ کو مارتا ہے؟ اُس نے کہا: جی ہاں! ایسا ہی ہوا

ہے۔حضرت سیِّدُ نا اَبُو حَفص رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے دریافت کیا: کیا آپ نے اِسے دینی عِلم واَدَب سکھایا ہے؟ اُس شخص نے نفی (یعنی انکار) میں جواب دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے پوچھا: قراٰنِ کریم سکھایا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ پھر پوچھا: تو وہ کیا کرتا ہے؟ اُس نے بتایا: کھیتی باڑی کرتا ہے۔حضرتِ سیِّدُ نا ابوحَفص رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: جانتے ہیں کہ اُس نے آپ کو کیوں مارا ہے؟ کہا: نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اصلاح کی خاطر اُس پر چوٹ کرتے ہوئے فرمایا: شاید وہ صُبح کے وَقت گدھے پر سُوار ہو کر جب کھیت کی طرف جارہا ہوگا ، بَیل اُس کے آگے اور کُتّا اُس کے پیچھے ہوگا ، قراٰنِ پاک تو اُسے پڑھنا آتا نہیں کہ کچھ رُوحانیّت نصیب ہوتی بس یوں ہی غفلت میں کچھ گُنگُنا رہا ہوگا ، ایسے میں آپ اُس کے سامنے آگئے ہوں گے ، اُس نے سمجھا ہوگا کہ بَیل آڑے آگیا ہے اور اُس کو ہانکنے کیلئے سر پر کوئی چیز دے ماری ہوگی! شُکر کیجئے کہ آپ کا سر پھٹا نہیں۔ (تَنبِیهُ الْغافِلِین ص٦٨)

محشر میں پٹائی سے باپ کا گوشت پوست جھڑ جائے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اپنی اولاد کو اسلامی تربیّت نہ دینے والے کا انجام! آج بھی بے شمار باپ ایسے ملیں گے جنہیں یہ شکایت ہوگی کہ ہماری اولاد ہمیں گالیاں سُناتی ، ہم پر شور مچاتی ، ہماری پِٹائی لگاتی اور گھر سے نکال دینے کی دھمکیاں سناتی ہے۔بس ماں باپ کی دنیا وآخِرت کی بھلائی اسی میں ہے کہ عَین شَرِیعت وسنّت کے مطابِق اولاد کی تربیّت کریں۔ ورنہ دنیا اگر سنور بھی گئی تو آخرت میں عافیّت کا حُصُول دُشوار ہو جائے گا۔اولاد کی دُرُست تربیّت نہ کرنے والے ایک باپ کے تعلُّق سے ایک لَرزَہ خیز رِوایت سَماعت فرمایئے چُنانچِہ فقیہ ابواللَّیث سَمَر قندی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نَقل کرتے ہیں: مَروی ہے کہ مَرد سے تعلُّق رکھنے والوں میں پہلے اُس کی زَوجہ اور اُس کی اولاد ہے ، یہ سب (یعنی بیوی ، بچّے قیامت میں) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کریں گے: اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اِس شخص سے ہمارا حق دِلا ، کیونکہ اِس نے کبھی ہمیں دینی اُمور کی تعلیم نہیں دی اور یہ ہمیں حرام کھلاتا تھا جس کا ہمیں عِلم نہ تھا ، پھر اس

شخص کو حرام کمانے پر اس قدر مارا جائے گا کہ اس کا گوشت جَھڑ جائے گا پھر اس کو میزان (یعنی ترازو) کے پاس لایا جائے گا، فِرِشتے پہاڑ کے برابر اس کی نیکیاں لائیں گے تو اس کے عِیال (یعنی بال بچّوں) میں سے ایک شخص آگے بڑھ کر کہے گا: ''میری نیکیاں کم ہیں۔'' تو وہ اُس کی نیکیوں میں سے لے لے گا، پھر دوسرا آکر کہے گا: ''تُو نے مجھے سُود کھلایا تھا۔'' اور اُس کی نیکیوں میں سے لے لے گا، اِس طرح اُس کے گھر والے اس کی سب نیکیاں لے جائیں گے اور وہ اپنے اَہل وعِیال کی طرف حسرت ویاس (یعنی رَنج ومایوسی) سے دیکھ کر کہے گا: ''اب میری گردن پر وہ گناہ ومَظالِم رہ گئے جو میں نے تمہارے لئے کئے تھے۔'' (اُس وَقت) فِرِشتے کہیں گے: ''یہ وہ (بدنصیب) شخص ہے جس کی نیکیاں اِس کے گھر والے لے گئے اور یہ اُن (یعنی گھر والوں) کی وجہ سے جہنَّم میں چلا گیا۔'' (قُرَّۃُ العُیُون ص ٤٠١)

جو گھر والوں کی وجہ سے مَدَنی ماحول سے دُور ہوگئے

نہ جانے کتنے اسلامی بھائی ایسے ہوں گے جنہوں نے دعوتِ اسلامی سے مُتَأَثِّر ہوکر داڑھی شریف سجائی ہوگی، دیگر فرائض وواجبات اور سنّتوں پر عمل کی ترکیب بنائی ہوگی مگر گھر والوں یا کسی اور کی طرف سے کی جانے والی مخالَفت کے سبب دِلبَرداشتہ ہوکر دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے دُور جا پڑے ہوں گے۔ ایسوں کی خدمتوں میں سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ کی دَست بَستہ مَدَنی اِلتِجا ہے کہ دعوتِ اسلامی آپ کی اپنی سنّتوں بھری تحریک ہے، برائے کرم! اِس سے پہلے پہلے پلٹ آیئے کہ موت آپ کو دُنیا کی رونقوں سے اُٹھا کر قَبْر کی تنہائیوں میں مُنتقِل (مُن۔ تَ۔ قِل) کردے اور آپ پر یہ حسرت طاری ہوجائے کہ کاش! دنیا میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کمالیتا۔ اُٹھئے! ہمّت کیجئے! گناہوں سے حفاظت اور نیکیوں پر اِستِقامت پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے ایک بار پھر وابَستہ ہوجایئے۔ ہوسکتا ہے اب مخالَفت نہ ہو، یا ہو بھی تو پہلے سے کم ہو کیونکہ وَقت کے ساتھ ساتھ حالات وخیالات بدل جاتے ہیں، مگر یاد رہے کہ مخالَفت کی صورت میں بھی آپ کو نَرمی نَرمی اور صِرف نَرمی سے کام لینا ہے اور گُفتار وکردار اور

عادات واَطوار میں ایسامَدَنی اِنقِلاب لانا ہے کہ گھر والے زَبانِ حال سے پُکار اُٹھیں: ''واہ کیا بات ہے دعوتِ اسلامی کی!'' آپ کی ترغیب وتَحریص کے لئے ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں، چُنانچِہ

گر گر کر سنبھل گیا

پنجاب (پاکستان) کے ضِلَع مُظفّر گڑھ کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ جب میں نے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے مُتَأَثِّر ہوکر داڑھی رکھنا شُروع کی تو گھر میں مَدَنی ماحول نہ ہونے کی وجہ سے ایسی مخالَفت ہوئی کہ مجھے مَعَاذَاللّٰہ کٹواتے ہی بنی مگر میں نے دعوتِ اسلامی سے اپنا ناطہ نہیں توڑا۔ سنّتوں بھرے ہفتہ وار اجتماع میں گاہے گاہے حاضِری دیتا رہا، اِس سے گویا میری ''بیٹری چارج'' ہوتی رہی اور نمازوں کی پابندی جاری رہی۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد پھر جذبے نے اُٹھان لی، ذِہن بنا اور میں نے دوبارہ داڑھی بڑھانی شروع کی، پھر مخالَفت شُروع ہوگئی، اِس مرتبہ پہلے کے مقابلے میں زیادہ عرصہ مخالَفت جھیلی مگر پھر ہمّت ہار گیا اور اَستَغفِرُ اللّٰہ میں نے داڑھی کٹوادی۔ بالآخر ہمّت کرکے تیسری بار میں نے داڑھی کا آغاز کر دیا، اب کی بار گھر والوں کی طرف سے صِرف برائے نام مخالَفت کی گئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں داڑھی بڑھانے میں کامیاب ہوگیا۔ یہاں تک کہ سر پر عمامہ شریف کا تاج بھی سجالیا اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رَچ بَس گیا اور مَدَنی کام بھی شروع کر دیا۔ آج (تادمِ تحریر) تقریباً 14 سال ہونے کو آئے ہیں، داڑھی شریف بدستور میرے چہرے پر اور سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج موجود ہے، اللّٰہ تعالٰی یہ سنّتیں قَبْر میں بھی ساتھ لے جانے کی سعادت عنایت فرمائے۔ اٰمین۔ آج سوچتا ہوں کہ اگر میں داڑھی مُنڈانے کی حالت میں مرجاتا تو میرا کیا بنتا! اللّٰہ تعالٰی دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے، جس نے مجھے تباہی کی

تنگ گلی سے نکال کر جنّت کی شاہراہ پر گامزن کر دیا اور میرے ظاہِر و باطِن پر ایسا مَدَنی رنگ چڑھایا کہ اب میرے گھر والے بلکہ دیگر رشتے دار بھی **دعوتِ اسلامی** کی بَرَکتوں کے قائل ہو چکے ہیں۔

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سکھا مَدَنی ماحول
تُو داڑھی بڑھالے عمامہ سجالے نہیں ہے یہ ہرگز بُرا مَدَنی ماحول
سَنور جائے گی آخرت اِن شاءَ اللہ
تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش ص ٦٠٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موت کے بعد کی ہوشربا منظر کشی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اور اے عاشِقانِ رسول ! یہ عَہد کیجئے : خواہ کتنی ہی سختیاں سہنی پڑیں **مکّی مَدَنی آقا** صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی پیاری پیاری سنّت **داڑھی مبارَک** چہرے پر مستقِل سجائی اور قبر میں بھی ساتھ لے جانی ہے۔ یاد رہے! داڑھی مُنڈوانا اور ایک مُٹھی سے گھٹانا دونوں حرام ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ، ''**کالے بچھو**'' صفحہ 4 سے شروع ہونے والا دل ہلا دینے والا مضمون بِالتّصرُّف پیش کیا جاتا ہے بگوشِ ہوش سنئے: اے غافِل اسلامی بھائی! ذرا ہوش کر!! مرنے کے بعد تیری ایک نہ چلے گی، **تیرے ناز اُٹھانے والے** تیرے کپڑے بھی اُتار لیں گے۔ تو کتنا ہی بڑا سرمایہ دار سہی، تجھے وُہی **کَورے لٹّھے کا کفن** پہنائیں گے جو فُٹ پاتھ پر دم توڑنے والے لاوارِث کو پہنایا جاتا ہے۔ تیری کار ہے تو وہ بھی گیراج (GARAGE) میں کھڑی رہ جائے گی۔ تیرے بیش قیمت لباس صندوق میں دھرے رہ جائیں گے۔ تیرا مال ومَتاع اور خون پسینے کی کمائی پر وُرَثاء قابِض ہو جائیں گے۔ ''**اپنے**'' اشک بہا رہے ہوں گے، ''**بیگانے**'' (یعنی پرائے) خوشیاں منا رہے ہوں گے۔ تیرے ناز

اٹھانے والے تجھے اپنے کندھوں پر لاد کر چل دیں گے اور ایک ایسے وِیرانے میں لے جائیں گے کہ تو کبھی اِس ہولناک سنّاٹے میں خُصُوصاً رات کے وَقت ایک گھڑی کیلئے بھی تنہا نہ آیا تھا نہ آ سکتا تھا بلکہ اس کے تصوُّر سے ہی کانپ جایا کرتا تھا۔ اب گڑھا کھود کر تجھے **منوں مِٹّی تلے** دَفن کر کے تیرے سارے عزیز چل دیں گے، تیرے پاس ایک رات کُجا ایک گھنٹہ بھی ٹھہرنے کے لئے کوئی راضی نہ ہوگا۔ خواہ تیرا **چہیتا بیٹا** ہی کیوں نہ ہو، وہ بھی بھاگ کھڑا ہوگا۔ تو حسرت بھری نگاہوں سے عزیزوں اور دوستوں کو نگاہوں سے اَوجھل ہوتا دیکھ رہا ہوگا، دل ڈوبتا جارہا ہوگا۔ اتنے میں **دو خوف ناک شکلوں والے فِرِشتے** (منکَر ونکیر) اپنے لمبے لمبے دانتوں سے **قَبْر** کی دیواریں چیرتے ہوئے تیرے سامنے آموجود ہوں گے، ان کی آنکھوں سے آگ کے شعلے نکل رہے ہوں گے، کالے کالے مُہیب (یعنی ہیبت ناک) بال سر سے پاؤں تک لٹک رہے ہوں گے، تجھے جھڑک کر بٹھائیں گے، کَرَخت (یعنی نہایت ہی سخت) لہجے میں اس طرح **سُوالات** کریں گے: "**مَنْ رَّبُّکَ؟**" (یعنی تیرا رب کون ہے؟) "**مَا دِیْنُکَ؟**" (یعنی تیرا دین کیا ہے؟) اِتنے میں تیرے اور مدینے کے درمیان حائل شدہ تمام پردے اُٹھا دیئے جائیں گے کسی کی حَسین ودِلرُبا اور پیاری پیاری صورت سامنے آجائے گی، یا وہ عظیم اور پیاری ہستی خود تشریف لے آئے گی۔ کیا عَجَب! تیری آنکھیں شَرم سے جُھک جائیں! ہوسکتا ہے کہ تُو سوچ میں پڑ جائے کہ نِگاہیں اُٹھاؤں تو کیسے اُٹھاؤں! اپنی بگڑی ہوئی صورت دِکھاؤں تو کیسے دکھاؤں! یِہ وُہی تو **مَدَنی آقا** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہیں جن کا میں کلمہ پڑھا کرتا تھا، اپنے آپ کو ان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا غلام بھی کہتا تھا، لیکن میں نے مَحبَّتِ رسول کی نشانی اپنی داڑھی شریف کے ساتھ یہ کیا کیا! میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے تو یہ فرمایا: "**مونچھیں خُوب پَست کرو اور داڑھیوں کو مُعافی دو اور یہودیوں جیسی صورت مت بناؤ۔**" (شرح معانی الآثار للطحاوی ج ٤ ص٢٨) لیکن ہائے میری بدبختی! میں چندروزہ دنیا کی زینت میں کھوگیا، **فیشن** نے میرا ستیاناس (سَت۔یا۔ناس) کردیا، آہ! آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے سختی سے مَنْع کرنے کے باوُجود میں نے داڑھی مُنڈوا کر اپنا چہرہ

یہودیوں یعنی مدنی آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے دشمنوں جیسا بنائے رکھا! **ہائے!** اب کیا ہوگا! کہیں ایسا نہ ہو کہ میری بِگڑی ہوئی شَکل دیکھ کر **سرکارِ عالی وقار** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم منہ پھیر لیں اور یہ فرما دیں کہ **''یہ تو میرے دشمنوں والا چہرہ ہے میرے غلاموں والا نہیں!!''** اگر خدا نا خواستہ ایسا ہوا تو سوچ اُس وقت تجھ پر کیا گزرے گی!

نہ اُٹھ سکے گا قِیامت تلک خدا کی قسم
اگر نبی نے نظر سے گِرا کے چھوڑ دیا

ایسا نہیں ہوگا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہرگز نہیں ہوگا۔ ابھی تُو زندہ ہے، مان جا! اپنے کمزور بدن پر ترس کھا! جھٹ پٹ اُٹھ! ہِمّت کر! انگریزی فیشن اور فرنگی تہذیب کو تین طَلاقیں دے ڈال اور اپنا چہرہ میٹھے میٹھے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی پاکیزہ **سنّت** سے آراستہ کرلے اور **ایک مُٹّھی داڑھی** سجا لے۔ ہرگز ہرگز شیطان کے اِس فَریب میں نہ آ اور ان وَساوِس کی طرف توجُّہ مت لا، کہ **''ابھی تو میں اِس قابِل نہیں ہوا، میری تو عمر ہی کیا ہے! میرا عِلْم بھی اِتنا کہاں ہے! اگر کسی نے دین کے بارے میں سُوال کردیا تو مجھے جواب نہیں آئے گا میں تو جب قابِل ہو جاؤں گا اُس وَقت داڑھی رکھوں گا۔''** یاد رکھ! یہ شیطان کا کامیاب ترین وار ہے کہ انسان اپنے بارے میں یہ سمجھ بیٹھے کہ **''ہاں! اب میں قابِل ہوگیا ہوں۔''** یاد رکھئے! اپنے آپ کو ''قابِل'' سمجھنا یِہی ''نا قابلیّت'' کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ عاجزی اختیار کر! بڑے بڑے **عُلَمائے کرام** بھی ہر سُوال کا جواب نہیں دیتے تو کیا ہر سُوال کا جواب دینے کی تُو نے کوئی ذمّے داری لے رکھی ہے؟ نفس کی حِیلہ بازِیوں میں مت آ! اور مان جا، خواہ ماں روکے، باپ مَنع کرے، مُعاشَرہ آڑے آئے، شادی میں رُکاوٹ کھڑی ہو۔ کچھ ہی ہو جائے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے **رسول** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا حکم ماننا ماننا اور ماننا ہی ہے، **تسلّی رکھ!** اگر جوڑا لوحِ محفوظ پر لکھا ہوا ہے تو تیری **شادی** ہو کر رہے گی اور اگر نہیں لکھا تو دُنیا کی کوئی طاقت تیری **شادی** نہیں کرواسکتی۔ زندَگی کا کیا بھروسا؟

داڑھی مُنڈواتے ہی موت

کسی نے سگِ مدینہ عفی عنہ (راقم الحروف) کو کچھ اس طرح کا واقِعہ سنایا تھا کہ بنگلہ دیش میں ایک نوجوان نے داڑھی رکھی تھی، جب اُس کی شادی کا وَقت قریب آیا تو والِدَین نے داڑھی مُنڈ وانے پر مجبور کیا۔ بادِلِ ناخواستہ (یعنی نہ چاہتے ہوئے بھی) نائی کے پاس جا کر داڑھی مُنڈوا کر گھر کی طرف آتے ہوئے سڑک عُبُور کر رہا تھا کہ کسی تیز رفتار گاڑی نے کچل کر رکھ دیا، اُس کا دم نکل گیا اور اُس کی شادی کے اَرمان خاک میں مل گئے، ماں باپ نہ بچا سکے! نہ شادی ہوئی نہ داڑھی رہی۔ تو پیارے اسلامی بھائی! ہوش میں آ! اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کر کے آج ہی داڑھی منڈ وانے سے توبہ کر کے عَہد کر لے کہ تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحبَّت میں گردن تو کٹ سکتی ہے مگر اب میری داڑھی دنیا کی کوئی طاقت مجھ سے جدا نہیں کر سکتی۔ شاباش..........! مبارَک..........! مبارَک..........!! مبارَک!!!

اُن کا دیوانہ عمامہ اور زُلف و رِیش میں
واہ! دیکھو تو سہی لگتا ہے کتنا شاندار (وسائلِ بخشش ص ۳۹۹)

داڑھی مُنڈوں سے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نفرت کا عبرتناک واقِعہ

سگِ ایران خُسرو (پرویز) کے پاس حضرت عبداللہ بن حُذافہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ہاتھ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نیکی کی دعوت پر مشتمل نامہ مُبارَکہ (یعنی مکتوب شریف) پہنچا تو اس گستاخِ رسول نے مکتوب والا کو دیکھتے ہی غصّے سے شہید کر ڈالا اور اُس بدزَبان نے بکا: (.......... پرویز کا بے اَدَبانہ جُملہ نَقْل کرنے کی ہمّت نہیں، لِہٰذا حَذف کیا جاتا ہے..........) اس کے بعد سگِ ایران خُسرو (پرویز) نے باذان کو جو یَمَن میں اس کا گوَرنر تھا اور عَرَب کا تمام ملک اُس کے زیرِ اقتدار سمجھا جاتا تھا یہ حُکم بھیجا کہ.......... (یہاں پر بھی سگِ ایران پرویز کی بکواس حذف کی جاتی ہے) باذان نے ایک فوجی دَستہ مامور کیا، جس کے افسر کا نام خَرخُسَّرَہ تھا۔ نیز سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے

اثر ورُسوخ پر گہری نظر ڈالنے کے لئے ایک مُلکی افسر بھی اس کے ساتھ کیا جس کا نام **بَانُوِیہ** تھا۔ یہ دونوں افسران جس وقت **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ بےکس پناہ میں پیش کئے گئے تو رُعبِ **نُبُوَّتِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وجہ سے اُن کی گردن کی رگیں تھرتھرا رہی تھیں۔ **یہ لوگ چُونکہ آتَش پَرست** (پارسی) **تھے۔ اِس لئے داڑھیاں مُنڈی ہوئیں اور مُونچھیں اِس قدر بڑھی ہوئی تھیں کہ ان سے ان کے لب ڈھکے ہوئے تھے** اور اپنے بادشاہ پرویز کو "رب" کہا کرتے تھے۔ ان کے چِہرے دیکھ کر **پیارے آقا** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تکلیف پہنچی، کراہت (یعنی بیزاری) کے ساتھ فرمایا: "**تم پر ہَلاکت ہو** کہ ایسی صورت بنانے کا تم سے کس نے کہا ہے؟" اُنھوں نے جواب دیا: "ہمارے رب پرویز نے۔" **پیارے آقا** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "**مگر میرے رب تعالیٰ نے تو مجھے یہ حکم دیا ہے کہ داڑھی بڑھاؤں اور مُونچھیں کترواؤں۔**"

(تاريخ الخميس ج٢ ص٣٥، فتاویٰ رضویه ج٢٢ ص٦٤٧ مُلَخَّصاً)

قیامت کا دِل ہِلا دینے والا منظر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے پر غور فرمایئے! سمجھ میں نہ آیا ہو تو دوبارہ پڑھئے! خوب غور کیجئے! دو ایسے اَشخاص جو ابھی غیر مسلم ہیں مسلمان نہیں ہوئے۔ اَحکامِ شریعت سے ناواقِف بھی ہیں۔ مگر چُونکہ اُنھوں نے فِطری وَضع کے ساتھ زِیادَتی کی، چِہرے کے قُدرَتی حُسن کو برباد کیا۔ **سرکارِ عالی وقار** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طبیعتِ مبارکہ کو ان کا یہ (یعنی داڑھی مُنڈانے کا) فِعل انتہائی ناگوار گزرا اور باوُجود رَحمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن ہونے کے فرمایا: "**تم پر ہلاکت ہو۔**" ذرا سوچئے! غور کیجئے! جب میدانِ قِیامت میں سب جَمع ہوں گے، نَفْسی نَفْسی کا عالَم ہوگا، ماں اپنے بیٹے سے اور بیٹا اپنے باپ سے بھاگ رہا ہوگا، اُس وَقت ایک ہی **تو ذاتِ پاک** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہوگی جو عاصیوں کی اُمّید گاہ ہوگی، اُسی **سرکارِ نامدار** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ اقدس میں سب کو حاضِری دینی ہوگی۔ **یاد رکھئے! جو جس حال میں مرے**

گا، اُسی حال میں قِیامت کے روز اُٹھایا جائے گا۔ داڑھی والا، داڑھی کے ساتھ اُٹھے گا اور داڑھی مُنڈا، داڑھی مُنڈا ہی اُٹھے گا۔

اے محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّت کو اپنے چہرے سے دُور کرنے والو! اگر پیارے سرکار، شَہَنشاہِ اَبرار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ سے اِستِفسار فرمالیا: ''کیا تم مجھ سے مَحَبَّت کرتے رہے ہو؟'' ظاہِر ہے اِنکار تو کر ہی نہیں سکتے، یِہی عَرض کریں گے: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ ہی ہمارے سب کچھ ہیں، ہم آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنے ماں باپ، مال واولاد سب سے عزیز تر سمجھتے ہیں۔ سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم تو دنیا میں جھوم جھوم کر عَرض کیا کرتے تھے:؎

مِرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رَحمتِ عالَم!
میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کے لئے

حُضُور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہماری بے تابی کا عالَم تو یہ تھا کہ بے قرار ہو کر عَرض گزار ہوا کرتے تھے:؎

غلامِ مصطَفٰے بن کر میں بِک جاؤں مدینے میں
محمد نام پر سَودا سَرِ بازار ہو جائے!

اے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! جب مَحَبَّت کچھ زیادہ ہی جوش مارتی تھی تو یہ تک کہہ دیتے تھے:؎

جان بھی میں تو دے دوں خدا کی قسم!
کوئی مانگے اگر مصطَفٰے کے لئے!

یہ سب کچھ سن کر (اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ کرے) آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بِالفرض یہ ارشاد فرمائیں: اے میرے غلامو! اگر واقِعی تم مجھے ماں باپ اور مال واولاد سب سے عزیز تر سمجھتے تھے اور صِرف میری ہی خاطِر دنیا میں زندہ تھے۔ نیز میرے نام پر بِکنے بلکہ جان تک دینے کے لئے تیّار رہتے تھے تو پھر آخر کیا وجہ تھی کہ شکل وصورت میرے دشمنوں جیسی بنائے

پھرتے تھے؟ کیا تمہیں میرے یہ اِرشادات نہ پہنچے تھے کہ ﴿۱﴾ ''مونچھیں خوب پَست (یعنی چھوٹی) کرو اور داڑھیوں کو مُعافی دو (یعنی ان کو بڑھنے دو) اور یہودیوں کی سی صورت مت بناؤ۔'' (شرح معانی الآثار للطحاوی ج٤ ص٢٨)

﴿۲﴾ ''جو میری سنّت اختیار کرے وہ میرا اور جو میری سنّت سے منہ پھیرے وہ میرا نہیں۔'' (ابنِ عَساکِر ج٣٨ ص١٢٧)

﴿۳﴾ ''جو میری سنّت پر عمل نہ کرے وہ مجھ سے نہیں۔'' (ابنِ ماجه ج٢ ص٤٠٦ حديث ١٨٤٦)

اگر آقا صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم رُوٹھ گئے تو.......!

فیشن پر مَر مِٹنے والو! یہ ارشاداتِ عالیہ یاد دلانے کے بعد اگر خدانا خواستہ ہمارے **پیارے آقا** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم رُوٹھ گئے تو آپ کیا کریں گے؟ کس کے دروازے پر فریاد کریں گے؟ کس کے دروازے پر **شَفاعت** کی بھیک لینے جائیں گے؟ کون **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے قَہر و غَضَب سے بچانے والا ہوگا؟ ابھی موقع ہے، جب تک سانس باقی ہے وَقت ہے، جھٹ پٹ توبہ کرلیجئے، اپنا چہرہ **پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی **میٹھی میٹھی سنّت** سے آراستہ کرلیجئے، اپنے رُخ پر **مَحبَّت کی نشانی** سجالیجئے۔ یہ خوش فہمی ختم کردیجئے کہ ابھی تو **عُمر** ہی کیا ہے؟ بعد میں رکھ لیں گے، **شادی** کے بعد دیکھی جائے گی! **بھولے بھالے اسلامی بھائیو!** شیطان کے چکّر میں مت آیئے! وہ کیسے ہی قریبی عزیز کی زَبانی تمہیں یہ باوَر کروانے کی کوشِش کرے کہ ابھی تمہاری عمر **داڑھی** رکھنے جتنی نہیں ہوئی ہے، بعد میں رکھ لینا۔ یقین مانئے یہ شیطان کا بَہُت بڑا اور بُرا وار ہے، اِس وار سے اُس مَردود نے نہ جانے کتنوں کو تباہ کر دیا۔ **آیئے! آپ کو ایک عبرتناک واقِعہ سناؤں۔**

مرنے سے پہلے شامت

ایک نوجوان کم و بیش سال بھر **''دعوتِ اسلامی''** کے سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے وابَستہ رہا اور داڑھی بھی سجالی۔ پھر نہ جانے کیا سُوجھی! شاید بُرے دوست مل گئے۔ **مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ داڑھی صاف کروادی۔ شبِ جُمعہ کو بابُ المدینہ کراچی کے

ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں غیر حاضر رہا۔ جُمُعہ کے روز دوستوں کے ساتھ بابُ المدینہ (کراچی) کے ساحِلِ سَمُندر پر پکنک منانے کے لئے گیا۔ اور آہ! داڑھی مُنڈوانے کے صِرف 15 دن کے بعد بے چارہ سَمُندر میں ڈوب کر موت کے گھاٹ اُتر گیا۔

ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے مکیں ہو گئے لا مکاں کیسے کیسے
ہوئے نامْوَر بے نشاں کیسے کیسے زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے!
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

فیشن پرستوں کی صُحبت کی نُحُوست

اُس مرحوم نوجوان کی عمر تقریباً بیس سال ہوگی، کیا عمر تھی! بقول کسے شاید **داڑھی** رکھنے کی ابھی عمر ہی نہیں آئی تھی! کہیں اس لئے تو اِنتِقال سے صِرف پندرہ دن پہلے **داڑھی** صاف نہیں کروادی تھی! نہیں ہرگز نہیں، بس بے چارے کے نصیب! بُری صُحبت کا اثر! اللہ عَزَّوَجَلَّ! مرحوم کی مغفِرت کرے۔ یہ ڈوبنے والا نوجوان ہم سب کو اُبھارنے کے لئے بَہُت کچھ سامانِ عبرت چھوڑ گیا! جو کوئی **دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول** سے دُور ہونے کا خیال کرے یا سیر و تفریح کے شائقین سے دوستی کا رِشتہ جوڑے، اسے چاہئے کہ اِس **عبرتناک واقِعے** پر اچّھی طرح غور کرلے کہ کہیں میں بھی دوسروں کے لئے سامانِ عبرت نہ بن جاؤں! کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے یہ فیشن پَرَست دوست خود بھی ڈُوبیں اور مجھے بھی لے ڈُوبیں! اور غور کرے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ میری زندگی کے دن پورے ہونے کو آ گئے ہیں اور اِسی وجہ سے شیطان اپنا پورا زور مجھ پر لگا رہا ہے، کہیں چندروز کی بُری صُحبت کی نُحُوست کے ذَرِیعے وہ میری زندگی بھر کی کمائی پر پانی نہ پھیر دے۔ بے نَمازیوں اور فاسِقوں کی صُحبتوں میں بیٹھنے والو! خبردار!!! ربُّ الْاَنام عَزَّوَجَلَّ پارہ 7 **سُوْرَۃُ الْاَنْعَام** آیت نمبر 68 میں اِرشاد

فرماتا ہے:

وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۸﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جوکہیں تجھے شیطان بُھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

داڑھی صِرف مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی پسند کی رکھو

اے مَدَنی محبوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے چاہنے والو! مان جاؤ! اپنی جوانی پر مت اِتراؤ! دُنیوی مجبوریوں کوحِیلہ مت بناؤ، آؤ! آؤ! اے عاشِقانِ رسول ! آؤ! رسولِ اکرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے دامنِ کرم سے لپٹ جاؤ! ان کے پروردگار، ربِّ غفّار عَزَّوَجَلَّ سے بھی مَغفِرت کی بھیک طلب کرلو۔ ان سے بھی مُعافی مانگ لو! یہ بارگاہ کَرَم والی بارگاہ ہے، یہاں سے کوئی سائل مایوس نہیں جاتا، سنّت کی خیرات لے لو، اپنے چِہرے سے دشمنِ خدا و مصطَفٰے کی نُحُوست کی عَلامت کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دھوڈالواور پیاری پیاری سنّت چِہرے پر سجالو۔ اور ہاں! خیال رکھنا! شیطان بڑا مکّار و عَیّار ہے، کہیں ایسا نہ ہوکہ آپ انگریزوں اور یہودیوں سے تو دامن چُھڑالیں اور داڑھی بھی سجالیں مگر شیطان دوسرے زاوِیئے سے پھر گھیرلے اور آپ کو فرانسیسیوں کے قدموں میں پٹخ دے۔ مطلب یہ کہ کہیں "فرنچ کَٹ" یعنی خَشخَشِی داڑھی نہ رکھ لینا کہ داڑھی مُنڈانا اور کترواکر ایک مُٹّھی سے چھوٹی کردینا دونوں ہی حرام ہے۔ داڑھی رکھئے اور ضَرور رکھئے مگر میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی پسند کی رکھئے یعنی ایک مُٹّھی پوری رکھئے۔

داڑھی مُنڈے کی 30 شامتیں

فتاوٰی رضویہ جلد22 میں داڑھی منڈانے اور ایک مُٹّھی سے گھٹانے کی مذمّت میں "لَمعَۃُ الضُّحٰی فِی اِعْفَاءِ اللُّحٰی" نامی ایک رِسالہ ہے اوراُس رسالے کے اِختِتام پر یعنی فتاوٰی رضویہ جلد 22 صفحہ 675 تا 676 پر داڑھی مُنڈانے اور ایک مُٹّھی سے گھٹانے والوں کے مُتَعلِّق قراٰن وحدیث کی روشنی میں 30 سزاؤں، وَعیدوں اور مَذَمّتوں کی فِہرس دَرج فرمائی

ہے: (بخوفِ طَوالت حوالے حَذف کردیئے ہیں، جنہیں دیکھنا ہو وہ وہیں سے دیکھ لیں) ۞ داڑھی منڈانے والے اللہ و رسول کے نافرمان ہیں جَلَّ جَلالُہٗ وَصَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم ۞ شیطانِ لَعین کے محکوم (یعنی ماتحت) ہیں ۞ سخت اَحمَق ہیں ۞ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ان سے بیزار ہے ۞ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم بیزار ہیں ۞ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم کو ایسی صورت دیکھنے سے کَراہت آتی ہے ۞ یہودی صُورت ہیں ۞ نصرانی وَضع ہیں فرنگیوں سے مُشابہ (یعنی ملتے جُلتے) ہیں ۞ مجوس (آتش پرستوں) کے پَیرو (یعنی نقشِ قدم پر) ہیں ۞ ہندووں کی صُورت، مُشرِکین کی سیرت ہیں ۞ مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے گُروہ سے نہیں ۞ اُنھیں (اُن ہی) اپنے ہم صورتوں نصارٰی و یہود و مَجُوس و ہُنُود کے گُروہ سے ہیں ۞ واجِبُ التَّعزیر (یعنی لائقِ سزا) ہیں شہر بَدَر کرنے کے قابل ہیں ۞ مُبَدِّلِین فِطرت (یعنی فطرت بدلنے والے) ہیں مُغَیِّرِ خَلقِ اللّٰہ (یعنی اللہ کے بنائے ہوئے کو بگاڑنے والے) ہیں ۞ زَنانے مُخَنَّث (یعنی ہیجڑے) ہیں ۞ خدا کے عَہد شِکَن (وعدہ خلاف) ہیں ۞ ذلیل وخوار ہیں ۞ گھِنَونے قابلِ نفرت ہیں ۞ مردودُ الشَّہادۃ (یعنی گواہی کیلئے نالائق) ہیں ۞ پورے اسلام میں داخِل نہ ہوئے ۞ ہَلاکت میں ہیں، مُستَحِقِ بربادی ہیں ۞ دین میں بے بَہرہ (محروم) آخرت میں بے نصیب ہیں ۞ عذابِ الٰہی کے منتظِر ۞ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سخت دشمن ومَبغُوض ہیں ۞ صبح ہیں تو اللہ کے غَضَب میں، شام ہیں تو اللہ کے غَضَب میں ۞ قِیامت کے دن ان کی صورتیں بِگاڑی جائیں گی ۞ اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مَلْعُون ہیں، دُنیا وآخرت میں مَلْعُون (لعنت کئے گئے) ہیں، اللہ وملائکہ وبَشَر (انسان) سب کی اُن پر لعنت ہے، فِرِشتوں نے ان کے لعنتی ہونے پر اٰمین کہی ۞ اللہ تَعالٰی ان پر نَظَرِ رَحمت نہ فرمائے گا ۞ وہ بہشت (یعنی جنّت) میں نہ جائیں گے ۞ اللہ عَزَّوَجَلَّ انھیں جہنّم میں ڈالے گا۔ وَالْعِیاذُ بِاللّٰہِ تعالٰی (یعنی اور (اس سے) اللہ تَعالٰی کی پناہ)

مکرِ شیطاں میں مت آؤ بھائیو! رخ پہ تم داڑھی سجاؤ بھائیو!

چھوڑو فیشن مان جاؤ بھائیو! خود کو دوزخ سے بچاؤ بھائیو!

بالیقیں دنیا بڑی ہے بیوفا اِس سے تم مت دل لگاؤ بھائیو!

میں نہایت ہی بگڑے ہوئے کردار کا مالک تھا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! محبتِ رسول کی نشانی داڑھی بڑھانے کا جذبہ پانے، سر پر عمامہ شریف کا تاج سجانے کا شوق بڑھانے، جذبۂ عشقِ رَسُول سے سَرشار ہوکر زُلفیں رَکھانے کی سنّت اپنانے کا ذوق نبھانے، مَدَنی حُلیے پر اِستقامت پانے اور قراٰنِ کریم پڑھنے پڑھانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے۔ سنّتوں بھرے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کا معمول بنائیے اور **مَدَنی اِنعامات** کے مطابق اپنی زندگی کے شب و روز گزاریئے۔ آپ کی تحریص کیلئے ایک **مَدَنی بہار** پیش کی جاتی ہے۔ **بابُ المدینہ** (کراچی) میں مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لباب ہے: مَدَنی ماحول سے وابَستگی سے قبل میں نہایت ہی بگڑے ہوئے کردار کا مالِک تھا، رات گئے تک دوستوں کے جُھرمَٹ میں خوش گپیوں میں مصروف رہتا، نہ تو والِدَین کی عزّت کا پاس تھا اور نہ ہی اپنے قیمتی وَقت کے ضِیاع (یعنی ضائع ہونے) کا اِحساس، میری زندگی کے چاروں طرف غفلتوں کا پَہرا تھا۔ گھر والے میری حرکتوں کی وجہ سے سخت پریشان، مجھے سُدھارنے کی تگ ودَو میں لگے رہتے کیونکہ نیک اولاد سے مُعاشَرے میں والِدَین کی بھی نیک نامی ہوتی ہے۔ ایک روز میرے بھائی نے ایک **عاشِقِ رسول** سے میری ملاقات کروائی، اُنہوں نے نہایت مَحبَّت بھرے اَنداز میں دعوتِ اسلامی کے تَحت ہونے والے **ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع** میں شرکت کی دعوت پیش کی اور **مَدْرَسۃُ المدینہ** (برائے بالِغان) میں داخِلہ لینے کی رغبت دلائی نیز احکامِ شریعت پر عمل کی بَرَکتیں اور فضیلتیں بتائیں۔ ان کی بھرپور **اِنفرادی کوشش** نے دل پر گہرا اثر ڈالا اور میں اِنکار نہ کرسکا۔ میں نے **مَدْرَسۃُ المدینہ** (برائے بالِغان) میں داخِلہ لے لیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدْرَسَۃُ المدینہ** (برائے بالغان) میں مجھے دُرُست مخارِج سے حُرُوف کی ادائیگی کے ساتھ قرانِ مجید فرقانِ حمید پڑھنے کی سعادت ملی اور **سنّتِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مطابق زندگی گزارنے والے **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت کی بَرَکت سے دین سے ایسی مَحَبَّت پیدا ہوگئی کہ آج کے بگڑے ہوئے حالات میں جبکہ چہار سُو فیشن پرستی کا دَور دَورہ ہے میں چہرے پر داڑھی شریف اور سر پر عمامہ شریف کا تاج سجائے نہ صرف خود سنّتوں بھری زندگی بسر کرنے کی کوشش کر رہا ہوں بلکہ سنّتوں کے پرچار کا بھی کوشاں (یعنی کوشش کرنے والا) ہوں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر مجھے ذَیلی مُشاوَرت کے نگران کی حیثیت سے مَدَنی کاموں کی ذِمّے داری ملی ہوئی ہے۔

بُری صحبتوں سے کنارہ کشی کر ‏ ‏ کے اچّھوں کے پاس آکے پا مَدَنی ماحول

تَنَزُّل کے گہرے گڑھے میں تھے اُن کی ‏ ‏ ترقّی کا باعث بنا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش ص ٦٠٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے جامعات و مدارِس کی تعداد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس مَدَنی بہار میں انفرادی کوشش اور **مَدْرَسَۃُ المدینہ** (بالِغان) کی برکتیں نُمایاں ہیں کہ جن کی وجہ سے ایک اَوباش نوجوان راہِ سنَّت پر چل کر دوسروں کو چلانے والا بنا۔ تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے میری مَدَنی اِلتجا ہے کہ اپنے اپنے **مَدْرَسَۃُ المدینہ** (بالِغان و بالِغات) میں ضَرور داخِلہ لیں اور قرانِ کریم نہ پڑھے ہوں تو پڑھیں اور اگر تجوید کے ساتھ پڑھے ہوئے ہوں تو اپنے تنظیمی ذِمّے دار سے ترکیب بنا کر دوسروں کو پڑھائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری معلومات کے مطابق تادمِ تحریر (١٤ رمضان المبارک ١٤٣٢ھ/15 اگست 2011ء) صِرف پاکستان میں برائے حِفظ و ناظِرہ مَدَنی منّوں کے تقریباً 766 اور مَدَنی منّیوں کے تقریباً 316 مدارسُ المدینہ چلائے جا رہے ہیں جن میں مَدَنی منّوں اور مَدَنی منّیوں کی ملا کر کُل تعداد تقریباً 72000 ہے۔ نیز

اسلامی بھائیوں کے **مَدْرَسَۃُ المدینہ** بالِغان (عُموماً وقت: بعدِ عشاء دورانیہ: تقریباً 40 مِنَٹ) کی تعداد تقریباً **3316** ہے اور اسلامی بہنوں کے مَدرَسۃُ المدینہ بالِغات (عموماً وقت: صبح 8:00 سے لے کر عصر تک مختلف اوقات میں، دورانیہ: 1 گھنٹہ 12 منٹ) کی تعداد تقریباً **39938** ہے۔ نیز (۱۰ رَجبُ المُرَجَّب ۱۴۳۲ھ۔12-6-2011) اسلامی بھائیوں کے درسِ نظامی کے جامعات المدینہ کی تعداد تقریباً **90** اور اسلامی بہنوں کے جامِعات المدینہ کی تعداد تقریباً **72** ہے، طَلَبہ کی تعداد تقریباً **6671** اور طالبات کی تعداد تقریباً **2841** ہے۔ ان تمام جامعاتُ المدینہ (لِلْبِنِیْن وَ لِلْبَنَات) اور مَدارِسُ المدینہ (لِلْبِنِیْن وَ لِلْبَنَات) میں مُفت تعلیم دی جاتی ہے اور ان کے اَخراجات مُخَیَّر (مُ۔خَی۔یَر) اسلامی بھائیوں کے عطیات سے پورے کئے جاتے ہیں۔ ہر مسلمان کو دُرُست قرانِ کریم پڑھنا اور فرض دینی عُلُوم سے آشنا (یعنی واقِف) ہونا ضروری ہے۔

تعلیمِ قرانِ کریم کے مُتَعلِّق دو اَہم مَدَنی پھول

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، "**بہارِ شریعت**" جلد اوّل" صَفْحہ 545 تا 546 پر ہے: (۱) ایک آیت کا حِفْظ کرنا ہر مسلمان مُکلَّف (یعنی عاقِل و بالغ) پر فرضِ عَین ہے اور پورے قرآنِ مجید کا حِفْظ کرنا فرضِ کِفایہ اور سورۂ فاتحہ اور ایک دوسری چھوٹی سورت یا اس کے مِثل، مَثَلاً تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کا حِفْظ، واجِبِ عَین ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۲ ص ۳۱۵) (۲) بقَدَرِ ضَرورت مسائلِ فِقْہ کا جاننا فَرضِ عَین ہے اور حاجت سے زائد (مسائل) سیکھنا حِفظِ جمیع قرآن (یعنی حافظِ قران بننے) سے افضل ہے۔ (رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۳۱۵)

یِہی ہے آرزو تعلیمِ قراں عام ہوجائے
تلاوت کرنا اپنا کام صُبح و شام ہوجائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کیا فیشن پرست ہی معزّز ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مقامِ غور ہے! کیا آج دُنیا کو ''بَہُت بڑی چیز'' نہیں سمجھا جارہا؟ کیا آج کل کے مسلمانوں کی بھاری اکثریَّت کے دِلوں سے اسلام کی حقیقی ہیبت نکلتی نہیں جارہی؟ کیا نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے مَنْع کرنا تَرک نہیں کردیا گیا؟ کیا آپس میں گالی گلوچ کا سلسلہ زوروں پر نہیں؟ صد کروڑ افسوس! آج بھاری اکثریَّت کی زندگی کا انداز یہی بتارہا ہے کہ دُنیا کو آخرت پر ترجیح دی جارہی ہے، شریعت وسنَّت سے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ لوگ دُور ہوتے چلے جارہے ہیں، سُنّتوں سے یہ دُوری اور فرنگی فیشن کا جُنُون آخر اِس مُعاشَرے کو کہاں لے جائے گا!

دُنیا کی مَحَبَّت تمام گناہوں کی جڑ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوش میں آیئے اور مرنے سے پہلے سنبھل جایئے! یقین مانئے! یہ ساری تباہی دنیا کی مَحَبَّت ہی نے مچائی ہے، حُبِّ دُنیا کے سبب آج لوگ سنّتوں (سُن۔نَ۔توں) سے دُور جا پڑے ہیں، **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: حُبُّ الدُّنْيَا رَأسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ یعنی دُنیا کی مَحَبَّت تمام گُناہوں کی جڑ ہے۔ (کتاب ذم الدنیا مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا ج٥ ص٢٢ حدیث٩) صد کروڑ افسوس! جنَّت کی لازوال نعمتوں کے حُصُول کیلئے معمولی سی گھریلو آسائشیں چھوڑ کر فقط چند دن کے لئے بھی سنّتوں کی تربیّت کی خاطر راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کے لئے آج ہم تیّار نہیں ہوتے جبکہ فانی دنیا کی عارِضی دولت کمانے کیلئے اپنے گھر والوں سے برسہا برس کے لئے ہزاروں میل دُور جانے کے لئے فوراً تیّار ہوجاتے ہیں۔ کیا مسلمانوں کی دینی اعتِبار سے بربادی اور غیر مسلموں کا ان پر حاوی ہونا، مسجِدوں کی وِیرانی، سینما گھروں اور عیش ونَشاط کے اڈّوں کی آبادی، فَرَنگی تہذیب کی یلغار، مغرِبی فیشن کی بھرمار، فلمیں ڈرامے دیکھنے کیلئے گھر گھر ٹی وی، کیبل سسٹم، انٹرنیٹ اور وی سی آر، ہرطرف گناہوں کا گرم بازار اور مسلمانوں کی بھاری اکثریَّت کا بگڑا ہوا کردار، یہ سب کچھ ہمیں پکار پکار کر دعوتِ فکر نہیں دے رہا کہ ''ہمیں اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لئے

مَدَنی قافِلوں کا ضَرور بِالضَّرور مسافِر بننا چاہئیے۔'' آج ہمیں زندگی میں یکمشت 12 ماہ ہر 12 ماہ میں 30 دن اور عمر بھر ہر ماہ 3 دن کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کرنا بے حد مشکل محسوس ہوتا ہے۔ سوچئے تو سہی! اگر ہم میں سے ہر ایک اپنی مجبوریوں میں پھنس کر رہ گیا تو آخر کون اِن مَدَنی قافِلوں میں سفر کرے گا؟ کون ساری دنیا کے لوگوں تک نیکی کی دعوت پہنچائے گا؟ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی پیاری پیاری اُمّت کی خیر خواہی کون کرے گا؟ کون اَغیار کی وَضع قَطع پر اِترانے والے نادان مسلمانوں کو سنّتوں کے سانچے میں ڈَھلنے کا ذِہن دے گا؟ کون انہیں یہ مَدَنی مقصد اپنانے کی ترغیب دے گا کہ'' مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔'' اے کاش! ہر اسلامی بھائی یہ نیّت کر لے کہ زندگی میں یکمشت 12 ماہ ہر 12 ماہ میں یکمشت 30 دن اور عمر بھر ہر ماہ 3 دن کیلئے عاشِقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں سنّتوں بھرا سفر اختیار کروں گا، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ مَدَنی قافلے کی بَرَکتوں کو سمجھنے کیلئے ایک مَدَنی بہار مُلاحَظہ ہو، چُنانچِہ

بدترین، عزیز ترین کیسے بنا؟!

لاسی گوٹھ (بابُ المدینہ کراچی) کے مقیم اسلامی بھائی کا کچھ یوں بیان ہے: میں بے حد بگڑا ہوا انسان تھا، فلموں ڈراموں کا رَسیا ہونے کے ساتھ ساتھ اَوباش لڑکوں سے دوستیاں اور رات گئے تک ان کے ساتھ آوارہ گردیاں کرنا میرے معمولات میں شامل تھا۔ میری بُری حرکتوں کی وجہ سے نہ صِرف خاندان بھر کے لوگ بلکہ میرے اپنے والِدَین بھی مجھ سے کَتراتے، گھر میں میری آمد سے گھبراتے اور یہاں تک کہ دوسروں کو بھی میری صُحبت کی نُحوست سے بچنے کی تلقین فرماتے۔ مُعامَلہ اس حدتک بڑھ چکا تھا کہ والِد صاحِب مجھے گھر سے نکال دینے پر تیّار ہو چکے تھے۔ میری گناہوں بھری خَزاں رسیدہ شام کے صُبحِ بہاراں بننے کی سبیل کچھ اِس طرح ہوئی کہ ایک مبلّغِ دعوتِ اسلامی نے نہایت ہی شَفقت کے ساتھ اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے دعوتِ اسلامی کے تحت پاکستان کے مشہور شہر کوئٹہ میں صُوبائی سطح پر ہونے والے دوروزہ

سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی۔ میں نے مُعامَلہ والِد صاحِب کی اِجازت پر چھوڑ دیا۔ نیکی کی دعوت کے جذبے سے سَرشار عاشِقِ رسول اسلامی بھائی میرے اِس فیصلے کو سن کر خوشی سے جُھوم اٹھے کیوں کہ والِد صاحِب پہلے ہی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے بَہُت مَحَبَّت کرتے تھے۔ موقع پاتے ہی ان مبلغِ دعوتِ اسلامی نے والِد صاحِب پر اِنفِرادی کوشش کرتے ہوئے میرے اجتماع میں شرکت کی اجازت چاہی۔ والِد صاحِب نے میری اِصلاح کا ذَرِیعہ سمجھتے ہوئے مَع اَخراجات اجتماع میں جانے کی بخوشی اِجازت بَخْش دی۔ مقرَّرہ تاریخ پر **عاشِقانِ رسول** کی معیَّت (م۔عِی۔یَت) میں اِجتماع میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اجتماع میں ہونے والے سنّتوں بھرے بیانات، ذِکرُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور رِقّت انگیز دُعا نے میرے دل میں ہَلْچل مچا کر رکھ دی۔ مَدَنی قافِلے میں سفر کی دعوت ملنے پر میں ہاتھوں ہاتھ عاشِقانِ رسول کے ہمراہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے کا مسافر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے میں **عاشِقانِ رسول** کی صحبتوں اور شفقتوں نے مجھ سیاہ کار و بدکار کے دل میں مَدَنی انقِلاب برپا کر دیا۔ گناہوں سے توبہ کا تُحفہ اور سنّتوں بھرے مَدَنی لباس کا جذبہ ملا، والِدَین کی حق تلَفیوں کی مُعافی مانگنے کا ذِہن بنا، چہرے پر سنّتِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم یعنی داڑھی شریف اور سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجانے کی نیَّت بنی۔ **مَدَنی قافلے** سے واپَسی پر گھر میں داخِل ہوتے ہی والِد صاحِب کے قدموں میں گر گیا اور ان سے رو رو کر مُعافی طَلَب کی۔ اِس طرح مجھ جیسا گنہگار اور اَبُوالْفُضُول سنّتوں کے مَدَنی پھول لٹانے میں مشغول ہُوا۔ کل تک جو عزیز و اَقارِب مجھے دیکھ کر کتراتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب وہ مجھے گلے لگاتے ہیں۔ کل تک میں خاندان کے اندر ''بدترین'' تھا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے آج اُن کے نزدیک ''عزیز ترین'' بن گیا ہوں۔

جب تک بِکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا
تم نے خرید کر مجھے اَنمول کردیا!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گھر والوں کو نیکی کی دعوت کی تاکید

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! عاشقِ رسول کی اِنفرادی کوشش رنگ لائی اور مُعاشَرے کا ایک ناسُور نُما ''بدترین'' انسان سب کی آنکھوں کا تارا اور ''عزیز ترین'' مسلمان بن گیا۔ ہم بھی اگر ہر ملنے جُلنے والے کو نَماز کی تلقین کرتے ، سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت دیتے اور مَدَنی قافِلوں میں سفر کی رغبت دلاتے رہیں تو دیکھتے ہی دیکھتے مُعاشَرے میں مَدَنی اِنقِلاب برپا ہو جائے! بِالخُصوص اپنے گھر والوں کو بھی **نیکی کی دعوت** دینی اور انہیں گناہوں سے بچانا چاہئے۔

چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا زَید بن اَسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ ابدقرار، صاحِبِ پسینۂ خوشبودار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا

ترجَمۂ کنزالایمان: اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ۔ (پ ۲۸،التحریم:٦)

صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہم اپنے گھر والوں کو کِس طرح آگ سے بچائیں؟ حُضُورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ان کو ان کاموں کے کرنے کا حکم دو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو محبوب (یعنی پیارے) ہیں اور اُن کاموں سے مَنْع کرو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناپسند ہیں۔ (تفسیر دُرِّ مَنثور ج ۸ ص ٢٢٥)

خوفِ خدا کی ایمان افروز حکایت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک میں ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پارہ 28 **سُوْرَةُ التَّحْرِيْم** کی آیت نمبر 6 کا جو حصّہ تِلاوت فرمایا ہے اُس کی تفسیر سے قبل ایک ایمان افروز **حکایت** سَماعت فرمائیے

چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1012 صفحات پر مشتمل کتاب، ''جہنّم میں لے جانے والے اعمال'' جلد 2 صفحہ 881 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا ابن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ

نے میٹھے میٹھے آقا، مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر یہ آیتِ مبارَکہ نازل فرمائی:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتّھر ہیں۔ (پ ۲۸، التحریم: ٦)

تو شَہَنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے اپنے صَحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے سامنے تِلاوت فرمایا تو ایک نوجوان غَش کھا کر گر گیا۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُس کے دل پر اپنا دَستِ مبارَک رکھا تو وہ حَرَکت کر رہا تھا۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے نوجوان! لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہو۔'' اُس نے کہا تو آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُسے جنَّت کی بِشارت (یعنی خوشخبری) دی، صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! کیا ہمارے درمیان میں سے؟ (یعنی ہم میں سے کسی اور کی یہ حالت ہو جائے تو؟) آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا:

ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَ خَافَ وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: یہ اس کے لئے ہے جو میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے۔ (پ ۱۳، ابراھیم: ١٤)

(اَلْمُستَدرَك لِلْحاكِم ج۳ ص۹۳ حدیث ۳۳۹۰، الزّواجر ج۲ ص ٤٧١)

عذاب سے کس طرح بچائیں؟

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الھادِی خزائنُ العرفان میں اِس آیتِ مبارَکہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا کے تَحت فرماتے ہیں: ''اللہ تَعالٰی اور اُس کے رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی فرمانبرداری اِختیار کرکے، عبادَتیں بجا لاکر، گناہوں سے باز رہ کر اور گھر والوں کو نیکی کی ہِدایت اور بدی سے مُمانَعت

کر کے اور انہیں عِلم و اَدَب سکھا کر۔'' (اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ)

اہلِ خانہ کو نیکی کی باتیں بتاؤ

حضرتِ مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجہَهُ الْکَرِیم بیان کردہ آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: خود بھی بھلائی کی باتیں سیکھو اور اپنے اہلِ خانہ کو بھی نیکی کی باتیں اور ادب سکھاؤ۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۱۳ ص۲۴۴ حدیث۶۷۷۶)

بالغ اولاد کی اِصلاح کے مُتَعلِّق اعلیٰ حضرت کا فتویٰ

فتاوٰی رضویہ جلد 24 صَفْحہ 370 سے ایک معلوماتی فتویٰ آسان کر کے پیش کرنے کی سعی کی ہے، مُلاحَظہ فرمایئے: **سُوال:** بالغ اولاد کو نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے مَنْع کرنا والِدَین پر فَرض ہے یا واجِب؟ **الجواب:** جس فِعل (کام) کی جو شَرعی حیثیت ہے والِدَین کیلئے اِصلاح کے تعلُّق سے شرعاً ویسا ہی حکم ہے یعنی فَرض پر فَرض، واجِب پر واجِب، سنّت پر سنّت، مُسْتَحَب پر مُسْتَحَب مگر بشرطِ قدرت بقدرِ قدرت بَاُمّیدِ مَنْفَعَت (یعنی جتنی قدرت ہو اُسی کے مطابق اِصلاح کی بات کہیں جبکہ نفع کی اُمید ہو) ورنہ (حکمِ قرآنی واضح ہے کہ):

عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ (پ۷ المائدہ:۱۰۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: تم اپنی فکر رکھو تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا جو گمراہ ہوا جب کہ تم راہ پر ہو۔

(فتاوٰی رضویہ ج۲۴ ص۳۷۰)

جہنَّم کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنی اور گھر والوں کی اِصلاح پر خُصوصی توجُّہ دیتے ہوئے خود کو اور اُن کو جہنَّم کی اندھیری اور خوفناک کالی آگ سے بچانے کی پَیہَم کوشِش جاری رکھنی چاہئے۔ خدا کی قسم! جہنَّم کی آگ بے حد شدید ہے، اِسے کسی صورت سے بھی کوئی برداشت نہیں کر سکے گا۔ فرض نَماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج میں کوتاہی کرنے والوں، ماں باپ کو ستانے والوں، اپنی اولاد کی شریعت و سنّت کے مطابِق

تربیّت نہ کرنے والوں، اپنے بیٹوں کو داڑھی رکھنے سے روکنے والوں اور خود بھی داڑھی مُنڈانے والوں، داڑھی کو ایک مُٹّھی سے گھٹانے والوں، ملاوٹ والا مال دھوکے سے گاہک کو پکڑانے والوں، ڈنڈی مار کر سَودا چلانے والوں، چوروں، ڈاکوؤں، جیب کتروں، ٹی وی (.T.V)، وی سی آر (.V.C.R) اور انٹرنیٹ (INTERNET) پر فلمیں ڈرامے دیکھنے والوں، گانے باجے سننے والوں، اپنے گھر والوں کو اِس کی سَہولت فراہم کرنے والوں، اپنے گھروں پر فلمیں دیکھنے کیلئے ڈش انٹینا (DISH ANTENNA) لگانے والوں، لوگوں کو فلموں کی لیڈ (LEAD) یا کیبل (CABLE) دینے والوں! اور طرح طرح سے گناہوں کا بازار گرم کرنے والوں کیلئے لمحۂ فکریہ ہے۔ **یقین مانئے!** جہنَّم کے اندھیرے میں ڈوبی ہوئی کالی کالی آگ سَہی نہیں جاسکے گی، **ترمذی** شریف میں حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ **سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کا فرمانِ عبرت نشان ہے:** دوزخ کی آگ ہزار سال جلائی گئی یہاں تک کہ **سُرخ** ہوگئی، پھر ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ **سفید** ہوگئی، پھر ہزار سال دَہکائی گئی یہاں تک کہ **سیاہ** (یعنی کالی) ہوگئی پس (اب) وہ نہایت ہی **سیاہ** ہے۔ (سُنَنِ تِرمِذی ج ٤ ص ٢٦٦ حدیث ٢٦٠٠)

جہنَّم کی لرزہ خیز کہانی جبرئیل کی زبانی

خدا کی قسم! جہنَّم کا عذاب کسی سے بھی نہ سہا جائے گا۔ حضرتِ سیِّدُنا امام حافِظ ابوالقاسم سُلیمان **طَبَرانی** قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نَقل کرتے ہیں: ایک بار **سرکارِ نامدار**، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، بِاِذنِ پروَرْدگار غیبوں پر خبردار، ہم غریبوں کے غمگُسار، ہم بے کسوں کے مددگار، صاحِبِ پسینۂ خوشبودار، شفیعِ روزِ شمار، جنابِ احمدِ مُختار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دَربارِ دُربار میں **حضرتِ جبرئیل** علیہِ السّلام حاضِر ہوئے اور عَرض کی: **یا رسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُس ذات کی قسم! جس نے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو نبیِّ برحق بنا کر بھیجا ہے، اگر **جہنَّم** کو سُوئی کے ناکے کے برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے اُس کی گرمی سے ہلاک ہوجائیں، اگر اہلِ **جہنَّم کا ایک کپڑا** زمین

وآسمان کے درمیان لٹکا دیا جائے تو تمام اہلِ زمین موت کے گھاٹ اُتر جائیں۔ آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! اُس ذات کی قسم! جس نے آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کوحق کے ساتھ مَبْعُوث فرمایا اگر جہنَّم پر مُقرَّر فِرشتوں میں سے **ایک فِرِشتہ** دنیا والوں کے سامنے ظاہِر ہو جائے تو اُس کی ہَیبت سے تمام اَہلِ زمین مرجائیں۔ **سرکار!** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُس ذاتِ والا کی قسم! جس نے آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو رسولِ بَرحَق بنا کر بھیجا ہے، جہنَّم کی **زنجیروں** کا ایک حلْقہ جس کا ذِکر قرآنِ کریم میں فرمایا گیا ہے اگر اُسے دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو وہ رَیزہ رَیزہ ہو جائیں اور **تَحتَ الثَّرىٰ** (یعنی ساتویں زمین کے نیچے) جا پہنچیں۔ سرکارِ دوعالم، نورِ مُجسَّم، شاہِ آدم وبنی آدم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: **اے جبرئیل** (عَلَیْہِ السَّلام)! بس کرو اتنا ہی تذکرہ کافی ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ میرا دل پھٹ جائے اور میں وفات پا جاؤں۔ **پیارے آقا** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **سیِّدُنا جبرئیلِ** امین (عَلَیْہِ السَّلام) کو مُلاحظہ فرمایا کہ رَو رہے ہیں، فرمایا: **اے جبرئیل** (عَلَیْہِ السَّلام)! تم کیوں رو رہے ہو؟ بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں آپ کو تو ایک خاص مقام حاصِل ہے۔ عَرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں کیوں نہ رَوؤں، کہیں ایسا نہ ہو کہ عِلمِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں موجودہ حال کے بجائے میرا کوئی اور حال ہو، کہیں **اِبلیس** کی طرح مجھے بھی امتحان میں نہ ڈال دیا جائے۔ کہیں **ہارُوت و مارُوت** کی طرح مجھے بھی آزمائش میں مُبتَلا نہ کر دیا جائے۔

راوِی بتاتے ہیں، رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی رونے لگے، حضرتِ سیِّدُنا **جبرئیل** (عَلَیْہِ السَّلام) بھی رو رہے تھے۔ دونوں حضرات روتے رہے، آخر کار آواز آئی: ''**اے جبرئیل!** (عَلَیْہِ السَّلام) **اے محمد!** (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) اللہ تبارَکَ وَتعالٰی نے آپ دونوں کو اپنی نافرمانی سے محفوظ کر لیا ہے۔'' **سیِّدُنا جبرئیل** (عَلَیْہِ السَّلام) آسمانوں کی طرف پرواز کر گئے۔ **مدینے کے تاجْوَر**، شاہِ بَحروبَر، رسولِ انور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم باہَر تشریف لائے۔ بعض انصار صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کے قریب سے گزرے جو ہنس اور کھیل رہے تھے۔ فرمایا: ''تم ہنس رہے ہو اور

تمہارے پیچھے جہنَّم ہے، اگر تم وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور زِیادہ روتے اور تم کھانا پینا چھوڑ دیتے اور پہاڑوں کی طرف نِکل جاتے اور خوب مَشقّتیں برداشت کر کے عبادتِ الٰہی (عَزَّوَجَلَّ) بجالاتے۔'' آواز آئی: اے **محمّد**! صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم میرے بندوں کو مایُوس مت کیجئے، میں نے آپ کو خوشخبری دینے والا بنا کر بھیجا ہے اور تنگی کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا۔ پس رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: راہِ راست پر گامزَن رہو (یعنی سیدھے راستے پر چلو) اور مِیانہ رَوِی اِختیار کرو۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطّبَرانی ج ٢ ص ٧٨ حدیث ٢٥٨٣)

افسوس! ہمارا دِل نہیں لرزتا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے ہمارے **میٹھے میٹھے آقا** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم معصوم بلکہ سیِّدُ المعصومین ہوکر بھی اور **سیِّدُنا جبرئیلِ امین** (عَلَیْہِ السَّلام) بھی معصوم اور معصوم فِرشتوں کے آقا ہونے کے باوُجُود عذابِ جہنَّم کا تذکرہ چِھڑنے پر خوفِ ربِّ باری عَزَّوَجَلَّ سے گریہ وزاری فرمائیں۔ اور ایک ہم ہیں کہ گناہ پر گناہ کئے جائیں مگر جہنَّم کا ہولناک تذکِرہ سن کر نہ دل لرزے اور نہ ہمارا کلیجہ کانپے اور نہ ہی پلکیں بِھیگیں۔ **افسوس!** عذابِ جہنّم کی خوفناک باتیں سن کر بھی نہ ہمیں پشیمانی ہے نہ پریشانی، خَجالت ہے نہ نَدامت۔

نَدامت سے گناہوں کا اِزالہ کچھ تو ہو جاتا
ہمیں رونا بھی تو آتا نہیں ہائے نَدامت سے (وسائلِ بخشش ص ٢٣٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رات کی تنہائی میں آیات سن کر وفات

ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین کی حالت یہ ہوتی کہ جہنّم کا تذکِرہ سُن کر یا جہنّم کے عذابات کے بیان پر مشتمل قرانی آیات سُن کر بے ہوش ہوجاتے بلکہ بعضوں کی تو رُوحیں پرواز کر جاتیں چُنانچِہ حضرتِ منصور بن عمّار رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ

فرماتے ہیں: میں سفرِ حج کے دوران کوفے کی ایک گلی میں ٹھہرا ہوا تھا۔ اندھیری رات میں کسی ضَرورت سے نکلا، ایک گھر سے رِقّت انگیز **مُناجات** کی کچھ اِس طرح آواز سنی: اے میرے پَرْوَرْدَگار تیری عزّت اور تیرے جلال کی قسم! میں نے اپنی معصیت میں تیری مخالفت کا ارادہ نہیں کیا تھا، ہاں اتنا ضرور ہے کہ گناہ کرتے وَقت تجھ سے ناواقِف بھی نہ تھا، بس مجھ سے گناہ سرزد ہو گیا اور مجھ پر تیری ڈھیل دینے والی پردہ پوشی نے مجھے گناہ پر دلیر کر دیا اور میری بدبختی نے گناہ پر میری مدد کی اور میں اپنی نادانی کے سبب نافرمانی میں مبتَلا ہو گیا۔ اب میں تیرے فَضْل سے اُمّید رکھتا ہوں کہ تو میرا عُذْر قَبول فرمائے گا۔ اب اگر تو نے میری معذِرت قَبول نہ کی اور مجھ پر رَحم نہ فرمایا تو ہائے عذاب میں میرے غم کی دَرازی! جب وہ خاموش ہوا تو میں نے پارہ 28 **سُوْرَۃُ التَّحْرِیْم** کی چھٹی آیت کریمہ پڑھی:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓىِٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝٦

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتَّھر ہیں۔ اس پر سخت کرّے فرشتے مقرّر ہیں، جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

آیتِ مبارَکہ پڑھنے کے بعد میں نے ایک شدید چیخنے اور دھڑام سے گرنے کی آواز سُنی اور اس کے بعد خاموشی طاری ہو گئی اور کسی قسم کے ہِل جُل کی آواز محسوس نہ ہوئی۔ پھر میں اپنا کام نمٹا کر اپنی قِیام گاہ پر واپَس آ گیا۔ جب میں صبح اُس طرف گیا تو لوگ تعزِیَّت کیلئے جمع تھے اور رونے کی آوازیں آرہی تھیں، دَرِیں اَثنا ایک ضَعِیف بڑھیا دیکھی جو رو رو کر کہہ رہی تھی اللہ تَعَالٰی میرے بیٹے کے قاتِل کو جزائے خیر نہ دے کہ اُس نے میرے بیٹے پر عذابِ الٰہی کے بیان پر مشتمل آیتِ کریمہ تِلاوت کی، جس کی تاب نہ لا کر وہ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے سبب گِرا اور فوت ہو گیا۔ حضرتِ منصور بن عمّامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کہتے ہیں: اُس رات میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا جو مجھ سے کہہ رہا تھا: ''میں وہی ہوں جس

نے آپ کی زبانی سُوْرَۃُ التَّحْرِیْم کی چھٹی آیتِ کریمہ کی تِلاوت سُن کر خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے سبب دم توڑا ہے۔'' میں نے پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ اللہ تَعَالٰی نے تیرے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ اس نے جواب دیا: اللہ تَعَالٰی نے میرے ساتھ وہ کیا ہے جو شُہَداءِ بَدْر کے ساتھ کیا۔ میں نے پوچھا یہ کیسے؟ اُس نے کہا: اس لئے کہ اللہ تَعَالٰی نے ان کو کافروں کی تلوار سے شہید کیا اور مجھے اپنے عِشق کی تلوار سے۔ (بتَغَیّرمواعظہ حسنہ ۴۲، ۴۳)

خُدایا ترے خوف کا ہوں میں سائل ۔۔۔ سدا دل رہے تیری اُلفت میں گھائل

گناہوں سے ہر آن ڈرتا رہوں میں ۔۔۔ فَقط نیک ہی کام کرتا رہوں میں

تُو کر دَرگُزر مجھ کو ہر مَعْصِیَت سے ۔۔۔ نَواز اے خدائے کریم مغفِرت سے

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گھر والوں کو بھی نیکی کی دعوت دیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! خائفین (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والوں) کی بھی کیا شان ہوتی ہے! جس آیتِ کریمہ کو سُن کر خوفِ خدا رکھنے والے بندے نے دم توڑا تھا، اُس میں اپنے ساتھ ساتھ اپنے گھر والوں کو بھی جہنّم کی آگ سے بچانے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہر ایک کو چاہیے کہ خود بھی نیکیاں کرے، گناہوں سے بچے اور اہلِ خانہ کی بھی اِصلاح کا سامان کرتا رہے۔ حضرتِ علّامہ قُرطُبی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے حضرتِ سیِّدُنا اِلْکِیا رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا قول نَقل فرمایا: ہم پر فرض ہے کہ اپنی اَولاد اور اپنے اہلِ خانہ کو دین کی تعلیم دیں، اچّھی باتیں سکھائیں اور اُس ادب وہُنر کی تعلیم دیں جس کے بغیر چارہ نہیں۔ (تفسیر قُرطبی ج۹ ص۱۴۸)

بچّے کو سب سے پہلے دِین سکھایئے

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: سب سے مُقدَّم یہ ہے کہ بچّوں کو قرآنِ مجید پڑھائیں اور دین کی ضَروری باتیں سکھائی جائیں، روزہ ونَماز وطَہارت اور بَیع و اِجارہ (یعنی خرید وفروخت اور اُجرت وغیرہ کے لین دَین) ودیگر مُعامَلات کے مسائل جن کی روزمرّہ حاجت پڑتی ہے اور ناواقفی سے خلافِ شَرع عمل کرنے کے جُرم میں مُبتَلا ہوتے ہیں اُن کی تعلیم ہو۔ اگر دیکھیں کہ بچّے کوعِلم کی طرف رُجحان (رُج۔حان یعنی مَیلان) ہے اور سمجھ دار ہے توعِلمِ دین کی خدمت سے بڑھ کر کیا کام ہے اور اگر اِستِطاعت نہ ہو تو تصحیح و تعلیمِ عقائد اور ضَروری مسائل کی تعلیم کے بعد جس جائز کام میں لگائیں اِختیار ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۲ ص ۲۵۶) لڑکی کو بھی عقائد وضَروری مسائل سِکھانے کے بعد کسی عورت سے سِلائی اور نَقش ونِگار وغیرہ ایسے کام سکھائیں جن کی عورتوں کو اکثر ضَرورت پڑتی ہے اور کھانا پکانے اور دیگر اُمورِ خانہ داری میں اُسکو سلیقے ہونے کی کوشش کریں کہ سلیقے والی عورت جس خوبی سے زندگی بَسر کرسکتی ہے بدسلیقہ نہیں کرسکتی۔ (ایضاً ص ۲۵۷، رَدُّالْمُحتار ج ۵ ص ۲۷۹)

اولاد کو سخاوت واِحسان کی تعلیم دینا واجِب ہے

دعوتِ اسلامی کے اشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت جلد 3'' صَفحہ 68 پر ہے: امام ابومنصور ماتُرِیدی رَحمَۃُ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں: مؤمن پر اپنی اولاد کو جُود (یعنی سخاوت) واِحسان کی تعلیم وَیسی ہی واجِب ہے جس طرح توحید وایمان کی تعلیم واجِب ہے کیونکہ جُود واِحسان سے دُنیا کی مَحبَّت دُور ہوتی ہے اور مَحبَّتِ دُنیا ہی ہر گناہ کی جڑ ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۸ ص ۵۶۸)

بے اَولاد کو جب اَولاد ملی!

کہا جاتا ہے: ایک مالدار شخص کے یہاں اولاد نہ تھی، اُس نے اس کیلئے بڑے جتَن کئے مگر کامیابی نہ ملی، کسی نے مشورہ دیا کہ مکّۂ

مکرَّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعظِیماً حاضِر ہوں اور مسجدُ الحرام شریف کے اندر **مقامِ اِبراھیم** کے پاس دعا مانگئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا کام ہوجائے گا۔ اُس نے ایسا ہی کیا اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اُسے چاند سا بیٹا دیا۔ اُس نے بڑے چاؤ چَو چلے سے اُس کی پَروَرِش کی، اِکلوتے بچّے کو ضَرورت سے زیادہ پیار مِلا اور دُرُست تربیَّت نہ کی گئی، جس کے سبب وہ آوارہ اور اُڑاؤ خَرچ ہوگیا۔ باپ کو بَہُت دیر میں ہوش آیا، اُس نے اپنے بگڑے ہوئے بیٹے کو پیسے دینے بند کردیئے، اِس سے وہ اپنے باپ کا مخالِف ہوگیا اور جہاں اس کے باپ نے اولاد کیلئے دعا مانگی تھی جس کا یہ ثمر (یعنی نتیجہ) تھا وہیں یعنی مکّۂ مکرَّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعظِیماً حاضِر ہوکر **مقامِ ابراھیم** کے پاس یہ نالائق بیٹا اپنے باپ کے مرنے کی دعائیں مانگنے لگا تاکہ باپ کی موت کی صورت میں اِسے ترکے (یعنی وِرثے) میں اُس کی دولت ہاتھ آجائے۔

اَولاد کے طَلَب گاروں کی خدمت میں نیکی کی دعوت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو لوگ بے اولادی کا رونا روتے ہیں! ان کیلئے اِس **حِکایت** میں عبرت ہی عبرت ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے صِرف ''اَولاد'' کا نہیں **عافیَّت والی اولاد** کا سُوال کرنا چاہئے ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اولاد تو ہو مگر سخت بیمار ہو یا معذور ہو یا آپریشن سے آئے یا آتے ہی اپنی امّی کی موت کا سبب بنے جیسا کہ بِالخصوص پہلی زَچگی میں کئی مائیں فوت ہوجاتی ہیں وغیرہ۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بچّہ بڑا ہوکر بے نَمازی بن جاتا ہے، ماں باپ کو ستاتا ہے، بُری صُحبت کی وجہ سے مُنَشِّیات (مُ۔نَش۔شِی۔یات) کا عادی ہوجاتا ہے یا چور، ڈاکو بن کر مُعاشَرے میں اُبھرتا ہے، یا بدعقیدہ لوگوں کی صحبت کے باعث بدمذہب ہوجاتا ہے، حتّٰی کہ کبھی کبھی مَعَاذَاللہ گستاخِ رسول بن کر یا صریح کفریات بَک کر یا اسلام سے مُنحَرِف (مُن۔حَ۔رِف یعنی باغی) ہوکر **مُرتَد** ہوجاتا ہے۔ بَہَر حال کسی کا دنیا میں ''آنا'' دنیا و آخرت کے بَہُت بَہُت اور بَہُت ہی سارے امتحانات میں مبتلا ہونا ہے۔ اِس ضِمن میں دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 692 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**کُفرِیّہ کلمات کے بارے میں سوال جواب**'' صَفْحہ 5 تا 6 پر دیا ہوا مضمون نہایت

عبرت خیز ہے، مع تصرُّف عرض ہے: حدیثِ مبارک میں کثرتِ اُمّت کی ترغیب دلائی گئی ہے اور ہمارے پیارے پیارے آقا **مصطفٰے جانِ رحمت** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم بروزِ قِیامت اِس اُمّت کے کثیر ہونے پر خوش ہوں گے اور دیگر اُمّتوں پر فَخر کریں گے لہٰذا اولاد کے حُصُول کی خواہش میں دنیا وآخِرت کی بھلائی پانے کے لئے اچّھی اچّھی نیّتیں کرنی چاہئیں۔ آج دنیا میں جو بے اولاد دل جلاتا اور بچّہ پانے کیلئے خوب جَتَن کرتا ہے، وہ اچھی طرح غور کرلے کہ اگر اس کا مَطْمَحِ نظر (یعنی مقصدِ اصلی) اولاد سے فَقَط گھر کی زینت اور دُنیا کی راحت ہے، حُصولِ اولاد سے مقصود آخِرت کی مَنْفَعت کی کوئی اچّھی نیّت نہیں، تو ایسا بے اولاد آدمی نادانستہ طور پر (یعنی انجان پن میں) گویا ''کسی'' کے دُنیا میں پیدا ہونے اور پھر بَہُت بڑے امتحان میں مُبتَلا ہونے کی آرزو کر رہا ہے! میری یہ بات شاید وُہی شخص سمجھ سکتا ہے جو خود ''بُرے خاتمے کے خوف'' میں مُبتلا ہو۔ ایک خائف (یعنی خوفِ خدا رکھنے والے) بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے فرمان کا خُلاصہ ہے: **مجھے بڑے سے بڑے نیک بندے پر بھی رشک نہیں آتا جو کہ قِیامت کی ہولناکیوں کا مُشاہَدہ کرے** (یعنی دیکھے) **گا، مجھے صِرف اُس پر رَشک آتا ہے جو'' کچھ بھی'' نہ ہو۔** (یعنی پیدا ہی نہ ہو) (حِلیَۃُ الاولیاء ج۸ ص ۹۳ رقم ۱۱۴۷۰ مُلَخَّصاً) امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا **فاروقِ اعظم** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے **غَلَبۂ خوف** کے وَقت فرمایا: کاش! **میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا!** (الطَّبقاتُ الکُبرٰی لابنِ سعد ج۳ ص ۲۷٤)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

کاش! کہ میں دُنیا میں پیدا نہ ہُوا ہوتا　　قبر و حَشر کا ہر غم خَتْم ہوگیا ہوتا
آہ! کثرتِ عِصیاں ہائے خوفِ دوزخ کا　　کاش! اِس جہاں کا میں نہ بَشَر بنا ہوتا
آہ! سَلْبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے
کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جَنا ہوتا (وسائلِ بخشش ص۲۵۶، ۲۵۸)

ایک عالِم باپ کا عبرتناک انجام

ماں باپ کے حق میں اولاد گوکبھی نعمت بھی ثابت ہوتی ہے مگر کبھی صحیح اسلامی تربیَّت پر والِدَین کے توجُّہ نہ دینے کے باعِث بَہُت بڑی زَحمت بھی بن جاتی ہے، اِس بات کو حِلْیَۃُ الْاولیاء (حِلْ۔یَتُل۔اَولیاء) میں وارِدشُدہ اِس حِکایت سے سمجھنے کی کوشش کیجئے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الغَفّار فرماتے ہیں: **منقول** ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک **عالِم صاحِب** گھر میں اجتِماع کر کے اُس میں بیان فرمایا کرتے تھے، ایک دِن ان کے جوان لڑکے نے ایک خوبصورت لڑکی کی طرف آنکھ سے اِشارہ کیا، جو کہ ان عالم صاحِب نے دیکھ لیا اور کہا: **''اے بیٹے صَبْر کر۔''** یہ کہتے ہی عالم صاحِب اپنے مَنْچ سے مُنہ کے بل گر پڑے یہاں تک کہ اُن کی ہڈّیوں کے بعض جوڑ ٹوٹ گئے، ان کی بیوی کا حَمل ساقِط ہو گیا اور اُن کے لڑکے جنگ میں مارے گئے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اُس وَقت کے نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو وَحی فرمائی کہ **فُلاں عالِم** کو خبر کردو کہ میں اُس کی نسل سے کبھی **صِدّیق** پیدا نہیں کروں گا، کیا میرے لیے صِرف اِتنا ہی ناراض ہونا تھا کہ وہ بیٹے کو کہہ دے: **''اے بیٹے صَبْر کر۔''** (حِلْیَۃُ الْاولیاء ج۲ ص۴۲۲ رقم۲۸۲۳) مطلب یہ کہ اپنے بیٹے پر سختی کیوں نہیں کی اور اُسے اُس بُری حَرَکت سے اچّھی طرح باز کیوں نہ رکھا؟ اِس روایت میں ''صِدّیق'' کا ذِکر ہے، اولیائے کرام کی سب سے افضل قِسم صِدّیق کہلاتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ہمارے **غوثِ اعظم** عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم صِدّیق تھے۔

پنسل کی چوری سے پھانسی کے پھندے تک

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولاد کی ایسی تربیّت کرنی چاہئے کہ وہ بچپن ہی سے اچّھائیوں سے پیار کریں اور بُرائیوں سے بیزار رہیں، اگر ایسا نہ کیا گیا تو ہو سکتا ہے کہ بچّہ بگڑ جائے اور بڑا ہو کر کچھ کا کچھ کر ڈالے جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ ایک **خطرناک ڈاکو** گرفتار کر لیا گیا، مقدمہ چلا، اُس پر ڈکیتیوں اور قَتْل و غارتگریوں کی مختلف وارِداتیں ثابت ہو گئیں جن کے سبب اُسے **پھانسی کی سزا** سنائی گئی۔ جب پھانسی کا وَقت قریب آیا تو اُس سے اُس کی آخری آرزو پوچھی گئی، اُس نے

اپنی ماں سے مُلاقات کی خواہش ظاہِر کی، چُنانچِہ اُس کی ماں کو بُلا لیا گیا، **جُوں ہی اُس نے اپنی ماں کو دیکھا، ایک دم اُس پر حملہ کر دیا اور نَوچا ناچی اور مارا ماری شروع کر دی،** ڈیوٹی پر موجود عملے نے جُوں تُوں زخمی ماں کو بے رَحم بیٹے کے چُنگل سے چھڑایا۔ جب اُس ڈاکو سے اِس سَفّاکانہ حَرَکت کا سبب پوچھا گیا تو بولا: مجھے پھانسی کے پھندے تک اِسی ماں نے پہنچایا ہے، دراصل قصّہ یوں ہے کہ میں نے بچپن کے لاشُعُوری کے دور میں اسکول کے اندر ایک طالبِ علم کی **پِنسل چُرالی** اور گھر لا کر اپنی اِس ماں کو دکھائی، اب چاہئے تو یہ تھا کہ وہ مجھے اِس غَلَط کام سے نفرت دلاتی مگر یہ صِرف مُسکرا کر چُپ ہو رہی، اُس وقت مجھ میں عَقْل ہی کتنی تھی! میں سمجھا کہ میں نے کوئی بَہُت ہی اچّھا کارنامہ انجام دیا ہے! لٰہذا میرا حوصلہ بڑھا اور میں مزید پنسلیں اور کاپیاں چُرانے لگا، جب بڑا ہوا تو **چوری** کی عادت کافی پکّی ہو چکی تھی اور دل خوب کُھل گیا تھا لٰہذا میں نے **ڈکیتیاں** شُروع کر دیں، اِسی لُوٹ مار کے دَوران مجھ سے بعض قَتْل کی وارِداتیں بھی سَرزَد ہو گئیں اور میں بَہُت ''**خطرناک ڈاکو**'' بن گیا آخِر پولیس کے ہاتھوں گرفتار ہو کر آج اپنی اِسی نالائق ماں کی غَلَط تربیّت کی بدولت چند ہی لمحوں کے بعد اپنے گلے میں پھانسی کا پھندا پہننے والا ہوں۔

> **آخِرت کی سزا کے مُقابلے میں دُنیا کی سزا کچھ بھی نہیں!**
> مدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بچپن کی غَلَط تربیّت کیسا رنگ لائی! ہوسکتا ہے کہ کوئی سوچے کہ ہم اپنے بچّے کو چور ڈاکو تھوڑے ہی بنا رہے ہیں! ٹھیک ہے سب ماں باپ ''مَعروف چوری'' یعنی باقاعدہ دوسروں کا مال چُرانے کی تعلیم نہیں دیا کرتے لیکن صرف چوری ہی کو تو بُرائی نہیں کہتے، اور بھی تو بَہُت ساری بُرائیاں ہیں جو کئی ماں باپ آج کل اپنی اولاد کو سکھاتے ہیں مَثَلاً جھوٹ بول کر، دھوکا دے کر، کم ناپ تول کر مال بیچنا وغیرہ۔ کیا سُود کی لین دین، ناقِص مال کو عُمدہ ظاہِر کر کے بیچنے کا گُر سکھانا یا بیٹے کو داڑھی بڑھانے اور بیٹی کو شَرعی پردہ کرنے وغیرہ سے روکنا گناہ نہیں؟ کیا اِس طرح کرنے والے مُعاشرے کے ''**مُہذَّب چور اور سفید پوش ڈاکو**'' نہیں کہلائے جاسکتے؟ یہ دُنیا میں معزَّز نظر

آنے والے کیا آخرت میں بھی عزّت ملنے کی امّیدیں باندھے ہوئے ہیں! خدا کی قسم! اُس ڈاکو کو ہونے والی پھانسی کی دُنیوی تکلیف اور اُس ماں کو پہنچنے والی لمحے بھر کی اِیذاء کے مقابلے میں اَولاد کو گناہوں کی تربیّت دینے والوں کو ملنے والے عذاب کا کروڑواں حصّہ کروڑہا کروڑ گُنا سے بھی شدید واَشد اور سخت تر ہوگا۔ اَلْاَمان وَالْحَفِیظ۔

باپ کو جلانے کے لئے لکڑیاں لے آؤں

ہمارے موجودہ مُعاشَرے کا ایک عجیب وغریب دِلخَراش واقِعہ سنئے اور حَیرت سے سَر دُھنئے کہ والِدَین کی طرف سے سنّتوں بھری تربیّت نہ ملنے کی صورت میں اولاد کیسے کیسے انوکھے کارنامے انجام دیتی ہے! چُنانچِہ شہر حیدر آباد (پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ 2001ء میں ہمارے یہاں ایک بَہُت بڑے سیٹھ کا انتِقال ہوگیا۔ لوگ اُس کے عالیشان بنگلے میں جمع تھے کہ مرحوم کا 19 سالہ بیٹا جو کہ ایک ماڈَرن اسکول میں پڑھتا تھا، کہیں جانے کے لئے ایکدم عُجْلت (یعنی جلدی) میں اُٹھا، کسی نے عُجْلت (یعنی جلدی) کا سبب دریافت کیا تو کہنے لگا: ''میرے والِد صاحِب میرے ساتھ بَہُت مَحَبَّت کرتے تھے، میں نے سوچا کہ آخِری وَقت اپنے ہاتھوں سے ان کی کچھ خدمت کرلوں، چُنانچِہ ان کی مَیِّت کو جلانے کے لئے میں خود لکڑیاں لے کر آؤں گا۔'' یہ سُن کر لوگوں کی حَیرت کی انتہا نہ رہی کہ اس کا باپ تو مسلمان تھا، پھر اس کو جلانے کے لئے لکڑیاں کیوں لینے جارہا ہے! غور کیا تو اندازہ ہوا کہ اِس نادان نے غیر مسلموں کی فِلموں میں لاشیں جلانے کے مناظِر دیکھ لئے ہوں گے تو اِس کے ذِہن میں یہ بات بیٹھ گئی ہوگی کہ جو بھی مرجائے اُس کو جلانا ہوتا ہے اِس فِلمیں دیکھنے کے شوقین کو یہ پتا ہی نہ ہوگا کہ مسلمانوں کو جَلایا نہیں دَفنایا جاتا ہے۔ بَہَر حال اس کے مرحوم والِد کی تدفین کردی گئی۔ جب فلموں کے اِس خوفناک منفی اثر (SIDE EFFECT) کا یہ واقِعہ اُس علاقے کے لوگوں کو معلوم ہوا تو انہیں بڑی عبرت ہوئی، کئی نوجوانوں نے جوش میں آکر ''کیبل'' کاٹ ڈالے۔ کچھ عرصے تک یِہی صورتِ حال رہی مگر رفتہ رفتہ نفس وشیطان غالِب آئے اور کیبل پھر سے جوڑ لئے گئے!

سَرورِ دیں! لیجے اپنے ناتوانوں کی خبر

نَفس وشیطاں سیِّدا کب تک دباتے جائیں گے (حدائقِ بخشش شریف)

شَرحِ کلامِ رضاؔ: میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے اِس شعر کے معنیٰ ہیں: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! ہم کمزور غلاموں کی گناہوں سے حفاظت فرمائیے، اے آقا! ہم گناہوں کے مَرَض سے آخر کب شفا پائیں گے! آخر یہ نَفْس و شیطان ہمیں کب تک گناہوں میں پھنسائے رہیں گے! (نَفْس و شیطان کے شر سے بچنے کا ایک بہترین طریقہ یہ ہے کہ کسی پیر کامِل کا مُرید ہو جائے کہ جب اُس کے جامع شرائط پیر پر نَفْس وشیطان کے وار نہیں چل پائیں گے تو اُس کی بَرَکت سے اُس کے مُریدین کی بھی حفاظت کی صورت بنی رہے گی۔ ایک سرائیکی شاعر نے کیا خوب کہا ہے) ؎

پیر دے ہتھ وِچ ہتھ کُوں ڈے کر

نَفس دی باہنہ مَروڑ تاں توں ہِک تھیویں

(یعنی اپنا ہاتھ کسی پیر کامل کے ہاتھوں میں دیکر نفس کا باز و مَروڑ دے تا کہ تجھے مقامِ فَنائیت حاصِل ہو)

ایصالِ ثواب کا انتظار! مدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس انوکھے واقِعے میں عبرت ہی عبرت ہے۔ اگرچِہ آپ آج زِندہ ہیں مگر کل یقیناً مرنا پڑے گا، اگر آپ نے اپنے بیٹے کو صِرف اور صِرف دُنیا پڑھائی، دولت کمانی ہی سکھائی، خوب مُوسیقی سنائی، ایک سے ایک فلم دکھائی، دینی تعلیم نہ دلائی نہ سکھائی، مسجِد کی راہ نہ دِکھلائی، اُس کے دل میں محبتِ رسول کی شمع نہ جلائی، مکّی مَدَنی آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی مَحبَّت کی نشانی پیاری پیاری مبارک داڑھی اُس کے چہرے پر نہ سجوائی بلکہ ٹھیک ٹھاک فَیشَن کروایا تو یاد رکھئے! نہ وہ آپ کا جنازہ پڑھ سکے گا اور نہ ہی اُسے آپ کیلئے **ایصالِ ثواب** کرنا آئے گا! حالانکہ مرنے کے بعد ایصالِ ثواب کی آپ کو بُہت زیادہ حاجت ہوگی۔ **سرکارِ نامدار** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا اِرشادِ مُشکبار ہے: مُردے کا حال قَبْر میں ڈوبتے ہوئے

انسان کی مانند ہے کہ وہ شِدّت سے اِنتظار کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بھائی یا کسی دوست کی دعا اس کو پہنچے اور جب کسی کی دعا اسے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دُنیا وَمَافِیْھا (یعنی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے) سے بہتر ہوتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قَبْر والوں کو ان کے زندہ مُتَعَلِّقِین کی طرف سے ہدِیّہ (ہَ۔دِی۔یَہ) کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانِند عطا فرماتا ہے، زندوں کا ہدِیّہ (یعنی تحفہ) مُردوں کیلئے ''دعائے مَغفِرت کرنا'' ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۶ ص۲۰۳ حدیث۷۹۰۵)

ہر بَھلے کی بھلائی کا صدقہ
اس بُرے کو بھی کر بَھلا یارب! (ذوقِ نعت ص۶۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجھے میرے باپ نے برباد کر دیا!

ایک نوجوان نے سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ کو ایک طویل اور دَرْدناک مکتوب دیا، جسے بتَصرُّف پیش کرتا ہوں چُنانچِہ اُس نوجوان کا بیان ہے: میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے نیا نیا وابَستہ ہوا تھا۔ ایک بار رات کے ابتِدائی حصّے میں اپنے کمرے کے اندر ہاتھ اٹھائے بَصَد ندامت رو رو کر اپنے **گناہوں سے توبہ** کر رہا تھا۔ رونے کی آواز سن کر والِد صاحِب گھبرا کر میرے کمرے میں آ گئے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ناواقِفیّت و دُوری کے باعِث میری گِریہ و زاری اُن کی سمجھ میں نہیں آئی، اُنہوں نے میرا بازو تھام کر مجھے کھڑا کر دیا اور پکڑ کر اپنے کمرے میں بٹھا کر .T.V آن کر کے کہا: بِالکل ہی **مولوی** مت بن جاؤ، یہ بھی دیکھ لیا کرو۔ میں اگرچِہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے دیگر گناہوں کے ساتھ ساتھ فلموں، ڈِراموں اور گانے باجوں سے بھی تائب ہو (یعنی توبہ کر) چکا تھا، مگر والِد صاحِب نے مجھے .T.V دیکھنے پر مجبور کر دیا، اُس وَقت .T.V پر کوئی ''ڈرامہ'' چل رہا تھا، بے حیا لڑکیوں کی فُحش اداؤں نے میرے جذبات میں ہَیجان پیدا کرنا شُروع کیا، آہ! ابھی تھوڑی ہی دیر پہلے میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے باعِث گِریہ کُناں

(یعنی رودھو رہا) تھا اور اب ...... اب ..... نَفسانی خواہِشات نے مجھ پر ا یکدم غَلَبہ کیا، موقع دیکھ کر شیطان نے اپنا داؤ چلا دیا اور وَہیں بیٹھے بیٹھے مجھ پر ''غُسل فَرض'' ہوگیا! اِس واقِعے کے بعد ایک بار پھر میں گناہوں کی دَلدَل میں اُترتا چلا گیا۔ چُونکہ ظالِم مُعاشَرے کے بے جا رَسم ورواج میرے نِکاح کے مقابل بَہُت بڑی دیوار بنے ہوئے ہیں، میں شَہوت کی تسکین کے لئے اپنے ہاتھوں سے اپنی جوانی پامال کرنے لگ گیا ہوں اور گندی حَرَکتوں کے باعِث اب نَوبت یہاں تک آ پہنچی ہے کہ میں شادی کے قابل نہیں رہا۔ بتایئے! مُجرِم کون؟ میں خود یا کہ میرے والِد صاحِب؟

حقیقی مَدَنی مُنّے کا خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کیسا نازک دور آ گیا ہے کہ آج اکثر والِدَین ''شفقت نُما ہلاکت'' کے ذَرِیعے اپنے ہاتھوں اپنی اولاد کو تباہی کے گڑھے میں جھونک رہے ہیں یہاں تک کہ اگر بچّہ ازخود سُدھرنا چاہے تب بھی اُس کی راہیں مَسْدُود (یعنی بند) کر دی جاتی ہیں، اِس طرح کے والِدَین گویا زبانِ حال سے یہ اِعلان کرتے سنائی دے رہے ہیں: ''ہم جہنَّم میں اکیلے کیوں جائیں اپنی اولاد کو بھی ساتھ لیکر جائیں گے (مَعاذَاللہ)۔'' ایک دَور وہ تھا کہ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ رکھنے والی ماں کی رَحمت بھری گود میں پلنے اور عِشقِ مُصطفٰے رکھنے والے باپ کی شفقت کے سائے میں پروان چڑھنے والے مَدَنی مُنّے مُعاشَرے پر ایسے نُقُوش چھوڑتے تھے کہ اُن کی دلرُبا ادائیں آج بھی ہمارا دل موہ لیتی ہیں، چُنانچِہ ایک چار سالہ حقیقی مَدَنی مُنّا سیِّد زادہ سرِبازار زاروقطار رورہا تھا، کسی صاحِب نے آلِ رسول کی خدمت کے جذبے سے سَرشار ہوکر عَرض کی: شہزادے! کیا بات ہے؟ اگر کسی چیز کی ضَرورت ہو تو حکم فرمادیجئے ابھی حاضِر کرتا ہوں۔ یہ سُن کر مَدَنی مُنّے کے رونے کی آواز اور بُلند ہوگئی اور کہا: چچا جان! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غَضَب اور عذابِ جہنَّم کے خوف سے دل بیٹھا جارہا ہے! اُن صاحِب نے شَفقت سے عَرض کی: شہزادے! آپ بَہُت ہی کَمسِن ہیں، ابھی سے اِتنا خوف کیسا؟ خاطِر جَمع (یعنی اِطمینان) رکھئے بچّوں

کو عذاب نہیں دیا جائے گا۔ یہ سُن کر مَدَنی مُنّے کا خوف مزید نُمایاں ہو گیا اور روتے ہوئے بولا: چچا جان! میں نے دیکھا ہے کہ بڑی لکڑیاں سُلگانے کیلئے ان کے گرد چَھپٹیاں (یعنی لکڑی کی چھیلن اور چھوٹی چھوٹی کَھپَچِیاں وغیرہ) چُن دی جاتی ہیں، چَھپٹِیاں جلدی سے آگ پکڑ لیتی ہیں اور ان کی بدولت پھر بڑی لکڑیاں بھی جل اُٹھتی ہیں! میں ڈرتا ہوں کہ ابوجَہل اور ابولَہَب جیسے بڑے بڑے کافِروں کو جہنَّم میں جلانے کیلئے چَھپٹیوں کی جگہ کہیں مجھے آگ میں نہ ڈال دیا جائے! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں وہ چار سالہ حقیقی مَدَنی مُنّا کون تھا؟ وہ کوئی اور نہیں! ہمارے ٹوٹے دلوں کے سہارے اور اہلِ بیتِ اطہار کی آنکھوں کے تارے حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادِق رضی اللہ تعالٰی عنہ تھے۔

(بِتَغَیُّر انیس الواعظین ص ۷۵)

تیری نَسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نور کا

تو ہے عینِ نُور تیرا سب گھرانا نُور کا (حدائقِ بخشش شریف)

شَرحِ کلامِ رضاؔ: میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اِس شعر میں فرماتے ہیں: **یا نُورَ اللّٰہ!** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم آپ تو ہیں ہی نور بلکہ نورٌ علیٰ نور (یعنی نور پر نور)۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی مُبارَک نَسل میں تا قِیامت جتنے بھی بچّے ہوں گے یعنی ساداتِ کرام وہ بھی سب کے سب نور ہیں۔ اے نور والے پیارے پیارے آقا! آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا سارے کا سارا گھرانا ہی نُور، نُور اور بس نور ہے۔

نُور اندر نُور باہر گھر کا گھر سب نُور ہے

آگیا وہ نُور والا جس کا سارا نُور ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ تَعالٰى عَلٰى مُحَمَّد

دینی معاملے میں حوصلہ شکنی کرنے والی ماں کا پچھتاوا

والِدَین کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو شُروع ہی سے نیکیوں اور سنّتوں بھرا مَدَنی ماحول فراہم کریں، ورنہ بُری صُحبت کی وجہ سے بگڑ جانے کی صورت میں بازی ہاتھ سے نکل سکتی ہے۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ کو اِس کی بڑی بہن نے بتایا: ایک اسلامی بہن نے اپنے بیٹے کی اِصلاح کیلئے رو رو کر دُعا کا کہا ہے، بے چاری کہہ رہی تھی، ہائے! ہائے! میں نے خود ہی اُس کو برباد کیا ہے، اِس کو دعوتِ اسلامی کے مَدرَسۃُ المدینہ میں حِفْظ کیلئے بٹھاتے تو بٹھا دیا مگر بے چارہ جو سنّتیں وغیرہ سیکھ کر آتا وہ گھر میں آ کر بیان کر دیتا تو ہم اُس کا مذاق اُڑاتے۔ آخِرش اُس کا دل ٹوٹ گیا اور اُس نے مدرَسۃُ المدینہ میں جانا چھوڑ دیا۔ اب بُرے دوستوں کی صُحبت میں رَہ کر آوارہ ہو گیا ہے، خوش قسمتی سے مجھے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مل گیا ہے اب میں سخت پچھتا رہی ہوں، ہائے میرا کیا بنے گا!

صُحبتِ صالِح تُرا صالِح کُنَد　　　صحبتِ طالِح تُرا طالِح کُنَد

(یعنی اچھے کی صحبت تجھے اچھا بنا دے گی)　　　(بُرے کی صحبت تجھے بُرا بنا دے گی)

سُنّتوں بھرے اجتماع کی فضیلت

اپنی اولاد کو بھی دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی رَغبَت دلایئے اور خود بھی حاضِری کی سعادت پایئے، اِس طرح کے اِجتماعات کی بَرَکات کے بھی کیا کہنے! چُنانچِہ نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کا فرمانِ عظیم ہے: قِیامت کے دن کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو نہ اَنْبِیاء ہوں گے نہ شُہَداء، (مگر) ان کے چِہروں کا نُور دیکھنے والوں کی نِگاہوں کو خِیرہ (یعنی چکاچَوند) کرتا ہوگا۔ اَنْبِیاء و شُہَداء ان کے مَقام اور قُربِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کو دیکھ کر اِظہارِ مَسَرَّت فرمائیں گے۔ صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان میں سے کسی صَحابی نے عَرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! یہ کون (خوش نصیب) ہوں گے؟ اِرشاد فرمایا: یہ مختلف قبائل اور بستیوں کے لوگ ہوں گے جو (دنیا میں) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد کرنے کے

لئے اکٹھے ہوتے تھے اور پاکیزہ باتیں اس طرح چُنتے تھے جس طرح کھجور کھانے والا بہترین کھجوریں چُنتا ہے۔

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب للمنذری ج۲ص ۲۵۲ حدیث۲۳۳٤)

یقیناً مقدّر کا وہ ہے سِکَندر جسے خیر سے مل گیا مَدَنی ماحول

یہاں سنّتیں سیکھنے کو ملیں گی دِلائے گا خوفِ خدا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش ص۶۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غافِل نوجوان (مدینہ ۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا سے دل کولرزانے ، عِشقِ مصطَفٰے میں روح کوتڑپانے ، گناہوں کی عادتیں مِٹانے ،نیکیوں کا جذبہ بڑھانے اوراپنے آپ کوسنّتوں کا پیکر بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رَہتے ہوئے ہر ماہ کم ازکم تین دن کیلئے **مَدَنی قافِلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کرتے رہئے اور **مَدَنی اِنعامات** پرعمل کرتے ہوئے زندَگی کے شب و روز گزاریئے۔آیئے! آپ کا جذبہ بڑھانے کیلئے ایک''**مَدَنی بہار**'' سناؤں، چُنانچہ **گلزارِطیبہ** (سرگودھا، پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی نے اپنی توبہ کے اَحوال بیان کئے جن کالُبِّ لُباب پیش کرنے کی سعی کی جاتی ہے: دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ اور مہکے مہکے مَدَنی ماحول سے اِکتِسابِ فیض سے قَبْل میں جوانی کے نشے میں مَسْت آوارہ دوستوں کی صُحبت میں اپنی زندَگی کے قیمتی لمحات برباد کررہا تھا، مُعاشَرے میں پایا جانے والا کون سا ایسا گُناہ تھا کہ جس کے اندر میں مُبْتَلا نہ ہوا تھا، لڑکیوں کا پیچھا کرنا،ان پرآوازے کَسنا، رات کَلَب میں اوردن تاش وبِلْیَرڈ (اسنوکر کی قسم کا ایک کھیل) کھیلنے میں برباد کردینا، گھروالوں کے سمجھانے پرزَبان دَرازی کرنا میری عادات بن چکی تھیں۔زندَگی یوں ہی گناہوں بھری غفلت میں گزررہی تھی کہ خوش قسمتی سے ایک عاشِقِ رسول کی **اِنفِرادی کوشِش** کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کا مہکا مہکا مُشکبار مَدَنی ماحول مُیَسَّر (مُ۔یَس۔سَر) آگیا۔عاشِقانِ رسول کی صُحبت سے مجھے نیکیوں پرعمل کرنے اور گناہوں سے دُور رہنے کا جذبہ مل

گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے چہرے پر داڑھی مبارَک سجالی اور سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجالیا مَدَنی کاموں کا شوق ملا اور دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مَدَنی رسائل گلی کُوچوں اور گھر گھر جا کر تقسیم کرنے کا بھی ذِہن بنا۔

مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اس مَدَنی بہار کے ضمن میں نیکی کی دعوت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ''اِنفرادی کوشِش'' کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں! گناہوں میں بدمَست رہنے والا غافِل نوجوان **عشقِ رسول** میں مَست ہوگیا۔ ہمیں بھی ہر ایک پر انفرادی کوشِش کرتے رہنا چاہئے، کوئی ہماری بات مانے یا نہ مانے ہمارا سمجھانے کا ثواب کہیں نہیں جاتا! ہماری **اِنفرادی کوشِش** کی وجہ سے اگر کوئی راہِ راست پر آ گیا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا بھی بیڑا پار ہو جائے گا۔ **بُری صُحبت** سے ہمیشہ دُور رہنا چاہئے کہ اس کی وجہ سے آدمی بگڑ جاتا اور طرح طرح کے گناہوں میں پڑ جاتا ہے جبکہ **اچّھی صُحبت** نہایت اچھا پھل لاتی ہے چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 56 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**اچّھے ماحول کی برکتیں**'' صَفْحہ 18 تا 19 پر ہے: ایک حدیث شریف میں ہے، حضرتِ ابو رَزِین رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ان سے رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس چیز کی اصل پر رَہبری نہ کروں جس سے تم دنیا وآخرت کی بھلائی پا لو (پس وہ اصل چیز یہ ہے کہ) تم ذِکر کرنے والوں کی مجلس اِختیار کرو۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج٦ ص٤٩٢ حدیث ٩٠٢٤)

اس حدیثِ پاک کے تحت **مُفَسِّرِ** شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی **احمد یار خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں کہ (ذِکر کرنے والوں کی) مجلس سے مُراد عُلَمائے دین و اولیائے کاملین، صالحین وواصِلین (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقرَّب بندوں)

کی مجلسیں ہیں، کیونکہ یہ مجلسیں جنّت کے باغات ہیں جیسا کہ دوسری حدیث شریف میں ہے۔ یہ مجلسیں خواہ مَدْرَسے (مَدْ۔رَ۔سے) ہوں یا دَرْسِ قراٰن وحدیث کی مجلسیں یا حضراتِ صُوفیائے کرام کی محفلیں۔ یہ فرمان بَہُت جامِع ہے۔ جس مجلس میں **اللہ** کا خوف، حُضُور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا عِشْق اور اِطاعتِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا شوق پیدا ہو وہ مجلس اِکسیر (یعنی مفید ترین) ہے۔ (مراۃُ المناجیح ج ٦ ص٦٠٣تا٦٠٤)

سَنور جائے گی آخرت اِنْ شَآءَ اللّٰہ ۔۔۔ تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول

بَہُت سخت پچھتاؤ گے یاد رکھو ۔۔۔ نہ عطّار تم چھوڑنا مدنی ماحول (وسائلِ بخشش ص ٦٠٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کلِمۂ طیِّبہ نَفْع دے گا جب تک ۔۔۔۔!

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا اِرشادِ حقیقت بنیاد ہے: "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ" ہمیشہ اپنے کہنے والوں کو نَفْع پہنچاتا رہے گا اور ان سے عذاب کو دُور کرتا رہے گا جب تک اس کا حق ہلکا نہ جانیں۔ صَحابۂ کرام علیہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: یا رسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کلمۂ طیِّبہ کے حق کو ہلکا جاننا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: یَظْھَرُ الْعَمَلُ بِمَعَاصِی اللّٰہِ فَلَا یُنْکَرُ وَلَا یُغَیَّرُ۔ یعنی ("لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کے حق کو ہلکا جاننا یہ ہے کہ) **اللہ** تعالٰی کی نافرمانی والا کام ہوتا دیکھ کر نہ اُسے روکا جائے اور نہ ہی اُسے تبدیل کیا جائے۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب ج ٣ ص ١٨٤ حدیث ٣٥٣٨)

اسلام کے 8 حصّے

حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ اسلام کے آٹھ حصّے ہیں: ﴿١﴾ اسلام ﴿٢﴾ نماز ﴿٣﴾ زکوٰۃ ﴿٤﴾ رمضان کا روزہ ﴿٥﴾ حجِ بَیتُ اللّٰہ ﴿٦﴾ نیکی کا حُکم دینا ﴿٧﴾ بُرائی سے روکنا اور ﴿٨﴾ **اللہ** تعالٰی کی راہ میں جِہاد کرنا۔ اور وہ شخص کامیاب نہیں

جس کا کوئی حصّہ نہ ہو۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج٦ ص٩٤ حدیث٧٥٨٥)

دُنیا میں بھی سزا ملے گی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو قوم قدرت کے باوُجُود گناہ کرنے والے کو اِس سے روکتی نہیں، اندیشہ ہے کہ وہ نہ روکنے والی قوم مرنے سے پہلے دنیا ہی میں عذاب میں گرفتار ہو جائے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا جَریر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسولوں کے سالار، دو عالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا اِرشاد ہے: اگر کسی قوم میں کوئی شخص گناہ کا مُرتکِب ہو اور قوم کے لوگ باوُجُودِ قدرت اسے گناہ سے نہ روکیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے مرنے سے پہلے اُن پر اپنا عذاب نازِل فرمائے گا۔

(سُنَنِ ابوداوٗد ج ٤ ص ١٦٤ حدیث ٤٣٣٩)

آخِرت میں بھی سزا ملے گی دُنیا میں بھی سزا ملے گی

اس حدیثِ پاک کے تحت ''مِراٰۃُ الْمَنَاجِیح'' میں ہے: جس قوم یا جماعت میں کچھ لوگ بُرائی کے مُرتکِب ہوں اور وہ قوم ان کو روکنے کی طاقت رکھنے کے باوُجُود نہ روکیں تو وہ بھی عذابِ خُداوندی کے مُستَحِق ہوں گے اور یہ عذاب وہ لوگ مرنے سے پہلے دنیا ہی میں دیکھ لیں گے۔ حضرتِ شیخ عبدالحق مُحدِّث دِہلوی (عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی) فرماتے ہیں کہ برائی کو بدلنے میں کوتاہی کرنا دوسرے جَرائم کے مقابلے میں اس لحاظ سے مُنفَرِد (مُن۔فَ۔رِد) ہے کہ دوسرے گناہوں کی سزا آخِرت میں ملے گی جب کہ اِس کوتاہی کی سزا دنیا میں بھی ملے گی اور آخرت کا عذاب اِس کے علاوہ ہوگا۔

(مراٰۃالمناجیح ج٦ ص٥٠٧)

آپ کا دِل نہیں لرزتا!

جنّت کی اَبَدی وسَرمَدی نعمتوں کے طلبگار اِسلامی بھائیو! آپ کا دِل نہیں لرزتا؟ آپ پر خوف طاری نہیں ہو جاتا؟ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تو بے نیاز ہے، اُسے پرواہ ہی کب ہے کہ لوگ اُسے سجدہ کریں ہی کریں، یقیناً اگر ساری کی ساری مخلوق بھی اُس کی بارگاہ میں جُھک

جائے، تب بھی اُس کی ذات پر کسی کا کوئی اِحسان نہیں۔ ہمیں اُس کی بے نیازی اور خُفْیَہ تدبیر سے ڈرنا اور اُس کی گرِفت سے پناہ مانگنی چاہیے، آخر دنیا میں کب تک گُل چَھرّ ے اُڑائیں گے! یاد رکھئے! ایک نہ ایک دن سب کو مرنا پڑے گا، اندھیری قَبْر میں اُترنا پڑے گا اور اپنی کرنی کا پھل بُھگتنا پڑے گا۔

اَلْمَوْتُ بَابٌ کُلُّ نَفْسٍ دَاخِلُهَا اَلْمَوْتُ قَدَحٌ کُلُّ نَفْسٍ شَارِبُهَا

یعنی موت ایک ایسا دروازہ ہے جس میں سے ہر جاندار نے گزرنا ہے اور موت ایک ایسا جام ہے جسے ہر شخص نے پینا ہے۔

جی لگانے کی جا نہیں دنیا
کس کو حاصل دَوام ہوتا ہے

مُردے کی بے بسی

مدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُس وقت کیسی بے کسی ہوگی جب روح جسم سے جُدا ہو چکی ہوگی، اُس دم کس قدَر بے بسی کا عالَم ہوگا جب بیش قیمت کپڑے بدن سے اُتارے جارہے ہوں گے، غَسّال نہلا رہا ہوگا، لٹھے کا کَفَن پہنایا جارہا ہوگا، کیسی حسرت کی گھڑی ہوگی جب جنازہ اُٹھایا جارہا ہوگا، ہائے! ہائے! وہ دنیا جسے سنوارنے کے لئے عمر بھر بھاگ دوڑ کی تھی، جس کی خاطِر راتوں کی نیندیں اُڑائی تھیں، طرح طرح کے خطرے مول لیے تھے، حاسِدین کے رُکاوٹیں کھڑی کرنے کے باوُجود بھی جان لڑا کر دنیا کا مال کماتے رہے تھے، خوب خوب دولت بڑھاتے رہے تھے، جس مکان کو مضبوط تعمیر کیا تھا پھر اُس کو طرح طرح کے فرنیچر سے آراستہ کیا تھا، وہ سبھی کچھ چھوڑ کر رخصت ہونا پڑ رہا ہوگا۔ آہ! قیمتی لباس کُھونٹی پر ٹنگا رہ جائے گا، کار ہوئی تو گیراج میں کھڑی رہ جائے گی، کھیل کُود کے آلات، عَیش وطَرَب کے اَسباب اور ہر طرح کا مال وسامان دَھرا کا دَھرا رہ جائے گا۔ اُس وقت **مُردے کی بے بسی** اِنتہا کو پہنچے گی جب اُس کو روشنیوں سے جگمگاتی عارِضی خوشیوں سے مُسکراتی دنیائے ناپائیدار کے فانی گھر سے نکال کر اندھیری قبر میں مُنتَقِل کرنے کیلئے اُس کے نازاُٹھانے والے اُس کو کندھوں پر لاد کر سُوئے قبرِستان چل پڑیں گے۔

عالَمِ اِنقِلاب ہے دُنیا چند لمحوں کا خواب ہے دُنیا
فَخر کیوں دل لگائیں اِس سے نہیں اچّھی، خراب ہے دُنیا

قَبْر کی دِل ہلادینے والی نیکی کی دعوت

حضرتِ سَیِّدُ نا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک جنازے کے ساتھ قبرِستان تشریف لے گئے، وہاں ایک قَبْر کے پاس بیٹھ کر غور وفکر میں ڈوب گئے، کسی نے عرض کی: یا امیرَ المؤمنین! آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ یہاں تنہا کیسے تشریف فرما ہیں؟ فرمایا: ابھی ابھی ایک قَبْر نے مجھے پُکار کر بلایا اور بولی: اے عُمر بن عبدالعزیز (رضی اللہ تعالٰی عنہ) مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ میں اپنے اندر آنے والوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرتی ہوں؟ میں نے اُس قَبْر سے کہا: مجھے ضَرور بتا۔ وہ کہنے لگی: جب کوئی میرے اندر آتا ہے تو میں اُس کا **کَفَن پھاڑ** کر جِسْم کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتی اور اسکا گوشت کھا جاتی ہوں۔ کیا آپ مجھ سے یہ نہیں پوچھیں گے کہ میں اس کے جوڑوں کے ساتھ کیا کرتی ہوں؟ میں نے کہا: یہ بھی بتا۔ تو کہنے لگی: ''ہتھیلیوں کو کلائیوں سے، گُھٹنوں کو پِنڈلیوں سے اور پِنڈلیوں کو قدموں سے جدا کر دیتی ہوں۔'' اتنا کہنے کے بعد حضرتِ سَیِّدُ نا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ ہچکیاں لے کر رونے لگے، جب کچھ اِفاقہ ہوا تو کچھ اس طرح عبرت کے ''مَدَنی پھول'' لٹانے لگے: **اے اسلامی بھائیو!** اِس دنیا میں ہمیں بَہُت تھوڑا عرصہ رہنا ہے، جو اِس دنیا میں صاحبِ اِقتدار ہے وہ (آخرت میں) انتہائی ذلیل وخوار ہوگا، جو اس جہاں میں مالدار ہے وہ (آخرت میں) فقیر ہوگا۔ اِس کا جوان بوڑھا ہو جائے گا اور جو زندہ ہے وہ مر جائے گا۔ دنیا کا تمہاری طرف آنا تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے، کیونکہ تم جانتے ہو کہ یہ بَہُت جلد رخصت ہو جاتی ہے۔ کہاں گئے تلاوتِ قراٰن کرنے والے؟ کہاں گئے بیتُ اللہ کا حج کرنے والے؟ کہاں گئے ماہِ رَمَضان کے روزے رکھنے والے؟ خاک نے ان کے جسموں کا کیا حال کر دیا؟ قَبْر کے کیڑوں نے ان کے گوشت کا کیا اَنجام کیا؟ ان کی ہَڈِّیوں اور جوڑوں کے ساتھ کیا برتاؤ ہوا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جو (بے عمل) دنیا میں آرام دِہ نَرم نَرم بستر پر ہوتے

تھے لیکن اب اپنے گھر والوں اور وطن کو چھوڑ کر راحت کے بعد تنگی میں ہیں، ان کی اَولاد گلیوں میں دَربَدر ہے کیونکہ ان کی بیواؤں نے دوسرے نکاح کر کے پھر سے گھر بسالئے، ان کے رشتے داروں نے ان کے مکانات پر قبضہ کرلیا اور میراث آپَس میں بانٹ لی۔ وَاللّٰہ! ان میں بعض خوش نصیب بھی ہیں جو کہ قبروں میں مزے لوٹ رہے ہیں جبکہ بعض ایسے ہیں جو عذابِ قبر میں گرفتار ہیں۔

افسوس صد ہزار افسوس، اے نادان! جو آج مرتے وَقت کبھی اپنے باپ کی، کبھی اپنے بیٹے کی تو کبھی سگے بھائی کی آنکھیں بند کر رہا ہے، ان میں سے کسی کو نہلا رہا ہے، کسی کو کفن پہنا رہا ہے، کسی کے جنازے کو کندھے پر اُٹھا رہا ہے تو کسی کو قبر کے تنگ و تاریک گڑھے میں دفنا رہا ہے۔ (یاد رکھ! کل یہ سبھی کچھ تیرے ساتھ بھی ہونے والا ہے) کاش! مجھے عِلْم ہوتا کہ کون سا گال (قَبْر میں) پہلے سڑے گا پھر حضرتِ سیِّدُ ناعمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ رونے لگے اور روتے روتے بے ہوش ہوگئے اور ایک ہفتے کے بعد اِس دنیا سے تشریف لے گئے۔ (اَلرَّوضُ الْفائِق ص۱۰۷)

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامِد محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی "**اِحیاءُ العلوم**" میں نَقْل فرماتے ہیں: بوقتِ وَفات حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زَبان پر یہ آیتِ کریمہ جاری تھی:

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًا ؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝۸۳ (پ۲۰، القصص:۸۳)

ترجَمۂ کنزالایمان: یہ آخرت کا گھر ہم ان کیلئے کرتے ہیں جو زمین میں تکبُّر نہیں چاہتے اور نہ فساد، اور عاقبت پرہیزگاروں ہی کی ہے۔

(اِحیاءُ الْعُلوم ج۵ ص۲۳۰)

یاد رکھ ہر آن آخر موت ہے بن تُو مت اَنجان آخر موت ہے
مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی عاقِل و نادان آخر موت ہے

کیا خوشی ہو دل کو چندے زیست سے غمزدہ ہے جان آخر موت ہے
مُلکِ فانی میں فنا ہر شے کو ہے سن لگا کر کان آخر موت ہے
بارہا عِلّمی تجھے سمجھا چکے
مان یا مت مان آخر موت ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

عِزّت والے ذلیل کردیئے جاتے ہیں

حضرتِ سیِّدُنا جَریر بن عبدُاللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: کسی قوم میں مُعزّزِین یعنی عزّت والے لوگ ایسی بُرائی کو نہ روکیں جسے روکنے پر وہ قدرت رکھتے ہوں تو اللہ تَعالٰی اُن کو ذَلیل کردیتا ہے۔ (تَنبِیہُ المُغتَرِّین ص۲۳٦)

کٹے ہوئے کانوں والا بَہرا

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: جو کوئی سُنے کہ فُلاں شَخص فِعلِ بد (یعنی گناہ) کا مُرتکب ہوا اور پھر (باوُجُود ِقدرت) وہ اُس گناہ کرنے والے کو نہ روکے تو قِیامت کے روز وہ کٹے ہوئے کانوں والا بَہرا ہوگا۔ (ایضاً)

گُناہ سے نہ روکنا گُناہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ دونوں روایتوں پر بار بار غور کیجئے! گناہ کرنے والے کو باوُجُود ِقدرت گناہ سے باز نہ رکھنے والے کیلئے ذلّت اور قِیامت میں ''کان کٹے ہوئے بہرے'' کی صورت میں اٹھائے جانے کی وعید ہے، یہ مسئلہ ذِہن نشین فرمالیجئے کہ جب کوئی گناہ کررہا ہو اور دیکھنے والے کا ظنِّ غالِب ہو کہ میں مَنْع کروں گا تو باز آجائے گا تو اب مَنع کرنا **واجِب** ہوجائے گا اگر مَنع نہیں کرے گا تو گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ آدَمی کو تقریباً روزانہ ہی ایسے مواقِع پیش آتے ہیں کہ بعض لوگ لاعِلمی کی وجہ سے یا بَسببِ غفلت ''گناہِ بےلذّت'' کررہے ہوتے ہیں اب اگر غور کیا جائے تو بارہا ایسا ذِہن بنتا ہے کہ

فُلاں کو سمجھاؤں گا تو مان جائے گا۔ مگر آدمی سُستی یا شرم و مُرَوَّت کی وجہ سے مَنْع کرنے سے باز رہتا اور یوں گنہگار و عذابِ نار کا حقدار ہو جاتا ہے۔ میرا اپنا تجرِبہ ہے کہ **ناجائز انگوٹھی** پہننے والوں، گلے میں دھات (METAL) کی زنجیر (CHAIN) لٹکانے والوں وغیرہ کو جب سمجھایا ہے تو اکثر ہاتھوں ہاتھ اُتار دیتے ہیں، بعضوں کو تو جوش میں آ کر سونے کی زنجیر تک توڑ ڈالتے دیکھا ہے! ٹھیک ہے ہر ایک ایسا نہیں کرتا اور ہر ایک کا دوسروں پر اتنا اثر بھی نہیں ہوتا مگر جو بااثر شخصیّت ہو اُس کیلئے اِس طرح کے گناہوں سے مَنْع کرنا مشکِل نہیں ہوتا اور گناہ کرنے والے کے مان جانے کے ظنِّ غالِب ہونے کی صورت میں تو مَنْع کرنا **واجِب** ہو جائے گا۔

سونے کی انگوٹھی مرد کو حرام ہے

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنّت، حُضُور مفتیِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم اس طرح کے مُعامَلات میں بہُت زیادہ مُتَحَرِّک (مُ۔تَ۔حَرْ۔رِک ACTIVE) تھے چُنانچِہ ''مفتیِ اعظم کی استِقامت و کرامت'' صَفْحَہ 146 پر رئیسُ القَلَم حضرتِ علّامہ ارشدُ القادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کے حوالے سے نَقْل ہے: ان (یعنی سرکارِ مفتیِ اعظم ہند) کے لیے سب سے زیادہ تکلیف دِہ وہ مَنْظَر ہوتا تھا جب وہ کسی مسلمان کو اسلامی شریعت کی خِلاف ورزی کرتے ہوئے پاتے تھے۔۔۔ اَمرٌ بِالمَعرُوف وَ نَہیٌ عَنِ المُنْکَر (یعنی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے مَنْع کرنے) کا **فرض** ادا کرتے وَقْت وہ چھوٹے بڑے، امیر و غریب اور حاکم و محکوم کے درمیان کوئی امتیاز نہیں کرتے تھے۔ ان کے دربار کا عام معمول تھا کہ کوئی بڑے سے بڑا رئیس ہو یا اونچے سے اونچے مَنْصَب کا افسر، اُن کی خدمت میں حاضِر ہوتے وَقت اگر اُس کی اُنگلی میں **سونے کی انگوٹھی** ہوتی تو وہ فوراً اُتروا دیتے اور نہایت شفقت اور مَحَبَّت کے ساتھ انہیں تلقین فرماتے کہ ازروئے شریعتِ محمدی (عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) مَردوں کے لیے (کئی صورتوں میں) سونے کا استِعمال حرام ہے۔ پھر دل کا کِشْوَر (یعنی دل کا مُلک) فتح کر لینے والے لہجے میں ارشاد فرماتے: کوئی گناہ لمحے دو لمحے یا گھنٹے دو گھنٹے کا ہوتا ہے لیکن **سونے کی انگوٹھی** کا گناہ ایسا گناہ ہے کہ جب تک پہنے

رہو مسلسل گناہ ہی گناہ ہے۔ (انگوٹھی کے بارے میں تفصیلی اَحکام اسی باب کے صَفحہ نمبر 409 تا 412 پر مُلاحظہ فرمائیے)

مفتیٔ اعظم سے ہم کو پیار ہے

اِنْ شَاءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بندر اور خنزیر کی شکل والے

بے نمازیوں، گالیاں بکنے والوں، غیبتوں اور چُغلیوں کے عادِیوں، فلمیں ڈرامے دیکھنے والوں اور طرح طرح کے گناہوں کی گندگیوں میں لت پت رہنے والوں کی صحبتوں میں رہنے والوں اور باوُجُودِ قدرت اُنہیں گناہوں سے نہ روکنے والوں کو ڈر جانا چاہئے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے **مَحبوب، دانائے غُیُوب** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اِرشاد فرماتے ہیں: اُس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں **محمد** (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی جان ہے! میری اُمّت میں سے بعض لوگ اپنی قبروں سے **بندر اور خِنزِیر** کی شکل میں اُٹھیں گے، یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے گناہگاروں کے ساتھ تعلُّقات رکھے اور قدرت رکھنے کے باوُجود انہیں گناہوں سے مَنع نہ کیا۔ (تفسیر دُرِّ مَنثور ج ۳ ص ۱۲۷)

بندر اور خنزیر جیسے چہرے

اِسی طرح چہرہ مَسخ ہونے یعنی بگڑ جانے سے مُتعلِّق ایک اور روایت پڑھئے اور کُڑھئے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا اَبُواُمامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ اِس اُمّت میں سے بعض لوگ قِیامت کو **بندر اور خِنزِیر** کی شکل میں اُٹھیں گے کیونکہ وہ نافرمانوں سے مَیل جُول رکھتے ہیں اور اُن کو (گناہوں سے) روکتے نہیں حالانکہ وہ اُنہیں روکنے کی قُدرت رکھتے ہیں۔ اِس روایت کو نَقل کرنے کے بعد حضرتِ علّامہ عبدالوہّاب شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں جب **نافرمانوں** سے مُخالَطت (یعنی مَیل جُول) کرنے والوں کا یہ حال ہو جو کہ خود غافِل نہ ہوں اور گناہوں میں مُلَوَّث بھی نہ ہوں تو خود اُن لوگوں کا کیا حال

ہوگا جن کے اَعضاء گناہ سے نہیں رُکتے! ہم اللہ تعالیٰ سے اُس کی مِہربانی طَلَب کرتے ہیں۔ (تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص۲۳۷)

آج چہرے کے کیل مُہاسے تو پریشان کریں مگر....

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان دونوں رِوایتوں کو پڑھ کر کیا آپ کو کوئی تشویش نہیں ہوئی؟ سوچئے تو سہی! آج اگر کسی کے چِہرے پر **کیل مُہاسے** نکل آئیں یا کوئی داغ دھبّا پڑ جائے تو وہ ڈاکٹروں کے پاس خوب دھکّے کھائے یعنی آدمی اپنے چِہرے کے رنگ رُوپ میں معمولی سی اور وہ بھی عارِضی خامی بھی برداشت نہ کرپائے تو غور کیجئے کہ گناہ کرنے والے کو دیکھ کر یہ ظنِّ غالِب آجانے کے باوُجود کہ سمجھاؤں گا تو مان جائے گا پھر بھی اُسے اُس گناہ سے نہ روکنے کے سبب اگر کل قِیامت میں مَعَاذَاللہ شکل بگڑ کر **بندر** اور **سُؤَر** جیسی ہوگئی تو کیا بنے گا! یہ تو گناہ سے نہ روکنے والے ہم صُحبت کا حال ہے اور جو بذاتِ خود گناہ کرتا ہے اُس کا اپنا تو نہ جانے کیا اَنجام ہوگا!

میری تاریک راہیں روشن ہوگئیں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جنّت الفردوس پانے اور دوسروں کو بھی اِس راہ پر لگانے، عذابِ جہنَّم سے اپنے آپ کو بچانے اور دوسروں کو بھی اِس کا خوف دلانے کیلئے **نیکی کی دعوت** کے مَدَنی کام میں ہر دَم لگے رہئے۔ روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے خود بھی **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کیجئے اور دوسروں کو بھی اس کی رغبت دلائیے، خود بھی ہر ماہ کم از کم تین دن مَدَنی قافِلے میں سفر کیجئے اور دوسروں کو بھی اِس کی دعوت دیجئے۔ آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک **مَدَنی بہار** آپ کے گوش گزار کرتا ہوں: **حافِظ آباد** (پنجاب، پاکستان) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کالُبِّ لُباب ہے: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل میں گناہوں کے عَمیق (یعنی گہرے) گڑھے میں دھنستا چلا جارہا تھا۔ فِلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سننا اور فُحش ناوِلیں پڑھنا میرے معمولاتِ زِندَگی میں شامل تھا۔ میرے سر پر آوارَگی کا ایسا بُھوت سُوار تھا کہ رات بھر گھر سے باہر بُرے دوستوں کی صُحبت میں زندَگی کے نادِر لمحات برباد کرتا رہتا، میں نے اپنی ان حرکتوں سے گھر والوں کی ناک

میں دَم کررکھا تھا۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے مُنسلِک (مُن۔سَ۔لِک) میرے بڑے بھائی جان ہرچند میری اِصلاح کی سعی (یعنی کوشش) فرماتے مگران کی نصیحت آموز باتوں پرعمل کرنا دَرکنار میں سرے سے ان کی باتیں سننے کوہی تیّار نہ ہوتا۔ بھائی جان مُستَقِل مزاجی کے ساتھ کوشش کرتے رہے۔ آخر کاران کی کُڑھن رنگ لے ہی آئی۔ ایک روز بے ساختہ میری توجُّہ ان کے میٹھے بول کی جانب مَبذُول (یعنی مُتوَجِّہ) ہونے لگی، خوفِ خداعَزَّوَجَلَّ میں ڈوبی ہوئی ان کی باتیں سُن کر جذباتِ تَأَثُّر سے میں رونے لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میری آنکھوں سے غفلت کا پردہ ہٹ گیااورخوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ میرے دل میں گھر کر گیا۔ میں نے ہاتھوں ہاتھ اپنے بھائی کے سامنے تمام گناہوں سے سچّی توبہ کی اوراسلامی زندَگی گزارنے کا عَہد کرلیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے بھائی جان کی ہمراہی میں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وارسنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل ہونے لگی، اوراس کی بَرَکت سے میری زندَگی کی تاریک راہیں روشن سے روشن تر ہوتی چلی گئیں۔ بھائی جان نے سنّتوں کی تربیّت کے لیے مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کا ذِہن دیا تو اُن کی اس خواہش کو عملی جامہ پہناتے ہوئے تادمِ تحریر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یکمُشت چھبیس ماہ کے مَدَنی قافلے کا مسافر ہوں۔ یہ سب ایک مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی یعنی میرے پیارے پیارے بھائی جان کی مُستقِل مزاجی سے کی جانے والی اِنفرادی کوشش کا نتیجہ ہے کہ مجھ جیسا دین سے عملاً کوسوں دُور رہنے والا گنہگار شخص اب اپنی اورساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش میں مصروفِ عمل ہے۔

تمہیں لُطف آجائے گا زندگی کا قریب آکے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول
نبی کی مَحبَّت میں رونے کا انداز چلے آؤ سِکھلائے گا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش ص۶۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے بالآخر بڑے بھائی کی کُڑھن بھری مسلسل اِنفرادی کوشش رنگ

لائی اور چھوٹا بھائی گناہوں کی دَلدَل سے نکل کر **26 ماہ کے مَدَنی قافلے** کا مسافِر بن گیا۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہئے کہ وہ گھر میں اور باہَر ہر جگہ دوسروں کو نیک بنانے کیلئے خوب خوب اِنفرادی کوشِش کرتا اور ثواب کماتا رہے، اس مَدَنی کام سے ہرگز نہ اُکتائے۔ **اِنْفِرادی کوشِش تو گویا سونے کی کان ہے جتنا کھودیں گے اُتنا سونا نکلتا رہے گا** یعنی جتنی اِنفرادی کوشِش زیادہ ہوگی اُتنا ہی ثواب بھی زیادہ ملے گا تو بس ''ثواب کا سونا'' اکٹّھا کرتے جایئے، فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہے: اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہارے ذَرِیعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے اس سے اچّھا ہے کہ تمہارے پاس **سُرخ اُونٹ** ہوں۔ (مُسلِم ص ١٣١١ حدیث ٢٤٠٦) اگر آپ کے ذَرِیعے کوئی ہدایت پا گیا اور مَدَنی ماحول میں آ گیا تو اِس کا ثواب مزید بَرآں یعنی اِس کے علاوہ۔ کوئی **مَدَنی قافلے** کا مسافِر بن گیا اس کا ثواب جُدا اور اگر کوئی **مَدَنی اِنعامات** کا عامل بن گیا پھر تو آپ کے وارے ہی نیارے ہو گئے! بس جتنوں کی اِصلاح کا سبب آپ بنیں گے اُتنا ہی آپ کیلئے ثواب میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ بس **نیکی کی دعوت** دیتے چلے جایئے فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہے: **اِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ** یعنی بے شک نیکی کی راہ دکھانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔ (تِرمِذی ج ٤ ص ٣٠٥ حدیث ٢٦٧٩)

جنّتی ہے وہ جس نے سنّت کے
خود کو سانچے میں ڈھال رکھا ہے (وسائلِ بخشش ص ٣٥٧)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

یاربِّ مصطفٰے جلَّ جلالہٗ بطُفیلِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہمیں خود نیکیاں کرتے ہوئے، دوسروں کو **نیکی کی دعوت** دینے والا اور گناہوں سے بچتے ہوئے دوسروں کو گناہوں سے بچانے والا بنا، **یااللہ** ہمیں جنّتُ الفِردوس میں بے حساب داخِلہ عطا فرما اور وہاں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب

فرما۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُعاف فَضل و کَرَم سے ہو ہر خطا یاربّ ہو مَغْفِرت پئے سلطانِ انْبِیا یاربّ
بِلا حساب ہو جنّت میں داخِلہ یاربّ پڑوس خُلد میں سرور کا ہو عطا یاربّ
نبی کا صدقہ سدا کیلئے تُو راضی ہو کبھی بھی ہونا نہ ناراض یاخدا یاربّ (وسائلِ بخشش ص ۹۸)

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آواز بیٹھ جائے تو تین علاج

﴿1﴾ **نمک** کا چھوٹا سا ٹکڑا آگ میں خوب گرم کر کے کسی چیز سے پکڑ کر فوراً ٹھنڈے پانی کے گلاس میں بُجھا دیجئے، پھر وہ **نمک کی ڈلی** پانی سے نکال کر اس پانی کو پی جایئے۔ دو تین بار یہ عِلاج کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہو جائے گا ﴿2﴾ ایک چمچ **جوشریف** کے دانے چبایئے اور چُوسئے پھر آخر میں نگل جایئے ﴿3﴾ خَشْخاش کے چھلکے اور اَجوائن ہم وزن لیجئے اور پانی میں اُبال کر برداشت کے قابل ہو جانے کے بعد اس پانی سے **غَرارے** کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

”مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے“ کے بائیس حُرُوف کی نسبت سے دَرْسِ فَیضانِ سُنّت کے 22 مَدَنی پھول

١ فرمانِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ”جو شخص میری اُمّت تک کوئی اِسلامی بات پہنچائے تاکہ اُس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بدمذہبی دُور کی جائے تو وہ جنّتی ہے۔“ (حِلْيَةُ الْاَولياء ج ١٠ ص ٤٥ رقم ١٤٤٦٦)

٢ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کوتر و تازہ رکھے جو میری حدیث کو سُنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔“ (سُنَنِ تِرمِذی ج ٤ ص ٢٩٨ حدیث ٢٦٦٥)

٣ حضرتِ سیِّدُنا اِدریس عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے نامِ مبارک کی ایک حِکْمت یہ بھی ہے کہ کُتُبِ الٰہِیّہ کی کثرتِ دَرْس و تدریس کے باعِث آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا نام اِدریس ہوا۔

(تفسیر کبیر ج ٧ ص ٥٥٠ ، تفسیر الحسنات ج ٤ ص ٤٨)

٤ حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: دَرَسْتُ الْعِلْمَ حتّٰى صِرْتُ قُطْباً یعنی میں نے عِلْم کا دَرْس لیا یہاں تک کہ مقامِ قُطبِیَّت پر فائز ہو گیا۔ (قصیدۂ غوثیه)

٥ فیضانِ سُنّت سے دَرْس دینا بھی دعوتِ اسلامی کا ایک مَدَنی کام ہے۔ گھر، مسجِد، دُکان، اسکول، کالج، چوک وغیرہ میں وقت مقرّر کر کے روزانہ دَرْس کے ذَرِیعے خوب خوب سُنّتوں کے مَدَنی پھول لُٹائیے اور ڈھیروں ثواب کمائیے۔

٦ فیضانِ سنّت سے روزانہ کم از کم دو دَرْس دینے یا سننے کی سعادت حاصِل کیجئے۔ (ان دو میں ایک ”گھر دَرْس“ ضَرور ہو)

٧ پارہ 28 سُوْرَةُ التَّحْرِيْم کی چھٹی آیت میں اِرشاد ہوتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے اِیندھن آدمی اور پتھّر ہیں۔

اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچانے کا ایک ذَرِیعہ فیضانِ سُنّت کا دَرْس بھی

ہے۔(دَرس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ سے جاری کردہ سنّتوں بھرے بیان یا مَدَنی مذاکرے کی ایک کیسٹ یا V.C.D بھی گھر والوں کو سنایئے)

٨ ذِمّے دار گھڑی کا وقت مقرَّر کر کے روزانہ **چوک دَرس** کا اہتمام کریں۔مَثَلاً رات **9** بجے **مدینہ چوک** (ساڑھے نو بجے) **بغدادی چوک** میں وغیرہ۔ چُھٹّی والے دن ایک سے زیادہ مَقامات پر چوک دَرس کا اہتمام کیجئے۔(مگر حُقُوقِ عامّہ تلَف نہ ہوں مَثَلاً آپ کی وجہ سے مسلمانوں کا راستہ نہ رُکے ورنہ گنہگار ہوں گے)

٩ **دَرس** کیلئے وہ نَماز مُنتَخَب کیجئے جس میں زِیادہ سے زِیادہ اسلامی بھائی شریک ہوسکیں۔

١٠ **دَرس** والی نَماز اُسی مسجِد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ **باجماعت** ادا فرمایئے۔

١١ **محراب** سے ہٹ کر (صحن وغیرہ میں) کوئی ایسی جگہ دَرس کیلئے مخصوص کر لیجئے جہاں دیگر نَمازیوں اور تلاوت کرنے والوں کو دُشواری نہ ہو۔

١٢ **ذَیلی** مُشاوَرت کے نگران کو چاہیئے کہ اپنی مسجِد میں دو **خیر خواہ** مقرَّر کرے جو دَرس (بیان) کے موقع پر جانے والوں کو نَرمی سے روکیں اور سب کو قریب قریب بٹھائیں۔

١٣ **پردے میں پردہ** کیے دوزانو بیٹھ کر **دَرس** دیجئے۔اگر سننے والے زیادہ ہوں تو کھڑے ہوکر یا مائیک پر دینے میں بھی حَرَج نہیں جبکہ کسی ایک بھی نَمازی یا تلاوت کرنے والے وغیرہ کو تشویش نہ ہو۔

١٤ آواز نہ تو زیادہ بُلند ہو اور نہ ہی بالکل آہستہ، حتَّی الْاِمکان اتنی آواز سے دَرس دیجئے کہ صِرف حاضِرین سُن سکیں۔اس بات کی ہمیشہ اِحتِیاط فرمایئے کہ دَرس و بیان کی آواز سے کسی سوئے ہوئے یا کسی نمازی یا مشغولِ تِلاوت وغیرہ کو تکلیف نہ ہو۔

١٥ **دَرس** ہمیشہ ٹھہر ٹھہر کر اور دھیمے انداز میں دیجئے۔

١٦ جو کچھ **دَرس** دینا ہے پہلے اس کا کم از کم ایک بار مُطالَعَہ کر لیجئے تاکہ غَلَطیاں نہ ہوں۔

١٧ **فیضانِ سنّت** کے مُعَرَّب الفاظ اِعراب کے مطابِق ہی ادا کیجئے اس طرح اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ **تَلَفُّظ** کی دُرُست

ادائیگی کی عادت بنے گی۔

مدینہ ۱۸ **حمدو صلوٰۃ**، دُرُود و سلام کے دونوں صیغے، آیَتِ دُرُود اور اختِتامی آیات وغیرہ کسی سُنّی عالم یا قاری کو ضَرور سُنا دیجئے۔ اِسی طرح عَرَبی دُعائیں وغیرہ جب تک عُلَمائے اہلسنّت کو نہ سُنالیں اکیلے میں بھی نہ پڑھا کریں۔

مدینہ ۱۹ **فیضانِ سُنّت** کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہونے والے **مَدَنی رسائل** سے بھی **دَرْس** دے سکتے ہیں۔[1]

مدینہ ۲۰ **دَرْس** مع اِختِتامی دُعا سات مِنَٹ کے اندر اندر مکمّل کر لیجئے۔

مدینہ ۲۱ ہر مُبَلِّغ کو چاہیے کہ وہ **دَرْس کا طریقہ**، بعد کی ترغیب اور **اِختِتامی دعا** زَبانی یاد کر لے۔

مدینہ ۲۲ **دَرْس** کے طریقے میں اسلامی بہنیں حسبِ ضَرورت ترمیم کر لیں۔

فیضانِ سنّت سے دَرْس دینے کا طریقہ

تین بار اس طرح اِعلان فرمائیے: ''قریب قریب تشریف لائیے۔'' پردے میں پردہ کئے دوزانو بیٹھ کر اس طرح ابتِداء کیجئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اس کے بعد اِس طرح دُرود و سلام پڑھائیے:

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

اگر مسجِد میں ہیں تو اِس طرح **اِعْتِکاف** کی نیّت کروائیے:

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اِعتِکاف کی نیّت کی)

[1] امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل کے علاوہ کسی اور کتاب سے دَرْس کی اِجازت نہیں۔ **مرکزی مجلسِ شورىٰ**

پھر اس طرح کہئے: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قریب قریب آ کر دَرس کی تعظیم کی نیّت سے ہو سکے تو دو زانو بیٹھ جایئے اگر تھک جائیں تو جس طرح آپ کو آسانی ہو اُسی طرح بیٹھ کر نگاہیں نیچی کیے توجُّہ کے ساتھ رِضائے الٰہی کیلئے عِلمِ دِین حاصل کرنے کی نیّت سے فیضانِ سُنَّت کا دَرس سنئے کہ لاپرواہی کے ساتھ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے، زمین پر اُنگلی سے کھیلتے ہوئے، لباس بدن یا بالوں وغیرہ کو سَہلاتے ہوئے سُننے سے اسکی بَرَکتیں زائل ہونے کا اندیشہ ہے۔ (بیان کے آغاز میں بھی اِسی انداز میں رغبت دِلایئے اور اچّھی اچّھی نیّتیں بھی کروایئے) یہ کہنے کے بعد فیضانِ سنَّت سے دیکھ کر ایک دُرُود شریف کی فضیلت بیان کیجئے۔ پھر کہئے:

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جو کچھ لکھا ہوا ہے وُہی پڑھ کر سنایئے۔ آیات وعَرَبی عبارات کا صِرف ترجَمہ پڑھئے۔ کسی بھی آیت یا حدیث کا اپنی رائے سے ہرگز خُلاصہ مت کیجئے۔

دَرْس کے آخِر میں اِس طرح ترغیب دلایئے

(ہر مُبلّغ کو چاہیے کہ زَبانی یاد کرلے اور دَرس و بیان کے آخر میں بلا کمی بیشی اِسی طرح ترغیب دلایا کرے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرانِ وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَہکے مَہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجا ہے۔ عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافِلوں میں بہ نیّت ثواب سنّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے اِبتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ "**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**" اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کیلئے مَدَنی اِنعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کیلئے مَدَنی[1] قافِلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　　اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

آخِر میں خُشُوع وخُضُوع (یعنی جسم ودل کی عاجِزی) اور قَبولیّت کے یقین کے ساتھ دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کے آداب بجالاتے ہوئے بِلا کمی بیشی اس طرح دعا مانگئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ! بطُفیلِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہماری، ہمارے ماں باپ کی اور ساری اُمّت کی مغفِرت فرما۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! دَرس کی غَلَطیاں اور تمام گناہ مُعاف فرما، نیک عمل کا جذبہ دے، ہمیں پرہیز گار اور ماں باپ کا فرماں بردار بنا۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنا اور اپنے مَدَنی حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا **مُخلِص** عاشِق بنا۔ ہمیں گُناہوں کی بیماریوں سے شِفا عطا فرما۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے، مَدَنی قافِلوں میں سفر کرنے اور اِنفِرادی کوشش کے ذَرِیعے دوسروں کو بھی مَدَنی کاموں کی ترغیب دِلوانے کا جذبہ عطا فرما۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! مسلمانوں کو بیماریوں، قرضداریوں، بے رُوزگاریوں، بے اولادیوں، بے جا مقدّمے بازیوں اور طرح طرح کی پریشانیوں سے نَجات عطا فرما۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! اسلام کا بول بالا کر اور دُشمنانِ اسلام کا منہ کالا کر۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں زیرِ گُنبدِ خَضرا جلوۂ محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں شہادت، **جنّتُ البَقِیع** میں مدفن اور جنّتُ الفِردوس میں اپنے مدنی حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! مدینے کی خوشبودار ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں کا واسِطہ ہماری جائز دُعائیں قبول فرما۔

[1] : یہاں اسلامی بہن کہے: "گھر کے مردوں کو مَدَنی قافلوں میں سفر کروانا ہے۔"

کہتے رہتے ہیں دعا کے واسطے بندے ترے
کر دے پوری آرزو ہر بے کس و مجبور کی

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

شِعْر کے بعد یہ آیتِ مبارک پڑھئے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾ (پ٢٢ الاحزاب:٥٦)

سب دُرُود شریف پڑھ لیں پھر پڑھئے:

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۸۲﴾ (پ٢٣ الصّٰفّٰت)

دَرْس کی کمائی پانے کے لیے ثواب کی نیّت کے ساتھ (کھڑے کھڑے نہیں بلکہ) **بیٹھ کر** خندہ پیشانی کے ساتھ لوگوں سے مُلاقات کیجئے، چند نئے اسلامی بھائیوں کو اپنے قریب بٹھا لیجئے اور **اِنْفِرادی کوشِش** کے ذَرِیعے خوب مسکراتے ہوئے اُنہیں **مَدَنی انعامات** اور **مَدَنی قافلوں** کی بَرَکتیں سمجھائیے۔ (بیٹھ کر مِلنے میں حکمت یہ ہے کہ کچھ نہ کچھ اسلامی بھائی ہوسکتا ہے آپ کے ساتھ بیٹھے رہیں ورنہ کھڑے کھڑے ملنے والے عُموماً چل پڑتے ہیں یوں اِنْفِرادی کوشِش کی سعادت سے محرومی ہوسکتی ہے)

تمہیں اے مُبلّغ یہ میری دُعا ہے
کیے جاؤ طے تم ترقّی کا زینہ

دعائے عطّار: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اور پابندی کے ساتھ **فیضانِ سنّت** سے روزانہ کم از کم **دو دَرْس** ایک گھر میں اور دوسرا مسجِد، چوک یا اسکول وغیرہ میں دینے اور سننے والے کی مَغْفِرت فرما اور ہمیں حُسْنِ اَخلاق کا پیکر بنا۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

مجھے دَرْسِ فیضانِ سنّت کی توفیق
ملے دن میں دو مرتبہ یاالٰہی

ماخذ و مراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ/سال اشاعت
1	قرآن پاک	کلامِ الٰہی عزوجل	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
2	ترجمۂ کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
3	تفسیر عبد الرزاق	امام ابوبکر عبد الرزاق بن ہمام صنعانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
4	تفسیر طبری	علامہ ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۰ھ
5	احکام القرآن	ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
6	تفسیر بغوی	امام ابو محمد حسین بن مسعود رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۴ھ
7	تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر رازی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۰ھ
8	تفسیر قرطبی	امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۹ھ
9	تفسیر خازن	علامہ علاء الدین علی بن محمد بغدادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	اکوڑہ خٹک
10	تفسیر بیضاوی	علامہ عبد اللہ ابو عمر بن محمد بیضاوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
11	تفسیر درمنثور	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
12	تفسیرات احمدیہ	علّامہ احمد بن ابو سعید جونپوری المعروف ملّا جیون رحمۃ اللہ تعالی علیہ	پشاور
13	تفسیر روح البیان	شیخ اسماعیل حقی بروسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۰۵ھ
14	حاشیۃ الصاوی علی الجلالین	احمد بن محمد صاوی مالکی خلوتی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۱ھ

15	روح المعانی	علامہ شہاب الدین سید محمود آلوسی رحمة الله تعالى عليه	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۰ھ
16	تفسیر خزائن العرفان	سید نعیم الدین مراد آبادی رحمة الله تعالى عليه	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ ۱۴۳۲ھ
17	تفسیر نعیمی	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمة الله تعالى عليه	مکتبہ اسلامیہ مرکز الاولیاء لاہور
18	تفسیر نور العرفان	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمة الله تعالى عليه	پیر بھائی اینڈ کمپنی
19	صحیح بخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمة الله تعالى عليه	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
20	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری رحمة الله تعالى عليه	دار ابن حزم بیروت ۱۴۱۹ھ
21	سنن ترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمة الله تعالى عليه	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
22	سنن نسائی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمة الله تعالى عليه	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ
23	سنن ابوداود	امام سلیمان بن اشعث سجستانی رحمة الله تعالى عليه	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
24	سنن ابن ماجه	امام محمد بن یزید قزوینی رحمة الله تعالى عليه	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
25	سنن کبری	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمة الله تعالى عليه	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
26	سنن دارمی	امام عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی رحمة الله تعالى عليه	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۰۷ھ
27	موطا امام مالک	امام مالک بن انس رحمة الله تعالى عليه	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
28	نوادر الاصول	علامہ محمد بن علی بن حسن حکیم ترمذی رحمة الله تعالى عليه	مکتبۃ الامام البخاری القاہرہ ۱۴۲۹ھ
29	مسند البزار	امام ابوبکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق بزار رحمة الله تعالى عليه	مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ منورہ ۱۴۲۴ھ
30	مسند عبد بن حمید	علامہ عبد بن حمید بن نصر ابو محمد الکسی رحمة الله تعالى عليه	مکتبۃ السنۃ القاہرہ ۱۴۰۸ھ

31	شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
32	مستدرک	امام محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ
33	المسند	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴ ۱۴۱۱ھ
34	مسند ابی یعلی	امام احمد بن علی موصلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ
35	الفردوس بمأثور الخطاب	علامہ شیرویہ بن شہردار دیلمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۶ھ
36	معجم کبیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
37	معجم الاوسط	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
38	معجم صغیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۳ھ
39	مسند الشامیین	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۴۰۵ھ
40	مکارم الاخلاق	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
41	الکامل فی ضعفاء الرجال	امام ابو احمد عبد اللہ بن عدی جرجانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ
42	شرح السنۃ	امام ابو محمد الحسین بن مسعود بغوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
43	مصنف عبد الرزاق	امام ابوبکر عبد الرزاق بن ہمام صنعانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
44	مصنف ابن ابی شیبہ	امام عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
45	کتاب ذکر الموت	امام عبد اللہ بن محمد، ابوبکر بن ابی الدنیا رحمۃ اللہ تعالی علیہ	المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۶ھ
46	کتاب التوبۃ	امام عبد اللہ بن محمد، ابوبکر بن ابی الدنیا رحمۃ اللہ تعالی علیہ	المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۶ھ

47	کتاب الصمت	امام عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن ابی الدنیا رحمة الله تعالى عليه	المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۶ھ
48	کتاب المنامات	امام عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن ابی الدنیا رحمة الله تعالى عليه	المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۶ھ
49	کتاب المحتضرین	امام عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن ابی الدنیا رحمة الله تعالى عليه	المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۶ھ
50	کتاب ذم الدنیا	امام عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن ابی الدنیا رحمة الله تعالى عليه	المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۶ھ
51	الزہد	امام عبداللہ بن مبارک مروزی رحمة الله تعالى عليه	دار الکتب العلمیہ بیروت
52	الزہد	امام احمد بن حنبل رحمة الله تعالى عليه	دار الغد الجدید مصر ۱۴۲۶ھ
53	الزہد	ابوداود سلیمان بن الأشعث رحمة الله تعالى عليه	دار المشکاۃ بحلوان بمصر ۱۴۱۴ھ
54	الزھد الکبیر	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمة الله تعالى عليه	مؤسسۃ الکتب الثقافیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
55	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	حافظ محمد بن حبان بن احمد رحمة الله تعالى عليه	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
56	جمع الجوامع	امام جلال الدین سیوطی رحمة الله تعالى عليه	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
57	جامع صغیر	امام جلال الدین سیوطی رحمة الله تعالى عليه	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۵ھ
58	مجمع الزوائد	امام حافظ نور الدین ہیثمی رحمة الله تعالى عليه	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
59	کنز العمال	علامہ علاؤ الدین علی متقی رحمة الله تعالى عليه	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
60	حلیۃ الاولیاء	علامہ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی رحمة الله تعالى عليه	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ
61	البدور السافرۃ فی امور الآخرۃ	امام جلال الدین عبد الرحمٰن سیوطی رحمة الله تعالى عليه	مؤسسۃ الکتب الثقافیہ بیروت ۱۴۲۵ھ
62	شرح معانی الآثار	امام احمد بن محمد طحاوی رحمة الله تعالى عليه	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ

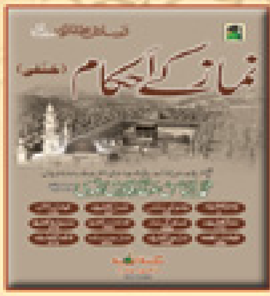
63	کشف الخفاء	شیخ اسماعیل بن محمد عجلونی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
64	عمدۃ القاری	علامہ ابو محمد محمود بن احمد عینی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
65	شرح صحیح مسلم	علامہ ابو زکریا یحیٰی بن شرف نووی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۱ھ
66	اِرشاد الساری	علامہ شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۱ھ
67	مرقاۃ المفاتیح	علامہ علی قاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
68	التیسیر	علامہ محمد عبد الرءُوف مناوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الحدیث مصر
69	فیض القدیر	علامہ محمد عبد الرءُوف مناوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
70	اشعۃ اللمعات	شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	کوئٹہ
71	مراٰۃ المناجیح	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	ضیاء القران پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور
72	نزہۃ القاری	مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	فرید بک اسٹال مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۱ھ
73	مبسوط	علامہ محمد بن احمد بن ابی سہل سرخسی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
74	ہدایہ	علامہ علی بن ابی بکر مَرغینانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت
75	تبیین الحقائق	علامہ عثمان بن علی زیلعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۰ھ
76	شرح الوقایہ	علامہ صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	باب المدینہ کراچی
77	جوہرہ نیرہ	علامہ ابو بکر بن علی حداد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	باب المدینہ کراچی
78	غنیۃ المتملی	علامہ محمد ابراہیم بن حلبی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	سہیل اکیڈمی مرکز الاولیاء لاہور
79	المیزان الکبریٰ	علامہ عبد الوہاب بن احمد شعرانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مصطفٰی البابی مصر

80	الفتاوی الحدیثیہ	علامہ احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۹ھ
81	تنویر الابصار	علامہ محمد بن عبداللہ بن احمد تمر تاشی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
82	مراقی الفلاح	علامہ حسن بن عمار بن علی شرنبلالی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	باب المدینہ کراچی
83	درمختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
84	فتاوٰی عالمگیری	شیخ نظام و جماعۃ من علماء الہند رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم	دارالفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
85	حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی	علامہ احمد بن محمد طحطاوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	باب المدینہ کراچی
86	حاشیۃ الطحطاوی علی الدرالمختار	علامہ احمد بن محمد طحطاوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	کوئٹہ
87	ردالمحتار	علامہ ابن عابدین محمد امین شامی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
88	جدالممتار	اعلٰی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
89	فتاوٰی رضویہ	اعلٰی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
90	الملفوظ	مفتی مصطفٰے رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ ۱۴۲۹ھ
91	فتاوٰی امجدیہ	مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مکتبہ رضویہ باب المدینہ ۱۴۱۹ھ
92	بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ ۱۴۲۹ھ
93	وقار الفتاوٰی	مفتی وقار الدین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	بزم وقار الدین باب المدینہ ۲۰۰۱ء
94	تاریخ بغداد	حافظ احمد بن علی خطیب بغدادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
95	تاریخ دمشق	علامہ ابوالقاسم علی بن حسن رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۶ھ
96	الطبقات الکبرٰی	علامہ محمد بن سعد المعروف بابن سعد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ

97	الطبقات الکبری	علامہ عبدالوہاب بن احمد شعرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۹ھ
98	المنتظم فی تاریخ الملوک والامم	علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۵ھ
99	الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	علامہ یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
100	تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	باب المدینہ کراچی
101	شمائل محمدیہ	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	داراحیاء التراث العربی بیروت
102	دلائل النبوۃ	علامہ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۳ھ
103	مدارج النبوت	شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	نوریہ رضویہ مرکز الاولیاء لاہور ۱۹۹۷ء
104	المواہب اللدنیۃ	علامہ شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۶ھ
105	شرح الزرقانی علی المواہب	علامہ محمد بن عبدالباقی الزرقانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
106	بہجۃ الاسرار	علامہ نورالدین علی بن یوسف شطنوفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۳ھ
107	الخیرات الحسان	علامہ شہاب الدین احمد بن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۳ھ
108	القول البدیع	امام حافظ محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	مؤسسۃ الریان بیروت ۱۴۲۲ھ
109	رسالہ قشیریہ	امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ
110	قوت القلوب	شیخ ابوطالب محمد بن علی مکی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ
111	تنبیہ المغترین	علامہ عبدالوہاب بن احمد شعرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۲۵ھ
112	احیاء العلوم	امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دارصادر بیروت ۱۴۲۱ھ
113	منہاج العابدین	امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت

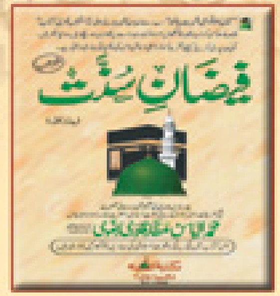
114	کیمیائے سعادت	امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	انتشارات گنجینہ تہران ۱۳۷۹ھ
115	اتحاف السادہ	علامہ سید محمد بن محمد حسینی زبیدی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت
116	حدیقہ ندیہ	علامہ عبدالغنی نابلسی حنفی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	پشاور
117	سبع سنابل	علامہ میر عبدالواحد بلگرامی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مکتبہ قادریہ مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۰۲ھ
118	تذکرۃ الاولیاء	شیخ فریدالدین محمد عطار رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	انتشارات گنجینہ تہران
119	اخبار الاخیار	شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	فاروق اکیڈمی
120	التذکرہ	امام ابو عبداللہ محمد بن احمد انصاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دارالسلام مصر ۱۴۲۹ھ
121	کشف الغمہ عن جمیع الامہ	علامہ عبدالوہاب بن احمد شعرانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
122	کتاب العظمۃ	امام عبداللہ بن محمد ابوالشیخ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۴ھ
123	روض الریاحین	علامہ عبداللہ بن اسعد بن علی یافعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
124	الروض الفائق	علامہ شعیب بن سعد عبدالکافی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۶ھ
125	بحرالدموع	علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مکتبہ دارالفجر دمشق ۱۴۲۴ھ
126	عیون الحکایات	علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
127	ذم الہوی	علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مکتبۃ الکتاب والسنہ پشاور
128	قرۃ العیون	فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۶ھ
129	الزواجر عن اقتراف الکبائر	علامہ ابوالعباس احمد بن محمد بن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۱۹ھ
130	شرح الصدور	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند ۱۴۲۳ھ

131	نفحات الانس	علامہ عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۳ھ
132	تنبیہ الغافلین	فقیہ ابو اللیث محمد بن احمد سمرقندی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	پشاور ۱۴۲۰ھ
133	مکاشفۃ القلوب	امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
134	مستطرف	علامہ شہاب الدین محمد بن ابو احمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۹ھ
135	حیاۃ الحیوان الکبریٰ	علامہ کمال الدین محمد بن موسیٰ دمیری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۵ھ
136	کتاب التوابین	شیخ ابو محمد عبد اللہ بن احمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۷ھ
137	غنیۃ الطالبین	شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
138	انفاس العارفین	علامہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	فضل نور اکیڈمی گجرات
139	کشف المحجوب	حضرت علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مرکز الاولیاء لاہور
140	بر الوالدین	علامہ ابو بکر محمد بن ولید طرطوشی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مؤسسہ الکتب الثقافیہ بیروت ۱۴۲۳ھ
141	امالی ابن بشران	علامہ ابو القاسم عبد الملک بن بشران رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار الوطن ۱۴۱۸ھ
142	جذب القلوب	شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	نوری بک ڈپو لاہور
143	التعریفات	علامہ سید شریف علی بن محمد جرجانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	دار المنار سوڈان
144	مثنوی	مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۴ھ
145	فضائل دعا	علامہ مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
146	حیات اعلیٰ حضرت	علامہ مولانا ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی









اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیّتِ ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا) نیا مارکیٹ، بالمقابل جامع مسجد سید حامد علی شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net